

Marfat.com

ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ

سُنن ابی داؤد مُترجم جلد دوم

امام ابوداؤد سُلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

ابوالعرفان محمد انور مگھالوی

فاضل و مدرس دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

زیر اہتمام

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی - پاکستان

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	سنن ابی داؤد مترجم (جلد دوم)
تالیف	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ
مترجم	ابوالعرفان مولانا محمد انور مگھالوی
	فاضل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ شریف
زیر اہتمام	ضیاء المصنفین، بھیرہ شریف
ناشر	محمد حفیظ البرکات شاہ
	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
سال اشاعت	اکتوبر 2012ء، بار دوم
کمپیوٹر کوڈ	HS19

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 37221953 فیکس:۔ 042-37238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 37247350۔ فیکس 042-37225085

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون:۔ 021-32212011-32630411۔ فیکس:۔ 021-32210212

e-mail:- info@zia-ul-quran.com

Website:- www.ziaulquran.com

Marfat.com

فہرست مضامین

کتاب النکاح کا بیان

Marfat.com

کتاب الطلاق کا بیان

Marfat.com

روزوں کا بیان

Marfat.com

Marfat.com

جہاد کا بیان

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

قربانیوں کا بیان

Marfat.com

Marfat.com

خراج، حکومت اور مال فے کے احکام

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

قسم اور نذر کے احکام کا بیان

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کِتَابُ النِّکَاحِ (کتاب النکاح)

بَابُ التَّحْرِيضِ عَلَى النِّكَاحِ (نکاح پر انگیخت دلانے کا بیان)

1750۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ إِنِّي لَأَمْشِي مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ بِمِنًى إِذْ لَقِيَهُ عُثْمَانُ فَاسْتَخْلَاهُ فَلَمَّا رَأَى عَبْدُ اللهِ أَنْ لَيْسَتْ لَهُ حَاجَةٌ قَالَ لِي تَعَالَ يَا عَلْقَمَةُ فَجِئْتُ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ أَلَا نُزَوِّجُكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِجَارِيَةٍ بِكْرٍ لَعَلَّهُ يَرْجِعُ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ مَا كُنْتَ تَعْهَدُ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ منیٰ میں چل رہا تھا کہ اچانک حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی آپ سے ملاقات ہوگئی۔ پس انہوں نے آپ سے خلوت چاہی (یعنی تنہائی میں بات کرنا چاہی)۔ جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ انہیں کوئی حاجت نہیں ہے تو انہوں نے مجھے فرمایا: اے علقمہ! آگے آ جاؤ۔ میں آ گیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوعبدالرحمن! کیا ہم تیری شادی ایک کنواری لڑکی سے نہ کر دیں، شاید تیری طرف تیری وہ قوت اور طاقت لوٹ آئے جو تو پہلے رکھا کرتا تھا (مراد نشاط اور چستی وغیرہ ہے)۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے تو اس طرح کہا ہے حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے جو کوئی نکاح کی استطاعت رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ شادی کرے۔ کیونکہ یہ عمل آنکھوں کو جھکانے والا اور شرمگاہ کو انتہائی محفوظ کرنے والا ہے۔ اور تم میں سے جو اس کی طاقت نہ رکھے، تو اس پر روزے رکھنا لازم ہے کیونکہ روزہ اس کی شہوت کو کم کر دیتا ہے۔

بَابُ مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنْ تَزْوِيجِ ذَاتِ الدِّينِ
(دین دار عورت کے ساتھ شادی کرنے کے حکم کا بیان)

1751۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ تُنْكَحُ النِّسَاءُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار اوصاف کے سبب عورتوں سے نکاح کیا جاتا ہے: ان کے مال کی وجہ سے، حسب ونسب کی وجہ سے، ان کے حسن وجمال کی وجہ سے اور ان کے دین کی وجہ سے۔

Marfat.com

پس تو دین دار کو ترجیح دے۔ تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں (یعنی دیگر اوصاف بھی اگرچہ کشش رکھتے ہیں لیکن سب سے اعلیٰ اور ارفع وصف دین ہے کیونکہ خاندان کی عزت وناموس، عزت وشرف اور سیرت وکردار کے حسن کا انحصار دین پر ہی ہے، اس لیے یہی وصف ترجیح یافتہ ہونا چاہیے)۔

بَابٌ فِي تَزْوِيجِ الْأَبْكَارِ (باکرہ عورت سے شادی کرنے کا بیان)

1752۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَتَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ ثَيِّبًا قَالَ أَفَلَا بِكْرٌ تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: کیا تو نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو پھر آپ ﷺ نے پوچھا: باکرہ (کنواری) سے یا ثیبہ (بیوہ) سے؟ تو میں نے عرض کی: ثیبہ سے۔ تو آپ نے فرمایا: باکرہ سے کیونکر نکاح نہ کیا کہ تو اس سے کھیلتا (یعنی دل بہلاتا) اور وہ تیرے ساتھ کھیلتی۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَزْوِيجِ مَنْ لَمْ يَلِدْ مِنَ النِّسَاءِ

ایسی عورت سے شادی سے منع کرنے کا بیان جو بچے نہ جنے

1753۔ قَالَ أَبُو دَاوُد كَتَبَ إِلَيَّ حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي لَا تَمْنَعُ يَدَ لَامِسٍ قَالَ غَرِّبْهَا قَالَ أَخَافُ أَنْ تَتْبَعَهَا نَفْسِي قَالَ فَاسْتَمْتِعْ بِهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: میری عورت کسی چھونے والے کے ہاتھ کو نہیں روکتی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے دور کر دے (یعنی اسے طلاق دے دے)۔ اس نے عرض کی: مجھے یہ خوف ہے کہ میرا نفس اس کے پیچھے رہے گا (یعنی قلبی میلان اسی کی طرف رہے گا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر اسی سے تلذذ حاصل کر (یعنی اسے اپنے پاس رہنے دے)۔

1754۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُسْتَلِمُ بْنُ سَعِيدٍ ابْنِ أُخْتِ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ مَنْصُورٍ يَعْنِي ابْنَ زَاذَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي أَصَبْتُ امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَجَمَالٍ وَإِنَّهَا لَا تَلِدُ أَفَأَتَزَوَّجُهَا قَالَ لَا ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَنَهَاهُ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: میں نے ایک عورت کو پایا ہے جو صاحب حسب ونسب بھی ہے اور صاحب حسن وجمال بھی۔ لیکن وہ بچوں کو جنم نہیں دیتی۔ کیا

Marfat.com

میں اس سے شادی کرلوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ پھر وہی آدمی دوبارہ آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ تو آپ نے اسے پھر منع فرمادیا۔ پھر وہی تیسری بار آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: تم (ایسی عورتوں سے) شادی کرو جو محبت کرنے والیاں ہوں اور بچوں کو جنم دینے والیاں ہوں، کیوں کہ میں تمہارے ساتھ دیگر امتوں پر اپنی کثرت کا اظہار کروں گا۔

بَابٌ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً

اس ارشاد باری تعالیٰ کا بیان کہ زانی ہی صرف زانیہ سے نکاح کرسکتا ہے

1755۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ مَرْثَدَ بْنَ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ كَانَ يَحْمِلُ الْأَسَارَى بِمَكَّةَ وَكَانَ بِمَكَّةَ بَغِيٌّ يُقَالُ لَهَا عَنَاقُ وَكَانَتْ صَدِيقَتَهُ قَالَ جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْكِحُ عَنَاقَ قَالَ فَسَكَتَ عَنِّي فَنَزَلَتْ وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ فَدَعَانِي فَقَرَأَهَا عَلَيَّ وَقَالَ لَا تَنْكِحْهَا

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت مرثد بن ابی مرثد غنوی رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں مسلمان قیدیوں کو اٹھا کر لاتے تھے اور مکہ مکرمہ میں ایک زانیہ عورت تھی۔ اسے عناق کہا جاتا تھا اور وہ (زمانہ جاہلیت میں) آپ کی دوست تھی۔ آپ نے بیان فرمایا: میں حضور نبی مکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کیا میں عناق سے شادی کرسکتا ہوں؟ تو آپ ﷺ نے مجھ سے سکوت اختیار فرمایا۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی: وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ (یعنی زانیہ عورت سے زانی مرد یا مشرک کے سوا کوئی نکاح نہ کرے) پھر آپ ﷺ نے مجھے بلایا اور یہ آیت مجھے پڑھ کر سنائی اور فرمایا: تو اس سے نکاح نہ کر۔

1756۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو مَعْمَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ حَبِيبٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَنْكِحُ الزَّانِي الْمَجْلُودُ إِلَّا مِثْلَهُ وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنِي حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسا زانی جسے کوڑے لگائے گئے وہ صرف اپنی مثل سے ہی نکاح کرسکتا ہے اور ابو معمر نے بیان کیا ہے کہ مجھے حبیب المعلم نے عمرو بن شعیب سے حدیث بیان کی ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُعْتِقُ أَمَتَهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا

ایسے آدمی کا بیان جو اپنی لونڈی کو آزاد کر کے پھر اس سے شادی کرلیتا ہے

1757۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَعْتَقَ جَارِيَتَهُ وَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهُ أَجْرَانِ

Marfat.com

حضرت ابوبردہ نے حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنی کنیز کو آزاد کیا اور پھر اس سے شادی کر لی تو اس کے لیے دو اجر ہیں۔

1758۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کرم ﷺ نے صفیہ کو آزاد کیا (اور پھر ان سے نکاح کر لیا) اور اسی آزادی کو ہی اس کا مہر قرار دیا۔

بَاب يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ

اس کا بیان کہ وہی رشتے رضاعۃً حرام ہوتے ہیں جو نسباً حرام ہوتے ہیں

1759۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ

حضرت عروہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ (رشتے) دودھ پینے کے ناطے سے حرام ہو جاتے ہیں جو ولادت کے سبب حرام ہوتے ہیں (یعنی نسبی تعلق کی بنا پر جس سے نکاح کرنا حرام ہوتا ہے تو اگر وہی تعلق رضاعی ہو تو بھی ان سے نکاح حرام ہوگا جیسا کہ رضاعی ماں، بیٹی اور بہن وغیرہ اس مسئلہ میں حقیقی ماں، بیٹی اور بہن وغیرہ کی مثل ہیں۔)

1760۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ لَكَ فِي أُخْتِي قَالَ فَأَفْعَلُ مَاذَا قَالَتْ فَتَنْكِحُهَا قَالَ أُخْتَكِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ أَوَتُحِبِّينَ ذَلِكَ قَالَتْ لَسْتُ بِمُخْلِيَةٍ بِكَ وَأَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي قَالَ فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي قَالَتْ فَوَاللهِ لَقَدْ أُخْبِرْتُ أَنَّكَ تَخْطُبُ دُرَّةَ أَوْ ذُرَّةَ شَكَّ زُهَيْرٌ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ أَمَا وَاللهِ لَوْلَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَاهَا ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا آپ کے لیے میری بہن میں رغبت ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر میں کیا کر سکتا ہوں۔ انہوں نے عرض کی: آپ اس سے نکاح فرمالیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (کیا) وہ تیری بہن ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ نے فرمایا: کیا تو اسے پسند کرے گی؟ انہوں نے عرض کی: میں آپ کے ساتھ کوئی تنہا تو نہیں (کہ مجھے سوتن کا خوف ہو) اور میں اسے پسند کروں گی جو میری بہن کی بھلائی اور نفع میں شریک ہوگا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ میرے لیے حلال نہیں۔ انہوں نے عرض

Marfat.com

کی: قسم بخدا! مجھے یہ معلوم ہوا کہ آپ نے درہ یا زرہ (یہ زہیر کو شک ہے) بنت ابی سلمہ کو پیغام نکاح بھیجا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (کیا) ام سلمہ کی بیٹی؟ انہوں نے عرض کی: ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: قسم بخدا! اگر وہ میرے زیر پرورش نہ بھی رہی ہوتی تو وہ میرے لیے حلال نہ ہوتی۔ بلاشبہ وہ تو میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ مجھے اور اس کے باپ کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے۔ پس تم اپنی بیٹیاں اور اپنی بہنیں مجھ پر نہ پیش کیا کرو۔

بَابٌ فِي لَبَنِ الْفَحْلِ (دودھ کی نسبت مرد کی طرف کرنے کا بیان)

1761- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ أَفْلَحُ بْنُ أَبِي الْقُعَيْسِ فَاسْتَتَرْتُ مِنْهُ قَالَ تَسْتَتِرِينَ مِنِّي وَأَنَا عَمُّكِ قَالَتْ قُلْتُ مِنْ أَيْنَ قَالَ أَرْضَعَتْكِ امْرَأَةُ أَخِي قَالَتْ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ

حضرت عروہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: میرے پاس افلح بن ابی القعیس آئے تو میں نے ان سے پردہ کیا۔ انہوں نے کہا: تم مجھ سے پردہ کر رہی ہو حالانکہ میں تمہارا چچا ہوں۔ آپ فرماتی ہیں: میں نے پوچھا: وہ کہاں سے؟ تو انہوں نے جواب دیا: میرے بھائی کی بیوی نے تمہیں دودھ پلایا ہے۔ تو آپ نے کہا: دودھ تو مجھے عورت نے پلایا ہے۔ آدمی نے تو نہیں پلایا۔ پھر رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے ساری بات آپ سے عرض کی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ وہ تیرا چچا ہے اور وہ تیرے پاس آ سکتا ہے۔

بَابٌ فِي رَضَاعَةِ الْكَبِيرِ (بڑے آدمی کی رضاعت کا بیان)

1762- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ الْمَعْنَى وَاحِدٌ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ قَالَ حَفْصٌ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ ثُمَّ اتَّفَقَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَ انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ

حضرت اشعث بن سلیم نے اپنے باپ سے اور انہوں نے حضرت مسروق کے واسطہ سے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور ایک آدمی کو ان کے پاس (بیٹھے ہوئے) پایا۔ حفص نے بیان کیا کہ آپ ﷺ پر یہ (معاملہ) شاق (اور گراں) گزرا اور آپ ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا۔ (پھر آگے دونوں راوی اس پر متفق ہیں) کہ ام المومنین نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ یہ میرا رضاعی بھائی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم غور و فکر کرو، تمہارے بھائی کون ہیں کیونکہ رضاعت کا رشتہ تو بھوک کے سبب قائم ہوتا ہے۔

1763- حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنٍ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَا رِضَاعَ إِلَّا مَا شَدَّ الْعَظْمَ وَأَنْبَتَ اللَّحْمَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى لَا تَسْأَلُونَا وَهَذَا الْحَبْرُ

Marfat.com

فِيكُمْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْهِلَالِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِمَعْنَاهُ وَقَالَ أَنْشَزَ الْعَظْمَ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: رضاعت نہیں ہے مگر وہ جو ہڈیوں کو مضبوط کر دے اور گوشت کو بڑھائے۔ تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم ہم سے کوئی سوال نہ کرنا جب تک یہ علامہ تم میں موجود ہے۔

محمد بن سلیمان انباری نے وکیع سے انہوں نے سلیمان بن مغیرہ سے انہوں نے موسیٰ ہلالی سے اور انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے اور اس میں الفاظ یہ کہے: انشز العظم (یعنی ایسی رضاعت جو ہڈیوں کی مقدار کو بڑھائے)۔

بَاب فِيمَنْ حَرَّمَ بِهِ (رضاعت کبیر سے حرمت ثابت ہونے کا بیان)

1764۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَأُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ كَانَ تَبَنَّى سَالِمًا وَأَنْكَحَهُ ابْنَةَ أَخِيهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَنَّى رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم زَيْدًا وَكَانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَوُرِّثَ مِيرَاثَهُ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى فِي ذَلِكَ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ إِلَى قَوْلِهِ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ فَرُدُّوا إِلَى آبَائِهِمْ فَمَنْ لَمْ يُعْلَمْ لَهُ أَبٌ كَانَ مَوْلًى وَأَخًا فِي الدِّينِ فَجَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ ثُمَّ الْعَامِرِيِّ وَهِيَ امْرَأَةُ أَبِي حُذَيْفَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَرَى سَالِمًا وَلَدًا وَكَانَ يَأْوِي مَعِي وَمَعَ أَبِي حُذَيْفَةَ فِي بَيْتٍ وَاحِدٍ وَيَرَانِي فُضْلًا وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ مَا قَدْ عَلِمْتَ فَكَيْفَ تَرَى فِيهِ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم أَرْضِعِيهِ فَأَرْضَعَتْهُ خَمْسَ رَضَعَاتٍ فَكَانَ بِمَنْزِلَةِ وَلَدِهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ فَبِذَلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها تَأْمُرُ بَنَاتِ أَخَوَاتِهَا وَبَنَاتِ إِخْوَتِهَا أَنْ يُرْضِعْنَ مَنْ أَحَبَّتْ عَائِشَةُ أَنْ يَرَاهَا وَيَدْخُلَ عَلَيْهَا وَإِنْ كَانَ كَبِيرًا خَمْسَ رَضَعَاتٍ ثُمَّ يَدْخُلُ عَلَيْهَا وَأَبَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَنْ يُدْخِلْنَ عَلَيْهِنَّ بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ حَتَّى يَرْضَعَ فِي الْمَهْدِ وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ وَاللَّهِ مَا نَدْرِي لَعَلَّهَا كَانَتْ رُخْصَةً مِنَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم لِسَالِمٍ دُونَ النَّاسِ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس نے سالم کو متبنیٰ بنا رکھا تھا۔ اور پھر ان کا نکاح اپنی بھتیجی ہند بنت ولید بن عتبہ بن ربیعہ سے کر دیا۔ اور وہ (سالم) انصار میں سے ایک عورت کے آزاد کردہ غلام تھے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو متبنیٰ بنایا ہوا تھا۔ اور زمانہ جاہلیت میں جو کسی آدمی کا متبنیٰ ہوتا تھا لوگ اسے اس کی نسبت سے پکارتے تھے اور اسے اس کی میراث کا وارث بھی بنایا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ إِلَى قَوْلِهِ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ "انہیں ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو، تا قولہ: پس وہ تمہارے دینی

Marfat.com

بھائی ہیں اور تمہارے موالی ہیں"۔ چنانچہ (لوگوں کو حکم دیا گیا) کہ تم انہیں ان کے باپوں کی طرف منسوب کرو۔ اور جس کسی کے حقیقی باپ کا علم نہ ہو تو وہ آزاد شدہ غلام اور دینی بھائی ہے۔ پس سہلہ بنت سہیل بن عمرو قرشی عامری حاضر خدمت ہوئیں اور وہ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی تھی۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ بلاشبہ ہم تو سالم کو بیٹا جانتے تھے اور وہ میرے اور ابوحذیفہ کے ساتھ ہی ایک کمرے میں رہتا تھا۔ اور وہ مجھے گھریلو کام کاج کے نامکمل لباس میں دیکھتا رہتا تھا اور اب اللہ تعالیٰ نے ان (متبنیٰ) کے بارے میں یہ حکم نازل فرمادیا ہے جو آپ جانتے ہیں۔ تو آپ اس کے بارے میں کیا حکم ارشاد فرماتے ہیں۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے اسے فرمایا: تو اسے دودھ پلا لے۔ پس انہوں نے اسے پانچ بار دودھ پلا دیا۔ تو اب وہ ان کے رضائی بیٹے کی طرح ہو گیا۔ سو اسی وجہ سے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنی بھانجیوں اور اپنی بھتیجیوں کو حکم دیتی تھیں کہ وہ اسے دودھ پلا دیں جسے دیکھنے اور اپنے پاس آنے جانے کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پسند فرماتی تھیں۔ اگر وہ بڑا ہوتا تو اسے پانچ بار دودھ پلا دیا جاتا۔ پھر وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ جا سکتا تھا۔ حضرت ام سلمہ اور حضور نبی کریم ﷺ کی دیگر تمام ازواج مطہرات نے اس کا انکار کیا ہے کہ وہ اپنے پاس اس رضاعت کے سبب لوگوں میں سے کسی کو داخل ہونے کی اجازت دیں۔ یہاں تک کہ وہ جھولے میں (شیر خوارگی کی عمر) دودھ پی لے۔ اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ کو بتایا: قسم بخدا! ہم نہیں جانتی۔ شاید یہ حضور نبی کریم ﷺ کی جانب سے لوگوں میں سے صرف حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے رخصت ہو۔

بَاب هَلْ يُحَرِّمُ مَا دُونَ خَمْسِ رَضَعَاتٍ

اس کا بیان کہ آیا پانچ بار سے کم چوسنے سے دودھ حرمت کو ثابت کرتا ہے؟

1765۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ فِيمَا أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ يُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ فَتُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُنَّ مِمَّا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ

حضرت عمرہ بنت عبدالرحمن نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا کہ دودھ کی وہ مقدار جس کے بارے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم نازل فرمایا کہ وہ حرمت کو ثابت کر دیتی ہے وہ دس بار (پستان کو) چوسنا ہے۔ پھر یہ منسوخ کر دی گئی (اور فرمایا گیا کہ) پانچ بار چوسنا حرمت کو ثابت کر دیتا ہے۔ پھر حضور نبی مکرم ﷺ کا وصال ہو گیا اور قرآن کریم میں سے اتنی ہی مقدار کی تلاوت کی جاتی تھی۔

1766۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک بار چوسنا اور دو بار چوسنا حرمت کو ثابت نہیں کرتا۔

Marfat.com

بَابٌ فِي الرَّضْخِ عِنْدَ الْفِصَالِ (دودھ چھڑانے کے وقت (کچھ مال) عطا کرنے کا بیان)

1767۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا يُذْهِبُ عَنِّي مَذَمَّةَ الرَّضَاعَةِ قَالَ الْغُرَّةُ الْعَبْدُ أَوْ الْأَمَةُ قَالَ النُّفَيْلِيُّ حَجَّاجُ بْنُ حَجَّاجٍ الْأَسْلَمِيُّ وَهَذَا لَفْظُهُ

حضرت حجاج بن حجاج نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کون سی شے مجھ سے رضاعت کے حق کو زائل کر سکتی ہے (یعنی کون سی شے میں اپنی دایہ کو دودھ پلانے کے بدلے بطور انعام اور تحفہ دوں؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا: (خدمت کے لیے) ایک غلام یا ایک لونڈی۔ نفیلی نے کہا ہے کہ یہ حجاج بن حجاج اسلمی ہیں اور یہ انہی کے الفاظ ہیں۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ
(ان عورتوں کا بیان جنہیں نکاح میں جمع کرنا جائز نہیں)

1768۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا الْعَمَّةُ عَلَى بِنْتِ أَخِيهَا وَلَا الْمَرْأَةُ عَلَى خَالَتِهَا وَلَا الْخَالَةُ عَلَى بِنْتِ أُخْتِهَا وَلَا تُنْكَحُ الْكُبْرَى عَلَى الصُّغْرَى وَلَا الصُّغْرَى عَلَى الْكُبْرَى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی عورت سے اس کی پھوپھی پر نکاح نہیں کیا جائے گا (یعنی پہلے نکاح میں پھوپھی اور پھر دوسرا نکاح بھتیجی سے کر لیا جائے تو یہ درست نہیں) اور نہ ہی پھوپھی سے نکاح اس کی بھتیجی پر کیا جائے گا۔ کسی عورت سے اس کی خالہ پر نکاح نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی خالہ سے اس کی بھانجی پر نکاح کیا جائے گا اور نہ ہی بڑی سے چھوٹی پر اور نہ ہی چھوٹی سے بڑی پر نکاح کیا جائے گا۔ (یہ جملہ پہلے حکم کی تاکید کے لیے ہے بڑی سے مراد پھوپھی اور خالہ اور چھوٹی سے مراد بھتیجی اور بھانجی ہے) (بذل المجہود ص48 ج10)

1769۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي قَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا

حضرت قبیصہ بن ذؤیب نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ کسی عورت کو اس کی خالہ کے ساتھ اور کسی کو اس کی پھوپھی کے ساتھ نکاح میں جمع کیا جائے۔

1770۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا خَطَّابُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ وَبَيْنَ الْخَالَتَيْنِ وَالْعَمَّتَيْنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی پھوپھی اور خالہ کو اور

Marfat.com

دو خالاؤں کو اور دو پھوپھیوں کو نکاح میں جمع کرے۔

1771 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رضی الله عنها زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حِجْرِ وَلِيِّهَا فَتُشَارِكُهُ فِي مَالِهِ فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا بِهِنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ وَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ فِيهِنَّ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ قَالَتْ وَالَّذِي ذَكَرَ اللهُ أَنَّهُ يُتْلَى عَلَيْهِمْ فِي الْكِتَابِ الْآيَةُ الْأُولَى الَّتِي قَالَ اللهُ سُبْحَانَهُ فِيهَا وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْآيَةِ الْآخِرَةِ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ هِيَ رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ عَنْ يَتِيمَتِهِ الَّتِي تَكُونُ فِي حِجْرِهِ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ قَالَ يُونُسُ وَقَالَ رَبِيعَةُ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى قَالَ يَقُولُ اتْرُكُوهُنَّ إِنْ خِفْتُمْ فَقَدْ أَحْلَلْتُ لَكُمْ أَرْبَعًا

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے پوچھا: ترجمہ: ''اور اگر تمہیں خوف ہو کہ تم یتیموں کے ساتھ انصاف نہیں کر سکو گے تو عورتوں میں سے جو تمہیں پسند ہو ان سے نکاح کر لو''۔ انہوں نے جواب دیا: اے میرے بھانجے! (یتامیٰ سے مراد) وہ یتیم عورت ہے جو اپنے (غیر محرم) ولی کی گود میں پرورش پا رہی ہو۔ اور وہ مال (میراث) میں اس کے ساتھ شریک ہوتی ہے۔ پھر اس کا مال اور حسن و جمال اسے پسند آ جاتا ہے اور اس کا ولی اس سے شادی کرنا چاہتا ہے مگر اس کے مہر میں اس کے ساتھ انصاف نہیں کرتا کہ وہ اسے اتنی مقدار مہر ادا کرے جتنا اس کے سوا کوئی اور اسے مہر ادا کرتا ہے۔ تو انہیں ان کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کر دیا گیا ہے۔ مگر اس صورت میں کہ وہ ان کے ساتھ انصاف کریں اور مہر میں سے ان کا اعلیٰ ترین حق انہیں ادا کریں۔ اور انہیں حکم دیا گیا ہے کہ وہ ان کے سوا عورتوں میں سے جنہیں چاہیں ان سے نکاح کر لیں۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ اس آیت کے بعد ان عورتوں کے بارے میں لوگوں نے پھر رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ طلب کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ: ''لوگ آپ سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ طلب کرتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے: اللہ تعالیٰ تمہیں ان کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے اور جو کچھ کتاب میں ان یتیم عورتوں کے بارے میں تم پر پڑھا جاتا ہے جنہیں تم وہ (حق) نہیں دیتے جو ان کے لیے مقرر کیا گیا ہے اور تم ان سے نکاح کرنے

Marfat.com

میں رغبت رکھتے ہو"۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ جو اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے کہ "ان پر کتاب میں پڑھا جاتا ہے" اس سے مراد وہ پہلی آیت ہی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اور اگر تمہیں خوف ہو کہ تم یتیم عورتوں کے ساتھ انصاف نہیں کر سکو گے تو ان سے نکاح کر لو جو عورتوں میں سے تم کو پسند آئیں"۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ دوسری آیت میں ارشاد باری تعالیٰ: وترغبون ان تنکحوهن سے مراد تم میں سے کسی کا اس یتیم عورت سے اعراض کرنا ہے جو اس کی گود میں ہوتی ہے جبکہ وہ مال اور حسن و جمال کے اعتبار سے قلیل (اور کمزور) ہو۔ تو انہیں منع کر دیا گیا کہ وہ یتیم عورتوں کے مال اور حسن و جمال میں رغبت رکھتے ہوئے ان سے نکاح کرے مگر انصاف کے ساتھ (یعنی پورا پورا حق ادا کیے بغیر نکاح کرنا منع ہے) اور یہ اس وجہ سے ہوا کہ انہوں نے ان عورتوں سے اعراض برتا (اور نفرت کی) (جو قلیل المال اور حسن و جمال کے اعتبار سے کمزور ہیں) یونس نے بیان کیا ہے کہ ربیعہ نے قول باری تعالیٰ: وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ کے بارے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے: تم انہیں چھوڑ دو اگر تمہیں انصاف نہ کرنے کا خوف ہو۔ تحقیق میں نے تمہارے لیے چار عورتیں حلال کی ہیں (تم ان کے سوا کسی اور سے نکاح کر لو۔)

1772۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ[1] حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدِّيلِيُّ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَقْتَلَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ لَا قَالَ هَلْ أَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَايْمُ اللهِ لَئِنْ أَعْطَيْتَنِيهِ لَا يُخْلَصُ إِلَيْهِ أَبَدًا حَتَّى يُبْلَغَ إِلَى نَفْسِي إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ عَلَى فَاطِمَةَ رضی اللہ عنہا فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذَلِكَ عَلَى مِنْبَرِهِ هَذَا وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ فَقَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي وَأَنَا أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا قَالَ ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي وَإِنِّي لَسْتُ أُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا أُحِلُّ حَرَامًا وَلَكِنْ وَاللهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللهِ مَكَانًا وَاحِدًا أَبَدًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَعَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَسَكَتَ عَلِيٌّ عَنْ ذَلِكَ النِّكَاحِ

حضرت ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما نے اسے بتایا کہ جس وقت وہ لوگ یزید بن معاویہ کے پاس سے مدینہ طیبہ آئے، جب حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما شہید ہوئے تھے تو ان سے مسور بن مخرمہ کی ملاقات ہوئی، تو اس نے انہیں کہا: کیا آپ کو مجھ سے کوئی کام ہے؟ اس کے بارے مجھے حکم فرمایئے۔ تو میں نے اسے جواب دیا: نہیں نہیں۔ پھر اس نے کہا: کیا آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی تلوار عطا فرماتے ہیں۔ کیونکہ مجھے یہ خوف ہے کہ لوگ آپ پر غالب آ کر وہ آپ سے چھین لیں گے۔ قسم بخدا! اگر آپ وہ (تلوار) مجھے عطا فرما دیں گے تو پھر اس تک کبھی نہ پہنچا جا سکے گا

1۔ ایک نسخہ میں احمد بن محمد بن حنبل ہے۔

Marfat.com

جب تک میری جان میں جان ہے۔ بلاشبہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے ہوتے ہوئے ابوجہل کی بیٹی کی طرف پیغام نکاح بھیجا۔ تو میں نے رسول اللہ علیہ السلام کو اس منبر پر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے سنا اور میں ان دنوں بالغ تھا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: بلاشبہ فاطمہ مجھ سے ہے اور مجھے یہ خوف ہے کہ (وہ اس واقعہ کے سبب) اپنے دین کے بارے میں فتنہ میں مبتلا ہو جائے۔ پھر آپ علیہ السلام نے اپنے داماد (ابوالعاص بن ربیع) کا ذکر کیا جو کہ بنی عبد شمس سے تھا۔ اور اس کے دامادی کے رشتہ پر تعریف کی اور اسے خوب اچھا کہا۔ فرمایا: اس نے میرے ساتھ گفتگو کی اور اس نے میرے ساتھ سچ بولا۔ اس نے میرے ساتھ وعدہ کیا اور اسے میرے لیے پورا کیا۔ بلاشبہ میں حلال کو حرام نہیں کرتا اور نہ ہی حرام کو حلال کرتا ہوں۔ البتہ قسم بخدا! رسول اللہ علیہ السلام کی بیٹی اور اللہ تعالیٰ کے دشمن کی بیٹی کبھی بھی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں۔

محمد بن یحییٰ بن فارس سے عبدالرزاق سے بیان کیا ہے کہ ہمیں خبر کے بارے معمر نے زہری سے اور انہوں نے عروہ اور ایوب سے اور انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے خبر دی ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پھر اس نکاح سے خاموش ہو گئے۔

1773۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَعْنَى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ الْقُرَشِيُّ التَّيْمِيُّ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي أَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَلَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَإِنَّمَا ابْنَتِي بَضْعَةٌ مِنِّي يُرِيبُنِي مَا أَرَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ أَحْمَدَ

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ علیہ السلام کو منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ بنی ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اجازت طلب کی کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کر دیں۔ تو میں نے اجازت نہ دی، میں اجازت نہ دوں گا اور کبھی بھی اجازت نہ دوں گا مگر یہ کہ ابن ابی طالب چاہے تو وہ میری بیٹی کو طلاق دے دے اور ان کی بیٹی سے نکاح کر لے۔ کیونکہ میری بیٹی میرا ٹکڑا ہے۔ مجھے وہ (شے) بری لگتی ہے جو اسے بری لگتی ہے اور مجھے وہ چیز اذیت اور تکلیف دیتی ہے جو اسے اذیت اور تکلیف دہ ہے۔ اور یہ خبر حدیث احمد میں ہے۔

بَابٌ فِي نِكَاحِ الْمُتْعَةِ (نکاح متعہ کا بیان)

1774۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَتَذَاكَرْنَا مُتْعَةَ النِّسَاءِ فَقَالَ لَهُ[1] رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ رَبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي أَنَّهُ حَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم نَهَى عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ

حضرت اسماعیل بن امیہ نے زہری سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: ہم حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ کے

1۔ ایک نسخہ میں لَہٗ نہیں ہے۔

Marfat.com

پاس تھے اور ہم نے عورتوں کے متعہ کا ذکر کیا۔ تو ایک آدمی جسے ربیع بن سبرہ کہا جاتا ہے، نے کہا: میں شہادت دیتا ہوں کہ میرے باپ نے یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اس سے منع فرما دیا تھا۔

1775۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَرَّمَ مُتْعَةَ النِّسَاءِ

حضرت ربیع بن سبرہ نے اپنے باپ کے واسطہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے عورتوں کے ساتھ متعہ کو حرام قرار دیا ہے۔

بَابٌ فِي الشِّغَارِ (نکاح شغار کا بیان)

1776۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ زَادَ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيثِهِ قُلْتُ لِنَافِعٍ مَا الشِّغَارُ قَالَ يَنْكِحُ ابْنَةَ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُهُ ابْنَتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ وَيَنْكِحُ أُخْتَ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُهُ أُخْتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ

حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاح شغار سے منع فرمایا ہے۔

مسدد نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ میں نے نافع کو کہا: شغار کیا ہوتا ہے۔ تو انہوں نے بتایا (کہ اس سے مراد یہ ہے) کہ کوئی آدمی کسی آدمی کی بیٹی سے نکاح کر لے اور اپنی بیٹی کا نکاح اس سے کر دے بغیر مہر کے اور (اسی طرح) بغیر مہر کے کوئی کسی آدمی کی بہن سے نکاح کرے اور وہ اپنی بہن کا نکاح اس سے کر دے۔

1777۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرْمُزَ الْأَعْرَجُ أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْعَبَّاسِ أَنْكَحَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَكَمِ ابْنَتَهُ وَأَنْكَحَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنَتَهُ وَكَانَا جَعَلَا صَدَاقًا فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى مَرْوَانَ يَأْمُرُهُ بِالتَّفْرِيقِ بَيْنَهُمَا وَقَالَ فِي كِتَابِهِ هَذَا الشِّغَارُ الَّذِي نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ

حضرت عبدالرحمن بن ہرمز الاعرج نے بیان کیا ہے کہ عباس بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے عبدالرحمن بن حکم کا نکاح اپنی بیٹی سے کر دیا اور عبدالرحمن نے اپنی بیٹی کا نکاح ان سے کر دیا اور دونوں نے اسی کو مہر بنا لیا (یعنی علیحدہ علیحدہ مہر مقرر نہ کیا) تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مروان کی طرف لکھا کہ وہ ان دونوں کے درمیان تفریق کرا دے اور اپنے خط میں یہ لکھ دیا کہ یہ وہی شغار ہے جس سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

بَابٌ فِي التَّحْلِيلِ (حلالہ کا بیان)

1778۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ إِسْمَعِيلُ وَأُرَاهُ قَدْ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَعَنَ اللهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَرَأَيْنَا أَنَّهُ

Marfat.com

عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ

حضرت اسماعیل نے حضرت عامر سے، انہوں نے حضرت حارث سے اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے اور اسماعیل نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے اسے حضور نبی مکرم ﷺ سے مرفوعاً بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حلالہ نکالنے والے اور جس کے لیے حلالہ نکالا جائے (دونوں) کے لیے لعنت کی ہے۔ وہب بن بقیہ نے خالد عن حصین عن عامر عن حارث الاعور اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی سے اسی طرح بیان کیا ہے۔ حضرت شعبی نے کہا ہے کہ ہمارا گمان یہ ہے کہ وہ آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِی نِکَاحِ الْعَبْدِ بِغَیْرِ إِذْنِ سَیِّدِهِ (غلام کا اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کرنے کا بیان)

1779۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِی شَیْبَةَ وَهَذَا لَفْظُ إِسْنَادِهِ وَکِلَاهُمَا عَنْ وَکِیعٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِیلٍ عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَیُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَیْرِ إِذْنِ مَوْلَاهُ فَهُوَ عَاهِرٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی غلام نے اپنے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کی تو وہ زانی ہے (یعنی اس کا یہ نکاح باطل ہے)۔

1780۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُکْرَمٍ حَدَّثَنَا أَبُو قُتَیْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ إِذَا نَکَحَ الْعَبْدُ بِغَیْرِ إِذْنِ مَوْلَاهُ فَنِکَاحُهُ بَاطِلٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا الْحَدِیثُ ضَعِیفٌ وَهُوَ مَوْقُوفٌ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنه

حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب کسی غلام نے اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تو اس کا نکاح باطل ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ حدیث ضعیف ہے اور یہ موقوف ہے اور یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

بَابٌ فِی کَرَاهِیَةِ أَنْ یَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَی خِطْبَةِ أَخِیهِ

اس کا بیان کہ کسی آدمی کے لیے اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نکاح دینا مکروہ ہے

1781۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا یَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَی خِطْبَةِ أَخِیهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی اپنے کسی (مسلمان) بھائی کے پیغام نکاح پر (کسی کو) پیغام نکاح نہ دے۔

Marfat.com

1782 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَا يَخْطُبْ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا يَبِعْ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ

حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی اپنے بھائی کی منگنی پر پیغام نکاح نہ بھیجے اور نہ ہی اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرے مگر اس کی اجازت کے ساتھ۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلَى الْمَرْأَةِ وَهُوَ يُرِيدُ تَزْوِيجَهَا

آدمی کے لیے اس عورت کو دیکھنے کا بیان جس سے وہ شادی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو

1783 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمُ الْمَرْأَةَ فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى مَا يَدْعُوهُ إِلَى نِكَاحِهَا فَلْيَفْعَلْ قَالَ فَخَطَبْتُ جَارِيَةً فَكُنْتُ أَتَخَبَّأُ لَهَا حَتَّى رَأَيْتُ مِنْهَا مَا دَعَانِي إِلَى نِكَاحِهَا وَتَزَوُّجِهَا فَتَزَوَّجْتُهَا

حضرت واقد بن عبد الرحمن یعنی ابن سعد بن معاذ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ علیہ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو پیغام نکاح بھیجنے لگے تو اگر وہ اس شے کی طرف دیکھنے کی استطاعت رکھتا ہو جو اسے اس کے ساتھ نکاح کرنے کی دعوت دے، تو اسے چاہیے کہ وہ ایسا کرلے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں نے ایک لڑکی کو پیغام نکاح بھیجا تو میں اس کے لیے چھپ کر بیٹھتا تھا یہاں تک کہ میں نے اسے دیکھ لیا جس نے مجھے اس کے ساتھ نکاح کرنے اور شادی کرنے کی انگیخت دلائی۔ سو میں نے اس سے شادی کرلی۔

بَابٌ فِي الْوَلِيِّ (ولی کا بیان)

1784 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَالْمَهْرُ لَهَا بِمَا أَصَابَ مِنْهَا فَإِنْ تَشَاجَرُوا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ جَعْفَرٍ يَعْنِي ابْنَ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد جَعْفَرٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ الزُّهْرِيِّ كَتَبَ إِلَيْهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: جس کسی عورت نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تو اس کا نکاح باطل ہے۔ آپ نے یہ جملہ تین بار کہا۔ پھر اگر اس نے اس کے ساتھ مجامعت کرلی تو اس عورت کے لیے کامل مہر ہوگا، ان منافع کے عوض جو مرد نے اس عورت سے حاصل کیے پھر اگر ان (اولیاء) میں اختلاف ہو جائے تو بادشاہ اس کا ولی ہے جس کا اور کوئی ولی نہ ہو۔

Marfat.com

قعنبی اور ابن لہیعہ نے جعفر بن ربیعہ سے، انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے عروہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے حضور نبی مکرم ﷺ سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ جعفر نے زہری سے سماع نہیں کیا۔ بلکہ زہری نے ان کی طرف یہ حدیث لکھ کر بھیجی۔

1785۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ عَنْ يُونُسَ وَإِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ يُونُسُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ وَإِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ

ابو بردہ نے حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: ولی (کی اجازت) کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ ابوداؤد نے کہا ہے (اس کی سند اس طرح ہے) یونس عن ابی بردہ اور اسرائیل عن ابی اسحاق عن ابی بردہ۔

1786۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ ابْنِ جَحْشٍ فَهَلَكَ عَنْهَا وَكَانَ فِيمَنْ هَاجَرَ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ عِنْدَهُمْ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ وہ ابن جحش کے نکاح میں تھی۔ تو وہ وفات پا گئے اور وہ ان (لوگوں) میں سے تھے جنہوں نے سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ پھر نجاشی نے اس کی شادی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کر دی حالانکہ وہ انہیں کے پاس (حبشہ میں) تھی۔

بَابٌ فِي الْعَضْلِ (نکاح سے روکنے کا بیان)

1787۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ الْحَسَنِ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ كَانَتْ لِي أُخْتٌ تُخْطَبُ إِلَيَّ فَأَتَانِي ابْنُ عَمٍّ لِي فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ ثُمَّ طَلَّقَهَا طَلَاقًا لَهُ رَجْعَةٌ ثُمَّ تَرَكَهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَلَمَّا خُطِبَتْ إِلَيَّ أَتَانِي يَخْطُبُهَا فَقُلْتُ لَا وَاللَّهِ لَا أُنْكِحُهَا أَبَدًا قَالَ فَفِيَّ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ الْآيَةَ قَالَ فَكَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ

حضرت معقل بن یسار نے بیان کیا ہے کہ میری ایک بہن تھی۔ میری جانب پیغام نکاح آتے تھے، تو پھر میرے چچا کا بیٹا میرے پاس آیا، پس میں نے اس کا نکاح اس سے کر دیا، پھر اس نے اسے طلاق رجعی دے دی، بعد ازاں اسے چھوڑ دیا، یہاں تک کہ اس کی عدت گزر گئی، پھر مجھے پیغام نکاح دیا گیا، وہ میرے پاس آیا اور اس کے ساتھ نکاح کی خواہش کرنے لگا۔ تو میں نے کہا: نہیں، قسم بخدا! میں اس کا نکاح کبھی نہیں کروں گا۔ اس نے کہا: پس میرے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ ”جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی مقررہ عدت گزار لیں تو تم انہیں (اپنے سابقہ خاوندوں سے) نکاح کرنے سے نہ روکو“۔ حضرت معقل بن یسار نے بیان کیا: پس میں نے اپنی قسم کا کفارہ ادا کیا اور میں نے اس کا نکاح اسی آدمی سے کر دیا۔

Marfat.com

لفظ محفوظ نہیں ہے۔ اور یہ حدیث میں ابن ادریس یا محمد بن العلاء کی جانب سے وہم ہے

ابو داؤد نے بیان کیا ہے: اسے ابو عمرو ذکوان نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ باکرہ عورت بول کر اجازت دینے سے یقینا حیاء محسوس کرتی ہے۔ تو آپ نے فرمایا: اس کا خاموش رہنا ہی اس کی جانب سے اقرار ہے۔

1793۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ حَدَّثَنِي الثِّقَةُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ آمِرُوا النِّسَاءَ فِي بَنَاتِهِنَّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورتوں سے ان کی بیٹیوں (کے نکاح) کے بارے مشاورت کرو۔

بَابٌ فِي الْبِكْرِ يُزَوِّجُهَا أَبُوهَا وَلَا يَسْتَأْمِرُهَا

ایسی باکرہ عورت کے حکم کا بیان جس کا نکاح اس کا باپ اس کی مشاورت کے بغیر کر دے

1794۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ جَارِيَةً بِكْرًا أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَتْ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ ﷺ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ وَكَذَلِكَ[1] رَوَاهُ النَّاسُ مُرْسَلًا مَعْرُوفٌ

حضرت عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ایک باکرہ لڑکی حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور یہ عرض کی کہ اس کے باپ نے اس کا نکاح کر دیا ہے حالانکہ وہ اسے ناپسند کرتی ہے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے اسے اختیار عطا فرما دیا (یعنی چاہے تو اسے قائم رکھے یا توڑ دے)۔ محمد بن عبید حماد بن زید سے انہوں نے ایوب سے، انہوں نے عکرمہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث بیان کی ہے۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا اور لوگوں نے اسے اسی طرح مرسل معروف روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي الثَّيِّبِ (ثیبہ کے احکام کا بیان)

1795۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَا أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا وَهَذَا لَفْظُ الْقَعْنَبِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ الثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ يَسْتَأْمِرُهَا أَبُوهَا قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُوهَا لَيْسَ بِمَحْفُوظٍ

1۔ ایک نسخہ میں وَهٰكَذَا ہے۔

Marfat.com

حضرت نافع بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ثیبہ (بیوہ عورت) اپنی ذات کے بارے میں اپنے ولی کی نسبت زیادہ حق رکھتی ہے اور باکرہ عورت سے اس کی ذات کے بارے میں اجازت طلب کی جائے گی اور اس کی خاموشی ہی اس کی طرف سے اجازت ہے۔ یہ قعنبی کے الفاظ ہیں۔

احمد بن حنبل نے سفیان عن زیاد بن سعد سے انہوں نے عبداللہ بن فضل سے ان کی اسناد کے ساتھ اس طرح بیان کیا ہے، فرمایا: ثیبہ عورت اپنے نفس کے بارے میں اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور باکرہ عورت سے اس کے بارے اس کا باپ مشاورت کرے گا۔ ابوداود نے کہا کہ اس روایت میں اَبُوهَا کے الفاظ محفوظ نہیں ہیں۔

1796۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ لِلْوَلِيِّ مَعَ الثَّيِّبِ أَمْرٌ وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ وَصَمْتُهَا إِقْرَارُهَا

حضرت نافع بن جبیر بن مطعم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ولی کو ثیبہ کے بارے میں کوئی اختیار نہیں ہے اور یتیم بالغہ باکرہ عورت سے اجازت طلب کی جائے گی اور اس کی خاموشی ہی اس کا اقرار ہے۔

1797۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُجَمِّعٍ ابْنَيْ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّيْنِ عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَرَدَّ نِكَاحَهَا

حضرت خنساء بنت خذام انصاری سے روایت ہے کہ اس کے باپ نے اس کی شادی کر دی حالانکہ وہ ثیبہ تھی۔ تو اس نے اسے ناپسند کیا اور رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور اس کے بارے آپ سے عرض کی۔ تو آپ ﷺ نے اس کا نکاح رد کر دیا۔

بَابٌ فِي الْأَكْفَاءِ (کفو کا بیان)

1798۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا هِنْدٍ حَجَمَ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْيَافُوخِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا بَنِي بَيَاضَةَ أَنْكِحُوا أَبَا هِنْدٍ وَأَنْكِحُوا إِلَيْهِ وَقَالَ وَإِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تَدَاوَوْنَ بِهِ خَيْرٌ فَالْحِجَامَةُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو ہند رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے سر کے تالو میں پچھنے لگائے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے بنی بیاضہ! (یہ خطاب ان کے خاندان کے لوگوں کو ہے) تم اپنی بیٹیوں کا نکاح ابوہند سے کرو اور تم اس کی طرف اس کی بیٹیوں کے لیے پیغام نکاح بھیجو (یعنی تم اپنے رشتوں کا لین دین اس سے کرو) اور فرمایا: جس سے تم علاج کرتے ہو اگر اس میں کوئی بہترین شے ہے تو وہ پچھنے لگانا ہے۔

Marfat.com

بَابٌ فِي تَزْوِيجِ مَنْ لَمْ يُولَدْ (اس کی شادی کا بیان جو ابھی پیدا نہیں ہوا)

1799۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ مِقْسَمٍ الثَّقَفِيُّ مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ حَدَّثَتْنِي سَارَةُ بِنْتُ مِقْسَمٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ مَيْمُونَةَ بِنْتَ كَرْدَمٍ قَالَتْ خَرَجْتُ مَعَ أَبِي فِي حَجَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَدَنَا إِلَيْهِ أَبِي وَهُوَ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ فَوَقَفَ لَهُ وَاسْتَمَعَ مِنْهُ(1) وَمَعَهُ دِرَّةٌ كَدِرَّةِ الْكُتَّابِ فَسَمِعْتُ الْأَعْرَابَ وَالنَّاسَ وَهُمْ يَقُولُونَ الطَّبْطَبِيَّةَ الطَّبْطَبِيَّةَ الطَّبْطَبِيَّةَ فَدَنَا إِلَيْهِ أَبِي فَأَخَذَ بِقَدَمِهِ فَأَقَرَّ لَهُ وَوَقَفَ عَلَيْهِ وَاسْتَمَعَ مِنْهُ فَقَالَ إِنِّي حَضَرْتُ جَيْشَ عِثْرَانَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى جَيْشَ غِثْرَانَ فَقَالَ طَارِقُ بْنُ الْمُرَقَّعِ مَنْ يُعْطِينِي رُمْحًا بِثَوَابِهِ قُلْتُ وَمَا ثَوَابُهُ قَالَ أُزَوِّجُهُ أَوَّلَ بِنْتٍ تَكُونُ لِي فَأَعْطَيْتُهُ رُمْحِي ثُمَّ غِبْتُ عَنْهُ حَتَّى عَلِمْتُ أَنَّهُ قَدْ وُلِدَ لَهُ جَارِيَةٌ وَبَلَغَتْ ثُمَّ جِئْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ أَهْلِي جَهِّزْهُنَّ إِلَيَّ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَفْعَلَ حَتَّى أُصْدِقَهُ صَدَاقًا جَدِيدًا غَيْرَ الَّذِي كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَحَلَفْتُ لَا أُصْدِقُ غَيْرَ الَّذِي أَعْطَيْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَبِقَرْنِ أَيِّ النِّسَاءِ هِيَ الْيَوْمَ قَالَ قَدْ رَأَتِ الْقَتِيرَ قَالَ أَرَى أَنْ تَتْرُكَهَا قَالَ فَرَاعَنِي ذَلِكَ وَنَظَرْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ مِنِّي قَالَ لَا تَأْثَمُ وَلَا يَأْثَمُ صَاحِبُكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الْقَتِيرُ الشَّيْبُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ أَنَّ خَالَتَهُ أَخْبَرَتْهُ عَنِ امْرَأَةٍ قَالَتْ هِيَ مُصَدَّقَةٌ امْرَأَةُ صِدْقٍ قَالَتْ بَيْنَا أَبِي فِي غَزَاةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذْ رَمِضُوا فَقَالَ رَجُلٌ مَنْ يُعْطِينِي نَعْلَيْهِ وَأُنْكِحُهُ أَوَّلَ بِنْتٍ تُولَدُ لِي فَخَلَعَ أَبِي نَعْلَيْهِ فَأَلْقَاهُمَا إِلَيْهِ فَوُلِدَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَبَلَغَتْ وَذَكَرَ نَحْوَهُ لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ الْقَتِيرِ

اہل طائف میں سے حضرت عبداللہ بن یزید بن مقسم ثقفی نے بیان کیا ہے کہ مجھے سارہ بنت مقسم نے بتایا اور انہوں نے میمونہ بنت کردم سے سنا کہ انہوں نے بیان کیا: میں اپنے باپ کی معیت میں رسول اللہ ﷺ کے حجۃ الوداع میں شریک ہونے کے لیے نکلی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کا دیدار کیا اور میرے باپ آپ ﷺ کے قریب ہو گئے۔ آپ ﷺ اس وقت اپنی ناقہ پر سوار تھے (اور آپ ﷺ ان کے لیے ٹھہرے رہے اور ان کی عرضداشت سنتے رہے) اور آپ ﷺ کے پاس معلمین کے درے کی طرح ایک درہ تھا۔ تو میں نے اعرابیوں اور دوسرے لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا: الطبطبیہ، الطبطبیہ، الطبطبیہ (2)۔

1۔ ایک نسخہ میں واستمع منہ کے الفاظ نہیں ہیں۔

2۔ الطبطبیہ الطبطبیہ اس جملہ کی شرح میں شراح کے دو قول ہیں: ایک یہ کہ طبطبیہ کنایہ ہے درہ سے، اس لیے کہ جب اس کو مارتے ہیں تو طب طب جیسی آواز نکلتی ہے اور یہ منصوب علی التحذیر ہے یعنی کوڑے سے بچو۔ بظاہر مطلب یہ ہے کہ لوگ فرط شوق زیارت و ملاقات میں آپ پر پروانہ وار جمع ہو رہے ہوں گے جس سے سواری کے آگے بڑھنے میں رکاوٹ ہو رہی ہوگی۔ تو اس لیے کہا جا رہا ہے کہ بھیڑ نہ کرو، ہٹو ورنہ درہ لگ جائے گا۔ اور دوسرا احتمال یہ لکھا ہے کہ المراد بہ حکایۃ وقع الاقدام، ای الناس یسعون ولاقدامہم صوت طب طب۔ یعنی لوگ تیزی کے ساتھ چلے جا رہے تھے اور ان کے چلنے کے وقت قدموں کی آواز طب طب جیسی سنائی دے رہی تھی۔ اس معنی ثانی سے یہ بات مستفاد ہو رہی ہے کہ صحابہ کرام کی باوجود اتنی کثرت کے مجمع میں سناٹا تھا۔ نہایت خاموشی کے ساتھ یہ حضرات چل رہے تھے، قطعاً شور و غل نہیں تھا، اس لیے کہ راوی کہہ رہا تھا کہ اس وقت صرف زمین پر قدموں کے پڑنے کی آواز مسموع ہو رہی تھی۔ اور میں کہتا ہوں: یہی حال صحابہ کرام کا آپ ﷺ کی مجلس میں ہوتا تھا۔ کان علی رؤسہم الطیر، (الدر المنضود ص42 ج4)

Marfat.com

پس میرے والد آپ علیہ السلام کے اور قریب ہوئے اور آپ کے قدم مبارک پکڑ لیے۔ اور حضور علیہ السلام نے اس عمل کو برقرار رکھا (یعنی انہیں پاؤں پکڑنے سے منع نہیں کیا اور نہ ہی ان سے پاؤں چھوڑنے کے لیے انہیں کہا) اور اسی حالت پر ٹھہرے رہے اور ان کی گفتگو سنی۔ تو میرے باپ نے عرض کی: میں جیش عثران میں حاضر تھا۔ ابن مثنیٰ نے جیش غثران کہا ہے۔ تو طارق بن مرقع نے یہ اعلان کیا کہ جو شخص مجھے نیزہ عطا کرے گا (میں) اس کا عوض (اسے دوں گا)۔ میں نے پوچھا: اس کا عوض کیا ہے؟ اس نے کہا: جو میرے ہاں پہلی بیٹی پیدا ہوگی میں اس کے ساتھ اس کی شادی کروں گا۔ چنانچہ میں نے اپنا نیزہ اسے دے دیا۔ پھر اس سے غائب ہوگیا۔ یہاں تک کہ مجھے معلوم ہوا کہ اس کے ہاں بچی پیدا ہوئی ہے اور وہ بالغ بھی ہو چکی ہے۔ پھر میں اس کے پاس آیا اور اسے کہا (تیری بیٹی) میری اہلیہ ہے، اسے میرے حوالے کردو۔ تو اس نے قسم کھالی کہ وہ ایسا نہیں کرے گا یہاں تک کہ میں اسے نیا مہر ادا کروں جو اس کے سوا ہو جو میرے اور اس کے درمیان پہلے طے ہو چکا تھا۔ اور میں نے یہ قسم کھائی کہ میں اس کے سوا کوئی مہر ادا نہیں کروں گا جو میں اسے ادا کر چکا ہوں۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے دریافت فرمایا: آج کل وہ کون سی عمر میں ہے؟ انہوں نے عرض کی: اب تو اس نے بڑھاپا دیکھ لیا ہے۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: میری رائے ہے کہ تو اسے چھوڑ دے۔ کردم کہتے ہیں کہ یہ سن کر میں خوفزدہ ہوگیا (اور اسی حالت میں) میں نے رسول اللہ علیہ السلام کی طرف دیکھا۔ تو جب آپ علیہ السلام نے میری کیفیت کو دیکھا تو فرمایا: نہ تو گنہگار ہوگا اور نہ ہی تیرا ساتھی گنہگار ہوگا۔ ابوداؤد نے کہا: القتیر کا معنی بڑھاپا ہے۔

احمد بن صالح، عبدالرزاق اور ابن جریج نے بیان کیا ہے کہ ابراہیم بن میسرہ نے بتایا کہ اس کی خالہ نے ایک عورت سے روایت کیا ہے اور وہ عورت سچ بولنے کے سبب مصدقہ کہلاتی تھی۔ اس نے بیان کیا کہ میرا باپ دور جاہلیت میں ایک جنگ میں شریک تھا کہ اچانک (گرمی کی شدت سے) لوگوں کے پاؤں جلنے لگے۔ تو ایک آدمی نے یہ اعلان کیا جو مجھے اپنے جوتے عطا کرے گا میں اس سے اپنی اس پہلی بیٹی کا نکاح کروں گا جو میرے ہاں پیدا ہوگی۔ پس میرے باپ نے جوتے اتارے اور اس کی طرف انہیں پھینک دیا، پھر اس کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ آگے مذکورہ بالا واقعہ کی طرح سب ذکر کیا ہے مگر اس میں اس کے بوڑھا ہونے کا ذکر نہیں ہے۔

بَابُ الصَّدَاقِ (مہر کا بیان)

1800۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنْ صَدَاقِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ ثِنْتَا عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَنَشٌّ فَقُلْتُ وَمَا نَشٌّ قَالَتْ نِصْفُ أُوقِيَّةٍ

حضرت ابوسلمہ نے بیان کیا کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضور نبی کریم علیہ السلام کے مہر کے بارے پوچھا (یعنی آپ علیہ السلام کتنا مہر ادا فرماتے تھے) تو انہوں نے فرمایا: بارہ اوقیہ اور ایک نش۔ تو میں نے پوچھا: نش کیا ہوتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: نصف اوقیہ۔

Marfat.com

1801 ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ السُّلَمِيِّ قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ رَحِمَهُ اللهُ فَقَالَ أَلَا لَا تُغَالُوا بِصُدُقِ النِّسَاءِ فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا أَوْ تَقْوَى عِنْدَ اللهِ لَكَانَ أَوْلَاكُمْ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ مَا أَصْدَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ وَلَا أُصْدِقَتْ امْرَأَةٌ مِنْ بَنَاتِهِ أَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً

حضرت ابوالعجفاء سلمی نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: خبردار! آگاہ رہو! تم عورتوں کے مہر زیادہ مقدار میں مقرر نہ کرو۔ کیونکہ اگر مہر میں زیادتی دنیا میں عزت وتکریم کا سبب ہوتی یا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تقویٰ اور پارسائی کا باعث ہوتی، تو یقیناً تم سے بڑھ کر حضور نبی مکرم ﷺ اس کے مستحق تھے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی عورت کا مہر بارہ اوقیہ سے زیادہ مقرر نہیں کیا اور نہ ہی آپ ﷺ کی صاحبزادیوں میں سے کسی کو اس سے زیادہ دیا گیا۔

1802 ۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ جَحْشٍ فَمَاتَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَمْهَرَهَا عَنْهُ أَرْبَعَةَ آلَافٍ وَبَعَثَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مَعَ شُرَحْبِيلَ ابْنِ حَسَنَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد حَسَنَةُ هِيَ أُمُّهُ

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ وہ عبیداللہ بن جحش کے عقد میں تھیں اور وہ سرزمین حبشہ میں فوت ہو گئے۔ تو شاہ حبشہ نجاشی نے ان کی شادی حضور نبی کریم ﷺ سے کر دی اور حضور نبی مکرم ﷺ کی جانب سے ان کے لیے چار ہزار درہم مہر مقرر کیا۔ اور شرحبیل بن حسنہ کے ساتھ انہیں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں بھیج دیا۔ ابوداؤد نے کہا کہ حسنہ شرحبیل کی ماں ہے۔

1803 ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّجَاشِيَّ زَوَّجَ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى صَدَاقِ أَرْبَعَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ وَكَتَبَ بِذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَبِلَ

حضرت یونس نے حضرت زہری سے روایت بیان کی ہے کہ نجاشی نے ام حبیبہ بنت ابی سفیان کا نکاح چار ہزار درہم مہر کی مقدار پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کر دیا اور اس کے بارے رسول اللہ ﷺ کی طرف لکھ بھیجا، تو آپ ﷺ نے اسے قبول فرما لیا۔

بَاب قِلَّةِ الْمَهْرِ (مہر کی قلیل مقدار کا بیان)

1804 ۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَعَلَيْهِ رَدْعُ زَعْفَرَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَهْيَمْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً قَالَ مَا أَصْدَقْتَهَا قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف کو دیکھا وہ اپنے اوپر زعفران چھڑکے ہوئے تھے تو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ تو عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں نے ایک عورت سے شادی کی ہے۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: تو نے اسے مہر کیا دیا ہے۔ تو انہوں نے عرض کی: نواۃ کی مقدار سونا۔ (نواۃ سے مراد کھجور کی گٹھلی بھی ہو سکتی ہے کہ اس کی مقدار سونا یا پھر نواۃ سے مراد پانچ درہم کے مساوی سونا ہے) تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ولیمہ بھی کر اگرچہ وہ ایک بکری کے ساتھ ہو۔

1805 ۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ جِبْرَائِيلَ الْبَغْدَادِيُّ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ مُسْلِمِ بْنِ رُومَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ أَعْطَى فِي صَدَاقِ امْرَأَةٍ مِلْءَ كَفَّيْهِ سَوِيقًا أَوْ تَمْرًا فَقَدِ اسْتَحَلَّ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ صَالِحِ بْنِ رُومَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ مَوْقُوفًا وَرَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ رُومَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَسْتَمْتِعُ بِالْقُبْضَةِ مِنَ الطَّعَامِ عَلَى مَعْنَى الْمُتْعَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَلَى مَعْنَى أَبِي عَاصِمٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنی عورت کے مہر میں مٹھی بھر ستو یا کھجوریں دیں تو اس نے اسے حلال کر لیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسے عبدالرحمن بن مہدی نے صالح بن رومان عن ابی الزبیر عن جابر کی سند سے موقوف روایت کیا ہے اور اسے ابو عاصم نے صالح بن رومان سے انہوں نے ابو الزبیر سے اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مٹھی بھر طعام کے عوض متعہ کیا کرتے تھے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسے ابن جریج نے ابو الزبیر عن جابر کی سند سے ابو عاصم کے ہم معنی بیان کیا ہے۔

فائدہ: یہ روایت اس دور سے تعلق رکھتی ہے جب تک کہ متعہ کا حکم منسوخ نہیں ہوا تھا۔ چنانچہ بعد میں (یعنی غزوۂ اوطاس کے وقت کے تین دن کی اجازت دینے کے بعد) متعہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے حرام کر دیا گیا۔

بَابٌ فِي التَّزْوِيجِ عَلَى الْعَمَلِ يُعْمَلُ (کام کرنے کی شرط پر نکاح کرنے کا بیان)

1806 ۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ فَقَامَتْ قِيَامًا طَوِيلًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا إِيَّاهُ فَقَالَ مَا عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي هَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّكَ إِنْ أَعْطَيْتَهَا إِزَارَكَ جَلَسْتَ وَلَا إِزَارَ لَكَ فَالْتَمِسْ شَيْئًا قَالَ لَا أَجِدُ شَيْئًا قَالَ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَهَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنِي أَبُو حَفْصِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْبَاهِلِيِّ عَنْ عِسْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَ هَذِهِ الْقِصَّةِ لَمْ يَذْكُرِ الْإِزَارَ

Marfat.com

وَالْخَاتَمَ فَقَالَ مَا تَحْفَظُ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ أَوِ الَّتِي تَلِيهَا قَالَ فَقُمْ فَعَلِّمْهَا عِشْرِينَ آيَةً وَهِيَ امْرَأَتُكَ

حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ مَكْحُولٍ نَحْوَ خَبَرِ سَهْلٍ قَالَ وَكَانَ مَكْحُولٌ يَقُولُ لَيْسَ ذَلِكَ لِأَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ

حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میں نے اپنی ذات آپ کے حوالے کردی ہے۔ پھر وہ طویل وقت تک کھڑی رہی۔ پھر ایک آدمی اٹھا اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ آپ اس کا نکاح مجھ سے کردیجئے اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تیرے پاس کوئی شے ہے جو تو اسے بطور مہر ادا کرے گا۔ تو اس نے عرض کی: میری اس چادر کے سوا میرے پاس کچھ نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اگر تو نے اپنی چادر اسے دے دی تو پھر تو بیٹھ جائے گا اور تیرے پاس کوئی چادر نہیں ہو گی۔ پس تو کوئی اور شے تلاش کر۔ اس نے عرض کی: میں کوئی شے نہیں پاتا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو تلاش کر، اگرچہ وہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو۔ پس اس نے تلاش کی لیکن کوئی شے نہ پائی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: کیا تیرے پاس قرآن کریم میں سے کچھ ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں، فلاں فلاں سورت ہے۔ اس نے ان سورتوں کے نام بتائے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرے پاس قرآن کریم میں سے جو کچھ ہے میں نے اس کے عوض تیرا اس (عورت) سے نکاح کردیا۔

احمد بن حفص بن عبداللہ، ابو حفص بن عبداللہ، ابراہیم بن طہمان نے حجاج بن حجاج باہلی عن عسل عن عطاء بن ابی رباح کی سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کا واقعہ نقل کیا ہے اور اس میں چادر اور انگوٹھی کا ذکر نہیں کیا۔ اس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: تجھے قرآن کریم میں سے کتنا یاد ہے۔ تو اس نے عرض کی: سورۂ بقرہ یا وہ سورۃ جو اس کے بعد آرہی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اٹھ اور اسے بیس آیتیں پڑھا دے اور وہ تیری بیوی ہے۔

ہارون بن زید بن ابی زرقاء، محمد بن راشد نے مکحول سے سہل کی خبر کی طرح بیان کیا ہے۔ اس نے بیان کیا کہ مکحول کہا کرتے تھے: رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کے لیے بھی ایسا کرنا (یعنی بغیر مہر کے نکاح کرنا) جائز نہیں ہے۔

بَابٌ فِيمَنْ تَزَوَّجَ وَلَمْ يُسَمِّ صَدَاقًا حَتَّى مَاتَ

اس کا بیان جس نے شادی کی اور مہر مقرر نہ کیا حتیٰ کہ فوت ہو گیا

1807۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَمَاتَ عَنْهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا الصَّدَاقَ(1) فَقَالَ لَهَا الصَّدَاقُ كَامِلًا وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيرَاثُ فَقَالَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَى بِهِ فِي بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

1۔ ایک نسخہ میں الصداق نہیں ہے۔

Marfat.com

عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ وَسَاقَ عُثْمَانُ مِثْلَهُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ وَأَبِي حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ أُتِيَ فِي رَجُلٍ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَاخْتَلَفُوا إِلَيْهِ شَهْرًا أَوْ قَالَ مَرَّاتٍ قَالَ فَإِنِّي أَقُولُ فِيهَا إِنَّ لَهَا صَدَاقًا كَصَدَاقِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَإِنَّ لَهَا الْمِيرَاثَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَإِنْ يَكُ صَوَابًا فَمِنَ اللهِ وَإِنْ يَكُنْ خَطَأً فَمِنِّي وَمِنَ الشَّيْطَانِ وَاللهُ وَرَسُولُهُ بَرِيئَانِ فَقَامَ نَاسٌ مِنْ أَشْجَعَ فِيهِمُ الْجَرَّاحُ وَأَبُو سِنَانٍ فَقَالُوا يَا ابْنَ مَسْعُودٍ نَحْنُ نَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَاهَا فِينَا فِي بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ وَإِنَّ زَوْجَهَا هِلَالُ بْنُ مُرَّةَ الْأَشْجَعِيُّ كَمَا قَضَيْتَ قَالَ فَفَرِحَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَرَحًا شَدِيدًا حِينَ وَافَقَ قَضَاؤُهُ قَضَاءَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت مسروق نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی کے بارے میں یہ روایت کیا ہے کہ اس نے ایک عورت سے شادی کی اور پھر فوت ہو گیا۔ اس نے اس کے ساتھ مباشرت نہ کی اور نہ ہی اس کے لیے مہر مقرر کیا۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس عورت کے لیے کامل مہر ہے، اس پر عدت لازم ہے اور اس کے لیے میراث بھی ہے۔ پھر معقل بن سنان نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا ہے: آپ ﷺ نے بروع بنت واشق کے لیے اسی طرح فیصلہ فرمایا۔

عثمان بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون اور ابن مہدی نے سفیان عن منصور عن ابراہیم عن علقمہ عن عبداللہ کی سند سے بیان کیا اور عثمان نے اسی طرح بیان کیا ہے۔ عبیداللہ بن عمر، یزید بن زریع، سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ عن خلاس وابی حسان سے اور انہوں نے عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی کے بارے میں یہ خبر لائی گئی (یعنی یہ مسئلہ پیش ہوا) راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے آپ کے پاس مہینہ بھر اختلاف کیا، یا کہا: کئی بار (انہوں نے اختلاف کیا) تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بارے میں یہ کہتا ہوں کہ اس عورت کے لیے اس کے خاندان کی عورتوں کے مہر کی طرح مہر ہے (یعنی مہر مثل ہے) اس میں نہ کمی ہے اور نہ ہی زیادتی ہے۔ اس کے لیے میراث بھی ہے اور اس پر عدت بھی ہے۔ پس اگر یہ فیصلہ درست اور صحیح ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور اگر غلط ہے تو پھر میری طرف سے ہے اور شیطان کی جانب سے ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول معظم ﷺ دونوں اس سے بری ہیں۔ پھر اشجع کے لوگ کھڑے ہوئے۔ ان میں جراح اور ابو سنان بھی تھے۔ انہوں نے کہا: اے ابن مسعود! ہم شہادت دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے سامنے بروع بنت واشق کا فیصلہ اسی طرح فرمایا تھا۔ اس کا خاوند ہلال بن مرہ اشجعی تھا۔ جیسا کہ تم نے فیصلہ کیا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس وقت انتہائی زیادہ خوش ہوئے جب کہ آپ کا فیصلہ رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ کے موافق ثابت ہوا۔

1808۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ الذُّهْلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى (1) وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَصْبَغِ الْجَزَرِيُّ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ خَالِدِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ

1۔ ایک نسخہ میں محمد بن المثنیٰ نہیں ہے۔

Marfat.com

زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ أَتَرْضَى أَنْ أُزَوِّجَكَ فُلَانَةَ قَالَ نَعَمْ وَقَالَ لِلْمَرْأَةِ أَتَرْضَيْنَ أَنْ أُزَوِّجَكِ فُلَانًا قَالَتْ نَعَمْ فَزَوَّجَ أَحَدَهُمَا صَاحِبَهُ فَدَخَلَ بِهَا الرَّجُلُ وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يُعْطِهَا شَيْئًا وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ وَكَانَ مَنْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ لَهُ[1] سَهْمٌ بِخَيْبَرَ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ زَوَّجَنِي فُلَانَةَ وَلَمْ أَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ أُعْطِهَا شَيْئًا وَإِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي أَعْطَيْتُهَا مِنْ صَدَاقِهَا سَهْمِي بِخَيْبَرَ فَأَخَذَتْ سَهْمًا فَبَاعَتْهُ بِمِائَةِ أَلْفٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَزَادَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَحَدِيثُهُ أَتَمُّ[2] فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُ النِّكَاحِ أَيْسَرُهُ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلرَّجُلِ ثُمَّ سَاقَ مَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد يُخَافُ أَنْ يَكُونَ هَذَا الْحَدِيثُ مُلْزَقًا لِأَنَّ الْأَمْرَ عَلَى غَيْرِ هَذَا

حضرت مرثد بن عبداللہ نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ایک آدمی کو فرمایا: کیا تو راضی ہے کہ میں تیری شادی فلانہ سے کر دوں۔ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ پھر آپ نے اس عورت کو فرمایا: کیا تو اس پر راضی ہے کہ میں تیرا نکاح فلاں سے کر دوں۔ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے ان کا آپس میں نکاح کر دیا۔ پس اس آدمی نے اس کے ساتھ دخول کیا اور اس کے لیے کوئی مہر مقرر نہ کیا اور نہ ہی اسے کوئی شے دی۔ اور وہ ان میں سے تھا جو حدیبیہ میں حاضر تھے۔ اور جو حدیبیہ میں حاضر تھے ان کے لیے خیبر میں حصہ تھا۔ پس جب وہ آدمی قریب الموت ہوا تو اس نے کہا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فلانہ سے میری شادی کی تھی اور میں نے اس کے لیے کوئی مہر مقرر نہیں کیا اور نہ ہی میں نے اسے کوئی شے دی ہے اور میں تمہیں اس پر گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنا خیبر کا حصہ بطور مہر اسے دے دیا ہے۔ پس اس عورت نے وہ حصہ لیا اور اسے ایک لاکھ (درہم) کے عوض فروخت کر دیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کچھ زائد ذکر کیا ہے۔ اور ان کی حدیث پہلی حدیث کی نسبت زیادہ مکمل ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہتر نکاح وہ ہے جو نسبتاً آسان ہو۔ اور بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کو فرمایا۔ پھر آگے مذکورہ حدیث بیان کی۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ خدشہ یہ ہے کہ یہ حدیث ملحق ہو کیونکہ اصل معاملہ اس کے سوا ہے۔

بَابٌ فِي خُطْبَةِ النِّكَاحِ (خطبہ نکاح کا بیان)

1809 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فِي خُطْبَةِ الْحَاجَةِ فِي النِّكَاحِ وَغَيْرِهِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ الْمَعْنَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ وَأَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُطْبَةَ الْحَاجَةِ أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ

1۔ ایک نسخہ میں لہم ہے۔

2۔ ایک نسخہ میں وحدیثہ اتم کے الفاظ نہیں ہے۔

Marfat.com

وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا لَمْ يَقُلْ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَنْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ أَبِي عِيَاضٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا تَشَهَّدَ ذَكَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ بَعْدَ قَوْلِهِ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُطِعِ اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهُ وَلَا يَضُرُّ اللهَ شَيْئًا

حضرت ابوعبیدہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نکاح وغیرہ کی حاجت کے لیے خطبہ کی روایت نقل کی ہے۔

محمد بن سلیمان الانباری نے مذکورہ روایت کے ہم معنی اور وکیع نے اسرائیل عن ابی اسحاق عن ابی الاحوص وابی عبیدہ کی سند سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے خطبہ حاجت (خطبہ نکاح) اس طرح تعلیم فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا مَنْ يَهْدِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا۔ محمد بن سلیمان نے (روایت کے شروع میں) لفظ اَنْ ذکر نہیں کیا۔

محمد بن بشار، ابوعاصم اور عمران نے قتادہ سے انہوں نے عبدربہ سے انہوں نے ابوعیاض سے اور انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ذکر کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب تشہد (یعنی عبدہٗ ورسولہ تک) پڑھتے۔ تو آگے مذکورہ روایت کی طرح ذکر کیا۔ اور آپ نے وَرَسُولُهُ کے الفاظ کے بعد یہ الفاظ ذکر کیے: أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُطِعِ اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهُ وَلَا يَضُرُّ اللهَ شَيْئًا۔ (اللہ تعالیٰ نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، بشارت دینے والا اور ڈرانے والا، قیامت سے پہلے جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کی وہ ہدایت پا گیا اور جس نے ان کی نافرمانی کی تو وہ اپنے آپ کو نقصان پہنچائے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا)۔

1810۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ أَخِي شُعَيْبٍ الرَّازِيِّ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ خَطَبْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أُمَامَةَ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَأَنْكَحَنِي مِنْ غَيْرِ أَنْ يَتَشَهَّدَ

حضرت اسماعیل بن ابراہیم نے بنی سلیم کے ایک آدمی سے روایت بیان کی ہے کہ اس نے کہا: میں نے حضرت امامہ بنت عبدالمطلب کے لیے حضور نبی کریم ﷺ کی طرف پیغام نکاح بھیجا۔ تو آپ ﷺ نے بغیر خطبہ کے میرا نکاح کرا دیا۔

بَابٌ فِي تَزْوِيجِ الصِّغَارِ (نابالغ کی شادی کرنے کا بیان)

1811۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

Marfat.com

قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا بِنْتُ سَبْعٍ قَالَ سُلَيْمَانُ أَوْ سِتٍّ وَدَخَلَ بِي وَأَنَا بِنْتُ تِسْعٍ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے شادی کی۔ اس وقت میری عمر سات برس تھی۔ سلیمان نے کہا: یا چھ برس تھی۔ اور آپ ﷺ نے میرے ساتھ مباشرت کی۔ اس وقت میری عمر نو برس تھی۔

بَابٌ فِي الْمُقَامِ عِنْدَ الْبِكْرِ (باکرہ عورت سے شادی کے بعد اس کے پاس ٹھہرنے کا بیان)

1812۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَيْسَ بِكِ عَلَى أَهْلِكِ هَوَانٌ إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَإِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تو آپ ﷺ ان کے پاس تین دن تک قیام فرما رہے۔ پھر ارشاد فرمایا: (میرا اتنا ٹھہرنا) تیرے پاس تیرے گھر والوں کے لیے باعث رسوائی نہیں ہے۔ اگر تو چاہے تو میں تیرے لیے سات دن ٹھہرا رہوں اور اگر میں تیرے لیے سات دن ٹھہرا تو دوسری ازواج کے پاس بھی سات سات دن ٹھہرنا پڑے گا۔

1813۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ لَمَّا أَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَفِيَّةَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا زَادَ عُثْمَانُ وَكَانَتْ ثَيِّبًا وَقَالَ حَدَّثَنِي هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ أَخْبَرَنَا أَنَسٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ تین دن تک ان کے پاس قیام فرما رہے۔ عثمان نے یہ زائد ذکر کیا ہے کہ وہ ثیبہ تھیں اور سند اس طرح بیان کی: حدثنی هشيم اخبرنا حميد اخبرنا انس۔

1814۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ وَإِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَلَوْ قُلْتُ إِنَّهُ رَفَعَهُ لَصَدَقْتُ وَلَكِنَّهُ قَالَ السُّنَّةُ كَذَلِكَ

حضرت ابوقلابہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: جب کوئی اپنے نکاح میں ثیبہ ہوتے ہوئے باکرہ سے شادی کرے تو وہ اس کے پاس سات دن تک رہے۔ اور جب کوئی ثیبہ سے شادی کرے تو وہ اس کے پاس تین دن تک رہے۔ اور اگر میں کہوں کہ انہوں نے مرفوع روایت بیان کی ہے تو میں یقیناً سچا ہوں۔ لیکن انہوں نے کہا: سنت اسی طرح ہے۔

Marfat.com

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ بِامْرَأَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَنْقُدَهَا شَيْئًا

اس کا بیان کہ آدمی کو بیوی کے پاس جانے سے پہلے اسے کچھ دینا چاہیے

1815۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ الطَّالْقَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ عَلِيٌّ فَاطِمَةَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَعْطِهَا شَيْئًا قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ أَيْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِيَّةُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شادی حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: انہیں کوئی شے دو۔ انہوں نے عرض کی: میرے پاس تو کوئی شے نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیری حطمی زرہ کہاں ہے؟

1816۔ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو حَيْوَةَ عَنْ شُعَيْبٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَمْزَةَ حَدَّثَنِي غَيْلَانُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ عَلِيًّا لَمَّا تَزَوَّجَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَمَنَعَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى يُعْطِيَهَا شَيْئًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَيْسَ لِي شَيْءٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَعْطِهَا دِرْعَكَ فَأَعْطَاهَا دِرْعَهُ ثُمَّ دَخَلَ بِهَا حَدَّثَنَا كَثِيرٌ يَعْنِي ابْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَيْوَةَ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ غَيْلَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

حضرت محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان نے حضور نبی مکرم ﷺ کے صحابہ کرام میں سے ایک آدمی سے یہ روایت بیان کی ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ بنت محمد ﷺ سے شادی کی اور ان سے مباشرت کا ارادہ کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں منع فرمایا۔ یہاں تک کہ وہ انہیں کوئی شے دیں۔ تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میرے پاس تو کوئی شے نہیں ہے۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے انہیں فرمایا: تم اپنی زرہ ہی انہیں دے دو۔ چنانچہ انہوں نے اپنی زرہ ان کے حوالے کی اور پھر ان کے پاس تشریف لے گئے۔

کثیر بن عبید، ابوحیوہ نے شعیب سے انہوں نے غیلان سے انہوں نے عکرمہ سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

1817۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أُدْخِلَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا قَبْلَ أَنْ يُعْطِيَهَا شَيْئًا قَالَ أَبُو دَاوُد وَخَيْثَمَةُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَائِشَةَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم ارشاد فرمایا کہ میں ایک عورت کو اس کے خاوند کے پاس چھوڑ آؤں اس سے پہلے کہ وہ اسے کوئی شے دے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ خیثمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سماع نہیں کیا۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خاوند کا اپنی بیوی کو کوئی شے دینے سے قبل اس سے مباشرت کرنا صحیح ہے۔

Marfat.com

1818- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّمَا امْرَأَةٍ نُكِحَتْ عَلَى صَدَاقٍ أَوْ حِبَاءٍ أَوْ عِدَةٍ قَبْلَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لَهَا وَمَا كَانَ بَعْدَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لِمَنْ أُعْطِيَهُ وَأَحَقُّ مَا أُكْرِمَ عَلَيْهِ الرَّجُلُ ابْنَتُهُ أَوْ أُخْتُهُ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی عورت کا نکاح مہر یا عطیہ یا کسی شے کے وعدہ پر کیا گیا (اور یہ سب) عقد نکاح سے پہلے کیا گیا تو یہ (سب چیزیں) عورت کے لیے ہوں گی۔ اور جو کچھ عقد نکاح کے بعد کیا گیا تو وہ اسی کے لیے ہوگا جسے عطا کیا گیا (یعنی عقد نکاح کے بعد جو تحفے تحائف یا دیگر چیزیں عورت کے ولی کو دی جاتی ہیں وہ سب اسی کے لیے ہوں گی) اور سب سے بڑھ کر حق رکھنے والی وہ شے جس پر آدمی کی عزت و تکریم کی جاتی ہے (اور اسے نوازا جاتا ہے) وہ اس کی بیٹی یا اس کی بہن ہے۔

بَابُ مَا يُقَالُ لِلْمُتَزَوِّجِ (اس کا بیان جو کچھ شادی کرنے والے کو کہا جائے گا)

1819- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَّأَ الْإِنْسَانَ إِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب کسی انسان کو دعا (اور مبارک باد) دیتے جب کہ وہ شادی کرتا تو فرماتے: اللہ تعالیٰ تجھے برکت عطا فرمائے اور تجھ پر برکت (نازل) فرمائے اور عمل خیر میں تم دونوں کے درمیان اتحاد قائم رکھے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَجِدُهَا حُبْلَى

ایسے آدمی کا بیان جو کسی عورت سے شادی کرے اور اسے حاملہ پائے

1820- حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ الْمَعْنَى قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ مِنَ الْأَنْصَارِ ثُمَّ اتَّفَقُوا يُقَالُ لَهُ بَصْرَةُ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً بِكْرًا فِي سِتْرِهَا فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَإِذَا هِيَ حُبْلَى فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَالْوَلَدُ عَبْدٌ لَكَ فَإِذَا وَلَدَتْ قَالَ الْحَسَنُ فَاجْلِدْهَا وَقَالَ ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ فَاجْلِدُوهَا أَوْ قَالَ فَحُدُّوهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَرْسَلُوهُ كُلُّهُمْ وَفِي حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ بَصْرَةَ بْنَ أَكْثَمَ نَكَحَ امْرَأَةً وَكُلُّهُمْ قَالَ فِي حَدِيثِهِ جَعَلَ الْوَلَدَ عَبْدًا لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ بَصْرَةُ بْنُ أَكْثَمَ نَكَحَ امْرَأَةً

Marfat.com

فَذَكَرَ مَعْنَاهُ زَادَ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ أَتَمُّ

حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ نے انصار میں سے ایک آدمی سے روایت بیان کی ہے۔ ابن ابی سری نے کہا ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام کے اصحاب میں سے ایک سے روایت ہے۔ انہوں نے من الانصار کا ذکر نہیں کیا۔ پھر اس پر سب متفق ہیں کہ اسے بصرہ کہا جاتا ہے۔ اس نے بیان کیا: میں نے ایک پردہ نشین باکرہ عورت سے شادی کی۔ اور جب اس کے قریب گیا تو اسے حاملہ پایا۔ تو حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: اس کے لیے مہر ہے جس کے عوض تو نے اس کی شرمگاہ کو حلال کیا ہے اور پیدا ہونے والا بچہ تیرے لیے غلام (کی مثل) ہوگا۔ پس جب وہ بچے کو جنم دے چکے، حسن نے کہا: تو تو اسے کوڑے لگا۔ اور ابن ابی سری نے کہا: تو تم اسے کوڑے لگاؤ، یا فرمایا: تم اسے حد (زنا) لگاؤ۔ ابوداؤد نے کہا: اس حدیث کو حضرت قتادہ نے سعید بن یزید کے واسطہ سے حضرت سعید بن المسیب سے روایت کیا ہے اور یحییٰ بن ابی کثیر نے یزید بن نعیم کے واسطہ سے حضرت سعید بن المسیب سے اور عطاء خراسانی کے واسطہ سے حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور ان تمام نے اسے مرسل ذکر کیا ہے اور یحییٰ بن ابی کثیر کی حدیث میں ہے کہ بصرہ بن اکثم نے ایک عورت سے نکاح کیا۔ اور تمام نے اس حدیث میں یہ کہا ہے کہ آپ علیہ السلام نے اس بچے کو اس کا غلام قرار دیا۔

محمد بن مثنی، عثمان بن عمر اور علی بن المبارک نے یحییٰ عن یزید بن نعیم عن سعید بن المسیب کی سند سے بیان کیا ہے کہ آدمی جسے بصرہ بن اکثم کہا جاتا ہے اس نے ایک عورت سے نکاح کیا۔ آگے مذکورہ روایت کی مثل بیان کی۔ کچھ زائد کہا اور ان دونوں میں فرق کیا۔ اور ابن جریج کی حدیث اتم اور زیادہ مکمل ہے۔

بَابٌ فِي الْقَسْمِ بَيْنَ النِّسَاءِ (عورتوں کے درمیان باری قائم کرنے کا بیان)

1821۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ فَمَالَ إِلَى إِحْدَاهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهُ مَائِلٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: جس کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے ایک کی طرف زیادہ مائل ہو تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا (یعنی رب کریم کے حضور حاضر ہوگا) کہ اس کی ایک جانب جھکی ہوگی۔

فائدہ: مقصود یہ ہے کہ دونوں کے ساتھ ایک جیسا سلوک کرنا اور ان میں مساوات قائم رکھنا لازم اور ضروری ہے۔

1822۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْسِمُ فَيَعْدِلُ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ هَذَا قَسْمِي فِيمَا أَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي الْقَلْبَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام باری مقرر کرتے تھے اور عدل وانصاف فرماتے تھے اور یہ کہتے تھے: اے اللہ! یہ میری تقسیم اس میں ہے جس کا میں مالک ہوں اور تو مجھے اس کے بارے ملامت نہ کر

Marfat.com

جس کا تو مالک ہے اور میں مالک نہیں ہوں۔ ابوداؤد نے کہا: اس سے مراد دل ہے (یعنی دل میں کسی کی محبت کا کم وبیش ہونا اس کا میں مالک نہیں کیونکہ دل میرے قبضے میں نہیں اس لیے تو اس پر مجھے ملامت نہ کرنا اور ظاہری عدل وانصاف کے تقاضے جو میرے اختیار میں ہیں، میں انہیں پورا کر رہا ہوں)۔

1823۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا ابْنَ أُخْتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُفَضِّلُ بَعْضَنَا عَلَى بَعْضٍ فِي الْقَسْمِ مِنْ مُكْثِهِ عِنْدَنَا وَكَانَ قَلَّ يَوْمٌ إِلَّا وَهُوَ يَطُوفُ عَلَيْنَا جَمِيعًا فَيَدْنُو مِنْ كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْ غَيْرِ مَسِيسٍ حَتَّى يَبْلُغَ إِلَى الَّتِي هُوَ يَوْمُهَا فَيَبِيتَ عِنْدَهَا وَلَقَدْ قَالَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ حِينَ أَسَنَّتْ وَفَرِقَتْ أَنْ يُفَارِقَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَوْمِي لِعَائِشَةَ فَقَبِلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْهَا قَالَتْ نَقُولُ فِي ذَلِكَ أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَفِي أَشْبَاهِهَا أُرَاهُ قَالَ وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا

حضرت ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میرے بھانجے! رسول اللہ ﷺ باری میں ہمارے پاس قیام فرما ہونے کے اعتبار سے ہم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت نہ دیتے تھے اور بہت کم ہی کوئی دن ہوتا تھا مگر آپ ﷺ ہم تمام کے پاس چکر لگاتے اور مس کیے بغیر ہر زوجہ کے قریب جاتے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ اس کے پاس پہنچ جاتے جس کا دن ہوتا اور آپ اس کے پاس رات گزارتے۔ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے اس وقت کہا: جب آپ عمر رسیدہ ہوگئیں اور خوف کھانے لگیں کہ رسول اللہ ﷺ اسے جدا کر دیں گے۔ یا رسول اللہ! ﷺ میرا دن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لیے ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے قبول فرمالیا۔ آپ فرماتیں کہ ہم کہا کرتے ہیں کہ اسی بارے میں یا اسی طرح کے کسی اور مسئلہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا اگر عورت کو اپنے خاوند سے اس کی لاپرواہی وغیرہ کا خوف ہو (تو اگر دونوں صلح کرلیں تو بہتر ہے)۔

1824۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَأْذِنُنَا إِذَا كَانَ فِي يَوْمِ الْمَرْأَةِ مِنَّا بَعْدَ مَا نَزَلَتْ تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ قَالَتْ مُعَاذَةُ فَقُلْتُ لَهَا مَا كُنْتِ تَقُولِينَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ كُنْتُ أَقُولُ إِنْ كَانَ ذَلِكَ[1] إِلَيَّ لَمْ أُوثِرْ أَحَدًا عَلَى نَفْسِي

حضرت معاذہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم سے اجازت لیتے تھے جب کہ آپ ﷺ ہم میں سے ایک زوجہ کے دن میں دوسری کے پاس رہنا پسند فرماتے۔ حالانکہ یہ آیت نازل ہو چکی تھی: ترجمہ: ''آپ ان میں سے جسے چاہیں دور رکھیں اور آپ جسے چاہیں اسے اپنے پاس بلالیں'' (یعنی آپ ﷺ کو

1۔ ایک نسخہ میں ذاک ہے۔

Marfat.com

اختیار دیا جا چکا تھا لیکن اس کے باوجود آپ بلا اجازت کسی کو اپنی باری سے محروم نہ کرتے)۔ حضرت معاذہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ رسول اللہ ﷺ سے کیا کہتی ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: میں کہتی ہوں اگر یہ اختیار مجھے ہو تو میں کسی کو اپنے اوپر ترجیح نہ دوں۔

1825۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ بَابَنُوسَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ إِلَى النِّسَاءِ تَعْنِي فِي مَرَضِهِ فَاجْتَمَعْنَ فَقَالَ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَدُورَ بَيْنَكُنَّ فَإِنْ رَأَيْتُنَّ أَنْ تَأْذَنَّ لِي فَأَكُونَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَعَلْتُنَّ فَأَذِنَّ لَهُ

حضرت یزید بن بابنوس نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض وصال میں ازواج مطہرات کو اپنے پاس بلا بھیجا۔ وہ سب جمع ہو گئیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے پاس باری باری چکر لگانے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ پس اگر تم پسند کرو تو مجھے اجازت دے دو کہ میں عائشہ صدیقہ کے پاس رہوں۔ تو انہوں نے آپ ﷺ کو اجازت دے دی (اور آپ تادم وصال حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں مقیم رہے اور وہیں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے)۔

1826۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ

حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ سفر پر جانے کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ اندازی کرتے۔ پس ان میں سے جس کے نام قرعہ نکل آتا آپ اسے ہی سفر میں ساتھ لے جاتے۔ اور آپ ﷺ سوائے حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے ہر زوجہ کے لیے اس کا دن اور رات مقرر فرماتے تھے۔ اور انہوں نے اپنا دن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر رکھا تھا۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِطُ لَهَا دَارَهَا

اس آدمی کا بیان جو عورت کے لیے اسے گھر میں رکھنے کی شرط لگاتا ہے

1827۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَحَقَّ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شروط میں سے زیادہ حق کہ تم انہیں پورا کرو، ان کا ہے جن کے سبب تم نے شرمگاہوں کو حلال کیا ہے۔

Marfat.com

فائدہ: یعنی وہ شرائط جو عقد نکاح کے وقت لگائی گئیں اور تم نے انہیں پورا کرنے کا وعدہ کیا انہیں پورا کرنا ضروری ہے۔

بَابٌ فِي حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ (عورت پر خاوند کے حق کا بیان)

1828۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَقُلْتُ رَسُولُ اللهِ أَحَقُّ أَنْ يُسْجَدَ لَهُ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ إِنِّي أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ أَحَقُّ أَنْ نَسْجُدَ لَكَ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِي أَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ النِّسَاءَ أَنْ يَسْجُدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنَ الْحَقِّ

حضرت قیس بن سعد نے بیان کیا ہے کہ میں حیرہ میں آیا اور میں نے انہیں دیکھا کہ وہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں۔ تو میں نے (اپنے دل میں) کہا: رسول اللہ ﷺ زیادہ حق رکھتے ہیں کہ انہیں سجدہ کیا جائے۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں حضور نبی کرم ﷺ کے پاس آیا اور میں نے عرض کی: میں حیرہ میں گیا تو میں نے انہیں دیکھا کہ وہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں۔ یا رسول اللہ! ﷺ پس آپ زیادہ حق رکھتے ہیں کہ ہم آپ کو سجدہ کریں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا کیا خیال ہے اگر تو میری قبر کے پاس سے گزرے گا تو کیا تو اسے سجدہ کرے گا؟ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو۔ اگر میں کسی کو کسی کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو میں یقینا عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے ان (عورتوں) پر حق رکھ دیا ہے۔

1829۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ فَلَمْ تَأْتِهِ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کرم ﷺ نے فرمایا: جب آدمی اپنی عورت کو اپنے بستر کی طرف بلائے اور وہ انکار کردے اور اس کے پاس نہ آئے اور وہ اس پر غصے کی حالت میں رات گزار دے تو اس پر صبح ہونے تک فرشتے لعنت بھیجتے ہیں۔

بَابٌ فِي حَقِّ الْمَرْأَةِ عَلَى زَوْجِهَا (خاوند پر عورت کے حق کا بیان)

1830۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا أَبُو قَزَعَةَ الْبَاهِلِيُّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا حَقُّ زَوْجَةِ أَحَدِنَا عَلَيْهِ قَالَ أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ أَوِ اكْتَسَبْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَا تُقَبِّحْ أَنْ تَقُولَ قَبَّحَكِ اللهُ[1]

حضرت حکیم بن معاویہ قشیری رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بتایا: میں نے عرض کی:

1۔ قال ابو داود تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

Marfat.com

یارسول اللہ! ﷺ ہم میں سے کسی کی بیوی کا اس پر کیا حق ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تو اسے کھانا کھلائے جب تو خود کھائے، اور تو اسے لباس پہنائے جب تو خود پہنے اور تو اسے چہرے پر نہ مار، نہ اسے برا کہہ اور اسے (علیحدہ) نہ چھوڑ مگر اپنے گھر میں (یعنی اگر تو اسے تنبیہ کے لیے اپنے سے علیحدہ کرنا چاہے تو اپنے گھر میں ہی اسے اپنے سے علیحدہ کر دے گھر سے نکالنا مناسب نہیں)۔ ابوداود نے کہا ہے کہ لا تقبح کا معنی ہے کہ تو اسے یہ کہے: اللہ تعالیٰ تیرا برا کرے (یعنی اللہ تعالیٰ تجھے ذلیل ورسوا کرے)۔

1831۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ نِسَاؤُنَا مَا نَأْتِي مِنْهُنَّ وَمَا نَذَرُ قَالَ ائْتِ حَرْثَكَ أَنَّى شِئْتَ وَأَطْعِمْهَا إِذَا طَعِمْتَ وَاكْسُهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تُقَبِّحِ الْوَجْهَ وَلَا تَضْرِبْ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى شُعْبَةُ تُطْعِمُهَا إِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ

حضرت بہز بن حکیم نے بیان کیا ہے کہ میرے باپ نے میرے دادا سے مجھے یہ بتایا ہے کہ انہوں نے بتایا: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ ہم اپنی عورتوں کے پاس کون سے محل میں آئیں اور کون سے محل کو چھوڑ دیں؟ (یعنی ہم کون سے محل سے لطف اندوز ہوں)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنی کھیتی میں داخل ہو جیسے تو چاہے (یعنی عورت کے محل حرث (قبل) سے لطف اندوز ہو کیفیت جو بھی ہو) اور اسے کھانا کھلا جب تو خود کھائے اور اسے لباس پہنا جب تو خود پہنے۔ چہرے کو خراب نہ کر اور نہ اس پر مار۔ ابوداود نے کہا ہے: شعبہ نے اس طرح الفاظ ذکر کیے ہیں: تُطْعِمُهَا إِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ

1832۔ أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْمُهَلَّبِيُّ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَزِينٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ دَاوُدَ الْوَرَّاقِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فَقُلْتُ مَا تَقُولُ فِي نِسَائِنَا قَالَ أَطْعِمُوهُنَّ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَاكْسُوهُنَّ مِمَّا تَكْتَسُونَ وَلَا تَضْرِبُوهُنَّ وَلَا تُقَبِّحُوهُنَّ

حضرت سعید بن حکیم بن معاویہ نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا معاویہ القشیری سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہوا اور عرض کی: آپ ہماری عورتوں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم انہیں اس میں سے کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اور انہیں اس میں سے پہناؤ جیسا لباس تم خود پہنتے ہو۔ اور تم انہیں نہ مارو اور نہ ہی انہیں برا (گالی گلوچ) کہو۔

بَابٌ فِي ضَرْبِ النِّسَاءِ (عورتوں کو مارنے کا بیان)

1833۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي حُرَّةَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فَإِنْ خِفْتُمْ نُشُوزَهُنَّ فَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ قَالَ حَمَّادٌ يَعْنِي النِّكَاحَ

حضرت ابوحرہ الرقاشی نے اپنے چچا سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تمہیں ان (عورتوں) کی جانب سے نافرمانی (اور شرارت) کا خوف ہو تو تم انہیں ان کے بستروں میں چھوڑ دو (یعنی ان کے بستر چھوڑ کر انہیں تنہا کر

Marfat.com

دو) حماد نے کہا کہ اس سے مراد وطی ہے (یعنی ان سے مباشرت ترک کردو)۔

1834۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي خَلَفٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَضْرِبُوا إِمَاءَ اللَّهِ فَجَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَئِرْنَ النِّسَاءُ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ فَرَخَّصَ فِي ضَرْبِهِنَّ فَأَطَافَ بِآلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءٌ كَثِيرٌ يَشْكُونَ أَزْوَاجَهُنَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ طَافَ بِآلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءٌ كَثِيرٌ يَشْكُونَ أَزْوَاجَهُنَّ لَيْسَ أُولَئِكَ بِخِيَارِكُمْ

حضرت ایاس بن عبداللہ بن ابی ذباب نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی باندیوں (مراد بیویاں ہیں) کو نہ مارو۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: عورتیں اپنے خاوندوں پر دلیر ہوگئی ہیں۔ تو آپ ﷺ نے انہیں مارنے کی اجازت عطا فرمادی۔ پھر بہت سی عورتیں رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات کے پاس آنے لگیں اور وہ اپنے خاوندوں کی شکایت کرنے لگیں۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بہت سی عورتیں محمد ﷺ کی ازواج مطہرات کے پاس آئی ہیں اور وہ اپنے خاوندوں کے شکوے کرتی ہیں۔ وہ لوگ تم میں سے اچھے نہیں ہیں۔

1835۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْدِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُسْلِيِّ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُسْأَلُ الرَّجُلُ فِيمَا ضَرَبَ امْرَأَتَهُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی سے اس سبب کے بارے نہیں پوچھا جائے گا جس کے سبب اس نے اپنی عورت کو مارا (یہاں یہ مفہوم بھی ہوسکتا ہے کہ آدمی سے اس کے بارے نہ پوچھا جائے جس کے سبب اس نے اپنی بیوی کو مارا ہے کیونکہ یہ داخلی معاملہ ہے جس میں دخل دینے کی اجازت نہیں)

بَاب مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنْ غَضِّ الْبَصَرِ (اس کا بیان کہ اسے آنکھیں نیچی رکھنے کا حکم دیا جائے گا)

1836۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظْرَةِ الْفَجْأَةِ فَقَالَ اصْرِفْ بَصَرَكَ

حضرت ابوزرعہ نے حضرت جریر سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک نظر پڑ جانے کے بارے پوچھا (یعنی اگر غیر محرم عورت پر بلا ارادہ اچانک نظر پڑ جائے تو کیا حکم ہے؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی نظر پھیر لے (یعنی دوبارہ اس کی جانب نظر اٹھا کر نہ دیکھ)۔

1837۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ الْإِيَادِيِّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ لَكَ الْأُولَى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ

Marfat.com

حضرت ابن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے علی! نظر کو نظر کے پیچھے نہ ڈال (یعنی ایک بار اگر کسی عورت پر نظر پڑ جائے تو دوبارہ اس کی طرف نہ دیکھو) کیونکہ پہلی تیرے لیے جائز ہے اور دوسری تیرے لیے جائز نہیں ہے (کیونکہ پہلی نظر بلا ارادہ ہوتی ہے اس پر گناہ نہیں اور دوسری بالقصد ہوتی ہے لہٰذا آدمی گنہگار ہوتا ہے)۔

1838۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ لِتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّمَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی عورت کسی دوسری عورت سے اپنا بدن اس لیے مس نہ کرے کہ وہ اپنے خاوند کو اس کے بارے اس طرح بتائے گی گویا کہ وہ اس کی طرف دیکھ رہا ہے (کیونکہ اس بتانے سے فتنہ و فساد برپا ہو سکتا ہے۔ چنانچہ شریعت نے اس کے سدباب کے لیے یہ حکم فرمادیا کہ کوئی عورت اس طرح کی حرکت ہی نہ کرے)۔

1839۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى امْرَأَةً فَدَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقَضَى حَاجَتَهُ مِنْهَا ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا[1] فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ فَإِنَّهُ يُضْمِرُ مَا فِي نَفْسِهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک عورت کو دیکھا تو پھر آپ ﷺ (اپنی رفیقہ حیات) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے اپنی حاجت پوری کر لی۔ پھر آپ اپنے صحابہ کرام کے پاس تشریف لائے اور ان سے فرمایا: بلاشبہ یہ عورت شیطان کی صورت میں سامنے آتی ہے۔ پس جو کوئی اس کے سبب کوئی شے اپنے اندر پائے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی اہلیہ کے پاس آئے، کیونکہ یہ عمل ان جذبات کو کم کر دے گا جو اس کے دل میں پیدا ہوئے ہیں۔

1840۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّ اللهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا أَدْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ وَيُكَذِّبُهُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِكُلِّ ابْنِ آدَمَ حَظُّهُ مِنَ الزِّنَا بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَالْيَدَانِ تَزْنِيَانِ فَزِنَاهُمَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلَانِ تَزْنِيَانِ فَزِنَاهُمَا الْمَشْيُ وَالْفَمُ يَزْنِي فَزِنَاهُ الْقُبَلُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَالْأُذُنُ زِنَاهَا الِاسْتِمَاعُ

1۔ ایک نسخہ میں شَيْئًا نہیں ہے۔

Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا ہے کہ میں نے کوئی شے نہیں دیکھی جو گناہ صغیرہ کے ساتھ ان سے بڑھ کر مشابہت رکھتی ہو جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہیں (آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا) بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کے لیے زنا میں سے حصہ لکھ رکھا ہے جسے وہ بالیقین پائے گا۔ پس آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، زبان کا زنا بولنا ہے، نفس اس کی تمنا اور خواہش کرتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق اور اس کی تکذیب کرتی ہے۔

موسیٰ بن اسماعیل، حماد نے سہیل بن ابی صالح سے انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: ہر ابن آدم (انسان) کے لیے زنا میں سے اس کا حصہ ہے۔ آگے مذکورہ روایت کی مثل بیان کی اور فرمایا: دونوں ہاتھ زنا کرتے ہیں پس ان دونوں کا زنا پکڑنا ہے اور دونوں پاؤں زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا چلنا ہے اور منہ زنا کرتا ہے اور اس کا زنا بوسہ لینا ہے۔

قتیبہ بن سعد، لیث نے ابن عجلان سے، انہوں نے قعقاع بن حکیم سے انہوں نے ابو صالح سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے اس طرح روایت بیان کی ہے اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ کانوں کا زنا سننا ہے۔

بَابٌ فِيْ وَطْءِ السَّبَايَا (قیدی عورتوں کے ساتھ وطی کرنے کا بیان)

1841۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ يَوْمَ حُنَيْنٍ بَعْثًا إِلَى أَوْطَاسٍ فَلَقُوا عَدُوَّهُمْ فَقَاتَلُوهُمْ فَظَهَرُوا عَلَيْهِمْ وَأَصَابُوا لَهُمْ سَبَايَا فَكَأَنَّ أُنَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ تَحَرَّجُوا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ مِنْ أَجْلِ أَزْوَاجِهِنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى فِي ذَلِكَ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ أَيْ فَهُنَّ لَهُمْ حَلَالٌ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ حنین کے دن ایک لشکر اوطاس کی طرف بھیجا۔ پس وہ دشمنوں سے جا ملا اور ان سے خوب قتال کیا اور ان پر غلبہ پا لیا اور ان کی عورتوں کو قیدی بنا لیا۔ تو رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے بعض لوگوں نے ان کے ساتھ جماع کو اس لیے باعث حرج سمجھا کہ ان کے مشرک خاوند موجود ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ الآیہ۔ یعنی تم پر شادی شدہ عورتیں حرام ہیں مگر وہ جن کے تم مالک بن جاؤ۔ یعنی یہ (قیدی) عورتیں ان کے لیے حلال ہیں جب کہ ان کی عدت (ایک حیض) گزر جائے۔ (عدت گزرنے کی شرط اس لیے ہے تا کہ ان کے حاملہ نہ ہونے کا یقین حاصل ہو جائے۔ کیونکہ حاملہ ہونے کی صورت میں وضع حمل سے پہلے ان سے وطی کرنا جائز نہیں)۔

1842۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ فِي غَزْوَةٍ فَرَأَى امْرَأَةً مُجِحًّا فَقَالَ لَعَلَّ صَاحِبَهَا أَلَمَّ بِهَا قَالُوا نَعَمْ

Marfat.com

فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْعَنَهُ لَعْنَةً تَدْخُلُ مَعَهُ فِي قَبْرِهِ كَيْفَ يُوَرِّثُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ وَكَيْفَ يَسْتَخْدِمُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک غزوہ میں تھے کہ آپ ﷺ نے ایک حاملہ عورت کو دیکھا جس کے بچے کو جنم دینے کے دن قریب تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: شاید اس کے مالک نے اس سے جماع کیا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں (یعنی لوگوں نے آپ ﷺ کے قول کی تصدیق کی) تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اس پر ایسی لعنت بھیجوں جو اس کے ساتھ اس کی قبر میں داخل ہو۔ وہ اسے کیسے وارث بنائے گا حالانکہ یہ اس کے لیے حلال نہیں ہوگا اور یہ اس بچے سے خدمت کیسے لے گا حالانکہ وہ اس کے لیے حلال نہیں ہوگا۔

1843۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَرَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ فِي سَبَايَا أَوْطَاسٍ لَا تُوطَأُ حَامِلٌ حَتَّى تَضَعَ وَلَا غَيْرُ ذَاتِ حَمْلٍ حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے مرفوع روایت بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے غزوہ اوطاس کی قیدی عورتوں کے بارے فرمایا: کسی حاملہ سے وطی نہیں کی جائے گی یہاں تک کہ وہ وضع حمل کر لے اور غیر حاملہ سے بھی جماع نہیں کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ ایک حیض (عدت) گزار لے۔

1844۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَامَ فِينَا خَطِيبًا قَالَ أَمَا إِنِّي لَا أَقُولُ لَكُمْ إِلَّا مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْقِيَ مَاءَهُ زَرْعَ غَيْرِهِ يَعْنِي إِتْيَانَ الْحَبَالَى وَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَقَعَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ السَّبْيِ حَتَّى يَسْتَبْرِئَهَا وَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَبِيعَ مَغْنَمًا حَتَّى يُقْسَمَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ حَتَّى يَسْتَبْرِئَهَا بِحَيْضَةٍ زَادَ فِيهِ بِحَيْضَةٍ وَهُوَ وَهْمٌ مِنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَهُوَ صَحِيحٌ فِي حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ[1] زَادَ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَرْكَبْ دَابَّةً مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِيهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَخْلَقَهُ رَدَّهُ فِيهِ قَالَ أَبُو دَاوُد الْحَيْضَةُ لَيْسَتْ بِمَحْفُوظَةٍ وَهُوَ وَهْمٌ مِنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ[2]

حضرت حنش صنعانی نے حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وہ ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے۔ تو فرمایا: آگاہ رہو، میں تمہیں صرف وہی کچھ بتاؤں گا جو میں نے غزوہ حنین کے دن رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ اپنے پانی سے غیر کی کھیتی کو سیراب کرے۔ یعنی کہ وہ حاملہ عورت سے وطی کرے۔ اور جو آدمی اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ قیدی عورتوں میں سے کسی کے ساتھ وطی کرے یہاں تک کہ اسے استبراء رحم کرالے۔ اور

1۔ ایک نسخہ میں زاد فی بحیضۃ ثانی حدیث ابی سعید کے الفاظ نہیں ہیں۔　2۔ ایک نسخہ میں وھم من ابی معاویۃ کے الفاظ نہیں ہیں۔

Marfat.com

جو آدمی اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ مال غنیمت کو فروخت کرے یہاں تک کہ وہ تقسیم ہو جائے (یعنی تمام مستحقین میں تقسیم کرنے سے پہلے مال غنیمت کو بیچنا حلال نہیں)۔ سعید بن منصور، ابو معاویہ نے ابن اسحاق سے یہی حدیث نقل کی ہے۔ اس میں کہا ہے: یہاں تک کہ وہ اسے ایک حیض کے ساتھ استبراء رحم کرالے (تا کہ اس کے غیر حاملہ ہونے کا یقین ہو جائے)۔ اس میں بحیضة کا لفظ زائد ہے اور یہ ابو معاویہ کا وہم ہے۔ اور یہ ابو سعید کی حدیث میں صحیح ہے اور یہ زائد ہے کہ جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے وہ مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے کسی جانور پر سوار نہ ہو کہ جب وہ اسے کمزور اور دبلا کر دے۔ تو اسے اس مال غنیمت میں واپس لوٹا دے اور جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اسے نہیں چاہیے کہ وہ مال غنیمت میں سے کوئی کپڑا پہنے۔ یہاں تک کہ جب اسے پرانا کر چکے تو اسے واپس لوٹا دے۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ الحیضة کا لفظ محفوظ نہیں ہے بلکہ وہ ابو معاویہ کا وہم ہے۔

بَابٌ فِي جَامِعِ النِّكَاحِ (نکاح کے متفرق مسائل کا بیان)

1845۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ أَحَدُكُمُ امْرَأَةً أَوِ اشْتَرَى خَادِمًا فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ[1] شَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَإِذَا اشْتَرَى بَعِيرًا فَلْيَأْخُذْ بِذِرْوَةِ سَنَامِهِ وَلْيَقُلْ مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ زَادَ أَبُو سَعِيدٍ ثُمَّ لِيَأْخُذْ بِنَاصِيَتِهَا وَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ فِي الْمَرْأَةِ وَالْخَادِمِ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت بیان کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی عورت سے شادی کرے یا کوئی خادم خرید لے تو اسے چاہیے کہ اس طرح دعا کرے: اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس کی اس فطرت کی بھلائی اور خیر کا سوال کرتا ہوں جس پر تو نے اسے بنایا ہے اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے اور اس کی اس فطرت کے شر سے جس پر تو نے اسے بنایا ہے۔ اور جب کوئی اونٹ خریدے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کی کوہان کی چوٹی کو پکڑے اور اسی طرح دعا مانگے۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ ابو سعید نے یہ زائد ذکر کیا ہے کہ پھر وہ اس کی پیشانی کو پکڑے اور عورت اور خادم کے حق میں برکت کی دعا مانگے۔

1846۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ بِسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ثُمَّ قُدِّرَ أَنْ يَكُونَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی اپنی اہلیہ سے مباشرت کا ارادہ کرے تو وہ اس طرح دعا کرے اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتا ہوں۔ اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھ

1۔ ایک نسخہ میں ومن نہیں ہے۔

Marfat.com

اور شیطان کو اس سے دور فرما جو تو ہمیں عطا فرمائے۔ پھر اگر تقدیر میں ہو کہ اس (وطی) کے سبب ان دونوں کو بچہ عطا ہو تو شیطان کبھی اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا (یعنی اگر کشف عورت سے قبل یہ دعا پڑھ لی جائے تو اس کی برکت سے رب کریم پیدا ہونے والے بچے کو شیطانی وساوس اور اس کی دست برد سے محفوظ رکھے گا اور شیطان اس پر مسلط ہو کر اسے راہ حق سے بہکانے میں کبھی کامیاب نہیں ہوگا۔)

1847۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَخْلَدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَلْعُونٌ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ[1] فِي دُبُرِهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ملعون ہے جس نے اپنی بیوی سے دبر کے راستے سے وطی کی۔

1848۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ إِنَّ الْيَهُودَ يَقُولُونَ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ فِي فَرْجِهَا مِنْ وَرَائِهَا كَانَ وَلَدُهُ أَحْوَلَ فَأَنْزَلَ اللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ

حضرت محمد بن منکدر نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ یہودی کہتے ہیں: جب کوئی آدمی اپنی بیوی سے اس کی فرج میں پیچھے کی جانب سے جماع کرے تو اس کا بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں، پس تم اپنے کھیت میں آؤ جس طرح چاہو''۔

فائدہ: محل حرث تو فقط قبل ہے۔ البتہ مباشرت کی کیفیات مختلف ہو سکتی ہیں۔ یہ آیت حدیث میں مذکورہ یہود کے نظریہ کی تردید کے لیے نازل ہوئی ہے۔ چنانچہ اس میں عمومیت محل مراد نہیں بلکہ عمومیت کیف مقصود ہے۔

1849۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى أَبُو الْأَصْبَغِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ أَوْهَمَ إِنَّمَا كَانَ هَذَا الْحَيُّ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ أَهْلُ وَثَنٍ مَعَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ يَهُودَ وَهُمْ أَهْلُ كِتَابٍ وَكَانُوا يَرَوْنَ لَهُمْ فَضْلًا عَلَيْهِمْ فِي الْعِلْمِ فَكَانُوا يَقْتَدُونَ بِكَثِيرٍ مِنْ فِعْلِهِمْ وَكَانَ مِنْ أَمْرِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَنْ لَا يَأْتُوا النِّسَاءَ إِلَّا عَلَى حَرْفٍ وَذَلِكَ أَسْتَرُ مَا تَكُونُ الْمَرْأَةُ فَكَانَ هَذَا الْحَيُّ مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ أَخَذُوا بِذَلِكَ مِنْ فِعْلِهِمْ وَكَانَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ يَشْرَحُونَ النِّسَاءَ شَرْحًا مُنْكَرًا وَيَتَلَذَّذُونَ مِنْهُنَّ مُقْبِلَاتٍ وَمُدْبِرَاتٍ وَمُسْتَلْقِيَاتٍ فَلَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْمَدِينَةَ تَزَوَّجَ رَجُلٌ مِنْهُمُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَذَهَبَ يَصْنَعُ بِهَا ذَلِكَ فَأَنْكَرَتْهُ عَلَيْهِ وَقَالَتْ إِنَّمَا كُنَّا نُؤْتَى عَلَى حَرْفٍ فَاصْنَعْ ذَلِكَ وَإِلَّا فَاجْتَنِبْنِي حَتَّى شَرِيَ أَمْرُهُمَا فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ أَيْ مُقْبِلَاتٍ وَمُدْبِرَاتٍ وَمُسْتَلْقِيَاتٍ يَعْنِي بِذَلِكَ مَوْضِعَ الْوَلَدِ

1۔ ایک نسخہ میں امْرَأَةً ہے۔

Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو وہم ہوا ہے، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے (کہ انّٰی شئتم سے مراد عمومیت محل ہے۔ چاہے وطی دبر میں ہو یا قبل میں۔ حالانکہ یہ درست نہیں ہے کیونکہ یہاں انی بمعنی کیف ہے بمعنی این نہیں) انصار میں سے ایک قبیلہ تھا اور وہ لوگ بت پرست تھے اور ان کے ساتھ یہودیوں کا ایک قبیلہ تھا اور وہ لوگ اہل کتاب تھے۔ انصاری انہیں اہل کتاب ہونے کی وجہ سے علم میں اپنے او پر فضیلت دیتے تھے اور بہت سے افعال میں ان کی اقتداء اور پیروی کرتے تھے۔ اور اہل کتاب کے امور میں سے ایک یہ تھا کہ وہ اپنی عورتوں سے صرف ایک ہی طرف پر مباشرت کرتے تھے اور یہ انداز عورت کے لیے انتہائی ستر اور پردے کا تھا۔ پس انصار کے اس قبیلہ نے اہل کتاب کے افعال میں سے یہ فعل بھی سیکھ لیا (اور اسی کے مطابق عمل کرتے) اور قریش کے یہ قبائل عورتوں کو خوب ننگا کرتے اور طرح طرح کے انداز سے لطف اندوز ہوتے۔ کبھی سامنے کی جانب سے، کبھی پشت کی جانب سے اور کبھی چت لٹا کر۔ پس جب مہاجرین مدینہ طیبہ آئے تو ان میں سے ایک آدمی نے انصار کی ایک عورت سے شادی کی اور وہ اس کے ساتھ اپنے طریقہ پر یہ عمل کرنے لگا۔ تو اس عورت نے اسے انتہائی ناپسند کیا اور کہا: ہمارے قبیلہ میں تو یہ عمل ایک ہی طرف کیا جاتا ہے پس تو بھی اسی طرح کر۔ ورنہ مجھ سے علیحدہ ہو جا۔ یہاں تک کہ ان دونوں کا معاملہ بڑھ گیا اور رسول اللہ ﷺ تک جا پہنچا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ) ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں پس تم اپنے کھیت میں آؤ جس طرح تم چاہو''۔ یعنی سامنے کی جانب سے، پیچھے کی جانب سے اور چت لیٹنے کی حالت میں (مگر یہ عمل اسی محل میں ہوگا) جو بچے کا محل ہے (اور وہ فقط قبل ہے)۔

بَابٌ فِي إِتْيَانِ الْحَائِضِ وَمُبَاشَرَتِهَا

حائضہ عورت کے پاس آنے اور اس سے مباشرت کرنے کا بیان

1850۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ الْيَهُودَ كَانَتْ إِذَا حَاضَتْ مِنْهُمُ امْرَأَةٌ أَخْرَجُوهَا مِنَ الْبَيْتِ وَلَمْ يُؤَاكِلُوهَا وَلَمْ يُشَارِبُوهَا وَلَمْ يُجَامِعُوهَا فِي الْبَيْتِ فَسُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ جَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ وَاصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ غَيْرَ النِّكَاحِ فَقَالَتِ الْيَهُودُ مَا يُرِيدُ هَذَا الرَّجُلُ أَنْ يَدَعَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِنَا إِلَّا خَالَفَنَا فِيهِ فَجَاءَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الْيَهُودَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا أَفَلَا نَنْكِحُهُنَّ فِي الْمَحِيضِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتَّى ظَنَنَّا أَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةٌ مِنْ لَبَنٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمَا فَظَنَنَّا أَنَّهُ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا

حضرت ثابت بنانی نے ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے خبر دی ہے کہ یہود میں سے جب کسی عورت کو حیض آتا، تو وہ اسے گھر سے باہر نکال دیتے، نہ اسے اپنے ساتھ کھانے میں شریک کرتے اور نہ ہی اس کے ساتھ مل کر پانی پیتے اور

Marfat.com

نہ ہی اسے گھر میں اپنے ساتھ رکھتے۔ پھر رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے پوچھا گیا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ) ''وہ آپ سے خونِ حیض کے بارے پوچھتے ہیں۔ آپ فرمادیجئے: وہ ایک پلیدی (نجاست) ہے، پس تم عورتوں کو ایامِ حیض میں جدا رکھو''۔ الیٰ آخر الآیہ۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم انہیں گھروں میں اپنے ساتھ رکھو اور سوائے جماع کے ہر شے (یعنی ہر وہ عمل جو باعث لذت اور راحت ہو) کرو۔ (یہ سن کر) یہود نے کہا: یہ آدمی (مراد حضور نبی کریم ﷺ) ہمارے امور میں سے کسی شے کو چھوڑنے کا ارادہ نہیں رکھتا مگر یہ کہ اس نے ہماری مخالفت کی ہے۔ پھر حضرت اسید بن حضیر اور حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بلاشبہ یہود اس طرح کہتے ہیں، کیا ہم حالت حیض میں عورتوں کے ساتھ جماع نہ کیا کریں (تا کہ پوری طرح ان کی مخالفت ہو جائے) تو رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک بدل گیا۔ یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ آپ ﷺ ان دونوں پر غصے ہو گئے ہیں۔ چنانچہ یہ دونوں نکل آئے پھر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں کسی نے دودھ کا تحفہ پیش کیا۔ تو آپ ﷺ نے ان دونوں کو پیچھے بلانے کے لیے آدمی بھیجا۔ تب ہمیں یہ گمان ہوا کہ آپ ﷺ ان پر ناراض نہیں ہوئے۔

1851۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ جَابِرِ بْنِ صُبْحٍ قَالَ سَمِعْتُ خِلَاسًا الْهَجَرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنها تَقُولُ كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَبِيتُ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَأَنَا حَائِضٌ طَامِثٌ فَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ غَسَلَ مَكَانَهُ وَلَمْ يَعْدُهُ وَإِنْ أَصَابَ تَعْنِي ثَوْبَهُ مِنْهُ شَيْءٌ غَسَلَ مَكَانَهُ وَلَمْ يَعْدُهُ وَصَلَّى فِيهِ

حضرت جابر بن صبیح نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت خلاس ہجری کو سنا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں اور رسول اللہ ﷺ دونوں اکٹھے رات کے وقت ایک ہی کپڑے میں سوتے تھے۔ حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔ پس اگر میری جانب سے کوئی شے (خون وغیرہ) آپ ﷺ (کے بدن کو) لگ جاتی تو آپ اس جگہ کو دھو ڈالتے تھے اور اس سے آگے تجاوز نہ کرتے تھے۔ اور اگر مجھ سے کوئی شے آپ کے کپڑوں پر لگ جاتی تو آپ اسی جگہ کو دھو ڈالتے اور اس سے آگے نہ بڑھتے اور پھر اسی میں نماز پڑھ لیتے۔

1852۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُبَاشِرَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ أَمَرَهَا أَنْ تَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُهَا

حضرت عبداللہ بن شداد نے اپنی خالہ حضرت میمونہ بنت الحارث سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی عورت کے ساتھ مباشرت کا ارادہ فرماتے اور وہ حائضہ ہوتی تو آپ ﷺ اسے مضبوطی سے چادر باندھنے کا حکم دیتے اور پھر اس کے ساتھ مباشرت فرماتے (مراد وطی کے سوا دیگر باعث لذت وراحت افعال کرنا ہے)۔

بَابٌ فِي كَفَّارَةِ مَنْ أَتَى حَائِضًا (حالت حیض میں جماع کرنے والے کے کفارہ کا بیان)

1853۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ وَغَيْرُهُ عَنْ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ

Marfat.com

الرَّحْمٰنِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الَّذِي يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ایسے آدمی کے بارے میں فرمایا جو اپنی عورت کے پاس اس کی حالت حیض میں عمل زوجیت کے لیے آتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔

1854۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْجَزَرِيِّ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا أَصَابَهَا فِي الدَّمِ فَدِينَارٌ وَإِذَا أَصَابَهَا فِي انْقِطَاعِ الدَّمِ فَنِصْفُ دِينَارٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: جب کسی نے خون حیض آنے کے دوران اپنی بیوی سے جماع کیا تو اس پر ایک دینار (صدقہ کرنا بطور کفارہ) لازم ہے۔ اور جب کوئی اپنی زوجہ کے پاس خون حیض ختم ہونے کے بعد گیا تو اس کے لیے نصف دینار صدقہ ہے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْعَزْلِ (عزل کا بیان)

1855۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ الطَّالْقَانِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ذُكِرَ ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ يَعْنِي الْعَزْلَ قَالَ فَلِمَ يَفْعَلُ أَحَدُكُمْ وَلَمْ يَقُلْ فَلَا يَفْعَلْ أَحَدُكُمْ فَإِنَّهُ لَيْسَتْ مِنْ نَفْسٍ مَخْلُوقَةٍ إِلَّا اللّٰهُ خَالِقُهَا قَالَ أَبُو دَاوُد قَزَعَةُ مَوْلَى زِيَادٍ

حضرت قزعہ نے حضرت ابوسعید سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس عزل کا ذکر کیا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی کیونکر یہ کرتا ہے اور آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا نہ کرے۔ کیونکہ کوئی بھی پیدا کیا ہوا نفس نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کا خالق ہے (یعنی ہر نفس کو پیدا کرنے والا اللہ ہے جسے وہ پیدا کرنا چاہے اسے پیدا ہونے سے کوئی شے مانع نہیں ہوسکتی) ابوداؤد نے کہا کہ قزعہ زیاد کا آزاد کردہ غلام ہے۔

1856۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ حَدَّثَهُ أَنَّ رِفَاعَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي جَارِيَةً وَأَنَا أَعْزِلُ عَنْهَا وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ وَأَنَا أُرِيدُ مَا يُرِيدُ الرِّجَالُ وَإِنَّ الْيَهُودَ تُحَدِّثُ أَنَّ الْعَزْلَ مَوْؤُدَةُ الصُّغْرَى قَالَ كَذَبَتْ يَهُودُ لَوْ أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَخْلُقَهُ مَا اسْتَطَعْتَ أَنْ تَصْرِفَهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میری ایک لونڈی ہے اور میں اس سے عزل کرتا ہوں اور اس کا حاملہ ہونا ناپسند کرتا ہوں اور اس کے ساتھ میں وہ بھی چاہتا ہوں جو مرد چاہتے ہیں (یعنی لونڈی سے جماع کی خواہش بھی رکھتا ہوں) اور یہودی یہ باتیں کرتے ہیں کہ عزل کرنا تو چھوٹی بچی کو زندہ دفن کرنے کی طرح ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہودیوں نے جھوٹ کہا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اسے پیدا کرنا چاہتا ہے تو تو اسے اس سے پھرنے کی استطاعت نہیں رکھتا (یعنی تو اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں رکاوٹ نہیں بن سکتا۔)

Marfat.com

1857- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَأَحْبَبْنَا الْفِدَاءَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَعْزِلَ ثُمَّ قُلْنَا نَعْزِلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ

حضرت ابن محیریز نے بیان کیا ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا اور میں نے وہاں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ تو میں ان کے پاس بیٹھ گیا اور میں نے ان سے عزل کے بارے پوچھا۔ تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں غزوۂ بنی مصطلق کے لیے نکلے۔ تو ہم نے عرب قیدیوں میں سے کچھ قیدی پائے اور ہم نے عورتوں کی خواہش کی۔ کیونکہ تنہائی (عورت کے بغیر مجرد زندگی) ہم پر انتہائی گراں تھی اور ہم نے ان کا فدیہ (یعنی باندیوں کی قیمت) دینا پسند کر لیا اور ہم نے چاہا کہ ہم عزل کریں۔ پھر ہم نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود ہیں اور (کیا) ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے بارے پوچھنے سے پہلے عزل کریں گے؟ چنانچہ ہم نے اس کے بارے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر کوئی حرج نہیں کہ تم عزل کرو۔ کیونکہ یوم قیامت تک پیدا ہونے والی کوئی روح نہیں مگر وہ پیدا ہو کر رہے گی۔

1858- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رضى الله عنه قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ إِنَّ لِي جَارِيَةً أَطُوفُ عَلَيْهَا وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ اعْزِلْ عَنْهَا إِنْ شِئْتَ فَإِنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا قَالَ فَلَبِثَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ الْجَارِيَةَ قَدْ حَمَلَتْ قَالَ قَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی میری ایک لونڈی ہے۔ میں اس کے ساتھ مباشرت کرتا رہتا ہوں اور میں اس کا حاملہ ہونا ناپسند کرتا ہوں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو چاہے تو اس سے عزل کر لے، کیونکہ جو اس کا مقدر ہے وہ اس کے پاس آ جائے گا (یعنی اگر اولاد اس کے مقدر میں ہے تو کوئی اسے روک نہیں سکتا) راوی کا بیان ہے کہ وہ آدمی کچھ مدت تک ٹھہرا رہا اور پھر آپ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: لونڈی تو حاملہ ہو چکی ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تجھے بتا دیا تھا کہ اس کے پاس وہ آ جائے گا جو اس کا مقدر ہے۔

بَاب مَا يُكْرَهُ مِنْ ذِكْرِ الرَّجُلِ مَا يَكُونُ مِنْ إِصَابَتِهِ أَهْلَهُ

اس کا بیان کہ آدمی کا اپنی اہلیہ کے ساتھ مباشرت کے طریقہ کا ذکر مکروہ ہے

1859- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ ح وحَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ح وحَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ كُلُّهُمْ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ طُفَاوَةَ قَالَ تَثَوَّيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ بِالْمَدِينَةِ فَلَمْ أَرَ رَجُلًا مِنْ

Marfat.com

أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَشَدَّ تَشْمِيرًا وَلَا أَقْوَمَ عَلَى ضَيْفٍ مِنْهُ فَبَيْنَمَا أَنَا عِنْدَهُ يَوْمًا وَهُوَ عَلَى سَرِيرٍ لَهُ وَمَعَهُ كِيسٌ فِيهِ حَصًى أَوْ نَوًى وَأَسْفَلَ مِنْهُ جَارِيَةٌ لَهُ سَوْدَاءُ وَهُوَ يُسَبِّحُ بِهَا حَتَّى إِذَا أَنْفَدَ مَا فِي الْكِيسِ أَلْقَاهُ إِلَيْهَا فَجَمَعَتْهُ فَأَعَادَتْهُ فِي الْكِيسِ فَدَفَعَتْهُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنِّي وَعَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ بَيْنَا أَنَا أُوعَكُ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ مَنْ أَحَسَّ الْفَتَى الدَّوْسِيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ هُوَ ذَا يُوعَكُ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلَ يَمْشِي حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيَّ فَقَالَ لِي مَعْرُوفًا فَنَهَضْتُ فَانْطَلَقَ يَمْشِي حَتَّى أَتَى مَقَامَهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ وَمَعَهُ صَفَّانِ مِنْ رِجَالٍ وَصَفٌّ مِنْ نِسَاءٍ أَوْ صَفَّانِ مِنْ نِسَاءٍ وَصَفٌّ مِنْ رِجَالٍ فَقَالَ إِنْ أَنْسَانِي الشَّيْطَانُ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِي فَلْيُسَبِّحِ الْقَوْمُ وَلْيُصَفِّقِ النِّسَاءُ قَالَ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَمْ يَنْسَ مِنْ صَلَاتِهِ شَيْئًا فَقَالَ مَجَالِسَكُمْ مَجَالِسَكُمْ زَادَ مُوسَى هَا هُنَا ثُمَّ حَمِدَ اللهَ تَعَالَى وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ ثُمَّ اتَّفَقُوا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الرِّجَالِ فَقَالَ هَلْ مِنْكُمُ الرَّجُلُ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ فَأَغْلَقَ عَلَيْهِ بَابَهُ وَأَلْقَى عَلَيْهِ سِتْرَهُ وَاسْتَتَرَ بِسِتْرِ اللهِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ ثُمَّ يَجْلِسُ بَعْدَ ذَلِكَ فَيَقُولُ فَعَلْتُ كَذَا فَعَلْتُ كَذَا قَالَ فَسَكَتُوا قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ هَلْ مِنْكُنَّ مَنْ تُحَدِّثُ فَسَكَتْنَ فَجَثَتْ فَتَاةٌ قَالَ مُؤَمَّلٌ فِي حَدِيثِهِ فَتَاةٌ كَعَابٌ عَلَى إِحْدَى رُكْبَتَيْهَا وَتَطَاوَلَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ لِيَرَاهَا وَيَسْمَعَ كَلَامَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُمْ لَيَتَحَدَّثُونَ وَإِنَّهُنَّ لَيَتَحَدَّثْنَهُ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا مَثَلُ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا مَثَلُ ذَلِكَ مَثَلُ شَيْطَانَةٍ لَقِيَتْ شَيْطَانًا فِي السِّكَّةِ فَقَضَى مِنْهَا حَاجَتَهُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ أَلَا وَإِنَّ طِيبَ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَلَمْ يَظْهَرْ لَوْنُهُ أَلَا إِنَّ طِيبَ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَلَمْ يَظْهَرْ رِيحُهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَمِنْ هَا هُنَا حَفِظْتُهُ عَنْ مُؤَمَّلٍ وَمُوسَى أَلَا لَا يُفْضِيَنَّ رَجُلٌ إِلَى رَجُلٍ وَلَا امْرَأَةٌ إِلَى امْرَأَةٍ إِلَّا إِلَى وَلَدٍ أَوْ وَالِدٍ وَذَكَرَ ثَالِثَةً فَأُنْسِيتُهَا وَهُوَ فِي حَدِيثِ مُسَدَّدٍ وَلَكِنِّي لَمْ أُتْقِنْهُ كَمَا أُحِبُّ[1]، وَقَالَ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنِ الطُّفَاوِيِّ

حضرت ابونضرہ سے روایت ہے کہ طفاوہ (قبیلے) کے ایک آدمی نے مجھے حدیث بیان کی ہے، اس نے کہا: میں مدینہ منورہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بطور مہمان ٹھہرا رہا تو میں نے حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے کسی آدمی کو آپ سے بڑھ کر عبادت وریاضت میں مجاہدہ کرنے والا نہیں پایا اور نہ ہی آپ سے زیادہ کسی کو مہمان کی خدمت کرنے والا پایا۔ پس اس اثناء میں کہ میں ایک دن آپ کے پاس تھا اور وہ اپنی چار پائی پر تشریف فرما تھے اور ان کے پاس ایک تھیلی تھی جس میں سنگریزے یا (کھجور کی) گٹھلیاں تھیں اور آپ کے قریب نیچے سیاہ رنگ کی ایک کنیز بیٹھی ہوئی تھی۔ آپ ان کے ساتھ تسبیح پڑھ رہے تھے یہاں تک کہ جب آپ تھیلی میں موجود شے ختم کر چکے تو آپ تھیلی اس کی طرف پھینکتے۔ وہ انہیں اکٹھا کرتی اور دوبارہ تھیلی میں ڈال دیتی اور پھر آپ کے حوالے کر دیتی۔ تو آپ نے فرمایا: کیا میں تجھے اپنی جانب سے اور رسول اللہ ﷺ کی جانب سے حدیث نہ بیان کروں۔ شیخ طفاوی کہتے ہیں: میں نے کہا: ہاں ضرور۔ تو آپ نے فرمایا: میں ایک دفعہ مسجد میں شدت بخار

1۔ ایک نسخہ میں کَمَا أُحِبُّ کے الفاظ نہیں ہیں۔

Marfat.com

کے سبب مضطرب حالت میں پڑا ہوا تھا کہ اچانک رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور مسجد میں داخل ہوئے اور فرمایا: کون ہے جس نے (قبیلہ) دوس کے نوجوان کو دیکھا ہے۔ آپ ﷺ نے تین بار اسی طرح فرمایا۔ تو ایک آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ وہ وہاں مسجد کے ایک کونے میں بخار کے سبب لوٹ پوٹ ہو رہا ہے۔ پھر آپ ﷺ چل کر میرے پاس تشریف لائے اور اپنا دست مبارک (بڑی شفقت اور پیار سے) مجھ پر رکھا اور میرے لیے انتہائی خوبصورت کلمات کہے۔ سو میں اٹھا اور آپ ﷺ چلنے لگے یہاں تک کہ آپ اس مقام پر تشریف لے آئے جہاں آپ نماز پڑھتے تھے۔ وہاں آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے (اس وقت) آپ ﷺ کے ساتھ آدمیوں کی دو صفیں تھیں اور عورتوں کی ایک صف تھی، یا عورتوں کی دو صفیں تھیں اور مردوں کی ایک صف تھی (یہ راوی کو شک ہے) اور آپ نے ارشاد فرمایا: اگر میری نماز میں سے کوئی شے شیطان مجھے بھلا دے تو قوم (مردوں) کو چاہیے کہ وہ تسبیح (سبحان اللہ) کہے اور عورتوں کو چاہیے کہ وہ (ایک ہاتھ کی پشت پر دوسرا ہاتھ مار کر) تالی بجائیں۔ راوی کہتے ہیں: (یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) پھر رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی اور آپ اپنی نماز میں سے کوئی شے نہ بھولے۔ پھر آپ نے فرمایا: اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہو (آپ نے یہ جملہ دوبارہ فرمایا) موسیٰ نے اس مقام پر یہ اضافہ کیا ہے کہ پھر آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی۔ پھر فرمایا: اما بعد۔ پھر آگے تمام راوی متفق ہیں۔ بعد ازاں آپ ﷺ مردوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی آدمی ہے جب وہ اپنی بیوی کے پاس آئے اور اپنے اوپر دروازہ بند کر لے اور اپنے اوپر پردہ ڈال لے اور مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کے (بتائے ہوئے) ستر کے ساتھ چھپ جائے۔ لوگوں نے عرض کی: ہاں۔ آپ نے فرمایا: پھر اس کے بعد (وہ لوگوں میں) بیٹھتا ہے اور کہتا ہے: میں نے اس طرح کیا، میں نے اس طرح کیا۔ راوی کہتا ہے: وہ سب خاموش رہے۔ پھر آپ ﷺ عورتوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ہے جو اس طرح کی باتیں کرتی ہے پس وہ بھی خاموش رہیں۔ پھر ایک دوشیزہ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھی اور اپنے آپ کو اونچا کیا تا کہ رسول اللہ ﷺ اسے دیکھ لیں اور اس کا کلام سنیں (مومل نے اپنی روایت میں فتاۃ کعاب الخ کے الفاظ بیان کیے ہیں) تو اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ بلاشبہ آدمی بھی آپس میں اس طرح کی باتیں کرتے ہیں اور عورتیں بھی ایسی گفتگو کرتی ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو اس کی مثال کیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی مثال اس شیطانہ کی مثل ہے جو گلی میں شیطان سے ملے اور وہیں اس سے اپنی حاجت پوری کر لے (یعنی اس سے جماع کرے) درآنحالیکہ لوگ اس کی طرف دیکھ رہے ہوں۔ خبردار! آگاہ رہو، بلاشبہ مردوں کی خوشبو یہ ہے کہ اس کی بو ظاہر ہو اور اس کی رنگت ظاہر نہ ہو۔ اور آگاہ رہو! عورتوں کی خوشبو یہ ہے کہ اس کی رنگت ظاہر ہو لیکن اس کی بو ظاہر نہ ہو۔ ابوداؤد نے کہا: میں نے یہ الفاظ مؤمل اور موسیٰ سے یاد کیے ہیں۔ خبردار! آگاہ رہو، کوئی آدمی دوسرے آدمی کے ساتھ ایک بستر میں اور کوئی عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک بستر پر نہ سوئے سوائے اپنے بیٹے یا باپ کے۔ انہوں نے ایک تیسری شے بھی ذکر کی مگر میں اسے بھول گیا۔ اور وہ مسدد کی حدیث میں ہے لیکن مجھے اس کے بارے میں ایسا یقین نہیں جیسا کہ میں پسند کرتا ہوں۔ اور موسیٰ نے کہا ہے: ہمیں حماد نے جریری سے انہوں نے ابونضرہ سے اور انہوں نے طفاوی سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الطَّلَاقِ (طلاق کا بیان)

أَبْوَابُ تَفْرِيعِ أَبْوَابِ الطَّلَاقِ (ابواب طلاق کی وضاحت کا بیان)

بَابُ فِيمَنْ خَبَّبَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا

(اس شخص کا بیان جو کسی عورت کو اپنے خاوند کے خلاف بھڑکائے)

1860۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا أَوْ عَبْدًا عَلَى سَيِّدِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں ہے جس نے کسی عورت کو اس کے خاوند کے خلاف یا کسی غلام کو اس کے آقا کے خلاف بھڑکایا۔

فائدہ: چونکہ اس عمل کا انجام قطع تعلقی ہے جو انتہائی مبغوض اور ناپسندیدہ عمل ہے، اس لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سد باب کے لیے اتنی شدید وعید فرمائی۔

بَابُ فِي الْمَرْأَةِ تَسْأَلُ زَوْجَهَا طَلَاقَ امْرَأَةٍ لَهُ

اس عورت کا بیان جو اپنے ہونے والے خاوند سے اس کی پہلی بیوی کی طلاق کا مطالبہ کرے

1861۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحْ فَإِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی عورت اپنی بہن (سوکن) کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ وہ اس کا حصہ بھی حاصل کر سکے۔ بلکہ اسے چاہیے کہ وہ نکاح کرلے۔ تو بلاشبہ جو اس کا مقدر ہے وہ اسے ملے گا۔

بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ الطَّلَاقِ (طلاق کے ناپسندیدہ اور مکروہ فعل ہونے کا بیان)

1862۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مُعَرِّفٌ عَنْ مُحَارِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ شَيْئًا أَبْغَضَ إِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ

Marfat.com

حضرت محارب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کوئی شے حلال نہیں فرمائی جو اس کے نزدیک طلاق سے زیادہ مبغوض اور ناپسندیدہ ہو۔

فائدہ: رشتۂ نکاح انتہائی نازک اور راحت بخش ہے، آدمی کی نسل کی بقاء اسی رشتہ سے ہے۔ دو خاندانوں کو باہم ملانے اور ان میں باہمی اخوت اور محبت والفت پائے جانے کا ذریعہ یہی رشتۂ نکاح ہے جب کہ طلاق قطع تعلقی کا سبب ہے، باہمی محبت کو ختم کرنے کا ذریعہ ہے، اس لیے عند الضرورۃ اس کی اجازت تو دی گئی ہے لیکن اس کے باوجود اسے پسند نہیں کیا گیا۔

1863۔ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُعَرِّفِ بْنِ وَاصِلٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَبْغَضُ الْحَلَالِ إِلَى اللهِ تَعَالَى الطَّلَاقُ

حضرت محارب بن دثار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلال (کاموں میں سے) سب سے مبغوض اور ناپسندیدہ عمل طلاق ہے۔

بَابٌ فِي طَلَاقِ السُّنَّةِ (طلاق سنت کا بیان)

1864۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدَ ذَلِكَ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ سُبْحَانَهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَةً لَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مقدس میں حالت حیض میں اپنی بیوی کو طلاق دی۔ تو اس کے بارے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے استفسار کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے حکم دو کہ وہ اس سے رجوع کر لے۔ پھر اسے اپنے پاس روکے رکھے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے۔ پھر اسے حیض آئے اور پھر اس (دوسرے) حیض سے پاک ہو، پھر اگر چاہے تو اس کے بعد اپنے پاس روکے رکھے اور چاہے تو اسے مس کرنے سے پہلے پہلے طلاق دے دے۔ پس یہی وہ عدت ہے جس کے بارے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اس کے لیے عورتوں کو طلاق دی جائے۔

قتیبہ بن سعید اور لیث نے نافع سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی عورت کو ایک طلاق دی درآنحالیکہ وہ حائضہ تھی۔ یہ حدیث مالک کی روایت کی مثل ہے۔

فائدہ: مذکورہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر طلاق دینا ہی ناگزیر ہو تو پھر اس کا وقت ایسا طہر ہے جس میں عورت سے مقاربت نہ کی گئی ہو۔ حالت حیض میں طلاق دینا انتہائی مکروہ اور ناپسندیدہ فعل ہے جس سے رجوع لازم ہے۔

1865۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ

Marfat.com

سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا إِذَا طَهُرَتْ أَوْ وَهِيَ حَامِلٌ

حضرت سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے اپنی زوجہ کو حالت حیض میں طلاق دی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے حکم دو کہ وہ اس سے رجوع کرلے اور پھر اسے طلاق دے جب وہ پاک ہو یا حاملہ ہو۔

1866۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَتَغَيَّظَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم ثُمَّ قَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ فَتَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ فَذَلِكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے مجھے خبر دی ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دی حالانکہ وہ حالت حیض میں تھی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ غصے اور ناراض ہوئے اور پھر ارشاد فرمایا: اسے حکم دو کہ وہ اس سے رجوع کرلے اور پھر اسے روکے رکھے، یہاں تک کہ وہ (حیض سے) پاک ہو جائے پھر اسے (دوسرا) حیض آئے اور وہ اس سے بھی پاک ہو جائے۔ پھر اگر وہ چاہے تو اسے حالت طہر میں مس کرنے سے پہلے طلاق دے دے۔ پس وہی طلاق عدت کے لیے ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم ارشاد فرمایا ہے۔

1867۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ كَمْ طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ فَقَالَ وَاحِدَةً

حضرت ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت یونس بن جبیر نے مجھے خبر دی ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: تم نے اپنی بیوی کو کتنی طلاقیں دی ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: (صرف) ایک۔

1868۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ أَتَعْرِفُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَسَأَلَهُ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا فِي قُبُلِ عِدَّتِهَا قَالَ قُلْتُ فَيُعْتَدُّ بِهَا قَالَ فَمَهْ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ

حضرت محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت یونس بن جبیر نے مجھے بیان کیا ہے، انہوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ ایک آدمی نے اپنی عورت کو طلاق دی اس حال میں کہ وہ حائضہ تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: کیا تو عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) کو پہچانتا ہے؟ میں نے جواب دیا: ہاں۔ تو پھر انہوں نے کہا: بلاشبہ عبداللہ بن عمر

Marfat.com

(رضی اللہ عنہما) نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تھی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کے بارے استفسار کیا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے حکم دو کہ وہ اس سے رجوع کر لے اور پھر اسے اس کی عدت کا وقت شروع ہونے سے پہلے پہلے طلاق دے (یعنی دوبارہ حیض آنے سے پہلے حالت طہر میں طلاق دے تا کہ اس کی عدت کامل تین حیض شمار ہو سکے) پھر میں نے پوچھا: کیا اس کی یہ طلاق شمار ہو گی؟ تو انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں۔ تیرا کیا خیال ہے اگر وہ عاجز آ جائے اور حماقت کرے (یعنی اس طلاق سے رجوع نہ کرے) تو کیا یہ طلاق شمار ہو گی یا نہیں۔ مراد یہ ہے کہ یقیناً شمار ہو گی۔)

1869۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَيْمَنَ مَوْلَى عُرْوَةَ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ وَأَبُو الزُّبَيْرِ يَسْمَعُ قَالَ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا قَالَ طَلَّقَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَرَدَّهَا عَلَيَّ وَلَمْ يَرَهَا شَيْئًا وَقَالَ إِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْ أَوْ لِيُمْسِكْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَقَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ وَأَنَسُ بْنُ سِيرِينَ وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَأَبُو الزُّبَيْرِ وَمَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ مَعْنَاهُمْ كُلُّهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ طَلَّقَ وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ[1] عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَمَّا رِوَايَةُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ طَلَّقَ وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَ وَرُوِيَ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَ رِوَايَةِ نَافِعٍ وَالزُّهْرِيِّ وَالْأَحَادِيثُ كُلُّهَا عَلَى خِلَافِ مَا قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ

حضرت ابوالزبیر نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے عروہ کے آزاد کردہ غلام حضرت عبدالرحمن بن ایمن سے سنا کہ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کر رہے تھے اور ابوالزبیر سن رہے تھے۔ انہوں نے پوچھا: آپ اس آدمی کے بارے کیا خیال کرتے ہیں جس نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی؟ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مقدس میں عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) نے اپنی زوجہ کو حالت حیض میں طلاق دی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے پوچھا۔ عرض کی: عبداللہ بن عمر نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی ہے؟ عبداللہ بن عمر نے بیان کیا: پس رسول اللہ ﷺ نے اسے مجھ پر واپس لوٹا دیا۔ اور آپ نے اسے کوئی شے شمار نہیں کیا (یعنی آپ نے اسے طلاق شمار ہی نہیں کیا۔ یہ ان لوگوں کی دلیل ہے جو یہ کہتے ہیں کہ حالت حیض میں طلاق واقع نہیں ہوتی۔ مگر جمہور محدثین نے راوی کے ان الفاظ سے اتفاق نہیں کیا۔ یا پھر معنی یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اسے مشروع قرار نہیں دیا۔ لہٰذا رجوع کا حکم ارشاد فرمایا) اور فرمایا۔ جب وہ پاک ہو جائے تو چاہے وہ اسے طلاق دے یا اسے اپنے پاس روک لے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضور

1۔ ایک نسخہ میں احمد بن عبدالرحمن ہے۔

Marfat.com

نبی کریم ﷺ نے یہ آیت پڑھی: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ (اے نبی علیہ السلام! جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دو تو تم انہیں ان کی عدت کا زمانہ شروع ہونے سے پہلے طلاق دو)

ابوداؤد نے کہا ہے: یہ حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یونس بن جبیر، انس بن سیرین، سعید بن جبیر، زید بن اسلم، ابوالزبیر اور منصور نے ابووائل کے واسطہ سے روایت کی ہے۔ ان تمام کا مفہوم یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں رجوع کرنے کا حکم ارشاد فرمایا یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے۔ پھر اگر چاہے تو طلاق دے اور اگر چاہے تو اپنے پاس روک لے۔
اسی طرح اسے محمد بن عبدالرحمن نے سالم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما کی سند سے بھی بیان کیا ہے۔ لیکن زہری نے سالم اور نافع سے اور انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے انہیں اس سے رجوع کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے پھر حیض آئے اور پھر وہ اس حیض سے پاک ہو پھر (اس کے بعد) اگر وہ چاہے تو طلاق دے اور اگر چاہے تو روک لے۔

عطاء خراسانی عن الحسن عن ابن عمر کی سند سے بھی نافع اور زہری کی روایت کی طرح مروی ہے اور تمام کی تمام احادیث اس کے خلاف ہیں جو کچھ ابوالزبیر نے کہا ہے (اسی لیے خطابی کا قول ہے کہ محدثین فرماتے ہیں کہ ابوالزبیر نے کبھی کسی روایت میں اس لفظ ولم یرھا شیئا سے زیادہ منکر کوئی لفظ ذکر نہیں کیا) (الدر المنضود ص ۸۷ ج ۴)۔

بَابُ الرَّجُلِ يُرَاجِعُ وَلَا يُشْهِدُ (اس آدمی کا بیان جو رجوع کرتا ہے اور گواہ نہیں بناتا)

1870- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ سُلَيْمَانَ حَدَّثَهُمْ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ يَقَعُ بِهَا وَلَمْ يُشْهِدْ عَلَى طَلَاقِهَا وَلَا عَلَى رَجْعَتِهَا فَقَالَ طَلَّقْتَ لِغَيْرِ سُنَّةٍ وَرَاجَعْتَ لِغَيْرِ سُنَّةٍ أَشْهِدْ عَلَى طَلَاقِهَا وَعَلَى رَجْعَتِهَا وَلَا تَعُدْ

حضرت مطرف بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین سے ایسے آدمی کے بارے پوچھا گیا جو اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہے پھر اس سے مباشرت کرتا ہے (یعنی رجوع کر لیتا ہے) اور وہ اس کی طلاق پر کسی کو گواہ نہیں بناتا اور نہ ہی اس کے رجوع پر؟ تو انہوں نے فرمایا: تو نے خلاف سنت طلاق دی ہے اور تو نے بغیر سنت کے ہی رجوع کیا ہے۔ تو اس کی طلاق پر گواہ بنا لے اور اس کی رجعت پر بھی اور پھر اس کا اعادہ نہ کر۔ (احناف کے نزدیک طلاق اور رجعت دونوں پر گواہ بنانا مستحب ہے)

بَابٌ فِي سُنَّةِ طَلَاقِ الْعَبْدِ (غلام کی طلاق سنت کا بیان)

1871- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ مُعَتِّبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا حَسَنٍ مَوْلَى بَنِي نَوْفَلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ اسْتَفْتَى ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فِي مَمْلُوكٍ كَانَتْ تَحْتَهُ مَمْلُوكَةٌ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَتَيْنِ ثُمَّ عُتِقَا بَعْدَ ذَلِكَ هَلْ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَخْطُبَهَا قَالَ نَعَمْ قَضَى بِذَلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيٌّ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ بِلَا إِخْبَارٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

Marfat.com

بَقِيَتْ لَكَ وَاحِدَةٌ قَضَى بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لِمَعْمَرٍ مَنْ أَبُو الْحَسَنِ هَذَا لَقَدْ تَحَمَّلَ صَخْرَةً عَظِيمَةً قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو الْحَسَنِ هَذَا رَوَى عَنْهُ الزُّهْرِيُّ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَ مِنَ الْفُقَهَاءِ رَوَى الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ أَحَادِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو الْحَسَنِ مَعْرُوفٌ وَلَيْسَ الْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ1

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن معتب نے انہیں بتایا ہے کہ بنی نوفل کے آزاد کردہ غلام ابوحسن نے انہیں خبر دی ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے غلام کے بارے میں فتویٰ طلب کیا، جس کے تحت لونڈی ہو اور وہ اسے دو طلاقیں دے دے پھر وہ دونوں اس کے بعد آزاد کر دیے جائیں۔ کیا اس کے لیے جائز ہے کہ وہ اس سے نکاح کر لے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی اسی طرح فیصلہ فرمایا ہے۔ محمد بن مثنیٰ، عثمان بن عمر، علی نے اپنی اسناد کے ساتھ بیان کیا ہے اور وہ اس کے ہم معنی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تیرے لیے ایک طلاق باقی ہے جس کے بارے رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے۔

ابوداود نے کہا ہے کہ میں نے احمد بن حنبل سے سنا ہے کہ عبدالرزاق نے کہا کہ ابن مبارک نے معمر سے پوچھا: یہ ابوالحسن کون ہے؟ اس نے بہت بڑا پتھر اٹھالیا ہے۔ ابوداود نے بیان کیا: اس ابوالحسن سے زہری نے روایت کیا ہے اور زہری نے کہا کہ یہ فقہاء میں سے ہے۔ زہری نے ابوالحسن سے کئی احادیث روایت کی ہیں۔ ابوداود نے مزید کہا ہے کہ ابوالحسن معروف راوی ہے اور اس کی اس حدیث پر عمل نہیں ہے۔

فائدہ: یہ حدیث ائمہ اربعہ کے مسلک کے خلاف ہے۔ البتہ ابن حزم ظاہری کا مسلک اس کے مطابق ہے کیونکہ اس میں مرد اور عورت دونوں غلام ہیں۔ لہٰذا بالاتفاق ان کے لیے نصاب طلاق صرف دو طلاقیں ہیں۔ اس لیے دو طلاقوں کے بعد بغیر حلالہ کے نکاح کی کوئی صورت نہیں ہے۔ رہی یہ حدیث تو یہ عمر بن معتب کی وجہ سے یا تو ضعیف ہے یا یہ حدیث منسوخ ہے۔ یہ اس زمانہ کی بات ہے جب طلاق ثلاثہ ایک شمار ہوتی تھی (ھکذا فی الدر المنضود ص ۹۸ ج ۴)

1872۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُظَاهِرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ طَلَاقُ الْأَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ وَقُرْؤُهَا حَيْضَتَانِ قَالَ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنِي مُظَاهِرٌ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ حَدِيثٌ مَجْهُولٌ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: لونڈی کی طلاق دو طلاقیں ہے اور اس کی عدت دو حیض ہے۔ ابوعاصم نے بیان کیا ہے کہ مظاہر نے مجھے بتایا کہ مجھے قاسم نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح بیان کیا ہے مگر یہ الفاظ ذکر کیے ہیں: وعدتها حيضتان۔ ابوداود نے کہا: یہ حدیث مجہول ہے۔

1۔ قال ابوداؤد سمعت تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

Marfat.com

بَابٌ فِي الطَّلَاقِ قَبْلَ النِّكَاحِ (نکاح سے پہلے طلاق کا بیان)

1873 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَا حَدَّثَنَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا طَلَاقَ إِلَّا فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا عِتْقَ إِلَّا فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا بَيْعَ إِلَّا فِيمَا تَمْلِكُ زَادَ ابْنُ الصَّبَّاحِ وَلَا وَفَاءَ نَذْرٍ إِلَّا فِيمَا تَمْلِكُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ زَادَ مَنْ حَلَفَ عَلَى مَعْصِيَةٍ فَلَا يَمِينَ لَهُ وَمَنْ حَلَفَ عَلَى قَطِيعَةِ رَحِمٍ فَلَا يَمِينَ لَهُ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي هَذَا الْخَبَرِ زَادَ وَلَا نَذْرَ إِلَّا فِيمَا ابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُ اللَّهِ تَعَالَى ذِكْرُهُ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: طلاق واقع نہیں ہوتی مگر اسی کو جس کا تو مالک ہوگا (یعنی اجنبیہ عورت کو طلاق دینے سے اسے طلاق واقع نہیں ہوگی کیونکہ وہاں ملکیت نکاح نہیں ہے لہٰذا وہ محل طلاق نہیں بن سکتی) اور آزادی واقع نہیں ہوتی مگر اسی میں جس کا تو مالک ہوگا، (یعنی کسی غیر کے مملوک کو آزاد کرنا درست نہیں ہوتا) اور بیع واقع نہیں ہوتی مگر اسی شے میں جس کا تو مالک ہوگا۔ ابن صباح نے یہ زائد ذکر کیا ہے: اور نذر کو پورا کرنا نہیں ہوتا مگر اسی میں جس کا تو مالک ہوتا ہے۔ محمد بن علاء، ابو اسامہ نے ولید بن کثیر سے، عبد الرحمن بن حارث نے عمرو بن شعیب سے اسی اسناد کے ساتھ اور اسی کی ہم معنی روایت بیان کی ہے۔ اور یہ زائد ذکر کیا ہے کہ جس نے معصیت (گناہ) پر قسم اٹھائی اس کی قسم نہیں ہے (یعنی اس قسم کو پورا کرنا اس کے لیے جائز نہیں۔ البتہ احناف کے نزدیک اس پر کفارۂ قسم واجب ہوگا) اور جس کسی نے قطع تعلقی کی قسم اٹھائی تو اس کی قسم بھی نہیں ہوگی۔

ابن سرح، ابن وہب نے یحییٰ بن عبداللہ بن سالم عن عبدالرحمن بن حارث المخزومی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اس خبر میں بیان فرمایا: نذر نہیں ہے مگر اسی میں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی مقصود ہو۔

فائدہ: نذر معصیت کو پورا کرنا تو کسی کے نزدیک جائز نہیں، اب یہ کہ کفارہ بھی واجب ہے یا نہیں؟ اس میں حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ نذر معصیت منعقد تو ہو جاتی ہے اس لیے کفارہ واجب ہے۔ امام احمد سے بھی یہی روایت ہے۔ لیکن شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک کفارہ واجب نہیں ہوتا، کیونکہ قسم منعقد ہی نہیں ہوتی۔ کذا فی المغنی (الدر المنضود ص ۱۹ ج ۴)

بَابٌ فِي الطَّلَاقِ عَلَى غَلَقٍ (حالت غضب میں طلاق دینے کا بیان)

1874 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ أَنَّ يَعْقُوبَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ الْحِمْصِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ الَّذِي كَانَ يَسْكُنُ إِيلِيَا قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ

Marfat.com

الْكِنْدِيِّ حَتّٰى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَبَعَثَنِي إِلٰى صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ وَكَانَتْ قَدْ حَفِظَتْ مِنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا طَلَاقَ وَلَا عَتَاقَ فِي غِلَاقٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الْغِلَاقُ أَظُنُّهُ فِي الْغَضَبِ

حضرت محمد بن عبید بن ابی صالح جو کہ ایلیا میں رہتے تھے، انہوں نے بیان کیا: میں عدی بن عدی الکندی کے ساتھ نکلا یہاں تک کہ ہم مکہ مکرمہ میں آ گئے۔ تو انہوں نے مجھے صفیہ بنت شیبہ کے پاس بھیجا اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سماع کیا تھا۔ انہوں نے بیان کیا: میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ فرماتے ہیں: انتہائی شدت کی حالت میں طلاق اور عتاق واقع نہیں ہوتے۔

ابوداؤد نے کہا ہے: میرا خیال ہے کہ غلاق سے مراد غضب ہے (یعنی ایسا غصہ جو جنون کی حد تک پہنچا دے اور زبان سے نکلنے والے الفاظ کا ادراک عقل و شعور نہ کر رہے ہوں تو پھر طلاق وعتاق کا حکم نافذ نہ ہوگا۔ البتہ بعض نے غلاق سے مراد اکراہ لیا ہے۔ اگر یہ معنی مراد لیا جائے تو احناف کے نزدیک بالاکراہ دی جانے والی طلاق واقع ہو جاتی ہے)

بَابٌ فِي الطَّلَاقِ عَلَى الْهَزْلِ (مزاحاً طلاق دینے کا بیان)

• 1875 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ مَاهَكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین امور ہیں انہیں بالارادہ کرنا بھی صحیح ہوتا ہے اور مزاحاً کرنا بھی درست ہوتا ہے۔ (وہ یہ ہیں) نکاح، طلاق اور رجعت (یعنی نکاح کرنا، طلاق دینا اور طلاق سے رجوع کرنا یہ ایسے امور ہیں کہ جس طرح بھی کیے جائیں یہ واقع ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اگر کسی نے حالت تمسخر میں بھی بیوی کو طلاق دے دی تو وہ واقع ہو جائے گی، چاہے طلاق کی نیت ہو یا نہ ہو بشرطیکہ لفظ صریح ہو۔)

بَابُ نَسْخِ الْمُرَاجَعَةِ بَعْدَ التَّطْلِيقَاتِ الثَّلَاثِ

تین طلاقوں کے بعد رجوع کے منسوخ ہونے کا بیان

1876 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ الْآيَةَ وَذٰلِكَ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا وَإِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَنُسِخَ ذٰلِكَ وَقَالَ الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ

حضرت عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی: وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ الآیہ "طلاق والی عورتیں اپنے آپ کو تین قروء (حیض) تک روکے رکھیں اور ان کے لیے حلال نہیں کہ

Marfat.com

وہ اسے چھپائیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے رحموں میں پیدا کیا ہے"۔ الآیہ۔ (فرمایا) یہ اس لیے ہے کہ جب آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے تو وہی اس کی طرف رجوع کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہے اور اگر وہ اسے تین طلاقیں دے دے تو اسے منسوخ کر دیا گیا ہے اور پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ (یعنی اس آیت کے ساتھ تین طلاقوں کے بعد رجوع کرنے کا حکم منسوخ ہو چکا ہے، لہٰذا اگر ایسی صورت حال پیش آجائے تو بغیر حلالہ کے پہلی بیوی کے ساتھ نکاح ممکن نہیں ہوتا)۔

1877۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي بَعْضُ بَنِي أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَلَّقَ عَبْدُ يَزِيدَ أَبُو رُكَانَةَ وَإِخْوَتِهِ أُمَّ رُكَانَةَ وَنَكَحَ امْرَأَةً مِنْ مُزَيْنَةَ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ مَا يُغْنِي عَنِّي إِلَّا كَمَا تُغْنِي هَذِهِ الشَّعْرَةُ لِشَعْرَةٍ أَخَذَتْهَا مِنْ رَأْسِهَا فَفَرِّقْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَأَخَذَتِ النَّبِيَّ ﷺ حَمِيَّةٌ فَدَعَا بِرُكَانَةَ وَإِخْوَتِهِ ثُمَّ قَالَ لِجُلَسَائِهِ أَتَرَوْنَ فُلَانًا يُشْبِهُ مِنْهُ كَذَا وَكَذَا مِنْ عَبْدِ يَزِيدَ وَفُلَانًا يُشْبِهُ مِنْهُ كَذَا وَكَذَا قَالُوا نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَبْدِ يَزِيدَ طَلِّقْهَا فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ رَاجِعِ امْرَأَتَكَ أُمَّ رُكَانَةَ وَإِخْوَتِهِ قَالَ إِنِّي طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قَدْ عَلِمْتُ رَاجِعْهَا وَتَلَا يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رُكَانَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ فَرَدَّهَا إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ أَصَحُّ لِأَنَّ وَلَدَ الرَّجُلِ وَأَهْلَهُ أَعْلَمُ بِهِ إِنَّ رُكَانَةَ إِنَّمَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ فَجَعَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ وَاحِدَةً

حضرت عکرمہ جو کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام ہیں، انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رکانہ اور اس کے بھائیوں کے باپ عبد یزید نے ام رکانہ (یعنی اپنی زوجہ) کو طلاق دی اور مزینہ قبیلے کی ایک عورت سے نکاح کر لیا۔ پھر وہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کی: وہ میری حاجت پوری نہیں کر سکتا (یعنی وہ عنین ہے) مگر صرف اتنا کہ جتنا یہ بال بالوں کے لیے نفع بخش ہو سکتا ہے اور اس نے اپنے سر سے ایک بال اکھیڑ لیا (یعنی بال برابر ہی وہ میرے لیے مفید ہو سکتا ہے۔) پس آپ میرے اور اس کے درمیان تفریق فرما دیجیے۔ (یہ سن کر) حضور نبی کریم ﷺ میں غیرت وحمیت کے جذبات ابھر آئے (آپ حالت غضب میں ہوئے) اور رکانہ اور اس کے بھائیوں کو بلا بھیجا۔ پھر حاضرین مجلس سے فرمایا: کیا تم دیکھ رہے ہو کہ فلاں بیٹا اس طرح عبد یزید سے مشابہت رکھتا ہے اور فلاں اس طرح اس سے مشابہت رکھتا ہے؟ تمام نے کہا: جی ہاں۔ تو پھر حضور نبی کریم ﷺ نے عبد یزید کو فرمایا: تو اسے طلاق دے دے (کیونکہ یہ قول میں جھوٹی ہے۔) پس اس نے ایسا کر دیا۔ پھر آپ نے فرمایا: تو اپنی پہلی عورت یعنی رکانہ اور اس کے بھائیوں کی ماں سے رجوع کر لے۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں نے اسے تین طلاقیں دی ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں جانتا ہوں، تو اس سے رجوع کر لے اور آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ۔ ابو داؤد نے کہا: نافع بن عجیر اور عبد اللہ بن علی بن یزید بن رکانہ نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے حدیث بیان کی ہے کہ رکانہ نے اپنی بیوی کو طلاق البتہ دی تھی۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے اس عورت کو اس

Marfat.com

کی طرف لوٹا دیا۔ یہی زیادہ صحیح ہے۔ کیونکہ آدمی کی اولاد اور اس کے اہل خانہ اس کے بارے بہتر جانتے ہیں۔ بلاشبہ رکانہ نے اپنی بیوی کو طلاق البتہ دی تو حضور نبی کریم علیہ السلام نے اسے ایک طلاق قرار دیا (اور رجوع کا حکم ارشاد فرمایا۔ معلوم ہوا یہ تین طلاقوں کا مسئلہ نہیں کہ اس روایت سے تین طلاقوں کو ایک طلاق شمار کرنے کا استدلال ہو سکے۔)

1878۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَالَ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ رَادُّهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَنْطَلِقُ أَحَدُكُمْ فَيَرْكَبُ الْحُمُوقَةَ ثُمَّ يَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَإِنَّ اللهَ قَالَ وَمَنْ يَتَّقِ اللهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَإِنَّكَ لَمْ تَتَّقِ اللهَ فَلَمْ أَجِدْ[1] لَكَ مَخْرَجًا عَصَيْتَ رَبَّكَ وَبَانَتْ مِنْكَ امْرَأَتُكَ وَإِنَّ اللهَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ حُمَيْدٌ الْأَعْرَجُ وَغَيْرُهُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَيُّوبُ وَابْنُ جُرَيْجٍ جَمِيعًا عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَوَاهُ الْأَعْمَشُ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كُلُّهُمْ قَالُوا فِي الطَّلَاقِ الثَّلَاثِ أَنَّهُ أَجَازَهَا قَالَ وَبَانَتْ مِنْكَ نَحْوَ حَدِيثِ إِسْمَعِيلَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا قَالَ أَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا بِفَمٍ وَاحِدٍ فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَرَوَاهُ إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ هَذَا قَوْلُهُ لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ وَجَعَلَهُ قَوْلَ عِكْرِمَةَ

حضرت عبداللہ بن کثیر نے حضرت مجاہد سے یہ قول بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھا۔ تو ایک آدمی آپ کے پاس آیا اور کہا: اس نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دی ہیں۔ راوی کہتا ہے کہ آپ خاموش ہو گئے حتیٰ کہ مجھے یہ گمان ہوا کہ آپ اسے اس کی طرف لوٹا دیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا: تم میں سے ایک آدمی چلتا ہے اور حماقت پر سوار ہو جاتا ہے۔ پھر کہتا ہے: اے ابن عباس! اے ابن عباس! (یعنی حماقت کے بعد اس سے نکلنے کی تدبیر ہم سے پوچھتا ہے) اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: (ترجمہ) ''جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہ اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے''۔ اور بلاشبہ تو تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرا۔ پس میں تیرے لیے نکلنے کی کوئی راہ نہیں پاتا۔ تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی ہے، لہٰذا تیری عورت تجھ سے جدا ہو گئی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ (اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دو تو تم انہیں ان کے زمانہ عدت سے پہلے طلاق دو۔)

حضرت ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث حمید الاعرج وغیرہ نے مجاہد کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے اور اسے شعبہ نے عمرو بن مرہ عن سعید بن جبیر عن ابن عباس کی سند سے اور ایوب اور ابن جریج دونوں نے عکرمہ بن خالد عن سعید بن جبیر عن ابن عباس کی سند سے اور ابن جریج نے عبدالحمید بن رافع عن عطاء عن ابن عبس کی سند سے بیان کیا

1۔ ایک نسخہ میں فَلَا أَجِدُ کے الفاظ ہیں۔

Marfat.com

ہے۔ اور اعمش نے مالک بن حارث عن ابن عباس کی سند سے، ابن جریج نے عمرو بن دینار عن ابن عباس کی سند سے اسے روایت کیا ہے۔ ان تمام نے تین طلاقوں کے بارے میں کہا ہے کہ آپ نے انہیں جائز قرار دیا ہے۔ اور فرمایا: تیری بیوی تجھ سے جدا ہو چکی ہے۔ اسی طرح اسماعیل عن ایوب عن عبداللہ بن کثیر کی حدیث بھی ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: حماد بن زید نے ایوب عن عکرمہ عن ابن عباس کی سند سے روایت کیا ہے کہ جب کسی نے ایک منہ (یعنی ایک دفعہ) سے کہا: ''تجھے تین طلاقیں'' تو یہ ایک طلاق واقع ہوگی اور اسماعیل بن ابراہیم نے ایوب عن عکرمہ سے یہ قول بیان کیا ہے اور ابن عباس کا ذکر نہیں کیا اور اسے عکرمہ کا قول قرار دیا ہے۔

1879۔ وَصَارَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيمَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَهَذَا حَدِيثُ أَحْمَدَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِيَاسٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ سُئِلُوا عَنْ الْبِكْرِ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا ثَلَاثًا فَكُلُّهُمْ قَالُوا لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ أَنَّهُ شَهِدَ هَذِهِ الْقِصَّةَ حِينَ جَاءَ مُحَمَّدُ بْنُ إِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ وَعَاصِمِ بْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُمَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَا اذْهَبْ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ فَإِنِّي تَرَكْتُهُمَا عِنْدَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا ثُمَّ سَاقَ هَذَا الْخَبَرَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ هُوَ أَنَّ الطَّلَاقَ الثَّلَاثَ تَبِينُ مِنْ زَوْجِهَا مَدْخُولًا بِهَا وَغَيْرَ مَدْخُولٍ بِهَا لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ هَذَا مِثْلُ خَبَرِ الصَّرْفِ قَالَ فِيهِ ثُمَّ إِنَّهُ رَجَعَ عَنْهُ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ[1]

حضرت محمد بن ایاس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس، حضرت ابوہریرہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم سے باکرہ عورت کے بارے سوال کیا گیا جسے اس کا خاوند تین طلاقیں دیتا ہے۔ تو ان تمام نے کہا: وہ اس کے لیے حلال نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ دوسرے خاوند سے نکاح کرلے۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ مالک نے یحییٰ بن سعید عن بکیر بن الاشج عن معاویہ بن ابی عیاش کی سند سے بیان کیا ہے کہ وہ اس واقعہ کے وقت حاضر تھے جب کہ محمد بن ایاس بن بکیر، ابن زبیر اور عاصم بن عمر کے پاس آیا اور اس بارے میں ان دونوں سے پوچھا۔ تو ان دونوں نے اسے کہا: حضرت ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کے پاس جاؤ۔ میں ان دونوں کو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس چھوڑ آیا ہوں۔ پھر مذکورہ حدیث بیان کی۔

ابوداؤد نے کہا ہے: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول یہ ہے کہ تین طلاقوں کے سبب عورت اپنے خاوند سے جدا ہو جاتی ہے، چاہے وہ مدخول بہا ہو یا غیر مدخول بہا۔ وہ اس کے لیے حلال نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ اس کے سوا دوسرے خاوند سے نکاح کرلے۔ یہ صرف کی خبر کے مثل ہے۔ انہوں نے اس میں کہا ہے: پھر آپ نے اس سے رجوع کرلیا۔ یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے۔

1۔ قال ابوداؤد وقول عباس تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

Marfat.com

1880 ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ أَبُو الصَّهْبَاءِ كَانَ كَثِيرَ السُّؤَالِ لِابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا جَعَلُوهَا وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَأَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَلَى كَانَ الرَّجُلُ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا جَعَلُوهَا وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَأَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ فَلَمَّا رَأَى النَّاسَ قَدْ تَتَابَعُوا فِيهَا قَالَ أَجِيزُوهُنَّ عَلَيْهِمْ

حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ ایک آدمی جسے ابو الصہباء کہا جاتا تھا، وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بہت زیادہ سوال کرتا تھا۔ ایک دفعہ اس نے کہا: کیا آپ جانتے نہیں ہیں کہ کوئی آدمی جب اپنی بیوی کو دخول سے قبل تین طلاقیں دے دیتا تو وہ اسے ایک شمار کرتے تھے رسول اللہ علیہ السلام، حضرت ابو بکر صدیق کے زمانہ میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ابتدائی دور میں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیوں نہیں۔ کوئی آدمی جب اپنی بیوی کو قبل از دخول تین طلاقیں دیتا تو وہ اسے ایک شمار کرتے تھے رسول اللہ علیہ السلام اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور میں۔ لیکن جب آپ نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ لگا تار کثرت سے طلاقیں دینے لگے ہیں تو حضرت عمر نے فرمایا: تم ان کے خلاف تینوں طلاقیں عورتوں پر نافذ کر دو۔

1881 ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَتَعْلَمُ أَنَّمَا كَانَتِ الثَّلَاثُ تُجْعَلُ وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَأَبِي بَكْرٍ وَثَلَاثًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ

حضرت ابن طاؤس نے اپنے باپ سے خبر دی ہے کہ ابو الصہباء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ السلام اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں تین طلاقوں کو ایک شمار کیا جاتا تھا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں (تین کو) تین شمار کیا جانے لگا ہے۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہاں۔

فائدہ: ابو الصہباء کی روایت سند و متن کے اعتبار سے محل نظر ہے اور اس معنی میں قابل حجت نہیں کہ تین طلاقوں کو ایک شمار کیا جائے۔ تفصیل کے لیے شروح کی طرف رجوع کیا جائے۔ یہاں صرف اتنا کافی ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے بارے قطعاً یہ گمان نہیں کیا جا سکتا کہ انہوں نے ایسا حکم نافذ کیا جو رسول اللہ علیہ السلام کے حکم صریح کے خلاف تھا اور نہ ہی صحابہ کرام سے ایسے حکم کی تائید کرنے کا سوچا جا سکتا ہے۔ کیونکہ باطل پر اجماع ممکن نہیں۔ تو جب صورت حال اس طرح ہے تو یقیناً حق یہی ہے کہ جب کوئی اپنی عورت کو تین طلاقیں دے، چاہے اکٹھی یا متفرق الفاظ سے، وہ تینوں واقع ہو جائیں گی۔
(بذل المجہود ص ۱۰۳ ص ۱۰)

Marfat.com

بَاب فِيمَا عُنِيَ بِهِ الطَّلَاقُ وَالنِّيَّاتُ

وہ الفاظ جن سے طلاق مراد لی جاتی ہے اور نیتوں کا بیان

1882۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ

حضرت علقمہ بن وقاص لیثی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے۔ ہر آدمی کے لیے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی (یعنی جس نیت اور ارادہ سے اس کا عمل ہوگا ویسا ہی اس کا انجام ہوگا)۔ پس جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم ﷺ کی رضا اور خوشنودی کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کی طرف ہی ہے (وہ اس کا اجر وثواب پالے گا) اور جس کی ہجرت دنیا کے لیے ہے کہ وہ اسے پالے گا یا کسی عورت کے لیے ہے کہ وہ اس سے شادی کرلے گا تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی (یعنی رب کریم کی بارگاہ میں اس کے لیے اجر وثواب نہیں)۔

1883۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَسَاقَ قِصَّتَهُ فِي تَبُوكَ قَالَ حَتَّى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُونَ مِنْ الْخَمْسِينَ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَأْتِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ قَالَ فَقُلْتُ أُطَلِّقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بَلْ اعْتَزِلْهَا فَلَا تَقْرَبَنَّهَا فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِي بِأَهْلِكِ فَكُونِي عِنْدَهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ

حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے مجھے خبر دی ہے کہ حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہما حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے بیٹوں میں سے ان کے قائد تھے جب کہ آپ نابینا تھے۔ انہوں نے بیان کیا: میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا ہے، انہوں نے غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ جانے کے بارے میں اپنا قصہ بیان کیا۔ اس دوران فرمایا: یہاں تک کہ جب پچاس میں سے چالیس دن گزر گئے کہ اچانک رسول اللہ ﷺ کا قاصد آتا ہے اور اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ آپ کو حکم ارشاد فرما رہے ہیں کہ تم اپنی بیوی سے علیحدہ ہو جاؤ۔ تو میں نے کہا: کیا میں اسے طلاق دے دوں یا میں اس کے ساتھ کیا کروں؟ اس نے جواب دیا: نہیں، بلکہ اس سے علیحدگی اختیار کیجئے اور اس کے قریب نہ جایئے۔ تو میں نے اپنی بیوی کو کہا: تو اپنے گھر والوں کے پاس چلی جا اور انہیں کے پاس رہ، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس معاملہ کے بارے میں کوئی فیصلہ فرما دے۔

فائدہ: اس روایت میں الحقی باھلک الفاظ کنایہ میں سے ہے جن سے طلاق کی نیت کی جاسکتی ہے۔ لیکن یہاں

Marfat.com

طلاق کی نیت نہ ہونے کی وجہ سے طلاق واقع نہیں ہوئی۔ معلوم ہوا الفاظ کنایہ کے ساتھ طلاق واقع ہونے کے لیے نیت طلاق کا ہونا ضروری ہے۔

بَابٌ فِي الْخِيَارِ (خیار کا بیان)

1884۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَعُدَّ ذَلِكَ شَيْئًا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اختیار عطا فرمایا (کہ چاہیں تو آپ کے ساتھ رہیں یا آپ سے علیحدگی اختیار کر لیں) تو ہم نے آپ ﷺ کو ہی اختیار کر لیا۔ تو آپ ﷺ نے اسے کچھ بھی شمار نہ کیا (یعنی اسے طلاق وغیرہ شمار نہ کیا۔ معلوم ہوا کہ جب مرد عورت کو طلاق وغیرہ کا اختیار دے اور وہ عورت مرد کو ہی اختیار کر لے تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔)

بَابٌ فِي أَمْرُكِ بِيَدِكِ (أَمْرُكِ بِيَدِكِ کا بیان)

1885۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَيُّوبَ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا قَالَ بِقَوْلِ الْحَسَنِ فِي أَمْرُكِ بِيَدِكِ قَالَ لَا إِلَّا شَيْئًا حَدَّثَنَاهُ قَتَادَةُ عَنْ كَثِيرٍ مَوْلَى ابْنِ سَمُرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِنَحْوِهِ قَالَ أَيُّوبُ فَقَدِمَ عَلَيْنَا كَثِيرٌ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مَا حَدَّثْتُ بِهَذَا قَطُّ فَذَكَرْتُهُ لِقَتَادَةَ فَقَالَ بَلَى وَلَكِنَّهُ نَسِيَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ فِي أَمْرُكِ بِيَدِكِ قَالَ ثَلَاثٌ

حضرت حماد بن زید نے بیان کیا ہے کہ میں نے ایوب کو کہا: کیا تم کسی کو جانتے ہو جس نے أَمْرُكِ بِيَدِكِ (تیرا معاملہ تیرے ہاتھ) کے بارے میں حسن سے کوئی قول نقل کیا ہو؟ اس نے کہا: نہیں۔ مگر اتنی شے کہ قتادہ نے کثیر مولیٰ ابن سمرہ سے، انہوں نے ابوسلمہ سے، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح بیان کیا ہے۔ ایوب نے بیان کیا ہے: پھر کثیر ہمارے پاس آئے تو میں نے ان سے پوچھا۔ انہوں نے جواب دیا: میں نے اس کے بارے میں بھی کچھ بیان نہیں کیا۔ پھر میں نے اس کا ذکر حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے کیا۔ تو انہوں نے کہا: کیوں نہیں، البتہ وہ بھول گئے ہیں۔

مسلم بن ابراہیم اور ہشام نے حضرت قتادہ سے اور انہوں نے حضرت حسن سے امرک بیدک کے بارے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: تین طلاقیں (اس سے واقع ہوتی ہیں)۔

بَابٌ فِي الْبَتَّةِ (طلاق البتہ کا بیان)

1886۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ الْكَلْبِيُّ أَبُو ثَوْرٍ[1] فِي آخَرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ

1۔ ایک نسخہ میں ابو ثور ہے۔

Marfat.com

الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ[1] بْنِ عَلِيِّ بْنِ السَّائِبِ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ رضی الله عنه أَنَّ رُكَانَةَ بْنَ عَبْدِ يَزِيدَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ سُهَيْمَةَ الْبَتَّةَ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صلی الله علیه وسلم بِذَلِكَ وَقَالَ وَاللهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وسلم وَاللهِ مَا أَرَدْتَ إِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رُكَانَةُ وَاللهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً فَرَدَّهَا إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وسلم فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِي زَمَانِ عُمَرَ وَالثَّالِثَةَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ قَالَ أَبُو دَاوُد أَوَّلُهُ لَفْظُ إِبْرَاهِيمَ وَآخِرُهُ لَفْظُ ابْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ النَّسَائِيُّ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِدْرِيسَ حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرٍ عَنْ رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وسلم بِهَذَا الْحَدِيثِ

حضرت نافع بن عجیر بن عبد یزید بن رکانہ سے روایت ہے کہ رکانہ بن عبد یزید نے اپنی بیوی سہیمہ کو طلاق البتہ دی اور اس کے بارے حضور نبی کریم علیہ السلام کو خبر دی اور عرض کی: قسم بخدا! میں نے صرف ایک طلاق کا ارادہ کیا تھا۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: قسم بخدا! تو نے صرف ایک طلاق کا ارادہ کیا۔ پھر رکانہ نے کہا: قسم بخدا! میں نے صرف ایک طلاق کا ارادہ کیا۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے اس عورت کو اس کی طرف واپس لوٹا دیا۔ پھر اس نے اسے دوسری طلاق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ (خلافت) اور تیسری طلاق حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانہ (خلافت) میں دی۔ ابوداود نے کہا ہے: اس کا پہلا حصہ ابراہیم کے الفاظ ہیں اور اس کا آخری حصہ ابن سرح کے الفاظ ہیں۔ محمد بن یونس نسائی نے ہمیں بیان کیا ہے کہ عبد اللہ بن زبیر نے انہیں محمد بن ادریس سے بیان کیا کہ مجھے میرے چچا محمد بن علی نے ابن سائب عن نافع بن عجیر عن رکانہ بن عبد یزید عن النبی علیہ السلام سے یہ حدیث مجھے بیان کی ہے۔

1887۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صلی الله علیه وسلم فَقَالَ مَا أَرَدْتَ قَالَ وَاحِدَةً قَالَ آللهِ قَالَ آللهِ قَالَ هُوَ عَلَى مَا أَرَدْتَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّ رُكَانَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا لِأَنَّهُمْ أَهْلُ بَيْتِهِ وَهُمْ أَعْلَمُ بِهِ وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ رَوَاهُ عَنْ بَعْضِ بَنِي أَبِي رَافِعٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت عبد اللہ بن علی بن یزید بن رکانہ نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق البتہ دی۔ پھر وہ رسول اللہ علیہ السلام کے پاس آئے۔ تو آپ علیہ السلام نے پوچھا: تو نے کیا ارادہ کیا تھا؟ جواباً عرض کیا: ایک طلاق کا۔ آپ نے فرمایا: قسم بخدا! عرض کی: قسم بخدا! تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہی پڑی ہے جس کا تو نے ارادہ کیا ہے (یعنی صرف ایک طلاق پڑی ہے) ابوداود نے کہا ہے: یہ ابن جریج کی اس حدیث سے زیادہ صحیح ہے کہ رکانہ نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں۔ کیونکہ یہ ان کے گھر کے افراد ہیں اور وہ اس کے بارے زیادہ جانتے ہیں اور ابن جریج کی حدیث کو بعض بنی ابی رافع نے عکرمہ سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

1۔ ایک نسخہ میں عُبید اللہ ہے۔

Marfat.com

بَابٌ فِي الْوَسْوَسَةِ بِالطَّلَاقِ (طلاق کے بارے دل میں خیال آنے کا بیان)

1888۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا لَمْ تَتَكَلَّمْ بِهِ أَوْ تَعْمَلْ بِهِ وَبِمَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے ایسے امور سے درگزر فرمایا ہے جس کے بارے کلام نہ کیا یا جن کے مطابق عمل نہ کیا اور ایسے امور سے جن کے بارے اس کے دل میں خیال پیدا ہوا (یعنی جب تک کوئی کسی کے بارے گفتگو نہیں کرتا یا اسے عملی جامہ نہیں پہناتا یا فقط اس کے دل میں تصورات سے کھٹکتے ہیں تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں ہوگا۔ نتیجۃً فقط خیال سے طلاق بھی واقع نہیں ہوگی۔)

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ يَا أُخْتِي (اس کا بیان جو اپنی بیوی کو اے بہن کہہ کر پکارتا ہے)

1889۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ وَخَالِدٌ الطَّحَّانُ الْمَعْنَى كُلُّهُمْ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِامْرَأَتِهِ يَا أُخَيَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أُخْتُكَ هِيَ فَكَرِهَ ذَلِكَ وَنَهَى عَنْهُ

حضرت ابو تمیمہ ہجیمی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو کہا: اے بہن! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (کیا) وہ تیری بہن ہے؟ آپ ﷺ نے اسے سخت ناپسند کیا (اس پر ناراضگی کا اظہار فرمایا) اور اس سے منع فرمایا۔

1890۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ يَعْنِي ابْنَ حَرْبٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ يَا أُخَيَّةُ فَنَهَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت ابو تمیمہ نے اپنی قوم کے ایک آدمی سے روایت بیان کی ہے کہ اس نے حضور نبی مکرم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو سنا، وہ اپنی بیوی کو کہہ رہا ہے: اے بہن! تو آپ ﷺ نے اسے منع فرما دیا۔

ابو داؤد نے کہا ہے: اسے عبدالعزیز بن مختار نے خالد عن ابی عثمان عن ابی تمیمہ عن النبی ﷺ کی سند سے روایت کیا ہے اور اسے شعبہ نے خالد عن رجل عن ابی تمیمہ عن النبی ﷺ کی سند سے بیان کیا ہے۔

1891۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَام لَمْ يَكْذِبْ قَطُّ إِلَّا ثَلَاثًا ثِنْتَانِ فِي ذَاتِ اللهِ تَعَالَى قَوْلُهُ إِنِّي سَقِيمٌ وَقَوْلُهُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا وَبَيْنَمَا هُوَ يَسِيرُ فِي أَرْضِ جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ إِذْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَأُتِيَ الْجَبَّارُ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ نَزَلَ هَاهُنَا رَجُلٌ مَعَهُ امْرَأَةٌ هِيَ أَحْسَنُ النَّاسِ قَالَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهَا فَقَالَ إِنَّهَا أُخْتِي فَلَمَّا رَجَعَ إِلَيْهَا قَالَ إِنَّ هَذَا سَأَلَنِي عَنْكِ فَأَنْبَأْتُهُ أَنَّكِ

Marfat.com

أُخْتِي وَإِنَّهُ لَيْسَ الْيَوْمَ مُسْلِمٌ غَيْرِي وَغَيْرُكِ وَإِنَّكِ أُخْتِي فِي كِتَابِ اللهِ فَلَا تُكَذِّبِينِي عِنْدَهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْخَبَرَ شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سوائے تین کے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ ان میں سے دو خالص اللہ تعالیٰ کے لیے تھے۔ ایک ان کا یہ قول ہے: إِنِّي سَقِيمٌ، میں بیمار ہوں۔ (آپ کی قوم آپ کو اپنے مذہبی تہوار میں لے جانا چاہتی تھی تو آپ نے نہ جانے کا عذر کرتے ہوئے فرمایا: میری طبیعت ناساز ہے۔) اور دوسرا یہ قول ہے بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا کہ یہ تو ان کے بڑے کا عمل ہے (قوم کے میلے پر چلے جانے کے بعد آپ بت خانہ تشریف لے گئے اور کلہاڑے سے ان کے بتوں کو توڑ ڈالا اور کلہاڑا بڑے کے کندھے پر رکھ دیا۔ جب قوم نے واپس آ کر آپ سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: یہ اس بڑے کا عمل ہے جس کے کندھے پر کلہاڑا ہے۔) اور تیسرا یہ کہ آپ ظالم اور جابر حکمرانوں میں سے ایک ظالم حکمران کے علاقے میں چل رہے تھے۔ آپ ایک جگہ اترے تو اس جابر حاکم کو خبر دی گئی اور اسے کہا گیا: وہاں ایک آدمی اترا ہے۔ اس کے ساتھ ایک عورت ہے جو تمام لوگوں سے بڑھ کر حسین وجمیل ہے۔ چنانچہ اس نے آپ کو اپنے پاس بلا بھیجا اور اس عورت کے بارے پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا: وہ میری بہن ہے۔ پس جب آپ اس کی طرف لوٹ کر گئے تو فرمایا: اس (حاکم) نے مجھ سے تیرے بارے میں پوچھا ہے تو میں نے اسے خبر دی ہے کہ تو میری بہن ہے۔ بلاشبہ اس وقت میرے اور تیرے سوا کوئی مسلمان نہیں اور کتاب اللہ کے حکم کے مطابق تو میری دینی بہن ہے۔ لہٰذا تو اس کے پاس میری تکذیب نہ کرنا۔ (اس وقت حضرت سارہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ تھیں اور وہ بادشاہ شوہر والی عورت سے ہی تعرض کرتا تھا، اس لیے اس کے شر سے بچنے کے لیے آپ نے فرمایا: یہ میری بہن ہے) آگے حدیث بیان کی۔ ابوداود نے کہا: یہ خبر اس سند سے بھی مروی ہے: شعیب بن ابی حمزۃ عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ عن النبی ﷺ۔

بَابٌ فِي الظِّهَارِ (ظہار کا بیان)

1892 ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ ابْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ الْبَيَاضِيُّ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنْتُ امْرَأً أُصِيبُ مِنَ النِّسَاءِ مَا لَا يُصِيبُ غَيْرِي فَلَمَّا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ خِفْتُ أَنْ أُصِيبَ مِنِ امْرَأَتِي شَيْئًا يُتَابَعُ بِي حَتَّى أُصْبِحَ فَظَاهَرْتُ مِنْهَا حَتَّى يَنْسَلِخَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَبَيْنَا هِيَ تَخْدُمُنِي ذَاتَ لَيْلَةٍ إِذْ تَكَشَّفَ لِي مِنْهَا شَيْءٌ فَلَمْ أَلْبَثْ أَنْ نَزَوْتُ عَلَيْهَا فَلَمَّا أَصْبَحْتُ خَرَجْتُ إِلَى قَوْمِي فَأَخْبَرْتُهُمُ الْخَبَرَ وَقُلْتُ امْشُوا مَعِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالُوا لَا وَاللهِ فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَنْتَ بِذَاكَ يَا سَلَمَةُ قُلْتُ أَنَا بِذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ مَرَّتَيْنِ وَأَنَا صَابِرٌ لِأَمْرِ اللهِ فَاحْكُمْ فِيَّ مَا أَرَاكَ اللهُ قَالَ حَرِّرْ رَقَبَةً قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَمْلِكُ رَقَبَةً غَيْرَهَا وَضَرَبْتُ صَفْحَةَ رَقَبَتِي قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ وَهَلْ

Marfat.com

أَصَبْتُ الَّذِي أَصَبْتُ إِلَّا مِنَ الصِّيَامِ قَالَ فَأَطْعِمْ وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ بَيْنَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ بِتْنَا وَحْشَيْنِ مَا لَنَا طَعَامٌ قَالَ فَانْطَلِقْ إِلَى صَاحِبِ صَدَقَةِ بَنِي زُرَيْقٍ فَلْيَدْفَعْهَا إِلَيْكَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ وَكُلْ أَنْتَ وَعِيَالُكَ بَقِيَّتَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى قَوْمِي فَقُلْتُ وَجَدْتُ عِنْدَكُمُ الضِّيقَ وَسُوءَ الرَّأْيِ وَوَجَدْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ السَّعَةَ وَحُسْنَ الرَّأْيِ وَقَدْ أَمَرَنِي أَوْ أَمَرَ لِي بِصَدَقَتِكُمْ زَادَ ابْنُ الْعَلَاءِ قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ بَيَاضَةُ بَطْنٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ

حضرت ابن العلاء بیاضی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ ہے کہ میں عورتوں سے اتنی زیادہ مقاربت رکھتا تھا جتنا میرے سوا کوئی نہ رکھتا تھا (یعنی غلبہ شہوت کے سبب میں کثیر الجماع تھا)۔ پس جب رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو مجھے خوف لاحق ہوا کہ ایسا نہ ہو میں اپنی بیوی سے ایسا مشغول ہوں کہ اس سے جدا نہ ہوسکوں یہاں تک کہ صبح ہو جائے۔ تو میں نے اس سے رمضان المبارک کا مہینہ گزرنے تک ظہار کرلیا (ظہار سے مراد اپنی بیوی کو اپنی ماں یا کسی محرم عورت کے ساتھ تشبیہ دیتے ہوئے یہ کہنا ہے: انت علی کظھر امی تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی طرح ہے)۔ پس اس دوران وہ ایک رات میری خدمت کررہی تھی کہ اچانک اس کے بدن کا کوئی حصہ کھل گیا۔ تو میں صبر نہ کرسکا اور اس کے ساتھ مجامعت شروع کردی۔ پس جب صبح ہوئی تو میں اپنی قوم کی طرف نکلا اور میں نے انہیں حقیقت حال سے آگاہ کیا اور یہ کہا کہ میرے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو۔ تو انہوں نے کہا: قسم بخدا! نہیں۔ چنانچہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس چلا گیا اور اپنی صورت حال آپ کی بارگاہ میں عرض کی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے سلمہ! کیا تو نے اس طرح کیا ہے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میں نے اس طرح کیا ہے۔ دو مرتبہ آپ نے پوچھا اور میں نے جواب دیا: اور میں اللہ تعالیٰ کے حکم پر صبر کرنے والا ہوں (یعنی اسے قبول کرنے کے لیے تیار ہوں) سو آپ میرے بارے میں وہ فیصلہ فرمایئے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا ہے۔ تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: پھر ایک غلام آزاد کر۔ میں نے عرض کی: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! میں اس کے سوا کسی گردن کا مالک نہیں ہوں اور میں نے اپنی ہتھیلی اپنی گردن پر ماری۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر مسلسل دو ماہ روزے رکھ لے۔ عرض کی: کیا میں اس حالت تک روزوں کے سبب ہی نہیں پہنچا ہوں (یعنی اتنے روزے رکھنا میرے بس کی بات نہیں) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: پھر ساٹھ مسکینوں کو ساٹھ صاع کھجوریں کھلا دے۔ میں نے عرض کی: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! ہم رات کو خالی پیٹ (بھوکے) رہے، ہمارے پاس کھانا نہ تھا۔ تو آپ نے فرمایا: تو بنی زریق کے صدقہ دینے والے کی طرف چلا جا۔ پس وہ صدقہ تجھے دے گا اور تو ساٹھ مسکینوں کو ساٹھ صاع کھجوریں کھلا دے اور بقیہ تو اور تیرے گھر والے کھالیں۔ چنانچہ میں اپنی قوم کی طرف لوٹ کر گیا اور کہا: میں نے تمہارے پاس تنگی اور بری رائے کو پایا اور میں نے حضور نبی کریم ﷺ کے پاس وسعت اور حسن رائے کو پایا۔ آپ ﷺ نے مجھے یا میرے لیے تمہارے صدقہ کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ ابن علاء نے یہ زیادہ کیا ہے کہ ابن ادریس نے کہا: بیاضہ بنی زریق کی شاخ ہے۔

1893۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ

Marfat.com

عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ خُوَيْلَةَ بِنْتِ مَالِكِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَتْ ظَاهَرَ مِنِّي زَوْجِي أَوْسُ بْنُ الصَّامِتِ فَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَشْكُو إِلَيْهِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يُجَادِلُنِي فِيهِ وَيَقُولُ اتَّقِي اللهَ فَإِنَّهُ ابْنُ عَمِّكِ فَمَا بَرِحْتُ حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ قَدْ سَمِعَ اللهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا إِلَى الْفَرْضِ فَقَالَ يُعْتِقُ رَقَبَةً قَالَتْ لَا يَجِدُ قَالَ فَيَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ شَيْخٌ كَبِيرٌ مَا بِهِ مِنْ صِيَامٍ قَالَ فَلْيُطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَتْ مَا عِنْدَهُ مِنْ شَيْءٍ يَتَصَدَّقُ بِهِ قَالَتْ فَأُتِيَ سَاعَتَئِذٍ بِعَرَقٍ مِنْ تَمْرٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ فَإِنِّي أُعِينُهُ بِعَرَقٍ آخَرَ قَالَ قَدْ أَحْسَنْتِ اذْهَبِي فَأَطْعِمِي بِهَا عَنْهُ سِتِّينَ مِسْكِينًا وَارْجِعِي إِلَى ابْنِ عَمِّكِ قَالَ وَالْعَرَقُ سِتُّونَ صَاعًا قَالَ أَبُو دَاوُد فِي هَذَا إِنَّهَا كَفَّرَتْ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْتَأْمِرَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا أَخُو عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ 1 حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى أَبُو الْأَصْبَغِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ إِسْحَقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَالْعَرَقُ مِكْتَلٌ يَسَعُ ثَلَاثِينَ صَاعًا قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ آدَمَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ يَعْنِي بِالْعَرَقِ زِنْبِيلًا يَأْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا

حضرت خویلہ بنت مالک بن ثعلبہ نے بیان کیا ہے کہ میرے خاوند اوس بن صامت نے مجھ سے ظہار کیا۔ تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور آپ سے شکایت کرنے لگی اور رسول اللہ ﷺ اس بارے میں مجھ سے جھگڑنے لگے اور فرمانے لگے: تو اللہ تعالیٰ سے ڈر۔ کیونکہ وہ تیرے چچا کا بیٹا ہے۔ لیکن میں اپنی حالت پر برقرار رہی۔ یہاں تک کہ قرآن کریم نازل ہوگیا: (ترجمہ) ''تحقیق سن لیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس عورت کا قول جو آپ سے اپنے خاوند کے بارے میں جھگڑا کر رہی ہے''۔ الآیہ۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایک غلام آزاد کرے۔ (اس سے قبل زمانہ جاہلیت میں ظہار مستقل طلاق اور دائمی طلاق تھی اس لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے فرمایا کہ تو اس پر حرام ہو چکی ہے۔ اب اسلام نے اس حکم کو تبدیل کر دیا اور مظاہر پر کفارہ ظہار لازم کر دیا۔ اس لیے آپ نے فرمایا: تیرا خاوند ایک غلام آزاد کرے)۔ اس نے عرض کی: (حضور!) وہ نہیں پائے گا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مسلسل دو مہینے روزے رکھے۔ تو اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ وہ بہت بوڑھا آدمی ہے، روزے رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ پھر آپ نے فرمایا: اسے چاہیے کہ وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ اس نے عرض کی: اس کے پاس کوئی شے نہیں ہے جسے وہ صدقہ کرے گا۔ اس نے کہا: پھر اسی وقت کھجوروں کا ایک بورہ آپ کے پاس لایا گیا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں اس کے ساتھ ایک دوسرا بورہ ملا کر اسے دوں گی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے اچھا کیا ہے۔ تو جا اور ساٹھ مسکینوں کو اس کی جانب سے یہ کھلا اور اپنے چچا کے بیٹے کی طرف لوٹ جا۔

راوی کہتا ہے: ایک عرق میں ساٹھ صاع ہوتے ہیں۔ ابوداؤد نے اس میں کہا ہے: اس عورت نے خاوند کی جانب سے اس سے اجازت لیے بغیر کفارہ ادا کیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اس عورت کا خاوند عبادہ بن صامت کا بھائی تھا۔

1۔ ایک نسخہ میں قال ابو داؤد وھذا اخو عبادۃ بن الصامت کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

Marfat.com

حسن بن علی، عبدالعزیز بن یحیٰی ابوالاصبغ الحرانی، محمد بن سلمہ نے ابن اسحاق سے اس اسناد کے ساتھ اسی طرح بیان کیا ہے۔ مگر انہوں نے یہ کہا کہ عرق ایک پیمانہ ہے جو تیس صاع کی وسعت رکھتا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ یحیٰی بن آدم کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

موسیٰ بن اسماعیل، ابان اور یحیٰی نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے بیان کیا کہ انہوں نے کہا: عرق سے مراد ایسی زنبیل ہے جو پندرہ صاع اپنے اندر لیے ہوتی ہے۔

1894۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِتَمْرٍ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَهُوَ قَرِيبٌ مِنْ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا قَالَ تَصَدَّقْ بِهَذَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى أَفْقَرَ مِنِّي وَمِنْ أَهْلِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلْهُ أَنْتَ وَأَهْلُكَ

حضرت بکیر بن الاشج نے حضرت سلیمان بن یسار سے اس خبر کے بارے روایت کیا ہے، فرمایا: پس رسول اللہ ﷺ کے پاس کھجوریں لائی گئیں۔ تو آپ ﷺ نے وہ اسے عطا فرمادیں اور وہ تقریباً پندرہ صاع تھیں اور آپ ﷺ نے فرمایا: تو یہ صدقہ کر دے۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا اسے دوں جو مجھ سے اور میرے گھر والوں سے بڑھ کر فقیر اور محتاج ہو (یعنی مجھ سے اور میرے اہل خانہ سے زیادہ محتاج اور ضرورت مند کوئی نہیں) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو اور تیرے گھر والے ہی اسے کھالیں۔

فائدہ: حضور نبی مکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی جانب سے عطا کیے گئے اختیار کو استعمال کرتے ہوئے اسے اور اس کے اہل خانہ کو صدقہ کھانے کی اجازت عطا فرمائی اور یہ انہی کے ساتھ مختص ہے۔

1895۔ قَالَ أَبُو دَاوُد قَرَأْتُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ وَزِيرٍ الْمِصْرِيِّ قُلْتُ لَهُ حَدَّثَكُمْ بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ أَوْسٍ أَخِي عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْطَاهُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ أَبُو دَاوُد وَعَطَاءٌ لَمْ يُدْرِكْ أَوْسًا وَهُوَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَدِيمُ الْمَوْتِ وَالْحَدِيثُ مُرْسَلٌ وَإِنَّمَا رَوَوْهُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ أَوْسًا[1]

حضرت عطاء نے حضرت عبادہ بن صامت کے بھائی اوس سے ہمیں یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے انہیں ساٹھ مسکینوں کو کھلانے کے لیے پندرہ صاع جو عطا فرمائے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: عطاء نے اوس سے ملاقات نہیں کی۔ کیونکہ وہ بدری صحابہ میں سے ہیں۔ وہ پہلے وفات پا چکے تھے۔ لہٰذا یہ حدیث مرسل ہے۔ رواۃ نے اسے اوزاعی عن عطاء ان اوساً کی سند سے بیان کیا ہے۔

1896۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ أَنَّ جَمِيلَةَ كَانَتْ تَحْتَ أَوْسِ بْنِ الصَّامِتِ وَكَانَ رَجُلًا بِهِ لَمَمٌ فَكَانَ إِذَا اشْتَدَّ لَمَمُهُ ظَاهَرَ مِنْ امْرَأَتِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهِ كَفَّارَةَ الظِّهَارِ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ

1۔ ایک نسخہ میں وانما رووہ عن الاوزاعی عن عطاء أن أوسا کے الفاظ نہیں ہیں۔

Marfat.com

عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ

حضرت ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ جمیلہ، اوس بن صامت کے نکاح میں تھی۔ وہ انتہائی غصے والا آدمی تھا۔ (لَمَم سے مراد وہ غصہ ہے جو بے عقلی اور ناعاقبت اندیشی تک پہنچا دے) پس جب اس کے غصے میں شدت اور تیزی آئی تو اس نے اپنی عورت سے ظہار کرلیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں کفارۂ ظہار کی آیات نازل فرمائیں۔ (یعنی وَالَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا الآیہ)۔

ہارون بن عبداللہ، محمد بن فضل اور حماد بن سلمہ نے ہشام بن عروہ سے اور انہوں نے عروہ سے اور انہوں نے عائشہ سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

1897۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ الطَّالَقَانِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهِ ثُمَّ وَاقَعَهَا قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ رَأَيْتُ بَيَاضَ سَاقِهَا فِي الْقَمَرِ قَالَ فَاعْتَزِلْهَا حَتَّى تُكَفِّرَ عَنْكَ

حضرت حکم بن ابان نے حضرت عکرمہ سے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے ظہار کیا پھر کفارہ ادا کرنے سے پہلے اس سے مجامعت کی۔ پھر حضور نبی کریم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا اور آپ کو صورت حال سے آگاہ کیا۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: کس شے نے تجھے اس پر ابھارا ہے جو تو نے کیا ہے؟ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! علیہ السلام میں نے (چاند کی) چاندنی میں اس کی پنڈلی کی سفیدی دیکھی (تو میرے جذبات بھڑک اٹھے اور میں یہ عمل کر بیٹھا) آپ علیہ السلام نے فرمایا: اب تو اس سے علیحدہ رہ، یہاں تک کہ تو اپنا کفارہ ادا کرلے۔

1898۔ حَدَّثَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهِ فَرَأَى بَرِيقَ سَاقِهَا فِي الْقَمَرِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَأَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَأَمَرَهُ أَنْ يُكَفِّرَ[1] حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ السَّاقَ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ أَنَّ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ الْمُخْتَارِ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنِي مُحَدِّثٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِنَحْوِ حَدِيثِ سُفْيَانَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عِيسَى يُحَدِّثُ بِهِ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ الْحَكَمَ بْنَ أَبَانَ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ عَنْ عِكْرِمَةَ[2] قَالَ أَبُو دَاوُد كَتَبَ إِلَيَّ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمَعْنَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم

حضرت حکم بن ابان نے حضرت عکرمہ سے روایت بیان کی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی عورت سے ظہار کیا۔ پھر چاند کی روشنی میں اس کی پنڈلی کی سفیدی کو دیکھا تو اس پر واقع ہوگیا (یعنی اس سے جماع کرنے لگا)۔ پھر حضور نبی رحمت علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا تو آپ علیہ السلام نے اسے کفارہ ادا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

1۔ ایک نسخہ میں حدثنا الزعفرانی تا ان یکفر کے الفاظ نہیں ہیں۔

2۔ ایک نسخہ میں عن عکرمۃ نہیں ہے۔

Marfat.com

زیاد بن ایوب، اسماعیل اور حکم بن ابان نے عکرمہ سے، انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح بیان کیا ہے لیکن ساق (پنڈلی) کا ذکر نہیں کیا۔

ابو کامل نے بیان کیا ہے کہ عبدالعزیز بن مختار نے انہیں بتایا کہ ہمیں خالد نے اور اسے محدث نے عکرمہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے حدیث سفیان کی طرح حدیث بیان کی ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے: میں نے محمد بن عیسیٰ کو اسے بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ ہمیں معتمر نے بتایا: میں نے حکم بن ابان کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے اور انہوں نے ابن عباس کا ذکر نہیں کیا بلکہ عن عکرمہ کہا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: میری طرف حسین بن حریث نے لکھا ہے کہ ہمیں فضل بن موسیٰ نے معمر عن عکرمہ عن ابن عباس عن النبی ﷺ کی سند سے اسی کی مثل روایت کی خبر دی ہے۔

بَابٌ فِي الْخُلْعِ (خلع کا بیان)

1899 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا فِي غَيْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی عورت نے بغیر کسی حاجت اور ضرورت کے اپنے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کیا، تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔

1900 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ سَهْلٍ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَأَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى الصُّبْحِ فَوَجَدَ حَبِيبَةَ بِنْتَ سَهْلٍ عِنْدَ بَابِهِ فِي الْغَلَسِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ هَذِهِ فَقَالَتْ أَنَا حَبِيبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ قَالَ مَا شَأْنُكِ قَالَتْ لَا أَنَا وَلَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ لِزَوْجِهَا فَلَمَّا جَاءَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَذِهِ حَبِيبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ وَذَكَرَتْ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَذْكُرَ وَقَالَتْ حَبِيبَةُ يَا رَسُولَ اللهِ كُلُّ مَا أَعْطَانِي عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ خُذْ مِنْهَا فَأَخَذَ مِنْهَا وَجَلَسَتْ هِيَ فِي أَهْلِهَا

حضرت حبیبہ بنت سہل انصاریہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت ثابت بن قیس بن شماس کے نکاح میں تھی۔ ایک روز رسول اللہ ﷺ صبح سویرے اپنے کاشانہ اقدس سے باہر تشریف لائے۔ تو اندھیرے میں اپنے دروازے کے پاس حبیبہ بنت سہل کو پایا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے دیکھ کر فرمایا: یہ کون ہے؟ اس نے عرض کی: میں حبیبہ بنت سہل ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا کیا حال ہے؟ اس نے عرض کی: میں اور میرا خاوند ثابت بن قیس ایک ساتھ نہیں رہ سکتے۔ (اس کا سبب یہ بنا تھا کہ ثابت بن قیس انتہائی غصے والا آدمی تھا۔ اس نے اپنی بیوی کو غصے میں آ کر مارا تھا۔ لہٰذا اس نے آپ کی بارگاہ میں شکوہ کیا)۔ پھر جب ثابت بن قیس حاضر ہوئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: یہ حبیبہ بنت سہل ہے جو اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے اس نے ذکر کیا

Marfat.com

ہے اور حبیبہ نے یہ بھی کہا: یارسول اللہ! ﷺ جو کچھ اس نے مجھے (مہر وغیرہ) دیا تھا وہ میرے پاس موجود ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ثابت بن قیس کو فرمایا: تو اس سے وہ لے لے۔ پس اس نے وہ لے لیا اور وہ اپنے گھر والوں میں سکون سے بیٹھ گئی۔

1901۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو السَّدُوسِيُّ الْمَدِينِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ سَهْلٍ كَانَتْ عِنْدَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ فَضَرَبَهَا فَكَسَرَ بَعْضَهَا فَأَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعْدَ الصُّبْحِ فَاشْتَكَتْهُ إِلَيْهِ فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ ثَابِتًا فَقَالَ خُذْ بَعْضَ مَالِهَا وَفَارِقْهَا فَقَالَ وَيَصْلُحُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي أَصْدَقْتُهَا حَدِيقَتَيْنِ وَهُمَا بِيَدِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ خُذْهُمَا وَفَارِقْهَا فَفَعَلَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حبیبہ بنت سہل حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھی۔ تو انہوں نے اسے مارا اور اس کا کوئی عضو توڑ دیا۔ تو وہ صبح طلوع ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپ ﷺ سے اس کی شکایت کی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: اس کا کچھ مال لے لے اور اسے جدا کر دے۔ تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کیا ایسا کرنا درست ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ پھر انہوں نے عرض کی: میں نے اسے بطور مہر دو باغیچے دیے تھے اور وہ دونوں اس کے قبضے میں موجود ہیں۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: وہ دونوں لے لے اور اسے علیحدہ کر دے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا کر دیا۔

1902۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْهُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ عِدَّتَهَا حَيْضَةً قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا الْحَدِيثُ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نے ان سے خلع کیا، تو حضور نبی کریم ﷺ نے اس کی عدت ایک حیض مقرر فرمائی۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اس حدیث کو عبدالرزاق نے معمر عن عمرو بن مسلم عن عکرمہ عن النبی ﷺ کی سند سے مرسل روایت کیا ہے۔

فائدہ: احناف کے نزدیک خلع طلاق بائن ہے۔ اسی طرح حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ لہٰذا اگر آدمی نے اسی عورت سے دوبارہ نکاح کیا تو اسے دو طلاقوں کا اختیار حاصل ہوگا اور خلع کرنے والی عورت کی عدت بھی تین حیض ہے۔ جب کہ امام شافعی کے قول کے مطابق خلع فسخ نکاح ہے، لہٰذا دوبارہ نکاح کی صورت میں آدمی کو تین طلاقوں کا اختیار حاصل ہوگا اور اس کی عدت ایک حیض ہوگی۔

1903۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عِدَّةُ الْمُخْتَلِعَةِ حَيْضَةٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: خلع کرنے والی عورت کی عدت ایک حیض ہے۔

Marfat.com

بَابٌ فِي الْمَمْلُوكَةِ تُعْتَقُ وَهِيَ تَحْتَ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ

ایسی لونڈی کا بیان جسے آزاد کر دیا جائے اور وہ کسی آزاد یا غلام کے نکاح میں ہو

1904 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُغِيثًا كَانَ عَبْدًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اشْفَعْ لِي إِلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا بَرِيرَةُ اتَّقِي اللهَ فَإِنَّهُ زَوْجُكِ وَأَبُو وَلَدِكِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَأْمُرُنِي بِذَلِكَ قَالَ لَا إِنَّمَا أَنَا شَافِعٌ فَكَانَ دُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى خَدِّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ وَبُغْضِهَا إِيَّاهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مغیث ایک غلام تھا۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میرے لیے اس سے سفارش فرمائیے (کہ یہ بریرہ مجھے نہ چھوڑے)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بریرہ! تو اللہ تعالیٰ سے ڈر۔ کیونکہ وہ تیرا خاوند ہے اور تیرے بچے کا باپ ہے۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا آپ مجھے اس کے بارے حکم ارشاد فرما رہے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ میں تو صرف سفارش کر رہا ہوں۔ اس وقت مغیث کے آنسو اس کے رخساروں پر بہہ رہے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا تمہیں مغیث کی بریرہ سے محبت اور اس کی اس سے نفرت اور بغض پر تعجب نہیں ہو رہا۔

1905 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا أَسْوَدَ يُسَمَّى مُغِيثًا فَخَيَّرَهَا يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ وَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بریرہ کا خاوند سیاہ رنگ کا غلام تھا۔ اس کا نام مغیث تھا۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے بریرہ کو (اس کی آزادی کے بعد) اختیار دیا (کہ چاہے تو وہ خاوند کو رکھے اور چاہے تو اس سے علیحدہ ہو جائے۔ تو اس نے علیحدگی اختیار کر لی) اور آپ ﷺ نے اسے عدت گزارنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

1906 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قِصَّةِ بَرِيرَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ کے واقعہ میں بیان کیا ہے کہ اس کا خاوند غلام تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے خیار (عتق) عطا فرمایا اور اس نے اپنے آپ کو اختیار کر لیا (اور خاوند کو چھوڑ دیا) اور اگر وہ آزاد ہوتا تو آپ اسے اختیار نہ دیتے۔

1907 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَرِيرَةَ خَيَّرَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بریرہ کو اختیار دیا اور اس کا خاوند

Marfat.com

غلام تھا۔

بَاب مَنْ قَالَ كَانَ حُرًّا (اس کا بیان جس نے کہا: وہ آزاد تھا)

1908۔ حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ حُرًّا حِينَ أُعْتِقَتْ وَأَنَّهَا خُيِّرَتْ فَقَالَتْ مَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ مَعَهُ وَأَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا

حضرت اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ بریرہ کو جس وقت آزاد کیا گیا تو ان کا خاوند آزاد آدمی تھا اور اسے (بریرہ کو) اختیار دیا گیا۔ تو اس نے کہا: میں اس کے ساتھ رہنا پسند نہیں کرتی اگرچہ میرے لیے اتنا اتنا مال بھی ہو۔

بَاب حَتَّى مَتَى يَكُونُ لَهَا الْخِيَارُ (اس کا بیان کہ عورت کو کب تک اختیار رہے گا)

1909۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَعَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَرِيرَةَ أُعْتِقَتْ وَهِيَ عِنْدَ مُغِيثٍ عَبْدٍ لِآلِ أَبِي أَحْمَدَ فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ لَهَا إِنْ قَرِبَكِ فَلَا خِيَارَ لَكِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بریرہ کو جب آزاد کیا گیا اس وقت وہ مغیث کے عقد میں تھی جو کہ آل ابی احمد کا غلام تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے بریرہ کو اختیار دیا اور اسے فرمایا: اگر اس (خاوند) نے تجھ سے مجامعت کر لی تو پھر تیرے لیے اختیار نہیں رہے گا۔

بَاب فِي الْمَمْلُوكَيْنِ يُعْتَقَانِ مَعًا هَلْ تُخَيَّرُ امْرَأَتُهُ

اس کا بیان کہ جب غلام اور اس کی کنیز بیوی اکٹھے آزاد ہوں تو کیا عورت کو خیار حاصل ہوگا

1910۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تُعْتِقَ مَمْلُوكَيْنِ لَهَا زَوْجٌ قَالَ فَسَأَلَتْ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ[1] فَأَمَرَهَا أَنْ تَبْدَأَ بِالرَّجُلِ قَبْلَ الْمَرْأَةِ قَالَ نَصْرٌ أَخْبَرَنِي أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارادہ کیا کہ وہ اپنے دو مملوکوں (غلام اور لونڈی) کو آزاد کریں۔ وہ غلام اس لونڈی کا خاوند تھا۔ تو آپ نے اس کے بارے حضور نبی مکرم ﷺ سے پوچھا۔ تو آپ ﷺ نے انہیں عورت سے پہلے مرد سے ابتداء کرنے کا حکم ارشاد فرمایا (یعنی پہلے غلام کو آزاد کرے تا کہ مرد کی عزت و شرف برقرار رہے) نصر نے کہا ہے: مجھے ابو علی حنفی نے عبید اللہ سے اس کی خبر دی ہے۔

1۔ ایک نسخہ میں عن ذلک نہیں ہے۔

Marfat.com

بَاب إِذَا أَسْلَمَ أَحَدُ الزَّوْجَيْنِ (زوجین میں سے ایک کے اسلام لانے کا بیان)

1911۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ مُسْلِمًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ جَاءَتْ امْرَأَتُهُ مُسْلِمَةً بَعْدَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا قَدْ كَانَتْ أَسْلَمَتْ مَعِي فَرُدَّهَا عَلَيَّ[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے زمانہ مقدس میں ایک آدمی مسلمان ہو کر آیا۔ پھر اس کے بعد اس کی بیوی بھی مسلمان ہو کر آگئی۔ تو اس آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بلاشبہ اس نے میرے ساتھ اسلام قبول کیا تھا۔ پس آپ اسے میری طرف ہی لوٹا دیں۔

1912۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنِي أَبُو أَحْمَدَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَسْلَمَتْ امْرَأَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَزَوَّجَتْ فَجَاءَ زَوْجُهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ كُنْتُ أَسْلَمْتُ وَعَلِمَتْ بِإِسْلَامِي فَانْتَزَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ زَوْجِهَا الْآخَرِ وَرَدَّهَا إِلَى زَوْجِهَا الْأَوَّلِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مقدس میں ایک عورت اسلام لائی اور اس نے ایک دوسرے آدمی سے شادی کر لی۔ پھر اس کا (سابقہ) خاوند حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بلاشبہ میں نے بھی اسلام قبول کر لیا تھا اور یہ میرے اسلام لانے کے بارے میں آگاہ تھی (اس کے باوجود اس نے عمداً دوسرے آدمی سے نکاح کیا ہے)۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کو اس کے دوسرے خاوند سے علیحدہ کر لیا اور اسے پہلے خاوند کی طرف واپس لوٹا دیا۔

بَاب إِلَى مَتَى تُرَدُّ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ إِذَا أَسْلَمَ بَعْدَهَا

اس کا بیان کہ جب آدمی بعد میں اسلام لائے تو عورت کو کب تک واپس کیا جا سکتا ہے؟

1913۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ ح و حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْمَعْنَى كُلُّهُمْ عَنْ ابْنِ إِسْحَقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ لَمْ يُحْدِثْ شَيْئًا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو فِي حَدِيثِهِ بَعْدَ سِتِّ سِنِينَ وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بَعْدَ سَنَتَيْنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو پہلے نکاح کے ساتھ ہی (ان کے خاوند) ابو العاص کے پاس واپس لوٹا دیا۔ اور کوئی نیا عمل (نکاح وغیرہ) نہیں کیا۔ محمد بن عمرو نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ چھ سال بعد آپ کو واپس لوٹایا گیا اور حسن بن علی نے دو سال بعد کا ذکر کیا ہے۔

1۔ ایک نسخہ میں فَرُدَّهَا عَلَيْهِ ہے

Marfat.com

بَابٌ فِي مَنْ أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعٍ أَوْ أُخْتَانِ

اس شخص کا بیان جس کے پاس اسلام لانے کے وقت چار سے زائد عورتیں ہوں یا دو بہنیں ہوں

1914 ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ح وحَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُمَيْضَةَ بْنِ الشَّمَرْدَلِ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ مُسَدَّدٌ ابْنِ عُمَيْرَةَ وَقَالَ وَهْبٌ الْأَسَدِيِّ قَالَ أَسْلَمْتُ وَعِنْدِي ثَمَانُ نِسْوَةٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا قَالَ أَبُو دَاوُد وحَدَّثَنَا بِهِ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ قَيْسُ بْنُ الْحَارِثِ مَكَانَ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ هَذَا هُوَ الصَّوَابُ يَعْنِي قَيْسَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَاضِي الْكُوفَةِ عَنْ عِيسَى بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُمَيْضَةَ بِنْ الشَّمَرْدَلِ عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَارِثِ بِمَعْنَاهُ

حضرت وہب اسدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں جب مشرف با سلام ہوا اس وقت میرے پاس آٹھ عورتیں تھیں۔ تو میں نے اس کا ذکر حضور نبی کریم علیہ السلام سے کیا۔ تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ان میں سے چار کو اختیار کر لے۔ (یعنی چار کو اپنے پاس رکھ کر چار کو فارغ کر دے۔)

ابو داؤد نے کہا: اسی طرح یہ حدیث احمد بن ابراہیم نے بیان کی ہے۔ ہشیم نے یہ حدیث بیان کی اور حارث بن قیس کی جگہ قیس بن حارث ذکر کیا۔ احمد بن ابراہیم نے کہا: یہی یعنی قیس بن حارث زیادہ صحیح اور درست ہے۔

احمد بن ابراہیم اور قاضی کوفہ بکر بن عبدالرحمن نے عیسیٰ بن مختار عن ابن ابی لیلیٰ عن حمیضہ بن شمردل عن قیس بن حارث کی سند سے اسی کی مثل حدیث بیان کی ہے۔

1915 ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ الضَّحَّاكِ بْنِ فَيْرُوزَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي أُخْتَانِ قَالَ طَلِّقْ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ

حضرت ضحاک بن فیروز نے اپنے باپ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! علیہ السلام میں نے اسلام قبول کیا ہے اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان میں سے جسے چاہے ایک کو طلاق دے دے۔

بَابٌ إِذَا أَسْلَمَ أَحَدُ الْأَبَوَيْنِ مَعَ مَنْ يَكُونُ الْوَلَدُ

اس کا بیان کہ جب والدین میں سے ایک اسلام قبول کر لے تو بچہ کس کے ساتھ ہوگا؟

1916 ۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي رَافِعِ بْنِ سِنَانٍ أَنَّهُ أَسْلَمَ وَأَبَتْ امْرَأَتُهُ أَنْ تُسْلِمَ فَأَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ ابْنَتِي وَهِيَ فَطِيمٌ أَوْ شَبَهُهُ وَقَالَ رَافِعٌ ابْنَتِي قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْعُدْ نَاحِيَةً وَقَالَ لَهَا اقْعُدِي نَاحِيَةً قَالَ وَأَقْعَدَ الصَّبِيَّةَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ ادْعُوَاهَا

Marfat.com

فَمَالَتِ الصَّبِيَّةُ إِلَى أُمِّهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُمَّ اهْدِهَا فَمَالَتِ الصَّبِيَّةُ[1] إِلَى أَبِيهَا فَأَخَذَهَا

حضرت عبدالحمید بن جعفر نے بیان کیا ہے کہ مجھے میرے باپ نے میرے دادا حضرت رافع بن سنان سے یہ خبر دی ہے کہ وہ مشرف باسلام ہوئے اور ان کی بیوی نے اسلام لانے سے انکار کر دیا۔ پھر وہ حضور نبی کریم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی: میری بیٹی (مجھے عطا فرمایئے) درآنحالیکہ اس کا دودھ چھڑوا دیا گیا ہے یا اس کے قریب ہے۔ اور رافع نے عرض کی: میری بیٹی (مجھے عطا فرمایئے)۔ تو حضور نبی کریم علیہ السلام نے اسے فرمایا: ایک طرف تو بیٹھ جا۔ پھر فرمایا: تم دونوں اسے بلاؤ۔ پس وہ بچی اپنی ماں کی طرف جھکی۔ تو حضور نبی کریم علیہ السلام نے دعا مانگی: اے اللہ! اسے ہدایت عطا فرما۔ پس وہ بچی اپنے باپ کی طرف جھک گئی۔ نتیجۃً اس نے اسے اٹھا لیا۔

بَابٌ فِي اللِّعَانِ (لعان کا بیان)

1917۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُوَيْمِرَ بْنَ أَشْقَرَ الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ لَهُ يَا عَاصِمُ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ لَهُ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ عَاصِمٌ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ وَسْطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ أُنْزِلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ قُرْآنٌ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا عُوَيْمِرٌ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ تِلْكَ سُنَّةُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ أَمْسِكِ الْمَرْأَةَ عِنْدَكَ حَتَّى تَلِدَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ حَضَرْتُ لِعَانَهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ فِيهِ ثُمَّ خَرَجَتْ حَامِلًا فَكَانَ الْوَلَدُ يُدْعَى إِلَى أُمِّهِ

حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی نے انہیں بتایا کہ حضرت عویمر بن اشقر عجلانی حضرت عاصم بن عدی کے پاس آیا اور ان سے کہا: اے عاصم! تمہارا اس آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے جو اپنی عورت کے پاس کسی

1۔ ایک نسخہ میں الصَّبِيَّةُ نہیں ہے۔

Marfat.com

مرد کو پائے، کیا وہ اسے قتل کر دے کہ پھر تم لوگ اسے قتل کر دو یا پھر وہ کیا کرے؟ اے عاصم! اس بارے میں میرے لیے رسول اللہ ﷺ سے پوچھو۔ چنانچہ عاصم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: تو رسول اللہ ﷺ نے اس سوال کو انتہائی ناپسند کیا اور اسے بہت معیوب قرار دیا۔ حتیٰ کہ عاصم نے جو کچھ رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا وہ ان پر انتہائی گراں گزرا۔ پھر جب عاصم اپنے اہل خانہ کی طرف لوٹ کر آئے تو عویمر بھی ان کے پاس آیا اور کہا: اے عاصم! رسول اللہ ﷺ نے تمہیں کیا فرمایا ہے؟ تو عاصم نے جواب دیا: تو کبھی میرے لیے بھلائی اور خیر نہیں لایا۔ تحقیق رسول اللہ ﷺ نے اس مسئلہ کو انتہائی ناپسند کیا جس کے بارے میں آپ سے پوچھا۔ تو پھر عویمر نے کہا: قسم بخدا! میں باز نہیں رہوں گا یہاں تک کہ میں اس بارے میں آپ سے پوچھ لوں۔ چنانچہ عویمر رسول اللہ ﷺ کے پاس آ پہنچا۔ آپ لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ آپ کی اس آدمی کے بارے کیا رائے ہے جو اپنی عورت کے ساتھ کسی اجنبی آدمی کو پائے۔ کیا وہ اسے قتل کر دے کہ پھر تم اسے قتل کر دو۔ یا پھر وہ کیا کرے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرے بارے میں اور تیری بیوی کے بارے میں قرآن کریم نازل ہو چکا ہے۔ تو جا اور اپنی بیوی کو لے آ۔ سہل نے کہا: پس ان دونوں نے لعان کیا اور میں بھی لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا۔ پس جب وہ دونوں فارغ ہوئے تو عویمر نے کہا: یارسول اللہ! ﷺ میں نے اس پر جھوٹ بولا ہے اگر میں اسے اپنے پاس روک لوں۔ پھر عویمر نے حضور نبی مکرم ﷺ کے حکم سے قبل ہی اسے تین طلاقیں دے دیں۔

ابن شہاب نے کہا: پھر یہی لعان کرنے والوں کا طریقہ ہو گیا۔

عبدالعزیز بن یحییٰ، محمد ابن سلمہ نے محمد بن اسحاق سے بیان کیا ہے کہ عباس بن سہل نے اپنے باپ سے مجھے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے عاصم بن عدی کو فرمایا: اپنی عورت کو اپنے پاس روک لے یہاں تک کہ وہ بچے کو جنم دے لے۔

احمد بن صالح، ابن وہب نے ہمیں بتایا ہے کہ یونس نے ابن شہاب عن سہل بن سعد الساعدی سے مجھے خبر دی ہے کہ اس نے بتایا: میں ان دونوں کے لعان کے وقت حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھا۔ اس وقت میں پندرہ برس کا تھا۔ آگے حدیث بیان کی اور اس میں کہا: پھر وہ حاملہ نکلی۔ تو بچے کو اس کی ماں کی طرف منسوب کر کے پکارا جاتا تھا۔

1918- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرْكَانِيُّ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي خَبَرِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيمَ الْأَلْيَتَيْنِ فَلَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أُحَيْمِرَ كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَلَا أُرَاهُ إِلَّا كَاذِبًا قَالَ فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الْمَكْرُوهِ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَكَانَ يُدْعَى يَعْنِي الْوَلَدَ لِأُمِّهِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْفِهْرِيِّ وَغَيْرِهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي هَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَطَلَّقَهَا ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَنْفَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ مَا صُنِعَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ سُنَّةً قَالَ سَهْلٌ حَضَرْتُ هَذَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَضَتِ السُّنَّةُ بَعْدُ فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ لَا يَجْتَمِعَانِ أَبَدًا

Marfat.com

حضرت سہل بن سعد نے لعان کرنے والوں کی خبر میں کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے دیکھو اگر وہ سیاہ آنکھوں والا اور بڑے کولہوں والا بچہ جنے، تو میں مرد کو سچا گمان کروں گا۔ اور اگر وہ سرخ رنگ والا بچہ جنے، گویا کہ وہ گرگٹ ہے تو میں مرد کو جھوٹا خیال کروں گا۔ راوی کہتا ہے: پھر اس عورت نے مکروہ اور ناپسندیدہ صفت پر بچہ جنا۔

محمود بن خالد دمشقی، فریابی نے اوزاعی عن الزہری عن سہل بن سعد الساعدی کی سند سے یہی روایت بیان کی ہے اور اس میں کہا ہے کہ اس بچہ کو ماں کی نسبت سے پکارا جاتا تھا۔

احمد بن عمرو بن سرح، ابن وہب نے عیاض بن عبداللہ فہری وغیرہ سے اور انہوں نے ابن شہاب سے اور انہوں نے سہل بن سعد سے اس روایت میں بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: پس اس (عویمر) نے رسول اللہ ﷺ کے پاس اسے تین طلاقیں دیں اور رسول اللہ ﷺ نے انہیں نافذ کردیا اور جو عمل رسول اللہ ﷺ کے پاس کیا جائے وہ سنت ہے۔

سہل نے بیان کیا: میں اس وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا۔ پس اس کے بعد لعان کرنے والوں کے لیے یہی طریقہ قائم ہوگیا کہ ان کے درمیان تفریق کردی جائے۔ پھر وہ کبھی جمع نہ ہوسکیں گے۔

1919۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَوَهْبُ بْنُ بَيَانٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ شَهِدْتُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ تَلَاعَنَا وَتَمَّ حَدِيثُ مُسَدَّدٍ وَقَالَ الْآخَرُونَ إِنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ ﷺ فَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ الرَّجُلُ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا لَمْ يَقُلْ بَعْضُهُمْ عَلَيْهَا قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يُتَابِعْ ابْنَ عُيَيْنَةَ أَحَدٌ عَلَى أَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَكَانَتْ حَامِلًا فَأَنْكَرَ حَمْلَهَا فَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى إِلَيْهَا ثُمَّ جَرَتْ السُّنَّةُ فِي الْمِيرَاثِ أَنْ يَرِثَهَا وَتَرِثَ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهَا

حضرت زہری نے حضرت سہل بن سعد سے بیان کیا ہے کہ حضرت مسدد نے کہا: سہل نے یہ بیان کیا ہے کہ میں لعان کرنے والوں کے لعان کے وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا۔ اس وقت میری عمر پندرہ برس تھی۔ پس جب وہ دونوں لعان کرچکے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے درمیان تفریق کردی۔ مسدد کی حدیث یہاں مکمل ہوئی اور دوسروں نے بیان کیا ہے کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھے۔ آپ ﷺ نے لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق کردی۔ تو اس آدمی نے کہا: یارسول اللہ! ﷺ میں نے اس پر جھوٹ بولا ہے اگر میں اسے روکے رکھوں۔ بعض نے علیہا لفظ ذکر نہیں کیا۔

ابوداؤد نے کہا ہے: کسی نے ابن عیینہ کی اس پر متابعت نہیں کی ہے کہ آپ ﷺ نے لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق کردی۔

سلیمان بن داؤد العتکی، فلیح نے زہیر سے اور انہوں نے سہل بن سعد سے اس حدیث میں بیان کیا ہے کہ وہ عورت حاملہ تھی اور اس نے اس کے حمل کا انکار کردیا۔ چنانچہ اس کا بیٹا ماں کی نسبت سے پکارا جاتا تھا۔ پھر میراث کے بارے میں بھی یہ

Marfat.com

نسبت قائم ہوگئی کہ وہ (بچہ) ماں کا وارث بنے گا اور ماں اس کی وارث بنے گی اتنے حصہ میں جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے مقرر کیا ہے۔

1920۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّا لَلَيْلَةَ جُمُعَةٍ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَتَكَلَّمَ بِهِ جَلَدْتُمُوهُ أَوْ قَتَلَ قَتَلْتُمُوهُ فَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى غَيْظٍ وَاللَّهِ لَأَسْأَلَنَّ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَتَكَلَّمَ بِهِ جَلَدْتُمُوهُ أَوْ قَتَلَ قَتَلْتُمُوهُ أَوْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى غَيْظٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ افْتَحْ وَجَعَلَ يَدْعُو فَنَزَلَتْ آيَةُ اللِّعَانِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ هَذِهِ الْآيَةَ فَابْتُلِيَ بِهِ ذَلِكَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْنِ النَّاسِ فَجَاءَ هُوَ وَامْرَأَتُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَتَلَاعَنَا فَشَهِدَ الرَّجُلُ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ثُمَّ لَعَنَ الْخَامِسَةَ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ قَالَ فَذَهَبَتْ لِتَلْتَعِنَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم مَهْ فَأَبَتْ فَفَعَلَتْ فَلَمَّا أَدْبَرَا قَالَ لَعَلَّهَا أَنْ تَجِيءَ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا فَجَاءَتْ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: ہم جمعہ کی رات مسجد میں تھے کہ اچانک انصار کا ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور اس نے کہا: اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے پاس کسی اجنبی آدمی کو پائے تو اگر وہ اس کے بارے گفتگو کرے تو تم اسے (حد قذف کے) کوڑے لگاؤ یا وہ اسے قتل کرے تو تم اسے قتل کر دو اور اگر خاموش رہے تو حالت غضب پر ہی سکوت اختیار کر لے۔ قسم بخدا! میں اس کے بارے ضرور بہ ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھوں گا۔ پس جب دوسرا دن آیا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ سے پوچھا: اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے پاس کسی اجنبی آدمی کو پائے تو اگر وہ اس کے بارے بات کرے تو تم اسے کوڑے لگاؤ یا پھر وہ اسے قتل کرے تو تم اسے (قصاصاً) قتل کر دو، یا پھر وہ خاموش رہے تو وہ حالت غضب پر ہی خاموش رہا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی: اے اللہ! صورت حال کو کھول دے (یعنی اس پر واضح حکم نازل فرما)۔ آپ دعا مانگنے لگے۔ تب آیت لعان نازل ہوئی: (ترجمہ) ''وہ لوگ جو اپنی عورتوں پر زنا کی تہمت لگاتے ہیں اور ان کے پاس اپنے سوا کوئی گواہ نہیں ہوتا'' الآیہ۔ پس اس آدمی کو لوگوں کے درمیان اس ابتلاء میں ڈالا گیا۔ وہ آدمی اور اس کی بیوی دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور دونوں نے لعان کیا۔ پس آدمی نے چار مرتبہ یہ شہادت دی: قسم بخدا! وہ سچ بولنے والوں میں سے ہے۔ پھر پانچویں بار اس نے اپنے اوپر لعنت کی اگر وہ جھوٹ بولنے والوں میں سے ہو (یعنی اگر وہ جھوٹا ہے تو اس پر لعنت ہو) پھر عورت آئی تا کہ وہ لعان کرے۔ تو اسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رک جا۔ (آپ نے اسے تھوڑا سا دھمکایا تا کہ وہ لعان سے باز آ جائے) لیکن وہ نہ مانی اور اس نے لعان کر دیا۔ جب وہ دونوں واپس مڑے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید یہ سیاہ گھنگھریالے بالوں والا بچہ جنے گی۔ پھر اس نے سیاہ گھنگھریالے بالوں والا بچہ ہی جنا۔

1921۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

Marfat.com

أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ الْبَيِّنَةَ أَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِذَا رَأَى أَحَدُنَا رَجُلًا عَلَى امْرَأَتِهِ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ الْبَيِّنَةَ وَإِلَّا فَحَدٌّ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ هِلَالٌ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا 1 إِنِّي لَصَادِقٌ وَلَيُنْزِلَنَّ اللهُ فِي أَمْرِي مَا يُبْرِئُ بِهِ ظَهْرِي مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَتْ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَقَرَأَ حَتَّى بَلَغَ مِنَ الصَّادِقِينَ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمَا فَجَاءَا فَقَامَ هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ اللهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا مِنْ تَائِبٍ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْخَامِسَةِ أَنَّ غَضَبَ اللهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ وَقَالُوا لَهَا إِنَّهَا مُوجِبَةٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّأَتْ وَنَكَصَتْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهَا سَتَرْجِعُ فَقَالَتْ لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْأَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِهِ كَذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْلَا مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللهِ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا مِمَّا تَفَرَّدَ بِهِ أَهْلُ الْمَدِينَةِ حَدِيثُ ابْنِ بَشَّارٍ حَدِيثُ هِلَالٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنی بیوی پر شریک بن سحماء کے بارے (زنا کی) تہمت لگائی۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: گواہ پیش کرو، یا پھر تیری پیٹھ پر حد (قذف) لگے گی۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ جب ہم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس کسی آدمی کو دیکھے تو وہ گواہ تلاش کرنے لگے؟ تو حضور نبی کریم ﷺ اسے فرمانے لگے: گواہ لاؤ یا پھر تیری پشت پر حد لگے گی۔ تو ہلال نے عرض کی: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا، بالیقین میں سچ بول رہا ہوں اور اللہ تعالیٰ یقیناً میرے معاملے کے بارے میں کوئی حکم نازل فرمائے گا جو میری پشت کو حد سے بری کر دے گا۔ تب یہ آیت نازل ہوئی: وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ۔ پس آپ نے یہ آیت پڑھی یہاں تک کہ آپ مِنَ الصَّادِقِينَ تک جا پہنچے۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ واپس پھرے (یعنی ادھر متوجہ ہوئے) اور ان دونوں کو بلا بھیجا۔ پس وہ دونوں آئے اور ہلال بن امیہ کھڑے ہوئے اور شہادت دینے لگے اور حضور نبی کریم ﷺ یہ فرما رہے تھے: اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ کیا تم دونوں میں سے کوئی توبہ کرنے والا ہے۔ پھر وہ اٹھی اور اس نے شہادت دی۔ پس جب پانچویں بار یہ کہنے لگی کہ اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو اگر وہ (یعنی اس کا خاوند) سچ بولنے والوں میں سے ہے۔ تو لوگوں نے اسے کہا: بلاشبہ یہ ثابت ہو جائے گا (یعنی غضب واقع ہو جائے گا)۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: تو اس نے ذرا دیر کی (یعنی جھجک گئی) اور الٹے پاؤں پیچھے ہٹی۔ یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ وہ واپس لوٹ جائے گی (گواہی نہیں دے گی)۔ لیکن وہ بولی: میں زمانے میں اپنی قوم کو رسوا نہیں کروں گی۔ چنانچہ اس نے شہادت دے دی۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اسے دیکھو، اگر یہ سیاہ آنکھوں والا، ابھری ہوئی سرین والا اور موٹی پنڈلیوں والا بچہ جنے تو وہ شریک بن سحماء کا ہوگا۔ چنانچہ اس نے اسی

1۔ ایک نسخہ میں نبیاً کا لفظ نہیں ہے۔

Marfat.com

طرح کا بچہ جنا۔ تو پھر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر کتاب اللہ کا حکم آ نہ چکا ہوتا تو میں یقینا اس کے ساتھ کچھ کرتا (یعنی اس پر حد زنا جاری کرتا) ابوداؤد نے کہا ہے: یہ روایت ان میں سے ہے جن کے ساتھ اہل مدینہ منفرد ہیں۔ یعنی ابن بشار کی حدیث جو کہ ہلال کے قصہ کے بارے ہے۔

1922۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الشَّعِيرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ رَجُلاً حِينَ أَمَرَ الْمُتَلاَعِنَيْنِ أَنْ يَتَلاَعَنَا أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فِيهِ عِنْدَ الْخَامِسَةِ يَقُولُ إِنَّهَا مُوجِبَةٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ایک آدمی کو حکم ارشاد فرمایا جب کہ آپ نے لعان کرنے کا حکم دیا کہ وہ پانچویں بار کے وقت اس کے منہ پر اپنا ہاتھ رکھ لے۔ آپ فرمانے لگے: بلاشبہ یہ عذاب کو ثابت کرنے والا ہے۔

1923۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ هِلاَلُ بْنُ أُمَيَّةَ وَهُوَ أَحَدُ الثَّلاَثَةِ الَّذِينَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَجَاءَ مِنْ أَرْضِهِ عَشِيًّا فَوَجَدَ عِنْدَ أَهْلِهِ رَجُلاً فَرَأَى بِعَيْنِهِ وَسَمِعَ بِأُذُنِهِ فَلَمْ يَهِجْهُ حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ غَدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي جِئْتُ أَهْلِي عِشَاءً فَوَجَدْتُ عِنْدَهُمْ رَجُلاً فَرَأَيْتُ بِعَيْنَيَّ وَسَمِعْتُ بِأُذُنَيَّ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا جَاءَ بِهِ وَاشْتَدَّ عَلَيْهِ فَنَزَلَتْ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلاَّ أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ الآيَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا فَسُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَبْشِرْ يَا هِلاَلُ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ فَرَجًا وَمَخْرَجًا قَالَ هِلاَلٌ قَدْ كُنْتُ أَرْجُو ذَلِكَ[1] مِنْ رَبِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرْسِلُوا إِلَيْهَا فَجَاءَتْ فَتَلاَهَا عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَذَكَّرَهُمَا وَأَخْبَرَهُمَا أَنَّ عَذَابَ الآخِرَةِ أَشَدُّ مِنْ عَذَابِ الدُّنْيَا فَقَالَ هِلاَلٌ وَاللَّهِ لَقَدْ صَدَقْتُ عَلَيْهَا فَقَالَتْ قَدْ كَذَبَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لاَعِنُوا بَيْنَهُمَا فَقِيلَ لِهِلاَلٍ اشْهَدْ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قِيلَ لَهُ يَا هِلاَلُ اتَّقِ اللَّهَ فَإِنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الآخِرَةِ وَإِنَّ هَذِهِ الْمُوجِبَةُ الَّتِي تُوجِبُ عَلَيْكَ الْعَذَابَ فَقَالَ وَاللَّهِ لاَ يُعَذِّبُنِي اللَّهُ عَلَيْهَا كَمَا لَمْ يُجَلِّدْنِي عَلَيْهَا فَشَهِدَ الْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ثُمَّ قِيلَ لَهَا اشْهَدِي فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قِيلَ لَهَا اتَّقِي اللَّهَ فَإِنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الآخِرَةِ وَإِنَّ هَذِهِ الْمُوجِبَةُ الَّتِي تُوجِبُ عَلَيْكِ الْعَذَابَ فَتَلَكَّأَتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ لاَ أَفْضَحُ قَوْمِي فَشَهِدَتِ الْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ فَفَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَهُمَا وَقَضَى أَنْ لاَ يُدْعَى وَلَدُهَا لأَبٍ وَلاَ تُرْمَى وَلاَ يُرْمَى وَلَدُهَا وَمَنْ رَمَاهَا أَوْ رَمَى وَلَدَهَا فَعَلَيْهِ الْحَدُّ وَقَضَى أَنْ لاَ بَيْتَ لَهَا عَلَيْهِ وَلاَ قُوتَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُمَا يَتَفَرَّقَانِ مِنْ غَيْرِ طَلاَقٍ وَلاَ مُتَوَفًّى عَنْهَا وَقَالَ إِنْ جَاءَتْ بِهِ أُصَيْهِبَ أُرَيْصِحَ أُثَيْبِجَ حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِهِلاَلٍ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَوْرَقَ جَعْدًا جُمَالِيًّا خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ سَابِغَ الأَلْيَتَيْنِ فَهُوَ لِلَّذِي

1۔ ایک نسخہ میں ذاک ہے۔

Marfat.com

رُمِيَتْ بِهِ فَجَائَتْ بِهِ أَوْرَقَ جَعْدًا جُمَالِيًّا خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ سَابِغَ الْأَلْيَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْأَيْمَانُ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ قَالَ عِكْرِمَةُ فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَمِيرًا عَلَى مُضَرَ وَمَا يُدْعَى لِأَبٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ آئے اور یہ ان تین افراد میں سے ایک ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول فرمائی (جب کہ یہ غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے)۔ وہ شام کے وقت اپنی زمین سے (اپنے گھر) آئے، تو اپنی اہلیہ کے پاس ایک آدمی کو پایا اور اسے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اپنے کانوں سے (گفتگو) سنی۔ لیکن اسے ڈانٹ ڈپٹ نہ کی۔ یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔ پھر رسول اللہ علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! علیہ السلام میں شام کے وقت اپنے گھر والوں کے پاس آیا۔ تو میں نے ان کے پاس ایک آدمی کو پایا۔ میں نے اسے اپنی آنکھوں کے ساتھ دیکھا اور اپنے کانوں کے ساتھ (اس کی گفتگو کو) سنا۔ رسول اللہ علیہ السلام نے اس شکایت کو انتہائی ناپسند کیا اور اس پر سخت غصے بھی ہوئے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی: وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ۔ پس ان میں سے ایک کی شہادت دونوں اکٹھی آیتیں ہیں۔ پھر رسول اللہ علیہ السلام سے وحی کی شدت ختم ہوئی تو آپ نے فرمایا: اے ہلال! خوش ہو جا، اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے وسعت اور نکلنے کی راہ بنادی ہے۔ ہلال نے عرض کی: میں اپنے رب سے اسی کا امیدوار تھا۔ پھر رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: تم اس عورت کو بلا بھیجو۔ چنانچہ وہ آئی تو رسول اللہ علیہ السلام نے دونوں پر یہ آیت تلاوت فرمائی، دونوں کو نصیحت فرمائی اور انہیں آگاہ کیا کہ آخرت کا عذاب دنیا کے عذاب سے انتہائی سخت ہے۔ تو ہلال نے عرض کی: قسم بخدا! میں نے اس کے بارے میں سچ کہا ہے اور اس عورت نے عرض کی: اس نے جھوٹ بولا ہے۔ پھر رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: تم اپنے درمیان لعان کرو۔ چنانچہ ہلال کو کہا گیا تو شہادت دے۔ پس انہوں نے چار مرتبہ شہادت دی۔ قسم بخدا! وہ سچ بولنے والوں میں سے ہے۔ اور جب پانچویں بار آئی تو انہیں کہا گیا: اے ہلال! تو اللہ تعالیٰ سے ڈر، کیونکہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے کم اور آسان ہے اور بلاشبہ یہ پانچویں شہادت تجھ پر عذاب کو ثابت کر دے گی۔ تو انہوں نے عرض کی: قسم بخدا! اللہ تعالیٰ مجھے اس پر عذاب نہیں دے گا جیسا کہ اس نے اس پر مجھے کوڑے نہیں لگائے۔ چنانچہ انہوں نے پانچویں بار یہ شہادت دے دی کہ اللہ تعالیٰ کی اس پر لعنت ہو اگر وہ جھوٹوں میں سے ہے۔ پھر اس عورت کو کہا گیا: تو شہادت دے۔ پس اس نے بھی چار بار شہادت دی: قسم بخدا! وہ جھوٹ بولنے والوں میں سے ہے۔ جب پانچویں بار آئی تو اسے کہا گیا: تو اللہ تعالیٰ سے ڈر۔ کیونکہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے آسان ہے۔ اور بلاشبہ یہ پانچویں بار ثابت کرنے والی ہے جو تجھ پر عذاب کو ثابت کر دے گی۔ پس وہ تھوڑا سا جھجکی۔ پھر اس نے کہا: قسم بخدا! میں اپنی قوم کو رسوا نہیں کروں گی۔ اور پھر اس نے پانچویں بار شہادت دے دی کہ اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو اگر وہ (اس کا خاوند) سچ بولنے والوں میں سے ہے۔ پھر رسول اللہ علیہ السلام نے ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی اور فیصلہ فرمادیا کہ اس کے بچے کو باپ کی نسبت سے نہ بلایا جائے اور نہ اس (عورت) پر زنا کی تہمت لگائی جائے اور نہ اس کے بچے پر تہمت لگائی جائے اور جس کسی نے اس پر یا اس کے بچے پر تہمت لگائی تو اس پر حد ہوگی۔ اور یہ فیصلہ بھی فرمایا کہ آدمی پر اس عورت کے لیے مکان اور خوراک (یعنی سکنیٰ اور نفقہ) مہیا

Marfat.com

کرنا لازم نہیں، کیونکہ یہ دونوں بغیر طلاق کے جدا ہوئے ہیں اور عورت سے خاوند فوت بھی نہیں ہوا ہے۔ مزید فرمایا: اگر یہ بھورے بالوں والا، ہلکے اور خفیف سرین والا، گردن اور کمر کے درمیان حصہ کے موٹاپے والا اور پتلی پنڈلیوں والا بچہ جنے تو وہ ہلال کا ہوگا۔ اور اگر گندمی رنگ والا، گھنگھریالے بالوں والا، موٹے اور مضبوط اعضاء والا، موٹی پنڈلیوں والا اور ابھرے ہوئے سرین والا بچہ جنے تو وہ اس کا ہوگا جس کے ساتھ اسے تہمت لگائی گئی ہے۔ پس اس نے گندمی رنگ والا، گھنگھریالے بالوں والا، مضبوط اعضاء والا، موٹی پنڈلیوں والا اور ابھرے ہوئے سرین والا بچہ جنا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر ایمان (یعنی لعان کی شہادتیں) نہ ہوتیں تو یقیناً میں اس عورت کے ساتھ کچھ کرتا (جو دوسروں کے لیے باعث عبرت ہوتا) عکرمہ نے کہا: وہ لڑکا اس کے بعد مضر کا امیر بن گیا لیکن اسے باپ کی نسبت سے نہ پکارا جاتا تھا۔ (بعض نسخوں میں مضر کی بجائے مصر ہے کہ وہ کسی شہر کا امیر مقرر رہا۔ واللہ اعلم)

1924۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعَ عَمْرٌو سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَالِي قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَلِكَ[1] أَبْعَدُ لَكَ

حضرت سفیان بن عیینہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمرو نے حضرت سعید بن جبیر کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو لعان کرنے والوں کو فرمایا: تم دونوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔ تم دونوں میں سے ایک یقیناً جھوٹا ہے (مرد کو فرمایا: اب) تجھے اس (عورت) پر کوئی راہ نہیں ہے (یعنی کوئی اختیار نہیں ہے)۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میرا مال۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا کوئی مال نہیں۔ اگر تو نے اس پر سچ بولا ہے تو وہ مال وہ ہے جس کے عوض تو نے اس کی شرمگاہ کو اپنے لیے حلال قرار دیا اور اگر تو نے اس پر جھوٹ بولا ہے تو پھر وہ مہر مانگنا تیرے لیے اور بعید ہے (یعنی یہ تیری شان کے لائق نہیں کہ تو اس پر دو زیادتیوں کو جمع کرے ایک اس کی عزت کے بارے قول اور دوسرا مال کا مطالبہ۔)

1925۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ قَذَفَ امْرَأَتَهُ قَالَ فَرَّقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ يُرَدِّدُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَأَبَيَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: ایک آدمی نے اپنی عورت پر تہمت لگائی ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے بنی عجلان کے دو بھائی بہن (مراد عویمر اور اس کی بیوی ہے) کے درمیان تفریق کردی اور فرمایا: اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے، کیا تم میں سے کوئی توبہ کرتا ہے۔

1۔ ایک نسخہ میں فَذَاكَ ہے۔

Marfat.com

آپ تین بار تک اس کلمہ کو دہراتے رہے۔ لیکن ان دونوں نے انکار کیا۔ تو پھر آپ ﷺ نے ان کے درمیان تفریق کر دی۔

1926۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَأَتَهُ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد الَّذِي تَفَرَّدَ بِهِ مَالِكٌ قَوْلُهُ وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ وَقَالَ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي حَدِيثِ اللِّعَانِ وَأَنْكَرَ حَمْلَهَا فَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى إِلَيْهَا[1]

حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک آدمی نے اپنی بیوی سے لعان کیا اور اس نے اس کے بچے کی نفی کر دی (کہ یہ بچہ میرا نہیں)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی اور بچے کو عورت کے ساتھ ملا دیا۔

ابو داؤد نے کہا ہے: وہ قول جس کے ساتھ مالک منفرد ہیں وہ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے بچے کو عورت کے ساتھ ملا دیا۔ اور یونس نے زہری سے اور انہوں نے سہل بن سعد سے حدیث لعان میں ذکر کیا ہے کہ اس نے اس عورت کے حمل کا انکار کر دیا۔ پس اس عورت کے بیٹے کو اسی کی نسبت سے بلایا جاتا تھا۔

بَابُ إِذَا شَكَّ فِي الْوَلَدِ (اس کا بیان کہ جب بچے کے بارے میں شک ہو)

1927۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي جَاءَتْ بِوَلَدٍ أَسْوَدَ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ قَالَ إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا قَالَ فَأَنَّى تُرَاهُ قَالَ عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ قَالَ وَهَذَا عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَهُوَ حِينَئِذٍ يُعَرِّضُ بِأَنْ يَنْفِيَهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ وَإِنِّي أُنْكِرُهُ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بنی فزارہ کا ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: (یا رسول اللہ! ﷺ) میری عورت نے سیاہ رنگ کا بچہ جنا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: ان کے رنگ کیا ہیں؟ اس نے عرض کی: سرخ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا ان میں کوئی گندمی رنگ کا اونٹ بھی ہے؟ اس نے عرض کی: بلاشبہ ان میں گندمی رنگ کا اونٹ بھی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کہاں سے دکھائی دینے لگا (یعنی وہ کہاں سے آ گیا)؟ اس نے عرض کی: ممکن ہے کسی رگ نے اسے کھینچ لیا ہو۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ممکن ہے (تیرے بچے سے بھی) کسی رگ نے (سرخ رنگ کو) کھینچ لیا ہو۔

حسن بن علی، عبدالرزاق اور معمر نے زہری سے اسی اسناد کے ساتھ اسی کی ہم معنی روایت بیان کی ہے (اس میں یہ ہے)

1۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

Marfat.com

اور وہ اس وقت اس بچے کی نفی کرنے کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔

احمد بن صالح، ابن وہب، یونس نے ابن شہاب سے، انہوں نے ابو سلمہ سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ ایک اعرابی حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: میری بیوی نے سیاہ رنگ کا بچہ جنا ہے اور میں اس کا انکار کرتا ہوں۔ اور آگے مذکورہ روایت کی طرح ذکر کی۔

فائدہ: مذکورہ روایات سے معلوم ہوا کہ صرف رنگ وغیرہ کی عدم مناسبت کی وجہ سے بچے کا انکار کرنا اور عورت پر اتنی رسوا کن تہمت عائد کرنا قطعاً درست نہیں۔

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي الِانْتِفَاءِ (بچے کی نفی کے بارے شدت اور سختی کا بیان)

1928۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ حِينَ نَزَلَتْ آيَةُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَدْخَلَتْ عَلَى قَوْمٍ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ وَلَنْ يُدْخِلَهَا اللَّهُ جَنَّتَهُ وَأَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهُ وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ احْتَجَبَ اللَّهُ مِنْهُ وَفَضَحَهُ عَلَى رُءُوسِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا جس وقت لعان کرنے والوں کے بارے میں آیت نازل ہوئی کہ جس کسی عورت نے اسے (یعنی بچے کو اس قوم میں داخل کیا جو اس میں سے نہیں ہے (یعنی زنا سے بچہ جن کر اس کی نسبت خاوند کی طرف کر دی) تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ (کی رحمت میں) سے کوئی شے نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ اسے ہرگز اپنی جنت میں داخل نہیں فرمائے گا۔ اور جس کسی مرد نے اپنے بچے کا انکار کیا حالانکہ وہ اس کی طرف دیکھ رہا ہوتا ہے (کہ وہ بچہ اسی کا ہے) تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دیدار سے محروم رکھے گا اور (قیامت کے دن) اگلی پچھلی تمام مخلوق کے سامنے اسے رسوا کرے گا۔

بَابٌ فِي ادِّعَاءِ وَلَدِ الزِّنَا (زنا سے پیدا ہونے والے بچے کے بارے دعویٰ کرنے کا بیان)۔

1929۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ سَلْمٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الذَّيَّالِ حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا مُسَاعَاةَ فِي الْإِسْلَامِ مَنْ سَاعَى فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَدْ لَحِقَ بِعَصَبَتِهِ وَمَنِ ادَّعَى وَلَدًا مِنْ غَيْرِ رِشْدَةٍ فَلَا يَرِثُ وَلَا يُورَثُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام میں مساعاۃ (لونڈیوں سے بذریعہ زنا کمائی کرانا) نہیں ہے۔ اور جس کسی نے زمانہ جاہلیت میں مساعاۃ کی (اور زنا سے پیدا ہونے والے بچے کا نسب زانی سے ثابت کر دیا) تو وہ اپنے عصبہ (یعنی وارث مرد زانی) سے مل جائے گا (ہم اس سے کوئی تعرض نہ کریں گے۔) (لیکن اب) جس نے بغیر نکاح اور ملکیت کے بچے کا دعویٰ کیا تو نہ بچہ اس کا وارث ہوگا اور نہ ہی اسے بچے کا وارث بنایا جائے گا۔

Marfat.com

فائدہ: زمانہ جاہلیت میں یہ رواج عام تھا کہ لوگ اپنی باندیوں سے بذریعہ زنا کمائی کراتے تھے اور زنا کی ایک مخصوص اجرت رکھتے تھے اور پیدا ہونے والا بچہ زانی کی طرف منسوب ہوتا تھا اور ایسا کرنا اس معاشرہ میں معیوب نہ تھا۔ اسلام نے آ کر اس لعنت کو ختم کیا۔

1930۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ ح وحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ وَهُوَ أَشْبَعُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى أَنَّ كُلَّ مُسْتَلْحَقٍ اسْتُلْحِقَ بَعْدَ أَبِيهِ الَّذِي يُدْعَى لَهُ ادَّعَاهُ وَرَثَتُهُ فَقَضَى أَنَّ كُلَّ مَنْ كَانَ مِنْ أَمَةٍ يَمْلِكُهَا يَوْمَ أَصَابَهَا فَقَدْ لَحِقَ بِمَنْ اسْتَلْحَقَهُ وَلَيْسَ لَهُ مِمَّا قُسِمَ قَبْلَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ شَيْءٌ(1) وَمَا أَدْرَكَ مِنْ مِيرَاثٍ لَمْ يُقْسَمْ فَلَهُ نَصِيبُهُ وَلَا يَلْحَقُ إِذَا كَانَ أَبُوهُ الَّذِي يُدْعَى لَهُ أَنْكَرَهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَمَةٍ لَمْ يَمْلِكْهَا أَوْ مِنْ حُرَّةٍ عَاهَرَ بِهَا فَإِنَّهُ لَا يَلْحَقُ بِهِ وَلَا يَرِثُ وَإِنْ كَانَ الَّذِي يُدْعَى لَهُ هُوَ ادَّعَاهُ فَهُوَ وَلَدُ زِنْيَةٍ مِنْ حُرَّةٍ كَانَ أَوْ أَمَةٍ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ زَادَ وَهُوَ وَلَدُ زِنًا لِأَهْلِ أُمِّهِ مَنْ كَانُوا حُرَّةً أَوْ أَمَةً وَذَلِكَ فِيمَا اسْتُلْحِقَ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ فَمَا اقْتُسِمَ مِنْ مَالٍ قَبْلَ الْإِسْلَامِ فَقَدْ مَضَى

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ ہر وہ بچہ جو زنا سے پیدا ہوا ہو اسے اس کے اس باپ سے ملایا جائے جس کی نسبت سے اسے بلایا جاتا ہے (یعنی اس کے باپ کی موت کے بعد) اس کے ورثاء بھی اس کا دعویٰ کریں۔ تو آپ ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا: کہ ہر وہ بچہ جو ایسی لونڈی سے ہو جس کا وہ اس دن مالک ہو (جس دن) اس نے اس سے مجامعت کی تو وہ بچہ اس کے ساتھ مل جائے گا جس نے اسے اپنے ساتھ ملایا اور اس کے لیے اس میراث میں سے کوئی شے نہیں ہوگی جو اس سے پہلے تقسیم کر دی گئی اور جو میراث اس نے پائی کہ ابھی تک تقسیم نہیں کی گئی تو اس کے لیے اس میں حصہ ہوگا۔ اور وہ بچہ اس کے ساتھ نہیں ملے گا جس کی نسبت کا زندگی میں وہ باپ انکار کرتا ہو جس کی نسبت سے اسے پکارا جاتا تھا (اگرچہ اس کے ورثاء اسے ملانا بھی چاہیں) اور اگر وہ بچہ ایسی لونڈی سے ہو جس کا وہ مالک نہیں تھا یا کسی آزاد عورت سے ہو جس کے ساتھ (اس بچے کے باپ نے) زنا کیا۔ تو نہ ہی وہ اس کے ساتھ ملے گا اور نہ ہی وارث بنے گا۔ اگرچہ جس کی نسبت سے اسے پکارا جاتا ہے وہ اس کا دعویٰ بھی کرے، کیونکہ وہ ولد الزنا ہے، چاہے وہ آزاد عورت سے ہو یا لونڈی سے۔

محمود بن خالد نے بیان کیا کہ میرے باپ نے محمد بن راشد سے اسی اسناد کے ساتھ حدیث بیان کی ہے اور یہ زائد ذکر کیا ہے کہ وہ ولد الزنا اپنی ماں کے گھر والوں کے ساتھ ملے گا، چاہے اس کی ماں آزاد ہو یا لونڈی ہو اور اسے اس مال میں ملایا جائے گا جو اول اسلام میں موجود ہو اور جو مال اسلام سے پہلے تقسیم کر دیا گیا، تحقیق وہ گزر گیا (یعنی اس میں اس کا کوئی حصہ نہ ہوگا)۔

1۔ ایک نسخہ میں شیء نہیں ہے۔

Marfat.com

بَابٌ فِي الْقَافَةِ (قیافہ شناسی کا بیان)

1931 ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى وَابْنُ السَّرْحِ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ مُسَدَّدٌ وَابْنُ السَّرْحِ يَوْمًا مَسْرُورًا وَقَالَ عُثْمَانُ تُعْرَفُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ أَيْ عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ رَأَى زَيْدًا وَأُسَامَةَ قَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا بِقَطِيفَةٍ وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ قَالَ أَبُو دَاوُد كَانَ أُسَامَةُ أَسْوَدَ وَكَانَ زَيْدٌ أَبْيَضَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَأَسَارِيرُ وَجْهِهِ لَمْ يَحْفَظْهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد أَسَارِيرُ وَجْهِهِ هُوَ تَدْلِيسٌ مِنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ إِنَّمَا سَمِعَ الْأَسَارِيرَ مِنْ غَيْرِهِ قَالَ وَالْأَسَارِيرُ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَغَيْرِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ صَالِحٍ يَقُولُ كَانَ أُسَامَةُ أَسْوَدَ شَدِيدَ السَّوَادِ مِثْلَ الْقَارِ وَكَانَ زَيْدٌ أَبْيَضَ مِثْلَ الْقُطْنِ(1)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ مسدد اور ابن سرح نے بیان کیا: اس دن آپ ﷺ انتہائی خوش تھے۔ اور عثمان نے کہا: آپ کے چہرے کے خطوط خوشی کے سبب پہچانے جا رہے تھے (یعنی چمک رہے تھے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تو نہیں جانتی کہ مجزز مدلجی (ایک قیافہ شناس کا نام ہے) نے زید اور اسامہ (رضی اللہ عنہما) کو دیکھا ہے۔ وہ دونوں اپنے سر (اور چہرے وغیرہ کو) چادر کے ساتھ ڈھانپے ہوئے تھے اور ان کے پاؤں ظاہر تھے۔ تو اس نے کہا: بلاشبہ یہ پاؤں آپس میں ایک دوسرے کا حصہ ہیں (یعنی یہ دونوں باپ بیٹا ہیں) ابوداؤد نے کہا: حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا رنگ سیاہ تھا اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کا رنگ سفید تھا۔

قتیبہ اور لیث نے ابن شہاب سے اسی اسناد اور معنی کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اس میں کہا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ ﷺ انتہائی مسرت کی حالت میں میرے پاس تشریف لائے اور آپ کے چہرے کے خطوط چمک رہے تھے۔ ابوداؤد نے کہا کہ اساریر وجهه کو ابن عیینہ نے محفوظ نہیں کیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اساریر وجهه یہ ابن عیینہ کی جانب سے تدلیس ہے۔ انہوں نے یہ الفاظ زہری سے نہیں سنے۔ بلکہ کسی اور سے الاساریر سنا ہے۔ اور الاساریر لیث وغیرہ کی حدیث میں ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: میں نے احمد بن صالح کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی رنگت تارکول کی مثل انتہائی زیادہ سیاہ تھی اور حضرت زید رضی اللہ عنہ روئی کی مثل سفید تھے۔

بَابُ مَنْ قَالَ بِالْقُرْعَةِ إِذَا تَنَازَعُوا فِي الْوَلَدِ

اس کا بیان کہ جب بچے کے بارے میں اختلاف ہو جائے تو قرعہ ڈالا جائے

1932 ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْأَجْلَحِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْخَلِيلِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ

1 ۔ ایک نسخہ میں قالت دخل علی تا آخر نہیں ہے۔

Marfat.com

كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ أَتَوْا عَلِيًّا يَخْتَصِمُونَ إِلَيْهِ فِي وَلَدٍ وَقَدْ وَقَعُوا عَلَى امْرَأَةٍ فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ فَقَالَ لِاثْنَيْنِ مِنْهُمَا طِيبَا بِالْوَلَدِ لِهَذَا فَغَلَيَا ثُمَّ قَالَ لِاثْنَيْنِ طِيبَا بِالْوَلَدِ لِهَذَا فَغَلَيَا ثُمَّ قَالَ لِاثْنَيْنِ طِيبَا بِالْوَلَدِ لِهَذَا فَغَلَيَا فَقَالَ أَنْتُمْ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ إِنِّي مُقْرِعٌ بَيْنَكُمْ فَمَنْ قُرِعَ فَلَهُ الْوَلَدُ وَعَلَيْهِ لِصَاحِبَيْهِ ثُلُثَا الدِّيَةِ فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَجَعَلَهُ لِمَنْ قُرِعَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم حَتَّى بَدَتْ أَضْرَاسُهُ أَوْ نَوَاجِذُهُ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں حضور نبی کریم علیہ السلام کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ علیہ السلام کے پاس یمن سے ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کی: اہل یمن میں سے تین آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، وہ آپ کے پاس بچے کے بارے میں جھگڑ رہے تھے۔ صورت حال یہ تھی کہ ان تمام نے ایک ہی طہر میں ایک عورت کے ساتھ مجامعت کی تھی۔ تو آپ نے ان میں سے دو کو علیحدہ کر کے کہا۔ تم دونوں بطیب خاطر بچہ اس (تیسرے) کو عطا کر دو (مگر وہ نہ مانے) اور بھڑک گئے۔ پھر آپ نے دوسرے دو کو کہا کہ دونوں بطیب خاطر بچہ اس (تیسرے) کے حوالے کر دو۔ (لیکن وہ نہ مانے) اور بھڑک گئے پھر آپ نے دو کو علیحدہ کیا اور کہا: تم دونوں برضا ورغبت بچہ اس (تیسرے) کے حوالے کر دو مگر انہوں نے بھی انکار کر دیا اور بھڑک گئے۔ تو پھر آپ نے کہا: تم تمام جھگڑا کرنے والے شرکاء ہو۔ لہٰذا میں تمہارے درمیان قرعہ اندازی کرتا ہوں۔ پس جس کا نام قرعہ اندازی میں نکلے گا بچہ اس کے لیے ہوگا اور اس پر اپنے دونوں ساتھیوں کے لیے دو ثلث دیت ہوگی (یعنی لونڈی کی قیمت)۔ پھر آپ نے ان کے درمیان قرعہ ڈالا اور بچہ اسے عطا کر دیا جس کے نام قرعہ نکلا۔ (یہ سن کر) رسول اللہ علیہ السلام اتنا ہنسے یہاں تک کہ آپ کی کچلیاں یا ڈاڑھیں ظاہر ہو گئیں۔

1933- حَدَّثَنَا خُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ صَالِحٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ أُتِيَ عَلِيٌّ رضي الله عنه بِثَلَاثَةٍ وَهُوَ بِالْيَمَنِ وَقَعُوا عَلَى امْرَأَةٍ فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ فَسَأَلَ اثْنَيْنِ أَتُقِرَّانِ لِهَذَا بِالْوَلَدِ قَالَا لَا حَتَّى سَأَلَهُمْ جَمِيعًا فَجَعَلَ كُلَّمَا سَأَلَ اثْنَيْنِ قَالَا لَا فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالَّذِي صَارَتْ عَلَيْهِ الْقُرْعَةُ وَجَعَلَ عَلَيْهِ ثُلُثَيِ الدِّيَةِ قَالَ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْخَلِيلِ أَوِ ابْنِ الْخَلِيلِ قَالَ أُتِيَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه فِي امْرَأَةٍ وَلَدَتْ مِنْ ثَلَاثَةٍ نَحْوَهُ لَمْ يَذْكُرِ الْيَمَنَ وَلَا النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم وَلَا قَوْلَهُ طِيبَا بِالْوَلَدِ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تین آدمی لائے گئے درآنحالیکہ آپ یمن میں تھے۔ ان تمام نے ایک عورت کے ساتھ ایک ہی طہر میں مجامعت کی تھی۔ تو آپ نے دو سے پوچھا: کیا تم دونوں اس تیسرے کے لیے بچے کا اقرار کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں۔ یہاں تک کہ آپ نے ان تمام سے اسی طرح پوچھا۔ پس جب بھی آپ نے دو سے پوچھا تو انہوں نے کہا: نہیں۔ پس آپ نے ان کے درمیان قرعہ ڈالا اور بچے کو اس کے ساتھ ملا دیا جس کے نام پر قرعہ نکلا اور اس پر دیت کے دو ثلث بھی ڈال دیے۔ راوی کہتے ہیں: اس کا ذکر حضور نبی کریم علیہ السلام کے

Marfat.com

پاس ہوا تو آپ ﷺ خوب ہنسے۔ یہاں تک کہ آپ کی ڈاڑھیں ظاہر ہو گئیں۔

عبید اللہ بن معاذ نے بیان کیا ہے کہ میرے باپ نے ہمیں بتایا اور شعبہ نے سلمہ سے اور اس نے شعبی سے سنا اور انہوں نے خلیل سے یا ابن خلیل سے بیان کیا کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت کے بارے میں مقدمہ لایا گیا جس نے تین آدمیوں سے ایک بچہ جنا تھا۔ انہوں نے اس روایت میں نہ یمن کا ذکر کیا، نہ حضور نبی کریم ﷺ کا اور نہ ہی یہ قول ذکر کیا: طیبا بالولد۔

بَابٌ فِي وُجُوهِ النِّكَاحِ الَّتِي كَانَ يَتَنَاكَحُ بِهَا أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ

ان وجوہ نکاح کا بیان جن کے مطابق اہل جاہلیت نکاح کرتے تھے

1934۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رضي الله عنها زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النِّكَاحَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَنْحَاءٍ فَكَانَ مِنْهَا نِكَاحُ النَّاسِ الْيَوْمَ يَخْطُبُ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ وَلِيَّتَهُ فَيُصْدِقُهَا ثُمَّ يَنْكِحُهَا وَنِكَاحٌ آخَرُ كَانَ الرَّجُلُ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ إِذَا طَهُرَتْ مِنْ طَمْثِهَا أَرْسِلِي إِلَى فُلَانٍ فَاسْتَبْضِعِي مِنْهُ وَيَعْتَزِلُهَا زَوْجُهَا وَلَا يَمَسُّهَا أَبَدًا حَتَّى يَتَبَيَّنَ حَمْلُهَا مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي تَسْتَبْضِعُ مِنْهُ فَإِذَا تَبَيَّنَ حَمْلُهَا أَصَابَهَا زَوْجُهَا إِنْ أَحَبَّ وَإِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ رَغْبَةً فِي نَجَابَةِ الْوَلَدِ فَكَانَ هَذَا النِّكَاحُ يُسَمَّى نِكَاحَ الِاسْتِبْضَاعِ وَنِكَاحٌ آخَرُ يَجْتَمِعُ الرَّهْطُ دُونَ الْعَشَرَةِ فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ كُلُّهُمْ يُصِيبُهَا فَإِذَا حَمَلَتْ وَوَضَعَتْ وَمَرَّ لَيَالٍ بَعْدَ أَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا أَرْسَلَتْ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَسْتَطِعْ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَنْ يَمْتَنِعَ حَتَّى يَجْتَمِعُوا عِنْدَهَا فَتَقُولُ لَهُمْ قَدْ عَرَفْتُمُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِكُمْ وَقَدْ وَلَدْتُ وَهُوَ ابْنُكَ يَا فُلَانُ فَتُسَمِّي مَنْ أَحَبَّتْ مِنْهُمْ بِاسْمِهِ فَيَلْحَقُ بِهِ وَلَدُهَا وَنِكَاحٌ رَابِعٌ يَجْتَمِعُ النَّاسُ الْكَثِيرُ فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ لَا تَمْتَنِعُ مِمَّنْ جَاءَهَا وَهُنَّ الْبَغَايَا كُنَّ يَنْصِبْنَ عَلَى أَبْوَابِهِنَّ رَايَاتٍ يَكُنَّ عَلَمًا لِمَنْ أَرَادَهُنَّ دَخَلَ عَلَيْهِنَّ فَإِذَا حَمَلَتْ فَوَضَعَتْ حَمْلَهَا جُمِعُوا لَهَا وَدَعَوْا لَهُمُ الْقَافَةَ ثُمَّ أَلْحَقُوا وَلَدَهَا بِالَّذِي يَرَوْنَ فَالْتَاطَهُ وَدُعِيَ ابْنَهُ لَا يَمْتَنِعُ مِنْ ذَلِكَ فَلَمَّا بَعَثَ اللَّهُ مُحَمَّدًا ﷺ هَدَمَ نِكَاحَ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ كُلَّهُ إِلَّا نِكَاحَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ الْيَوْمَ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی کہ زمانہ جاہلیت میں چار طرح کے نکاح ہوتے تھے۔ پس ان میں سے ایک تو لوگوں کے درمیان آج کی طرح نکاح تھا کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کی طرف اس کی ولیہ کے نکاح کے بارے پیغام بھیجتا تھا اور وہ اس کا مہر مقرر کرتا اور پھر اس کا نکاح کرتا تھا۔ دوسرا نکاح یہ تھا کہ ایک آدمی اپنی بیوی کو کہتا جب وہ اپنے حیض سے پاک ہوتی کہ تو فلاں آدمی کو بلا بھیج اور تو اس سے نطفہ حاصل کر (یعنی اس سے جماع کروا) (اس دوران) اس عورت کا خاوند اس سے علیحدہ رہتا اور اسے کبھی مس بھی نہ کرتا یہاں تک کہ اس کا حمل اس آدمی سے ظاہر ہو جاتا جس سے اس نے نطفہ لیا تھا۔ پس جب اس کا حمل ظاہر ہو جاتا تو پھر اس کا

Marfat.com

خاوند اگر پسند کرتا تو اس سے مجامعت کرتا۔ وہ بچے کی شرافت و نجابت میں رغبت رکھنے کی خاطر اس طرح کرتے تھے (یعنی وہ اپنے خاندان میں شرافت و نجابت لانے کی خاطر اس طرح کے آدمی کو اپنے ہاں دعوت دیتے تھے یا اپنی عورت کو اس کے پاس نطفہ لینے کے لیے بھیجتے تھے) اس نکاح کو نکاح الاستبضاع کا نام دیا جاتا تھا۔ ایک اور نکاح یہ تھا کہ دس سے کم افراد کا ایک گروہ جمع ہوتا اور وہ تمام کے تمام ایک عورت کے پاس داخل ہوتے اور اس سے جماع کرتے۔ جب وہ حاملہ ہو جاتی اور پھر وضع حمل کر لیتی اور اسے اپنا حمل وضع کرنے کے بعد چند راتیں گزر جاتیں، تو وہ انہیں بلا بھیجتی اور ان میں سے کوئی آدمی بھی انکار کی قدرت نہ رکھتا، یہاں تک کہ وہ اس کے پاس جمع ہو جاتے، پھر وہ انہیں کہتی: تم اپنے معاملے کے بارے میں جانتے ہو (یعنی جو کچھ تم نے کیا اس سے تم واقف ہو) تحقیق میں نے بچہ جن دیا ہے اور اے فلاں! وہ تیرا بیٹا ہے۔ پس وہ ان میں سے جس کا نام لینا پسند کرتی، اس کا نام لے دیتی اور پھر اس کا بچہ اس کے ساتھ مل جاتا تھا (یعنی اسی کی طرف منسوب ہو جاتا تھا) اور چوتھی قسم کا نکاح یہ تھا کہ بہت سے لوگ اکٹھے ہوتے تھے اور وہ ایک عورت کے پاس داخل ہوتے تھے۔ اور جو بھی اس کے پاس آتا وہ اس سے انکار نہ کرتی تھی۔ اور وہ بغایا ہیں (یعنی طوائفیں وغیرہ) وہ اپنے دروازوں پر جھنڈے نصب کرتی تھیں اور وہی اس کے لیے نشان اور علامت ہوتے تھے اور جو ان کا ارادہ کرتا وہ ان پر داخل ہو جاتا۔ پس جب حاملہ ہو جاتی اور اپنا حمل وضع کر لیتی تو وہ تمام اس کے پاس اکٹھے ہوتے اور وہ اپنے لیے قیافہ شناس بلاتے۔ پھر وہ اس کے بچے کو اس کے ساتھ ملا دیتے تھے جس کے بارے میں وہ قیافہ کے ذریعے جانتے اور وہ اسی کا بیٹا پکارا جاتا، وہ اس سے قطعاً انکار نہ کر سکتا تھا۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے حضور نبی رحمت محمد مصطفی ﷺ کو مبعوث فرمایا تو اہل جاہلیت کے تمام نکاحوں کو ختم کر دیا، گرا دیا سوائے اہل اسلام کے نکاح کے جو کہ آج کل مروج ہے (اور یہی نکاح کی اقسام سے پہلی قسم ہے)۔

بَاب الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ (بچہ صاحب فراش کا ہے، کا بیان)

1935۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُسَدَّدٌ[1]، قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي ابْنِ أَمَةِ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدٌ أَوْصَانِي أَخِي عُتْبَةُ إِذَا قَدِمْتُ مَكَّةَ أَنْ أَنْظُرَ إِلَى ابْنِ أَمَةِ زَمْعَةَ فَأَقْبِضَهُ فَإِنَّهُ ابْنُهُ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أَخِي ابْنُ أَمَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِي عَنْهُ[2] يَا سَوْدَةُ زَادَ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيثِهِ وَقَالَ هُوَ أَخُوكَ يَا عَبْدُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کے بارے میں جھگڑا کیا۔ حضرت سعد نے کہا: میرے بھائی عتبہ نے مجھے وصیت کی ہے کہ جب میں مکہ آؤں تو زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کی دیکھ بھال کروں اور اس پر قبضہ کر لوں کیونکہ وہ اس کا بیٹا ہے اور عبد بن زمعہ نے کہا: میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا میرا بھائی ہے۔ یہ میرے باپ کی فراش سے پیدا ہوا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے واضح

1۔ ایک نسخہ میں مسدد بن مُسَرْهَدٍ ہے۔　2۔ ایک نسخہ میں مِنْهُ ہے۔

Marfat.com

طور پر عتبہ کے مشابہ دیکھا اور آپ نے فرمایا: بچہ صاحب فراش کا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہے (لیکن اس کے باوجود فرمایا) اے سودہ! تو لڑکے سے پردہ کیا کر۔ مسدد نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: اے عبد! وہ تیرا بھائی ہے۔

فائدہ: فراش سے مراد زوجہ ہے یا امۃ موطوۃ، احناف کے نزدیک زوجہ کا فراش ہونا نفس عقد سے ثابت ہو جاتا ہے جب کہ لونڈی کے لیے تب ثابت ہوتا ہے جب آقا کی وطی سے بچہ پیدا ہو جائے اور وہ اس کا اقرار بھی کرلے کہ یہ میرا بچہ ہے۔ فراش کی تین قسمیں ہیں: قوی، متوسط اور ضعیف۔ پہلی کا اطلاق زوجہ منکوحہ پر ہے، دوسری کا مصداق ام ولد لونڈی ہے اور تیسری قسم کا اطلاق امہ مملوکہ موطوءہ پر ہوتا ہے۔

1936 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ فُلَانًا ابْنِي عَاهَرْتُ بِأُمِّهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا دِعْوَةَ فِي الْإِسْلَامِ ذَهَبَ أَمْرُ الْجَاهِلِيَّةِ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ فلاں میرا بیٹا ہے۔ میں نے زمانہ جاہلیت میں اس کی ماں سے زنا کیا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام میں ایسا کوئی دعویٰ نہیں ہے، دور جاہلیت کے احکام (اور رسم و رواج) ختم ہو چکے ہیں۔ (اب) بچہ صاحب فراش کے لیے ہے اور زانی کے لیے پتھر ہے (یعنی زانی کے لیے سوائے رسوائی اور ذلت کے اور کچھ نہیں۔ بعض نے پتھر سے رجم کی طرف اشارہ مراد لیا ہے)۔

1937 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ أَبُو يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَبَاحٍ قَالَ زَوَّجَنِي أَهْلِي أَمَةً لَهُمْ رُومِيَّةً فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ مِثْلِي فَسَمَّيْتُهُ عَبْدَ اللهِ ثُمَّ وَقَعْتُ عَلَيْهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ مِثْلِي فَسَمَّيْتُهُ عُبَيْدَ اللهِ ثُمَّ طَبِنَ لَهَا غُلَامٌ لِأَهْلِي رُومِيٌّ يُقَالُ لَهُ يُوحَنَّهْ فَرَاطَنَهَا بِلِسَانِهِ فَوَلَدَتْ غُلَامًا كَأَنَّهُ وَزَغَةٌ مِنَ الْوَزَغَاتِ فَقُلْتُ لَهَا مَا هَذَا فَقَالَتْ هَذَا لِيُوحَنَّهْ فَرَفَعْنَا إِلَى عُثْمَانَ أَحْسَبُهُ قَالَ مَهْدِيٌّ قَالَ فَسَأَلَهُمَا فَاعْتَرَفَا فَقَالَ لَهُمَا أَتَرْضَيَانِ أَنْ أَقْضِيَ بَيْنَكُمَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَى أَنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ وَأَحْسَبُهُ قَالَ فَجَلَدَهَا وَجَلَدَهُ وَكَانَا مَمْلُوكَيْنِ

حضرت رباح نے بیان کیا ہے کہ میرے گھر والوں نے میری شادی اپنی ایک رومی لونڈی سے کی تو میں نے اس کے ساتھ جماع کیا۔ پس اس نے میری مثل سیاہ رنگ کا ایک بچہ جنا۔ میں نے اس کا نام عبداللہ رکھا۔ پھر میں نے اس کے ساتھ مجامعت کی۔ تو اس نے میری طرح ایک سیاہ رنگ کا بچہ جنا اور میں نے اس کا نام عبیداللہ رکھا۔ پھر میرے گھر والوں کا ایک رومی غلام بھی تھا جس کا نام یوحنہ تھا۔ وہ اس کی نیت کو سمجھ گیا (یا اس نے اسے خراب کیا اور پھسلا لیا) اور اپنی زبان میں اس سے اشاراتی گفتگو کی۔ پھر اس نے ایک بچہ جنا گویا کہ وہ گرگٹوں میں سے ایک گرگٹ تھا (یعنی وہ رومیوں کی طرح سرخ رنگ

Marfat.com

کا تھا) تو میں نے اسے کہا: یہ کیا ہے؟ تو اس نے جواب دیا: یہ یوحنہ کا ہے۔ پس ہم نے یہ مقدمہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس پیش کیا۔ (میں یہ گمان کرتا ہوں کہ مہدی نے کہا: قال فسئالهما) پس آپ نے ان دونوں کو بلا کر پوچھا تو ان دونوں نے اعتراف کر لیا۔ پھر آپ نے ان دونوں کو کہا: کیا تم اس پر راضی ہو کہ میں تمہارے درمیان رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کی طرح فیصلہ کروں؟ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ بچہ صاحب فراش کے لیے ہے اور پھر اس لونڈی اور غلام دونوں کو کوڑے لگائے حالانکہ وہ دونوں مملوک تھے۔

بَاب مَنْ أَحَقُّ بِالْوَلَدِ (اس کا بیان کہ بچے کی پرورش کا حق دار کون ہے؟)

1938۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ أَبِي عَمْرٍو يَعْنِي الْأَوْزَاعِيَّ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنِي هَذَا كَانَ بَطْنِي لَهُ وِعَاءً وَثَدْيِي لَهُ سِقَاءً وَحِجْرِي لَهُ حِوَاءً وَإِنَّ أَبَاهُ طَلَّقَنِي وَأَرَادَ أَنْ يَنْتَزِعَهُ[1] مِنِّي فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْتِ أَحَقُّ بِهِ مَا لَمْ تَنْكِحِي

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ ایک عورت نے (بارگاہ نبوت میں) عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ یہ میرا بیٹا ہے۔ میرا پیٹ اس کے لیے ظرف تھا، میری چھاتی اس کے لیے سیرابی کا محل تھی اور میری گود اس کے لیے جائے حفاظت تھی۔ اس کے باپ نے مجھے طلاق دے دی ہے اور وہ اسے مجھ سے چھیننے کا ارادہ رکھتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو اس کی زیادہ حق دار ہے جب تک تو (کسی غیر سے) نکاح نہ کرے۔

1939۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ أَنَّ أَبَا مَيْمُونَةَ سَلْمَى مَوْلًى مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ رَجُلَ صِدْقٍ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَارِسِيَّةٌ مَعَهَا ابْنٌ لَهَا فَادَّعَيَاهُ وَقَدْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَقَالَتْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَرَطَنَتْ لَهُ بِالْفَارِسِيَّةِ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اسْتَهِمَا عَلَيْهِ وَرَطَنَ لَهَا بِذَلِكَ فَجَاءَ زَوْجُهَا فَقَالَ مَنْ يُحَاقُّنِي فِي وَلَدِي فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اللَّهُمَّ إِنِّي لَا أَقُولُ هَذَا إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَنَا قَاعِدٌ عِنْدَهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي وَقَدْ سَقَانِي مِنْ بِئْرِ أَبِي عِنَبَةَ وَقَدْ نَفَعَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اسْتَهِمَا عَلَيْهِ فَقَالَ زَوْجُهَا مَنْ يُحَاقُّنِي فِي وَلَدِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَذَا أَبُوكَ وَهَذِهِ أُمُّكَ فَخُذْ بِيَدِ أَيِّهِمَا شِئْتَ فَأَخَذَ بِيَدِ أُمِّهِ فَانْطَلَقَتْ بِهِ

حضرت ہلال بن اسامہ سے روایت ہے کہ ابو میمونہ سلمی جو کہ اہل مدینہ کا آزاد کردہ غلام تھا اور سچا آدمی تھا، اس نے بیان کیا: اس اثناء میں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا رہتا کہ آپ کے پاس ایک فارسی عورت آئی، اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا۔ دونوں ہی اس کے داعی تھے (یعنی آدمی کہتا تھا کہ بیٹے کا میں زیادہ حق رکھتا ہوں اور عورت کہتی تھی: میں

1۔ ایک نسخہ میں أَنْ يَنْتَزِعَهُ ہے۔

Marfat.com

اس کا زیادہ حق رکھتی ہوں) درآنحالیکہ اس کے خاوند نے اسے طلاق دے رکھی تھی۔ تو اس عورت نے کہا: اے ابو ہریرہ! اور اس نے آپ کے ساتھ فارسی میں گفتگو کی۔ میرا خاوند چاہتا ہے کہ وہ میرا بیٹا لے جائے۔ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں اس پر قرعہ اندازی کرو۔ اور آپ نے بھی اسے فارسی زبان میں بتا دیا۔ پھر اس کا خاوند آیا اور کہنے لگا: کون میرے ساتھ میرے بیٹے کے بارے میں جھگڑا کرے گا؟ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! میں یہ نہیں کہہ رہا۔ مگر اس لیے کہ میں نے ایک عورت کو سنا، وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور (اس وقت) میں آپ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میرا خاوند میرا بیٹا لینے کا ارادہ رکھتا ہے۔ حالانکہ وہ مجھے ابی عنبہ کے کنوئیں سے پانی پلاتا ہے اور میرے لیے انتہائی نفع بخش ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم دونوں اس کے بارے میں قرعہ اندازی کرو۔ تو اس کے خاوند نے کہا: کون میرے بچے کے بارے میں جھگڑ سکتا ہے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے (اس بچے کو) کہا: یہ تیرا باپ ہے اور یہ تیری ماں ہے تو ان میں سے جس کا چاہے ہاتھ پکڑ لے۔ چنانچہ اس نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ لیا اور وہ اسے لے کر چلی گئی۔

1940۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رضى الله عنه قَالَ خَرَجَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ إِلَى مَكَّةَ فَقَدِمَ بِابْنَةِ حَمْزَةَ فَقَالَ جَعْفَرٌ أَنَا آخُذُهَا أَنَا أَحَقُّ بِهَا ابْنَةُ عَمِّي وَعِنْدِي خَالَتُهَا وَإِنَّمَا الْخَالَةُ أُمٌّ فَقَالَ عَلِيٌّ أَنَا أَحَقُّ بِهَا ابْنَةُ عَمِّي وَعِنْدِي ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ أَحَقُّ بِهَا فَقَالَ زَيْدٌ أَنَا أَحَقُّ بِهَا أَنَا خَرَجْتُ إِلَيْهَا وَسَافَرْتُ وَقَدِمْتُ بِهَا فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَذَكَرَ حَدِيثًا قَالَ وَأَمَّا الْجَارِيَةُ فَأَقْضِي بِهَا لِجَعْفَرٍ تَكُونُ مَعَ خَالَتِهَا وَإِنَّمَا الْخَالَةُ أُمٌّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى بِهَذَا الْخَبَرِ وَلَيْسَ بِتَمَامِهِ قَالَ وَقَضَى بِهَا لِجَعْفَرٍ وَقَالَ إِنَّ [1] خَالَتَهَا عِنْدَهُ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى أَنَّ إِسْمَعِيلَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ هَانِئٍ وَهُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا خَرَجْنَا مِنْ مَكَّةَ تَبِعَتْنَا بِنْتُ حَمْزَةَ تُنَادِي يَا عَمِّ يَا عَمِّ فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ دُونَكِ بِنْتَ عَمِّكِ فَحَمَلَتْهَا فَقَصَّ الْخَبَرَ قَالَ وَقَالَ جَعْفَرٌ ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْتِي فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ ﷺ لِخَالَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ گئے اور وہاں سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو لے آئے۔ تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا: اسے میں اپنے پاس رکھوں گا کیونکہ اپنے چچا کی بیٹی کا زیادہ حق میں رکھتا ہوں اور میرے پاس (یعنی میرے نکاح میں) اس کی خالہ ہے اور خالہ ماں ہی ہوتی ہے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس کا زیادہ حق رکھتا ہوں۔ یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور میرے پاس رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی ہے اور وہ اس کی زیادہ حقدار ہیں۔ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس کا زیادہ حق رکھتا ہوں کیونکہ میں اس کے لیے (گھر سے) نکلا اور میں نے سفر کیا اور میں اسے لے کر آیا۔ پس حضور نبی مکرم ﷺ تشریف لائے۔ آپ کے سامنے معاملہ پیش ہوا تو

1۔ ایک نسخہ میں لأنّ ہے۔

Marfat.com

آپ ﷺ نے فرمایا: اس بچی کا فیصلہ حضرت جعفر کے لیے ہے۔ یہ اپنی خالہ کے ساتھ رہے گی کیونکہ خالہ ماں ہوتی ہے۔

محمد بن عیسیٰ، سفیان نے ابی فروہ عن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کی سند سے یہ خبر بیان کی ہے اور یہ مکمل نہیں ہے۔ اس میں بیان کیا کہ آپ ﷺ نے لڑکی کے بارے میں حضرت جعفر کے حق میں فیصلہ فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ ان کے نکاح میں اس کی خالہ ہے۔

عباد بن موسیٰ نے بیان کیا ہے کہ اسماعیل بن جعفر نے اسرائیل عن ابی اسحاق عن ہانی وہبیرہ عن علی کی سند سے انہیں بتایا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم مکہ مکرمہ سے نکلے تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہمارے پیچھے چل پڑی اور وہ پکارنے لگی: اے چچا! اے چچا! پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے اٹھالیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر (اپنی رفیقۂ حیات حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے حوالے کیا) اور فرمایا: یہ لو، اپنے چچا کی بیٹی۔ (حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی چچا بھی تھے)۔ پس انہوں نے اسے اٹھالیا۔ اور پھر آگے وہی حدیث بیان کی اور بیان کیا کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور میرے نکاح میں اس کی خالہ ہے۔ پس حضور نبی کریم ﷺ نے اس بچی کے بارے میں فیصلہ اس کی خالہ کے حق میں کیا اور فرمایا: خالہ ماں کے قائم مقام ہوتی ہے (یعنی ماں کی طرح ہوتی ہے)۔

بَابٌ فِي عِدَّةِ الْمُطَلَّقَةِ (مطلقہ کی عدت کا بیان)

1941۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْبَهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ الْأَنْصَارِيَّةِ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا طُلِّقَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَكُنْ لِلْمُطَلَّقَةِ عِدَّةٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حِينَ طُلِّقَتْ أَسْمَاءُ بِالْعِدَّةِ لِلطَّلَاقِ فَكَانَتْ أَوَّلَ مَنْ أُنْزِلَتْ فِيهَا الْعِدَّةُ لِلْمُطَلَّقَاتِ

حضرت اسماء بنت یزید بن سکن انصاریہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اسے طلاق دی گئی اور (اس وقت) مطلقہ کے لیے کوئی عدت نہ تھی۔ تو جب حضرت اسماء کو طلاق ہوئی تب اللہ تعالیٰ نے طلاق کی عدت کا حکم نازل فرمایا۔ پس وہ پہلی عورت ہے جس کے بارے میں طلاق والی عورتوں کے لیے عدت کا حکم نازل کیا گیا۔

بَابٌ فِي نَسْخِ مَا اسْتُثْنِيَ بِهِ مِنْ عِدَّةِ الْمُطَلَّقَاتِ

مطلقات کی عدت کے بارے میں آیت سے جو منسوخ ہے اس کا بیان

1942۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَقَالَ وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ فَنُسِخَ مِنْ ذَلِكَ وَقَالَ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "طلاق والی عورتیں تین قروء تک اپنے آپ کو

Marfat.com

روکے رکھیں"۔ اس حکم سے وہ مستثنیٰ ہیں جن کے بارے میں یہ فرمایا: "اور تمہاری عورتوں میں سے جو حیض سے مایوس اور ناامید ہو جائیں اگر تمہیں شبہ ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے (اسی طرح ان کی عدت بھی ہے جنہیں ابھی حیض شروع ہی نہ ہوا ہو اور جو عورتیں حاملہ ہیں ان کی عدت وضع حمل ہے) اور مزید فرمایا: "پھر جن عورتوں کو مس کرنے سے پہلے پہلے تم طلاق دے دو تو تمہارے لیے ان پر کوئی عدت نہیں کہ تم اسے شمار کرو"۔ (تو یہ تمام صورتیں مذکورہ آیت کے حکم سے مستثنیٰ ہیں)۔

بَابٌ فِي الْمُرَاجَعَةِ (رجعت کا بیان)

1943 - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ طَلَّقَ حَفْصَةَ ثُمَّ رَاجَعَهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دی اور پھر رجوع فرما لیا۔

بَابٌ فِي نَفَقَةِ الْمَبْتُوتَةِ (وہ عورت جسے طلاق بائن دی گئی اس کے نفقہ کا بیان)

1944 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَكِيلَهُ بِشَعِيرٍ فَتَسَخَّطَتْهُ فَقَالَ وَاللهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ وَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ تِلْكَ امْرَأَةٌ يَغْشَاهَا أَصْحَابِي اعْتَدِّي فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى تَضَعِينَ ثِيَابَكِ وَإِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ قَالَتْ فَكَرِهْتُهُ ثُمَّ قَالَ انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَنَكَحْتُهُ فَجَعَلَ اللهُ تَعَالَى فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا[1] وَاغْتَبَطْتُ بِهِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أَبَا حَفْصِ بْنَ الْمُغِيرَةِ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ فِيهِ وَأَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَنَفَرًا مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّ أَبَا حَفْصِ بْنَ الْمُغِيرَةِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَإِنَّهُ تَرَكَ لَهَا نَفَقَةً يَسِيرَةً فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَهَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَحَدِيثُ مَالِكٍ أَتَمُّ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ الْمَخْزُومِيَّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَخَبَرَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْسَتْ لَهَا نَفَقَةٌ وَلَا مَسْكَنٌ قَالَ فِيهِ وَأَرْسَلَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ لَا تَسْبِقِينِي بِنَفْسِكِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ[2] عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَطَلَّقَنِي

1۔ ایک نسخہ میں کثیرا نہیں ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں محمد بن جعفر ہے۔

Marfat.com

الْبَتَّةَ ثُمَّ سَاقَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ قَالَ فِيهِ وَلَا تُفَوِّتِينِي بِنَفْسِكِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ الشَّعْبِيُّ وَالْبَهِيُّ وَعَطَاءٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَاصِمٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ كُلُّهُمْ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا

حضرت فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ ابو عمرو بن حفص نے انہیں طلاق البتہ دی اور وہ خود (وہاں سے) غائب تھا۔ پس اس نے اپنا وکیل جو دے کر اس کی طرف بھیجا۔ پس آپ اسے ناراض ہونے لگیں۔ تو اس نے کہا: قسم بخدا! تیرے لیے ہمارے ذمے کوئی شے نہیں ہے۔ پس وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپ سے اس کے بارے میں ذکر کیا تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: تیرے لیے اس پر نفقہ لازم نہیں ہے اور آپ ﷺ نے اسے ام شریک کے گھر میں عدت گزارنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ پھر فرمایا: بلاشبہ وہ ایک ایسی عورت ہے جس کے پاس میرے اصحاب کی آمد و رفت رہتی ہے۔ پس تو ابن ام مکتوم کے گھر میں عدت گزار، کیونکہ وہ نابینا آدمی ہے، تجھے اپنے کپڑے اتارنے میں بھی (دقت نہیں ہوگی) اور جب تو حلال ہو جائے (یعنی عدت گزار لے) تو مجھے آگاہ کرنا۔ فاطمہ نے بیان کیا: جب میں عدت گزار چکی تو میں نے آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا (اور یہ بھی) کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابو جہم نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رہا ابو جہم، وہ تو اپنے کندھے سے ڈنڈا اتارتا ہی نہیں (یعنی تلخ مزاج ہے اور ستاتا رہتا ہے) اور رہا معاویہ، تو وہ فقیر اور تنگ دست ہے۔ اس کے پاس کوئی مال نہیں۔ لہٰذا تو اسامہ بن زید سے نکاح کر لے۔ اس نے عرض کی: میں تو اسے ناپسند کرتی ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسامہ بن زید سے نکاح کر لے۔ تو میں نے اس سے نکاح کر لیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس میں خیر کثیر (بہت زیادہ منافع اور فوائد) عطا فرمایا اور اس کے سبب مجھ پر رشک کیا جانے لگا۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا ہے کہ فاطمہ بنت قیس نے اسے بتایا کہ ابو حفص بن مغیرہ نے اسے تین طلاقیں دیں۔ آگے اس میں مذکورہ حدیث بیان کی اور یہ کہ خالد بن ولید اور بنی مخزوم کا ایک گروہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور آ کر عرض کی: یا نبی اللہ! ﷺ ابو حفص بن مغیرہ نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دے دی ہیں اور اس نے اس کے لیے تھوڑا سا نفقہ چھوڑا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے کوئی نفقہ نہیں۔ آگے وہی حدیث بیان کی اور مالک کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

محمود بن خالد، ولید، ابو عمرو نے یحییٰ سے ابو سلمہ نے بیان کیا کہ مجھے فاطمہ بنت قیس نے بتایا کہ ابو عمرو بن حفص مخزومی نے اسے تین طلاقیں دیں۔ آگے وہی حدیث اور خالد بن ولید کی خبر بیان کی اس میں کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے نہ نفقہ ہے اور نہ ہی رہنے کی جگہ لازم ہے۔ اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اس کی طرف پیغام بھیجا کہ اپنے بارے میں میری اجازت کے بغیر جلدی نہ کرنا (یعنی میری مشاورت کے بغیر کسی سے نکاح نہ کرنا)۔

قتیبہ بن سعید نے اسماعیل بن جعفر عن محمد بن عمرو عن یحییٰ عن ابی سلمہ، فاطمہ بنت قیس کی سند سے بیان کیا ہے کہ فاطمہ بنت قیس نے بیان کیا میں بنی مخزوم کے ایک آدمی کے نکاح میں تھی۔ اس نے مجھے طلاق بائن دی۔ پھر آگے مالک کی حدیث کی طرح بیان کی اور اس میں کہا (کہ آپ نے اسے فرمایا) تو اپنے آپ کو مجھ سے کھو نہ دینا (یعنی میری اطلاع کے بغیر کسی سے نکاح نہ کر لینا)۔ ابو داؤد نے کہا ہے: اسی طرح اسے شعبی، بہی اور عطاء نے عبد الرحمن بن عاصم سے اور ابو بکر بن ابی جہم تمام

Marfat.com

نے فاطمہ بنت قیس سے بیان کیا ہے کہ اس کے خاوند نے اسے تین طلاقیں دیں۔

1945 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلاثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ نَفَقَةً وَلا سُكْنَى

حضرت فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ ان کے خاوند نے انہیں تین طلاقیں دیں اور حضور نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے کوئی نفقہ اور سکنیٰ (رہائش کی جگہ) مقرر نہیں کیا۔

1946 - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ أَبِي حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَأَنَّ أَبَا حَفْصِ بْنَ الْمُغِيرَةِ طَلَّقَهَا آخِرَ ثَلاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَاسْتَفْتَتْهُ فِي خُرُوجِهَا مِنْ بَيْتِهَا فَأَمَرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الأَعْمَى فَأَبَى مَرْوَانُ أَنْ يُصَدِّقَ حَدِيثَ فَاطِمَةَ فِي خُرُوجِ الْمُطَلَّقَةِ مِنْ بَيْتِهَا قَالَ عُرْوَةُ وَأَنْكَرَتْ عَائِشَةُ رضی الله عنها عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَشُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَشُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ وَاسْمُ أَبِي حَمْزَةَ دِينَارٌ وَهُوَ مَوْلَى زِيَادٍ

ابن شہاب نے ابوسلمہ سے اور انہوں نے فاطمہ بنت قیس سے روایت کیا ہے کہ اس نے اسے بتایا کہ وہ ابوحفص بن مغیرہ کے نکاح میں تھی اور ابوحفص بن مغیرہ نے اسے تین طلاقوں میں سے آخری طلاق دی۔ پس اس کا خیال ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپ ﷺ سے اپنے بارے میں گھر سے نکلنے کا فتویٰ طلب کیا۔ تو آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ ابن ام مکتوم نابینا کے گھر منتقل ہو جائے۔ پس مروان نے اس سے انکار کیا ہے کہ وہ مطلقہ عورت کے اپنے گھر سے نکلنے کے بارے میں فاطمہ کی حدیث کی تصدیق کرے۔ عروہ نے کہا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فاطمہ بنت قیس کا انکار کیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا: اور اسی طرح اسے صالح بن کیسان، ابن جریج اور شعیب بن ابی حمزہ تمام نے زہری سے روایت کیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا: شعیب بن ابی حمزہ، اس میں ابی حمزہ کا نام دینار ہے اور وہ زیاد کا آزاد کردہ غلام ہے۔

1947 - حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَرْسَلَ مَرْوَانُ إِلَى فَاطِمَةَ فَسَأَلَهَا فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ أَبِي حَفْصٍ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَّرَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَعْنِي عَلَى بَعْضِ الْيَمَنِ فَخَرَجَ مَعَهُ زَوْجُهَا فَبَعَثَ إِلَيْهَا بِتَطْلِيقَةٍ كَانَتْ بَقِيَتْ لَهَا وَأَمَرَ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ أَنْ يُنْفِقَا عَلَيْهَا فَقَالا وَاللهِ مَا لَهَا نَفَقَةٌ إِلا أَنْ تَكُونَ حَامِلا فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لا نَفَقَةَ لَكِ إِلا أَنْ تَكُونِي حَامِلا وَاسْتَأْذَنَتْهُ فِي الانْتِقَالِ فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ أَيْنَ أَنْتَقِلُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ أَعْمَى تَضَعُ ثِيَابَهَا عِنْدَهُ وَلا يُبْصِرُهَا فَلَمْ تَزَلْ هُنَاكَ حَتَّى مَضَتْ عِدَّتُهَا فَأَنْكَحَهَا النَّبِيُّ ﷺ أُسَامَةَ فَرَجَعَ قَبِيصَةُ إِلَى مَرْوَانَ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ مَرْوَانُ لَمْ نَسْمَعْ هَذَا الْحَدِيثَ إِلا مِنِ امْرَأَةٍ فَسَنَأْخُذُ بِالْعِصْمَةِ الَّتِي وَجَدْنَا النَّاسَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ حِينَ بَلَغَهَا ذَلِكَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللهِ قَالَ اللهُ تَعَالَى فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ حَتَّى لا تَدْرِي

Marfat.com

لَعَلَّ اللهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا قَالَتْ فَأَيُّ أَمْرٍ يُحْدِثُ بَعْدَ الثَّلَاثِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَأَمَّا الزُّبَيْدِيُّ فَرَوَى الْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا حَدِيثَ عُبَيْدِ اللهِ بِمَعْنَى مَعْمَرٍ وَحَدِيثَ أَبِي سَلَمَةَ بِمَعْنَى عُقَيْلٍ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ قَبِيصَةَ بْنَ ذُؤَيْبٍ حَدَّثَهُ بِمَعْنًى دَلَّ عَلَى خَبَرِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ حِينَ قَالَ فَرَجَعَ قَبِيصَةُ إِلَى مَرْوَانَ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ

زہری نے عبیداللہ سے روایت کیا ہے انہوں نے بیان کیا کہ مروان نے فاطمہ کی طرف قاصد بھیجا اور اس سے صورت حال دریافت کی۔ تو اس نے اسے یہ خبر دی کہ ابوحفص کے نکاح میں تھی اور حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو یمن کے کچھ حصے پر امیر مقرر کیا۔ پس اس کا خاوند بھی ان کے ساتھ نکلا اور اس نے اس کی طرف تیسری طلاق بھیج دی جو اس کے لیے (تین میں سے) باقی تھی۔ اور اس نے عیاش بن ابی ربیعہ اور حارث بن ہشام کو یہ حکم دیا کہ وہ دونوں اسے خرچہ مہیا کریں۔ تو ان دونوں نے کہا: قسم بخدا! اس کے لیے کوئی نفقہ نہیں ہے۔ مگر یہ کہ وہ حاملہ ہوتی (تو پھر اس کے لیے نفقہ بھی ہوتا)۔ پس وہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے لیے کوئی نفقہ نہیں مگر یہ کہ تو حاملہ ہوتی۔ پھر اس نے آپ ﷺ سے اس مکان سے منتقل ہونے کی اجازت طلب کی۔ تو آپ ﷺ نے اسے اجازت عطا فرمادی۔ پھر اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میں کہاں منتقل ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابن ام مکتوم کے پاس۔ وہ نابینا ہے، تو اس کے پاس اپنے کپڑے اتار سکے گی اور وہ نہیں دیکھے گا۔ پس وہ وہیں رہی یہاں تک کہ اس کی عدت گزر گئی۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے اس کا نکاح اسامہ سے کر دیا۔ پس قبیصہ مروان کی طرف لوٹ کر گیا اور اسے اس بارے میں خبر دی۔ تو مروان نے کہا: ہم نے یہ حدیث نہیں سنی مگر ایک عورت سے۔ پس ہم اس صحیح اور درست کام کو لیں گے جس پر ہم نے لوگوں کو پایا۔ جب یہ خبر فاطمہ تک پہنچی تو اس نے کہا: میرے اور تمہارے درمیان کتاب اللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ "پس تم انہیں طلاق دو ان کی عدت (کے دنوں کے آغاز میں) (یہاں تک فرمایا) تم نہیں جانتے شاید اس کے بعد اللہ تعالیٰ کوئی نئی بات پیدا کر دے"۔ اس نے کہا: تین طلاقوں کے بعد کون سی نئی بات وہ پیدا فرمائے گا (یعنی اس میں رجعت کا کوئی امکان نہیں)۔

ابوداؤد نے کہا: اسی طرح اسے یونس نے زہری سے روایت کیا ہے اور رہے زبیدی، تو اس نے دونوں حدیثیں اکٹھی روایت کی ہیں۔ عبیداللہ کی حدیث معمر کی مثل اور ابوسلمہ کی حدیث عقیل کی مثل۔ اور محمد بن اسحاق نے اسے زہری سے روایت کیا ہے کہ قبیصہ بن ذؤیب نے اسے اس طرح بتایا جو عبیداللہ کی خبر پر دلالت کرتا ہے۔ جبکہ اس نے کہا: پس قبیصہ مروان کی طرف لوٹ کر گیا اور اسے اس بارے میں آگاہ کیا۔

بَاب مَنْ أَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ

اس شخص کا بیان جس نے فاطمہ بنت قیس کی روایت کا انکار کیا

1948۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنِي أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ

Marfat.com

الْجَامِعِ مَعَ الْأَسْوَدِ فَقَالَ أَتَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ مَا كُنَّا لِنَدَعَ كِتَابَ رَبِّنَا وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا ﷺ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَا نَدْرِي أَحَفِظَتْ ذَلِكَ [1] أَمْ لَا

ابو اسحاق نے بیان کیا ہے کہ میں جامع مسجد میں اسود کے ساتھ موجود تھا کہ فاطمہ بنت قیس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئی۔ تو آپ نے فرمایا: ہم ایسے نہیں ہیں کہ ہم اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی مکرم ﷺ کی سنت ایک عورت کے قول کے سبب چھوڑ دیں۔ ہم یہ نہیں جانتے آیا اسے بات یاد رہی ہے یا کہ نہیں۔

1949۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ عَابَتْ ذَلِكَ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا أَشَدَّ الْعَيْبِ يَعْنِي حَدِيثَ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ وَقَالَتْ إِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِي مَكَانٍ وَحْشٍ فَخِيفَ عَلَى نَاحِيَتِهَا فَلِذَلِكَ رَخَّصَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ قِيلَ لِعَائِشَةَ أَلَمْ تَرَيْ إِلَى قَوْلِ فَاطِمَةَ قَالَتْ أَمَا إِنَّهُ لَا خَيْرَ لَهَا فِي ذَلِكَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ فِي خُرُوجِ فَاطِمَةَ قَالَ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ مِنْ سُوءِ الْخُلُقِ

عبدالرحمن بن ابی الزناد نے ہشام بن عروہ سے اور انہوں نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فاطمہ بنت قیس کی حدیث پر سخت ترین تنقید کی اور آپ نے فرمایا کہ فاطمہ ایک وحشی اور کھنڈر نما مکان میں رہائش پذیر تھی۔ پس اس کی اطراف میں اس کے لیے خوف تھا۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اسے (وہاں سے نقل ہونے کی) رخصت عطا فرمادی۔

محمد بن کثیر اور سفیان نے عبدالرحمن بن قاسم عن ابیہ عن عروہ بن زبیر کی سند سے بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو کہا گیا: کیا آپ فاطمہ کے قول کی طرف نہیں دیکھتیں۔ تو انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں۔ لیکن اس میں اس کے لیے کوئی خیر اور بھلائی نہیں۔ ہارون بن زید نے بیان کیا: میرے باپ نے سفیان عن یحییٰ بن سعید عن سلیمان بن یسار کی سند سے فاطمہ کے اپنے گھر سے نکلنے کے بارے میں یہ بیان کیا ہے کہ اس کا سبب سوء خلق (بد اخلاق ہونا) ہے۔

1950۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَهُمَا يَذْكُرَانِ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَكَمِ الْبَتَّةَ فَانْتَقَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَرْسَلَتْ عَائِشَةُ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ فَقَالَتْ لَهُ اتَّقِ اللهَ وَارْدُدِ الْمَرْأَةَ إِلَى بَيْتِهَا فَقَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ غَلَبَنِي وَقَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيثِ الْقَاسِمِ أَوَ مَا بَلَغَكِ شَأْنُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَذْكُرَ حَدِيثَ فَاطِمَةَ فَقَالَ مَرْوَانُ إِنْ كَانَ بِكِ الشَّرُّ فَحَسْبُكِ مَا كَانَ بَيْنَ هَذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ

یحییٰ بن سعید نے قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار دونوں سے سنا کہ وہ ذکر کر رہے ہیں کہ یحییٰ بن سعید بن العاص نے

1۔ ایک نسخہ میں ذلک نہیں ہے۔

Marfat.com

عبدالرحمن بن حکم کی بیٹی کو طلاق البتہ دی۔ پس عبدالرحمن نے اسے (اس گھر سے) منتقل کر دیا۔ تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مروان بن حکم کی طرف پیغام بھیجا۔ وہ اس وقت مدینہ طیبہ کا امیر تھا اور اسے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ سے ڈر اور اس عورت کو اس کے پہلے گھر کی طرف واپس لوٹا دے (یعنی جس گھر میں اس پر عدت لازم ہوئی وہ اس میں گزارے) سلیمان کی حدیث میں ہے کہ مروان نے کہا: عبدالرحمن مجھ پر غالب آ گیا ہے (یعنی اس نے مجھے مجبور کر دیا ہے میں واپسی کا حکم نہیں دے سکتا) اور قاسم کی روایت میں ہے کہ مروان نے کہا: کیا آپ کے پاس فاطمہ بنت قیس کے واقعہ کی خبر نہیں پہنچی؟ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تیرا فاطمہ کی حدیث کا ذکر نہ کرنا باعث نقصان وضرر نہیں۔ تو مروان نے کہا: اگر آپ کے نزدیک وہاں (مکان کی تبدیلی کا سبب) شر تھا تو پھر آپ کے لیے یہ کافی ہے کہ یہاں بھی ان دونوں (یحییٰ بن سعید اور اس کی بیوی) کے درمیان وہی شر موجود ہے (لہٰذا مکان کی تبدیلی باعث حرج نہیں)۔

1951۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ حَدَّثَنَا مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدُفِعْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقُلْتُ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طُلِّقَتْ فَخَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا فَقَالَ سَعِيدٌ تِلْكَ امْرَأَةٌ فَتَنَتِ النَّاسَ إِنَّهَا كَانَتْ لَسِنَةً فَوُضِعَتْ عَلَى يَدَيِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى

میمون بن مہران نے بیان کیا ہے کہ میں مدینہ طیبہ میں آیا اور مجھے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے پاس لے جایا گیا۔ تو میں نے کہا: فاطمہ بنت قیس کو طلاق ہوئی اور وہ اپنے گھر سے نکل گئی۔ تو حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایک عورت ہے جس نے لوگوں کو فتنہ میں ڈال دیا ہے۔ وہ انتہائی زبان دراز تھی۔ پس اسے حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے پاس رکھا گیا جو کہ نابینا تھے۔

بَابٌ فِي الْمَبْتُوتَةِ تَخْرُجُ بِالنَّهَارِ (طلاق بائن والی عورت کے دن کے وقت باہر نکلنے کا بیان)

1952۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ طُلِّقَتْ خَالَتِي ثَلَاثًا فَخَرَجَتْ تَجُدُّ نَخْلًا لَهَا فَلَقِيَهَا رَجُلٌ فَنَهَاهَا فَأَتَتِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهَا اخْرُجِي فَجُدِّي نَخْلَكِ لَعَلَّكِ أَنْ تَصَدَّقِي مِنْهُ أَوْ تَفْعَلِي خَيْرًا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میری خالہ کو تین طلاقیں دی گئیں۔ پس وہ (دن کے وقت) اپنی کھجوریں توڑنے کے لیے (گھر سے) نکلی۔ تو اسے ایک آدمی ملا اور اس نے اسے (باہر نکلنے سے) منع کیا۔ پھر وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی اور صورت حال کا آپ کے سامنے ذکر کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نکل اور اپنی کھجوریں توڑ، شاید تو ان میں سے کچھ صدقہ کرے یا تو کوئی اچھا اور خیر کا عمل کرے۔

فائدہ: احناف کے نزدیک مطلقہ رجعیہ ہو یا بائنہ، اس کے لیے دن کے وقت اپنی ضرورت کے لیے نکلنا جائز نہیں اور مذکورہ حدیث کی توجیہ یہ ہے کہ مخصوص حالات کے پیش نظر یہ رخصت اس عورت کے ساتھ خاص ہے۔

Marfat.com

بَابُ نَسْخِ مَتَاعِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا بِمَا فَرَضَ لَهَا مِنَ الْمِيرَاثِ

میراث کے حصہ کے عوض متوفی عنہا زوجہا کیلئے نفقہ وغیرہ دینے کے منسوخ ہونے کا بیان

1953 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَنُسِخَ ذَلِكَ بِآيَةِ الْمِيرَاثِ بِمَا فَرَضَ لَهُنَّ مِنَ الرُّبُعِ وَالثُّمُنِ وَنُسِخَ أَجَلُ الْحَوْلِ بِأَنْ جُعِلَ أَجَلُهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "تم میں سے جو فوت ہو جاتے ہیں اور وہ اپنی ازواج چھوڑ جاتے ہیں تو وہ اپنی ازواج کے لیے ایک سال تک کے خرچہ کی وصیت کریں (اور) نہ نکلنے کی"۔ پس یہ حکم آیت میراث سے منسوخ ہو گیا اس حصہ کے عوض جو ان کے لیے ربع اور ثمن میں سے مقرر ہوا (یعنی اگر خاوند کی اولاد ہو تو ان کا حصہ آٹھواں ہو گا اور اگر اولاد نہ ہو تو ان کا حصہ چوتھا ہو گا) اور سال کی مدت اس آیت سے منسوخ ہو گئی جس میں (متوفی عنہا زوجہا کی عدت) چار مہینے دس دن مقرر کر دی گئی ہے۔

بَابُ إِحْدَادِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا (متوفی عنہا زوجہا کے سوگ منانے کا بیان)

1954 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ بِهَذِهِ الْأَحَادِيثِ الثَّلَاثَةِ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ فَدَعَتْ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ خَلُوقٌ أَوْ غَيْرُهُ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

حمید بن نافع نے زینب بنت ابی سلمہ سے روایت کیا ہے کہ اس نے انہیں ان تین احادیث کے بارے میں خبر دی۔ زینب نے بیان کیا: میں ام حبیبہ کے پاس گئی جب ان کا باپ ابو سفیان فوت ہوا۔ انہوں نے خوشبو منگائی جس میں خلوق یا اس کے علاوہ کچھ تھا اور اس سے ایک لڑکی کو کچھ لگائی۔ پھر اسے اپنے رخساروں پر لگا لیا (یعنی جو ہاتھوں کے ساتھ لگی ہوئی تھی اسے رخساروں پر مل لیا) اور پھر کہا: قسم بخدا! مجھے خوشبو کی کوئی حاجت نہیں۔ مگر یہ کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: وہ عورت جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتی ہے اس کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ وہ کسی میت پر تین راتوں سے زیادہ سوگ کا اظہار کرے بجز خاوند پر (سوگ کی مدت) چار مہینے اور دس دن ہے۔

1955 - قَالَتْ زَيْنَبُ وَدَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

Marfat.com

حضرت زینب نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس گئی جب کہ ان کا بھائی فوت ہوا تھا۔ تو انہوں نے خوشبو منگائی اور اس سے کچھ لگائی۔ پھر کہا: قسم بخدا! مجھے خوشبو کی کوئی حاجت تو نہیں، مگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے درآنحالیکہ آپ منبر پر تشریف فرما تھے کہ وہ عورت جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتی ہے اس کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ کسی میت پر تین راتوں سے زیادہ سوگ کا اظہار کرے، البتہ خاوند (کی موت پر) سوگ کی مدت چار مہینے اور دس دن ہے۔

1956۔ قَالَتْ زَيْنَبُ وَسَمِعْتُ أُمِّي أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ جَائَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدْ اشْتَكَتْ عَيْنَهَا أَفَنَكْحَلُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُولُ لَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ قَالَ حُمَيْدٌ فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ وَمَا تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ فَقَالَتْ زَيْنَبُ كَانَتْ الْمَرْأَةُ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيبًا وَلَا شَيْئًا حَتَّى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ تُؤْتَى بِدَابَّةٍ حِمَارٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ طَائِرٍ فَتَفْتَضُّ بِهِ فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطَى بَعْرَةً فَتَرْمِي بِهَا ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدُ مَا شَائَتْ مِنْ طِيبٍ أَوْ غَيْرِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد الْحِفْشُ بَيْتٌ صَغِيرٌ

زینب نے بیان کیا ہے اور میں نے یہ اپنی ماں ام سلمہ کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا: یارسول اللہ! ﷺ میری بیٹی کا خاوند فوت ہو گیا ہے اور اس کی آنکھیں درد کرتی ہیں، کیا ہم اسے سرمہ لگا سکتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ اس نے دو یا تین بار یہی عرض کی اور آپ ﷺ ہر بار فرماتے رہے: نہیں۔ بالآخر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ تو صرف چار مہینے اور دس دن ہیں حالانکہ زمانہ جاہلیت میں تم میں سے ہر کوئی سال کے اختتام پر مینگنیاں پھینک رہی ہوتی تھی۔ حمید نے کہا: میں نے زینب کو کہا: یہ سال کے آخر پر مینگنیاں پھینکنا کیا ہے؟ تو زینب نے بتایا: جب کسی عورت کا خاوند فوت ہو جاتا تھا تو وہ ایک تنگ و تاریک مکان میں داخل ہو جاتی اور انتہائی گھٹیا پھٹے پرانے کپڑے پہن لیتی، نہ خوشبو کو مس کرتی اور نہ کسی اور شے کو۔ یہاں تک کہ اس پر سال گزر جاتا۔ پھر ایک جانور لایا جاتا گدھا یا بکری یا کوئی پرندہ۔ پس وہ اس کے ساتھ اپنے بدن کا کوئی حصہ رگڑتی اور بہت کم ایسا ہوتا کہ وہ جس شے کے ساتھ عضو بدن کو رگڑتی (وہ زندہ رہتی) بلکہ وہ مر جاتی۔ پھر وہ باہر نکلتی۔ اسے ایک مینگنی دی جاتی اور وہ اسے پھینکتی۔ پس اس کے بعد وہ عدت سے نکل آتی اور اب وہ جو چاہے خوشبو وغیرہ میں سے لگائے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: حفش سے مراد چھوٹا سا کمرہ ہے۔

بَابٌ فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا تَنْتَقِلُ (متوفی عنہا زوجہا کے منتقل ہونے کا بیان)

1957۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ عَمَّتِهِ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَهِيَ أُخْتُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا جَائَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ تَسْأَلُهُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهَا فِي بَنِي خُدْرَةَ فَإِنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ أَعْبُدٍ لَهُ أَبَقُوا حَتَّى إِذَا

Marfat.com

كَانُوا بِطَرَفِ الْقَدُومِ لَحِقَهُمْ فَقَتَلُوهُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي فَإِنِّي لَمْ يَتْرُكْنِي فِي مَسْكَنٍ يَمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةٍ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَعَمْ قَالَتْ فَخَرَجْتُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ دَعَانِي أَوْ أَمَرَنِي فَدُعِيتُ لَهُ فَقَالَ كَيْفَ قُلْتِ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ الَّتِي ذَكَرْتُ مِنْ شَأْنِ زَوْجِي قَالَتْ فَقَالَ امْكُثِي فِي بَيْتِكِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُ فِيهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَسَأَلَنِي عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَاتَّبَعَهُ وَقَضَى بِهِ

زینب بنت کعب بن عجرہ نے بیان کیا ہے کہ فریعہ بنت مالک بن سنان جو کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی بہن ہے، نے اسے یہ خبر دی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور آپ ﷺ سے یہ پوچھنے لگی کہ وہ اپنے گھر والوں کی طرف بنی خدرہ میں لوٹ جائے۔ کیونکہ اس کا خاوند اپنے ان غلاموں کی تلاش میں نکلا تھا جو بھاگ گئے تھے۔ حتیٰ کہ جب وہ طرف قدوم (قوم کی جگہ کا نام ہے) میں تھے تو یہ ان سے جاملا لیکن انہوں نے اسے قتل کر دیا۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میں اپنے اہل کی طرف لوٹ جاؤں، کیونکہ اس نے مجھے ایسے مکان میں نہیں چھوڑا جس کا وہ خود مالک ہو اور نہ ہی نفقہ وغیرہ کچھ چھوڑا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ وہ بیان کرتی ہیں: پھر میں نکل گئی۔ یہاں تک کہ جب میں حجرہ میں تھی یا مسجد میں۔ تو آپ ﷺ نے مجھے بلایا، یا میرے بارے میں حکم دیا اور آپ ﷺ کے لیے بلایا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے کیسے کہا تھا۔ چنانچہ میں نے آپ ﷺ کو دوبارہ وہ قصہ سنایا جو میں نے اپنے خاوند کی حالت کے بارے بیان کیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھر میں ٹھہری رہ یہاں تک کہ عدت اپنے اختتام کو پہنچ جائے۔ وہ کہتی ہیں: پس میں نے اسی گھر میں چار مہینے دس دن عدت مکمل کی۔ پھر جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے (اپنے دور خلافت میں) مجھے بلا بھیجا۔ تو آپ نے اس کے بارے میں مجھ سے پوچھا۔ تو میں نے آپ کو اس سے آگاہ کیا۔ تو آپ نے اسی کی اتباع کی اور اسی کے مطابق فیصلہ کیا۔

بَابٌ مَنْ رَأَى التَّحَوُّلَ (ان کا بیان جو منتقل ہونے کے قائل ہیں)

1958۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَسَخَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللهِ تَعَالَى غَيْرَ إِخْرَاجٍ قَالَ عَطَاءٌ إِنْ شَاءَتْ اعْتَدَّتْ عِنْدَ أَهْلِهِ وَسَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ قَالَ عَطَاءٌ ثُمَّ جَاءَ الْمِيرَاثُ فَنَسَخَ السُّكْنَى تَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس آیت نے عورت کی عدت اپنے اہل کے پاس گزارنے کو منسوخ کر دیا ہے۔ پس اب وہ جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کا قول غَيْرَ إِخْرَاجٍ ہے (یعنی چاہے تو وہ خاوند کے گھر میں عدت گزارے یا وہاں سے کہیں اور منتقل ہو جائے)۔

عطاء نے کہا ہے: اگر وہ چاہے تو اپنے اہل کے ساتھ عدت گزارے اور اپنے وصیت کے گھر میں سکونت پذیر رہے۔ اور اگر چاہے تو (وہاں سے) نکل جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔ "پس اگر وہ نکل جائیں تو تم پر ان کے اس فعل میں

Marfat.com

کوئی گناہ نہیں''۔ عطاء نے بیان کیا: پھر آیت میراث نازل ہوئی اور اس سے سکنی بھی منسوخ ہو گیا، لہٰذا وہ جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے۔

بَاب فِيمَا تَجْتَنِبُهُ الْمُعْتَدَّةُ فِي عِدَّتِهَا

ان چیزوں کا بیان جن سے معتدہ عدت کے دوران اجتناب کرے

1959- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْجَرَّاحِ الْقُهُسْتَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ السَّهْمِيَّ عَنْ هِشَامٍ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ الْجَرَّاحِ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تُحِدُّ الْمَرْأَةُ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِيبًا إِلَّا أَدْنَى طُهْرَتِهَا إِذَا طَهُرَتْ مِنْ مَحِيضِهَا بِنُبْذَةٍ مِنْ قُسْطٍ أَوْ أَظْفَارٍ قَالَ يَعْقُوبُ مَكَانَ عَصْبٍ إِلَّا مَغْسُولًا وَزَادَ يَعْقُوبُ وَلَا تَخْتَضِبُ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَمَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمِسْمَعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي تَمَامِ حَدِيثِهِمَا قَالَ الْمِسْمَعِيُّ قَالَ يَزِيدُ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ فِيهِ وَلَا تَخْتَضِبُ وَزَادَ فِيهِ هَارُونُ وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ

حفصہ نے ام عطیہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی عورت اپنے خاوند کے سوا کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کا اظہار نہیں کرے گی۔ کیونکہ وہ اس (خاوند) پر چار مہینے اور دس دن سوگ منائے گی۔ وہ رنگا ہوا کپڑا نہیں پہنے گی سوائے عصب کے کپڑے کے۔ (عصب کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ ایسا کپڑا جسے بننے سے پہلے اس کے سوت میں گرہیں لگا دی جائیں اور پھر اسے رنگا جائے۔ تو اس سے وہ کپڑا مکمل طور پر رنگین نہیں ہوگا بلکہ کچھ سفید ہوگا اور کچھ رنگدار۔ اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد وہ یمنی چادر ہے جسے سفید بنا جائے اور پھر اسے رنگ دیا جائے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ یہ ایک بوٹی ہے جس سے کپڑوں کو رنگا جاتا ہے) (بذل المجہود ص 71 ج 11) نہ وہ سرمہ لگائے گی اور نہ خوشبو لگائے گی مگر جو اس کی طہارت کے قریب ہو۔ جب وہ اپنے حیض سے پاک ہو تو قسط اور اظفار (خوشبوؤں کے نام ہیں) میں سے تھوڑی سی لگا لے۔ اور یعقوب نے عصب کی جگہ کہا ہے: الا مغسولا یعنی وہ رنگین کپڑا نہ پہنے مگر دھلا ہوا۔ اور یعقوب نے یہ بھی کہا ہے: اور وہ مہندی بھی نہ لگائے گی۔

ہارون بن عبداللہ اور مالک بن عبدالواحد المسمعی دونوں نے بیان کیا کہ یزید بن ہارون نے ہشام عن حفصہ عن ام عطیہ کی سند سے حضور نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث بیان کی ہے اور ان دونوں کی حدیث مکمل نہیں ہے۔ مسمعی نے کہا ہے کہ یزید نے کہا: میں اسے نہیں جانتا مگر یہ کہ اس میں ہے وہ مہندی نہیں لگائے گی۔ اور ہارون نے اس میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: ولا تلبس ثوبا مصبوغا الا ثوب عصب۔

Marfat.com

1960 ـ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ حَدَّثَنِي بُدَيْلٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ قَالَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ وَلَا الْمُمَشَّقَةَ وَلَا الْحُلِيَّ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَكْتَحِلُ

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ عورت جس کا خاوند فوت ہو جائے وہ ایسے کپڑے نہ پہنے جو کسم سے رنگے ہوئے ہوں اور نہ وہ جو گیرو (سرخ مٹی) سے رنگے ہوئے ہوں۔ نہ کوئی زیور پہنے، نہ مہندی لگائے اور نہ ہی وہ سرمہ لگائے۔

1961 ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ الضَّحَّاكِ يَقُولُ أَخْبَرَتْنِي أُمُّ حَكِيمٍ بِنْتُ أَسِيدٍ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ زَوْجَهَا تُوُفِّيَ وَكَانَتْ تَشْتَكِي عَيْنَيْهَا فَتَكْتَحِلُ بِالْجِلَاءِ قَالَ أَحْمَدُ الصَّوَابُ بِكُحْلِ الْجِلَاءِ فَأَرْسَلَتْ مَوْلَاةً لَهَا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَأَلَتْهَا عَنْ كُحْلِ الْجِلَاءِ فَقَالَتْ لَا تَكْتَحِلِي بِهِ إِلَّا مِنْ أَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ يَشْتَدُّ عَلَيْكِ فَتَكْتَحِلِينَ بِاللَّيْلِ وَتَمْسَحِينَهُ بِالنَّهَارِ ثُمَّ قَالَتْ عِنْدَ ذَلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم حِينَ تُوُفِّيَ أَبُو سَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ عَلَى عَيْنِي صَبِرًا فَقَالَ مَا هَذَا يَا أُمَّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ إِنَّمَا هُوَ صَبِرٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ فِيهِ طِيبٌ قَالَ إِنَّهُ يَشُبُّ الْوَجْهَ فَلَا تَجْعَلِيهِ إِلَّا بِاللَّيْلِ وَتَنْزِعِينَهُ بِالنَّهَارِ وَلَا تَمْتَشِطِي بِالطِّيبِ وَلَا بِالْحِنَّاءِ فَإِنَّهُ خِضَابٌ قَالَتْ قُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ أَمْتَشِطُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِالسِّدْرِ تُغَلِّفِينَ بِهِ رَأْسَكِ

ام حکیم بنت اسید نے اپنی ماں سے یہ بیان کیا ہے کہ ان کا خاوند فوت ہوا اور ان کی آنکھیں دکھنے لگیں۔ تو وہ جلاء کے ساتھ سرمہ لگانے لگیں۔ (جلاء ایک خاص قسم کا سرمہ ہے)۔ احمد نے کہا ہے: درست بکحل الجلاء ہے؟ چنانچہ انہوں نے اپنی لونڈی کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تا کہ وہ آپ سے جلاء کے سرمہ کے بارے پوچھے۔ تو انہوں نے فرمایا: تو اس کے ساتھ سرمہ نہ لگا مگر ایسی حالت میں کہ اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہو۔ وہ تجھ پر انتہائی شدید ہو جائے۔ پس تو رات کے وقت سرمہ لگالے اور دن کے وقت اسے صاف کر لے۔ پھر اس وقت ام سلمہ نے کہا: جب میرے خاوند ابو سلمہ فوت ہوئے تو رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے درآنحالیکہ میں اپنی آنکھوں پر ایلوا لگائے ہوئے تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام سلمہ! یہ کیا ہے؟ تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ یہ ایلوا ہے، اس میں خوشبو نہیں ہوتی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ یہ چہرے کو چمکا دیتا ہے۔ پس تو اسے رات کے وقت لگا دیا کر اور دن کے وقت اسے اتار دیا کر اور خوشبو اور مہندی لگا کر کنگھی نہ کر کیونکہ وہ خضاب ہے۔ وہ فرماتی ہیں: میں نے عرض کی کون سی شے کے ساتھ میں کنگھی کروں۔ یارسول اللہ! ﷺ بیری کے پتوں کے ساتھ جن کے ساتھ تو اپنے سر کو ڈھانپ لے (یعنی بیری کے پتے پیس کر ان کے ساتھ سر میں لیپ کر دے اور پھر پانی کے ساتھ اسے دھو کر کنگھی کر لے۔)

بَابٌ فِي عِدَّةِ الْحَامِلِ (حاملہ عورت کی عدت کا بیان)

1962 ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ

Marfat.com

عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ يَأْمُرُهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ فَيَسْأَلَهَا عَنْ حَدِيثِهَا وَعَمَّا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم حِينَ اسْتَفْتَتْهُ فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهُ أَنَّ سُبَيْعَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَهُوَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْشَبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَا لِي أَرَاكِ مُتَجَمِّلَةً لَعَلَّكِ تَرْتَجِينَ النِّكَاحَ إِنَّكِ وَاللهِ مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتَّى تَمُرَّ عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ قَالَتْ سُبَيْعَةُ فَلَمَّا قَالَ لِي ذَلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي حِينَ أَمْسَيْتُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَفْتَانِي بِأَنِّي قَدْ حَلَلْتُ حِينَ وَضَعْتُ حَمْلِي وَأَمَرَنِي بِالتَّزْوِيجِ إِنْ بَدَا لِي قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَا أَرَى بَأْسًا أَنْ تَتَزَوَّجَ حِينَ وَضَعَتْ وَإِنْ كَانَتْ فِي دَمِهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَقْرَبُهَا زَوْجُهَا حَتَّى تَطْهُرَ

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے بیان کیا ہے کہ اس کے باپ نے عمر بن عبد اللہ بن ارقم زہری کی طرف لکھا اور اسے حکم دیا کہ وہ سبیعہ بنت حارث اسلمیہ کے پاس جائے اور اس سے اس کی حدیث کے بارے میں پوچھے جو رسول اللہ ﷺ نے اسے اس وقت فرمائی تھی جب اس نے آپ سے مسئلہ دریافت کیا تھا۔ پس عمر بن عبد اللہ نے عبد اللہ بن عتبہ کی طرف لکھا اور اسے یہ خبر دی کہ سبیعہ نے اسے بتایا ہے کہ وہ سعد بن خولہ کے نکاح میں تھی۔ وہ بنی عامر بن لوی میں سے تھے اور غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ پس حجۃ الوداع میں ان کا وصال ہو گیا اور اس وقت وہ حاملہ تھیں۔ پس زیادہ وقت نہ گزرا تھا کہ اس نے اپنے خاوند کی وفات کے بعد اپنا بچہ جن دیا۔ جب وہ نفاس سے پاک ہو گئی تو اس نے پیغام نکاح دینے والوں کے لیے بناؤ سنگھار کیا۔ پس اس کے پاس بنو عبد الدار کا ایک آدمی ابو سنابل بن بعکک آیا اور اسے کہا: مجھے کیا ہے کہ میں تجھے بناؤ سنگھار کیے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ شاید تو نکاح کی خواہش و آرزو رکھتی ہے۔ قسم بخدا! تو نکاح نہیں کر سکتی یہاں تک کہ تجھ پر چار مہینے اور دس دن گزر جائیں۔ سبیعہ نے بیان کیا کہ جب اس نے مجھے اس طرح کہا: تو میں نے شام کے وقت اپنے اوپر کپڑے کو لپیٹا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہو گئی اور آپ ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا۔ تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ جب سے میں نے اپنا حمل وضع کیا ہے میں حلال ہو چکی ہوں اور آپ ﷺ نے مجھے شادی کرنے کا حکم دیا، اگر میرے لیے ضروری ہو۔

ابن شہاب نے کہا: میں کوئی حرج نہیں دیکھتا کہ وہ شادی کر لے جب کہ وہ حمل وضع کر لے۔ اگرچہ اسے نفاس کا خون جاری ہو، مگر یہ کہ اس کا خاوند اس کے قریب نہ جائے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے (یعنی نکاح ہو جائے مگر مجامعت طہارت سے قبل جائز نہ ہو گی)۔

1963۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا وَقَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ مَنْ شَاءَ لَاعَنْتُهُ لَأُنْزِلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرَى بَعْدَ الْأَرْبَعَةِ الْأَشْهُرِ وَعَشْرًا

Marfat.com

اعمش نے مسلم سے، انہوں نے مسروق سے اور انہوں نے عبداللہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: جو چاہے میں اس سے لعان کرتا ہوں کہ چھوٹی سورۃ النساء (یعنی سورۂ طلاق) اربعۃ اشھر وعشرا کے بعد نازل ہوئی۔ اس لیے وہ اس کی ناسخ ہے۔ یعنی حاملہ کی عدت چار ماہ دس دن کی بجائے وضع حمل ہے)۔

بَابٌ فِي عِدَّةِ أُمِّ الْوَلَدِ (ام ولد کی عدت کا بیان)

1964۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُمْ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ مَطَرٍ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لَا تُلَبِّسُوا عَلَيْنَا سُنَّةً قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى سُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ يَعْنِي أُمَّ الْوَلَدِ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ہم پر سنت کو نہ چھپاؤ۔ ابن مثنی نے بیان کیا: ہمارے نبی علیہ السلام کی سنت یہ ہے کہ ام ولد کا خاوند فوت ہونے کی صورت میں اس کی عدت چار مہینے اور دس دن ہے۔

فائدہ: اس کی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ ام ولد شادی شدہ ہو اور اس کے خاوند سے پہلے آقا فوت ہو تو اس سے وہ آزاد ہو جائے گی۔ بعد ازاں خاوند فوت ہو تو پھر اس کی عدت چار ماہ دس دن ہوگی اور اگر صورت حال اس کے برعکس ہو تو اس کی عدت نصف ہوگی (ہکذا فی بذل المجہود ص73 ج11)۔

بَابُ الْمَبْتُوتَةِ لَا يَرْجِعُ إِلَيْهَا زَوْجُهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

مطلقۂ ثلاث کی طرف خاوند رجوع نہیں کر سکتا یہاں تک کہ وہ کسی غیر سے شادی کر لے

1965۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ يَعْنِي ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يُوَاقِعَهَا أَتَحِلُّ لِزَوْجِهَا الْأَوَّلِ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ لِلْأَوَّلِ حَتَّى تَذُوقَ عُسَيْلَةَ الْآخَرِ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں۔ پھر اس نے اس کے سوا دوسرے زوج سے شادی کی اور وہ اس کے پاس داخل ہوا۔ پھر اسے اس کے ساتھ جماع کرنے سے پہلے ہی طلاق دے دی، کیا وہ عورت اپنے پہلے خاوند کے لیے حلال ہو جائے گی؟ تو آپ نے روایت کیا کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: وہ عورت پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ دوسرے کا شہد چکھ لے اور وہ اس کا شہد چکھ لے (یعنی ایک دوسرے سے جماع کی لذت حاصل کر لیں)۔

بَابٌ فِي تَعْظِيمِ الزِّنَا (زنا کے گناہ کے عظیم ہونے کا بیان)

1966۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ فَقُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ

Marfat.com

مَخَافَةَ أَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ قَالَ وَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى تَصْدِيقَ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ الْآيَةَ

عمرو بن شرحبیل نے عبداللہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تو اللہ تعالیٰ کے لیے شریک بنائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا فرمایا ہے۔ میں نے پھر عرض کی: اس کے بعد کون سا گناہ بڑا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنے بچے کو اس خوف سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گا۔ میں نے عرض کی: پھر اس کے بعد کون سا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔ راوی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی مکرم ﷺ کے قول کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی: ''وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کو الٰہ نہیں پکارتے اور حق کے سوا کسی ایسے نفس کو قتل نہیں کرتے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو اور نہ وہ زنا کرتے ہیں''۔ الآیہ۔

1967۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ جَاءَتْ مِسْكِينَةٌ[1] لِبَعْضِ الْأَنْصَارِ فَقَالَتْ إِنَّ سَيِّدِي يُكْرِهُنِي عَلَى الْبِغَاءِ فَنَزَلَ فِي ذَلِكَ وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ

ابوالزبیر نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ مسکینہ کسی انصاری کی لونڈی تھی۔ وہ آئی اور اس نے عرض کی: میرا آقا مجھے زنا پر مجبور کرتا ہے۔ تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ (اور تم باندیوں کو زنا پر مجبور نہ کرو)۔

1968۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ غَفُورٌ لَهُنَّ الْمُكْرَهَاتِ

معتمر نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ (اور جو کوئی انہیں مجبور کرے گا تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ انہیں مجبور کیے جانے کے بعد غفور رحیم ہے) اس کے بارے سعید بن ابی الحسن نے کہا کہ وہ ان باندیوں کو بخشنے والا جنہیں (بدکاری پر) مجبور کیا گیا (جبکہ مجبور کرنے والے آقا تو اللہ تعالیٰ کی گرفت میں ہوں گے)۔

1۔ ایک نسخہ میں مِسْكِينَةٌ کے بجائے مُسَيْكَةُ ہے۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الصَّوْمِ (روزوں کا بیان)

بَابُ مَبْدَإِ فَرْضِ الصِّيَامِ (روزے فرض ہونے کی ابتداء کا بیان)

1969 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَبُّوَيْهِ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ فَكَانَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا صَلَّوُا الْعَتَمَةَ حَرُمَ عَلَيْهِمُ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ وَالنِّسَاءُ وَصَامُوا إِلَى الْقَابِلَةِ فَاخْتَانَ رَجُلٌ نَفْسَهُ فَجَامَعَ امْرَأَتَهُ وَقَدْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَلَمْ يُفْطِرْ فَأَرَادَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَجْعَلَ ذٰلِكَ يُسْرًا لِمَنْ بَقِيَ وَرُخْصَةً وَمَنْفَعَةً فَقَالَ سُبْحَانَهُ عَلِمَ اللّٰهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ الْآيَةَ وَكَانَ هٰذَا مِمَّا نَفَعَ اللّٰهُ بِهِ النَّاسَ وَرَخَّصَ لَهُمْ وَيَسَّرَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح ان پر فرض کیے گئے تھے جو تم سے پہلے تھے''۔ پس حضور نبی کریم ﷺ کے زمانہ مقدس میں جب لوگ عشاء کی نماز پڑھ لیتے تو ان پر کھانا، پینا اور عورتوں سے جماع حرام ہو جاتا تھا اور وہ آنے والے دن غروب آفتاب تک روزہ رکھتے تھے۔ پھر ایک آدمی نے اپنے نفس سے خیانت کی اور اپنی عورت سے جماع کر لیا (اس میں رجل سے مراد حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں) حالانکہ وہ عشاء کی نماز پڑھ چکے تھے اور ابھی تک روزہ افطار نہیں کیا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ وہ بقیہ لوگوں کے لیے (یعنی جنہوں نے خیانت نہیں کی) اسے آسان کر دے، رخصت عطا فرما دے اور نفع بخش بنا دے۔ تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے جان لیا ہے کہ تم اپنے نفسوں میں خیانت کرتے ہو''۔ الآیہ۔ اور یہ ان میں سے ہے جن کے سبب اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو نفع عطا فرمایا، انہیں رخصت دی اور ان کے لیے آسانی پیدا فرمائی۔

1970 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ الْجَهْضَمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا صَامَ فَنَامَ لَمْ يَأْكُلْ إِلَى مِثْلِهَا وَإِنَّ صِرْمَةَ بْنَ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيَّ أَتَى امْرَأَتَهُ وَكَانَ صَائِمًا فَقَالَ عِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ لَا لَعَلِّي أَذْهَبُ فَأَطْلُبُ لَكَ شَيْئًا (1) فَذَهَبَتْ وَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ فَجَاءَتْ فَقَالَتْ خَيْبَةً لَكَ فَلَمْ يَنْتَصِفِ النَّهَارُ حَتّٰى غُشِيَ عَلَيْهِ وَكَانَ يَعْمَلُ يَوْمَهُ فِي أَرْضِهِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَنَزَلَتْ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ قَرَأَ إِلَى قَوْلِهِ مِنَ الْفَجْرِ

حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی جب روزہ رکھ کر سو جاتا تو پھر دوسرے دن کی شام تک وہ کچھ نہ کھا

1۔ ایک نسخہ میں شیئا نہیں ہے۔

Marfat.com

سکتا تھا۔ پس صرمہ بن قیس انصاری رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کے پاس آئے اور وہ روزے سے تھے اور پوچھا: کیا تیرے پاس کوئی شے ہے؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ البتہ میں جاتی ہوں اور تمہارے لیے کوئی شے تلاش کرتی ہوں۔ پس وہ چلی گئی اور ان پر نیند غالب آگئی۔ وہ آئی تو اس نے کہا: تو خائب و خاسر ہوا (یعنی تو کھانے سے محروم ہو گیا) پس دوسرے دن ابھی نصف النہار بھی نہ ہوا تھا کہ اس پر غشی چھا گئی اور وہ سارا دن اپنی زمین میں کام کرتے تھے۔ پس اس کا تذکرہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس ہوا۔ تو یہ آیت نازل ہوئی: أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ الآیہ (تمہارے لیے روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے ساتھ جماع کرنا حلال کر دیا گیا ہے۔ تا قولہ مِنَ الْفَجْرِ)

بَاب نَسْخِ قَوْلِهِ تَعَالَى وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ

قول باری تعالیٰ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ کے نسخ کا بیان

1971- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ كَانَ مَنْ أَرَادَ مِنَّا أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ فَعَلَ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: "اور ان لوگوں پر جو روزہ کی طاقت رکھتے ہیں فدیہ ہے ایک مسکین کا کھانا"۔ تو ہم میں سے جو چاہتا وہ روزہ نہ رکھتا اور فدیہ دے دیتا۔ یہی ہوتا رہا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی جو اس کے بعد ہے: یعنی فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ اور اس نے پہلے حکم کو منسوخ کر دیا (اور عذر نہ ہونے کی صورت میں ہر عاقل بالغ انسان پر روزہ رکھنا فرض ہو گیا)۔

1972- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَكَانَ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ أَنْ يَفْتَدِيَ بِطَعَامِ مِسْكِينٍ افْتَدَى وَتَمَّ لَهُ صَوْمُهُ فَقَالَ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ وَقَالَ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ (کا مفہوم ہے) کہ ان میں سے جو چاہے کہ وہ ایک مسکین کا کھانا فدیہ دے تو وہ فدیہ دے دے اور اس کا روزہ مکمل ہو جائے گا۔ پھر فرمایا: "پس جس نے خیر اور عمل صالح میں رغبت رکھی تو وہ اس کے لیے بہتر اور نفع بخش ہے اور روزے رکھنا تمہارے لیے بہتر ہے"۔ اور مزید فرمایا: "پس تم میں سے جس نے (رمضان المبارک کا) مہینہ پا لیا تو اسے چاہیے کہ وہ اس کے روزے رکھے" (اس آیت سے سابقہ اختیار کا حکم منسوخ ہو گیا مگر مریض اور مسافر کے بارے میں وہ رخصت باقی رہی) چنانچہ فرمایا: "اور جو مریض ہو یا مسافر ہو تو وہ دوسرے دنوں میں (روزے رکھ کر) گنتی پوری کرلے"۔

Marfat.com

بَاب مَنْ قَالَ هِيَ مُثْبَتَةٌ لِلشَّيْخِ وَالْحُبْلَى

اس کا بیان جس نے کہا کہ یہ حکم بوڑھے اور حاملہ کے لیے ثابت ہے

1973۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ عِكْرِمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أُثْبِتَتْ لِلْحُبْلَى وَالْمُرْضِعِ

حضرت قتادہ نے بیان کیا ہے کہ عکرمہ نے انہیں بتایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ (فدیہ کا حکم) حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے لیے ثابت رکھا گیا ہے۔

1974۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ قَالَ كَانَتْ رُخْصَةً لِلشَّيْخِ الْكَبِيرِ وَالْمَرْأَةِ الْكَبِيرَةِ وَهُمَا يُطِيقَانِ الصِّيَامَ أَنْ يُفْطِرَا وَيُطْعِمَا مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا وَالْحُبْلَى وَالْمُرْضِعُ إِذَا خَافَتَا قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي عَلَى أَوْلَادِهِمَا أَفْطَرَتَا وَأَطْعَمَتَا

حضرت سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ارشاد باری تعالیٰ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ کے بارے میں فرمایا کہ یہ بوڑھے مرد اور بوڑھی عورت کے حق میں رخصت ہے حالانکہ وہ دونوں روزے کی طاقت رکھتے ہوں کہ وہ روزہ نہ رکھیں اور ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتیں جب انہیں اپنے بچوں کے بارے (نقصان کا) خوف ہو تو یہ روزہ نہ رکھیں اور (مسکین کو) کھانا کھلا دیں۔

بَاب الشَّهْرِ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ (مہینہ انتیس دن کا ہونے کا بیان)

1975۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَخَنَسَ سُلَيْمَانُ أُصْبُعَهُ فِي الثَّالِثَةِ يَعْنِي تِسْعًا وَعِشْرِينَ وَثَلَاثِينَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ ہم ایک امی (ان پڑھ) امت (گروہ) ہیں، نہ ہم لکھ سکتے ہیں اور نہ حساب جانتے ہیں، مہینہ اتنے دنوں کا اور اتنے دنوں کا اور اتنے دنوں کا ہوتا ہے۔ (آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھول کر یہ اشارہ فرمایا) اور سلیمان نے (یہ روایت بیان کرتے وقت) تیسری بار اپنی ایک انگلی بند کر لی۔ مراد یہ کہ مہینہ انتیس دن کا ہے۔

1976۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ ثَلَاثِينَ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا كَانَ شَعْبَانُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ نَظَرَ لَهُ فَإِنْ رُئِيَ فَذَاكَ وَإِنْ لَمْ يُرَ وَلَمْ يَحُلْ دُونَ مَنْظَرِهِ سَحَابٌ وَلَا

Marfat.com

قَتَرَةٌ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَإِنْ حَالَ دُونَ مَنْظَرِهِ سَحَابٌ أَوْ قَتَرَةٌ أَصْبَحَ صَائِمًا قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُفْطِرُ مَعَ النَّاسِ وَلَا يَأْخُذُ بِهَذَا الْحِسَابِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنِي أَيُّوبُ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَهْلِ الْبَصْرَةِ بَلَغَنَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ زَادَ وَإِنَّ أَحْسَنَ مَا يُقْدَرُ لَهُ أَنَّا إِذَا رَأَيْنَا هِلَالَ شَعْبَانَ لِكَذَا وَكَذَا فَالصَّوْمُ إِنْ شَاءَ اللهُ لِكَذَا وَكَذَا إِلَّا أَنْ تَرَوْا [1] الْهِلَالَ قَبْلَ ذَلِكَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا ہے پس تم روزہ نہ رکھو یہاں تک کہ تم اسے (یعنی چاند کو) دیکھ لو اور تم افطار نہ کرو یہاں تک کہ تم اسے (یعنی چاند کو) دیکھ لو۔ اور اگر تم پر ابر چھا جائے تو اس کے تیس دن پورے کرلو۔ راوی کہتا ہے کہ جب شعبان کی انتیس تاریخ ہوتی تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما چاند دیکھتے تھے۔ پس اگر وہ دکھائی دیتا، تو بہتر ہو جاتا۔ اور اگر نہ دکھائی دیتا اور آپ کے مطلع پر سامنے بادل اور گرد و غبار بھی حائل نہ ہوتا۔ تو آپ صبح افطار کی حالت میں کرتے (یعنی روزہ نہ رکھتے) اور اگر آپ کے مطلع پر بادل یا گرد و غبار حائل ہوتا۔ تو آپ روزے کی حالت میں صبح کرتے۔ مزید فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما لوگوں کے ساتھ افطار کرتے تھے اور اس حساب کا لحاظ نہ رکھتے تھے۔

حمید بن مسعدہ، عبدالوہاب اور ایوب نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اہل بصرہ کی طرف لکھا کہ ہم تک رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث پہنچی ہے جیسا کہ حدیث ابن عمر عن النبی ﷺ (یعنی اس حدیث کی مثل حدیث پہنچی ہے) اور اس میں یہ زائد ہے کہ اس کے بارے جو احسن اندازہ لگایا جاسکتا ہے وہ یہ ہے کہ جب ہم شعبان کا چاند فلاں فلاں دن دیکھیں تو روزہ ان شاء اللہ فلاں فلاں دن ہوگا۔ مگر یہ کہ تم اس سے پہلے چاند دیکھ لو (یعنی اگر چاند نظر آ جائے تو پھر اعتبار چاند کا ہوگا کیونکہ اس میں حقیقی اعتبار چاند ہی کا ہے)۔

1977۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عِيسَى بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ضِرَارٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَا صُمْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ تِسْعًا وَعِشْرِينَ أَكْثَرَ مِمَّا صُمْنَا مَعَهُ ثَلَاثِينَ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ جو انتیس روزے رکھے ہیں وہ ان سے زیادہ ہیں جو ہم نے آپ ﷺ کے ساتھ تیس رکھے ہیں (یعنی انتیس دنوں کے مہینے تیس دنوں کے مہینوں کی نسبت زیادہ گزرے)۔

1978۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ

عبدالرحمن بن ابی بکرہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: عید کے دونوں مہینے ناقص نہیں ہوتے (اور وہ) رمضان اور ذوالحجہ ہیں (یعنی دونوں مہینے دنوں کی تعداد میں یا دونوں میں سے کوئی ایک دنوں کی تعداد میں یا دونوں فضیلت میں ناقص نہیں ہوتے)۔

1۔ ایک نسخہ میں الا أن یروا ہے۔

Marfat.com

بَاب إِذَا أَخْطَأَ الْقَوْمُ الْهِلَالَ (اس کا بیان کہ جب قوم سے چاند دیکھنے میں غلطی ہو جائے)

1979۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهِ قَالَ وَفِطْرُكُمْ يَوْمَ تُفْطِرُونَ وَأَضْحَاكُمْ يَوْمَ تُضَحُّونَ وَكُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ مِنًى مَنْحَرٌ وَكُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ مَنْحَرٌ وَكُلُّ جَمْعٍ مَوْقِفٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اس بارے میں فرمایا ہے: تمہاری عید الفطر اس دن ہے جس دن تم افطار کرتے ہو اور تمہاری عید الاضحیٰ اس دن ہے جس دن تم قربانی کرتے ہو۔ تمام عرفات موقف (وقوف کرنے کی جگہ) اور تمام منیٰ قربان گاہ ہے اور مکہ مکرمہ کا ہر راستہ قربان گاہ ہے اور تمام مزدلفہ موقف ہے۔

بَاب إِذَا أُغْمِيَ الشَّهْرُ (جب رمضان المبارک کی چاند رات مطلع ابر آلود ہو)

1980۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رضی الله عنها تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَحَفَّظُ مِنْ شَعْبَانَ مَا لَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهِ ثُمَّ يَصُومُ لِرُؤْيَةِ رَمَضَانَ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلَاثِينَ يَوْمًا ثُمَّ صَامَ

عبداللہ بن ابی قیس نے بیان کیا ہے کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ شعبان کے دنوں کو جتنا یاد رکھتے تھے اتنا کسی اور مہینے کے دنوں کو یاد نہ رکھتے تھے۔ پھر آپ ﷺ رمضان المبارک کا چاند دیکھ کر روزہ رکھتے تھے۔ اور اگر اس پر بادل چھا جاتے تو آپ ﷺ تیس دن مکمل کرتے اور پھر روزہ رکھتے۔

1981۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الضَّبِّيُّ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُقَدِّمُوا الشَّهْرَ حَتَّى تَرَوْا الْهِلَالَ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثُمَّ صُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهِلَالَ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ سُفْيَانُ وَغَيْرُهُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يُسَمِّ حُذَيْفَةَ[1]

ربعی بن حراش نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم مہینے کا آغاز (اس کے آنے سے) پہلے نہ کرو (یعنی مہینہ شروع ہونے سے پہلے ہی روزے رکھنا شروع نہ کر دو) یہاں تک کہ تم چاند دیکھ لو یا پھر گنتی مکمل کر لو، پھر روزے رکھو۔ یہاں تک کہ تم چاند دیکھ لو یا دنوں کی تعداد مکمل کر لو (یعنی چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو)۔

ابو داؤد نے کہا ہے: اسے سفیان وغیرہ نے منصور عن ربعی عن رجل من اصحاب النبی ﷺ کی سند سے روایت کیا ہے۔ اس نے حذیفہ کا نام ذکر نہیں کیا۔

1۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

Marfat.com

بَابُ مَنْ قَالَ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ

اس کا بیان جس نے کہا: اگر تم پر مطلع ابر آلود ہو تو تیس روزے رکھو

1982 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَا تُقَدِّمُوا الشَّهْرَ بِصِيَامِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ وَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ ثُمَّ صُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ حَالَ دُونَهُ غَمَامَةٌ فَأَتِمُّوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ ثُمَّ أَفْطِرُوا وَالشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ وَشُعْبَةُ وَالْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكٍ بِمَعْنَاهُ لَمْ يَقُولُوا ثُمَّ أَفْطِرُوا قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ حَاتِمُ بْنُ مُسْلِمِ ابْنُ أَبِي صَغِيرَةَ وَأَبُو صَغِيرَةَ زَوْجُ أُمِّهِ[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایک دن یا دو دنوں کے روزے کے ساتھ مہینے کا آغاز پہلے نہ کرو (یعنی مہینہ شروع ہونے سے ایک دن یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو۔) سوائے اس کے کہ تم میں سے کوئی (اپنی عادت کے مطابق) روزہ رکھے (تو پھر ان دنوں کے روزے میں کوئی حرج نہیں) اور تم روزہ نہ رکھو یہاں تک کہ تم چاند دیکھ لو۔ پھر تم روزے رکھتے رہو یہاں تک کہ تم چاند دیکھ لو۔ اور اگر اس کے سامنے بادل حائل ہو جائے تو پھر تیس دن مکمل کر لو۔ پھر افطار کرو (یعنی تیس روزے مکمل کر کے عید الفطر ادا کرو) اور مہینہ انتیس دن کا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسے حاتم بن ابی صغیرہ، شعبہ اور حسن بن صالح نے سماک سے اس معنی میں روایت کیا ہے۔ انہوں نے ثم افطروا کے الفاظ نہیں کہے۔ ابوداؤد نے کہا: وہ حاتم بن مسلم بن ابی صغیرہ ہے اور ابوصغیرہ اس کی ماں کا خاوند ہے۔

بَابٌ فِي التَّقَدُّمِ (رمضان المبارک آنے سے پہلے روزے رکھنے کا بیان)

1983 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَسَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ لِرَجُلٍ هَلْ صُمْتَ مِنْ شَهْرِ شَعْبَانَ شَيْئًا قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمًا وَقَالَ أَحَدُهُمَا يَوْمَيْنِ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو فرمایا: کیا تو نے ماہ شعبان میں سے کسی دن روزہ رکھا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس جب تو افطار کرے (یعنی رمضان المبارک گزر جائے) تو ایک دن روزہ رکھنا اور ان دو (عمران بن حصین اور سعید الجریری) میں سے ایک نے کہا ہے کہ دو دن روزے رکھنا۔

1984 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ مِنْ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي الْأَزْهَرِ الْمُغِيرَةِ بْنِ فَرْوَةَ قَالَ قَامَ مُعَاوِيَةُ فِي النَّاسِ بِدَيْرِ مِسْحَلٍ الَّذِي عَلَى بَابِ حِمْصَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْهِلَالَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَأَنَا مُتَقَدِّمٌ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَفْعَلَهُ فَلْيَفْعَلْهُ قَالَ فَقَامَ إِلَيْهِ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ

1۔ ایک نسخہ میں قال ابوداؤد وھو حاتم بن مسلم تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

Marfat.com

السَّبَئِيُّ فَقَالَ يَا مُعَاوِيَةُ أَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَمْ شَيْءٌ مِنْ رَأْيِكَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ صُومُوا الشَّهْرَ وَسِرَّهُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ قَالَ الْوَلِيدُ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو يَعْنِي الْأَوْزَاعِيَّ يَقُولُ سِرُّهُ أَوَّلُهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ قَالَ كَانَ سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ سِرُّهُ أَوَّلُهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ بَعْضُهُمْ سِرُّهُ وَسَطُهُ وَقَالُوا آخِرُهُ(1)

ابوالازہر مغیرہ بن فروہ نے کہا ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ باب حمص پر واقع دیر مسحل میں لوگوں میں کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! بلاشبہ ہم نے چاند فلاں فلاں دن دیکھا ہے اور میں مہینہ شروع ہونے سے پہلے روزہ رکھنے لگا ہوں۔ پس جو اس طرح کرنا پسند کرے اسے چاہیے کہ وہ اس طرح کر لے۔ راوی کہتے ہیں کہ مالک بن ہبیرہ السبئی وہاں کھڑے ہوئے اور کہا: اے معاویہ! کیا تم نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کچھ سنا ہے یا یہ تمہاری رائے ہے۔ انہوں نے جواب دیا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے: تم مہینہ اور اس کے آخر میں روزے رکھو (یعنی شعبان میں اور اس کے آخر میں) یا شہر سے مراد رمضان المبارک ہے یعنی تم رمضان المبارک میں اور اس سے پہلے روزے رکھو (اور اس سے پہلے شعبان کا آخر ہی ہوتا ہے)۔ سلیمان بن عبدالرحمٰن دمشقی نے اس حدیث میں کہا ہے کہ ولید نے کہا: میں نے ابو عمرو اوزاعی کو یہ کہتے سنا ہے کہ سرہ سے مراد مہینے کا اول ہے۔

احمد بن عبدالواحد اور ابومسہر نے کہا: سعید بن عبدالعزیز کہا کرتے تھے کہ سرہ سے مراد مہینے کا اول ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ بعض نے کہا ہے: اس سے مراد مہینے کا وسط ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اس سے مراد آخر ہے۔

بَابُ إِذَا رُئِيَ الْهِلَالُ فِي بَلَدٍ قَبْلَ الْآخَرِينَ بِلَيْلَةٍ

اس کا بیان کہ جب کسی شہر میں چاند دوسروں سے ایک رات پہلے دکھائی دے

1985۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ ابْنَةَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا فَاسْتَهَلَّ رَمَضَانُ وَأَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْنَا الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتَى رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ قُلْتُ رَأَيْتُهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قَالَ أَنْتَ رَأَيْتَهُ قُلْتُ نَعَمْ وَرَآهُ النَّاسُ وَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ قَالَ لَكِنَّا رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُومُهُ حَتَّى نُكْمِلَ الثَّلَاثِينَ أَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ أَفَلَا تَكْتَفِي بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ قَالَ لَا هَكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم

کریب نے بیان کیا ہے کہ ام فضل بنت الحارث نے اسے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف شام بھیجا۔ پس میں شام آیا اور اس کا کام کیا اور رمضان کا چاند طلوع ہو گیا اور میں شام ہی میں تھا۔ ہم نے وہاں جمعہ کی شام چاند دیکھا تھا پھر میں

1۔ قال ابوداؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

Marfat.com

مہینے کے آخر میں مدینہ طیبہ آیا۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے پوچھا، پھر چاند کا ذکر کیا اور کہا: تم نے چاند کب دیکھا تھا؟ میں نے بتایا کہ میں نے جمعہ کی رات چاند دیکھا تھا۔ انہوں نے فرمایا: کیا تو نے اسے بذات خود دیکھا تھا؟ میں نے کہا: ہاں۔ اور لوگوں نے بھی اسے دیکھا اور انہوں نے روزہ رکھا اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا لیکن ہم نے تو ہفتہ کی رات چاند دیکھا تھا اور ہم مسلسل روزے رکھتے رہیں گے یہاں تک کہ ہم تیس مکمل کرلیں یا ہم چاند دیکھ لیں۔ تو میں نے کہا: کیا آپ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے چاند دیکھنے اور ان کے روزے رکھنے پر اکتفا نہیں کریں گے۔ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح حکم ارشاد فرمایا ہے۔

1986۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ فِي رَجُلٍ كَانَ بِمِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ فَصَامَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَشَهِدَ رَجُلَانِ أَنَّهُمَا رَأَيَا الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْأَحَدِ فَقَالَ لَا يَقْضِي ذَلِكَ الْيَوْمَ الرَّجُلُ وَلَا أَهْلُ مِصْرِهِ إِلَّا أَنْ يَعْلَمُوا أَنَّ أَهْلَ مِصْرٍ مِنْ أَمْصَارِ الْمُسْلِمِينَ قَدْ صَامُوا يَوْمَ الْأَحَدِ فَيَقْضُونَهُ[1]

اشعث نے حسن سے ایک آدمی کے بارے میں بیان کیا ہے: وہ شہروں میں سے ایک شہر میں رہ رہا تھا۔ تو اس نے سوموار کے دن روزہ رکھا اور دو آدمیوں نے شہادت دی کہ انہوں نے اتوار کی رات چاند دیکھا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: اس دن کی نہ وہ آدمی قضا کرے گا اور نہ اس کے شہر کے باسی۔ مگر یہ کہ وہ جان لیں کہ مسلمانوں کے شہروں میں سے اہل مصر نے اتوار کے دن روزہ رکھا ہے۔ تب وہ اس کی قضا کریں گے۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ الشَّكِّ (یوم شک کے روزے کے مکروہ ہونے کا بیان)

1987۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ صِلَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَمَّارٍ فِي الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَأُتِيَ بِشَاةٍ فَتَنَحَّى بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ عَمَّارٌ مَنْ صَامَ هَذَا الْيَوْمَ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ

ابو خالد الاحمر نے عمرو بن قیس سے انہوں نے ابو اسحاق سے اور انہوں نے صلہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: ہم اس دن عمار کے پاس تھے جس میں شک کیا جاتا ہے (یوم شک سے مراد تیسویں شعبان کا دن ہے)۔ وہ ایک بکری لائے۔ تو بعض لوگ پیچھے دور ہٹ گئے (یعنی انہوں نے روزہ کے سبب کھانے سے انکار کیا) تو حضرت عمار نے فرمایا: جس نے آج کے دن روزہ رکھا تحقیق اس نے حضرت ابو القاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔

بَابٌ فِيمَنْ يَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ (اس کا بیان جو شعبان کو رمضان سے ملا دیتا ہے)

1988۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُقَدِّمُوا صَوْمَ رَمَضَانَ بِيَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ صَوْمٌ يَصُومُهُ رَجُلٌ فَلْيَصُمْ ذَلِكَ الصَّوْمَ

1۔ ایک نسخہ میں یہ حدیث نہیں ہے۔

Marfat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رمضان المبارک کے روزے سے پہلے ایک یا دو دن روزہ نہ رکھو۔ مگر ایسا روزہ جو کسی آدمی کا عادت کے مطابق آ جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اس دن روزہ رکھ لے۔

(یعنی اگر ایک آدمی نفلی روزے رکھنے کا عادی ہے اور اس کی عادت کے مطابق اس دن روزہ ہونا چاہیے تو پھر روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں ورنہ رمضان سے متصل پہلے ایک یا دو روزے رکھنے سے اجتناب کرنا چاہیے)۔

1989۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَصُومُ مِنَ السَّنَةِ شَهْرًا تَامًّا إِلَّا شَعْبَانَ يَصِلُهُ بِرَمَضَانَ

ابوسلمہ ام سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ شعبان کے سوا سال کے دوران کسی مکمل مہینے کے روزے نہ رکھتے تھے۔ آپ ﷺ اسے رمضان کے ساتھ ملا دیتے تھے۔

فائدہ: اس حدیث میں نفلی روزوں کا ذکر ہے جب کہ رمضان المبارک کے روزے فرض ہیں، لہٰذا ان کے بارے کوئی دوسرا تصور نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ بقیہ مہینوں میں سے کسی ماہ آپ اتنے نفلی روزے نہ رکھتے تھے جتنے شعبان میں حتیٰ کہ بسا اوقات پورا مہینہ ہی روزے رکھتے یہاں تک کہ رمضان المبارک آ جاتا۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ ذَلِكَ (شعبان کو رمضان کے ساتھ ملانے کی کراہیت کا بیان)

1990۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَدِمَ عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ الْمَدِينَةَ فَمَالَ إِلَى مَجْلِسِ الْعَلَاءِ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَأَقَامَهُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُومُوا فَقَالَ الْعَلَاءُ اللَّهُمَّ إِنَّ أَبِي حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَشِبْلُ بْنُ الْعَلَاءِ وَأَبُو عُمَيْسٍ وَزُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ لَا يُحَدِّثُ بِهِ قُلْتُ لِأَحْمَدَ لِمَ قَالَ لِأَنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ وَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ خِلَافَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَيْسَ هَذَا عِنْدِي خِلَافَهُ وَلَمْ يَجِئْ بِهِ غَيْرُ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ(1)

عبدالعزیز بن محمد نے بیان کیا ہے کہ عباد بن کثیر مدینہ طیبہ آئے اور علاء کی مجلس میں گئے۔ پس ان کا ہاتھ پکڑا اور انہیں کھڑا کیا۔ پھر کہا: اے اللہ! بے شک یہ اپنے باپ سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب شعبان نصف ہو جائے تو تم روزہ نہ رکھو۔ تو علاء نے کہا: اے اللہ! بلاشبہ میرے باپ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح مجھے حدیث بیان کی ہے۔ ابوداؤد نے کہا: اسے ثوری، شبل بن علاء، ابوعمیس اور زہیر بن محمد نے علاء سے بیان کیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اور عبدالرحمٰن یہ حدیث بیان نہ کرتے تھے۔ میں نے احمد کو کہا: انہوں نے ایسا کیوں کیا؟ تو انہوں نے کہا: اس لیے کہ ان کے پاس یہ حدیث تھی کہ حضور نبی کریم ﷺ شعبان کو رمضان کے ساتھ ملا دیتے تھے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اس کے خلاف نقل کیا۔ ابوداؤد

1۔ قال ابوداؤد رواہ الثوری تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

Marfat.com

کہتے ہیں: میرے نزدیک یہ اس کے خلاف نہیں ہے اور علاء عن ابیہ کے سوا کسی نے اسے ذکر نہیں کیا۔

بَاب شَهَادَةِ رَجُلَيْنِ عَلَى رُؤْيَةِ هِلَالِ شَوَّالٍ

(شوال کا چاند دیکھنے پر دو آدمیوں کی شہادت کا بیان)

1991۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَارِثِ الْجَدَلِيُّ مِنْ جَدِيلَةَ قَيْسٍ أَنَّ أَمِيرَ مَكَّةَ خَطَبَ ثُمَّ قَالَ عَهِدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَنْسُكَ لِلرُّؤْيَةِ فَإِنْ لَمْ نَرَهُ وَشَهِدَ شَاهِدَا عَدْلٍ نَسَكْنَا بِشَهَادَتِهِمَا فَسَأَلْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ الْحَارِثِ مَنْ أَمِيرُ مَكَّةَ قَالَ لَا أَدْرِي ثُمَّ لَقِيَنِي بَعْدُ فَقَالَ هُوَ الْحَارِثُ بْنُ حَاطِبٍ أَخُو مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ ثُمَّ قَالَ الْأَمِيرُ إِنَّ فِيكُمْ مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِاللهِ وَرَسُولِهِ مِنِّي وَشَهِدَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى رَجُلٍ قَالَ الْحُسَيْنُ فَقُلْتُ لِشَيْخٍ إِلَى جَنْبِي مَنْ هَذَا الَّذِي أَوْمَأَ إِلَيْهِ الْأَمِيرُ قَالَ هَذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَصَدَقَ كَانَ أَعْلَمَ بِاللهِ مِنْهُ فَقَالَ بِذَلِكَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حسین بن حارث جدلی جو قیس کے قبیلہ جدیلہ سے تعلق رکھتے تھے، نے بیان کیا کہ امیر مکہ نے خطبہ دیا۔ پھر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے عہد لیا ہے کہ ہم چاند دیکھ کر مناسک حج ادا کریں۔ اور اگر ہم اسے نہ دیکھ سکیں اور دو عادل آدمی اس کی شہادت دے دیں تو ہم ان کی شہادت کے ساتھ احکام حج ادا کریں گے۔ پس میں نے حسین بن حارث سے پوچھا: امیر مکہ کون تھا؟ انہوں نے کہا: میں نہیں جانتا پھر اس کے بعد وہ مجھ سے ملے اور بتایا وہ حارث بن حاطب محمد بن حاطب کے بھائی تھے۔ پھر امیر نے کہا: بلاشبہ تم میں سے وہ آدمی موجود ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کو مجھ سے زیادہ جانتا ہے اور اسی نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی شہادت دی ہے اور اپنے ہاتھ سے ایک آدمی کی طرف اشارہ بھی کیا۔ حسین کہتے ہیں: پھر میں نے اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے بوڑھے بزرگ سے پوچھا: یہ آدمی کون ہے جس کی طرف امیر نے اشارہ کیا ہے۔ تو اس نے بتایا: یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں اور امیر نے سچ کہا ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اس سے زیادہ جانتے ہیں اور انہوں نے بھی کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح حکم ارشاد فرمایا ہے۔

1992۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْمُقْرِئُ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ فَقَدِمَ أَعْرَابِيَّانِ فَشَهِدَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللهِ لَأَهَلَّا الْهِلَالَ أَمْسِ عَشِيَّةً فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ أَنْ يُفْطِرُوا زَادَ خَلَفٌ فِي حَدِيثِهِ وَأَنْ يَغْدُوا إِلَى مُصَلَّاهُمْ

ربعی بن حراش نے حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے کسی آدمی سے یہ بیان کیا ہے کہ لوگوں کا رمضان المبارک کے آخری دن میں اختلاف ہو گیا۔ پس دو اعرابی آئے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کے پاس یہ شہادت دی: قسم بخدا!

Marfat.com

ان دونوں نے کل شام چاند دیکھا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ روزہ افطار کر دیں۔ اور خلف نے اپنی روایت میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ آپ ﷺ نے انہیں دوسرے دن صبح سویرے عیدگاہ کی طرف جانے کا بھی حکم فرمایا۔ (اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی عذر کے سبب پہلے دن عید کی نماز ادا نہ ہو سکے تو پھر دوسرے دن پڑھ لی جائے)۔

بَابٌ فِي شَهَادَةِ الْوَاحِدِ عَلَى رُؤْيَةِ هِلَالِ رَمَضَانَ

رمضان المبارک کے چاند کی رؤیت کے لیے ایک آدمی کی شہادت کافی ہونے کا بیان

1993۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي ثَوْرٍ ح وحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ يَعْنِي الْجُعْفِيَّ عَنْ زَائِدَةَ الْمَعْنَى عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْهِلَالَ قَالَ الْحَسَنُ فِي حَدِيثِهِ يَعْنِي رَمَضَانَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ أَذِّنْ فِي النَّاسِ فَلْيَصُومُوا غَدًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ایک اعرابی حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: بلاشبہ میں نے چاند دیکھا ہے۔ حسن نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ مراد رمضان المبارک کا چاند ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو شہادت دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں؟ اس نے عرض کی: ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تو شہادت دیتا ہے کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے بلال! لوگوں میں اعلان کر دو کہ وہ کل روزہ رکھیں۔

1994۔ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّهُمْ شَكُّوا فِي هِلَالِ رَمَضَانَ مَرَّةً فَأَرَادُوا أَنْ لَا يَقُومُوا وَلَا يَصُومُوا فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ مِنَ الْحَرَّةِ فَشَهِدَ أَنَّهُ رَأَى الْهِلَالَ فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَشَهِدَ أَنَّهُ رَأَى الْهِلَالَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَنَادَى فِي النَّاسِ أَنْ يَقُومُوا وَأَنْ يَصُومُوا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ جَمَاعَةٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرِ الْقِيَامَ أَحَدٌ إِلَّا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ

حماد نے سماک بن حرب سے اور انہوں نے عکرمہ سے بیان کیا ہے کہ ایک بار وہ رمضان المبارک کے چاند کے بارے میں شک میں پڑ گئے۔ پس انہوں نے ارادہ کیا کہ وہ نہ قیام کریں گے (یعنی نماز تراویح نہیں پڑھیں گے) اور نہ ہی روزہ رکھیں گے۔ پس اتنے میں حرہ سے ایک اعرابی آیا اور اس نے شہادت دی کہ اس نے چاند دیکھا ہے۔ پس اسے حضور نبی کریم ﷺ کے پاس لایا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو شہادت دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ اور اس نے شہادت دی کہ اس نے چاند دیکھا ہے۔ تو آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ انہوں نے لوگوں میں اعلان کیا کہ وہ قیام کریں (یعنی نماز تراویح پڑھیں) اور روزہ رکھیں۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اس حدیث کو ایک جماعت نے سماک عن عکرمہ سے مرسل روایت کیا ہے اور حماد بن سلمہ کے سوا کسی نے بھی قیام کا ذکر نہیں کیا۔

1995۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّمَرْقَنْدِيُّ وَأَنَا لِحَدِيثِهِ أَتْقَنُ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ

Marfat.com

هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَرَائَى النَّاسُ الْهِلَالَ فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَنِّي رَأَيْتُهُ فَصَامَهُ[1] وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ لوگوں نے چاند دیکھنے کی کوشش کی (مگر وہ نہ دیکھ سکے) اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی کہ میں نے چاند دیکھ لیا ہے۔ پس آپ ﷺ نے خود بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

بَابٌ فِي تَوْكِيدِ السُّحُورِ (سحری کے کھانے کی تاکید کا بیان)

1996۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِنَّ فَصْلَ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحَرِ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے روزے اور اہل کتاب کے روزے کے مابین فرق سحری کا کھانا ہے (یعنی ہم سحری کے وقت کھانا کھاتے ہیں اور وہ نہیں کھاتے)۔

بَابُ مَنْ سَمَّى السَّحُورَ الْغَدَاءَ (سحری کے کھانے کو غداء کا نام دینے والے کا بیان)

1997۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ سَيْفٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي رُهْمٍ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ دَعَانِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِلَى السَّحُورِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک میں مجھے سحری کے کھانے کی طرف بلایا اور فرمایا: غداء کی طرف آ جس میں برکت رکھی گئی ہے (یعنی اس اعتبار سے کہ یہ ہمارے نبی علیہ السلام کی سنت ہے اور اس اعتبار سے بھی کہ یہ آدمی کو روزے کی قوت عطا کرتا ہے اور اس کے سبب روزے کی شدت اور تلخی سہل اور ہلکی ہو جاتی ہے۔)

1998۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ أَبُو الْمُطَرِّفِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ نِعْمَ سَحُورُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: مومن کے لیے سحری کا بہترین کھانا کھجور ہے۔

بَابُ وَقْتِ السُّحُورِ (سحری کے وقت کا بیان)

1999۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ

1۔ ایک نسخہ میں فَصَامَہ ہے۔	2۔ ایک نسخہ میں یہ حدیث نہیں ہے۔

Marfat.com

جُنْدُبٍ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَمْنَعَنَّ[1] مِنْ سُحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا بَيَاضُ الْأُفُقِ الَّذِي هَكَذَا حَتَّى يَسْتَطِيرَ

عبداللہ بن سوادہ قشیری نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ میں نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں بلال کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے اور نہ افق کی وہ سفیدی جو اس طرح (یعنی طولاً) پھیلتی ہے (کیونکہ وہ فجر کاذب کہلاتی ہے، اس کے وقت سحری کھانا جائز ہوتا ہے لیکن نماز فجر کی ادائیگی صحیح نہیں ہوتی۔) یہاں تک کہ وہ روشنی عرضاً پھیل جائے (یعنی فجر صادق طلوع ہو جائے۔ اس کی روشنی عرضاً پھیلتی ہے اور پھر پھیلتی ہی چلی جاتی ہے۔ جب کہ فجر کاذب کی روشنی طولاً پھیلتی ہے لیکن تھوڑی ہی دیر بعد ختم ہو کر پھر تاریکی چھا جاتی ہے اس لیے صبح کے احکام کا آغاز فجر صادق سے ہوتا ہے اور اسی کا طلوع انتہائے وقت سحر ہے)۔

2000۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ التَّيْمِيِّ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سُحُورِهِ فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ أَوْ قَالَ يُنَادِي لِيَرْجِعَ قَائِمُكُمْ وَيَنْتَبِهَ نَائِمُكُمْ وَلَيْسَ الْفَجْرُ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا قَالَ مُسَدَّدٌ وَجَمَعَ يَحْيَى كَفَّيْهِ حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا وَمَدَّ يَحْيَى بِأُصْبُعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت بلال کی اذان تم میں سے کسی کو سحری کھانے سے نہ روکے۔ کیونکہ وہ اذان دیتے ہیں، یا کہا: وہ ندا دیتے ہیں (یہ راوی کو شک ہے) تاکہ تمہارے قیام کرنے والے (یعنی نوافل ادا کرنے والے) واپس لوٹ آئیں اور تم میں سے سونے والے بیدار ہو جائیں۔ اور فجر وہ نہیں ہے جو اس طرح ہو۔ مسدد نے کہا ہے: اور یحییٰ نے اپنی ہتھیلیوں کو جمع کیا اور اس طرح اشارہ کیا (یعنی ہتھیلیوں کو بلند کر کے طولاً اشارہ کیا کہ یہ فجر کاذب ہے) اور یحییٰ نے اپنی شہادت کی دو انگلیوں کو (دائیں بائیں) پھیلایا (اور عرضاً اشارہ کیا کہ یہ فجر صادق ہے)۔

2001۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ النُّعْمَانِ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا يَهِيدَنَّكُمُ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَعْتَرِضَ لَكُمُ الْأَحْمَرُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا مِمَّا تَفَرَّدَ بِهِ أَهْلُ الْيَمَامَةِ[2]

قیس بن طلق نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھاؤ اور پیو اور بلندی کی جانب پھیلنے والی روشنی تمہیں پریشان نہ کرے۔ پس کھاتے رہو اور پیتے رہو، یہاں تک کہ تمہارے لیے سفیدی عرضاً پھیل جائے۔ (کیونکہ فجر صادق کی سفیدی کے بعد سرخی نمودار ہوتی ہے اس لیے اس سفیدی کو لفظ احمر سے تعبیر کیا گیا ہے) ابوداؤد نے کہا ہے: یہ روایت ان میں سے ہے جن کے ساتھ اہل یمامہ منفرد ہیں۔

1۔ ایک نسخہ میں یہاں أَحَدَكُمْ ہے۔ 2۔ قال ابوداؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

Marfat.com

2002۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ الْمَعْنَى عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ قَالَ أَخَذْتُ عِقَالًا أَبْيَضَ وَعِقَالًا أَسْوَدَ فَوَضَعْتُهُمَا تَحْتَ وِسَادِي فَنَظَرْتُ فَلَمْ أَتَبَيَّنْ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَضَحِكَ فَقَالَ إِنَّ وِسَادَكَ لَعَرِيضٌ طَوِيلٌ إِنَّمَا هُوَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَقَالَ عُثْمَانُ إِنَّمَا هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ''یہاں تک کہ سفید دھاگا (فجر صادق کی روشنی) سیاہ دھاگے (رات کی سیاہی) سے جدا ہو جائے''۔ تو میں نے ایک سفید دھاگا اور ایک سیاہ دھاگا اٹھایا اور انہیں اپنے تکیے کے نیچے رکھ دیا۔ پھر میں دیکھتا رہا اور میں (ان کے درمیان) فرق نہ کر سکا۔ پھر میں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا۔ آپ مسکرائے اور فرمایا: تمہارا تکیہ یقیناً لمبا چوڑا ہے۔ اس سے مراد رات اور دن ہیں۔ اور حضرت عثمان نے کہا ہے کہ مراد رات کی سیاہی اور دن کی روشنی (سفیدی) ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَسْمَعُ النِّدَاءَ وَالْإِنَاءُ عَلَى يَدِهِ

ایسے آدمی کے بارے میں جو اذان سنے اور برتن اس کے ہاتھ میں ہو

2003۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَمِعَ أَحَدُكُمُ النِّدَاءَ وَالْإِنَاءُ عَلَى يَدِهِ فَلَا يَضَعْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اذان سنے اور کھانے کا برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو وہ اسے (ہاتھ سے) نہ رکھے یہاں تک کہ اپنی حاجت پوری کر لے۔

فائدہ: اس حدیث کی مختلف توجیہات کی گئی ہیں۔ اس سے یہ بتانا مقصود ہے کہ سحری کا مدار طلوع فجر پر ہے اذان فجر پر نہیں۔ لہٰذا اگر کسی شخص کا ظن غالب یہ ہو کہ ابھی تک طلوع فجر نہیں ہوا تو باوجود اذان کے وہ کھا سکتا ہے۔ دوسرا مفہوم یہ ہے کہ بعض کے نزدیک منتہائے سحر فجر کا روشن ہونا ہے نہ کہ نفس فجر کا طلوع ہونا، جب کہ اذان کا وقت طلوع فجر سے شروع ہو جاتا ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اذان سے مراد اذان بلال ہو جس کے بعد کھانا پینا جائز ہوتا تھا)۔

بَابُ وَقْتِ فِطْرِ الصَّائِمِ (روزے دار کے لیے افطاری کے وقت کا بیان)

2004۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ هِشَامٍ الْمَعْنَى قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا جَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هَاهُنَا وَذَهَبَ النَّهَارُ مِنْ هَاهُنَا زَادَ مُسَدَّدٌ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ

حضرت عاصم بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جب اس جانب

Marfat.com

(مشرق) سے رات آجائے اور اس جانب (مغرب) سے دن چلا جائے۔ اور مسدد نے یہ زائد بیان کیا: "اور سورج غروب ہو جائے" تو روزے دار (اپنا روزہ) افطار کرلے۔

2005۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَا بِلَالُ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَنَزَلَ فَجَدَحَ فَشَرِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَاهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ

سلیمان الشیبانی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی کو یہ کہتے سنا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے اور آپ روزے کی حالت میں تھے۔ پس جب سورج غروب ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے بلال! اترو اور ہمارے لیے ستو تیار کرو۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ اگر آپ شام ہونے دیں۔ پھر آپ نے فرمایا: اترو اور ہمارے لیے ستو بناؤ۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ ابھی آپ پر دن ہے (یعنی دن باقی ہے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اترو اور ہمارے لیے ستو تیار کرو۔ پس وہ اترے اور ستو تیار کیے اور رسول اللہ ﷺ نے نوش فرمائے۔ پھر فرمایا: جب تم رات کو دیکھو کہ وہ اس جانب (مشرق) سے آگئی ہے تو روزے دار روزہ افطار کرلے اور آپ ﷺ نے اپنی انگلی سے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَعْجِيلِ الْفِطْرِ (اس کا بیان کہ افطاری میں جلدی کرنا مستحب ہے)

2006۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ الدِّينُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِأَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى يُؤَخِّرُونَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک لوگ افطاری میں جلدی کرتے رہے۔ کیونکہ یہود و نصاریٰ اس میں تاخیر کرتے ہیں۔

2007۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَا وَمَسْرُوقٌ فَقُلْنَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ قَالَتْ أَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ قُلْنَا عَبْدُ اللهِ قَالَتْ كَذَلِكَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللهِ ﷺ

ابوعطیہ نے بیان کیا ہے کہ میں اور مسروق ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ہم نے کہا: اے ام المومنین! حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے دو آدمی ہیں۔ ان میں سے ایک افطاری میں جلدی کرتا ہے اور نماز میں بھی جلدی کرتا ہے اور دوسرا افطاری میں دیر کرتا ہے اور نماز میں بھی تاخیر کرتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: دونوں میں سے کون افطاری میں جلدی کرتا ہے اور نماز میں جلدی کرتا ہے۔ ہم نے بتایا: حضرت عبداللہ۔ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔

Marfat.com

بَاب مَا يُفْطَرُ عَلَيْهِ (اس (شے) کا بیان جس سے روزہ افطار کیا جائے)

2008۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَمِّهَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ صَائِمًا فَلْيُفْطِرْ عَلَى التَّمْرِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ التَّمْرَ فَعَلَى الْمَاءِ فَإِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ

رباب نے اپنے چچا سلمان بن عامر سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی روزے دار ہوتو اسے چاہیے کہ وہ کھجور سے افطار کرے۔ اور اگر وہ کھجور نہ پائے تو پھر پانی سے افطار کر لے۔ کیونکہ پانی پاک کرنے والا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں امر وجوب کے لیے نہیں بلکہ امر استحباب کے لیے ہے۔ لہٰذا کسی بھی پاک اور طیب شے سے افطاری صحیح ہے۔ لیکن حدیث میں مذکور چیزوں سے افطاری افضل واعلیٰ ہوگی۔

2009۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُفْطِرُ عَلَى رُطَبَاتٍ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ[1] فَعَلَى تَمَرَاتٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ

حضرت ثابت البنانی نے بیان کیا ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز سے قبل تر کھجوروں سے روزہ افطار کرتے تھے اور اگر تر کھجوریں نہ ہوتیں تو پھر خشک کھجوروں سے اور اگر یہ بھی نہ ہوتیں تو پھر پانی کے چند گھونٹ نوش فرما کر افطار کر لیتے۔

بَاب الْقَوْلِ عِنْدَ الْإِفْطَارِ (افطار کے وقت دعا کا بیان)

2010۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى أَبُو مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ أَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ سَالِمٍ الْمُقَفَّعَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقْبِضُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَيَقْطَعُ مَا زَادَ عَلَى الْكَفِّ وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتْ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللهُ

مروان یعنی ابن سالم مقفع نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا، وہ اپنی ریش مبارک کو ہتھیلی میں پکڑے ہوئے تھے اور مشت سے زائد کاٹ رہے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے: پیاس ختم ہوگئی اور رگیں تر ہوگئیں اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اجر ثابت ہوگیا۔

2011۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ

حضرت معاذ بن زہرہ سے روایت ہے کہ ان تک یہ خبر پہنچی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب افطار کرتے تھے تو اس طرح

1۔ ایک نسخہ میں رطبات نہیں ہے۔

Marfat.com

کہتے: اے اللہ! تیرے لیے ہی میں نے روزہ رکھا اور تیرے رزق کے ساتھ میں نے افطار کیا۔

بَابُ الْفِطْرِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ (غروب آفتاب سے پہلے افطار کرنے کا بیان)

2012۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ أَفْطَرْنَا يَوْمًا فِي رَمَضَانَ فِي غَيْمٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ قُلْتُ لِهِشَامٍ أُمِرُوا بِالْقَضَاءِ قَالَ وَبُدٌّ مِنْ ذَلِكَ

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مقدس میں ہم نے ایک دن بادل کے سبب رمضان المبارک کا روزہ افطار کر لیا تو پھر سورج نکل آیا۔ ابو اسامہ نے کہا: میں نے ہشام کو کہا: تو پھر انہیں قضا کا حکم دیا گیا؟ انہوں نے کہا: یہ تو ضروری ہے۔ (یعنی اگر اس طرح غلطی کے سبب روزہ افطار ہو جائے تو صرف روزے کی قضا لازم ہوگی)۔

بَابٌ فِي الْوِصَالِ (صوم وصال کا بیان)

2013۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْوِصَالِ قَالُوا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صوم وصال سے منع فرمایا۔ (وصال سے مراد ایسا روزہ ہے جو افطار کے بغیر دو یا زائد دنوں پر محیط ہو)۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، مجھے کھلا دیا جاتا ہے اور پلا دیا جاتا ہے۔

2014۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ بَكْرَ بْنَ مُضَرَ حَدَّثَهُمْ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا تُوَاصِلُوا فَأَيُّكُمْ أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ قَالُوا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنَّ لِي مُطْعِمًا يُطْعِمُنِي وَسَاقِيًا يَسْقِينِي

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ تم صوم وصال نہ رکھو۔ پس تم میں سے جو کوئی صوم وصال کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ سحری تک وصال کرے (یعنی پہلے دن کے روزے کو دوسری سحری تک مسلسل باقی رکھے) صحابہ کرام نے عرض کی: آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہاری طرح نہیں ہوں، بلاشبہ مجھے کھلانے والا کھلا دیتا ہے اور پلانے والا پلا دیتا ہے۔

فائدہ: اس کی شرح میں شارحین کے کئی اقوال ہیں: بعض نے کہا: مراد حقیقی طعام و شراب ہے، تو پھر یہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ پھر وصال کیسا؟ تو جواب یہ ہے کہ یہ جنت کا طعام و شراب ہے جو مفسد صوم نہیں۔ لیکن اکثر علماء کی رائے یہ ہے کہ طعام و شراب سے مراد لازم طعام و شراب ہے یعنی جو قوت اس سے حاصل ہوتی ہے وہ اللہ تعالیٰ مجھے بغیر طعام و شراب کے عطا فرما

Marfat.com

دیتا ہے اور کہا گیا ہے کہ اس سے مقصود نفی احساس ہے یعنی آپ پر جو معارف الٰہیہ اور تجلیات ربانیہ کا فیضان ہوتا ہے اس کی وجہ سے آپ کو بھوک پیاس کا احساس نہیں ہوتا۔ (بذل المجہود ص 165 ج 11)

اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر صحابہ کرام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مثل نہیں ہیں تو پھر اور کون آپ کی مثل ہو سکتا ہے؟ (الدر المنضود ص 204 ج 4)

بَابُ الْغِيبَةِ لِلصَّائِمِ (روزے دار کے لیے غیبت کا بیان)

2015۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَقَالَ أَحْمَدُ فَهِمْتُ إِسْنَادَهُ مِنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ وَأَفْهَمَنِي الْحَدِيثَ رَجُلٌ إِلَى جَنْبِهِ أُرَاهُ ابْنَ أَخِيهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے جھوٹ بولنا اور اس کے مطابق عمل کرنا نہ چھوڑا، تو اللہ تعالیٰ کو کوئی حاجت نہیں ہے کہ وہ (آدمی) اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔ احمد نے کہا: میں نے اس کی اسناد کو ابن ابی ذئب سے سمجھا اور ان کے پہلو میں بیٹھے ہوئے آدمی نے مجھے حدیث سمجھائی۔ میرا خیال ہے کہ وہ ان کا بھتیجا تھا۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ روزہ فقط بھوکا پیاسا رہنے کا نام نہیں بلکہ روزے کی حقیقی برکات سے فیضاب ہونے کے لیے ضروری ہے کہ جملہ اعضاء بدن پر روزے کی پابندیاں عائد کی جائیں اور ان میں زبان کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ اس لیے اسے پاک رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ اسے جھوٹ وغیرہ کی غلاظت سے محفوظ رکھا جائے۔ تب ہی دل کی طہارت کا اہتمام ہو سکے گا۔ ورنہ روزے کے مقاصد کا حصول ممکن نہیں ہو گا۔

2016۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ[1] إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ صَائِمًا فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ فَإِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ إِنِّي صَائِمٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: روزہ ڈھال ہے۔ جب تم میں سے کوئی روزے دار ہو تو اسے چاہیے کہ وہ گالی گلوچ نہ دے اور نہ ہی جہالت کا مظاہرہ کرے۔ اور اگر کوئی آدمی اس سے جھگڑا فساد کرے یا اسے گالیاں وغیرہ دے تو اسے یہ کہنا چاہیے: میں تو روزے سے ہوں، میں روزے دار ہوں۔

فائدہ: روزے کے فوائد میں سے بہت بڑا فائدہ صبر کی تلقین ہے۔ تب ہی روزے کی حقیقی روح تقویٰ نصیب ہوتی ہے۔ اس لیے روزے کی حالت میں ہر ایسا عمل کرنا ممنوع ہے جو شریعت اسلامیہ اور مقام انسانیت سے موافقت نہ رکھتا ہو۔ اس لیے روزے دار کی شان یہ ہے کہ اگر کوئی اسے مقصد سے دور ہٹانے کی سعی مذموم بھی کرے تو وہ اپنے روزے کے تقدس کو قائم اور برقرار رکھے۔

1۔ ایک نسخہ میں الصیام جنۃ کے الفاظ نہیں ہیں۔

Marfat.com

بَابُ السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ (روزے دار کے لیے مسواک کرنے کا بیان)

2017۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ زَادَ مُسَدَّدٌ مَا لَا أَعُدُّ وَلَا أُحْصِي

حضرت عاصم بن عبید اللہ نے حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے بتایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسواک کرتے ہوئے دیکھا ہے درآنحالیکہ آپ روزہ رکھے ہوتے۔ مسدد نے یہ اضافہ کیا ہے کہ (اتنی بار دیکھا) جسے میں نہ شمار کرسکتا ہوں اور نہ گن سکتا ہوں (یعنی کثرت سے روزے کی حالت میں آپ کو مسواک کرتے دیکھا ہے)۔

بَابُ الصَّائِمِ يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ مِنَ الْعَطَشِ وَيُبَالِغُ فِي الِاسْتِنْشَاقِ

روزے دار کیلئے پیاس کے سبب اپنے اوپر پانی انڈیلنا اور ناک میں پانی چڑھانے کا بیان

2018۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ النَّاسَ فِي سَفَرِهِ عَامَ الْفَتْحِ بِالْفِطْرِ وَقَالَ تَقَوَّوْا لِعَدُوِّكُمْ وَصَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ الَّذِي حَدَّثَنِي لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِالْعَرْجِ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ أَوْ مِنَ الْحَرِّ

ابوبکر بن عبدالرحمن نے حضور نبی کریم ﷺ کے بعض اصحاب سے یہ بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ نے فتح مکہ کے سال لوگوں کو سفر کے دوران روزہ افطار کرنے کا حکم ارشاد فرمایا اور فرمایا: اپنے دشمن کے مقابلہ کے لیے قوت حاصل کرو۔ اور رسول اللہ ﷺ نے خود روزہ رکھا۔

ابوبکر نے بیان کیا کہ مجھے اس صحابی نے بتایا جس نے مذکورہ حدیث بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مقام عرج پر پیاس میں گرمی کی وجہ سے اپنے سر پر پانی انڈیلتے ہوئے دیکھا اور آپ روزے کی حالت میں تھے۔

2019۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ أَبِيهِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَالِغْ فِي الِاسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا

عاصم بن لقیط بن صبرہ نے اپنے باپ لقیط بن صبرہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ناک میں پانی ڈالتے وقت مبالغہ کرو مگر یہ کہ تم روزے دار ہو (یعنی عام حالات میں ناک کو صاف کرنے کے لیے دوران وضو پانی خوب اوپر تک چڑھانا چاہیے تاکہ طہارت کا اہتمام ہو سکے۔ لیکن روزے کی حالت میں نہیں کیونکہ اس میں پانی اوپر دماغ تک پہنچنے کا خدشہ ہے جو مفسد صوم ہے، اس لیے احتیاط کرنی چاہیے)۔

Marfat.com

بَابٌ فِي الصَّائِمِ يَحْتَجِمُ (روزے دار کے لیے پچھنے لگوانے کا بیان)

2020۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ ح وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ يَعْنِي الرَّحَبِيَّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ قَالَ شَيْبَانُ أَخْبَرَنِي أَبُو قِلَابَةَ أَنَّ أَبَا أَسْمَاءَ الرَّحَبِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ الْجَرْمِيُّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ شَدَّادَ بْنَ أَوْسٍ بَيْنَمَا هُوَ يَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

ابوقلابہ نے ابو اسماء الرحبی سے اور انہوں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے نے روزہ توڑ دیا۔ شیبان نے کہا ہے: مجھے ابو قلابہ نے خبر دی ہے کہ ابو اسماء الرحبی نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کے غلام ثوبان نے انہیں بتایا کہ اس نے یہ خبر حضور نبی کریم ﷺ سے سنی ہے۔ احمد بن حنبل، حسن بن موسیٰ اور شیبان نے یحییٰ سے روایت کیا ہے کہ مجھے ابوقلابہ جرمی نے بتایا ہے کہ انہوں نے یہ خبر دی ہے کہ شداد بن اوس حضور نبی مکرم ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا۔ اور آگے مذکورہ حدیث بیان کی۔

فائدہ: بذل المجہود میں شرح السنۃ میں یہ منقول ہے کہ اس حدیث کا معنی ہے تعرضا للافطار۔ یعنی ان دونوں نے اپنے روزے کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔ حاجم نے تو اس لیے کہ اس میں اندیشہ ہے کہ چوسنے کی وجہ سے خون کا کوئی قطرہ اس کے حلق میں نہ چلا جائے اور لگوانے والے نے اس لیے کہ ممکن ہے اس کو کمزوری لاحق ہو جائے اور وہ افطار پر مجبور ہو جائے۔ اور یہ توجیہ بھی ہے کہ اس سے مراد غیبت ہو نہ کہ پچھنے۔ (بذل المجہود ج 11، ص 178)

2021۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى عَلَى رَجُلٍ بِالْبَقِيعِ وَهُوَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي لِثَمَانَ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَى خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ بِإِسْنَادِ أَيُّوبَ مِثْلَهُ

ابوقلابہ نے ابوالاشعث سے اور انہوں نے حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مقام بقیع پر ایک آدمی کے پاس آئے اور وہ پچھنے لگوا رہا تھا اور آپ ﷺ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے، رمضان المبارک کے اٹھارہ دن گزر چکے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے دونوں نے روزہ توڑ دیا۔

ابوداؤد نے کہا: خالد الحذاء نے ابوقلابہ سے ایوب کی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کیا ہے۔

2022۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ ح وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مَكْحُولٌ أَنَّ شَيْخًا مِنَ الْحَيِّ قَالَ عُثْمَانُ فِي حَدِيثِهِ مُصَدَّقٌ أَخْبَرَهُ أَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ

اسماعیل بن ابراہیم نے ابن جریج سے بیان کیا کہ مجھے قبیلے کے شیخ مکحول نے خبر دی ہے کہ عثمان جن کی حدیث میں

Marfat.com

تصدیق کی گئی ہے، نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے (دونوں) نے روزہ توڑ دیا۔

2023- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

علاء بن حارث نے مکحول سے انہوں نے ابو اسماء الرحبی سے اور انہوں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے نے روزہ توڑ دیا۔

ابوداؤد نے کہا: اسے ابن ثوبان نے اپنے باپ سے اور انہوں نے مکحول سے ان کی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت کیا ہے۔

بَاب فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ (پچھنے لگوانے کی رخصت کا بیان)

2024- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَيُّوبَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَجَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ وَهِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگوائے حالانکہ آپ روزے سے تھے۔

ابوداؤد نے کہا: اسے وہیب بن خالد نے ایوب سے ان کی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کیا ہے اور ابوجعفر بن ربیعہ، ہشام بن حسان نے عکرمہ سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

فائدہ: ان روایات کی باب سابق کی حدیث پر ترجیح کی ایک صورت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ حدیث منسوخ ہے اس لیے کہ اس کا تعلق فتح مکہ کے سال سے ہے۔ جب کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پچھنے لگوانے کا واقعہ جس کے راوی حضرت ابن عباس ہیں وہ حجۃ الوداع کا ہے۔ اس لیے یہ متاخر ہونے کی وجہ سے اس کے لیے ناسخ ہے۔ (الدر المنضود ص 211 ج 4)

2025- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگوائے درآنحالیکہ آپ روزے دار اور احرام باندھے ہوئے تھے۔

2026- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْحِجَامَةِ وَالْمُوَاصَلَةِ وَلَمْ يُحَرِّمْهُمَا إِبْقَاءً عَلَى أَصْحَابِهِ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تُوَاصِلُ إِلَى السَّحَرِ فَقَالَ إِنِّي أُوَاصِلُ إِلَى السَّحَرِ وَرَبِّي يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِي

Marfat.com

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے حضور نبی مکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگوانے اور صوم وصال رکھنے سے منع فرمایا اور انہیں حرام نہیں کیا اپنے اصحاب پر شفقت کرتے ہوئے (کہ اگر کوئی استطاعت اور قدرت رکھتا ہے تو اس کے لیے مباح ہے) تو آپ ﷺ سے عرض کی گئی: یارسول اللہ! ﷺ آپ تو سحری تک روزے کو ملا لیتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ میں سحری تک صوم وصال رکھتا ہوں اور میرا رب مجھے کھلاتا بھی ہے اور مجھے پلاتا بھی ہے۔

2027۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِى ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ مَا كُنَّا نَدَعُ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ إِلَّا كَرَاهِيَةَ الْجَهْدِ

سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے بیان کیا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم روزے دار کو پچھنے لگانا نہیں چھوڑتے تھے مگر مشقت اور کمزوری کے خوف سے (اس لیے نہیں کہ اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا)۔

بَابٌ فِى الصَّائِمِ يَحْتَلِمُ نَهَارًا فِى شَهْرِ رَمَضَانَ

رمضان المبارک کے مہینے میں دن کے وقت روزے دار کو احتلام ہونے کا بیان

2028۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يُفْطِرُ مَنْ قَاءَ وَلَا مَنِ احْتَلَمَ وَلَا مَنِ احْتَجَمَ

سفیان نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے اصحاب میں سے ایک آدمی سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ روزہ افطار نہ کرے جسے قے آئے، نہ وہ جسے احتلام ہو جائے اور نہ ہی وہ جو پچھنے لگوائے (یعنی ان چیزوں کے لاحق ہونے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ البتہ قے میں یہ شرط ہے کہ وہ خود بخود آئے۔ اگر عمداً کی جائے تو پھر مفسد صوم ہے۔ اسی طرح پچھنے لگوانے میں یہ شرط ہے کہ ضعف کا خطرہ نہ ہو ورنہ روزہ مکروہ ہو جائے گا)۔

بَابٌ فِى الْكُحْلِ عِنْدَ النَّوْمِ لِلصَّائِمِ (روزے دار کے لیے سوتے وقت سرمہ لگانے کا بیان)

2029۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنِى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ النُّعْمَانِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ هَوْذَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَمَرَ بِالْإِثْمِدِ الْمُرَوَّحِ عِنْدَ النَّوْمِ وَقَالَ لِيَتَّقِهِ الصَّائِمُ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ لِى يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ هُوَ حَدِيثٌ مُنْكَرٌ يَعْنِى حَدِيثَ الْكُحْلِ

عبدالرحمن بن نعمان بن معبد بن ہوذہ نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے سوتے وقت خوشبو اور سرمہ لگانے کا حکم ارشاد فرمایا اور فرمایا: روزے دار کو اس سے بچنا چاہیے۔ ابوداؤد نے کہا: مجھے یحییٰ بن معین نے کہا: وہ حدیث منکر ہے یعنی حدیث الکحل۔

Marfat.com

2030۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عُتْبَةَ أَبِي مُعَاذٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ يَكْتَحِلُ وَهُوَ صَائِمٌ

عبیداللہ بن ابی بکر بن انس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وہ سرمہ لگاتے تھے حالانکہ وہ روزہ رکھے ہوئے ہوتے۔

2031۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ 1 الْمُخَرِّمِيُّ وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِنَا يَكْرَهُ الْكُحْلَ لِلصَّائِمِ وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ يُرَخِّصُ أَنْ يَكْتَحِلَ الصَّائِمُ بِالصَّبِرِ

یحییٰ بن عیسیٰ نے اعمش سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے اصحاب میں سے کسی کو نہیں دیکھا جو روزے دار کے لیے سرمہ لگانا مکروہ جانتا ہو۔ اور ابراہیم رخصت دیتے ہیں کہ روزے دار ایلوے (صبر) کے ساتھ سرمہ لگائے۔

بَابُ الصَّائِمِ يَسْتَقِيءُ عَامِدًا (روزے دار کے لیے قصداً قے کرنے کا بیان)

2032۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ ذَرَعَهُ قَيْءٌ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَإِنِ اسْتَقَاءَ فَلْيَقْضِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ أَيْضًا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ مِثْلَهُ 2

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسے قے خود بخود آئی درآنحالیکہ وہ روزے دار ہو تو اس پر (روزے کی) قضا نہیں ہے۔ اور اگر اس نے بالارادہ خود قے کی تو پھر اسے چاہیے کہ وہ (روزے کی) قضا کرے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسے حفص بن غیاث نے بھی ہشام سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

2033۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَاءَ فَأَفْطَرَ فَلَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَقُلْتُ إِنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَاءَ فَأَفْطَرَ قَالَ صَدَقَ وَأَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوءَهُ ﷺ

معدان بن طلحہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قے کی اور روزے کو افطار کر دیا۔ پھر میری ملاقات رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے دمشق کی مسجد میں ہوئی۔ تو میں نے ان سے کہا: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قے کی اور روزہ افطار کر دیا۔ انہوں نے کہا: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے۔ اس وقت آپ ﷺ کے وضو کا پانی میں نے ہی انڈیلا تھا (یعنی میں نے ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وضو کرانے کی سعادت حاصل کی تھی)۔

1۔ ایک نسخہ میں محمد بن عبید اللہ ہے۔ 2۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

Marfat.com

بَابُ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ (روزہ دار کے بوسہ لینے کا بیان)

2034۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَلَكِنَّهُ كَانَ أَمْلَكَ لِإِرْبِهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام بوسہ لے لیتے تھے درآنحالیکہ آپ علیہ السلام روزے سے ہوتے اور آپ علیہ السلام مباشرت بھی کرتے تھے درآنحالیکہ آپ روزے دار ہوتے (مباشرت سے مراد فقط ایک دوسرے کے ساتھ لیٹنا اور بدن کو بدن کے ساتھ ملانا ہے بغیر کیفیت جماع کے۔) لیکن آپ علیہ السلام کو اپنی حاجت وخواہش پر حد درجہ ضبط تھا (لہٰذا جسے اپنے آپ پر ضبط وکنٹرول نہ ہو اسے ہرگز روزے کی حالت میں ایسی حرکت نہیں کرنی چاہیے)

2035۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يُقَبِّلُ فِي شَهْرِ الصَّوْمِ

عمرو بن میمون نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: حضور نبی کریم علیہ السلام ماہ صیام میں بھی تقبیل فرمالیتے تھے۔

2036۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ الْقُرَشِيَّ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يُقَبِّلُنِي وَهُوَ صَائِمٌ وَأَنَا صَائِمَةٌ

طلحہ بن عبد اللہ بن عثمان قرشی نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ علیہ السلام میرا بوسہ لے لیا کرتے تھے حالانکہ آپ علیہ السلام اور میں دونوں روزے دار ہوتے۔

2037۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ هَشِشْتُ فَقَبَّلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ صَنَعْتُ الْيَوْمَ أَمْرًا عَظِيمًا قَبَّلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ مَضْمَضْتَ مِنَ الْمَاءِ وَأَنْتَ صَائِمٌ قَالَ عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ فِي حَدِيثِهِ قُلْتُ لَا بَأْسَ بِهِ ثُمَّ اتَّفَقَا[1] قَالَ فَمَهْ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: (ایک مرتبہ) میری طبیعت بڑی ہشاش تھی تو میں نے بوسہ لے لیا حالانکہ میں روزے دار تھا۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! علیہ السلام میں نے آج بہت بڑا جرم کرلیا کہ میں نے بوسہ لے لیا حالانکہ میں روزے دار تھا۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تیرا کیا خیال ہے اگر تو پانی سے کلی کر لے حالانکہ تو روزے دار ہو۔ عیسیٰ بن حماد نے اپنی حدیث میں کہا: میں نے عرض کی: اس میں تو کوئی حرج نہیں پھر دونوں راوی اس پر متفق ہیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ (یعنی یہ تقبیل بھی تو کلی کی مانند ہی ہے لہٰذا اس میں کوئی حرج نہیں)

1۔ ایک نسخہ میں ثم اتفقا نہیں ہے۔

Marfat.com

بَاب الصَّائِمِ يَبْلَعُ الرِّيقَ (روزے دار کے لعاب نگلنے کا بیان)

2038۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ مِصْدَعٍ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ وَيَمُصُّ لِسَانَهَا قَالَ ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ هَذَا الْإِسْنَادُ لَيْسَ بِصَحِيحٍ[1]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ آپ کا بوسہ لیا کرتے تھے حالانکہ آپ روزے سے ہوتے اور آپ ﷺ ان کی زبان چوسا کرتے تھے۔ ابن اعرابی نے کہا ہے کہ یہ اسناد صحیح نہیں ہے۔

بَاب كَرَاهِيَتِهِ لِلشَّابِّ (نوجوان کے لیے یہی عمل مکروہ ہونے کا بیان)

2039۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ يَعْنِي الزُّبَيْرِيَّ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ عَنْ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ لَهُ وَأَتَاهُ آخَرُ فَسَأَلَهُ[2] فَنَهَاهُ فَإِذَا الَّذِي رَخَّصَ لَهُ شَيْخٌ وَالَّذِي نَهَاهُ شَابٌّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روزے دار کی مباشرت کے بارے پوچھا۔ تو آپ ﷺ نے اسے رخصت عطا فرمائی۔ پھر ایک دوسرا حاضر ہوا اور اس نے آپ سے اسی کے بارے پوچھا تو آپ ﷺ نے اسے منع فرما دیا۔ پس آپ ﷺ نے جسے رخصت عطا فرمائی۔ وہ بوڑھا تھا اور جسے منع فرمایا وہ نوجوان تھا۔ (معلوم یہ ہوا کہ جسے اپنے اوپر شہوت سے مکمل امن ہو تو اس کے لیے یہ عمل قابل حرج نہیں اور اگر شہوانی جذبات میں انگیخت کا اندیشہ ہو تو پھر ایسا کرنا مباح نہیں بلکہ مکروہ ہے)۔

بَاب فِيمَنْ أَصْبَحَ جُنُبًا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ
اس کا بیان جو ماہ رمضان میں جنبی حالت میں صبح کرے

2040۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ الْأَذْرَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَيْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُمَا قَالَتَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصْبِحُ جُنُبًا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ الْأَذْرَمِيُّ فِي حَدِيثِهِ فِي رَمَضَانَ مِنْ جِمَاعٍ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُومُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَمَا أَقَلَّ مَنْ يَقُولُ هَذِهِ الْكَلِمَةَ يَعْنِي يُصْبِحُ جُنُبًا فِي رَمَضَانَ وَإِنَّمَا الْحَدِيثُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا وَهُوَ صَائِمٌ[3]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ اور ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما ازواج النبی ﷺ دونوں نے بیان فرمایا کہ

1۔ ایک نسخہ میں قال ابن الاعرابی تا آخر نہیں ہے۔
2۔ ایک نسخہ میں فسألہ نہیں ہے
3۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ حالت جنابت میں صبح کرتے تھے۔ عبداللہ الاذری نے اپنی حدیث میں بیان کیا ہے کہ (یہ کیفیت) رمضان المبارک میں جماع کے سبب ہوتی نہ کہ احتلام کے سبب۔ پھر آپ ﷺ روزہ رکھتے تھے۔

ابوداؤد نے کہا: اس سے کچھ کم نہیں کیا جو یہ الفاظ کہتے ہیں یعنی یصبح جنبا فی رمضان بلاشبہ حدیث مبارک تو یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ حالت جنابت میں صبح کرتے تھے۔ اور آپ روزہ رکھتے تھے یعنی کان یصبح جنبا وھو صائم۔

فائدہ: اس حدیث میں آپ ﷺ سے احتلام کی نفی کی گئی ہے اس لیے کہ وہ آپ کو نہ ہوتا تھا کیونکہ وہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور آپ اس سے معصوم ہیں۔ اور بعض نے اس کے برعکس بھی استدلال کیا ہے کہ اگر نہیں تو پھر استثنیٰ کی ضرورت کیسی؟ جواب یہ ہے کہ احتلام کا اطلاق نفس انزال پر ہوتا ہے۔ خواب میں کوئی شے دیکھے بغیر۔ بہرحال محقق اور معتمد قول یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اس قسم کے احتلام سے محفوظ ہوتے ہیں جو حالت خواب میں جماع وغیرہ دیکھ کر ہو۔ جیسا کہ علمۃ الناس کو ہوتا ہے۔ البتہ یہ ممکن ہے کہ انزال بغیر رؤیت شے کے ہو جائے۔

(بذل المجھود، ص 207، ج 11، الدر المنضود، ص 218,217، ج 4)

2041۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ يَعْنِي الْقَعْنَبِيَّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى الْبَابِ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُصْبِحُ جُنُبًا وَأَنَا أُرِيدُ الصِّيَامَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا أُصْبِحُ جُنُبًا وَأَنَا أُرِيدُ الصِّيَامَ فَأَغْتَسِلُ وَأَصُومُ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ لَسْتَ مِثْلَنَا قَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ وَاللهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَخْشَاكُمْ لِلهِ وَأَعْلَمَكُمْ بِمَا أَتَّبِعُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی درآنحالیکہ وہ دروازے پر کھڑا تھا: یارسول اللہ! ﷺ میں حالت جنابت میں صبح کرتا ہوں اور میں روزے رکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں بھی جنبی حالت میں صبح کرتا ہوں حالانکہ میں روزہ رکھنا چاہتا ہوں۔ پس میں غسل کرتا ہوں اور روزہ رکھ لیتا ہوں۔ تو اس آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ بلاشبہ آپ تو ہماری مثل نہیں ہیں۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف فرمادیے ہیں۔ پس (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ غضبناک ہوئے اور فرمایا: قسم بخدا! میں امید رکھتا ہوں کہ میں تم سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں اور اسے تم سے زیادہ جاننے والا ہوں جس کی میں اتباع کرتا ہوں (یعنی میرے دل میں خوف الٰہی بھی تمہاری نسبت زیادہ ہے اور اس دین کو زیادہ جاننے والا ہوں جس کا میں تابع ہوں۔ یقینا جو آپ نے فرمایا اس میں ذرہ بھر بھی شک نہیں بلکہ یہ امر یقینی ہے۔ لیکن آپ نے اسے رجا (امید) سے تعبیر کیا ہے۔ تو اس یقین کو رجا سے تعبیر کرنا بذات خود خشیت الٰہی کی علامت و دلیل ہے)۔

Marfat.com

بَاب كَفَّارَةِ مَنْ أَتَى أَهْلَهُ فِي رَمَضَانَ

اس کے کفارہ کا بیان جو رمضان میں اپنی اہلیہ سے جماع کے سبب روزہ توڑ دے

2042- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ هَلَكْتُ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ فَهَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ اجْلِسْ فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنَّا فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى بَدَتْ ثَنَايَاهُ قَالَ فَأَطْعِمْهُ إِيَّاهُمْ وَقَالَ مُسَدَّدٌ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ أَنْيَابُهُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِمَعْنَاهُ زَادَ الزُّهْرِيُّ وَإِنَّمَا كَانَ هَذَا رُخْصَةً لَهُ خَاصَّةً فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا فَعَلَ ذَلِكَ الْيَوْمَ لَمْ يَكُنْ لَهُ بُدٌّ مِنْ التَّكْفِيرِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَمَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ وَعِرَاكُ بْنُ مَالِكٍ عَلَى مَعْنَى ابْنِ عُيَيْنَةَ زَادَ فِيهِ الْأَوْزَاعِيُّ وَاسْتَغْفِرْ اللَّهَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں ہلاک ہو گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے کیا ہوا ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے رمضان المبارک میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو آزاد کرنے کے لیے غلام پاتا ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو مسلسل دو مہینے روزے رکھنے کی قدرت رکھتا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو طاقت رکھتا ہے کہ تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو بیٹھ جا۔ پھر حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس ایک بورہ لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو انہیں صدقہ کر دے۔ تو اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ اس شہر (مدینہ منورہ) کی دونوں اطراف کے مابین ہمارے گھر والوں سے بڑھ کر کسی گھر والے زیادہ محتاج نہیں۔ پس (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ اتنا ہنسے کہ آپ کے دانت مبارک ظاہر ہو گئے۔ ساتھ فرمایا: تو یہ (کھجوریں) اپنے گھر والوں کو ہی کھلا دے۔ مسدد نے ایک دوسری روایت میں کہا ہے کہ آپ ﷺ کی کچلیاں ظاہر ہو گئیں۔

حسن بن علی، عبدالرزاق اور معمر نے زہری سے یہی حدیث اسی معنی سے بیان کی ہے اور زہری نے یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ یہ صرف اسی کے لیے رخصت تھی۔ لہٰذا اگر آج کسی آدمی نے ایسا کیا تو اس کے لیے کفارہ ادا کیے بغیر کوئی چارہ نہیں۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے: اسے لیث بن سعد، اوزاعی، منصور بن معتمر اور عراک بن مالک نے ابن عیینہ کی طرح بیان کیا ہے اور اوزاعی نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: واستغفر اللہ (اور تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کر)۔

2043- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُ

Marfat.com

أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَنْ يُعْتِقَ رَقَبَةً أَوْ يَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ أَوْ يُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم اجْلِسْ فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَحَدٌ أَحْوَجَ مِنِّي فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ وَقَالَ لَهُ كُلْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَلَى لَفْظِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا أَفْطَرَ وَقَالَ فِيهِ أَوْ تُعْتِقَ رَقَبَةً أَوْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ أَوْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَأُتِيَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ قَدْرُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا وَقَالَ فِيهِ كُلْهُ أَنْتَ وَأَهْلُ بَيْتِكَ وَصُمْ يَوْمًا وَاسْتَغْفِرِ اللهَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رمضان المبارک میں روزہ توڑ دیا تو رسول اللہ علیہ السلام نے اسے حکم ارشاد فرمایا کہ وہ غلام آزاد کرے یا دو مہینے مسلسل روزے رکھے یا پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ اس نے عرض کی: میں (ان میں سے کوئی شے بھی) نہیں پاتا۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے اسے فرمایا: تو بیٹھ جا۔ پھر رسول اللہ علیہ السلام کے پاس ایک بورا لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ لے لو اور اسے صدقہ کر دو۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! علیہ السلام مجھ سے زیادہ حاجت مند کوئی نہیں ہے۔ پس (یہ سن کر) رسول اللہ علیہ السلام مسکرانے لگے یہاں تک کہ آپ کی کچلیاں ظاہر ہو گئیں۔ اور اسے فرمایا: تو ہی اسے کھالے۔ (یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اختیار اور عظیم شفقت کی روشن دلیل ہے)۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسے ابن جریج نے زہری سے مالک کے الفاظ سے اس طرح روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نے روزہ توڑ دیا۔ اور اس میں بیان کیا: یا تو غلام آزاد کرے یا دو ماہ روزے رکھے یا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

جعفر بن مسافر، ابن ابی فدیک اور ہشام بن سعد نے ابن شہاب عن ابی سلمہ بن عبدالرحمن عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے یہ بیان کیا ہے کہ ایک آدمی حضور نبی کریم علیہ السلام کے پاس آیا۔ اس نے رمضان المبارک میں روزہ توڑ دیا اور اس حدیث میں کہا ہے پس آپ علیہ السلام کے پاس ایک زنبیل (بورہ) لایا گیا۔ اس میں پندرہ صاع کی مقدار کھجوریں تھیں۔ اور اس میں یہ ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے تو کھا اور تیرے گھر والے کھائیں اور تو ایک دن روزہ رکھ اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کر۔

2044۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم تَقُولُ أَتَى رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فِي الْمَسْجِدِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ احْتَرَقْتُ فَسَأَلَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم مَا شَأْنُهُ قَالَ أَصَبْتُ أَهْلِي قَالَ تَصَدَّقْ قَالَ وَاللهِ مَا لِي شَيْءٌ وَلَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ قَالَ اجْلِسْ فَجَلَسَ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ أَقْبَلَ رَجُلٌ يَسُوقُ حِمَارًا عَلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ آنِفًا فَقَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم تَصَدَّقْ بِهَذَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَعَلَى غَيْرِنَا فَوَاللهِ إِنَّا لَجِيَاعٌ مَا لَنَا شَيْءٌ قَالَ كُلُوهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ

Marfat.com

بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَائِشَةَ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَأُتِيَ بِعَرَقٍ فِيهِ عِشْرُونَ صَاعًا

حضرت عباد بن عبداللہ بن زبیر نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رمضان المبارک کے مہینہ میں ایک آدمی مسجد میں حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: یا رسول اللہ! ﷺ میں تو جل گیا (یعنی مستحق عذاب بن گیا)۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا ہوا ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے اپنی بیوی سے (روزہ کی حالت میں) مجامعت کر لی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو صدقہ کر۔ اس نے عرض کی: قسم بخدا! میرے پاس کوئی شے نہیں اور نہ میں کسی شے کی قدرت رکھتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو بیٹھ جا۔ پس وہ بیٹھ گیا اور ابھی وہ اسی کیفیت پر تھا کہ ایک آدمی گدھے کو ہانکتے ہوئے آیا اس پر کچھ کھانا (اناج) تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ ابھی جلنے والا کہاں ہے۔ تو وہ آدمی کھڑا ہوا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو اسے صدقہ کر دے۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا ہم اپنے سوا دوسروں پر صدقہ کریں۔ قسم بخدا! ہم بہت زیادہ فقیر اور حاجت مند ہیں۔ ہمارے پاس کوئی شے نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم خود ہی اسے کھا لو۔

محمد بن عوف، سعید بن ابی مریم اور ابن ابی الزناد نے عبدالرحمن بن حارث عن محمد بن جعفر بن زبیر عن عبادہ بن عبداللہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا کی سند سے یہ واقعہ بیان کیا ہے اور اس میں کہا ہے کہ آپ ﷺ کے پاس ایک بورا لایا گیا جس میں بیس صاع کھجوریں تھیں۔

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي مَنْ أَفْطَرَ عَمْدًا (بالارادہ روزہ توڑنے والے کیلئے شدت و سختی کا بیان)

2045۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ مُطَوِّسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمُطَوِّسِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ فِي غَيْرِ رُخْصَةٍ رَخَّصَهَا اللهُ لَهُ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صِيَامُ الدَّهْرِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي حَبِيبٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنِ ابْنِ الْمُطَوِّسِ قَالَ فَلَقِيتُ ابْنَ الْمُطَوِّسِ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ كَثِيرٍ وَسُلَيْمَانَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَاخْتُلِفَ عَلَى سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْهُمَا ابْنُ الْمُطَوِّسِ وَأَبُو الْمُطَوِّسِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان المبارک کا ایک روزہ ایسی رخصت کے بغیر چھوڑ دیا جو رخصت اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے رکھی ہے تو پھر زندگی بھر کے روزے (اس کمی کو) پورا نہ کر سکیں گے (یعنی رتبہ و شرف میں زندگی بھر کے روزے اس ایک روزے کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتے)۔

احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید نے سفیان سے، حبیب نے عمارہ سے اور انہوں نے ابن مطوس سے بیان کیا ہے۔ انہوں نے کہا: میں ابن مطوس سے ملا اور اس نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے بیان فرمایا: یہ ابن کثیر اور سلیمان کی حدیث کی مثل ہے۔ ابوداؤد نے کہا کہ ابن مطوس اور ابو مطوس

Marfat.com

کے سفیان اور شعبہ دونوں سے روایت کرنے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

بَاب مَنْ أَكَلَ نَاسِيًا (بھول کر کھانے والے کا بیان)

2046- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَحَبِيبٍ وَهِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَكَلْتُ وَشَرِبْتُ نَاسِيًا وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ اللهُ أَطْعَمَكَ وَسَقَاكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی مکرم علیہ السلام کے پاس آیا اور اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! علیہ السلام میں نے بھول کر کھا پی لیا ہے اور میں روزے دار تھا۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تجھے کھلایا ہے اور اسی نے تجھے پلایا ہے (یعنی اس طرح تیرا روزہ فاسد نہیں ہوا)۔

بَاب تَأْخِيرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ (قضائے رمضان میں تاخیر کا بیان)

2047- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رضی الله عنها تَقُولُ إِنْ كَانَ لَيَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَهُ حَتَّى يَأْتِيَ شَعْبَانُ

ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے سنا ہے کہ بسا اوقات مجھ پر رمضان المبارک کے کچھ روزے ہوتے اور میں انہیں قضا کرنے کی استطاعت نہ رکھتی۔ یہاں تک کہ شعبان آ جاتا (اور میں پہلے رمضان کے روزے اس میں قضا کر لیتی۔ اگر پہلی قضا سے قبل دوسرا رمضان آ جائے تو اس کے ادا روزے مکمل کرنے کے بعد پہلے رمضان کے قضا روزے پورے کیے جائیں گے)۔

بَاب فِيمَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ (اس کا بیان جو فوت ہوا اور اس کے ذمہ روزے ہوں)

2048- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا فِي النَّذْرِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ[1]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام نے فرمایا: جو آدمی اس حال میں فوت ہوا کہ اس کے ذمہ روزے ہوں تو اس کی جانب سے اس کا ولی روزے رکھ لے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ نذر کے بارے میں ہے اور یہی قول امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا ہے (جب کہ دیگر ائمہ کے نزدیک کوئی کسی کی جانب سے روزے اور نماز وغیرہ ادا نہیں کر سکتا۔ البتہ فدیہ دے کر اس کے ذمہ سے واجب کو اتارا جا سکتا ہے)۔

2049- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا مَرِضَ الرَّجُلُ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ مَاتَ وَلَمْ يَصُمْ[2] أُطْعِمَ عَنْهُ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ نَذْرٌ قَضَى عَنْهُ وَلِيُّهُ

1۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔ 2۔ ایک نسخہ میں ولم یصم کے بجائے ولم یصح ہے۔

Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: جب کوئی آدمی رمضان المبارک میں بیمار ہو جائے۔ پھر فوت ہو جائے اور وہ روزے نہ رکھ سکا، تو اس کی طرف سے کھانا کھلا دیا جائے لیکن اس پر قضا نہیں ہو گی۔ اور اگر اس پر نذر کا روزہ ہو تو اس کی جانب سے اس کا ولی قضا کرے۔

بَابُ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ (سفر میں روزہ رکھنے کا بیان)

2050۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها أَنَّ حَمْزَةَ الْأَسْلَمِيَّ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصَّوْمَ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ قَالَ صُمْ إِنْ شِئْتَ وَأَفْطِرْ إِنْ شِئْتَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے پوچھا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں مسلسل اور لگاتار روزے رکھنے والا آدمی ہوں۔ کیا میں دوران سفر روزہ رکھ سکتا ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو روزہ رکھ لے اگر تو چاہے اور نہ رکھ اگر تو چاہے (یعنی رکھنے یا نہ رکھنے کا تجھے اختیار ہے۔ اگر باعث مشقت وضرر نہیں تو رکھ لے ورنہ چھوڑ دے)۔

2051۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْمَدَنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ حَمْزَةَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ الْأَسْلَمِيَّ يَذْكُرُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي صَاحِبُ ظَهْرٍ أُعَالِجُهُ أُسَافِرُ عَلَيْهِ وَأُكْرِيهِ وَإِنَّهُ رُبَّمَا صَادَفَنِي هَذَا الشَّهْرُ يَعْنِي رَمَضَانَ وَأَنَا أَجِدُ الْقُوَّةَ وَأَنَا شَابٌّ وَأَجِدُ بِأَنْ أَصُومَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ أَنْ أُؤَخِّرَهُ فَيَكُونُ دَيْنًا أَفَأَصُومُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْظَمُ لِأَجْرِي أَوْ أُفْطِرُ قَالَ أَيَّ ذَلِكَ شِئْتَ يَا حَمْزَةُ

محمد بن عبد المجید مدنی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حمزہ بن محمد بن حمزہ اسلمی کو یہ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے کہ اس کے باپ نے اسے اس کے دادا سے خبر دی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں سواری والے اونٹوں کا مالک ہوں۔ ان سے کام بھی کرتا ہوں (یعنی ان پر ساز وسامان لادتا ہوں) ان پر سفر بھی کرتا ہوں اور ان پر کرایہ بھی وصول کرتا ہوں اور بسا اوقات یہ رمضان المبارک کا مہینہ مجھے آلیتا ہے اور میں اپنے اندر روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہوں اور میں جوان آدمی ہوں اور میں یہ بھی پاتا ہوں یا رسول اللہ! ﷺ کہ مجھ پر روزہ رکھنا اس سے آسان ہے کہ میں اسے مؤخر کروں اور وہ دین ہو جائے (یعنی وہ میرے ذمہ قرض ہو جائے) یا رسول اللہ! ﷺ کیا میرے لیے روزہ رکھنا اجر کے اعتبار سے عظیم ہے یا افطار کرنا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے حمزہ! جو تیرا جی چاہے۔

2052۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ فَرَفَعَهُ إِلَى فِيهِ لِيُرِيَهُ النَّاسَ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدْ صَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ کی طرف نکلے۔ حتیٰ کہ آپ

Marfat.com

ﷺ عسفان کے مقام پر پہنچ گئے۔ پھر آپ ﷺ نے برتن منگایا اور اسے اپنے منہ کی طرف بلند کیا تا کہ آپ ﷺ لوگوں کو دکھائیں اور یہ رمضان المبارک میں ہوا۔ پس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے روزہ بھی رکھا اور افطار بھی کیا۔ پس جو چاہے وہ روزے رکھے اور جو چاہے وہ نہ رکھے۔

2053۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ بَعْضُنَا وَأَفْطَرَ بَعْضُنَا فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں رمضان المبارک میں سفر کیا۔ تو ہم میں سے بعض نے روزہ رکھا اور بعض نے افطار کیا۔ پس کسی روزے دار نے افطار کرنے والے پر اور نہ ہی کسی افطار کرنے والے نے روزے دار پر عیب لگایا (یعنی اس سبب سے کسی نے دوسرے فریق کو تنقید کا نشانہ نہیں بنایا۔ اس لیے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دوران سفر خود روزہ افطار کر کے اپنے غلاموں کو اس کی رخصت عطا فرمائی جیسا کہ حدیث سابق میں گزر چکا ہے)۔

2054۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَوَهْبُ بْنُ بَيَانٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ قَزَعَةَ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَهُوَ يُفْتِي النَّاسَ وَهُمْ مُكِبُّونَ عَلَيْهِ فَانْتَظَرْتُ خَلْوَتَهُ فَلَمَّا خَلَا سَأَلْتُهُ عَنْ صِيَامِ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي رَمَضَانَ عَامَ الْفَتْحِ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ وَنَصُومُ حَتَّى بَلَغَ مَنْزِلًا مِنَ الْمَنَازِلِ فَقَالَ إِنَّكُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ فَأَصْبَحْنَا مِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ قَالَ ثُمَّ سِرْنَا فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ إِنَّكُمْ تُصَبِّحُونَ عَدُوَّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ فَأَفْطِرُوا فَكَانَتْ عَزِيمَةً مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ ثُمَّ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَصُومُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قَبْلَ ذَلِكَ وَبَعْدَ ذَلِكَ

قزعہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا درآنحالیکہ آپ لوگوں کو فتویٰ دے رہے تھے اور وہ لوگ آپ پر جھکے ہوئے تھے۔ پس میں آپ کی تنہائی کا منتظر رہا۔ پس جب آپ (فارغ ہو کر) تنہا ہوئے تو میں نے آپ سے سفر کے دوران رمضان المبارک کے روزے کے بارے پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: ہم فتح مکہ کے سال رمضان المبارک میں حضور نبی مکرم ﷺ کے ساتھ نکلے۔ پس رسول اللہ ﷺ بھی روزے رکھتے رہے تھے اور ہم بھی روزے رکھ رہے تھے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ ایک منزل پہ پہنچے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تم اپنے دشمن کے قریب پہنچ چکے ہو، لہٰذا روزہ نہ رکھنا تمہارے لیے باعث قوت ہے۔ پھر ہم نے اس حال میں صبح کی کہ ہم میں سے بعض روزے دار تھے اور بعض بغیر روزے کے تھے۔ راوی کہتے ہیں: پھر ہم چل پڑے اور ہم ایک منزل پر جا اترے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم صبح اپنے دشمن کے پاس جا کر کرو گے اور روزہ نہ رکھنا تمہارے لیے یہ باعث قوت و طاقت ہوگا، لہٰذا تم روزہ نہ رکھو۔ پس یہ رسول اللہ ﷺ کی جانب سے ثابت ہے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اس سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی (کئی بار) اپنے آپ کو حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ روزہ رکھتے ہوئے دیکھا ہے (یعنی کئی بار دوران سفر آپ کے ساتھ روزہ رکھا ہے۔ معلوم یہ ہوا کہ روزہ سفر میں نہ رکھنے کی رخصت ہے۔ نہ رکھنا واجب نہیں ہے)۔

Marfat.com

بَابُ اخْتِيَارِ الْفِطْرِ (اس کا بیان کہ روزہ نہ رکھنا زیادہ بہتر ہے)

2055۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَسَنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم رَأَى رَجُلًا يُظَلَّلُ عَلَيْهِ وَالزِّحَامُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے (دوران سفر) ایک آدمی کو دیکھا، اس پر سایہ کیا جا رہا تھا اور اس کے اردگرد لوگوں کا اژدحام تھا۔ تو (اس وقت) آپ علیہ السلام نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔

2056۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ الرَّاسِبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ إِخْوَةِ بَنِي قُشَيْرٍ قَالَ أَغَارَتْ عَلَيْنَا خَيْلٌ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَانْتَهَيْتُ أَوْ قَالَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ يَأْكُلُ فَقَالَ اجْلِسْ فَأَصِبْ مِنْ طَعَامِنَا هَذَا فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ اجْلِسْ أُحَدِّثْكَ عَنِ الصَّلَاةِ وَعَنِ الصِّيَامِ إِنَّ اللهَ تَعَالَى وَضَعَ شَطْرَ الصَّلَاةِ أَوْ نِصْفَ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمَ عَنِ الْمُسَافِرِ وَعَنِ الْمُرْضِعِ أَوِ الْحُبْلَى وَاللهِ لَقَدْ قَالَهُمَا جَمِيعًا أَوْ أَحَدَهُمَا قَالَ فَتَلَهَّفَتْ نَفْسِي أَنْ لَا أَكُونَ أَكَلْتُ مِنْ طَعَامِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور یہ بنی قشیر کے بھائی بنی عبداللہ بن کعب کے ایک آدمی ہیں۔ (مشہور صحابی اور رسول اللہ علیہ السلام کے خادم حضرت انس بن مالک مراد نہیں ہیں) انہوں نے بیان کیا کہ ہمارے اوپر رسول اللہ علیہ السلام کے گھڑسواروں نے حملہ کر دیا تو میں رسول اللہ علیہ السلام کے پاس چلا گیا۔ درآنحالیکہ آپ کھانا تناول فرما رہے تھے۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: بیٹھ جا اور ہمارے اس کھانے سے تو بھی کھالے۔ تو میں نے عرض کی: میں تو روزے سے ہوں۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تو بیٹھ جا، میں تجھے نماز اور روزے کے بارے بتاتا ہوں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مسافر سے نصف نماز اور روزہ معاف کر دیا ہے اور (اسی طرح) دودھ پلانے والی عورت یا حاملہ عورت سے بھی۔ قسم بخدا! آپ علیہ السلام نے دونوں کا اکٹھا ذکر کیا ہے یا ان میں سے ایک کا۔ راوی کہتے ہیں: مجھے اپنے آپ پر افسوس ہے کہ میں نے رسول اللہ علیہ السلام کے کھانے میں سے کچھ نہیں کھایا ہے (اور میں نے اپنے آپ کو اس سعادت عظمیٰ سے محروم رکھا)۔

فائدہ: اس حدیث پر یہ سوال وارد ہوتا ہے کہ آیا یہ واقعہ رمضان المبارک کا ہے یا غیر رمضان کا؟ اگر واقعہ رمضان کا ہے تو حضور کیسے کھانا تناول فرما رہے تھے۔ آپ تو مسافر نہ تھے اور اگر غیر رمضان کا ہے تو پھر روزہ معاف ہونے کا کیا مطلب؟ اس کے بارے یا تو یہ کہا جائے گا کہ ہو سکتا ہے خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی سفر میں ہوں، کسی منزل پر ٹھہرے ہوئے ہوں اور لشکر کے اس دستہ کو آپ نے آگے بھیج دیا ہو، یا پھر یہ کہا جائے گا کہ یہ واقعہ غیر رمضان کا ہے۔ آپ علیہ السلام مدینہ منورہ میں تھے اور یہ صحابی نفلی روزے سے تھے تو آپ نے ان سے فرمایا: جس کا حاصل یہ ہے کہ مسافر سے تو رمضان کا فرض روزہ بھی معاف ہے اور تم تو نفلی روزہ سے ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم (الدر المنضود ص 228 ج 4)

Marfat.com

بَاب مَنْ اخْتَارَ الصِّيَامَ (ان کا بیان جنہوں نے روزے کو پسند کیا ہے)

2057۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَتْنِي أُمُّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ حَتَّى إِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ أَوْ كَفَّهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ مَا فِينَا صَائِمٌ إِلَّا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم شدید گرمی کے موسم میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں نکلے۔ یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی اپنا ہاتھ گرمی کی شدت کے سبب اپنے سر پر رکھتا یا اپنی ہتھیلی اپنے سر پر رکھتا تھا۔ اور ہم میں صرف رسول اللہ ﷺ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ روزہ رکھے ہوئے تھے۔

2058۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ح وحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ سِنَانَ بْنَ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ الْهُذَلِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهُ حَمُولَةٌ تَأْوِي إِلَى شِبَعٍ فَلْيَصُمْ رَمَضَانَ حَيْثُ أَدْرَكَهُ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَدْرَكَهُ رَمَضَانُ فِي السَّفَرِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ

حبیب بن عبداللہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے سنان بن سلمہ بن محبق الہذلی سے اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ جس کے پاس سواری ہو، وہ اسے ایسی منزل تک پہنچا سکتی ہو جہاں وہ سیر ہو کر کھانا کھا سکتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ رمضان المبارک کا روزہ رکھے جہاں بھی وہ اسے پالے (یعنی اگر روزہ رکھنے میں اس کے لیے کوئی مشقت اور تکلیف نہیں تو اس کے لیے روزہ رکھنا افضل اور بہتر ہے ورنہ مطلق سفر میں روزہ افطار کرنے کی اجازت تو ہے)۔

نصر بن مہاجر، عبدالصمد بن عبدالوارث، عبدالصمد بن حبیب نے بیان کیا کہ مجھے میرے باپ نے سنان بن سلمہ عن سلمہ بن محبق سے یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے سفر میں رمضان نے پالیا، آگے مذکورہ حدیث بیان کی۔

بَاب مَتَى يُفْطِرُ الْمُسَافِرُ إِذَا خَرَجَ (اس کا بیان کہ مسافر جب نکلے تو کب افطار کرے)

2059۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ ح وحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَحْيَى الْمَعْنَى حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ وَزَادَ جَعْفَرٌ وَاللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ كُلَيْبَ بْنَ ذُهْلٍ الْحَضْرَمِيَّ أَخْبَرَهُ عَنْ عُبَيْدٍ قَالَ جَعْفَرٌ ابْنُ جَبْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفِينَةٍ

Marfat.com

مِنَ الْفُسْطَاطِ فِي رَمَضَانَ فَرُفِعَ ثُمَّ قُرِّبَ غَدَاهُ قَالَ جَعْفَرٌ فِي حَدِيثِهِ فَلَمْ يُجَاوِزِ الْبُيُوتَ حَتَّى دَعَا بِالسُّفْرَةِ قَالَ اقْتَرِبْ قُلْتُ أَلَسْتَ تَرَى الْبُيُوتَ قَالَ أَبُو بَصْرَةَ أَتَرْغَبُ عَنْ سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ جَعْفَرٌ فِي حَدِيثِهِ فَأَكَلَ

جعفر ابن جبر نے بیان کیا ہے کہ میں رمضان المبارک کے مہینے میں فسطاط سے نکلتے وقت ایک کشتی میں حضور نبی کریم ﷺ کے صحابی حضرت ابو بصرہ الغفاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ پس اس پر سوار ہوئے اور پھر صبح کا کھانا قریب لایا گیا۔ جعفر نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ ابھی تک اس نے گھروں سے آگے تجاوز نہیں کیا تھا کہ انہوں نے دسترخوان منگایا اور (مجھے بھی) کہا: تو اور قریب ہو۔ میں نے کہا: کیا تم ابھی شہر کے گھروں کو نہیں دیکھ رہے؟ تو حضرت ابو بصرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو رسول اللہ ﷺ کی سنت سے اعراض کر رہا ہے؟ جعفر نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ پھر انہوں نے کھانا کھالیا۔

بَاب قَدْرِ مَسِيرَةِ مَا يُفْطَرُ فِيهِ (اس مقدار مسافت کا بیان جس میں روزہ افطار کیا جاسکتا ہے)

2060۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ مَنْصُورٍ الْكَلْبِيِّ أَنَّ دِحْيَةَ بْنَ خَلِيفَةَ خَرَجَ مِنْ قَرْيَةٍ مِنْ دِمَشْقَ مَرَّةً إِلَى قَدْرِ قَرْيَةِ عُقْبَةَ مِنَ الْفُسْطَاطِ وَذَلِكَ ثَلَاثَةُ أَمْيَالٍ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ إِنَّهُ أَفْطَرَ وَأَفْطَرَ مَعَهُ نَاسٌ وَكَرِهَ آخَرُونَ أَنْ يُفْطِرُوا فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى قَرْيَتِهِ قَالَ وَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُ الْيَوْمَ أَمْرًا مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنِّي أَرَاهُ إِنَّ قَوْمًا رَغِبُوا عَنْ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابِهِ يَقُولُ ذَلِكَ لِلَّذِينَ صَامُوا ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذَلِكَ اللَّهُمَّ اقْبِضْنِي إِلَيْكَ

منصور الکلبی سے روایت ہے کہ حضرت دحیہ بن خلیفہ دمشق کے ایک گاؤں سے نکلے۔ اتنی مسافت پر جتنا کہ فسطاط سے عقبہ کا گاؤں ہے اور وہ تین میل ہے۔ (اور یہ سفر) رمضان المبارک میں ہوا۔ پھر انہوں نے روزہ افطار کر دیا اور ان کے ساتھ کچھ لوگوں نے بھی (روزہ) افطار کر لیا اور بعض دوسروں نے اسے ناپسند کیا کہ وہ روزہ افطار کریں۔ پس جب وہ لوٹ کر اپنے گاؤں کی طرف آئے تو فرمایا: قسم بخدا! آج کے دن میں نے وہ کچھ دیکھا ہے جس کے بارے مجھے گمان نہیں تھا کہ میں اسے دیکھوں گا۔ (اور وہ یہ ہے کہ) ایک قوم نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کی ہدایت اور رہنمائی سے اعراض برتا ہے اور آپ یہ ان لوگوں کے لیے کہہ رہے تھے جنہوں نے روزہ رکھا۔ پھر اس وقت یہ دعا کی: اے اللہ! مجھے اپنے پاس بلا لے۔

2061۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَخْرُجُ إِلَى الْغَابَةِ فَلَا يُفْطِرُ وَلَا يَقْصِرُ

حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما غابہ کی طرف نکلتے تھے تو نہ آپ روزہ افطار کرتے تھے اور نہ ہی نماز قصر کرتے تھے۔

بَاب مَنْ يَقُولُ صُمْتُ رَمَضَانَ كُلَّهُ

اس کے بارے بیان جو کہتا ہے کہ میں نے مکمل رمضان روزے رکھے

2062۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ

Marfat.com

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ إِنِّي صُمْتُ رَمَضَانَ كُلَّهُ وَقُمْتُهُ كُلَّهُ فَلَا أَدْرِي أَكَرِهَ التَّزْكِيَةَ أَوْ قَالَ لَا بُدَّ مِنْ نَوْمَةٍ أَوْ رَقْدَةٍ

ابوبکرہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی یہ نہ کہے میں نے مکمل رمضان روزے رکھے ہیں اور میں نے سارا رمضان قیام کیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نہیں جانتا، کیا آپ ﷺ نے (اظہار) تزکیہ کو ناپسند کیا ہے، یا اس لیے کہا کہ اس کے لیے سونا یا اس پر گہری نیند کے سبب غفلت کا ہونا بھی ضروری ہے (اس لیے اس کا مذکورہ قول حقیقتاً درست ہو ہی نہیں سکتا)۔

بَابٌ فِي صَوْمِ الْعِيدَيْنِ (عیدین کے روزے کا بیان)

2063۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهَذَا حَدِيثُهُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ صِيَامِ هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ أَمَّا يَوْمُ الْأَضْحَى فَتَأْكُلُونَ مِنْ لَحْمِ نُسُكِكُمْ وَأَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ فَفِطْرُكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ

حضرت ابوعبید نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید میں حاضر ہوا۔ پس آپ نے خطبہ سے پہلے نماز سے آغاز کیا (یعنی خطبہ سے پہلے نماز عید پڑھی) پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے، یعنی عیدالاضحیٰ کے دن (تو اس لیے) کہ تم اس دن اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔ اور رہا عیدالفطر کا دن تو یہ تمہارے لیے اپنے روزوں کو افطار کرنے کا دن ہے۔

2064۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحَى وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ الصَّمَّاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فِي سَاعَتَيْنِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَبَعْدَ الْعَصْرِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے دو دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا (یعنی) یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ اور آپ نے اس طرح کپڑا پہننے سے (منع فرمایا) کہ آدمی ایک ہی کپڑے میں لپٹ جائے۔ اور آپ نے دو وقتوں میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ ایک صبح کی نماز کے بعد (سورج نکلنے تک) اور ایک عصر کی نماز کے بعد (سورج غروب ہونے تک)۔

بَابُ صِيَامِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ (ایام تشریق کے روزوں کا بیان)

2065۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَلَى أَبِيهِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَرَّبَ إِلَيْهِمَا طَعَامًا فَقَالَ كُلْ فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ عَمْرٌو كُلْ فَهَذِهِ الْأَيَّامُ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُنَا بِإِفْطَارِهَا وَيَنْهَانَا عَنْ صِيَامِهَا قَالَ مَالِكٌ وَهِيَ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ

Marfat.com

یزید بن الہاد نے ابی مرہ مولیٰ ام ہانی سے روایت بیان کی ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے ساتھ ان کے باپ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے کھانا ان دونوں کے قریب کیا اور فرمایا: کھاؤ۔ تو اس نے کہا: میں تو روزے دار ہوں۔ تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کھاؤ۔ یہ وہ دن ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ ہمیں روزہ نہ رکھنے کا حکم دیتے تھے اور ان دنوں کے روزے رکھنے سے ہمیں منع فرماتے تھے۔ مالک نے کہا: یہ ایام تشریق ہیں۔

2066۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ ح وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ النَّحْرِ وَأَيَّامُ التَّشْرِيقِ عِيدُنَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَهِيَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ

وکیع نے موسیٰ بن علی سے بیان کیا ہے اور وہب کی حدیث میں خبر یہ ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے اپنے باپ سے سنا اور انہوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نویں ذی الحجہ کا دن، یوم نحر (دسویں ذی الحجہ کا دن) اور ایام تشریق (گیارہویں ذی الحجہ یا تیرہویں ذی الحجہ کے ایام) ہم اہل اسلام کے لیے عید کے ایام ہیں اور یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔

بَاب النَّهْيِ أَنْ يُخَصَّ يَوْمُ الْجُمُعَةِ بِصَوْمٍ

جمعہ کے دن کو روزے کے ساتھ مختص کرنے کی نہی کا بیان

2067۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَصُمْ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ بِيَوْمٍ أَوْ بَعْدَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی صرف جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے۔ مگر یہ کہ اس سے پہلے یا اس کے بعد کے دن کے ساتھ ملا کر روزہ رکھے۔

بَاب النَّهْيِ أَنْ يُخَصَّ يَوْمُ السَّبْتِ بِصَوْمٍ (صرف ہفتے کے دن روزہ رکھنے سے نہی کا بیان)

2068۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ ح وحَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ قُبَيْسٍ مِنْ أَهْلِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ جَمِيعًا عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ السُّلَمِيِّ عَنْ أُخْتِهِ وَقَالَ يَزِيدُ الصَّمَّاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَصُومُوا يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِي مَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ وَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ[1] أَوْ عُودَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضُغْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا حَدِيثٌ مَنْسُوخٌ

عبداللہ بن بسر سلمی نے اپنی بہن سے بیان کیا ہے اور یزید الصماء نے کہا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تم ہفتے کے دن روزہ نہ رکھو۔ مگر وہی جو تم پر فرض کیا گیا ہے۔ اور اگر تم میں سے کوئی نہ پائے مگر انگور کا چھلکا یا کسی درخت کی لکڑی۔ تو

1۔ ایک نسخہ میں عِنَبٍ ہے۔

Marfat.com

اسے چاہیے کہ وہ اسے ہی چبالے (تا کہ اس کا روزہ باقی نہ رہے۔ سوائے حضرت امام مالک کے تینوں ائمہ فقہ کے نزدیک صرف ہفتہ کے دن کا روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ کیونکہ اس طرح یہود کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہے کہ وہ اس دن کی تعظیم کی خاطر اس دن کا روزہ رکھتے تھے)۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ حدیث منسوخ ہے۔

بَاب الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ (اس دن میں روزے کی رخصت کا بیان)

2069۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ ح وحَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَفْصٌ الْعَتَكِيُّ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ فَقَالَ أَصُمْتِ أَمْسِ قَالَتْ لَا قَالَ تُرِيدِينَ أَنْ تَصُومِي غَدًا قَالَتْ لَا قَالَ فَأَفْطِرِي

جویریہ بنت حارث سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم علیہ السلام جمعہ کے دن اس کے پاس تشریف لائے اور یہ روزے سے تھی۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا تو نے کل بھی روزہ رکھا تھا؟ عرض کی: نہیں۔ پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا تو آنے والے کل روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ تو پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: تو اپنا روزہ افطار کردے۔

فائدہ: اس حدیث سے یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ صرف جمعہ کے دن کا روزہ مکروہ ہے۔ لیکن صرف ہفتے کے دن کے روزے کی رخصت کے بارے اس سے استدلال ممکن نہیں۔ اس لیے بعض محدثین نے کہا ہے کہ یہ حدیث اپنے محل میں واقع نہیں۔

2070۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اللَّيْثَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ كَانَ إِذَا ذُكِرَ لَهُ أَنَّهُ نُهِيَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ السَّبْتِ يَقُولُ ابْنُ شِهَابٍ هَذَا حَدِيثٌ حِمْصِيٌّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ مَا زِلْتُ لَهُ كَاتِمًا حَتَّى رَأَيْتُهُ انْتَشَرَ يَعْنِي حَدِيثَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرٍ هَذَا فِي صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ مَالِكٌ هَذَا كَذِبٌ

ابن وہب نے بیان کیا ہے کہ میں نے لیث کو ابن شہاب سے یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جب ان کے سامنے کوئی یہ ذکر کرتا کہ آپ علیہ السلام نے ہفتے کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ تو ابن شہاب کہتے: یہ حدیث حمصی ہے (اس سے مراد یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے، قابل حجت نہیں اور حمصی کہنے کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس حدیث کو اہل حمص نے ہی مشہور کیا۔ ورنہ اہل حجاز وعراق وغیرہ اس کو نہ جانتے تھے۔ (الدر المنضود، ص 239، ج 4)۔

محمد بن صباح بن سفیان اور ولید نے اوزاعی سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں عبداللہ بن بسر کی حدیث جو کہ ہفتے کے دن کے روزے کے بارے میں ہے اسے چھپاتا رہا، یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ وہ پھیل چکی ہے (یعنی مشہور ہوگئی ہے)۔ مالک نے کہا ہے: یہ (حدیث) جھوٹ ہے (قابل اعتبار نہیں)۔

بَاب فِي صَوْمِ الدَّهْرِ تَطَوُّعًا (نفلی طور پر صوم دہر رکھنے کا بیان)

2071۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَصُومُ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ

Marfat.com

قَوْلِهِ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ عُمَرُ قَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَمِنْ (1) غَضَبِ رَسُولِهِ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَدِّدُهَا حَتَّى سَكَنَ غَضَبُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ قَالَ مُسَدَّدٌ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ أَوْ مَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ شَكَّ غَيْلَانُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ أَوَيُطِيقُ ذَلِكَ أَحَدٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذَلِكَ صَوْمُ دَاوُدَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي طُوِّقْتُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ فَهَذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَصِيَامُ عَرَفَةَ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَصَوْمُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ زَادَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ صَوْمَ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمِ الْخَمِيسِ قَالَ فِيهِ وُلِدْتُ وَفِيهِ أُنْزِلَ عَلَيَّ الْقُرْآنُ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ آپ کیسا روزہ رکھتے ہیں؟ تو اس کی اس بات سے رسول اللہ ﷺ غصے ہو گئے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی یہ کیفیت دیکھی تو آپ نے عرض کی: ہم راضی ہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اسے رب مانتے ہوئے، اسلام کے ساتھ اسے دین مانتے ہوئے اور محمد ﷺ کے ساتھ انہیں نبی تسلیم کرتے ہوئے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ کے غضب سے اور اس کے رسول معظم ﷺ کے غضب سے۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس جملہ کو مسلسل دہراتے رہے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کا غضب ساکن ہو گیا (یعنی غصہ اتر گیا) تو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ اس کا کیا حال ہے جو سارا زمانہ یعنی ہمیشہ کا روزہ رکھتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہ اس نے روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا۔ مسدد نے یہ الفاظ بیان کیے: لم یصم ولم یفطر یا ما صام ولا افطر۔ یہ غیلان کو شک ہے۔ پھر عرض کی: اس کا کیا حال ہے جو دو دن روزہ رکھتا ہے؟ اور ایک دن افطار کرتا ہے فرمایا کیا کوئی اس کی طاقت رکھتا ہے؟ پھر عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ پس اس کا کیا حال ہے جو ایک دن روزہ رکھتا ہے اور ایک دن افطار کرتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔ پھر عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ پس اس کا کیا حال ہے جو ایک دن روزہ رکھتا ہے اور دو دن افطار کرتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں پسند کرتا ہوں کہ مجھے بھی اس کی قوت وطاقت دی جائے۔ بعد ازاں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مہینے میں تین روزے اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک یہی ہمیشہ کے روزے ہیں (یعنی ان کی فضیلت اور ثواب ہمیشہ روزہ رکھنے کی طرح ہے) اور یوم عرفہ (نویں ذی الحجہ کا دن) کے روزے کے بارے میں میں یہ امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کے سبب ایک سال پہلے کے اور ایک سال بعد کے گناہ معاف فرمادے اور یوم عاشورہ کے روزے کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ اس کی وجہ سے ایک سال پہلے کے گناہ معاف فرمادے۔

1۔ ایک نسخہ میں ومن نہیں ہے۔

Marfat.com

موسیٰ بن اسماعیل، مہدی اور غیلان نے عبداللہ بن معبد الزمانی سے اور انہوں نے ابوقتادہ سے یہ حدیث بیان کی ہے اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ سوموار کے دن اور جمعرات کے دن روزے کے بارے آپ کا کیا خیال ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس دن میری ولادت باسعادت ہوئی اور اس میں مجھ پر قرآن کریم نازل کیا گیا (آپ ﷺ کے جواب کا تعلق صرف سوموار کے دن سے ہے یعنی یہ میرے لیے کمال صوری اور کمال معنوی دونوں کے ظاہر ہونے کا دن ہے۔ اور اس اشکال کے جواب میں کہ سوال دونوں کے بارے ہے اور جواب ایک دن کے بارے دیا گیا ،صاحب منہل نے کہا ہے کہ اس روایت میں ''یوم الخمیس'' کی زیادتی وہم ہے) (الدر المنضود، ص 241ج 4)

2072۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لَقِيَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ أَلَمْ أُحَدَّثْ أَنَّكَ تَقُولُ لَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ وَلَأَصُومَنَّ النَّهَارَ قَالَ أَحْسَبُهُ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ قُلْتُ ذَاكَ قَالَ قُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ وَصُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَذَاكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قَالَ فَقُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا وَهُوَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ وَهُوَ صِيَامُ دَاوُدَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے شرف ملاقات عطا فرمایا تو ارشاد فرمایا: مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ تم کہتے ہو کہ میں ہر رات قیام کروں گا اور ہر دن روزہ رکھوں گا۔ عرض کی: جی ہاں، یا رسول اللہ! ﷺ میری آرزو تو ہے اور میں نے اس طرح کہا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: قیام بھی کر اور سو کر آرام بھی کر، روزہ بھی رکھ اور افطار بھی کر اور ہر مہینے میں تین دن (یعنی تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں جو کہ ایام بیض ہیں) کے روزے رکھا کر۔ یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کی شکل ہیں۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں اس سے بہتر اور افضل کی طاقت رکھتا ہوں۔ تو پھر آپ نے فرمایا: ایک دن روزہ رکھ اور دو دن افطار کر۔ میں نے پھر عرض کی: میں اس سے افضل کی طاقت رکھتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایک دن روزہ رکھ اور ایک دن افطار کر۔ روزوں میں یہی عمدہ و اعلیٰ ہے اور یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے (یعنی آپ اس طرز پر روزے رکھتے تھے)۔ میں نے عرض کی: میں اس سے بھی افضل و اعلیٰ کی قدرت و طاقت رکھتا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سے افضل روزہ کوئی نہیں ہے (یعنی نفلی روزوں کی جملہ اقسام میں افضل ترین قسم صوم داؤدی ہے)۔

بَابٌ فِي صَوْمِ أَشْهُرِ الْحُرُمِ (اشہر حرام کے روزے کا بیان)

2073۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ عَنْ مُجِيبَةَ الْبَاهِلِيَّةِ عَنْ أَبِيهَا أَوْ عَمِّهَا أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ ثُمَّ انْطَلَقَ فَأَتَاهُ بَعْدَ سَنَةٍ وَقَدْ تَغَيَّرَتْ حَالُهُ وَهَيْئَتُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَمَا تَعْرِفُنِي قَالَ وَمَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا الْبَاهِلِيُّ الَّذِي جِئْتُكَ عَامَ الْأَوَّلِ قَالَ فَمَا غَيَّرَكَ وَقَدْ كُنْتَ حَسَنَ الْهَيْئَةِ قَالَ مَا أَكَلْتُ طَعَامًا إِلَّا بِلَيْلٍ مُنْذُ فَارَقْتُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِمَ عَذَّبْتَ نَفْسَكَ ثُمَّ قَالَ صُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ وَيَوْمًا

Marfat.com

مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ زِدْنِي فَإِنَّ بِي قُوَّةً قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ قَالَ زِدْنِي قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَ زِدْنِي قَالَ صُمْ مِنَ الْحُرُمِ وَاتْرُكْ صُمْ مِنَ الْحُرُمِ وَاتْرُكْ صُمْ مِنَ الْحُرُمِ وَاتْرُكْ وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ الثَّلَاثَةِ فَضَمَّهَا ثُمَّ أَرْسَلَهَا

مجیبہ الباہلیہ نے اپنے باپ سے یا اپنے چچا سے روایت کیا ہے کہ وہ رسول اللہ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے اور پھر چلے گئے۔ پھر ایک سال کے بعد حاضر خدمت ہوئے درآنحالیکہ ان کی حالت اور ہیئت قضائیہ تبدیل ہو چکی تھی۔ تو عرض کی: یا رسول اللہ! علیہ السلام کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: تو کون ہے؟ تو عرض کی: میں وہی باہلی ہوں جو پہلے سال آپ کے پاس حاضر ہوا تھا۔ تو آپ علیہ السلام نے دریافت فرمایا: کس شے نے تجھے تبدیل کر دیا ہے؟ حالانکہ تیری ہیئت و کیفیت انتہائی اچھی اور حسین تھی۔ تو اس نے عرض کی: جب سے میں آپ سے جدا ہو کر گیا ہوں میں نے صرف رات کا کھانا کھایا ہے۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: تو نے اپنے آپ کو کیوں عذاب دیا ہے؟ پھر آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: شہر صبر (رمضان المبارک) کے روزے رکھ اور (علاوہ ازیں) ہر مہینے میں ایک دن۔ اس نے عرض کی: میرے لیے اضافہ فرمائیے کیونکہ مجھ میں قوت ہے۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: دو دن روزے رکھا کر۔ اس نے عرض کی: اور اضافہ فرمائیے۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تین دن روزے رکھ لے۔ عرض کی: اور اضافہ فرمائیے۔ فرمایا: حرام مہینوں میں روزے رکھ اور پھر چھوڑ دے۔ راوی نے کہا: آپ نے اپنی تین انگلیوں کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے پہلے انہیں ملایا اور پھر انہیں کھولا۔ (مراد یہ ہے کہ حرام مہینوں یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب میں تین روزے رکھ اور تین دن نہ رکھ۔ اور پھر تین دن رکھ لے اور تین دن نہ رکھ یہی سلسلہ جاری رہے۔)

بَابٌ فِي صَوْمِ الْمُحَرَّمِ (محرم کے روزے کا بیان)

2074۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمُ وَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْمَفْرُوضَةِ صَلَاةٌ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَقُلْ قُتَيْبَةُ شَهْرٌ قَالَ رَمَضَانُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: رمضان المبارک کے مہینہ کے بعد افضل ترین روزے اللہ تعالیٰ کے مہینے محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد افضل ترین نماز رات کی نماز ہے (اس سے مراد نماز تہجد ہے)۔ قتیبہ نے شھر کی بجائے صرف رمضان کا لفظ ذکر کیا ہے۔

بَابٌ فِي صَوْمِ رَجَبٍ (رجب کے روزے کا بیان)

2075۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ يَعْنِي ابْنَ حَكِيمٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ صِيَامِ رَجَبٍ فَقَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ

عثمان بن حکیم نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے رجب کے روزوں کے بارے پوچھا۔ تو انہوں نے

Marfat.com

فرمایا: مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ روزے رکھا کرتے تھے یہاں تک کہ ہم کہنے لگتے: آپ افطار نہیں کریں گے (یعنی آپ مسلسل روزے رکھتے ہی جاتے) اور کبھی آپ روزہ رکھنا چھوڑ دیتے یہاں تک کہ ہم کہنے لگتے: اب آپ روزہ نہیں رکھیں گے (یعنی اگر آپ نہ رکھتے تو پھر کئی کئی دن مسلسل اسی کیفیت میں گزر جاتے)۔

بَاب فِي صَوْمِ شَعْبَانَ (شعبان کے روزے کا بیان)

2076۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ أَحَبَّ الشُّهُورِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنْ يَصُومَهُ شَعْبَانُ ثُمَّ يَصِلُهُ بِرَمَضَانَ

عبداللہ بن ابی قیس سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک سب سے پسندیدہ مہینہ کہ آپ اس کے روزے رکھیں وہ شعبان ہے۔ پھر آپ اسے رمضان المبارک کے ساتھ ملا دیتے تھے (یعنی آپ ﷺ شعبان المعظم کے روزے مسلسل رکھتے رہتے تھے یہاں تک کہ رمضان المبارک کا مہینہ آ جاتا)۔

بَاب فِي صَوْمِ شَوَّالٍ (شوال کے روزے کا بیان)

2077۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى عَنْ هَارُونَ بْنِ سَلْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ أَوْ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ إِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِي يَلِيهِ وَكُلَّ أَرْبِعَاءَ وَخَمِيسٍ فَإِذَا أَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَافَقَهُ زَيْدٌ الْعُكْلِيُّ وَخَالَفَهُ أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ مُسْلِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ[1]

عبیداللہ بن مسلم القرشی نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے پوچھا، یا حضور نبی کریم ﷺ سے ہمیشہ روزے رکھنے کے بارے پوچھا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تیرے گھر والوں کا تجھ پر حق ہے۔ تو رمضان کے روزے رکھ اور وہ جو اس کے ساتھ ملے ہوئے ہیں (یعنی شوال کے روزے) اور ہر بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھا کر۔ پس جب تو نے اس طرح کیا تو تحقیق تو نے ہمیشہ کے روزے رکھ لیے۔ ابوداود نے کہا ہے: زید العکلی نے اس سے موافقت کی ہے اور ابونعیم نے اس سے مخالفت کی ہے۔ انہوں نے کہا: مسلم بن عبیداللہ (نہ کہ عبیداللہ بن مسلم)۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ میں یہ باور کرایا گیا ہے کہ آدمی کے ذمہ اہل خانہ کے بھی حقوق ہیں جنہیں ادا کرنا اس کے ذمہ لازم ہے۔ لہٰذا نفلی عبادات و ریاضات کی جانب متوجہ ہوتے وقت ان کا لحاظ رکھنا بھی ضروری ہے۔

بَاب فِي صَوْمِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ (شوال کے چھ دن روزے رکھنے کا بیان)

2078۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ وَسَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ

1۔ قال ابوداؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

Marfat.com

الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ بِسِتٍّ مِنْ شَوَّالٍ فَكَأَنَّمَا صَامَ الدَّهْرَ

حضرت عمر بن ثابت الانصاری نے حضور نبی مکرم ﷺ کے صحابی حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور پھر ان کے پیچھے شوال کے چھ روزے رکھے۔ تو گویا اس نے صوم دہر رکھ لیا۔

بَاب كَيْفَ كَانَ يَصُومُ النَّبِيُّ ﷺ (حضور نبی کریم ﷺ کے روزے رکھنے کی کیفیت کا بیان)

2079۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ زَادَ كَانَ يَصُومُهُ إِلَّا قَلِيلًا بَلْ كَانَ يَصُومُهُ كُلَّهُ

ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ (مسلسل) روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ کہنے لگتے: آپ افطار نہیں کریں گے اور (کبھی) آپ روزہ نہ رکھتے یہاں تک کہ ہم کہنے لگتے کہ اب آپ روزہ نہیں رکھیں گے۔ اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ نے رمضان المبارک کے سوا کبھی کسی مہینے کے مکمل روزے رکھے ہوں۔ اور (علاوہ ازیں) میں نے آپ کو شعبان المعظم سے زیادہ کسی مہینے کے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

موسیٰ بن اسماعیل نے حماد عن محمد بن عمرو عن ابی سلمہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی سند سے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔ اس میں یہ زائد ہے کہ آپ ﷺ سوائے چند دنوں کے اکثر اس کا روزہ رکھا کرتے تھے بلکہ آپ تو سارا مہینہ ہی روزے رکھا کرتے تھے۔

بَاب فِي صَوْمِ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ (سوموار اور جمعرات کے روزے کا بیان)

2080۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ مَوْلَى قُدَامَةَ بْنِ مَظْعُونٍ عَنْ مَوْلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ انْطَلَقَ مَعَ أُسَامَةَ إِلَى وَادِي الْقُرَى فِي طَلَبِ مَالٍ لَهُ فَكَانَ يَصُومُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَقَالَ لَهُ مَوْلَاهُ لِمَ تَصُومُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ وَأَنْتَ شَيْخٌ كَبِيرٌ فَقَالَ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَصُومُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ وَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ أَعْمَالَ الْعِبَادِ تُعْرَضُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ قَالَ أَبُو دَاوُد كَذَا قَالَ هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي الْحَكَمِ

یحییٰ نے عمر بن ابی الحکم بن ثوبان سے، انہوں نے قدامہ بن مظعون کے آزاد کردہ غلام سے اور انہوں نے حضرت

Marfat.com

اسامہ بن زید کے آزاد کردہ غلام سے روایت بیان کی ہے کہ وہ (اپنے آقا) اسامہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مال کی طلب میں وادی القریٰ کی طرف چلے۔ اور وہ (حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ) سوموار اور جمعرات کے دن کا روزہ رکھتے تھے۔ تو ان کے غلام نے انہیں کہا: آپ سوموار اور جمعرات کے دنوں کا کیوں روزہ رکھتے ہیں حالانکہ آپ بہت بوڑھے ہو چکے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: بلاشبہ حضور نبی کریم ﷺ سوموار اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ اس بارے میں آپ سے استفسار کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: سوموار اور جمعرات کے دن بندوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔ ابو داؤد نے کہا ہے: اسی طرح ہشام دستوائی نے یحییٰ عن عمر بن ابی الحکم کی سند سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

فائدہ: یہ حدیث اس حدیث کے منافی نہیں ہے جس میں یہ ہے کہ رات کے عمل دن کے عمل سے پہلے اور دن کے عمل رات کے اعمال سے پہلے اٹھالیے جاتے ہیں۔ کیونکہ ایک جگہ رفع کا ذکر ہے اور دوسری جگہ عرض کا یعنی ہر روز کے اعمال رفع کے بعد وہاں جمع ہوتے رہتے ہیں اور پھر ان دو دنوں میں ان کو پیش کیا جاتا ہے۔ (بذل المجہود، ص 304، ج 11)

بَابٌ فِي صَوْمِ الْعَشْرِ (عشرہ ذی الحجہ کے روزوں کا بیان)

2081۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ امْرَأَتِهِ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ تِسْعَ ذِي الْحِجَّةِ وَيَوْمَ عَاشُورَاءَ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَوَّلَ اثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ وَالْخَمِيسَ

ہنیدہ بن خالد نے اپنی بیوی سے اور اس نے حضور نبی مکرم ﷺ کی کسی زوجہ محترمہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نو دن ذی الحجہ کے، یوم عاشورہ، ہر مہینے میں تین دن اس طرح کہ ہر مہینے کا پہلا سوموار اور جمعرات کے روزے رکھتے تھے (اس روایت کے مطابق سوموار اور جمعرات دو دن بنتے ہیں۔ لہٰذا مسند احمد کی روایت کے مطابق ایک سوموار اور دو جمعرات اور نسائی کی روایت کے مطابق ایک جمعرات اور دو سوموار کے آپ روزے رکھتے تھے)

2082۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَمُجَاهِدٍ وَمُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهَا أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ يَعْنِي أَيَّامَ الْعَشْرِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی دن نہیں ہے جس میں کیا جانے والا نیک عمل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان دنوں یعنی ذوالحجہ کے دس دنوں میں (کیے جانے والے نیک عمل) کی نسبت زیادہ پسندیدہ اور محبوب ہو۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد بھی نہیں۔ مگر یہ کہ آدمی اپنی جان اور مال لے کر نکلے اور پھر ان میں سے کوئی شے واپس لوٹا کر نہ لائے (یعنی اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنی جان و مال سب قربان کر دے تو وہ اجر میں ان دنوں میں کیے جانے والے عمل

Marfat.com

کے ہم رتبہ ہو سکتا ہے)۔

بَابٌ فِي فِطْرِ الْعَشْرِ (ان دس دنوں میں روزہ نہ رکھنے کا بیان)

2083۔حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم صَائِمًا الْعَشْرَ قَطُّ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی ان دس دنوں میں روزے کی حالت میں نہیں دیکھا۔

فائدہ: اس حدیث کی توجیہ یہ بیان کی گئی ہے کہ ایک تو اس میں رؤیت کی نفی ہے اور رؤیت کی نفی روزہ نہ ہونے کو مستلزم نہیں اور دوسری توجیہ یہ ہے کہ اس میں دس دنوں کی نفی ہے۔ حالانکہ آپ ﷺ تو نو دن روزہ رکھتے تھے کیونکہ دسواں دن تو عید کا دن ہے۔ (بذل المجہود ص309 ج11)

بَابٌ فِي صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ (عرفات میں نویں ذی الحجہ کے دن روزہ رکھنے کا بیان)

2084۔حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَوْشَبُ بْنُ عَقِيلٍ عَنْ مَهْدِيٍّ الْهَجَرِيِّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي بَيْتِهِ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم نَهَى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ

عکرمہ نے بیان کیا ہے کہ ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے گھر میں تھے تو آپ نے ہمیں یہ حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے میدان عرفات میں یوم عرفہ کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

2085۔حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَ

حضرت ام فضل بنت حارث سے روایت ہے کہ لوگ عرفہ کے دن ان کے پاس رسول اللہ ﷺ کے روزے کے بارے جھگڑنے لگے۔ پس ان میں سے بعض نے کہا: آپ روزے سے ہیں۔ اور بعض کہنے لگے: آپ روزے سے نہیں ہیں۔ پس آپ نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں دودھ کا پیالہ بھیجا۔ درآنحالیکہ آپ اپنے اونٹ پر عرفات میں وقوف کیے ہوئے تھے۔ تو آپ ﷺ نے وہ نوش فرمالیا۔

بَابٌ فِي صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ (یوم عاشوراء کے روزے کا بیان)

2086۔حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَصُومُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ هُوَ الْفَرِيضَةُ وَتُرِكَ عَاشُورَاءُ فَمَنْ

Marfat.com

شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ یوم عاشوراء وہ دن ہے جس میں قریش دور جاہلیت میں روزہ رکھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی زمانہ جاہلیت میں اس دن روزہ رکھتے تھے۔ اور جب رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ آئے تو آپ نے اس کا روزہ رکھا اور اس دن کے روزے کا حکم ارشاد فرمایا۔ پس جب رمضان المبارک کے روزے فرض کیے گئے تو وہ روزے فرض ہو گئے اور عاشوراء کا روزہ چھوڑ دیا گیا۔ پس جو چاہے وہ اس دن کا روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔

2087۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ عَاشُورَاءُ يَوْمًا نَصُومُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَذَا يَوْمٌ مِنْ أَيَّامِ اللهِ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عاشوراء وہ دن تھا جس میں ہم زمانہ جاہلیت میں روزہ رکھتے تھے۔ پس جب رمضان المبارک (کے روزوں کی فرضیت) کا حکم نازل ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ایام میں سے یہ ایک دن ہے۔ پس جو چاہے وہ اس کا روزہ رکھے اور جو چاہے وہ اسے چھوڑ دے (یعنی روزہ نہ رکھے)۔

2088۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ عَاشُورَاءَ فَسُئِلُوا عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا هَذَا(1) الْيَوْمُ الَّذِي أَظْهَرَ اللهُ فِيهِ مُوسَى عَلَى فِرْعَوْنَ وَنَحْنُ نَصُومُهُ تَعْظِيمًا لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَحْنُ أَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: جب حضور نبی مکرم ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ نے یہود کو پایا کہ وہ عاشوراء کے دن روزہ رکھتے ہیں۔ تو ان سے اس بارے میں پوچھا گیا۔ تو انہوں نے کہا: یہ وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون پر غلبہ عطا فرمایا اور ہم اس کی تعظیم کے لیے اس دن روزہ رکھتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم تم سے زیادہ موسیٰ علیہ السلام کے قریب ہیں اور آپ نے اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

بَابُ مَا رُوِيَ أَنَّ عَاشُورَاءَ الْيَوْمُ التَّاسِعُ (اس کا بیان کہ عاشوراء سے مراد نویں محرم کا دن ہے)

2089۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ أَنَّ إِسْمَعِيلَ بْنَ أُمَيَّةَ الْقُرَشِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا غَطَفَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ حِينَ صَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَنَا بِصِيَامِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ يَوْمٌ تُعَظِّمُهُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَإِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ صُمْنَا يَوْمَ التَّاسِعِ فَلَمْ يَأْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ حَتَّى تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

یحییٰ بن ایوب نے بیان کیا ہے کہ اسماعیل بن امیہ قرشی نے انہیں بتایا کہ انہوں نے ابو غطفان کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے سنا جس وقت حضور نبی مکرم ﷺ نے عاشوراء کے دن روزہ رکھا اور

1۔ ایک نسخہ میں هٰذا کے بجائے هُوَ ہے۔

Marfat.com

ہمیں اس دن کے روزے کا حکم ارشاد فرمایا۔ تو صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو وہ دن ہے جس کی تعظیم یہود و نصاریٰ کرتے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آئندہ سال ہوگا تو ہم نویں محرم کو روزہ رکھیں گے۔ لیکن آئندہ سال ابھی نہ آیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

2090۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ غَلَّابٍ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ أَخْبَرَنِي حَاجِبُ بْنُ عُمَرَ جَمِيعًا الْمَعْنَى عَنْ الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ قَالَ أَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ التَّاسِعِ فَأَصْبِحْ صَائِمًا فَقُلْتُ كَذَا كَانَ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم يَصُومُ فَقَالَ كَذَلِكَ كَانَ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم يَصُومُ

حکم بن اعرج نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور آپ مسجد حرام میں اپنی چادر کا تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ میں نے آپ سے یوم عاشوراء کے روزے کے بارے پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: جب تو محرم کا چاند دیکھے تو اسے گننا شروع کر دے۔ اور جب نویں محرم کا دن ہو تو اس کی صبح کو روزہ رکھ۔ پھر میں نے کہا: کیا حضور نبی رحمت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح روزہ رکھتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: (ہاں) حضور نبی رحمت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح روزہ رکھتے تھے۔

بَابٌ فِي فَضْلِ صَوْمِهِ (اس دن کے روزے کی فضیلت کا بیان)

2091۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَسْلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ أَسْلَمَ أَتَتْ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ صُمْتُمْ يَوْمَكُمْ هَذَا قَالُوا لَا قَالَ فَأَتِمُّوا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ وَاقْضُوهُ قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي يَوْمَ عَاشُورَاءَ

عبدالرحمن بن مسلمہ نے اپنے چچا سے روایت بیان کی ہے کہ قبیلہ بنی اسلم کے کچھ لوگ حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے اپنے اس دن (یوم عاشوراء) کا روزہ رکھا ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس تم اپنے بقیہ دن کو (روزے سے) مکمل کرو اور پھر اس کی قضا کرو۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اس سے مراد عاشوراء کا دن ہے (یعنی حضور نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روزے کی فضیلت و اہمیت کے پیش نظر بقیہ دن روزے کی حالت میں گزارنے کا اور پھر اس کی قضاء کا حکم فرمایا)۔

بَابٌ فِي صَوْمِ يَوْمٍ وَفِطْرِ يَوْمٍ (ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن افطار کرنے کا بیان)

2092۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَمُسَدَّدٌ وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ أَحْمَدَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَوْسٍ سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى صِيَامُ دَاوُدَ وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى صَلَاةُ دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَهُ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَكَانَ

Marfat.com

يُفْطِرُ يَوْمًا وَيَصُومُ يَوْمًا

حضرت عمرو بن اوس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے حدیث سنی۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ روزے حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے۔ وہ نصف رات سوتے تھے، رات کا تیسرا حصہ (عبادت و ریاضت کے لیے) قیام کرتے تھے اور پھر چھٹا حصہ آرام کرتے تھے اور (اسی طرح) وہ ایک دن روزہ نہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ رکھتے تھے۔

فائدہ: چونکہ آدمی کے ذمہ حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد بھی لازم ہیں، لہٰذا یہ ضروری ہے کہ آدمی جب حقوق اللہ کی ادائیگی میں مشغول ہو تو حقوق العباد کی طرف بھی اس کی توجہ رہے۔ حدیث مذکور میں بیان کردہ طریقہ سے دونوں کی ادائیگی باحسن انداز ہو سکتی ہے۔ شاید اسی وجہ سے رب کریم کے نزدیک یہ انداز زیادہ پسندیدہ ہے۔

بَابٌ فِي صَوْمِ الثَّلَاثِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ (ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کا بیان)

2093۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَنَسٍ أَخِي مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مِلْحَانَ الْقَيْسِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ نَصُومَ الْبِيضَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ قَالَ وَقَالَ هُنَّ كَهَيْئَةِ الدَّهْرِ

محمد کے بھائی انس نے ابن ملحان قیسی سے اور انہوں نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم ارشاد فرماتے تھے کہ ہم ایام بیض یعنی تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں کا روزہ رکھیں۔ راوی نے بیان کیا: اور آپ ﷺ نے فرمایا: یہ روزے ہمیشہ روزے رکھنے کی طرح ہے۔

2094۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ يَعْنِي مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ہر مہینے کے شروع میں تین دن روزے رکھتے تھے۔

فائدہ: ہر مہینے میں تین روزوں کے استحباب میں تو کوئی کلام نہیں، البتہ تین دنوں کی تعیین میں اختلاف ہے کہ اس سے مراد ایام بیض ہیں یا کہ ان کے سوا کوئی اور دن۔ اور اس پر مذکورہ دونوں حدیثیں دال ہیں۔ کیونکہ ایک میں ایام بیض کا ذکر ہے اور دوسری میں ابتدائی ایام کا۔

بَابُ مَنْ قَالَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ (اس کا بیان جس نے کہا مراد سوموار اور جمعرات ہیں)

2095۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ سَوَاءٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ وَالِاثْنَيْنِ مِنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ مہینے میں تین دن روزے رکھتے تھے: سوموار، جمعرات اور دوسرے جمعہ سے پہلے سوموار۔

Marfat.com

2096۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ هُنَيْدَةَ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الصِّيَامِ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُنِي أَنْ أَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَوَّلُهَا الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ

ھنیدہ خزاعی نے اپنی ماں سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس داخل ہوئی اور میں نے ان سے روزوں کے بارے پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مجھے حکم دیتے تھے کہ میں ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھوں۔ ہر مہینے کا پہلا سوموار اور جمعرات (اور بعض نسخوں میں یہ ہے کہ تیسرا روزہ دوسرے ہفتے کی جمعرات کو ہوگا)۔

بَاب مَنْ قَالَ لَا يُبَالِي مِنْ أَيِّ الشَّهْرِ

ان کا بیان جنہوں نے کہا کہ مہینے کے کسی حصہ میں ہونے کی پرواہ نہ کی جائے گی

2097۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ مِنْ أَيِّ شَهْرٍ كَانَ يَصُومُ قَالَتْ مَا كَانَ يُبَالِي مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُومُ

عبدالوارث نے یزید الرشک سے اور انہوں نے معاذہ سے بیان کیا ہے کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ ہر مہینے میں تین دن روزے رکھتے تھے۔ انہوں نے بیان فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا: آپ مہینے کے کون سے حصے میں روزے رکھتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: آپ مہینے کے دنوں میں روزہ رکھنے کے لیے کسی بھی دن کی پرواہ نہیں کرتے تھے (جب چاہتے تھے روزہ رکھ لیتے تھے)۔

بَاب النِّيَّةِ فِي الصِّيَامِ (روزوں میں نیت کا بیان)

2098۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ اللَّيْثُ وَإِسْحَقُ بْنُ حَازِمٍ أَيْضًا جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ مِثْلَهُ وَوَقَفَهُ عَلَى حَفْصَةَ مَعْمَرٌ وَالزُّبَيْدِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَيُونُسُ الْأَيْلِيُّ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ[1]

حضرت سالم بن عبداللہ نے اپنے باپ سے اور انہوں نے ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے فجر سے پہلے روزے کی نیت نہ کی تو اس کے لیے کوئی روزہ نہیں (یعنی روزے کے صحیح ہونے کے لیے فجر سے پہلے نیت کا ہونا ضروری ہے)۔

1۔ ایک نسخہ میں کلهم عن الزهری نہیں ہے۔

Marfat.com

ابوداؤد نے کہا ہے: اسے لیث اور اسحاق بن حازم نے بھی اکٹھے عبداللہ بن ابی بکر سے اسی طرح روایت کیا ہے اور اسے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے مواقف معمر، زبیدی، ابن عیینہ، یونس الایلی تمام نے زہری سے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ (اس بارے میں رخصت کا بیان)

2099۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ جَمِيعًا عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ عَلَيَّ قَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا قُلْنَا لَا قَالَ إِنِّي صَائِمٌ زَادَ وَكِيعٌ فَدَخَلَ عَلَيْنَا يَوْمًا آخَرَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَحَبَسْنَاهُ لَكَ فَقَالَ أَدْنِيهِ قَالَ طَلْحَةُ فَأَصْبَحَ صَائِمًا وَأَفْطَرَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب میرے پاس تشریف لاتے تھے، تو فرماتے: کیا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے؟ تو جب ہم کہتے: نہیں۔ تو آپ فرماتے: میں روزے دار ہوں۔ وکیع نے یہ اضافہ کیا ہے پس آپ ﷺ ایک دوسرے دن ہمارے پاس تشریف لائے۔ تو ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ﷺ ہمیں حیس بطور تحفہ دیا گیا ہے (حیس سے مراد خاص کھانا ہے جو کھجور، پنیر اور گھی سے ملا کر بنایا جاتا ہے)۔ تو ہم نے اسے آپ کے لیے روک رکھا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے میرے قریب لاؤ۔ طلحہ نے بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے صبح روزے کی نیت کی تھی اور پھر آپ نے اسے افطار کر دیا۔ (آپ ﷺ کا یہ روزہ نفلی تھا)۔

2100۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَجَلَسَتْ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأُمُّ هَانِئٍ عَنْ يَمِينِهِ قَالَتْ فَجَاءَتِ الْوَلِيدَةُ بِإِنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ فَنَاوَلَتْهُ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ أُمَّ هَانِئٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ أَفْطَرْتُ وَكُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ لَهَا أَكُنْتِ تَقْضِينَ شَيْئًا قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ إِنْ كَانَ تَطَوُّعًا

حضرت ام ہانی نے بیان کیا ہے کہ جب فتح مکہ کا دن تھا تو حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا آئیں اور رسول اللہ ﷺ کی بائیں جانب بیٹھ گئیں اور ام ہانی آپ ﷺ کی دائیں جانب تھیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ اتنے میں ایک کنیز برتن لے کر آئی۔ اس میں کوئی مشروب تھا۔ اس نے وہ برتن آپ ﷺ کو پیش کیا۔ تو آپ ﷺ نے اس سے کچھ پیا۔ پھر آپ نے وہ برتن ام ہانی کو عطا فرمایا اور انہوں نے اس سے پیا اور کہا: یارسول اللہ! ﷺ تحقیق میں نے افطار کر لیا۔ حالانکہ میں روزہ رکھے ہوئے تھی۔ تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: کیا تم کسی کی قضا کر رہی تھی (یعنی کیا یہ قضا کا روزہ تھا) انہوں نے عرض کی: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تمہارے لیے (افطار کرنا) قطعاً باعث ضرر نہیں، اگر یہ نفلی روزہ تھا۔

بَابُ مَنْ رَأَى عَلَيْهِ الْقَضَاءَ (اس کا بیان جس نے کہا کہ اس پر قضا لازم ہوگی)

2101۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ زُمَيْلٍ مَوْلَى عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُهْدِيَ لِي وَلِحَفْصَةَ طَعَامٌ وَكُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَأَفْطَرْنَا ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ

Marfat.com

ﷺ فَقُلْنَا لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ فَاشْتَهَيْنَاهَا فَأَفْطَرْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا عَلَيْكُمَا صُومَا مَكَانَهُ يَوْمًا آخَرَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ مجھے اور حضرت حفصہ کو کچھ کھانا ہدیۃً دیا گیا اور ہم دونوں روزے دار تھیں۔ تو ہم نے افطار کر لیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ تو ہم نے آپ سے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ہمارے لیے کچھ ہدیہ لایا گیا ہے اور ہمارے اندر اسے کھانے کی چاہت پیدا ہوئی۔ تو ہم نے (روزہ) توڑ دیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے لیے کوئی حرج نہیں ہے۔ تم دونوں پر اس جگہ کسی دوسرے دن روزہ رکھنا لازم ہے۔ (اس سے معلوم ہوا کہ اگر نفلی روزہ کسی سبب سے توڑ دیا جائے تو اس کی قضا بندے پر لازم ہوتی ہے)۔

بَابُ الْمَرْأَةِ تَصُومُ بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا

اس کا بیان کہ کیا عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ رکھ سکتی ہے؟

2102۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ غَيْرَ رَمَضَانَ وَلَا تَأْذَنُ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ

معمر نے ہمام بن منبہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت رمضان المبارک کے سوا کوئی نفلی روزہ اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر نہیں رکھ سکتی، درآنحالیکہ اس کا خاوند حاضر ہو اور وہ خاوند کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر کسی کو داخل ہونے کی اجازت نہیں دے سکتی درآنحالیکہ وہ حاضر ہو۔ (کیونکہ اس صورت میں خاوند کے لیے بوقت حاجت مشکلات پیش آسکتی ہیں۔ جب کہ اس کی حاجت اور خواہش کا لحاظ رکھنا عورت کے ذمہ لازم ہے۔ اور اس کی انتہا یہ ہے کہ نفلی عبادت میں بھی خاوند کی اجازت کے بغیر مشغول نہیں ہو سکتی)۔

2103۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ زَوْجِي صَفْوَانَ بْنَ الْمُعَطَّلِ يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ وَيُفَطِّرُنِي إِذَا صُمْتُ وَلَا يُصَلِّي صَلَاةَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ وَصَفْوَانُ عِنْدَهُ قَالَ فَسَأَلَهُ عَمَّا قَالَتْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَمَّا قَوْلُهَا يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ فَإِنَّهَا تَقْرَأُ بِسُورَتَيْنِ وَقَدْ نَهَيْتُهَا قَالَ فَقَالَ لَوْ كَانَتْ سُورَةً وَاحِدَةً لَكَفَتِ النَّاسَ وَأَمَّا قَوْلُهَا يُفَطِّرُنِي فَإِنَّهَا تَنْطَلِقُ فَتَصُومُ وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَا أَصْبِرُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ لَا تَصُومُ امْرَأَةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا وَأَمَّا قَوْلُهَا إِنِّي لَا أُصَلِّي حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ قَدْ عُرِفَ لَنَا ذَاكَ لَا نَكَادُ نَسْتَيْقِظُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ فَإِذَا اسْتَيْقَظْتَ فَصَلِّ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ أَوْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ

Marfat.com

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آئی۔ ہم بھی آپ کے پاس تھے۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میرا خاوند صفوان بن معطل مجھے مارتا ہے جب میں نماز پڑھتی ہوں اور وہ میرا روزہ افطار کرا دیتا ہے جب میں روزہ رکھتی ہوں اور وہ نماز فجر نہیں پڑھتا یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: اور صفوان بھی آپ ﷺ کے پاس تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس سے اس کے بارے پوچھا جو اس عورت نے کہا تھا۔ تو اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ جہاں تک اس کا یہ قول ہے کہ وہ مجھے مارتا ہے جب میں نماز پڑھتی ہوں (اس کا سبب یہ ہے) کہ وہ دو دو سورتیں پڑھتی ہے حالانکہ میں نے اسے اس سے منع کیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ ایک سورت پڑھے تو وہ لوگوں کے لیے کافی ہے۔ اور رہا اس کا یہ قول کہ وہ میرے روزے افطار کرا دیتا ہے یعنی توڑ دیتا ہے۔ تو وہ اس لیے ہے کہ وہ مسلسل روزے رکھتی چلی جاتی ہے اور میں جوان آدمی ہوں، صبر نہیں کر سکتا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس دن فرمایا: کوئی عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ نہیں رکھے گی۔ اور جہاں تک اس کا یہ قول ہے کہ میں نماز نہیں پڑھتا یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا ہے۔ تو اس کا سبب یہ ہے کہ ہم تمام گھر والوں کے بارے میں یہ معروف ہے (کہ رات گئے تک اپنے کام میں مشغول ہونے کے سبب) ہم بیدار نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو بیدار ہو تو اسی وقت نماز پڑھ لیا کر۔ ابو داؤد نے کہا ہے: اسے حماد بن سلمہ نے حمید سے یا ثابت سے اور انہوں نے ابو المتوکل سے روایت کیا ہے۔

بَاب فِي الصَّائِمِ يُدْعَى إِلَى وَلِيمَةٍ (ایسے روزے دار کا بیان جسے دعوت ولیمہ دی جائے)

2104۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ فَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ وَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ قَالَ هِشَامٌ وَالصَّلَاةُ الدُّعَاءُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ أَيْضًا عَنْ هِشَامٍ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو دعوت دی جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے قبول کر لے۔ پھر اگر وہ روزے دار نہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ کھانا کھائے۔ اور اگر روزے دار ہو تو پھر اسے چاہیے کہ وہ (داعی کے لیے) دعا کرے۔ ہشام نے کہا ہے: (یہاں) صلاۃ بمعنی دعا ہے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: اسے حفص بن غیاث نے بھی ہشام سے روایت کیا ہے۔

بَاب مَا يَقُولُ الصَّائِمُ إِذَا دُعِيَ إِلَى الطَّعَامِ

روزے دار کیا کہے جب اسے کھانے کی دعوت دی جائے؟

2105۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ

1۔ ایک نسخہ میں عن ھشام نہیں ہے۔

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو کھانے کی طرف دعوت دی جائے درآنحالیکہ وہ روزے دار ہو تو اسے یہ کہنا چاہیے: میں روزے دار ہوں۔

بَابُ الِاعْتِكَافِ (اعتکاف کا بیان)

2106۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى قَبَضَهُ اللهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے آپ کو پیغام وصال آپہنچا۔ پھر آپ ﷺ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات اعتکاف کرتی رہیں۔

فائدہ: اعتکاف کی تین قسمیں ہیں: واجب، سنت مؤکدہ اور مُستحب۔ واجب سے مراد وہ اعتکاف ہے جو نذر کی وجہ سے واجب ہوتا ہے اور سنت مؤکدہ سے مراد رمضان کے عشرۂ اخیرہ کا اعتکاف ہے۔ مراد سنت علی الکفایہ ہے اور مستحب مطلق اعتکاف ہے جس میں وقت کی قید نہیں۔

2107۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ لَيْلَةً

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے رہے۔ ایک سال آپ نے اعتکاف نہ کیا پھر جب آئندہ سال آیا تو آپ نے بیس راتیں اعتکاف کیا۔

2108۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ مُعْتَكَفَهُ قَالَتْ وَإِنَّهُ أَرَادَ مَرَّةً أَنْ يَعْتَكِفَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ قَالَتْ فَأَمَرَ بِبِنَائِهِ فَضُرِبَ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ أَمَرْتُ بِبِنَائِي فَضُرِبَ قَالَتْ وَأَمَرَ غَيْرِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ بِبِنَائِهِ فَضُرِبَ فَلَمَّا صَلَّى الْفَجْرَ نَظَرَ إِلَى الْأَبْنِيَةِ فَقَالَ مَا هَذِهِ آلْبِرَّ تُرِدْنَ قَالَتْ فَأَمَرَ بِبِنَائِهِ فَقُوِّضَ وَأَمَرَ أَزْوَاجُهُ بِأَبْنِيَتِهِنَّ فَقُوِّضَتْ ثُمَّ أَخَّرَ الِاعْتِكَافَ إِلَى الْعَشْرِ الْأُوَلِ يَعْنِي مِنْ شَوَّالٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ إِسْحَقَ وَالْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ نَحْوَهُ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ مِنْ شَوَّالٍ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف کرنے کا ارادہ کرتے تھے تو آپ فجر کی نماز پڑھتے پھر اپنی جائے اعتکاف میں داخل ہو جاتے۔ آپ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ایک بار اعتکاف کرنے کا ارادہ کیا۔ تو آپ ﷺ نے اپنا خیمہ لگانے کا حکم ارشاد فرمایا۔ پس وہ لگا دیا گیا۔ جب میں نے اسے دیکھا تو میں نے بھی اپنا خیمہ لگانے کا حکم دیا وہ بھی لگا دیا گیا، پھر میرے علاوہ دیگر ازواج مطہرات نے

Marfat.com

بھی اپنے اپنے خیمے لگانے کا حکم دیا تو وہ لگا دیے گئے۔ چنانچہ جب حضور نبی کریم ﷺ نے نماز فجر کے بعد خیموں کی طرف دیکھا تو آپ نے فرمایا: یہ کیا ہیں؟ کیا وہ اس سے نیکی کا ارادہ کرتی ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پھر آپ ﷺ نے اپنے خیمے کے بارے حکم دیا، تو اسے اکھیڑ دیا گیا۔ پھر آپ کی ازواج مطہرات نے بھی اپنے اپنے خیموں کے بارے میں حکم دیا تو وہ بھی اکھیڑ دیے گئے۔ پھر آپ ﷺ نے اس اعتکاف کو شوال کے پہلے عشرہ تک مؤخر کر دیا۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے: اسے ابن اسحاق اور اوزاعی نے یحییٰ بن سعید سے اسی طرح روایت کیا ہے اور مالک نے اسے یحییٰ بن سعید سے روایت کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ آپ ﷺ نے شوال کے بیس دن اعتکاف کیا۔

فائدہ: شارحین حدیث نے اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ اعتکاف کے لیے مسجد میں خیمہ لگانا جائز ہے۔

بَاب أَيْنَ يَكُونُ الِاعْتِكَافُ (اس کا بیان کہ اعتکاف کہاں ہونا چاہیے)

2109۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ نَافِعٌ وَقَدْ أَرَانِي عَبْدُ اللَّهِ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ يَعْتَكِفُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ الْمَسْجِدِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے۔ حضرت نافع نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ نے مجھے وہ جگہ دکھائی ہے جہاں مسجد میں رسول اللہ ﷺ اعتکاف کرتے تھے۔

2110۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ كُلَّ رَمَضَانَ عَشَرَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ ہر رمضان میں دس دن اعتکاف کرتے تھے اور جب وہ سال آیا جس میں آپ ﷺ کا وصال ہوا، تو آپ ﷺ نے بیس دن اعتکاف کیا۔

فائدہ: بیس دن اعتکاف کی علماء نے مختلف مصلحتیں بیان کی ہیں: ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپ ﷺ کو قرب وفات کا علم ہو گیا تھا، اس لیے آپ نے چاہا کہ اعمال خیر میں اضافہ ہونا چاہیے اور اس میں امت کو تعلیم دینا بھی مقصود ہے کہ جب آدمی عمر طبعی کو پہنچ جائے تو اس کو عمل میں مزید مجاہدہ کرنا چاہیے تاکہ بہتر سے بہتر حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کر سکے۔ (الدر المنضود ص 275 ج 4)

بَاب الْمُعْتَكِفِ يَدْخُلُ الْبَيْتَ لِحَاجَتِهِ

معتکف کے لیے حاجت کے تحت گھر میں داخل ہونے کا بیان

2111۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

Marfat.com

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا اعْتَكَفَ يُدْنِي إِلَيَّ رَأْسَهُ فَأُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم نَحْوَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يُتَابِعْ أَحَدٌ مَالِكًا عَلَى عُرْوَةَ عَنْ عَمْرَةَ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ وَزِيَادُ بْنُ سَعْدٍ وَغَيْرُهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف میں ہوتے تو آپ ﷺ اپنا سر میرے قریب کرتے تو میں آپ کو کنگھی کر دیا کرتی تھی۔ (چونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جائے اعتکاف حجرہ عائشہ صدیقہ کے ساتھ ہوتی تھی۔ لہٰذا آپ اس میں بیٹھے بیٹھے اپنا سر حجرہ میں کرتے اور آپ اپنے حجرہ میں رہتے ہوئے آپ کی زلفوں میں کنگھی کیا کرتی تھیں) اور آپ ﷺ انسانی حاجت کے سوا گھر میں داخل نہ ہوتے تھے۔ (انسانی حاجت سے مراد بول و براز یا ان سے ملتی جلتی حاجات ہیں)۔

قتیبہ بن سعید اور عبد اللہ بن مسلمہ دونوں نے بیان کیا ہے کہ لیث نے ابن شہاب عن عروۃ و عمرۃ عن عائشہ عن النبی ﷺ کی سند سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔ ابوداؤد نے کہا: اور اسی طرح اسے یونس نے زہری سے روایت کیا ہے اور کسی نے بھی مالک کی عروہ عن عمرہ پر متابعت نہیں کی اور اسے معمر اور زیاد بن سعد وغیرہ نے زہری عن عروہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا کی سند سے بھی بیان کیا ہے۔

2112۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَكُونُ مُعْتَكِفًا فِي الْمَسْجِدِ فَيُنَاوِلُنِي رَأْسَهُ مِنْ خَلَلِ الْحُجْرَةِ فَأَغْسِلُ رَأْسَهُ وَقَالَ مُسَدَّدٌ فَأُرَجِّلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں اعتکاف کرتے تھے اور آپ ﷺ حجرہ کے سوراخوں سے اپنا سر میری طرف کرتے تھے، تو میں آپ ﷺ کا سر دھو دیتی تھی۔ اور مسدد نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: اور میں اس میں کنگھی کرتی تھی حالانکہ میں (کبھی) حائضہ ہوتی۔

2113۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَبُّوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مُعْتَكِفًا فَأَتَيْتُهُ أَزُورُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ فَانْقَلَبْتُ فَقَامَ مَعِي لِيَقْلِبَنِي وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا رَأَيَا النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم أَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَا سُبْحَانَ اللهِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ فَخَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا أَوْ قَالَ شَرًّا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا قَالَتْ حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ الَّذِي عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ مَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ وَسَاقَ مَعْنَاهُ

Marfat.com

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ معتکف تھے تو میں رات کے وقت آپ ﷺ کی ملاقات (وزیارت) کے لیے آئی اور آپ ﷺ سے باتیں کیں پھر میں اٹھی اور واپس پلٹی تو آپ ﷺ میرے ساتھ اٹھے تاکہ آپ مجھے واپس لوٹا آئیں اور اس وقت ان کی رہائش گاہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے دار میں تھی۔ پس انصار کے دو آدمی پاس سے گزرے۔ تو جب دونوں نے حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو تیزی سے چلنے لگے۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں ٹھہر ٹھہر کر چلو۔ یہ صفیہ بنت حیی ہیں (یعنی یہ میری رفیقہ حیات ہے کوئی اجنبی عورت نہیں)۔ انہوں نے عرض کی: سبحان اللہ! یا رسول اللہ! ﷺ (ہمارے ذہن میں قطعاً کوئی اور تصور نہیں ہو سکتا) آپ ﷺ نے فرمایا: شیطان انسان میں خون کی مثل ہر رگ میں چلتا ہے۔ تو مجھے یہ خوف ہوا کہ وہ تمہارے دلوں میں کوئی شے یا شر ڈال دے۔

محمد بن یحییٰ بن فارس، ابوالیمان اور شعیب نے زہری سے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح بیان کیا ہے۔ اس روایت میں انہوں نے بیان کیا: جب آپ اس مسجد کے دروازے کے پاس تھے جو ام سلمہ کے دروازے کے پاس ہے۔ تو ان دونوں کے پاس سے دو آدمی گزرے۔ آگے مذکورہ حدیث کی مثل بیان کی۔

بَابُ الْمُعْتَكِفِ يَعُودُ الْمَرِيضَ (معتکف کے لیے مریض کی عیادت کرنے کا بیان)

2114۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَ النُّفَيْلِيُّ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَمُرُّ بِالْمَرِيضِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ وَلَا يُعَرِّجُ يَسْأَلُ عَنْهُ وَقَالَ ابْنُ عِيسَى قَالَتْ إِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُ الْمَرِيضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ

نفیلی نے بیان کیا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ مریض کے پاس سے گزرتے تھے۔ درآنحالیکہ آپ حالت اعتکاف میں ہوتے تھے اور آپ اپنی حالت میں گزرتے، توقف نہ فرماتے اور اس سے مزاج پرسی کر لیتے۔ ابن عیسیٰ نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: حضور نبی مکرم ﷺ مریض کی عیادت فرما لیتے تھے حالانکہ آپ معتکف ہوتے۔

2115۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَا يَعُودَ مَرِيضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ امْرَأَةً وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ قَالَ أَبُو دَاوُد غَيْرُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا يَقُولُ فِيهِ قَالَتْ السُّنَّةُ قَالَ أَبُو دَاوُد جَعَلَهُ قَوْلَ عَائِشَةَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: اعتکاف کرنے والے کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ کسی مریض کی عیادت نہ کرے اور کسی جنازہ میں حاضر نہ ہو اور کسی عورت کو مس نہ کرے اور نہ ہی اس سے مباشرت کرے اور نہ ہی کسی کام کے لیے مسجد سے باہر نکلے سوائے ایسی حاجت کے جس کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہو اور اعتکاف نہیں ہوتا

Marfat.com

مگر روزے کے ساتھ اور اعتکاف نہیں ہوتا مگر جامع مسجد میں۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ عبدالرحمن کے سوا کوئی بھی یہ نہیں کہتا۔ کہ انہوں نے فرمایا: یہ سنت ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ انہوں نے اسے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قول قرار دیا ہے۔

2116۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُدَيْلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ رضی الله عنه جَعَلَ عَلَيْهِ أَنْ يَعْتَكِفَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَيْلَةً أَوْ يَوْمًا عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اعْتَكِفْ وَصُمْ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ يَعْنِي الْعَنْقَزِيَّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُدَيْلٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ مُعْتَكِفٌ إِذْ كَبَّرَ النَّاسُ فَقَالَ مَا هَذَا يَا عَبْدَ اللهِ قَالَ سَبْيُ هَوَازِنَ أَعْتَقَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ وَتِلْكَ الْجَارِيَةُ فَأَرْسَلَهَا مَعَهُمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں کعبہ معظمہ کے پاس ایک رات یا ایک دن اعتکاف کرنے کی نذر مانی۔ تو انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے (اس کے بارے) پوچھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اعتکاف کر اور ساتھ روزہ بھی رکھ۔

عبداللہ بن عمر بن محمد بن ابان بن صالح قرشی، عمرو بن محمد العنقزی نے عبداللہ بن بدیل سے ان کی اسناد کے ساتھ اسی طرح بیان کیا ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ اس اثناء میں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حالت اعتکاف میں تھے۔ اچانک لوگوں نے (بلند آواز سے) اللہ اکبر کہا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے عبداللہ! یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: حضور نبی کریم ﷺ نے ہوازن کے قیدی آزاد فرما دیئے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: پھر یہ لونڈی بھی۔ چنانچہ آپ نے اسے ان کے ساتھ بھیج دیا۔

بَابٌ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَعْتَكِفُ (استحاضہ والی عورت کے اعتکاف کا بیان)

2117۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ اعْتَكَفَتْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ امْرَأَةٌ مِنْ أَزْوَاجِهِ فَكَانَتْ تَرَى الصُّفْرَةَ وَالْحُمْرَةَ فَرُبَّمَا وَضَعْنَا الطَّسْتَ تَحْتَهَا وَهِيَ تُصَلِّي

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ کے ساتھ آپ کی ازواج مطہرات میں ایک زوجہ محترمہ نے اعتکاف کیا۔ پس وہ (استحاضہ کی) زردی اور سرخی دیکھتی رہیں اور بسا اوقات ہم اس کے نیچے طشت رکھتی تھیں جبکہ وہ نماز پڑھ رہی ہوتی تھی۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْجِهَادِ (جہاد کا بیان)

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْهِجْرَةِ وَسُكْنَى الْبَدْوِ (ہجرت اور جنگل میں سکونت اختیار کرنے کا بیان)

2118۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ شَأْنَ الْهِجْرَةِ شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تُؤَدِّي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے حضور نبی مکرم ﷺ سے ہجرت کے بارے میں پوچھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیری خرابی ہو (یہ کلمہ شفقت ورحم کے ساتھ فعل کے انکار کے لیے ہے)۔ بے شک ہجرت کا حال تو انتہائی شدید (اور تکلیف دہ) ہے۔ کیا تیرے پاس اونٹ ہے؟ اس نے عرض کی: ہاں۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: کیا تو ان کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنے اعمال کرتا رہ چاہے جہاں بھی رہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تیرے اعمال میں سے کوئی شے قطعاً کم نہیں کرے گا۔ (بحار، بحرہ کی جمع ہے بمعنی بلدۃ مراد زیادہ دوری ہے۔ یہ لفظ یہاں ایسے ہی استعمال ہے جیسے اردو میں کہا جاتا ہے سات سمندر پار۔ لہٰذا حقیقی معنی میں مستعمل نہیں)

2119۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُثْمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ الْبَدَاوَةِ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَبْدُو إِلَى هَذِهِ التِّلَاعِ وَإِنَّهُ أَرَادَ الْبَدَاوَةَ مَرَّةً فَأَرْسَلَ إِلَيَّ نَاقَةً مُحَرَّمَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِي يَا عَائِشَةُ ارْفُقِي فَإِنَّ الرِّفْقَ لَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا زَانَهُ وَلَا نُزِعَ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا شَانَهُ

حضرت مقدام بن شریح نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بداوت (صحرانوردی، جنگل میں سکونت اختیار کرنا) کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ان ٹیلوں کی جانب تشریف لے جایا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ایک بار جنگل کی طرف جانے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے صدقے کے اونٹوں میں سے ایک ایسی ناقہ میری طرف بھیجی جو غیر تربیت یافتہ یعنی سواری میں چلنے کی عادی نہ تھی۔ (اس نے شوخی کی تو میں نے اس پر ذرا سختی کی)۔ تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے عائشہ! نرمی کرو کیونکہ نرمی جس شے میں بھی ہو وہ اسے آراستہ اور مزین کر دیتی ہے اور نرمی جس شے سے بھی نکال لی جائے تو وہ اسے عیب دار بنا دیتی ہے۔

Marfat.com

بَابٌ فِي الْهِجْرَةِ هَلِ انْقَطَعَتْ (اس کا بیان کہ کیا ہجرت منقطع ہو چکی ہے)

2120۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ حَرِيزِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ عَنْ أَبِي هِنْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتَّى تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ وَلَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے۔ ہجرت منقطع نہیں ہوگی یہاں تک کہ توبہ منقطع ہو جائے اور توبہ منقطع نہیں ہوگی یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو (یعنی جب تک توبہ کی قبولیت کا حکم باقی ہے تب تک ہجرت کا حکم بھی باقی ہے اور وہ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے تک ہے۔ اس میں ہجرت سے مراد دارالکفر سے دارالاسلام کی طرف ہجرت کرنا ہے)

2121۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: (اب) ہجرت نہیں ہے۔ البتہ جہاد اور نیت ہے۔ اور جب تمہیں جہاد کے لیے نکلنے کو کہا جائے تو تم اس کے لیے نکلو۔

فائدہ: اس میں جس ہجرت کی نفی کی جا رہی ہے اس سے مراد مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنا ہے۔ اس سے قبل یہ ہجرت واجب تھی لیکن مکہ مکرمہ فتح ہو جانے کے بعد یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ لہٰذا وہ ہجرت مطلقاً یعنی وجوباً اور استحباباً دونوں طرح ختم ہو گئی۔ البتہ دیگر اعمال جیسا کہ جہاد اور نیت خالصہ وغیرہ موجود ہیں۔ انسان اپنے جملہ اعمال صالحہ کو اخلاص کی نیت کے ساتھ سرانجام دے کر بارگاہ خداوندی میں سرخرو ہو سکتا ہے۔

2122۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَامِرٌ قَالَ أَتَى رَجُلٌ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو وَعِنْدَهُ الْقَوْمُ حَتَّى جَلَسَ عِنْدَهُ فَقَالَ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللهُ عَنْهُ

عامر نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور آپ کے پاس قوم کے افراد موجود تھے۔ وہ بھی آپ کے پاس بیٹھ گیا اور کہنے لگا: مجھے ایسی شے کے بارے بتائیے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی۔ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ (اور سلامت) رہیں۔ اور مہاجر وہ ہے جس نے ان اعمال کو چھوڑ دیا جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے یہی ایک مسلمان کے کردار کی خوبی اور شان ہے اور یہی اسلامی معاشرہ کو امن و آشتی کا گہوارہ بنانے کا سنہری اصول ہے۔ اور آخر میں ہجرت باطنہ کا ذکر کیا گیا ہے کہ ہجرت کی روح یہی ہے کہ جن امور سے رب کریم نے منع کیا ہے انسان ان کے قریب نہ جائے۔ اگر یہ کر لیا جائے تو یقیناً ہر جانب نیکی اور خیر پھیلے گی اور شر اور

Marfat.com

برائی کا قلع قمع ہوگا۔

بَابٌ فِي سُكْنَى الشَّامِ (شام میں سکونت اختیار کرنے کا بیان)

2123۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ سَتَكُونُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ فَخِيَارُ أَهْلِ الْأَرْضِ أَلْزَمُهُمْ مُهَاجَرَ إِبْرَاهِيمَ وَيَبْقَى فِي الْأَرْضِ شِرَارُ أَهْلِهَا تَلْفِظُهُمْ أَرَضُوهُمْ تَقْذَرُهُمْ نَفْسُ اللهِ وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيرِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ عنقریب اس ہجرت کے بعد ایک اور ہجرت ہوگی۔ پس زمین کے باسیوں میں سے نیک اور اچھے لوگ (وہ ہوں گے) جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت گاہ (یعنی سرزمین شام) کو لازم پکڑیں گے۔ (یعنی وہاں سکونت اختیار کریں گے) اور زمین کے رہنے والوں میں سے برے اور شریر لوگ زمین میں باقی رہ جائیں گے۔ ان کی زمین انہیں پھینک دے گی (یعنی وہ اپنے ہی اوطان میں ادھر سے ادھر حیران و سرگرداں پھریں گے یا تو دنیا کمانے کے لیے یا نار فتن سے بچنے کے لیے) اور (ان کی حقارت و ذلت کے سبب) اللہ تعالیٰ بھی انہیں ناپسند کرے گا اور نار (فتن) انہیں بندروں اور خنزیروں کے ساتھ جمع کر دے گی۔ (یعنی وہ اخلاق فاسدہ کے سبب ان جیسے ہو جائیں گے)

2124۔ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي بَحِيرٌ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي ابْنَ مَعْدَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي قُتَيْلَةَ عَنِ ابْنِ حَوَالَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَيَصِيرُ الْأَمْرُ إِلَى أَنْ تَكُونُوا جُنُودًا مُجَنَّدَةً جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ قَالَ ابْنُ حَوَالَةَ خِرْ لِي يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ أَدْرَكْتُ ذَلِكَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَإِنَّهَا خِيرَةُ اللهِ مِنْ أَرْضِهِ يَجْتَبِي إِلَيْهَا خِيرَتَهُ مِنْ عِبَادِهِ فَأَمَّا إِنْ[1] أَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ وَاسْقُوا مِنْ غُدُرِكُمْ فَإِنَّ اللهَ تَوَكَّلَ لِي بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ

حضرت ابن حوالہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب معاملہ اس طرح ہو جائے گا کہ تم متفرق گروہوں اور لشکروں میں منقسم ہو جاؤ گے۔ ایک لشکر شام میں چلا جائے گا، ایک لشکر یمن میں اور ایک لشکر عراق میں۔ ابن حوالہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ﷺ میرے لیے جگہ پسند فرما دیجئے اگر میں اس کیفیت کو پالوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھ پر لازم ہے کہ تو شام کو اختیار کر کیونکہ اس کی زمین اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ ہے اور اسے اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کے لیے منتخب فرمائے گا اور اگر تم انکار کرو گے (یعنی اگر اس لشکر میں تم شامل نہ ہو سکو) تو تم پر یمن والے لشکر کو اختیار کرنا لازم ہے۔ اور وہاں کے تالابوں سے پانی پیو اور پلاؤ کیونکہ اللہ نے میرے لیے شام اور اس کے رہنے والوں کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے۔

فائدہ: قرآن کریم میں ارشاد ہے: وَنَجَّيْنَٰهُ وَلُوطًا إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَٰرَكْنَا فِيهَا لِلْعَٰلَمِينَ اس میں ارض مبارکہ سے مراد سرزمین شام ہے۔ اور معارف القرآن میں ہے کہ ملک شام کی زمین اپنی ظاہری اور باطنی حیثیت سے بڑی برکتوں کا

1۔ ایک نسخہ میں اِن کے بجائے اِذ ہے۔

Marfat.com

مجموعہ ہے۔ باطنی برکت تو یہ ہے کہ یہ زمین مخزن انبیاء ہے، بیشتر انبیاء علیہم السلام اسی زمین میں پیدا ہوئے۔ اور ظاہری برکات آب وہوا کا اعتدال، نہروں اور چشموں کی فراوانی، پھل پھول اور ہر طرح کی نباتات کی غیر معمولی نشوونما وغیرہ ہے۔
(الدر المنضود ص 295 ج 4)

بَابٌ فِي دَوَامِ الْجِهَادِ (جہاد کے دائمی ہونے کا بیان)

2125۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ نَاوَأَهُمْ حَتَّى يُقَاتِلَ آخِرُهُمُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کا ایک گروہ حق کی خاطر مسلسل جنگ کرتا رہے گا درآنحالیکہ وہ اپنے دشمن پر غالب رہے گا اور ان میں سے آخری گروہ مسیح دجال سے لڑے گا۔ (اور اسے قتل کرے گا) (اور بذل المجہود میں ہے کہ قتل دجال کے بعد جہاد باقی نہیں رہے گا)۔ (ص 382 ج 11)

بَابٌ فِي ثَوَابِ الْجِهَادِ (جہاد کے ثواب کا بیان)

2126۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ سُئِلَ أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَكْمَلُ إِيمَانًا قَالَ رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ وَرَجُلٌ يَعْبُدُ اللهَ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ قَدْ كُفِيَ النَّاسُ شَرَّهُ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ سے پوچھا گیا: کون سے مومنین ایمان کے لحاظ سے زیادہ کامل ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ آدمی جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنی جان و مال سے جہاد کرتا ہے اور وہ آدمی جو گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے درآنحالیکہ لوگ اس کے شر سے محفوظ ہوں۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ السِّيَاحَةِ (سیاحت سے نہی کا بیان)

2127۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ التَّنُوخِيُّ أَبُو الْجَمَاهِرِ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ائْذَنْ لِي فِي السِّيَاحَةِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ سِيَاحَةَ أُمَّتِي الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالَى

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ مجھے سیاحت کی اجازت عطا فرمائیے۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ میری امت کی سیاحت اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا ہے۔

فائدہ: قاموس میں ہے کہ سیاحت سے مراد الذھاب فی الارض للعبادۃ ہے۔ یعنی عبادت کی غرض سے شہروں کی سکونت ترک کر دینا اور بادیہ پیمائی کرنا۔ تو آپ ﷺ نے اجازت اس لیے نہیں دی کہ اس میں معیت اور جماعت کا ترک

Marfat.com

لازم آتا ہے اور مجالس خیر کی شرکت سے محرومی اور ترک جہاد وغیرہ جیسے امور۔

بَابٌ فِي فَضْلِ الْقَفْلِ فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالَى (جہاد سے واپس لوٹنے کی فضیلت کا بیان)

2128۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ عَنِ ابْنِ شُفَيٍّ عَنْ شُفَيِّ بْنِ مَاتِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جہاد سے واپس لوٹنا جہاد کرنے کی طرح ہے (یعنی جس طرح جہاد پر جانے اور عملاً اس میں شریک ہونے کا اجر وثواب ہے، اسی طرح اس سے واپس لوٹنے کا بھی ثواب ہے، کیونکہ اس طرح اسے دیگر فرائض کی ادائیگی کے لیے فرصت اور اپنے آپ کو راحت وسکون باہم پہنچانے کے مواقع اور قوت حاصل کر کے دوبارہ جہاد کی تیاری کے مواقع میسر آتے ہیں)

بَابُ فَضْلِ قِتَالِ الرُّومِ عَلَى غَيْرِهِمْ مِنَ الْأُمَمِ

دیگر امم کی بجائے رومیوں سے جنگ کرنے کی فضیلت کا بیان

2129۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ فَرَجِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ عَبْدِ الْخَبِيرِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهَا أُمُّ خَلَّادٍ وَهِيَ مُنْتَقِبَةٌ تَسْأَلُ عَنِ ابْنِهَا وَهُوَ مَقْتُولٌ فَقَالَ لَهَا بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ جِئْتِ تَسْأَلِينَ عَنِ ابْنِكِ وَأَنْتِ مُنْتَقِبَةٌ فَقَالَتْ إِنْ أُرْزَأَ ابْنِي فَلَنْ أُرْزَأَ حَيَائِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ابْنُكِ لَهُ أَجْرُ شَهِيدَيْنِ قَالَتْ وَلِمَ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لِأَنَّهُ قَتَلَهُ أَهْلُ الْكِتَابِ

عبدالخبیر بن ثابت بن قیس بن شماس نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: ایک عورت حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی۔ اسے ام خلاد کہا جاتا تھا۔ وہ نقاب اوڑھے ہوئے تھی۔ وہ اپنے بیٹے کے بارے میں پوچھنے لگی اور وہ شہید ہو چکا تھا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ کے بعض اصحاب نے اسے کہا: تو آئی ہے، اپنے بیٹے کے بارے میں پوچھ رہی ہے اور تو نقاب اوڑھے ہوئے ہے؟ تو اس عورت نے کہا: کہ اگر مجھے اپنے بیٹے کے فقدان (مراد شہادت ہے) کی مصیبت آپہنچی ہے (تو کیا ہے؟) مجھے میرے حیا کے فقدان کی مصیبت ہرگز نہیں آئی (یعنی اگر میں اجنبی لوگوں کے سامنے بغیر حجاب ونقاب کے آتی تو میرے لیے وہ مصیبت اس مصیبت کی نسبت کہیں بڑی ہوتی)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرے بیٹے کے لیے دو شہیدوں کا اجر ہے۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ وہ کیونکر؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس لیے کہ اسے اہل کتاب نے قتل کیا ہے۔

فائدہ: اس عورت نے اپنے قول وعمل سے یہ ثابت کیا کہ عورت کے لیے ایسے سنگین حالات میں بھی لازم ہے کہ وہ شرم وحیاء کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رکھے اور حجاب ونقاب اس کے لیے باعث عزت ووقار ہے۔

Marfat.com

بَاب فِي رُكُوبِ الْبَحْرِ فِي الْغَزْوِ (جہاد میں سمندری سفر کا بیان)

2130۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ بِشْرٍ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ بَشِيرِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَرْكَبُ الْبَحْرَ إِلَّا حَاجٌّ أَوْ مُعْتَمِرٌ أَوْ غَازٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَإِنَّ تَحْتَ الْبَحْرِ نَارًا وَتَحْتَ النَّارِ بَحْرًا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی کو سمندر کا سفر نہیں کرنا چاہیے سوائے حج کرنے والے، یا عمرہ کرنے والے یا اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے کے۔ کیونکہ سمندر کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے سمندر ہے۔

فائدہ: چونکہ سمندری سفر خشکی کے سفر کی نسبت زیادہ خطرناک اور مشقت آمیز ہے اس لیے انتہائی ناگزیر حاجت کے بغیر اس سے پرہیز اور احتیاط بہتر ہے۔

بَاب فَضْلِ الْغَزْوِ فِي الْبَحْرِ (سمندر میں جہاد کی فضیلت کا بیان)

2131۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ أُخْتُ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ عِنْدَهُمْ فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَضْحَكَكَ قَالَ رَأَيْتُ قَوْمًا مِمَّنْ يَرْكَبُ ظَهْرَ هَذَا الْبَحْرِ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ فَإِنَّكِ مِنْهُمْ قَالَتْ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَضْحَكَكَ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ قَالَ فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَغَزَا فِي الْبَحْرِ فَحَمَلَهَا مَعَهُ فَلَمَّا رَجَعَ قُرِّبَتْ لَهَا بَغْلَةٌ لِتَرْكَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا فَمَاتَتْ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا ذَهَبَ إِلَى قُبَاءَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ وَجَلَسَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ وَسَاقَ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَمَاتَتْ بِنْتُ مِلْحَانَ بِقُبْرُصَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُخْتِ أُمِّ سُلَيْمٍ الرُّمَيْصَاءِ قَالَتْ نَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَاسْتَيْقَظَ وَكَانَتْ تَغْسِلُ رَأْسَهَا فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَضْحَكُ مِنْ رَأْسِي قَالَ لَا وَسَاقَ هَذَا الْخَبَرَ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ قَالَ أَبُو دَاوُد الرُّمَيْصَاءُ أُخْتُ أُمِّ سُلَيْمٍ مِنَ الرَّضَاعَةِ[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ مجھے ام سلیم کی بہن ام حرام بنت ملحان نے بتایا کہ رسول اللہ

1۔ قال ابو داؤد الرمیصاء تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

Marfat.com

ﷺ نے ان کے پاس فرمایا: پس آپ ﷺ سو کر بیدار ہوئے تو آپ ﷺ مسکرا رہے تھے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کس شے نے آپ کو ہنسادیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے ان لوگوں میں سے ایک گروہ کو دیکھا ہے جو اس سمندر کی پشت پر اس طرح سوار ہوں گے جیسا کہ بادشاہ تخت پر بیٹھتے ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بھی ان میں سے کردے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تو بھی ان میں سے ہے۔ اس کے بعد آپ پھر سو گئے اور پھر بیدار ہوئے درآنحالیکہ آپ مسکرا رہے تھے۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ کو کس شے نے ہنسایا ہے؟ تو آپ ﷺ نے پہلے کی طرح گفتگو فرمائی۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ وہ مجھے ان میں سے کردے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو پہلے گروہ میں سے ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے ان سے شادی کی اور وہ سمندر میں جہاد کے لیے نکلے تو انہیں اپنے ساتھ لے لیا۔ پھر جب واپس لوٹے تو ان کے لیے خچر قریب کیا گیا تاکہ وہ اس پر سوار ہوں۔ تو اس خچر نے انہیں گرادیا اور ان کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ فوت ہوگئیں۔

قعنبی نے مالک سے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ جب قباء جاتے تھے تو آپ ﷺ ام حرام بنت ملحان کے پاس تشریف لے جاتے تھے اور وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ پس آپ ﷺ ایک دن ان کے پاس تشریف لے گئے، تو انہوں نے آپ کو کھانا پیش کیا۔ اور پھر آپ ﷺ کے آرام کے لیے سر میں کھجلی کرنے بیٹھ گئیں۔ آگے مذکورہ حدیث بیان کی۔ (سر میں سے جوئیں نکالنے کا مطلب یہ ضروری نہیں کہ حقیقتاً جوئیں ہوں اور وہ نکالنے لگی ہوں بلکہ اس سے مراد آرام اور راحت پہنچانے کے لیے سر میں کھجلی کرنا بھی ہوسکتا ہے۔ ھکذا فی البذل۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ بنت ملحان قبرص میں فوت ہوئی۔

یحییٰ بن معین، ہشام بن یوسف نے معمر عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن اخت ام سلیم الرمیصاء کی سند سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: حضور نبی کرم ﷺ سوئے اور پھر بیدار ہوئے اور وہ اپنا سر دھو رہی تھیں۔ سو آپ ﷺ مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے۔ تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا آپ میرے سر کی وجہ سے مسکرا رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ یہ خبر بیان کی اور وہ اس میں کمی بیشی کرتے ہیں۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ رمیصاء ام سلیم کی رضائی بہن ہے۔

2132۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْجَوْبَرِيُّ[1] الدِّمَشْقِيُّ الْمَعْنَى قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّمْلِيُّ عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادٍ عَنْ أُمِّ حَرَامٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ الَّذِي يُصِيبُهُ الْقَيْءُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ وَالْغَرِقُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدَيْنِ

ام حرام نے حضور نبی کرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سمندر میں سفر کے سبب جس کا سر چکرانے

1۔ ایک نسخہ میں الْجَوْبَرِيُّ ہے۔

Marfat.com

لگے اور اسے قے آئے لگے تو اس کے لیے ایک شہید کا اجر ہے اور جو غرق ہو جائے اس کے لیے دو شہیدوں کا اجر ہے۔

2133۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَتِيقٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ سَمَاعَةَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلٌ خَرَجَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ وَغَنِيمَةٍ وَرَجُلٌ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ وَغَنِيمَةٍ وَرَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

سلیمان بن حبیب نے حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تین قسم کے آدمی ہیں تمام کے تمام اللہ تعالیٰ کی ضمان میں ہیں۔ ایک وہ آدمی جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کے لیے نکلا تو وہ اللہ تعالیٰ کی ضمان میں ہوتا ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے وفات دے دے اور پھر اسے جنت میں داخل کر دے یا اسے اس اجر وثواب کے ساتھ واپس لوٹا دے جو وہ پائے اور ایک وہ آدمی ہے جو مسجد کی طرف گیا تو وہ اللہ تعالیٰ کی ضمان میں ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ اسے وفات دے دے اور پھر اسے جنت میں داخل کر دے یا اسے اس اجر وثواب کے ساتھ واپس لوٹا دے جو وہ پائے اور ایک وہ آدمی جو اپنے گھر میں سلام کہہ کر داخل ہو تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کی ضمان میں ہوتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ میں تیسری قسم میں وہ لوگ ہیں جو اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت السلام علیکم کہتے ہیں۔ یہی مسنون طریقہ ہے۔ قرآن کریم میں بھی ارشاد گرامی ہے: فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً۔ اور ترمذی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے فرمایا: یابنی اذا دخلت علی اهلك فسلم تكن بركة عليك وعلى اهل بيتك۔ لہٰذا آدمی کو چاہیے کہ جب گھر میں داخل ہو تو افراد خانہ کو دیکھ کر سلام کہے اور اگر نہ ہوں تب بھی سلام کہے۔ یہ عمل انتہائی اجر وثواب کے لائق ہے۔

بَابٌ فِي فَضْلِ مَنْ قَتَلَ كَافِرًا (کافر کو قتل کرنے والے کی فضیلت کا بیان)

2134۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَجْتَمِعُ فِي النَّارِ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ أَبَدًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کافر اور اسے قتل کرنے والا کبھی بھی آتش جہنم میں جمع نہیں ہوں گے۔

بَابٌ فِي حُرْمَةِ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ

اس کا بیان کہ مجاہدین کی عورتیں (گھروں میں) رہ جانے والوں پر حرام ہیں

2135۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَعْنَبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

Marfat.com

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ إِلَّا نُصِبَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقِيلَ لَهُ هَذَا قَدْ خَلَفَكَ فِي أَهْلِكَ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ مَا ظَنُّكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد كَانَ قَعْنَبٌ رَجُلًا صَالِحًا وَكَانَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى أَرَادَ قَعْنَبًا عَلَى الْقَضَاءِ فَأَبَى عَلَيْهِ وَقَالَ أَنَا أُرِيدُ الْحَاجَةَ بِدِرْهَمٍ فَأَسْتَعِينُ عَلَيْهَا بِرَجُلٍ قَالَ وَأَيُّنَا لَا يَسْتَعِينُ فِي حَاجَتِهِ قَالَ أَخْرِجُونِي حَتَّى أَنْظُرَ فَأُخْرِجَ فَتَوَارَى قَالَ سُفْيَانُ بَيْنَمَا هُوَ مُتَوَارٍ إِذْ وَقَعَ عَلَيْهِ الْبَيْتُ فَمَاتَ(1)

ابن بریدہ نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: گھروں میں بیٹھے رہنے والوں پر مجاہدین کی عورتوں کی حرمت ان کی اپنی ماؤں کی حرمت کی طرح ہے (یعنی جس طرح ان کی مائیں حرام ہیں اسی طرح یہ بھی ان پر حرام ہیں) اور گھروں میں بیٹھے رہنے والوں میں سے کوئی آدمی مجاہدین میں سے کسی آدمی کے گھر داخل ہو کر اس کی اہلیہ سے خیانت (بدکاری) کا ارتکاب کرتا ہے تو قیامت کے دن اس مجاہد کو کہا جائے گا: اس نے تیری اہلیہ کے ساتھ خیانت کی ہے۔ پس تو اس کی نیکیوں میں سے جتنی چاہے لے لے۔ پھر رسول اللہ علیہ السلام ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے؟ (کیا وہ اس کی نیکیوں میں کوئی باقی رہنے دے گا، ہرگز نہیں۔ مقصود یہ سمجھانا ہے کہ ایسے فعل حرام کے ارتکاب سے بچنا چاہیے جو آخرت میں باعث عذاب ہو)۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ قعنب ایک نیک اور پارسا آدمی تھا۔ ابن ابی لیلیٰ نے قعنب کو قاضی بنانے کا ارادہ کیا لیکن اس نے انکار کر دیا اور فرمایا: میں ایک درہم کے عوض کام کا ارادہ کرتا ہوں تو اس کے لیے ایک آدمی سے مدد لیتا ہوں۔ اور ہم میں سے کون ہے جو اپنے کام میں کسی سے مدد نہ لیتا ہو۔ فرمایا: تم مجھے یہاں سے نکال دو یہاں تک کہ میں غور و فکر کرلوں۔ چنانچہ انہیں نکال دیا گیا اور وہ کسی مکان میں چھپ گئے۔ سفیان نے کہا ہے: اس اثناء میں کہ وہ چھپے ہوئے تھے ان پر مکان گر پڑا اور وہ وصال فرما گئے۔

بَابٌ فِي السَّرِيَّةِ تُخْفِقُ (ایسے جنگی دستے کا بیان جو جنگ سے بغیر مال غنیمت کے واپس آئے)

2136۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَابْنُ لَهِيعَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللهِ فَيُصِيبُونَ غَنِيمَةً إِلَّا تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أَجْرِهِمْ مِنَ الْآخِرَةِ وَيَبْقَى لَهُمُ الثُّلُثُ فَإِنْ لَمْ يُصِيبُوا غَنِيمَةً تَمَّ لَهُمْ أَجْرُهُمْ

ابو ہانی الخولانی نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ابو عبد الرحمن حبلی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جو لشکری اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے ہیں اور وہ مال غنیمت کو پا لیتے ہیں تو انہوں نے آخرت کے اجر میں سے اپنے اجر کے دو تہائی دنیا میں ہی پا لیے: ر ایک تہائی

1۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

Marfat.com

ان کے لیے باقی رہے گا اور اگر انہوں نے مال غنیمت کو نہ پایا۔ تو ان کے لیے مکمل اجر آخرت میں ہوگا۔

بَاب فِي تَضْعِيفِ الذِّكْرِ فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالَى (دوران جہاد ذکر (کے ثواب) کو بڑھانے کا بیان)

2137۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ وَسَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِنَّ الصَّلَاةَ وَالصِّيَامَ وَالذِّكْرَ تُضَاعَفُ[1] عَلَى النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ

حضرت سہل بن معاذ نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ نماز، روزہ اور ذکر (کا ثواب) اللہ تعالیٰ کے راستے میں مال خرچ کرنے (کے ثواب) پر سات سو گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ سے مطلق ذکر کی فضیلت انفاق پر ثابت ہو رہی ہے خواہ وہ ذکر کسی جگہ ہو، حضر میں ہو یا سفر میں۔ جبکہ مسند احمد کی روایت اس طرح ہے: ان الذکر فی سبیل الله تعالی یضعف فوق النفقة بسبع مائة ضعف اس میں مقید کر دیا گیا ہے کہ وہ ذکر جو دوران جہاد ہو وہ انفاق فی سبیل اللہ کی نسبت اتنا افضل ہے۔ حافظ ابن قیم نے اس حدیث کے تحت بیان کیا ہے کہ یہاں پر مراتب تین ہیں: ذکر مع الجہاد، ذکر جہاد اور جہاد بلا ذکر۔ ان میں سب سے پہلا اعلیٰ مرتبہ ہے، دوسرا پہلے سے کم اور تیسرا پہلے دونوں سے کم ہے اور تیسرے کے مقابلہ میں ذاکر افضل ہے۔ (الدر المنضود ص 306 ج 4)

بَاب فِيمَنْ مَاتَ غَازِيًا (اس کا بیان جو جہاد کے لیے نکلا اور فوت ہو گیا)

2138۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ يَرُدُّ إِلَى مَكْحُولٍ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ أَبَا مَالِكٍ الْأَشْعَرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ مَنْ فَصَلَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَمَاتَ أَوْ قُتِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ أَوْ وَقَصَهُ فَرَسُهُ أَوْ بَعِيرُهُ أَوْ لَدَغَتْهُ هَامَّةٌ أَوْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ أَوْ بِأَيِّ حَتْفٍ شَاءَ اللهُ فَإِنَّهُ شَهِيدٌ وَإِنَّ لَهُ الْجَنَّةَ

حضرت ابو مالک اشعری نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کے لیے نکلا پھر (زخمی ہو کر) فوت ہو گیا یا قتل کر دیا گیا تو وہ شہید ہے۔ یا اس کے گھوڑے یا اس کے اونٹ نے اسے گرا دیا اور کچل ڈالا، یا کسی زہریلے جانور (مثلاً سانپ بچھو وغیرہ) نے اسے ڈس لیا، وہ اپنے بستر پر ہی فوت ہو گیا، یا کسی بھی اور وجہ سے جیسے اللہ تعالیٰ نے چاہا تو وہ شہید ہوگا اور اس کے لیے جنت ہوگی۔

بَاب فِي فَضْلِ الرِّبَاطِ (دشمن کی راہ میں جہاد کے لیے تیار رہنے کی فضیلت کا بیان)

2139۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ كُلُّ الْمَيِّتِ يُخْتَمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الْمُرَابِطَ فَإِنَّهُ يَنْمُو لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيُؤَمَّنُ

1۔ ایک نسخہ میں يُضَاعَفُ ہے۔

Marfat.com

مِنْ فَتَّانِ الْقَبْرِ

ابوہانی نے عمرو بن مالک سے اور انہوں نے فضالہ بن عبید سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: ہر میت کا عمل (اس کی موت کے ساتھ ہی) ختم کر دیا جاتا ہے (یعنی اس کے بعد اس میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی) سوائے اس کے جو جنگ کی مکمل تیاری کے ساتھ مورچہ بند ہوتا ہے کیونکہ اس کا عمل یوم قیامت تک بڑھتا رہے گا اور اسے قبر کے فتنوں سے محفوظ رکھا جائے گا۔

بَابٌ فِي فَضْلِ الْحَرَسِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالَىٰ (دوران جہاد پہرہ دینے کی فضیلت کا بیان)

2140۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي السَّلُولِيُّ أَبُو كَبْشَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ سَهْلُ ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ أَنَّهُمْ سَارُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَوْمَ حُنَيْنٍ فَأَطْنَبُوا السَّيْرَ حَتَّى كَانَتْ عَشِيَّةً فَحَضَرَتُ الصَّلَاةَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَجَاءَ رَجُلٌ فَارِسٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي انْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ حَتَّى طَلَعْتُ جَبَلَ كَذَا وَكَذَا فَإِذَا أَنَا بِهَوَازِنَ عَلَى بَكْرَةِ آبَائِهِمْ بِظُعُنِهِمْ وَنَعَمِهِمْ وَشَائِهِمُ اجْتَمَعُوا إِلَى حُنَيْنٍ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَقَالَ تِلْكَ غَنِيمَةُ الْمُسْلِمِينَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ قَالَ أَنَسُ بْنُ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَارْكَبْ فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُ فَجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اسْتَقْبِلْ هَذَا الشِّعْبَ حَتَّى تَكُونَ فِي أَعْلَاهُ وَلَا نُغَرَّنَّ مِنْ قِبَلِكَ اللَّيْلَةَ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم إِلَى مُصَلَّاهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ أَحْسَسْتُمْ فَارِسَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَحْسَسْنَاهُ فَثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يُصَلِّي وَهُوَ يَلْتَفِتُ إِلَى الشِّعْبِ حَتَّى إِذَا قَضَى صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ قَالَ أَبْشِرُوا فَقَدْ جَاءَكُمْ فَارِسُكُمْ فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ إِلَى خِلَالِ الشَّجَرِ فِي الشِّعْبِ فَإِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ حَتَّى وَقَفَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي انْطَلَقْتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَى هَذَا الشِّعْبِ حَيْثُ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَلَمَّا أَصْبَحْتُ اطَّلَعْتُ الشِّعْبَيْنِ كِلَيْهِمَا فَنَظَرْتُ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم هَلْ نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ قَالَ لَا إِلَّا مُصَلِّيًا أَوْ قَاضِيًا حَاجَةً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَدْ أَوْجَبْتَ فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْمَلَ بَعْدَهَا

حضرت سہل بن حنظلیہ نے بیان کیا ہے کہ وہ غزوہ حنین کے دنوں میں رسول اللہ علیہ السلام کے ساتھ چلے اور خاصا طویل سفر کیا یہاں تک کہ سہ پہر کا وقت ہو گیا۔ اور میں نماز (ظہر) کے وقت رسول اللہ علیہ السلام کے پاس حاضر تھا کہ اتنے میں ایک گھڑ سوار آدمی حاضر خدمت ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! علیہ السلام میں تمہارے سامنے سے آگے چل کر گیا، یہاں تک کہ میں فلاں فلاں پہاڑ پر چڑھا اور میں نے اچانک بنی ہوازن کے لوگوں کو دیکھا کہ وہ سب اپنی عورتوں، اونٹوں اور بکریوں سمیت حنین کے پاس جمع ہیں (یعنی بھرپور تیاری کے ساتھ وہ اکٹھے ہو چکے ہیں)۔ (یہ سن کر) رسول اللہ علیہ السلام نے تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا: ان شاء اللہ وہ کل مسلمانوں کا مال غنیمت ہوگا۔ پھر آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: آج کی رات ہماری حفاظت کی ذمہ داری کون ادا کرے گا۔ (یعنی پہرے دار کون ہوگا؟) تو حضرت انس بن ابی مرثد غنوی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول

Marfat.com

اللہ! ﷺ میں (یہ فریضہ ادا کروں گا)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تو سوار ہو۔ پس وہ گھوڑے پر سوار ہوا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہو گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: اس گھاٹی کی طرف چلا جا یہاں تک کہ تو اس کی بلند چوٹی پر پہنچ جائے اور آج کی رات تیری جانب سے ہمارے ساتھ دھوکہ نہ ہونے پائے (یعنی ایسا نہ ہو کہ تم سو جاؤ اور دشمن موقع پا کر ہم پر حملہ آور ہو جائے)۔ پس جب ہم نے صبح کی تو رسول اللہ ﷺ اپنی جائے نماز کی طرف تشریف لائے اور دو رکعتیں نماز ادا فرمائی۔ پھر ارشاد فرمایا: کیا تم نے اپنے شہسوار کو دیکھا ہے؟ صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ہم نے اسے نہیں دیکھا ہے (یعنی وہ آتا نہیں دکھائی دے رہا ہے) پھر نماز کے لیے تکبیر کہی گئی اور رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے لگے اور آپ گھاٹی کی طرف بھی متوجہ رہے یہاں تک کہ آپ نے اپنی نماز مکمل کر لی اور سلام پھیرا۔ اور فرمایا: تم خوش ہو جاؤ، تمہارا شہسوار آ گیا۔ پس ہم درختوں کے درمیان سے گھاٹی کی جانب دیکھنے لگے کہ اتنے میں وہ آ گئے اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑے ہو گئے اور سلام عرض کیا اور عرض کیا: میں چلتا گیا یہاں تک کہ میں اس گھاٹی کی چوٹی پر پہنچ گیا۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم ارشاد فرمایا: پس جب میں نے صبح کی اور میں ان دونوں گھاٹیوں پر چڑھا اور میں نے ادھر ادھر خوب دیکھا۔ لیکن میں نے کسی کو نہیں پایا (یعنی دشمن کا کہیں نام ونشان نہیں) پھر رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: کیا تم رات کے وقت (کہیں گھوڑے سے) نیچے اترے؟ عرض کی: سوائے نماز پڑھنے یا قضائے حاجت کے نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: تو نے (جنت کو اپنے لیے) واجب کر لیا ہے۔ پس تجھ پر کوئی حرج نہیں کہ اس کے بعد تو کوئی عمل نہ کرے۔ (مراد اعمال تطوع ہیں، مستحب اور نیکی کام جو ثواب آخرت کے لیے کیے جاتے ہیں)۔

فائدہ: اس حدیث سے حضور اقدس ﷺ کی جہاد کے سلسلہ میں کامل تیاری اور مستعدی، اس کا انتظار اور اپنے اصحاب کی پوری پوری خبر گیری حتیٰ کہ نماز جیسی اہم عبادت میں بھی اس کا خیال اور فکر کرنا مستفاد ہو رہا ہے۔

بَاب كَرَاهِيَةِ تَرْكِ الْغَزْوِ (جہاد چھوڑنا ناپسندیدہ عمل ہے)

2141۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَرْوَزِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا وُهَيْبٌ قَالَ عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ الْوَرْدِ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِالْغَزْوِ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: وہ آدمی جو وفات پا گیا اور اس نے جہاد نہ کیا اور نہ ہی اس کے دل میں جہاد کی آرزو اور تصور پیدا ہوا تو وہ طریقہ نفاق پر فوت ہوا۔

فائدہ: اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جہاد میں شامل ہونے کی خواہش اور تڑپ ہر دل میں ہونی چاہیے کیونکہ اسی سے دین کی سربلندی اور بقا وابستہ ہے۔ لہٰذا دین اسلام اپنے ماننے والوں سے اتنی اعلیٰ محبت، بلند ہمتی اور جرأت واستقامت کا متقاضی ہے کہ اگر انہیں اس کی ترویج اور بقا کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ بھی پیش کرنا پڑے تو وہ قطعاً دریغ نہ کریں اور کوئی حرص وہوس اس راہ میں رکاوٹ نہ بنے۔

Marfat.com

2142۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَقَرَأْتُهُ عَلَى يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ الْجُرْجُسِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ لَمْ يَغْزُ أَوْ يُجَهِّزْ غَازِيًا أَوْ يَخْلُفْ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ أَصَابَهُ اللهُ بِقَارِعَةٍ قَالَ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ فِي حَدِيثِهِ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جو جہاد میں شریک نہ ہوا یا کسی جہاد میں شریک ہونے والے آدمی کی جہاد کے لیے تیاری میں معاونت نہ کی یا کسی غازی کا اس کے گھر والوں کی خبر گیری اور بھلائی کی خاطر نائب بھی نہ بنا تو اللہ تعالیٰ یوم قیامت سے پہلے اس پر کوئی اذیت ناک مصیبت ڈال دے گا۔ یزید بن عبدربہ نے اپنی حدیث میں قبل یوم القیامۃ کے الفاظ کہے ہیں۔

2143۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ جَاهِدُوا الْمُشْرِكِينَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تم مشرکین کے خلاف اپنے مالوں، اپنی جانوں اور زبانوں کے ساتھ جہاد کرو۔ (یعنی چاہیے تو یہ کہ اپنا تن من دھن سب ہی اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اس کے بھیجے ہوئے دین کی عظمت و رفعت کو باقی رکھنے کے لیے قربان ہو۔ اور اگر کسی کو جملہ وسائل میسر نہ ہوں تو پھر مال، جان اور زبان میں سے جس طرح بھی وہ شریک جہاد ہو سکتا ہے اسے لازماً ہونا چاہیے)۔

بَابٌ فِي نَسْخِ نَفِيرِ الْعَامَّةِ بِالْخَاصَّةِ (جہاد عامہ کے جہاد خاصہ کے ساتھ منسوخ ہونے کا بیان)

2144۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِلَّا تَنْفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَ مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ إِلَى قَوْلِهِ يَعْمَلُونَ نَسَخَتْهَا الْآيَةُ الَّتِي تَلِيهَا وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آیت طیبہ: إِلَّا تَنْفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَ مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ إِلَى قَوْلِهِ يَعْمَلُونَ (اگر تم جہاد کے لیے نہیں نکلو گے تو (اللہ تعالیٰ) تمہیں دردناک عذاب دے گا اور اہل مدینہ کے لیے نہیں ہے کہ وہ آپ ﷺ کو چھوڑ کر پیچھے رہ جائیں) اسے اس کے بعد آنے والی آیت نے منسوخ کر دیا ہے (اور وہ یہ ہے) وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً (اور مومنین کے لیے نہیں ہے کہ وہ سارے کے سارے جہاد کے لیے نکلیں) تو گویا یہ آیت مذکورہ آیت کے حکم کے لیے ناسخ ہے۔

2145۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ الْحَنَفِيِّ حَدَّثَنِي نَجْدَةُ بْنُ نُفَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ إِلَّا تَنْفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا قَالَ فَأُمْسِكَ عَنْهُمُ الْمَطَرُ وَكَانَ عَذَابَهُمْ

حضرت مجدہ بن نفیع نے بیان کیا ہے کہ میں نے اس آیت کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: إِلَّا

Marfat.com

تَنۡفِرُوۡا يُعَذِّبۡكُمۡ عَذَابًا أَلِيمًا۔ تو انہوں نے فرمایا: پس ان سے بارش روک لی گئی اور یہی ان کے لیے عذاب تھا۔ (کیونکہ اس طرح ہر جانب قحط سالی پھیل جاتی ہے اور اشیائے ضروریہ ناپید ہو جاتی ہیں۔ انسان اور دیگر جاندار اپنی بنیادی حاجات بھی پوری نہیں کر پاتے اور یہ صورت حال یقیناً عذاب الیم ہے)

بَابٌ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْقُعُودِ مِنَ الْعُذْرِ

عذر کے سبب جہاد میں شریک نہ ہونے کی رخصت کا بیان

2146۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كُنْتُ إِلَى جَنْبِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَغَشِيَتْهُ السَّكِينَةُ فَوَقَعَتْ فَخِذُ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى فَخِذِي فَمَا وَجَدْتُ ثِقْلَ شَيْءٍ أَثْقَلَ مِنْ فَخِذِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ اكْتُبْ فَكَتَبْتُ فِي كَتِفٍ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَامَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى لَمَّا سَمِعَ فَضِيلَةَ الْمُجَاهِدِينَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ بِمَنْ لَا يَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا قَضَى كَلَامَهُ غَشِيَتْ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم السَّكِينَةُ فَوَقَعَتْ فَخِذُهُ عَلَى فَخِذِي وَوَجَدْتُ مِنْ ثِقَلِهَا فِي الْمَرَّةِ الثَّانِيَةِ كَمَا وَجَدْتُ فِي الْمَرَّةِ الْأُولَى ثُمَّ سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ اقْرَأْ يَا زَيْدُ فَقَرَأْتُ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ الْآيَةَ كُلَّهَا قَالَ زَيْدٌ فَأَنْزَلَهَا اللَّهُ وَحْدَهَا فَأَلْحَقْتُهَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُلْحَقِهَا عِنْدَ صَدْعٍ فِي كَتِفٍ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں تھا تو اچانک آپ ﷺ کو سکینہ و راحت نے ڈھانپ لیا (یعنی آپ پر خاص نزول وحی والی کیفیت طاری ہوئی اور وحی کا نزول ہونے لگا)۔ پس رسول اللہ ﷺ کی ران میری ران پر آ گری۔ تو میں نے کسی شے کا اتنا بوجھ اور ثقل محسوس نہیں کیا جو کہ رسول اللہ ﷺ کی ران سے زیادہ ثقیل اور بھاری ہو۔ پھر آپ ﷺ سے وہ کیفیت ختم ہوئی (اور وحی نازل ہو چکی) تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو لکھ تو میں نے شانے کی ہڈی پر لکھا: لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔ الآیہ (مومنین میں سے جہاد سے بیٹھے رہنے والے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے) تو حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ یہ ایک نابینا آدمی تھے۔ جب انہوں نے مجاہدین کی فضیلت کے بارے میں سنا تو عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ اس کے بارے میں کیا حکم ہے جو مومنین میں سے جہاد کی استطاعت اور قدرت ہی نہیں رکھتا؟ تو جب انہوں نے اپنی بات مکمل کر لی تو پھر رسول اللہ ﷺ کو سکینہ نے ڈھانپ لیا (اور وحی نازل ہونے لگی) تو پھر آپ ﷺ کی ران میری ران پر آ پڑی۔ تو میں نے دوسری بار بھی اس کا بوجھ اسی طرح محسوس کیا جیسا کہ میں نے پہلی بار محسوس کیا تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ سے یہ کیفیت دور ہوئی (اور وحی کا نزول ختم ہوا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے زید! تو پڑھ۔ چنانچہ میں نے لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ

Marfat.com

الْمُؤْمِنِينَ پڑھی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ آگے مکمل آیت پڑھی۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے یعنی غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ کو علیحدہ نازل کیا ہے اور میں نے اسے اس آیت (کے نزول مقام) سے ملا دیا ہے۔ اور قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! گویا میں اب بھی اس جلد کو دیکھ رہا ہوں جہاں میں نے اسے ہڈی میں سوراخ کے پاس ملایا۔

2147۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَقَدْ تَرَكْتُمْ بِالْمَدِينَةِ أَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا وَلَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ وَلَا قَطَعْتُمْ مِنْ وَادٍ إِلَّا وَهُمْ مَعَكُمْ فِيهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَكَيْفَ يَكُونُونَ مَعَنَا وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ

حمید نے موسیٰ بن انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تحقیق تم نے مدینہ طیبہ میں ایسے لوگوں کو چھوڑا ہے کہ تم نے کوئی سفر نہیں کیا ہے، کوئی مال خرچ نہیں کیا ہے اور نہ ہی تم نے کسی وادی کو طے کیا ہے مگر وہ جملہ معاملات میں تمہارے ساتھ ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ وہ ہمارے ساتھ کس طرح ہو سکتے ہیں حالانکہ وہ مدینہ طیبہ میں ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں عذر نے روک لیا ہے۔ (معلوم یہ ہوا کہ اگر جہاد کا ارادہ شوق اور تڑپ موجود ہو لیکن کوئی عذر مانع ہو تو وہ مجاہد کے درجہ کو پالے گا)

بَابُ مَا يُجْزِئُ مِنَ الْغَزْوِ (اس کا بیان جو عمل جہاد کا بدل اور قائم مقام ہو سکتا ہے)

2148۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنِي يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا

حضرت زید بن خالد جہنی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے مجاہد کی تیاری میں معاونت کی (یعنی اسے اسباب جہاد مہیا کیے) تو اس نے جہاد کیا۔ (یعنی گویا وہ خود جہاد میں شریک ہوا) اور جو کوئی اس کے گھر والوں کی خبر گیری اور خیر و بھلائی کے لیے اس کا نائب بنا تو اس نے بھی جہاد کیا۔ (یعنی ایسا کرنے والے کو جہاد میں شریک ہونے والے کے مساوی ثواب ملے گا)۔

2149۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ إِلَى بَنِي لَحْيَانَ وَقَالَ لِيَخْرُجْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ أَيُّكُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ بِخَيْرٍ كَانَ لَهُ مِثْلُ نِصْفِ أَجْرِ الْخَارِجِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی لحیان کی طرف ایک لشکر بھیجا اور فرمایا: چاہیے کہ ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی نکلے۔ پھر بیٹھے رہنے والوں کو ارشاد فرمایا: تم میں سے جو کوئی جہاد کے لیے نکلنے والے کے اہل اور مال میں خیر و بھلائی کے لیے اس کا نائب بنے گا تو اس کے لیے مجاہد کے نصف اجر کے برابر اجر ہوگا۔

Marfat.com

فائدہ: پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مجاہد اور گھر میں رہ جانے والے اس کے نائب دونوں کا اجر برابر ہے۔ اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مجاہد کے لیے پورا اجر ہوگا اور خالف کے لیے نصف اجر ہوگا۔ تو دونوں حدیثوں میں بظاہر تعارض ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں نصف سے مجموعی اجر کا نصف مراد ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ اس کے لیے نکلنے والے کے اجر کا نصف ہے۔ مفہوم یہ کہ جو اجر و ثواب مجموعی طور پر حاصل ہوگا وہ نصف مجاہد کو ملے گا اور نصف خالف بالخیر کو ملے گا۔ تو اس طرح ان دونوں کا درجہ برابر رہا۔ واللہ اعلم (بذل المجہود ص422 ج11)

بَابٌ فِي الْجُرْأَةِ وَالْجُبْنِ (جرأت اور بزدلی کا بیان)

2150۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ شَرُّ مَا فِي رَجُلٍ شُحٌّ هَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ

عبد العزیز بن مروان نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ آدمی میں پائی جانے والی بری خصلتوں میں سے ایک اضطراب میں مبتلا کرنے والا بخل ہے اور دوسری ایسی بزدلی ہے جو (جگر کو) باہر لانے والی ہو (یعنی آدمی پر ایسا خوف طاری ہو جائے کہ محسوس ہونے لگے کہ اندر سے کٹ کر ہر شے باہر نکلتی ہے)۔

بَابٌ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ

قول باری تعالیٰ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ کا بیان

2151۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ وَابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَسْلَمَ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ غَزَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ نُرِيدُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ وَعَلَى الْجَمَاعَةِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَالرُّومُ مُلْصِقُو ظُهُورِهِمْ بِحَائِطِ الْمَدِينَةِ فَحَمَلَ رَجُلٌ عَلَى الْعَدُوِّ فَقَالَ النَّاسُ مَهْ مَهْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ يُلْقِي بِيَدَيْهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ إِنَّمَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِينَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ لَمَّا نَصَرَ اللهُ نَبِيَّهُ وَأَظْهَرَ الْإِسْلَامَ قُلْنَا هَلُمَّ نُقِيمُ فِي أَمْوَالِنَا وَنُصْلِحُهَا فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ فَالْإِلْقَاءُ بِالْأَيْدِي[1] إِلَى التَّهْلُكَةِ أَنْ نُقِيمَ فِي أَمْوَالِنَا وَنُصْلِحَهَا وَنَدَعَ الْجِهَادَ قَالَ أَبُو عِمْرَانَ فَلَمْ يَزَلْ أَبُو أَيُّوبَ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ حَتَّى دُفِنَ بِالْقُسْطَنْطِينِيَّةِ

یزید بن ابی حبیب نے اسلم ابو عمران سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: ہم مدینہ طیبہ سے قسطنطنیہ کا ارادہ کرتے ہوئے جہاد کے لیے نکلے اور (ہمارے) لشکر کے سالار حضرت عبد الرحمن بن خالد بن ولید رضی اللہ عنہما تھے اور رومی اپنی پشتیں شہر کی فصیل کے ساتھ لگائے ہوئے تھے (اور حملے کے لیے تیار ہو کر ہمارا انتظار کر رہے تھے)۔ پس ایک آدمی نے دشمن پر حملہ

1۔ ایک نسخہ میں بِأَيْدِيكُمْ ہے۔

Marfat.com

کرنے کی کوشش کی تو لوگوں نے اسے کہا: رک جا، رک جا، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، یہ تو اپنے آپ کو ہلاکت کی طرف پھینک رہا ہے۔ تو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ آیت تو ہمارے گروہ انصار کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ (وہ اس طرح کہ) جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم ﷺ کی مدد و نصرت فرمائی اور اسلام کو غلبہ عطا فرمایا تو ہم نے (اپنے دلوں میں) کہا: آؤ ہم اپنے مالوں (یعنی مویشیوں اور باغوں) میں رہیں اور ان کی اصلاح کریں (اب جہاد کی ضرورت نہیں ہے) تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ) ''اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو''۔ پس اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے سے مراد ہمارا اپنے مالوں میں مقیم ہونا اور ان کی اصلاح کرنا اور جہاد کو چھوڑنا ہے۔ (یہ معنی نہیں ہے کہ جہاد میں مشغول ہونا گویا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے)۔ ابوعمران نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ مسلسل اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے رہے یہاں تک کہ آپ کو قسطنطنیہ میں ہی دفن کیا گیا۔

بَابٌ فِي الرَّمْيِ (تیراندازی کا بیان)

2152۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَّامٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهِ وَمُنْبِلَهُ وَارْمُوا وَارْكَبُوا وَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا لَيْسَ مِنَ اللَّهْوِ إِلَّا ثَلَاثٌ تَأْدِيبُ الرَّجُلِ فَرَسَهُ وَمُلَاعَبَتُهُ أَهْلَهُ وَرَمْيُهُ بِقَوْسِهِ وَنَبْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عَلِمَهُ رَغْبَةً عَنْهُ فَإِنَّهَا نِعْمَةٌ تَرَكَهَا أَوْ قَالَ كَفَرَهَا

خالد بن زید نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک تیر کے ساتھ تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ ایک اسے بنانے والا جو اسے بناتے وقت خیر اور ثواب کی نیت کرتا ہے، دوسرا اسے پھینکنے والا اور تیسرا پھینکنے والے کو دینے والا (چاہے اسے ترکش سے نکال کر دے، یا پھینکے ہوئے تیر نیچے سے اٹھا کر دے) تم تیر اندازی اور شہسواری سیکھو اور تمہارا تیر اندازی سیکھنا میرے نزدیک تمہارے شہسوار بننے کی نسبت زیادہ پسندیدہ ہے۔ کھیل نہیں ہیں مگر صرف تین: ایک آدمی کا اپنے گھوڑے کو ادب سکھانا (یعنی اسے سواری کے قابل بنانا) دوسرا اس کا اپنی اہلیہ کے ساتھ دل لگی کرنا اور تیسرا اپنی قوس سے اور اپنے تیروں سے اس کا تیر پھینکنا اور جس نے تیر اندازی جاننے کے باوجود اس سے اعراض کرتے ہوئے اسے چھوڑ دیا تو یقیناً اس نے ایک نعمت کو ترک کر دیا، یا فرمایا: اس نے کفران نعمت کیا۔

2153۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ ثُمَامَةَ بْنِ شُفَيٍّ الْهَمْدَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ

ابوعلی ثمامہ بن شفی الہمدانی نے حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے

Marfat.com

سنا در آنحالیکہ آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے۔ آپ فرما رہے تھے کہ ارشاد باری تعالیٰ: وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ (اور تم کفار کے لیے تیاری کرو قوت میں سے جتنی کہ تم استطاعت رکھتے ہو) فرمایا: خبردار! جان لو! یہ قوت تیر اندازی ہے۔ خبردار! آگاہ رہو! یہ قوت تیر اندازی ہے۔ خبردار! آگاہ رہو! یہ قوت تیر اندازی ہے۔

فائدہ: مذکورہ بالا ارشاد نبوی سے تیر اندازی کی اہمیت واضح ہوتی ہے اور اس سے بخوبی یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ اس سے مراد حالات اور وقت کے تقاضوں کے مطابق سامان حرب سے لیس ہونا اور اس کے استعمال میں مہارت تامہ رکھنا ہے۔

بَابٌ فِي مَنْ يَغْزُو وَيَلْتَمِسُ الدُّنْيَا (اس کا بیان جو دنیا کی طلب میں جہاد کرتا ہے)

2154۔ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي بَحِيرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الْغَزْوُ غَزْوَانِ فَأَمَّا مَنِ ابْتَغَى وَجْهَ اللهِ وَأَطَاعَ الْإِمَامَ وَأَنْفَقَ الْكَرِيمَةَ وَيَاسَرَ الشَّرِيكَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ فَإِنَّ نَوْمَهُ وَنُبْهَهُ أَجْرٌ كُلُّهُ وَأَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَسُمْعَةً وَعَصَى الْإِمَامَ وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَمْ يَرْجِعْ بِالْكَفَافِ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: غزوہ دو طرح کے ہیں۔ پس (غزوہ سے) جس کسی نے اللہ تعالیٰ کی رضا چاہی اور امام کی اطاعت اور عمدہ اور اعلیٰ قسم کا مال خرچ کیا اور اپنے ساتھی اور شریک سے نرمی کی اور جھگڑے فساد سے اجتناب کیا تو اس کے لیے سونا اور جاگنا سب کا سب اجر ہے۔ اور جس کسی نے فخر، ریاکاری اور شہرت کی خاطر جہاد کیا اور امام کی نافرمانی کی اور زمین میں فساد برپا کر دیا تو وہ حاجت کے ساتھ بھی واپس نہیں لوٹے گا (یعنی اسے کوئی اجر نہیں ملے گا بلکہ اس کا نقصان ہوگا)۔

2155۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنِ ابْنِ مِكْرَزٍ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ رَجُلٌ يُرِيدُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَهُوَ يَبْتَغِي عَرَضًا مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا أَجْرَ لَهُ فَأَعْظَمَ ذَلِكَ النَّاسُ وَقَالُوا لِلرَّجُلِ عُدْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَعَلَّكَ لَمْ تُفْهِمْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ رَجُلٌ يُرِيدُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَهُوَ يَبْتَغِي عَرَضًا مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا فَقَالَ لَا أَجْرَ لَهُ فَقَالُوا لِلرَّجُلِ عُدْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ لَهُ لَا أَجْرَ لَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ایک آدمی اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کا ارادہ کرتا ہے اور وہ اس سے سامان دنیا میں سے کچھ سامان کی خواہش رکھتا ہے (اس کا کیا حکم ہے)؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے کوئی اجر نہیں۔ پس لوگوں نے اسے بہت عظیم سمجھا اور اس آدمی کو کہا: تو رسول اللہ ﷺ کی طرف دوبارہ لوٹ کر جا، شاید تو آپ ﷺ کو بات سمجھا نہ سکا ہو۔ تو اس نے دوبارہ عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ایک آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہے اور وہ اس سے سامان دنیا طلب کرتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے کوئی اجر نہیں۔ لوگوں نے پھر اس آدمی کو کہا: تو رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹ کر جا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے تیسری بار اسے فرمایا:

Marfat.com

اس کے لیے کوئی اجر نہیں۔

بَابٌ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا

اس کا بیان جس نے اس لیے قتال کیا تا کہ کلمۃ اللہ بلند ہو

2156۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ وَيُقَاتِلُ لِيُحْمَدَ وَيُقَاتِلُ لِيَغْنَمَ وَيُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ قَاتَلَ حَتَّى تَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ مِنْ أَبِي وَائِلٍ حَدِيثًا أَعْجَبَنِي فَذَكَرَ مَعْنَاهُ

ابو وائل نے ابو موسیٰ سے روایت کیا ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی: بلاشبہ آدمی کبھی جنگ لڑتا ہے شہرت کے لیے، کبھی شریک جہاد ہوتا ہے تا کہ اس کی تعریف کی جائے، کبھی قتال کرتا ہے تا کہ وہ مال غنیمت حاصل کرے اور کبھی قتال کرتا ہے تا کہ وہ (لوگوں کو) اپنا مقام و مرتبہ دکھائے (اپنی شجاعت و بہادری ان پر واضح کرے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قتال اس لیے کیا تا کہ کلمۃ اللہ (کلمۃ التوحید اور دین اسلام) بلند ہو تو اس نے حقیقتاً اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کیا۔

علی بن مسلم نے ابو داؤد نے شعبہ سے اور انہوں نے عمرو سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابو وائل سے ایک حدیث سنی ہے جس نے مجھے تعجب میں ڈالا ہے۔ پھر آگے یہی حدیث ذکر کی۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت کے معتبر ہونے کے لیے اخلاص شرط ہے۔ پس جس شخص کے عمل کا باعث صرف دنیوی غرض ہو تو ایسے آدمی کے عمل کے باطل ہونے میں تو کوئی شک نہیں اور جس شخص کے عمل کا منشا دونوں ہوں دینی بھی اور دنیوی بھی، پس اگر باعث دینی اقویٰ ہو اس صورت میں جمہور کے نزدیک وہ عمل معتبر ہے اور حدیث الباب کے تحت حارث محاسبی کی رائے یہ ہے کہ یہ عمل بھی باطل ہے۔ اور تیسری رائے اس میں محمد بن جریر طبری کی ہے کہ اگر عمل کی ابتدا اور بناء اخلاص کے ساتھ ہو تو وہ معتبر ہے۔ اگر بعد میں کوئی دنیوی غرض شامل بھی ہو جائے تو وہ مضر نہیں۔ اسی طرح علامہ عینی نے کہا ہے۔

2157۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَاتِمٍ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْوَضَّاحِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ حَنَانِ بْنِ خَارِجَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْجِهَادِ وَالْغَزْوِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو إِنْ قَاتَلْتَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا بَعَثَكَ اللهُ صَابِرًا مُحْتَسِبًا وَإِنْ قَاتَلْتَ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا بَعَثَكَ اللهُ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو عَلَى أَيِّ حَالٍ قَاتَلْتَ أَوْ قُتِلْتَ بَعَثَكَ اللهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم مجھے جہاد اور غزوے کے

Marfat.com

بارے میں بتائیے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے عبداللہ بن عمرو! اگر تم نے صبر کرتے ہوئے اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے قتال کیا تو اللہ تعالیٰ تمہیں صبر کرنے والا اور ثواب کی امید رکھنے والا ہی اٹھائے گا۔ اور اگر تم نے دکھاوے اور کثرت (مال) کی طلب کے لیے قتال کیا تو اللہ تعالیٰ بھی تمہیں ریاکاری کرنے والا اور کثرت (مال) طلب کرنے والے کی حیثیت سے ہی اٹھائے گا۔ اے عبداللہ بن عمرو! جس حال اور (ارادے) پر تو نے قتال کیا یا تو قتل کیا گیا اللہ تعالیٰ اسی حال پر تجھے اٹھائے گا۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہاد میں شریک ہوتے وقت جیسی نیت ہوگی اسی کے مطابق انجام ہوگا۔ اگر اخلاص اور اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہے تو اس کی رحمتوں سے نوازا جائے گا اور رتبہ علیا پر فائز کیا جائے گا اور اگر مقصود دکھاوا اور فخر ومباہات اور مال کی کثرت ہو تو پھر انجام اسی کے مطابق ہوگا اور یہی کچھ ہاتھ آئے گا۔

بَابٌ فِي فَضْلِ الشَّهَادَةِ (شہادت کی فضیلت کا بیان)

2158- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَمَّا أُصِيبَ إِخْوَانُكُمْ بِأُحُدٍ جَعَلَ اللهُ أَرْوَاحَهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ تَرِدُ أَنْهَارَ الْجَنَّةِ تَأْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا وَتَأْوِي إِلَى قَنَادِيلَ مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقَةٍ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ فَلَمَّا وَجَدُوا طِيبَ مَأْكَلِهِمْ وَمَشْرَبِهِمْ وَمَقِيلِهِمْ قَالُوا مَنْ يُبَلِّغُ إِخْوَانَنَا عَنَّا أَنَّا أَحْيَاءٌ فِي الْجَنَّةِ نُرْزَقُ لِئَلَّا يَزْهَدُوا فِي الْجِهَادِ وَلَا يَنْكُلُوا عِنْدَ الْحَرْبِ فَقَالَ اللهُ سُبْحَانَهُ أَنَا أُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ قَالَ فَأَنْزَلَ اللهُ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تمہارے بھائی غزوۂ احد میں شہید ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی ارواح کو سبز پرندوں کے پیٹ میں ڈال دیا۔ وہ جنت کی نہروں پر آتے ہیں، ان کے پھل کھاتے ہیں اور سونے کی ان قندیلوں کے پاس سکونت اختیار کرتے ہیں جو عرش کے سائے میں لٹکی ہوئی ہیں۔ پس جب انہوں نے (یعنی ارواح شہداء نے) اپنے کھانے، پینے اور اپنے آرام کرنے کی جگہ کی خوشبو (اور عمدگی) کو پایا تو کہنے لگیں: کون ہماری جانب سے ہمارے (دنیا میں زندہ) بھائیوں کو یہ پیغام پہنچائے گا کہ بلاشبہ ہم جنت میں زندہ ہیں اور رزق دیے جا رہے ہیں تا کہ وہ جہاد میں بے رغبتی کا مظاہرہ نہ کریں (اور اس سے اعراض نہ برتیں) اور نہ ہی جنگ کے وقت بزدلی کا مظاہرہ کریں؟ تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں تمہاری جانب سے ان تک یہ پیغام پہنچا دیتا ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ) ''وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل کر دیے جائیں تم انہیں مردہ گمان بھی نہ کرو''۔ الی آخر الآیہ

فائدہ: اس حدیث میں سے بعض ان ملحدین نے جو تناسخ اور انتقال روح کے قائل ہیں (جس کو آواگون اور جنم بدلی بھی کہتے ہیں) جس کا حاصل یہ ہے کہ ثواب وعقاب صرف انتقال ارواح کا نام ہے۔ اگر آدمی نیکوکار ہے اس کی روح کو کسی اچھے جانور کی شکل میں دنیا میں بھیج دیا جاتا ہے اور بدکار کی روح کو کسی برے جانور کی شکل میں دنیا میں بھیج دیا جاتا ہے یعنی وہ عقیدہ جو اہل اسلام کے نزدیک قطعاً باطل ہے اس کا علماء حقہ کی طرف سے یہ جواب دیا گیا ہے کہ اس حدیث میں یعنی جعل

Marfat.com

اللہ ارواحھم فی جوف طیر میں شراح نے دو احتمال بیان کیے ہیں: ایک یہ کہ جنتی پرندوں کے اندر ان کے پیٹ میں ان ارواح کو محفوظ کرنا مراد ہے جیسے کوئی چیز ڈبہ میں محفوظ کر دی جاتی ہے۔ دوسرا احتمال یہ کہ ان ارواح کو ان پرندوں کے جسم کے اندر پھونکا جاتا ہے جس سے وہ جاندار ہو جاتے ہیں۔ اگر احتمال اول کو لیا جائے تب تو تناسخ سے اس کا کوئی تعلق ہی نہ ہوا اور کوئی اشکال کی بات ہی نہیں، اور اگر احتمال ثانی کو اختیار کیا جائے تو اس میں گو انتقال روح من بدن الی بدن ہے لیکن اس عالم میں نہیں بلکہ عالم آخرت میں ہے، لہٰذا یہ استدلال بے محل ہے کیونکہ وہ ملحدین آخرت کے قائل ہی نہیں۔ (ھکذا فی بذل المجھود۔ الدر المنضود ص 317 ج 4)

2159۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَتْنَا حَسْنَاءُ بِنْتُ مُعَاوِيَةَ الصَّرِيمِيَّةُ قَالَتْ حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ فِي الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الْجَنَّةِ وَالشَّهِيدُ فِي الْجَنَّةِ وَالْمَوْلُودُ فِي الْجَنَّةِ وَالْوَئِيدُ فِي الْجَنَّةِ

حسناء بنت معاویہ الصریمیہ نے بیان کیا ہے کہ میرے چچا نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی: جنت میں کون جائے گا؟ تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نبی علیہم الصلوات والتسلیمات جنت میں ہوں گے، شہید جنت میں ہوں گے، نابالغ بچے جنت میں ہوں گے اور وہ بچے جو زندہ درگور کر دیے گئے وہ جنت میں ہوں گے۔

بَابٌ فِي الشَّهِيدِ يُشَفَّعُ (شہید کی شفاعت قبول کیے جانے کا بیان)

2160۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ رَبَاحٍ الذِّمَارِيُّ حَدَّثَنِي عَمِّي نِمْرَانُ بْنُ عُتْبَةَ الذِّمَارِيُّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أُمِّ الدَّرْدَاءِ وَنَحْنُ أَيْتَامٌ فَقَالَتْ أَبْشِرُوا فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُشَفَّعُ الشَّهِيدُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد صَوَابُهُ رَبَاحُ بْنُ الْوَلِيدِ

ولید بن رباح الذماری نے بیان کیا ہے کہ میرے چچا نمران بن عتبہ الذماری نے بیان کیا ہے کہ ہم ام درداء رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ہم یتیم تھے۔ تو انہوں نے کہا: تم خوش ہو۔ میں نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہید کی شفاعت کو اس کے گھر کے ستر افراد کے بارے میں قبول کیا جائے گا۔ ابو داؤد نے کہا ہے: (سند میں ولید بن رباح کے بجائے) صحیح نام رباح بن ولید ہے۔

بَابٌ فِي النُّورِ يُرَى عِنْدَ قَبْرِ الشَّهِيدِ (شہید کی قبر پر نور دکھائی دینے کا بیان)

2161۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ لَا يَزَالُ يُرَى عَلَى قَبْرِهِ نُورٌ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ جب (شاہ حبش) نجاشی فوت ہوا تو ہم آپس میں یہ باتیں کرتے تھے کہ اس کی قبر پر مسلسل نور دکھائی دیتا رہتا ہے۔

Marfat.com

2162۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رُبَيِّعَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ قَالَ آخَى رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقُتِلَ أَحَدُهُمَا وَمَاتَ الْآخَرُ بَعْدَهُ بِجُمُعَةٍ أَوْ نَحْوِهَا فَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا قُلْتُمْ فَقُلْنَا دَعَوْنَا لَهُ وَقُلْنَا اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَأَلْحِقْهُ بِصَاحِبِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَيْنَ صَلَاتُهُ بَعْدَ صَلَاتِهِ وَصَوْمُهُ بَعْدَ صَوْمِهِ شَكَّ شُعْبَةُ فِي صَوْمِهِ وَعَمَلُهُ بَعْدَ عَمَلِهِ إِنَّ بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

عبید بن خالد سلمی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو آدمیوں کے درمیان مؤاخات قائم کی۔ پھر ان میں سے ایک شہید ہو گیا اور دوسرا اس سے ایک ہفتہ یا کچھ دن بعد فوت ہو گیا تو ہم نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے (دعا میں) کیا کہا ہے؟ ہم نے عرض کی: ہم نے اس کے لیے دعا مانگی ہے اور ہم نے یہ کہا ہے: اے اللہ! اس کی مغفرت فرما اور اسے اپنے ساتھی کے ساتھ (رتبہ میں) ملا دے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کی نمازیں اس کی نمازوں کے بعد، اس کے روزے اس کے روزوں کے بعد، صوم (روزے) کے بارے میں شعبہ کو شک ہے اور اس کا عمل اس کے عمل کے بعد۔ سب کہاں گئے۔ بلاشبہ ان دونوں کے درمیان اتنا فرق ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ سے نماز، روزہ اور دیگر اعمال صالحہ کی اہمیت اور قدر و منزلت بھی ثابت ہو رہی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ اگر اعمال اچھے اور صالحہ ہوں تو عمر کی طوالت ایک نعمت ہے اور باعث فضیلت و شرف ہے۔

بَابٌ فِي الْجَعَائِلِ فِي الْغَزْوِ (اجرت لے کر جہاد میں شامل ہونے کا بیان)

2163۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْمَعْنَى وَأَنَا لِحَدِيثِهِ أَتْقَنُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ عَنِ ابْنِ أَخِي أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الْأَمْصَارُ وَسَتَكُونُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ تُقْطَعُ عَلَيْكُمْ فِيهَا بُعُوثٌ فَيَكْرَهُ الرَّجُلُ مِنْكُمُ الْبَعْثَ فِيهَا فَيَتَخَلَّصُ مِنْ قَوْمِهِ ثُمَّ يَتَصَفَّحُ الْقَبَائِلَ يَعْرِضُ نَفْسَهُ عَلَيْهِمْ يَقُولُ مَنْ أَكْفِيهِ بَعْثَ كَذَا مَنْ أَكْفِيهِ بَعْثَ كَذَا أَلَا وَذَلِكَ الْأَجِيرُ إِلَى آخِرِ قَطْرَةٍ مِنْ دَمِهِ

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: تم پر عنقریب بڑے بڑے شہر فتح کیے جائیں گے اور جمع شدہ لشکر ہوں گے جو تم پر متعین کیے جائیں گے اور ان بڑے لشکروں میں (چھوٹے چھوٹے) دستے ہوں گے۔ (جو تمہارے اپنے اپنے قبائل سے لیے جائیں گے)۔ پس کوئی آدمی تم میں سے اس دستے کے ساتھ (بلاعوض جہاد کے لیے جانا) ناپسند کرے گا تو وہ اپنی قوم سے نکل جائے گا (تاکہ اپنے دستے کے ساتھ جانے سے محفوظ رہے) پھر وہ دیگر قبائل میں تلاش (اور جستجو) کرے گا اور ان میں اپنے آپ کو (جہاد کے لیے) پیش کرے گا اور یہ کہے گا: کون ہے جس کی جانب سے اس لشکر میں شامل ہونے کے لیے میں کافی ہو سکتا ہوں (یعنی اجرت پر میں اس دستے کے ساتھ جانے کے لیے تیار ہوں) (تو آپ ﷺ نے فرمایا) خبردار! آگاہ ہو، ایسا آدمی اپنے خون کا آخری قطرہ بہنے تک اجیر ہی ہو

Marfat.com

گا۔ (یعنی وہ شہید کے رتبے پر فائز نہیں ہو سکے گا)۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي أَخْذِ الْجَعَائِلِ (اجرت لینے کی رخصت کا بیان)

2164۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنِ ابْنِ شُفَيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِلْغَازِي أَجْرُهُ وَلِلْجَاعِلِ أَجْرُهُ وَأَجْرُ الْغَازِي

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: غازی (جہاد کرنے والے) کے لیے اس کا اپنا اجر ہے اور جاعل یعنی (اجرت دینے والے) کے لیے اس کا اپنا اجر (یعنی فی سبیل اللہ مال خرچ کرنے کا اجر) اور غازی کا اجر بھی ہے (کیونکہ غازی کے غزوہ میں شریک ہونے کا سبب یہی بنا ہے)۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ مجاہد کے لیے جہاد کا اجر ہو گا، اجرت دے کر کسی کو جہاد پر بھیجنے والے کے لیے دو اجر ہوں گے اور اجرت لے کر جہاد پر جانے والے کے لیے صرف دنیوی اجرت ہو گی۔ واللہ اعلم بالصواب

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَغْزُو بِأَجْرِ الْخِدْمَةِ

جہاد میں اپنے ساتھ کسی کو خدمت کے لیے اجرت پر لے جانے کا بیان

2165۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَاصِمُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ أَنَّ يَعْلَى ابْنَ مُنْيَةَ قَالَ آذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِالْغَزْوِ وَأَنَا شَيْخٌ كَبِيرٌ لَيْسَ لِي خَادِمٌ فَالْتَمَسْتُ أَجِيرًا يَكْفِينِي وَأُجْرِي لَهُ سَهْمَهُ فَوَجَدْتُ رَجُلًا فَلَمَّا دَنَا الرَّحِيلُ أَتَانِي فَقَالَ مَا أَدْرِي مَا السُّهْمَانِ وَمَا يَبْلُغُ سَهْمِي فَسَمِّ لِي شَيْئًا كَانَ السَّهْمُ أَوْ لَمْ يَكُنْ فَسَمَّيْتُ لَهُ ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ فَلَمَّا حَضَرَتْ غَنِيمَتُهُ أَرَدْتُ أَنْ أُجْرِيَ لَهُ سَهْمَهُ فَذَكَرْتُ الدَّنَانِيرَ فَجِئْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرْتُ لَهُ أَمْرَهُ فَقَالَ مَا أَجِدُ لَهُ فِي غَزْوَتِهِ هَذِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا دَنَانِيرَهُ الَّتِي سَمَّى

عبداللہ بن دیلمی سے روایت ہے کہ حضرت یعلی بن منیہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے جہاد کا اعلان فرمایا اور میں بہت بوڑھا آدمی تھا اور میرے پاس کوئی خادم بھی نہ تھا۔ چنانچہ میں نے کوئی اجیر (مزدور) تلاش کیا جو میری خدمت کے لیے کافی ہو اور میں اس کے لیے اس کا حصہ بطور اجرت دوں گا۔ تو میں نے ایک آدمی کو پالیا۔ پس جب کوچ کا وقت قریب آیا تو وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا: میں نہیں جانتا کتنے حصے ہوں گے اور میرا حصہ کہاں تک پہنچے گا۔ لہٰذا میرے لیے کوئی شے مقرر کر دو۔ چاہے حصہ ہو یا نہ ہو۔ پس میں نے اس کے لیے تین دینار مقرر کر دیے۔ پس جب مال غنیمت ملا تو میں نے اس کا حصہ دینے کا ارادہ کیا تو پھر مجھے دینار یاد آ گئے۔ چنانچہ میں حضور نبی مکرم علیہ السلام کے پاس آیا اور میں نے اس کا معاملہ آپ کے سامنے ذکر کیا۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں اس کے لیے اس غزوہ میں سے دنیا اور آخرت میں سوائے ان دنانیر کے

Marfat.com

جواس کے لیے مقرر ہیں اور کچھ نہیں پاتا (یعنی اس کے لیے سوائے ان تین دیناروں کے اور کوئی اجر و ثواب نہیں ہے)۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَغْزُو وَأَبَوَاهُ كَارِهَانِ

ایسے آدمی کا بیان جو جہاد پر جاتا ہے اور اس کے والدین اس پر راضی نہیں ہوتے

2166۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ جِئْتُ أُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَتَرَكْتُ أَبَوَيَّ يَبْكِيَانِ فَقَالَ ارْجِعْ عَلَيْهِمَا فَأَضْحِكْهُمَا كَمَا أَبْكَيْتَهُمَا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: میں حاضر ہوا ہوں تا کہ ہجرت پر آپ کی بیعت کروں اور میں نے اپنے والدین کو روتے ہوئے چھوڑا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو ان کی طرف لوٹ جا اور تو انہیں اسی طرح ہنسا جیسا کہ تو نے انہیں رلایا ہے۔

2167۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُجَاهِدُ قَالَ أَلَكَ أَبَوَانِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو الْعَبَّاسِ هَذَا الشَّاعِرُ اسْمُهُ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوخَ

ابو العباس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ایک آدمی حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں جہاد کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تیرے والدین (زندہ) ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تو ان کی خدمت میں رہ اور جہاد کر (یعنی ان کی خدمت ہی جہاد کی مثل ہے) ابوداؤد نے کہا ہے: ابو العباس شاعر ہیں اور ان کا نام سائب بن فروخ ہے۔

2168۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ دَرَّاجًا أَبَا السَّمْحِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا هَاجَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ هَلْ لَكَ أَحَدٌ بِالْيَمَنِ قَالَ أَبَوَايَ قَالَ أَذِنَا لَكَ قَالَ لَا قَالَ ارْجِعْ إِلَيْهِمَا فَاسْتَأْذِنْهُمَا فَإِنْ أَذِنَا لَكَ فَجَاهِدْ وَإِلَّا فَبِرَّهُمَا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی یمن سے ہجرت کر کے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پہنچا۔ تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: کیا یمن میں تیرا کوئی ہے (یعنی خاندان کا کوئی فرد موجود ہے)۔ اس نے عرض کی: میرے والدین ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا: کیا انہوں نے تجھے اجازت دی ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو ان کی طرف واپس چلا جا اور ان سے اجازت طلب کر۔ پس اگر وہ تجھے اجازت عطا فرما دیں تو تو جہاد میں شریک ہو ورنہ (ان کی خدمت میں رہ کر) ان سے حسن سلوک سے پیش آ۔

فائدہ: مذکورہ بالا جملہ احادیث والدین کے مقام و مرتبہ اور فضیلت پر روشن دلیل ہیں کہ جہاد اور ہجرت جیسی عبادت بھی ان کی رضامندی اور اجازت کے بغیر عام حالات میں بھی نہیں ہو سکتی، بلکہ ان کی خدمت کے سبب ہی آدمی ان اعمال کے

Marfat.com

اجر وثواب کو پاسکتا ہے۔

بَابٌ فِي النِّسَاءِ يَغْزُونَ (اس کا بیان کہ عورتیں جہاد پر جاسکتی ہیں)

2169۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْزُو بِأُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ لِيَسْقِينَ الْمَاءَ وَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ام سلیم اور انصار کی کچھ عورتوں کو جہاد پر ساتھ لے جاتے تھے تاکہ وہ پانی پلائیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کریں۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ حدیث میں مذکورہ اعمال کی مثل اعمال کرنے کے لیے اور ان جیسی حاجات کو پورا کرنے کے لیے عورتوں کو جہاد میں شریک کرنا درست ہے۔ (بشرطیکہ عورتوں کی عزت وناموس اور ان کا وقار مجروح ہونے کا اندیشہ نہ ہو)۔

بَابٌ فِي الْغَزْوِ مَعَ أَئِمَّةِ الْجَوْرِ (ظالم حکمرانوں کے ساتھ جہاد کرنے کا بیان)

2170۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي نُشْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَلَاثٌ مِنْ أَصْلِ الْإِيمَانِ الْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَلَا نُكَفِّرُهُ[1] بِذَنْبٍ وَلَا نُخْرِجُهُ[2] مِنَ الْإِسْلَامِ بِعَمَلٍ وَالْجِهَادُ مَاضٍ مُنْذُ بَعَثَنِي اللهُ إِلَى أَنْ يُقَاتِلَ آخِرُ أُمَّتِي الدَّجَّالَ لَا يُبْطِلُهُ جَوْرُ جَائِرٍ وَلَا عَدْلُ عَادِلٍ وَالْإِيمَانُ بِالْأَقْدَارِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں اصل ایمان میں سے ہیں۔ ایک اس آدمی سے ہاتھ روک لینا جو کلمہ توحید لا الہ الا اللہ پڑھتا ہو (یعنی نہ اسے قتل کرنا اور نہ ہی اسے کوئی اذیت پہنچانا) اور ہم کسی گناہ کے سبب اسے کافر نہیں کہیں گے اور نہ ہی کسی عمل کے سبب اسے اسلام سے خارج کریں گے، دوسرا جہاد جاری ہے جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا۔ ہے تاوقتیکہ میری امت کا آخری گروہ دجال کو قتل کرے گا۔ اسے کسی ظالم حکمران کا ظلم اور کسی عادل حکمران کا عدل باطل نہیں کر سکتا (یعنی یہ کبھی ختم نہیں ہوگا) اور تیسرا تقدیر پر ایمان لانا (کیونکہ اس کے بغیر کوئی عمل نہ معتبر ہے اور نہ ہی مقبول ہے)۔

2171۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر جہاد واجب ہے ہر امیر کے ساتھ، چاہے وہ نیک ہو یا فاسق وفاجر۔ اور تم پر نماز واجب ہے ہر مسلمان کے پیچھے، چاہے وہ نیک ہو یا فاجر ہو اور اگرچہ وہ گناہ کبیرہ کا

1۔ ایک نسخہ میں ولا تکفرہ ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں ولا تخرجہ ہے۔

Marfat.com

مرتکب ہو (پھر بھی اس کی اقتداء میں نماز درست ہوگی) اور ہر مسلمان پر نماز واجب ہے، چاہے وہ نیک ہو یا فاجر ہو اور اگرچہ وہ کبائر کا مرتکب ہو۔

فائدہ: جماعت کے ساتھ نماز واجب ہے، چاہے امام صالح آدمی ہو یا فاسق و فاجر ہو حالانکہ فقہاء فرماتے ہیں کہ فاسق کی امامت مکروہ ہے۔ تو جواب یہ ہے کہ فقہاء کے کلام کا مفہوم یہ ہے کہ جہاں مقتدی اپنے اختیار سے امام مقرر کریں وہاں تو ہرگز امام فاسق و فاجر نہیں ہونا چاہیے بلکہ ہر اعتبار سے صالح اور نیک ہو۔ جہاں مقتدی با اختیار نہ ہوں مثلاً حاکم وقت یا اس کا نائب فاسق ہو اور خود جماعت کرائے یا مساجد کا نظم ونسق کلی طور پر حکومت کے پاس ہو اور اپنی مرضی سے امام مقرر کرے تو ایسی صورتیں اس حکم سے مستثنیٰ ہوں گی اور آخر میں والصلوة واجبة على كل مسلم میں صلوٰۃ سے مراد نماز جنازہ ہے اور یہ ہر مسلمان پر واجب علی الکفایہ ہے، اگرچہ میت فاسق ہو اور مسلم سے مراد میت ظاہر ہے۔ (بذل المجہود ص 23 ج 12، الدر المنضود ص 324 ج 4)

بَابُ الرَّجُلِ يَتَحَمَّلُ بِمَالِ غَيْرِهِ يَغْزُو (آدمی کے لیے دوسرے کا مال لے کر جہاد کرنے کا بیان)

2172- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَغْزُوَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ إِنَّ مِنْ إِخْوَانِكُمْ قَوْمًا لَيْسَ لَهُمْ مَالٌ وَلَا عَشِيرَةٌ فَلْيَضُمَّ أَحَدُكُمْ إِلَيْهِ الرَّجُلَيْنِ أَوِ الثَّلَاثَةَ فَمَا لِأَحَدِنَا مِنْ ظَهْرٍ يَحْمِلُهُ إِلَّا عُقْبَةٌ كَعُقْبَةِ يَعْنِي أَحَدِهِمْ قَالَ فَضَمَمْتُ إِلَيَّ اثْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً قَالَ مَا لِي إِلَّا عُقْبَةٌ كَعُقْبَةِ أَحَدِهِمْ مِنْ جَمَلِي

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے جہاد پر جانے کا ارادہ فرمایا تو ارشاد فرمایا: اے مہاجرین وانصار کے گروہ! تمہارے بھائیوں میں سے ایسے لوگ ہیں جن کے پاس نہ کوئی مال ہے اور نہ ان کا کوئی خاندان ہے۔ لہٰذا تم میں سے ہر آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنے ساتھ دو یا تین آدمی ملا لے۔ پس ہم میں سے کوئی آدمی بھی اپنی سواری پر سوار نہیں ہوگا مگر باری کے ساتھ یعنی وہ باری باری سوار ہوں گے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے ساتھ دو تین آدمیوں کو ملا لیا اور میں بھی اپنے اونٹ پر ان میں سے ہر ایک کی طرح باری کے ساتھ سوار ہوتا تھا۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام میں اطاعت مصطفیٰ ﷺ کے جذبات کس قدر موجود تھے اور کس حد تک وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے ایثار و قربانی کے جذبات رکھتے تھے کہ خود مشقت برداشت کرتے لیکن اپنے بھائیوں کو سہولت اور آسانی بہم پہنچانے سے ذرا دریغ نہ کرتے تھے۔ یہی دین اسلام کا حقیقی درس اور فیضان ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَغْزُو يَلْتَمِسُ الْأَجْرَ وَالْغَنِيمَةَ

ایسے آدمی کا بیان جو اجر و غنیمت کی طلب میں جہاد کرتا ہے

2173- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي ضَمْرَةُ أَنَّ ابْنَ زُغْبٍ

Marfat.com

الْإِيَادِيُّ حَدَّثَهُ قَالَ نَزَلَ عَلَيَّ عَبْدُ اللهِ بْنُ حَوَالَةَ الْأَزْدِيُّ فَقَالَ لِي بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ لِنَغْنَمَ عَلَى أَقْدَامِنَا فَرَجَعْنَا فَلَمْ نَغْنَمْ شَيْئًا وَعَرَفَ الْجَهْدَ فِي وُجُوهِنَا فَقَامَ فِينَا فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا تَكِلْهُمْ إِلَيَّ فَأَضْعُفَ عَنْهُمْ وَلَا تَكِلْهُمْ إِلَى أَنْفُسِهِمْ فَيَعْجِزُوا عَنْهَا وَلَا تَكِلْهُمْ إِلَى النَّاسِ فَيَسْتَأْثِرُوا عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِي أَوْ قَالَ عَلَى هَامَتِي ثُمَّ قَالَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ إِذَا رَأَيْتَ الْخِلَافَةَ قَدْ نَزَلَتْ أَرْضَ الْمُقَدَّسَةِ فَقَدْ دَنَتِ الزَّلَازِلُ وَالْبَلَابِلُ وَالْأُمُورُ الْعِظَامُ وَالسَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنَ النَّاسِ مِنْ يَدِي هَذِهِ مِنْ رَأْسِكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ عَبْدُ اللهِ بْنُ حَوَالَةَ حِمْصِيٌّ

ابن زغب الایادی نے بیان کیا ہے کہ ایک دن عبداللہ بن حوالہ الازدی رضی اللہ عنہ (مہمان بن کر) آئے۔ انہوں نے مجھے یہ (واقعہ) سنایا کہ (ایک دفعہ) ہمیں رسول اللہ ﷺ نے پیدل جہاد کے لیے بھیجا تاکہ ہم مال غنیمت لے آئیں۔ (یعنی تنگدستی کی کیفیت یہ تھی کہ ہمارے پاس باری کے لیے کوئی جانور نہ تھا) تو ہم لوٹ کر آئے لیکن ہمیں مال غنیمت میں سے کچھ ہاتھ نہ آیا اور آقا کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے چہروں پر مشقت وتھکاوٹ کے آثار پہچان لیے۔ پس آپ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور یہ دعا فرمائی: اے اللہ! انہیں میرے سپرد نہ کر، میں ان کا بوجھ برداشت کرنے سے کمزور ہوں اور انہیں ان کے نفسوں کے حوالے بھی نہ کر کہ یہ ان سے عاجز آ جائیں (یعنی ان کی حاجات پوری نہ کر سکیں) اور انہیں لوگوں کے سپرد بھی نہ کر کہ وہ ان پر اپنے آپ کو ترجیح دیں گے۔ (مراد یہ ہے کہ یا اللہ تو ہی ان کا ولی اور کارساز ہے اور ان کی حاجات وضروریات کو پورا فرمانے والا ہے۔ لہٰذا خود ہی کرم فرما)۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے سر پر رکھا یا میری کھوپڑی پر رکھا۔ (یہ راوی کو شک ہے)۔ پھر فرمایا: اے ابن حوالہ! جب تو دیکھے کہ خلافت ارض مقدس (یعنی سرزمین شام) میں اتر چکی ہے (یہ بنی امیہ کے دور کی طرف اشارہ ہے) تو اس وقت زلزلے، دیگر مصائب، ہموم وغموم اور بڑے بڑے امور قریب ہوں گے اور قیامت اس وقت لوگوں کے اس سے بھی زیادہ قریب ہوگی جیسے میرا ہاتھ تیرے سر کے قریب ہے۔ ابوداؤد نے کہا: عبداللہ بن حوالہ حمص سے تعلق رکھتے ہیں۔ (اس حدیث طیبہ میں حضور نبی کریم ﷺ نے بنی امیہ کے دور میں ہونے والے فتنے اور فساد اور حالات کی سنگینی کے بارے میں اپنے صحابہ کرام کو آگاہ فرمایا اور انہیں قیامت کی علامات میں سے قرار دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ نگاہ نبوت جہاں تک دیکھ سکتی ہے عام انسان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا)۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَشْرِي نَفْسَهُ (ایسے آدمی کا بیان جو اپنے آپ کو (اللہ کیلئے) بیچ ڈالتا ہے)

2174۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَجِبَ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ مِنْ رَجُلٍ غَزَا فِي سَبِيلِ اللهِ فَانْهَزَمَ يَعْنِي أَصْحَابَهُ فَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ فَرَجَعَ حَتَّى أُهْرِيقَ دَمُهُ فَيَقُولُ اللهُ تَعَالَى لِمَلَائِكَتِهِ انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي رَجَعَ رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِي وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِي حَتَّى أُهْرِيقَ دَمُهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے رب عزوجل نے اس آدمی سے اظہار تعجب کیا (یعنی انتہائی پسند کیا) جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا اور اس کے ساتھیوں کو شکست کا سامنا ہوا

Marfat.com

(تو وہ بھاگ پڑے) لیکن اس نے اپنے اوپر جو کچھ لازم تھا اسے جان لیا۔ (مراد حقوق اللہ بھی ہو سکتے ہیں اور میدان جہاد سے بھاگنے کا وبال بھی ہو سکتا ہے)۔ تو وہ واپس لوٹ گیا حتیٰ کہ اس کا خون بہادیا گیا۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو فرماتا ہے: دیکھو میرے بندے کی طرف کہ وہ میرے پاس موجود ثواب آخرت میں رغبت رکھتے ہوئے اور میرے پاس موجود عذاب آخرت سے ڈرتے ہوئے جہاد کی طرف واپس لوٹ آیا یہاں تک کہ اس کا خون بہادیا گیا۔

بَاب فِيمَنْ يُسْلِمُ وَيُقْتَلُ مَكَانَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

ایسے آدمی کے بارے میں جو اسلام لاتا ہے اور اسی جگہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کر دیا جاتا ہے

2175۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ عَمْرَو بْنَ أُقَيْشٍ كَانَ لَهُ رِبًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَكَرِهَ أَنْ يُسْلِمَ حَتَّى يَأْخُذَهُ فَجَاءَ يَوْمُ أُحُدٍ فَقَالَ أَيْنَ بَنُو عَمِّي قَالُوا بِأُحُدٍ قَالَ أَيْنَ فُلَانٌ قَالُوا بِأُحُدٍ قَالَ أَيْنَ فُلَانٌ قَالُوا بِأُحُدٍ فَلَبِسَ لَأْمَتَهُ وَرَكِبَ فَرَسَهُ ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَهُمْ فَلَمَّا رَآهُ الْمُسْلِمُونَ قَالُوا إِلَيْكَ عَنَّا يَا عَمْرُو قَالَ إِنِّي قَدْ آمَنْتُ فَقَاتَلَ حَتَّى جُرِحَ فَحُمِلَ إِلَى أَهْلِهِ جَرِيحًا فَجَاءَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ لِأُخْتِهِ سَلِيهِ حَمِيَّةً لِقَوْمِكَ أَوْ غَضَبًا لَهُمْ أَمْ غَضَبًا لِلَّهِ فَقَالَ بَلْ غَضَبًا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ فَمَاتَ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَا صَلَّى لِلَّهِ صَلَاةً

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمرو بن اقیش کا زمانہ جاہلیت میں سود تھا تو اس نے اسلام لانا پسند نہ کیا۔ یہاں تک کہ وہ اپنا سود ان سے وصول کر لے (کیونکہ اسلام میں تو سود حرام ہے، اسے لینے کی اجازت نہیں) اتنے میں غزوۂ احد کے دن آئے۔ تو اس نے (لوگوں سے) پوچھا: میرے چچا کے بیٹے کہاں ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ احد میں (جنگ کے لیے چلے گئے ہیں)۔ پوچھا: فلاں کہاں ہے؟ لوگوں نے بتایا: وہ بھی احد گیا ہے۔ پھر پوچھا: فلاں کہاں ہے؟ تو لوگوں نے کہا: وہ بھی احد گیا ہے۔ پس اس نے بھی اپنی زرہ پہنی (ہتھیار لگائے) اور اپنے گھوڑے پر سوار ہوا۔ پھر ان کی طرف چلا گیا۔ جب مسلمانوں نے اسے (اپنی طرف آتے) دیکھا تو کہا: اے عمرو! ہم سے دور چلا جا (کفار کا لشکر اس جانب ہے)۔ اس نے کہا: بلاشبہ میں ایمان لے آیا ہوں، پس وہ جنگ میں شریک ہو گیا۔ یہاں تک کہ زخمی ہو گیا اور اسے زخمی حالت میں اٹھا کر اہل خانہ کے پاس لایا گیا۔ تو وہاں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ (ان کی عیادت کے لیے) آئے اور ان کی بہن سے کہا: ان سے پوچھو کہ اپنی قومی غیرت یا قوم کے غضب کے سبب لڑا ہے یا اللہ تعالیٰ کے لیے (کفار) پر غصہ کی وجہ سے جنگ کی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: نہیں، بلکہ خالصتاً اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کی خاطر (کفار) پر غصہ کرتے ہوئے۔ پھر وہ وفات پا گئے اور جنت میں داخل ہو گئے حالانکہ اللہ تعالیٰ کے لیے ایک نماز بھی نہ پڑھی تھی۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ بِسِلَاحِهِ (ایسے آدمی کا بیان جو اپنے ہی ہتھیار سے مرجاتا ہے)

2176۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ أَحْمَدُ كَذَا قَالَ هُوَ يَعْنِي ابْنَ وَهْبٍ وَعَنْبَسَةُ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ جَمِيعًا

Marfat.com

عَنْ يُونُسَ 1، قَالَ أَحْمَدُ وَالصَّوَابُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ قَاتَلَ أَخِي قِتَالًا شَدِيدًا فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي ذَلِكَ وَشَكُّوا فِيهِ رَجُلٌ مَاتَ بِسِلَاحِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ ابْنًا لِسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ بِمِثْلِ ذَلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَذَبُوا مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ

احمد نے بیان کیا ہے کہ درست نام یہ ہے کہ عبدالرحمن بن عبداللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع نے کہا: جب غزوۂ خیبر کا دن تھا تو میرے بھائی نے انتہائی شدید جنگ لڑی اور پھر اپنی تلوار ہی ان پر لوٹ آئی اور انہیں قتل کر دیا۔ تو رسول اللہ ﷺ کے اصحاب اس کے بارے میں شک کرنے لگے اور کہنے لگے: یہ ایک آدمی ہے جو اپنے ہی ہتھیار کے ساتھ مر گیا ہے۔ تو (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ جہاد کرتے ہوئے اور مجاہد ہونے کی صورت میں فوت ہوا ہے۔ ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ پھر میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے مجھے اپنے باپ کے واسطہ سے اسی طرح حدیث بیان کی۔ مگر اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (لوگوں نے) جھوٹ بولا ہے۔ وہ جہاد کرتے ہوئے اور مجاہد ہونے کی حالت میں مرا ہے۔ پس اس کے لیے تو دوگنا اجر ہے۔

2177۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَغَرْنَا عَلَى حَيٍّ مِنْ جُهَيْنَةَ فَطَلَبَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَجُلًا مِنْهُمْ فَضَرَبَهُ فَأَخْطَأَهُ وَأَصَابَ نَفْسَهُ بِالسَّيْفِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَخُوكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ فَابْتَدَرَهُ النَّاسُ فَوَجَدُوهُ قَدْ مَاتَ فَلَفَّهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِثِيَابِهِ وَدِمَائِهِ وَصَلَّى عَلَيْهِ وَدَفَنَهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَشَهِيدٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ وَأَنَا لَهُ شَهِيدٌ

ولید نے معاویہ بن ابی سلام عن ابیہ عن جدہ ابی سلام کی سند سے حضور نبی مکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کسی آدمی سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا ہے کہ ہم نے جہینہ میں سے ایک قبیلے پر حملہ کیا۔ پس مسلمانوں میں سے ایک آدمی نے ان میں سے ایک آدمی کو تلاش کیا اس پر تلوار کا وار کیا لیکن وہ خطا گیا اور وہی تلوار اس کے اپنے آپ پر آ لگی۔ اس کا کیا حکم ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! وہ تمہارا بھائی ہے۔ پس لوگ تیزی سے دوڑ کر اس کی طرف گئے اور اسے پالیا درآنحالیکہ وہ مر چکا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اسے اس کے کپڑوں اور اس کے خون کے ساتھ لپیٹا اور اس پر نماز جنازہ پڑھی اور اسے دفن کر دیا۔ تو صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا وہ شہید ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں (وہ شہید ہے) اور میں بھی اس کے لیے شہید ہوں (یعنی اس کے شہید ہونے کی شہادت دوں گا)۔

بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ اللِّقَاءِ (جنگ کے وقت دعا مانگنے کا بیان)

2178۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ

1۔ ایک نسخہ میں جمیعاً عن یونس نہیں ہے۔

Marfat.com

بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ أَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِينَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ مُوسَى وَحَدَّثَنِي رِزْقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَوَقْتُ الْمَطَرِ

حضرت سہل بن سعد نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو دعائیں ہیں جو رد نہیں کی جاتیں یا بہت کم رد کی جاتیں ہیں۔ ایک اذان کے بعد کی دعا اور دوسری جنگ کے وقت کی دعا جب کہ ان میں سے بعض بعض کو قتل کر رہے ہوں۔ موسیٰ نے کہا: رزق بن سعید بن عبدالرحمن نے عن ابی حازم عن سہل بن سعد کی سند سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: نیز بارش کے وقت کی دعا (یعنی یہ وہ اوقات ہیں جن میں جو دعا مانگی جائے بشرطیکہ شرعاً درست ہو تو وہ قبول ہو جاتی ہے)۔

بَابٌ فِيمَنْ سَأَلَ اللهَ تَعَالَى الشَّهَادَةَ (اللہ تعالیٰ سے شہادت کی دعا مانگنے والے کا بیان)

2179۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو مَرْوَانَ وَابْنُ الْمُصَفَّى قَالَا حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ يَرُدُّ إِلَى مَكْحُولٍ إِلَى مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ سَأَلَ اللهَ الْقَتْلَ مِنْ نَفْسِهِ صَادِقًا ثُمَّ مَاتَ أَوْ قُتِلَ فَإِنَّ لَهُ أَجْرَ شَهِيدٍ زَادَ ابْنُ الْمُصَفَّى مِنْ هُنَا وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فَإِنَّهَا تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا لَوْنُ الزَّعْفَرَانِ وَرِيحُهَا رِيحُ الْمِسْكِ وَمَنْ خَرَجَ بِهِ خُرَاجٌ فِي سَبِيلِ اللهِ فَإِنَّ عَلَيْهِ طَابَعَ الشُّهَدَاءِ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں فواق ناقہ کی مقدار بھی جہاد کیا تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔ (فواق ناقہ سے مراد اتنا قلیل وقت ہے جو اونٹنی کا دودھ دو بار دوہنے کے درمیان ہوتا ہے یعنی ایک بار دودھ دوھ کر پھر اس کے بچے کو چھوڑتے ہیں اور جب دودھ اتر آتا ہے تو پھر دوہتے ہیں) اور جس نے خلوص نیت کے ساتھ اپنے بارے میں شہادت کی التجا کی پھر وہ فوت ہو گیا یا قتل کر دیا گیا تو اس کے لیے شہید کا اجر ہوگا۔ ابن مصفّٰی نے یہاں یہ اضافہ ذکر کیا ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شدید زخمی کر دیا گیا یا اسے پتھر یا کانٹا وغیرہ لگنے کے سبب کوئی زخم یا مصیبت پہنچی تو وہ قیامت کے دن اپنی اس کیفیت اور ہیئت کے ساتھ ظاہر ہوگا جس طرح وہ (دنیا میں) تھا۔ اس کا رنگ زعفران کے رنگ کی مثل ہوگا اور اس کی بو مشک کی بو کی مثل ہوگی اور جس کسی کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں پھوڑہ وغیرہ نکل آیا تو اس پر بھی شہداء کی مہر ہوگی۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ جَزِّ نَوَاصِي الْخَيْلِ وَأَذْنَابِهَا

اس کا بیان کہ گھوڑے کی پیشانی اور دم کے بال کاٹنا مکروہ ہے

2180۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ حُمَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا خُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ جَمِيعًا عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ نَصْرٍ الْكِنَانِيِّ عَنْ رَجُلٍ وَقَالَ أَبُو تَوْبَةَ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ شَيْخٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ السُّلَمِيِّ

Marfat.com

وَهٰذَا لَفْظُهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَقُصُّوا نَوَاصِيَ الْخَيْلِ وَلَا مَعَارِفَهَا وَلَا أَذْنَابَهَا فَإِنَّ أَذْنَابَهَا مَذَابُّهَا وَمَعَارِفَهَا دِفَاؤُهَا وَنَوَاصِيَهَا مَعْقُودٌ فِيهَا الْخَيْرُ

عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور یہ انہی کے الفاظ ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ تم گھوڑوں کی پیشانیوں کے بال نہ کاٹو، نہ ان کی گردنوں کے بال اور نہ ہی ان کی دموں کے بال کاٹو۔ کیونکہ ان کی دمیں ان کے پنکھے ہیں (جن سے وہ مکھیوں اور انہیں جیسے دیگر کیڑے مکوڑوں کو اڑاتے ہیں) اور ان کی گردن کے بال انہیں حرارت اور گرمائش پہنچاتے ہیں اور ان کی پیشانیوں میں تو خیر اور بھلائی رکھ دی گئی ہے۔

بَابٌ فِيمَا يُسْتَحَبُّ مِنْ أَلْوَانِ الْخَيْلِ (گھوڑوں کے رنگوں میں سے پسندیدہ کا بیان)

2181۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ الطَّالْقَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ شَبِيبٍ عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِكُلِّ كُمَيْتٍ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ أَوْ أَشْقَرَ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ أَوْ أَدْهَمَ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ حَدَّثَنَا عَقِيلُ بْنُ شَبِيبٍ عَنْ أَبِي وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِكُلِّ أَشْقَرَ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ أَوْ كُمَيْتٍ أَغَرَّ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ مُهَاجِرٍ وَسَأَلْتُهُ لِمَ فُضِّلَ الْأَشْقَرُ قَالَ لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ سَرِيَّةً فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ جَاءَ بِالْفَتْحِ صَاحِبُ أَشْقَرَ

عقیل بن شبیب نے ابو وہب جشمی سے روایت کیا ہے۔ انہیں شرف صحابیت حاصل تھا۔ انہوں نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم پر لازم ہے کہ تم کمیت (سیاہی مائل سرخ رنگ کا پنج کلیان) جس کی پیشانی اور چاروں پاؤں سفید ہوں گھوڑا رکھو، یا خالص سرخ رنگ کا پنج کلیان یا خالص سیاہ رنگ کا پنج کلیان گھوڑا رکھو۔

محمد بن عوف طائی، ابو المغیرہ، محمد بن مہاجر اور عقیل بن شبیب نے ابو وہب سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر لازم ہے کہ تم پنج کلیان سرخ رنگ کا گھوڑا یا سیاہی مائل سرخ رنگ کا پنج کلیان گھوڑا رکھو۔ آگے اسی طرح حدیث بیان کی۔ محمد ابن مہاجر نے بیان کیا ہے کہ میں نے ان سے پوچھا: سرخ رنگ کے گھوڑے کو کیوں فضیلت دی گئی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اس لیے کہ حضور ﷺ نے ایک سریہ بھیجا اور جو سب سے پہلے فتح کی خوشخبری لے کر آیا وہ سرخ رنگ کے گھوڑے پر سوار تھا۔

2182۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ عِيسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُمْنُ الْخَيْلِ فِي شُقْرِهَا

عیسیٰ بن علی نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑے کی برکت اس کے سرخ رنگ میں ہے۔

Marfat.com

بَاب هَلْ تُسَمَّى الْأُنْثَى مِنَ الْخَيْلِ فَرَسًا

اس کا بیان کہ کیا گھوڑے کی مادہ کو فرس کا نام دیا جا سکتا ہے؟

2183۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يُسَمِّي الْأُنْثَى مِنَ الْخَيْلِ فَرَسًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑوں میں سے مادہ کو فرس (گھوڑے) کا نام دیتے تھے۔

بَاب مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخَيْلِ (اس کا بیان کہ کون سے گھوڑے ناپسند کیے جاتے ہیں)

2184۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلْمٍ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَكْرَهُ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ وَالشِّكَالُ يَكُونُ الْفَرَسُ فِي رِجْلِهِ الْيُمْنَى بَيَاضٌ وَفِي يَدِهِ الْيُسْرَى بَيَاضٌ (1) أَوْ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى وَفِي رِجْلِهِ الْيُسْرَى قَالَ أَبُو دَاوُد أَيْ مُخَالِفٌ (2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ شکال گھوڑا ناپسند کرتے تھے اور شکال وہ گھوڑا ہوتا ہے جس کا دایاں پاؤں اور بایاں ہاتھ یا دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں سفید ہوں۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ مراد مخالف سمت سے ہیں۔

فائدہ: شکال کی ایک تفسیر تو حدیث میں بیان کر دی گئی ہے اور علاوہ ازیں اس کے دو مفہوم اور ہیں کہ کسی گھوڑے کے تین پاؤں سفید ہوں اور ایک پاؤں بدن کے رنگ کا ہو۔ یا پھر اس کے برعکس یعنی ایک پاؤں سفید ہو اور تین کا رنگ دوسرے رنگ کی مثل ہو۔

بَاب مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ الْقِيَامِ عَلَى الدَّوَابِّ وَالْبَهَائِمِ

گھوڑوں اور جانوروں کی خدمت اور خبر گیری کے احکام کا بیان

2185۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ يَعْنِي ابْنَ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ عَنْ سَهْلِ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم بِبَعِيرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهِ فَقَالَ اتَّقُوا اللَّهَ فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوهَا صَالِحَةً وَكُلُوهَا صَالِحَةً

ابوکبشہ سلولی نے سہل ابن حنظلیہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دفعہ ایک اونٹ کے پاس سے گزرے (دیکھا شدت بھوک کی وجہ سے) اس کی پیٹھ اس کے پیٹ سے لگی ہوئی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ پس تم ان پر اچھی طرح سواری کرو اور انہیں اچھی خوراک کھلاؤ۔

1۔ نسخہ میں بیاض نہیں ہے۔　2۔ قال ابوداؤد ای مخالف کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

Marfat.com

2186۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم خَلْفَهُ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَسَرَّ إِلَيَّ حَدِيثًا لَا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ وَكَانَ أَحَبُّ مَا اسْتَتَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم لِحَاجَتِهِ هَدَفًا أَوْ حَائِشَ نَخْلٍ قَالَ فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا جَمَلٌ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَمَسَحَ ذِفْرَاهُ فَسَكَتَ فَقَالَ مَنْ رَبُّ هَذَا الْجَمَلِ لِمَنْ هَذَا الْجَمَلُ فَجَاءَ فَتًى مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَفَلَا تَتَّقِي اللَّهَ فِي هَذِهِ الْبَهِيمَةِ الَّتِي مَلَّكَكَ اللَّهُ إِيَّاهَا فَإِنَّهُ شَكَا إِلَيَّ أَنَّكَ تُجِيعُهُ وَتُدْئِبُهُ

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا: ایک دن رسول اللہ علیہ السلام نے مجھے اپنے پیچھے سواری پر بٹھایا اور پھر آپ علیہ السلام نے مجھ سے ایسی گفتگو فرمائی کہ میں اس کے بارے میں لوگوں میں سے کسی کو نہ بتاؤں گا۔ اور رسول اللہ علیہ السلام کو قضائے حاجت کے لیے ایسی جگہ پسند تھی جو آپ علیہ السلام کے لیے پردہ بن جائے (چاہے) وہ کوئی بلند جگہ (یعنی عمارت، کھنڈر یا ریت کا ٹیلہ وغیرہ ہو) یا درختوں کے جھنڈ ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ علیہ السلام انصار میں سے ایک آدمی کے باغ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک اونٹ تھا۔ پس جونہی اس نے حضور نبی کریم علیہ السلام کو دیکھا تو رونے لگا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔ تو حضور نبی کریم علیہ السلام اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس کے سر سے گردن کی طرف ہاتھ پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا۔ پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس اونٹ کا مالک کون ہے، یہ اونٹ کس کا ہے؟ تو انصار میں سے ایک نوجوان حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! علیہ السلام یہ میرا ہے۔ تو پھر آپ نے فرمایا: کیا تو اللہ تعالیٰ سے اس جانور کے بارے میں نہیں ڈرتا جس کا مالک تجھے اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے؟ یہ میرے پاس شکایت کر رہا ہے کہ تو اسے بھوکا رکھتا ہے اور اس سے مشقت زیادہ لیتا ہے (اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ علیہ السلام جانوروں کی بھی دادرسی فرمایا کرتے تھے تو پھر انسانوں کی جانب آپ کی نظر کرم کا عالم کیا ہوگا، دوسرا کون ہے جو اس مقام رفیع پر فائز ہو؟)

2187۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَنِي فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ فَأَمْسَكَهُ بِفِيهِ حَتَّى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا فَقَالَ فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: اس دوران کہ ایک آدمی راستے میں چل رہا تھا تو اس پر پیاس کا غلبہ ہو گیا (سخت پیاس لگ گئی)۔ پس اس نے ایک کنواں پایا، وہ اس میں اترا اور اس نے پانی پیا۔ پھر باہر نکلا تو اچانک ایک کتے کو ہانپتے ہوئے دیکھا کہ وہ پیاس کی وجہ سے مٹی کھا رہا ہے۔ تو اس آدمی نے اپنے (دل میں) کہا: اس کتے کو اسی طرح پیاس لگی ہوئی ہے جس طرح مجھے لگی ہوئی تھی۔ چنانچہ وہ کنوئیں میں اترا اور اپنا موزہ پانی سے بھر لیا اور

Marfat.com

اسے اپنے منہ کے ساتھ پکڑ لیا یہاں تک وہ اوپر چڑھ آیا اور کتے کو پانی پلایا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو انتہائی پسند فرمایا (اس پر اظہار مسرت کیا) اور اس کی مغفرت فرمادی۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہمارے لیے ان چوپاؤں میں بھی اجر ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر تر جگر رکھنے والی شئے میں اجر ہے (یعنی جو کوئی کسی جاندار کی خدمت کرتا ہے وہ اجر سے محروم نہیں رہتا۔ تو اگر کتے سے حسن سلوک کرنے والا محروم نہیں رہا تو پھر انسان جو تمام مخلوقات میں سے اشرف ہے اس سے حسن سلوک کرنے والا کہاں محروم رہ سکتا ہے۔ رب کریم باہمی حسن سلوک اور ایک دوسرے کی تکلیف میں اس کا سہارا بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین)

بَابٌ فِي نُزُولِ الْمَنَازِلِ (منازل میں اترنے کا بیان)

2188۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمْزَةَ الضَّبِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا إِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نُسَبِّحُ حَتَّى تُحَلَّ[1] الرِّحَالُ

حمزہ الضبی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے بیان فرمایا: ہم جب کسی منزل میں اترتے تھے تو ہم کوئی (نفلی) نماز نہ پڑھتے تھے یہاں تک کہ (اونٹوں سے) کجاوے اتار لیے جاتے (یعنی پہلے ان کا بوجھ ہلکا کرتے پھر عبادت وغیرہ میں مشغول ہوتے تھے)۔

بَابٌ فِي تَقْلِيدِ الْخَيْلِ بِالْأَوْتَارِ (گھوڑے کو تانت کا قلادہ پہنانے کا بیان)

2189۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ أَبَا بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم رَسُولًا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ لَا يَبْقَيَنَّ[2] فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ وَلَا قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ قَالَ مَالِكٌ أُرَى أَنَّ ذَلِكَ مِنْ أَجْلِ الْعَيْنِ

عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ حضرت ابو بشر انصاری رضی اللہ عنہ نے اسے بتایا کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قاصد بھیجا۔ حضرت عبداللہ بن ابی بکر نے کہا ہے: میرا خیال یہ ہے کہ انہوں نے کہا اور لوگ اپنی رات گزارنے کی جگہ میں تھے۔ (اس قاصد نے جا کر کہا) کسی اونٹ کے گلے میں نہ تانت کا قلادہ باقی رہے اور نہ ہی کوئی اور قلادہ مگر یہ کہ وہ کاٹ دیا جائے (یعنی جو کوئی کسی اونٹ کے گلے میں ہے اسے کاٹ دیا جائے)۔ مالک نے کہا ہے کہ میرا خیال ہے کہ لوگ (اس طرح کے قلادے) نظر بد (سے بچنے) کے لیے پہناتے تھے۔

1۔ ایک نسخہ میں تُحِلَّ ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں لَا تُبْقَيَنَّ ہے۔

Marfat.com

بَابُ إِكْرَامِ الْخَيْلِ وَارْتِبَاطِهَا وَالْمَسْحِ عَلَى أَكْفَالِهَا

گھوڑوں کی تکریم، انہیں باندھنے اور ان کی سرینوں پر ہاتھ پھیرنے کا بیان

2190۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدِ الطَّالَقَانِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ شَبِيبٍ عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ارْتَبِطُوا الْخَيْلَ وَامْسَحُوا بِنَوَاصِيهَا وَأَعْجَازِهَا أَوْ قَالَ أَكْفَالِهَا وَقَلِّدُوهَا وَلَا تُقَلِّدُوهَا الْأَوْتَارَ

ابو وہب الجشمی سے روایت ہے اور انہیں شرف صحبت بھی حاصل تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑے باندھ کر رکھو (یعنی ان کی خوب خدمت کرو) اور ان کی پیشانیوں اور ان کی سرینوں پر ہاتھ پھیرو (یہ راوی کو شک ہے کہ الفاظ اعجازها ہیں یا اکفالها) اور انہیں قلادے پہناؤ اور انہیں تانت کے قلادے نہ پہناؤ۔

بَابٌ فِي تَعْلِيقِ الْأَجْرَاسِ (گھنٹیاں لٹکانے کا بیان)

2191۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي الْجَرَّاحِ مَوْلَى أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رِفْقَةً فِيهَا جَرَسٌ

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ملائکہ ایسے لوگوں کے ہمسفر نہیں ہوتے جن میں گھنٹیاں ہوں (یعنی جن کی سواریوں کے گلے میں گھنٹیاں بندھی ہوئی ہوں۔ اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ گھنٹیوں کی آواز سے دشمن لشکر کی آمد سے آگاہ ہو جاتا تھا۔ جب کہ آقائے دو جہاں ﷺ یہ چاہتے تھے کہ دشمن کو کانوں کان خبر بھی نہ ہو کہ ان پر حملہ کر دیا جائے۔ اس لیے آپ نے گھنٹیاں باندھنے کی ممانعت فرما دی)۔

2192۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رِفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ أَوْ جَرَسٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ملائکہ ان لوگوں کی رفاقت میں نہیں چلا کرتے جن کے پاس کتے ہوں یا ان کی سواریوں کے گلوں میں گھنٹیاں ہوں۔

2193۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي الْجَرَسِ مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: گھنٹی شیطان کا باجہ ہے۔ (گھنٹی کی آواز کو شیطان کا باجہ قرار دیا گیا ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ گھنٹی باندھنے سے ممانعت کی ایک وجہ اس کی ناپسندیدہ آواز ہے)۔

بَابٌ فِي رُكُوبِ الْجَلَّالَةِ (گندگی کھانے والے جانور پر سوار ہونے کا بیان)

2194۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نُهِيَ عَنْ رُكُوبِ الْجَلَّالَةِ

Marfat.com

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ گندگی کھانے والے جانور پر سوار ہونے سے منع کیا گیا ہے۔ (جلالۃ اس جانور کو کہتے ہیں جو نجاست اور پلیدی کھائے اور اس کو جالۃ بھی کہتے ہیں)

2195۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ أَبِي قَيْسٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْجَلَّالَةِ فِي الْإِبِلِ أَنْ يُرْكَبَ عَلَيْهَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹوں میں سے نجاست کھانے والوں پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يُسَمِّي دَابَّتَهُ (ایسے آدمی کے بارے میں جو اپنے جانور کا نام رکھتا ہے)

2196۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى حِمَارٍ يُقَالُ لَهُ عُفَيْرٌ

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے ایک گدھے پر سوار ہوا، اس کو عفیر کہا جاتا تھا۔ (معلوم ہوا کہ اپنے جانوروں کے نام رکھنا درست ہے)۔

بَاب فِي النِّدَاءِ عِنْدَ النَّفِيرِ يَا خَيْلَ اللَّهِ ارْكَبِي

جہاد کے لیے کوچ کرتے وقت ندا دینا: اے اللہ کے لشکر! سوار ہو، یعنی لشکر کو خیل اللہ پکارنے کا بیان

2197۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمَّى خَيْلَنَا خَيْلَ اللَّهِ إِذَا فَزِعْنَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنَا إِذَا فَزِعْنَا بِالْجَمَاعَةِ وَالصَّبْرِ وَالسَّكِينَةِ وَإِذَا قَاتَلْنَا

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: امابعد! حضور نبی کریم ﷺ نے ہمارے لشکر کا نام خیل اللہ (اللہ کا لشکر) رکھا جب ہم گھبرا گئے۔ جب ہم گھبرا جاتے تو رسول اللہ ﷺ ہمیں اکٹھا رہنے (متحد رہنے) صبر اختیار کرنے اور سکون سے رہنے کا حکم ارشاد فرماتے تھے اور جب ہم قتال کرتے تھے (تو بھی یہی تلقین کرتے تھے، کیونکہ اسی میں بندۂ مومن کا وقار اور اس کی کامیابی کا راز مضمر ہے)۔

بَاب النَّهْيِ عَنْ لَعْنِ الْبَهِيمَةِ (جانور کو لعن طعن کرنے سے نہی کا بیان)

2198۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي سَفَرٍ فَسَمِعَ لَعْنَةً فَقَالَ مَا هَذِهِ قَالُوا هَذِهِ فُلَانَةُ لَعَنَتْ رَاحِلَتَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ضَعُوا

Marfat.com

عَنْهَا فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ فَوَضَعُوا عَنْهَا قَالَ عِمْرَانُ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهَا نَاقَةٌ وَرْقَاءُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ سفر میں تھے تو آپ نے لعنت (یعنی جانور کو گالی گلوچ دینا) کرنے کی آواز سنی۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی: یہ فلاں عورت ہے۔ اس نے اپنی سواری کو لعنت کی ہے۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے اس سواری سے نیچے اتار دو کیونکہ وہ اب ملعونہ ہو چکی ہے۔ چنانچہ صحابہ کرام نے اسے اس سواری سے نیچے اتار دیا۔ حضرت عمران نے کہا ہے: گویا کہ میں اس کی سواری کی طرف دیکھ رہا ہوں وہ مٹیالے رنگ کی اونٹنی ہے۔

بَاب فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ (جانوروں کو باہم لڑانے کا بیان)

2199۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ قُطْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ سِيَاهٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي يَحْيَى الْقَتَّاتِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کو باہم لڑانے سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ: چاہے کتے ہوں یا مرغ یا کوئی اور جانوران کو آپس میں لڑانا ممنوع ہے کیونکہ ایک تو اس عمل کا شمار لہو ولعب میں ہوتا ہے، دوسرا جانور کو بلا وجہ اذیت میں مبتلا کرنا اور ان کا خون بہانا ہوتا ہے اور تیسرا یہ کہ اگر یہی عمل دوطرفہ شرط باندھ کر کیا جائے تو پھر یہ قمار یعنی جوا ہے۔ یہ جملہ امور ممنوع ہیں، اس لیے ایسے جانوروں کی لڑائی بھی ممنوع ہے۔

بَاب فِي وَسْمِ الدَّوَابِّ (چوپاؤں کو نشان لگانے (داغ دینے) کا بیان)

2200۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِأَخٍ لِي حِينَ وُلِدَ لِيُحَنِّكَهُ فَإِذَا هُوَ فِي مِرْبَدٍ يَسِمُ غَنَمًا أَحْسَبُهُ قَالَ فِي آذَانِهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس اپنے بھائی کو لے کر آیا تا کہ آپ ﷺ اسے گھٹی ڈال دیں۔ اس وقت آپ ﷺ بکریوں کے باڑے میں تھے اور بکریوں کو نشان لگا رہے تھے۔ شعبہ کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے ہشام نے یہ کہا کہ آپ ﷺ بکریوں کے کانوں پر نشان لگا رہے تھے۔

بَاب النَّهْيِ عَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ وَالضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ

چہرے پر نشان لگانے اور چہرے پر مارنے سے نہی کا بیان

2201۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مُرَّ عَلَيْهِ بِحِمَارٍ قَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ أَمَا بَلَغَكُمْ أَنِّي قَدْ لَعَنْتُ مَنْ وَسَمَ الْبَهِيمَةَ فِي وَجْهِهَا أَوْ ضَرَبَهَا فِي وَجْهِهَا فَنَهَى عَنْ ذَلِكَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس سے گدھے کا گزر ہوا درآنحالیکہ اس کے چہرے پر نشان لگایا گیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم تک یہ بات نہیں پہنچی کہ میں نے اس آدمی پر لعنت کی ہے جس نے

Marfat.com

جانور کے چہرے پر نشان لگایا یا اس کے چہرے پر ضرب لگائی۔ پس آپ علیہ السلام نے اس سے منع فرمادیا۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ الْحُمُرِ تُنْزَى عَلَى الْخَيْلِ

اس کا بیان کہ گھوڑوں کو گدھوں سے جفتی کرانا مکروہ ہے

2202۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ ابْنِ زُرَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ بَغْلَةٌ فَرَكِبَهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَوْ حَمَلْنَا الْحَمِيرَ عَلَى الْخَيْلِ فَكَانَتْ لَنَا مِثْلُ هَذِهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام کو ایک خچر ہدیۃً پیش کی گئی اور آپ علیہ السلام اس پر سوار بھی ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اگر ہم بھی گھوڑیوں پر گدھوں کو ڈال دیں تو اس خچر کی مثل ہمارے پاس بھی ہو سکتے ہیں۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: ایسا وہ لوگ کرتے ہیں جو علم نہیں رکھتے۔

فائدہ: جمہور اور ائمہ اربعہ کا مذہب یہ ہے کہ گدھوں کو گھوڑیوں پر ڈالنا جائز ہے۔ البتہ بعض فقہاء کے نزدیک مکروہ ہے۔ اس حدیث میں مقصود اس عمل کی کثرت کو روکنا ہے اور گھوڑوں کی طرف زیادہ توجہ دلانا ہے اور ساتھ ہی گھوڑوں کی برتری اور فضیلت کا بیان ہے کہ گھوڑے کے ذریعہ جہاد کیا جاتا ہے، اس کا مال غنیمت میں حصہ ہوتا ہے۔ نیز اس کا گوشت بھی حلال ہے جب کہ خچر میں ان میں سے کوئی وصف بھی نہیں پایا جاتا۔ واللہ اعلم بالصواب

بَابٌ فِي رُكُوبِ ثَلَاثَةٍ عَلَى دَابَّةٍ (تین آدمیوں کا ایک جانور پر سوار ہونے کا بیان)

2203۔ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ مُوَرِّقٍ يَعْنِي الْعِجْلِيَّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اسْتُقْبِلَ بِنَا فَأَيُّنَا اسْتُقْبِلَ أَوَّلًا جَعَلَهُ أَمَامَهُ فَاسْتُقْبِلَ بِي فَحَمَلَنِي أَمَامَهُ ثُمَّ اسْتُقْبِلَ بِحَسَنٍ أَوْ حُسَيْنٍ فَجَعَلَهُ خَلْفَهُ فَدَخَلْنَا الْمَدِينَةَ وَإِنَّا لَكَذَلِكَ

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم علیہ السلام جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو ہم (بچوں) کو بھی استقبال کے لیے لایا جاتا اور ہم میں سے جو آگے آ جاتا (اور پہلے آپ علیہ السلام سے ملاقات کرتا) تو آپ علیہ السلام اسے اپنے آگے سواری پر بٹھا لیتے۔ چنانچہ ایک بار مجھے آگے لایا گیا تو آپ نے مجھے اٹھا کر اپنے آگے بٹھالیا۔ پھر حسنین کریمین میں سے ایک کو آگے لایا گیا تو آپ علیہ السلام نے انہیں اپنے پیچھے بٹھالیا اور ہم اسی کیفیت پر مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے۔

فائدہ: اس حدیث سے جہاں یہ ثابت ہو رہا ہے کہ ایک سواری پر تین کا سوار ہونا جائز ہے بشرطیکہ سواری اس کی متحمل ہو تو ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ آپ علیہ السلام بچوں کے ساتھ از حد پیار اور شفقت فرماتے تھے اور ان کی دلجوئی کی خاطر اپنے آگے پیچھے سواری پر بھی بٹھالیتے تھے۔

Marfat.com

بَابٌ فِي الْوُقُوفِ عَلَى الدَّابَّةِ (جانور پر ٹھہرے رہنے کا بیان)

2204- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِيَّاكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا ظُهُورَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ فَإِنَّ اللهَ إِنَّمَا سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُبَلِّغَكُمْ إِلَى بَلَدٍ لَمْ تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ وَجَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فَعَلَيْهَا فَاقْضُوا حَاجَتَكُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے جانوروں کی پشتوں کو منبر بنانے سے بچو (یعنی ان کی پیٹھ پر بیٹھ کر اور انہیں کھڑا کر کے ایسے کام میں نہ لگ جاؤ جو جانور کی مشقت واذیت میں اضافہ کا سبب ہو) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارے لیے مسخر کیا ہے تاکہ یہ تمہیں اس شہر تک پہنچادیں جہاں تم اپنے آپ کو مشقت میں ڈالے بغیر نہیں پہنچ سکتے اور اسی نے تمہارے لیے زمین بنائی ہے۔ پس اس پر تم اپنی حاجات پوری کرو (یعنی باہمی مشاورت اور دیگر کام زمین پر بیٹھ کر کیا کرو نہ کہ کسی جانور کی پیٹھ پر کیونکہ اس طرح اس پر اضافی بوجھ پڑ جائے گا جو اس کے لیے باعث مشقت ہوگا)۔

بَابٌ فِي الْجَنَائِبِ (کوتل اونٹوں کا بیان)

2205- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَكُونُ إِبِلٌ لِلشَّيَاطِينِ وَبُيُوتٌ لِلشَّيَاطِينِ فَأَمَّا إِبِلُ الشَّيَاطِينِ فَقَدْ رَأَيْتُهَا يَخْرُجُ أَحَدُكُمْ بِجُنَيْبَاتٍ مَعَهُ قَدْ أَسْمَنَهَا فَلَا يَعْلُو بَعِيرًا مِنْهَا وَيَمُرُّ بِأَخِيهِ قَدِ انْقَطَعَ بِهِ فَلَا يَحْمِلُهُ وَأَمَّا بُيُوتُ الشَّيَاطِينِ فَلَمْ أَرَهَا كَانَ سَعِيدٌ يَقُولُ لَا أُرَاهَا إِلَّا هَذِهِ الْأَقْفَاصَ الَّتِي يَسْتُرُ النَّاسُ بِالدِّيبَاجِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کچھ اونٹ شیطانوں کے لیے ہوتے ہیں اور کچھ گھر بھی شیطانوں کے لیے ہوتے ہیں (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے) پس رہے شیطانوں کے اونٹ تو انہیں تو میں نے دیکھا ہے کہ تم میں سے کوئی اپنے ساتھ کوتل اونٹوں کو لیے ہوئے باہر نکلتا ہے۔ حالانکہ اس نے اسے خوب موٹا کر رکھا ہوتا ہے لیکن ان میں سے کسی اونٹ پر وہ سوار نہیں ہوتا اور وہ اپنے بھائی کے پاس سے گزرتا ہے حالانکہ وہ (سواری نہ ہونے کے سبب اور سفر کی طاقت نہ رکھنے کی وجہ سے) اپنے ساتھیوں سے منقطع ہو چکا ہوتا ہے لیکن یہ اسے اس پر سوار نہیں کرتا (یعنی جب یہ اونٹ کسی کے کام آنے والے نہیں ہیں تو پھر یقیناً شیاطین کے لیے ہی ہیں) اور رہے شیاطین کے گھر تو میں نے ابھی تک انہیں نہیں دیکھا۔ (جبکہ آپ سے روایت کرنے والے) حضرت سعید کہتے ہیں: میں تو وہ گھر انہی پنجروں (ہودجوں) کو دیکھتا ہوں جن کو لوگ ریشمی پردوں کے ساتھ ڈھانپتے ہیں۔

بَابٌ فِي سُرْعَةِ السَّيْرِ وَالنَّهْيِ عَنِ التَّعْرِيسِ فِي الطَّرِيقِ

تیز چلنے اور راستے میں رات گزارنے کے لیے نہ اترنے کا بیان

2206- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ

Marfat.com

ﷺ قَالَ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَقَّهَا وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْجَدْبِ فَأَسْرِعُوا السَّيْرَ فَإِذَا أَرَدْتُمُ التَّعْرِيسَ فَتَنَكَّبُوا عَنِ الطَّرِيقِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ هٰذَا قَالَ بَعْدَ قَوْلِهِ حَقَّهَا وَلَا تَعْدُوا الْمَنَازِلَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم خوشحالی اور شادابی میں سفر کرو تو اونٹوں (مراد سواریاں ہیں) کو ان کا حق دو (یعنی ان کی خوراک انہیں مہیا کرو) اور جب تم قحط سالی میں سفر کرو تو تیز چال چلو اور جب تم کہیں رات گزارنے کے لیے اترنے کا ارادہ کرو تو راستے سے دور ہٹ کر اترو (تاکہ راستے سے گزرنے والوں کو تکلیف نہ ہو اور تم بھی کیڑے مکوڑوں کے شر سے محفوظ رہو)۔

عثمان بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون اور ہشام نے حسن عن جابر بن عبداللہ عن النبی ﷺ کی سند سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے اور اس میں حقھا کے قول کے بعد یہ ذکر کیا ہے اور تم منازل سے تجاوز نہ کرو (یعنی جہاں تمہاری منزل ہے وہاں پہنچ کر رک جاؤ تاکہ سواریوں کو تکلیف نہ ہو)۔

بَابٌ فِي الدُّلْجَةِ (اندھیرے میں سفر کرنے کا بیان)

2207۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوَى بِاللَّيْلِ

حضرت ربیع بن انس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اندھیرے میں (یعنی رات کے وقت) بھی سفر کرنا تم پر لازم ہے کیونکہ رات کے وقت زمین کو (آسانی کے ساتھ) طے کیا جا سکتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ سفر طویل ہونے کی صورت میں صرف دن کے وقت سفر کرنے پر اکتفاء نہیں کرنا چاہیے بلکہ رات کا کچھ حصہ بھی سفر میں صرف کرنا چاہیے کیونکہ رات کے وقت موسم معتدل اور ماحول پرسکون ہوتا ہے، لہٰذا سفر تیزی سے کیے جانے کا امکان ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس وقت عام قافلے رات کو سفر کرتے تھے اور رات کے آخری حصہ میں آرام کرنے کے لیے کہیں تھوڑا سا ٹھہر جاتے تھے)۔

بَابٌ رَبُّ الدَّابَّةِ أَحَقُّ بِصَدْرِهَا

(اس کا بیان کہ سواری کا مالک آگے بیٹھنے کا زیادہ حق رکھتا ہے)

2208۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ بُرَيْدَةَ يَقُولُ بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْشِي جَاءَ رَجُلٌ وَمَعَهُ حِمَارٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ارْكَبْ وَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا أَنْتَ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ مِنِّي إِلَّا أَنْ تَجْعَلَهُ لِي قَالَ فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُهُ لَكَ فَرَكِبَ

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن ابی بریدہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے سنا ہے: اس اثناء میں کہ رسول اللہ علیہ چل رہے تھے، ایک آدمی آیا اور اس کے ساتھ گدھا بھی تھا۔ تو اس نے عرض کی: یا رسول اللہ علیہ! آپ سوار ہو جائیے (یہ کہہ کر) وہ آدمی خود پیچھے ہو گیا۔ تو رسول اللہ علیہ نے فرمایا: نہیں۔ تو میری نسبت اپنی سواری پر آگے بیٹھنے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ مگر اس صورت میں کہ تو سواری میری ملکیت میں دے دے (تو پھر مالک ہونے کی حیثیت سے میرا حق بڑھ جائے گا) اس نے عرض کی: میں نے یہ سواری آپ کے حوالے کر دی۔ چنانچہ پھر آپ علیہ اس پر سوار ہوئے۔

بَابٌ فِي الدَّابَّةِ تُعَرْقَبُ فِي الْحَرْبِ (دوران جنگ سواری کی کونچیں کاٹے جانے کا بیان)

2209۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَبُو دَاوُد هُوَ يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ[1] حَدَّثَنِي أَبِي الَّذِي أَرْضَعَنِي وَهُوَ أَحَدُ بَنِي مُرَّةَ بْنِ عَوْفٍ وَكَانَ فِي تِلْكَ الْغَزَاةِ غَزَاةِ مُؤْتَةَ قَالَ وَاللهِ لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى جَعْفَرٍ حِينَ اقْتَحَمَ عَنْ فَرَسٍ لَهُ شَقْرَاءَ فَعَقَرَهَا ثُمَّ قَاتَلَ الْقَوْمَ حَتَّى قُتِلَ قَالَ أَبُو دَاوُد هٰذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ

ابن عباد نے اپنے باپ عباد بن عبداللہ بن زبیر سے بیان کیا ہے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: وہ یحییٰ بن عباد ہیں۔ (انہوں نے کہا) مجھے میرے رضاعی باپ نے بیان کیا ہے اور وہ بنی مرہ بن عوف کا ایک فرد تھا اور وہ غزوۂ موتہ کے غازیوں میں سے ایک تھا۔ اس نے بیان کیا: قسم بخدا! گویا کہ میں (اب بھی) حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ رہا ہوں جب کہ وہ اپنے اشقر گھوڑے سے کود پڑے اور اس کی کونچیں کاٹ دیں۔ پھر آپ اعداء کے ساتھ لڑتے رہے یہاں تک کہ شہید کر دیے گئے۔ ابو داؤد نے کہا: یہ حدیث قوی نہیں ہے۔

بَابٌ فِي السَّبَقِ (مسابقت کا بیان)

2210۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا سَبَقَ إِلَّا فِي خُفٍّ أَوْ فِي حَافِرٍ أَوْ نَصْلٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: مسابقت (یعنی ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا مقابلہ) مشروع نہیں ہے مگر اونٹوں میں، یا گھوڑوں میں یا تیروں میں۔ (یعنی اونٹوں یا گھوڑوں کی دوڑ یا تیر اندازی میں باہم مقابلہ کرانا مشروع ہے۔ اور ان سے مراد وہ جملہ جانور اور آلات ہیں جو جہاد میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ ان کا استعمال جاننا اور ایک دوسرے سے بڑھ کر ان کی تربیت لینا ایک دینی فریضہ ہے۔ لہٰذا ان میں مسابقت مشروع اور مرغوب فیہ ہے)۔

2211۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ

1۔ قال ابو داؤد ھو یحییٰ بن عباد کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

Marfat.com

سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي قَدْ ضُمِّرَتْ[1] مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ أَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَإِنَّ عَبْدَ اللهِ كَانَ[2] مِمَّنْ سَابَقَ بِهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان گھوڑوں کے درمیان دوڑ کا مقابلہ کرایا جو اس کے لئے تیار کیے گئے تھے (اوران کی حد) حفیا (مدینہ طیبہ کے باہر ایک جگہ کا نام ہے) سے ثنیۃ الوداع تک تھی۔ (یہ پانچ سے سات میل تک کی مسافت ہے) اوران گھوڑوں کے درمیان بھی دوڑ کا مقابلہ کرایا جو تیار نہیں کیے گئے تھے (اوران کی حد) ثنیہ سے مسجد بنی زریق تک تھی (اور یہ ایک میل کی مسافت ہے) اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی اس مقابلہ میں شریک لوگوں میں سے تھے۔

فائدہ: اضمار اور تضمیر گھوڑے کو چھریرہ بنانے اور دبلا کرنے کے طریقہ کا نام ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ پہلے گھوڑے کو خوب گھاس دانہ کھلایا جائے یہاں تک کہ وہ خوب قوی اور فربہ ہو جائے۔ پھر آہستہ آہستہ اس کی خوراک میں کمی کی جائے یہاں تک کہ قوت لایموت پر اکتفاء کیا جائے۔ پھر اس کو کسی چھوٹے سے مکان میں رکھا جائے اور اس پر کپڑے اور جھول وغیرہ ڈال دیے جائیں جس سے وہ گرما جائے اور پسینہ نکلتا رہے۔ کچھ عرصہ کے بعد ایسا کرنے سے وہ خفیف اللحم اور سبکسار ہو جاتا ہے۔ (بذل المجہود ص 74، ج 12، الدر المنضود، ص 347، ج 4)

2212۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ يُضَمِّرُ الْخَيْلَ يُسَابِقُ بِهَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ گھوڑوں کو اضمار (تیار) کرتے تھے اور پھر ان کے ساتھ مسابقت کا مقابلہ کراتے تھے۔

2213۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَبَّقَ بَيْنَ الْخَيْلِ وَفَضَّلَ الْقُرَّحَ فِي الْغَايَةِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے گھوڑوں کے درمیان دوڑ کا مقابلہ کرایا اور عمر کے اعتبار سے پانچویں سال میں داخل گھوڑوں کے لئے مقدار مسافت زیادہ رکھی۔

فائدہ: قرح قارح کی جمع ہے۔ اس سے مراد وہ گھوڑا ہے جو عمر کے چار سال مکمل کر کے پانچویں سال میں داخل ہو چکا ہو۔

بَابٌ فِي السَّبَقِ عَلَى الرِّجْلِ (پیدل دوڑنے میں مسابقت کرنے کا بیان)

2214۔ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَنْطَاكِيُّ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ قَالَتْ فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلَى رِجْلَيَّ فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِي فَقَالَ هَذِهِ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ

1۔ ایک نسخہ میں قد اُضمرت ہے۔　　2۔ ایک نسخہ میں کان نہیں ہے۔

Marfat.com

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ ایک سفر میں حضور نبی مکرم ﷺ کے ساتھ تھیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے پیدل دوڑنے میں آپ ﷺ کے ساتھ مقابلہ کیا۔ تو میں آپ ﷺ سے آگے بڑھ گئی۔ پھر جب میرا بدن قدرے بھاری ہوگیا تو پھر میں نے آپ ﷺ سے مسابقت کی۔ تو پھر آپ مجھ سے آگے بڑھ گئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اس پہلی سبقت کا بدل ہوگیا (یعنی پہلے تم آگے تھیں اور اب میں آگے ہوں، لہٰذا کام برابر ہوگیا)۔

فائدہ: یہ حضور نبی کریم ﷺ کی اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ حد درجہ خوش خلقی اور حسن معاشرت اور بے تکلفی کی خوبصورت مثال ہے اور اس میں امت کے لئے اپنے اپنے گھروں میں حسن معاشرت پیدا کرنے کا عظیم درس ہے۔

بَابٌ فِي الْمُحَلِّلِ (گھوڑ دوڑ کے مقابلے میں محلل کے داخل ہونے کا بیان)

2215۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ح وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ الْمَعْنَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ يَعْنِي وَهُوَ لَا يُؤْمَنُ أَنْ يَسْبِقَ فَلَيْسَ بِقِمَارٍ وَمَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَقَدْ أُمِنَ أَنْ يَسْبِقَ فَهُوَ قِمَارٌ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ عَبَّادٍ وَمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ مَعْمَرٌ وَشُعَيْبٌ وَعُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهَذَا أَصَحُّ عِنْدَنَا[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی نے دو گھوڑوں (کی دوڑ) میں اپنا گھوڑا داخل کیا اور اس کے بارے میں یہ اعتماد اور یقین نہ ہو کہ وہ آگے بڑھ جائے گا (بلکہ اس کے آگے بڑھنے اور پیچھے رہنے دونوں کا احتمال ہو) تو یہ قمار (جوا) نہیں ہے۔ اور جس نے ایک گھوڑا دو گھوڑوں کے مابین داخل کیا درآنحالیکہ اس کے آگے بڑھنے کا اعتماد اور یقین ہو تو یہ قمار ہے۔

محمود بن خالد، ولید بن مسلم نے سعید بن بشیر عن الزہری باسناد عباد اسی طرح بیان کیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسے معمر، شعیب اور عقیل نے زہری سے اور انہوں نے اہل علم افراد سے روایت کیا ہے اور ہمارے نزدیک یہ زیادہ صحیح ہے۔

فائدہ: قمار کی تعریف یہ کی گئی ہے: ''ھو استواء الجانبین فی احتمال الغرامۃ'' یعنی ایسا معاملہ جس میں متعاقدین میں سے ہر ایک پر ضمان آنے کا امکان ہو۔ یعنی جب کسی ایک کا نفع ہوگا تو بالیقین دوسرے کا نقصان ہوگا۔ اسی وجہ سے اسے حرام قرار دیا گیا ہے۔ تو چونکہ ایک تیسرا فرد ان دو کے درمیان داخل ہو کر صورت حال کو بدل دیتا ہے، اسی لئے وہ محلل کہلاتا ہے۔ کیونکہ جب اس گھوڑے میں دونوں احتمال مساوی ہوں تو پھر اس کے جیتنے کی صورت میں اس کا انعام ان دونوں پر ہوگا اور پیچھے رہ جانے کی صورت میں جانبین کی شرط قائم رہے گی اور یہ قمار نہیں کہلائے گا۔ جمہور علما کا موقف یہی ہے۔ (ھکذا فی بذل المجہود، ص 72، ج 2، الدر المنضود، ص 349، ج 4)

1۔ قال ابوداؤد تا آخر صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

Marfat.com

بَابٌ فِي الْجَلَبِ عَلَى الْخَيْلِ فِي السِّبَاقِ
(گھوڑ دوڑ میں اپنے گھوڑے کے پیچھے کسی کو رکھنے کا بیان)

2216۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ جَمِيعًا عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ زَادَ يَحْيَى فِي حَدِيثِهِ فِي الرِّهَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ الْجَلَبُ وَالْجَنَبُ فِي الرِّهَانِ

حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جلب اور جنب (دونوں) درست نہیں ہیں۔ یحییٰ نے اپنی روایت میں ''فی الرھان'' کے الفاظ زائد کیے ہیں۔

ابن مثنیٰ اور عبد الاعلیٰ نے سعید سے اور انہوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جلب اور جنب گھوڑ دوڑ میں ہوتا ہے۔

فائدہ: زکوٰۃ میں جلب کا مفہوم یہ ہے کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا عامل دور ایک مقام پر ٹھہر جائے اور زکوٰۃ دینے والوں کو پابند کرے کہ وہ اپنا مال لے کر اس کے پاس آئیں۔ اس میں ان کے لئے مشقت ہے۔ اور جنب یہ ہے کہ زکوٰۃ دینے والے اپنے شہر سے دور چلے جائیں اور وہ عامل کو پابند کریں کہ یہاں آ کر لے جاؤ۔ تو یہ عمل اس کے لئے باعث مشقت ہے۔ اس لئے یہ دونوں عمل ممنوع ہیں۔ اور گھوڑ دوڑ میں جلب کا معنی ہے اپنے گھوڑے کے پیچھے کسی آدمی کو لگانا تاکہ وہ اسے ہانکتا اور ڈانٹتا رہے۔ اس طرح اس کا گھوڑا آگے بڑھنے میں کامیاب ہو جائے۔ اور جنب کا مفہوم یہ ہے کہ اپنے گھوڑے کے پہلو میں ایک اور گھوڑا رکھنا تاکہ جب سواری والا گھوڑا تھک جائے تو وہ اس گھوڑے پر سوار ہو سکے۔ اس میں بھی یہ دونوں عمل ممنوع ہیں۔

بَابٌ فِي السَّيْفِ يُحَلَّى (تلوار کو چاندی سے مزین کرنے کا بیان)

2217۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِضَّةً

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار کا دستہ چاندی کا تھا۔ (قبیعة سے مراد بن شمشیر یا جو قبضہ کے سر پر ہو یا تلوار کے دونوں چھلوں کے تلے۔ طیبی نے کہا کہ قبیعة وہ جو قبضہ کے اس جانب پر ہو جو دھار کی طرف ہوتا ہے، چاندی ہو یا لوہا۔ (لغات الحدیث)

2218۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِضَّةً قَالَ قَتَادَةُ وَمَا عَلِمْتُ أَحَدًا تَابَعَهُ عَلَى ذَلِكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ أَبُو غَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ فَذَكَرَ

Marfat.com

مِثْلَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد أَقْوَى هَذِهِ الْأَحَادِيثِ حَدِيثُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ وَالْبَاقِيَةُ ضِعَافٌ[1]

حضرت سعید بن ابی الحسن نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے: میں کسی کو نہیں جانتا جس نے اس روایت میں حضرت سعید کی متابعت کی ہو۔

محمد بن بشار، یحییٰ بن کثیر ابوغسان العنبری نے عثمان بن سعد عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی سند سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ان احادیث میں سے سعید بن ابی الحسن کی حدیث زیادہ قوی ہے اور بقیہ روایات ضعیف ہیں۔

بَابٌ فِي النَّبْلِ يَدْخُلُ بِهِ الْمَسْجِدَ (تیر لے کر مسجد میں داخل ہونے کا بیان)

2219۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا كَانَ يَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ فِي الْمَسْجِدِ أَنْ لَا يَمُرَّ بِهَا إِلَّا وَهُوَ آخِذٌ بِنُصُولِهَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو حکم دیا جو مسجد میں تیر تقسیم کر رہا تھا کہ وہ ان کے ساتھ (مسجد سے) نہ گزرے مگر اس طرح کہ وہ ان کے بھالوں (مراد تیروں کے پھل ہیں) کو پکڑے ہوئے ہو (تاکہ وہ کسی آدمی کے لیے نقصان اور ضرر کا سبب نہ بن سکیں)۔

2220۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلَى نِصَالِهَا أَوْ قَالَ فَلْيَقْبِضْ كَفَّهُ أَوْ قَالَ فَلْيَقْبِضْ بِكَفِّهِ أَنْ تُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ہماری مسجد میں سے یا ہمارے بازار میں سے گزرے اور اس کے پاس تیر ہوں۔ تو اسے چاہئے کہ وہ ان کے بھالوں کو روک کر رکھے، یا فرمایا: اسے چاہئے کہ وہ اس کے دھاردار حصے پر اپنا ہاتھ رکھے۔ یا فرمایا: اسے چاہئے کہ وہ دھار والے حصے کو اپنی ہتھیلی کے ساتھ پکڑ کر رکھے تاکہ وہ مسلمانوں میں سے کسی کو لگ نہ جائے۔ (اس میں احتیاط برتنے کا درس دیا جا رہا ہے کہ کوئی بھی ایسا ہتھیار یا شے جس کے ساتھ عدم توجہ کے سبب کسی کو نقصان اور ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہو تو اس کا وہ حصہ جو نقصان پہنچا سکتا ہے اسے اپنے ہاتھ میں محفوظ رکھنا چاہئے تاکہ ہر کوئی اس کے ضرر سے محفوظ رہے)۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ أَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُولًا (کسی کو ننگی تلوار دینے کی ممانعت کا بیان)

2221۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُولًا

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ کسی کو ننگی

1۔ قال ابوداؤد تا آخر صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

Marfat.com

تلوار دی جائے (کیونکہ اس طرح اس کی دھار دوسرے کے لئے باعث ضرر ہوسکتی ہے)۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ أَنْ يُقَدَّ السَّيْرُ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ

(دو انگلیوں کے درمیان چمڑا کاٹنے کی ممانعت کا بیان)

2222۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم نَهَى أَنْ يُقَدَّ السَّيْرُ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے اس سے منع فرمایا ہے کہ دو انگلیوں کے درمیان چمڑا کاٹا جائے (کیونکہ اس طرح چمڑا کٹ جانے کے بعد انگلیوں کے کٹنے کا اندیشہ ہے)۔

بَابٌ فِي لُبْسِ الدُّرُوعِ (زرہیں پہننے کا بیان)

2223۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَسِبْتُ أَنِّي سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ خُصَيْفَةَ يَذْكُرُ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم ظَاهَرَ يَوْمَ أُحُدٍ بَيْنَ دِرْعَيْنِ أَوْ لَبِسَ دِرْعَيْنِ

سفیان نے کہا ہے کہ میرا خیال ہے میں نے یزید بن خصیفہ سے سنا ہے اور وہ سائب بن یزید سے اور وہ ایک آدمی سے جس کا انہوں نے نام بھی لیا تھا، ذکر کرتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ السلام غزوۂ احد کے دن دو زرہیں پہن کر تشریف لائے، یا آپ علیہ السلام نے دو زرہیں پہن رکھی تھیں۔

بَابٌ فِي الرَّايَاتِ وَالْأَلْوِيَةِ (جھنڈوں اور نشانوں کا بیان)

2224۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ[1] مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ بَعَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ إِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَسْأَلُهُ عَنْ رَايَةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَا كَانَتْ فَقَالَ كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِنْ نَمِرَةٍ

یونس بن عبید مولیٰ محمد بن قاسم نے بیان کیا ہے کہ محمد بن قاسم نے مجھے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا کہ ان سے رسول اللہ علیہ السلام کے جھنڈے کے بارے سوال کروں کہ وہ کیسا تھا؟ تو حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا رنگ سیاہ تھا اور اس کا کپڑا دھاری دار مربع شکل میں تھا۔ (اس سے معلوم ہوا کہ جھنڈے کے رنگ میں سیاہ رنگ غالب تھا، نہ کہ مکمل سیاہ تھا۔ نمرہ چیتے کو کہتے ہیں تو جس طرح اس کی کھال دھاری دار ہوتی ہے اسی طرح وہ کپڑا بھی تھا)۔

2225۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ وَهُوَ ابْنُ رَاهَوَيْهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ كَانَ لِوَاؤُهُ يَوْمَ دَخَلَ مَكَّةَ أَبْيَضَ

ابو الزبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں کہ جس دن حضور نبی کریم علیہ السلام مکہ مکرمہ میں داخل

1۔ ایک نسخہ میں یہاں رجل من ثقیف کے الفاظ ہیں۔

Marfat.com

ہوئے تو اس دن آپ کے جھنڈے کا رنگ سفید تھا۔

2226۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ الشَّعِيرِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ عَنْ آخَرَ مِنْهُمْ قَالَ رَأَيْتُ رَايَةَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَفْرَاءَ

سماک نے اپنی قوم کے ایک آدمی سے اور اس نے اس میں سے ایک دوسرے آدمی سے روایت کیا ہے کہ اس نے کہا: میں نے رسول اللہ علیہ کے پاس زرد رنگ کا جھنڈا دیکھا ہے۔

بَابٌ فِي الِانْتِصَارِ بِرُذُلِ الْخَيْلِ وَالضَّعَفَةِ

لشکر کے کمزور اور ضعیف لوگوں کے ذریعے مدد طلب کرنے کا بیان

2227۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْطَاةَ الْفَزَارِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ ابْغُونِي الضُّعَفَاءَ فَإِنَّمَا تُرْزَقُونَ وَتُنْصَرُونَ بِضُعَفَائِكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد زَيْدُ بْنُ أَرْطَاةَ أَخُو عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ

حضرت جبیر بن نفیر حضرمی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ علیہ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ تم مجھے ضعیف اور کمزور لوگوں میں تلاش کرو (یعنی اگر میں میدان جہاد میں تمہیں اپنے مقام پر نہ ملوں تو پھر تم مجھے ایسے دستے میں تلاش کرنا جس میں کمزور اور نحیف لوگ نسبتاً زیادہ ہوں۔ میں وہاں تمہیں مل جاؤں گا) کیونکہ تم اپنے ضعفاء کے سبب ہی رزق دیے جاتے ہو اور انہیں کے سبب تمہاری مدد کی جاتی ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ زید بن ارطاہ عدی بن ارطاہ کے بھائی ہیں۔ (تو اس حدیث میں یہ تنبیہ کی جارہی ہے کہ اپنے میں سے کمزور لوگوں سے نفرت نہ کیا کرو بلکہ ان کے ساتھ خیر خواہی اور حسن سلوک سے پیش آیا کرو کیونکہ انہیں کی وساطت سے تم پر رحمت برس رہی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے فتح ونصرت عطا ہوتی ہے۔)

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُنَادِي بِالشِّعَارِ (ایسے آدمی کے بارے میں جو شعار (خاص کوڈ) بولتا ہے)

2228۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ شِعَارُ الْمُهَاجِرِينَ عَبْدَ اللَّهِ وَشِعَارُ الْأَنْصَارِ عَبْدَ الرَّحْمَنِ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ مہاجرین کا شعار عبداللہ اور انصار کا شعار عبدالرحمن تھا۔

فائدہ: شعار کے لغوی معنی تو علامت کے ہیں لیکن جہاد میں اس سے مراد وہ مخصوص اصطلاحی لفظ ہے جو علامت کے طور پر تجویز کیا جاتا ہے۔ جس سے فوجی ایک دوسرے کو پہچان لیتے ہیں۔ اس کی زیادہ ضرورت رات کے وقت پیش آتی ہے کیونکہ تاریکی کے سبب دکھائی تو دیتا نہیں۔ تو پھر اس شعار کے ذریعہ اپنے اور دشمن کے درمیان تمیز کی جاتی ہے۔ اسی واسطے اسے سر اللیل بھی کہا جاتا ہے۔

Marfat.com

2229۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ زَمَنَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَكَانَ شِعَارُنَا أَمِتْ أَمِتْ

حضرت ایاس بن سلمہ نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: ہم نے حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مقدس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی معیت میں ایک جنگ لڑی۔ تو اس میں ہمارا شعار امت امت تھا (یعنی اے حملہ کرنے والے! دشمن کو مار)۔

2230۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِي صُفْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ إِنْ بُيِّتُّمْ فَلْيَكُنْ شِعَارُكُمْ حم لَا يُنْصَرُونَ

ابواسحاق نے مہلب بن ابی صفرہ سے روایت کیا ہے کہ اس نے بتایا: مجھے اس نے خبر دی ہے جس نے حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اگر تم پر رات کے وقت حملہ کر دیا جائے تو چاہیے کہ اس میں تمہارا شعار حم لاینصرون ہو۔

بَاب مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا سَافَرَ (اس کا بیان کہ آدمی کون سی دعا مانگے جب وہ سفر پر جائے)

2231۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا سَافَرَ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ اللَّهُمَّ اطْوِ لَنَا الْأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر تشریف لے جاتے تھے تو آپ یہ دعا مانگتے: ''اے اللہ! تو سفر میں میرا ساتھی ہے اور میرے گھر والوں میں تو خلیفہ ہے (یعنی میرے گھر والوں کا تو محافظ و نگران ہے)۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی مشقتوں اور صعوبتوں سے اور پریشان کن اور غمزدہ کر دینے والے امر کے ساتھ واپس لوٹنے سے اور اہل و مال میں کوئی شر اور برائی دیکھنے سے۔ اے اللہ! ہمارے لئے زمین کو لپیٹ دے اور ہم پر سفر آسان فرما دے''۔

2232۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّ عَلِيًّا الْأَزْدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ عَلَّمَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى بَعِيرِهِ خَارِجًا إِلَى سَفَرٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا اللَّهُمَّ اطْوِ لَنَا الْبُعْدَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيهِنَّ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ وَكَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَجُيُوشُهُ إِذَا عَلَوْا الثَّنَايَا كَبَّرُوا وَإِذَا هَبَطُوا سَبَّحُوا فَوُضِعَتِ الصَّلَاةُ عَلَى ذَلِكَ

ابوالزبیر نے بیان کیا ہے کہ علی الازدی نے اسے بتایا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر سفر پر جاتے وقت جب اپنے اونٹ پر بیٹھتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین بار تکبیر یعنی اللہ اکبر کہتے تھے اور پھر یہ دعا پڑھتے تھے: سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ اے اللہ! میں تجھ سے اپنے

Marfat.com

اس سفر میں نیکی اور تقویٰ کی التجا کرتا ہوں اور ایسے عمل کی جس سے تو راضی ہو۔ اے اللہ! ہم پر ہمارا یہ سفر آسان فرمادے۔ اے اللہ! ہمارے لئے دوری کو لپیٹ دے (یعنی کم کردے)۔ اے اللہ! تو سفر میں میرا ساتھی ہے اور میرے اہل و مال میں تو خلیفہ ہے"۔ اور جب آپ علیہ السلام واپس لوٹتے تو آپ یہ دعا بھی پڑھتے اور ان کلمات میں یہ اضافہ کرتے: "آئبون تائبون عابدون لربنا حامدون"۔ اور حضور نبی مکرم علیہ السلام اور آپ کے لشکری جب کسی بلندی (گھاٹی وغیرہ) پر چڑھتے تو سب کے سب تکبیر (اللہ اکبر) کہتے تھے اور جب نیچے اترتے تو تسبیح (سبحان اللہ) کہتے۔ پس نماز میں بھی یہی ترتیب رکھی گئی ہے۔ (یعنی قیام کی طرف آتا ہو تو اللہ اکبر کہتے ہیں اور رکوع و سجود میں ہوں تو سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی الاعلی کہتے ہیں۔)

بَابٌ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الْوَدَاعِ (الوداع کرتے وقت کی دعا)

2233۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ قَزَعَةَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ هَلُمَّ أُوَدِّعْكَ كَمَا وَدَّعَنِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَسْتَوْدِعُ اللهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ

قزعہ نے بیان کیا ہے کہ مجھے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آؤ میں تجھے اس طرح الوداع کروں جیسے رسول اللہ علیہ السلام نے مجھے الوداع کیا تھا، میں اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں تیرا دین، تیری امانت اور تیرے عمل کا انجام۔

2234۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَقَ السَّيْلَحِينِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ الْخَطْمِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْتَوْدِعَ الْجَيْشَ قَالَ أَسْتَوْدِعُ اللهَ دِينَكُمْ وَأَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيمَ أَعْمَالِكُمْ

محمد بن کعب نے عبداللہ خطمی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: حضور نبی کریم علیہ السلام جب کسی لشکر کو رخصت کرنے کا ارادہ فرماتے تو انہیں اس طرح دعا دیتے: میں تمہارے دین، تمہاری امانتوں اور تمہارے اعمال کے انجام کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔

بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا رَكِبَ (اس کا بیان کہ آدمی جب سوار ہو تو کیا کہے)

2235۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ وَأُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللهِ فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى ظَهْرِهَا قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقِيلَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَعَلَ كَمَا فَعَلْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ قَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ غَيْرِي

علی بن ربیعہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے کہ آپ کے پاس سواری لائی گئی تاکہ آپ اس پر سوار ہوں۔ تو جب آپ نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو پڑھا: بسم اللہ۔ اور جب اس کی پشت پر بیٹھ گئے تو کہا:

Marfat.com

الحمد للہ پھر یہ دعا پڑھی: سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ پھر تین مرتبہ الحمد للہ کہا اور پھر تین بار اللہ اکبر کہا۔ بعد ازاں یہ دعا پڑھی: ''سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ'' (تیری ذات پاک ہے، میں نے اپنے نفس پر ظلم کیے ہیں۔ پس تو مجھے بخش دے۔ کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں)۔ پھر آپ مسکرائے۔ تو عرض کی گئی: اے امیر المومنین! کون سی شے کے سبب آپ مسکرائے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اسی طرح کیا جیسے میں نے کیا ہے (یعنی اسی طرح دعا مانگی) اور پھر آپ ﷺ مسکرائے۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کون سی شے کے سبب آپ مسکرائے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تیرا رب اپنے بندے پر اظہار مسرت فرماتا ہے جب وہ یہ کہتا ہے: ''تو میرے گناہ بخش دے''۔ وہ یقین رکھتا ہے کہ میرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخش سکتا۔ (تو گویا رب کریم کو اپنے بندے کی یہ ادا پسند آتی ہے تو وہ اس پر خوشی کا اظہار کرتا ہے)۔

فائدہ: اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام میں اپنے محبوب آقا ﷺ کی اداؤں کو اپنانے اور ان کی اتباع و اطاعت کرنے کے کیسے جذبات موجود تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دعا کے بعد آپ کے مسکرانے کی ادا کو بھی اپنایا اور اس پر عمل کر کے بتلا دیا کہ انسان کا اعزاز اپنے محبوب آقا کی اداؤں کو اپنانے میں ہی ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا نَزَلَ الْمَنْزِلَ

(اس کا بیان کہ آدمی جب کسی منزل میں اترے تو کیا کہے)

2236- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ حَدَّثَنِي شُرَيْحُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ فَأَقْبَلَ اللَّيْلُ قَالَ يَا أَرْضُ رَبِّي وَرَبُّكِ اللهُ أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيكِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَأَعُوذُ بِاللهِ مِنْ أَسَدٍ وَأَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر پر ہوتے تھے اور کہیں رات آجاتی، تو فرماتے: ''اے زمین! میرا اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں تیرے شر سے اور اس کے شر سے جو تجھ میں ہے اور اس شے کے شر سے جو تجھ میں پیدا کی گئی ہے اور اس کے شر سے جو تجھ پر چلتی ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں شیر سے اور اژدہا (بڑے سانپ) سے اور سانپ اور بچھو سے اور شہر کے رہنے والوں سے (یعنی یہاں کے جن وانس سے) اور آدم اور ان کی اولاد کے شر سے۔ (یہ احتمال بھی ہے کہ والد سے مراد ابلیس ہو اور ما ولد سے مراد دیگر شیاطین ہوں۔)

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ السَّيْرِ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ (اس کا بیان کہ رات کے پہلے حصہ میں چلنا مکروہ ہے)

2237- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ

Marfat.com

ﷺ لَا تُرْسِلُوا فَوَاشِيَكُمْ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَعِيثُ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ قَالَ أَبُو دَاوُد الْفَوَاشِي مَا يَفْشُو مِنْ كُلِّ شَيْءٍ[1]۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب سورج غروب ہو جائے تو اپنے جانوروں کو کھلا نہ چھوڑو یہاں تک کہ فحمۃ العشاء ختم ہو جائے۔ (فحمۃ العشاء سے مراد وہ تاریکی ہے جو مغرب اور عشاء کے درمیان ہوتی ہے اور جو عشاء اور فجر کے درمیان ہوتی ہے وہ عسعسہ کہلاتی ہے) کیونکہ جب آفتاب غروب ہو جاتا ہے تو شیاطین چھیڑ چھاڑ کر کے فساد برپا کرتے ہیں یہاں تک کہ فحمۃ العشاء ختم ہو جائے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ فواشی سے مراد ہر گھومنے پھرنے والی شے ہے۔

(اسی سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ مسافر کو چاہئے کہ وہ مغرب کے وقت ٹھہر جائے اور جب عشاء کے وقت تاریکی آجائے تو پھر اپنا سفر شروع کر دے۔ لیکن بذل المجہود میں ہے کہ یہ استدلال بعید ہے۔)

بَابٌ فِي أَيِّ يَوْمٍ يُسْتَحَبُّ السَّفَرُ (کون سے دن میں سفر کرنا مستحب ہوتا ہے)

2238۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْرُجُ فِي سَفَرٍ إِلَّا يَوْمَ الْخَمِيسِ

عبدالرحمن بن کعب بن مالک نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ بہت کم ہی جمعرات کے سوا کسی دن سفر پر تشریف لے جاتے تھے (یعنی آپ اکثر اوقات اپنے سفر کا آغاز جمعرات کو کرتے تھے)۔

بَابٌ فِي الِابْتِكَارِ فِي السَّفَرِ (علی الصباح سفر کرنے کا بیان)

2239۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ حَدِيدٍ عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً أَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ وَكَانَ صَخْرٌ رَجُلًا تَاجِرًا وَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ فَأَثْرَى وَكَثُرَ مَالُهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ صَخْرُ بْنُ وَدَاعَةَ[2]۔

عمارہ بن حدید نے صخر الغامدی سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے اس طرح دعا فرمائی: ''اے اللہ! میری امت کے لئے ان کی صبح کے وقت میں برکت عطا فرما''۔ اور جب آپ کسی سریہ یا لشکر کو بھیجتے تو آپ انہیں دن کے پہلے حصہ میں روانہ کرتے تھے۔ اور صخر ایک تاجر آدمی تھا۔ یہ اپنا مال تجارت دن کے پہلے حصہ میں ہی بھیجا کرتا تھا تو یہ صاحب ثروت ہو گیا اور اس کا مال (برکت کے سبب) انتہائی بڑھ گیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ صخر بن وداعہ تھا۔

1۔ قال ابوداؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔ 2۔ قال ابوداؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

Marfat.com

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُسَافِرُ وَحْدَهُ (ایسے آدمی کے بیان میں جو اکیلے سفر کرتا ہے)

2240۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: ایک سوار ایک شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار ہیں۔

فائدہ: اس حدیث میں اس طرف رہنمائی کی گئی ہے کہ سفر میں کم از کم تین آدمی ہونے چاہئیں تاکہ وہ نفسانی اور شیطانی شر سے محفوظ رہیں اور اپنی حاجت وضرورت کے وقت ایک دوسرے کی معاونت کرسکیں اور ایک اور دو کو شیطان سے تعبیر کیا گیا ہے، اس لئے کہ اگر ایک ہو تو تکلیف اور حاجت کی صورت میں اس کا کوئی پرسان حال نہیں ہوتا اور یہ حالت شیطان کے لئے خوشی کا سبب ہوتی ہے اور اگر دو ہوں تو ان کا شیطان کے بہکاوے میں آنا آسان ہوتا ہے اور اگر ایک کو کوئی تکلیف ہو جائے تو دوسرے کے لئے یہ باعث مشقت ہوتا ہے۔ اس لئے انہیں مبالغۃً شیطان سے تعبیر کیا گیا ہے۔

بَابٌ فِي الْقَوْمِ يُسَافِرُونَ يُؤَمِّرُونَ أَحَدَهُمْ

ایسی قوم کا بیان جو سفر پر نکلیں تو اپنے میں سے ایک کو امیر بنالیں

2241۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرِ بْنِ بَرِّيٍّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ إِذَا خَرَجَ ثَلَاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: جب تین آدمی مل کر سفر پر نکلیں تو انہیں چاہئے کہ وہ اپنے میں سے ایک کو امیر بنالیں۔

فائدہ: اس ارشاد گرامی میں سفر کے آداب بتائے گئے ہیں۔ اگر تین یا زیادہ افراد مل کر سفر پر نکلیں تو انہیں ایک آدمی کو امیر مقرر کر لینا چاہئے تاکہ جملہ معاملات خوش اسلوبی سے کیے جاسکیں اور اختلاف کی صورت میں امیر کی طرف توجہ کریں اور امیر کو چاہئے کہ انتہائی دانشمندی کے ساتھ تمام ذمہ داری ادا کرے تاکہ انتہائی حسین انداز میں یہ سفر اختتام پذیر ہو۔

2242۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ قَالَ نَافِعٌ فَقُلْنَا لِأَبِي سَلَمَةَ فَأَنْتَ أَمِيرُنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: جب سفر میں تین آدمی ہوں تو انہیں چاہئے کہ وہ اپنے میں سے ایک آدمی کو امیر مقرر کرلیں۔ نافع نے بیان کیا ہے کہ ہم نے ابوسلمہ کو کہا: پس آپ ہی ہمارے امیر ہیں۔

Marfat.com

بَاب فِي الْمُصْحَفِ يُسَافَرُ بِهِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ

دشمن کے علاقے میں قرآن کریم کو ساتھ لے جانے کا بیان

2243- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ قَالَ مَالِكٌ أُرَاهُ مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ

حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ دشمن کی زمین (دارالحرب) کی طرف سفر کرتے وقت قرآن کریم ساتھ لے جایا جائے۔ مالک نے کہا ہے: میرا خیال ہے کہ یہ اس خوف سے ہے کہ دشمن اسے پالے گا (اور پھر اس کی بے حرمتی کا مرتکب ہوگا۔ اس لئے احترام کا تقاضا یہی ہے کہ جنگ کی خاطر سفر کرتے وقت بالخصوص جب کہ لشکر کی تعداد کم ہو اور فتح یقینی امر نہ ہو تو پھر قرآن کریم ساتھ نہیں لے جانا چاہیے تاکہ اس کو بے حرمتی سے بچایا جائے۔)

بَاب فِيمَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْجُيُوشِ وَالرُّفَقَاءِ وَالسَّرَايَا

لشکروں، رفقاء اور سرایا کی کم سے کم مناسب تعداد کا بیان

2244- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُ مِائَةٍ وَخَيْرُ الْجُيُوشِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ وَلَنْ يُغْلَبَ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ مُرْسَلٌ[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ساتھیوں اور رفقاء میں سے بہترین تعداد چار ہے اور سرایا (دستے، چھوٹے لشکر) کی مناسب تعداد چار سو ہے اور بڑے لشکروں کی بہترین تعداد چار ہزار ہے اور بارہ ہزار کے لشکر پر مقدار تعداد کم ہونے کی بناء پر ہرگز غلبہ نہیں پایا جاسکتا۔ (یعنی بارہ ہزار پر مشتمل لشکر اس وجہ سے مغلوب ہرگز نہیں ہوسکتا کہ اس کی تعداد قلیل ہے اور اگر مغلوب ہوگیا ہے تو پھر اس کا سبب کوئی اور ہے۔ کیونکہ اتنی تعداد کو قلیل نہیں کہا جا سکتا)۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ یہ روایت مرسل ہے۔

بَاب فِي دُعَاءِ الْمُشْرِكِينَ (مشرکوں کو دعوت دینے کا بیان)

2245- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى سَرِيَّةٍ أَوْ جَيْشٍ أَوْصَاهُ بِتَقْوَى اللَّهِ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ وَبِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا وَقَالَ إِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالٍ أَوْ

1۔ قال ابوداؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

Marfat.com

خِلَالٍ فَأَيَّتُهَا أَجَابُوكَ إِلَيْهَا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَعْلِمْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ أَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَأَنَّ عَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ فَإِنْ أَبَوْا وَاخْتَارُوا دَارَهُمْ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْفَيْءِ وَالْغَنِيمَةِ نَصِيبٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَادْعُهُمْ إِلَى إِعْطَاءِ الْجِزْيَةِ فَإِنْ أَجَابُوا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللهِ تَعَالَى وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللهِ تَعَالَى فَلَا تُنْزِلْهُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ مَا يَحْكُمُ اللهُ فِيهِمْ وَلَكِنْ أَنْزِلُوهُمْ عَلَى حُكْمِكُمْ ثُمَّ اقْضُوا فِيهِمْ بَعْدُ مَا شِئْتُمْ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ عَلْقَمَةُ فَذَكَرْتُ هَذَا الْحَدِيثَ لِمُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ فَقَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمٌ قَالَ قَالَ أَبُو دَاوُد هُوَ ابْنُ هَيْصَمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ

حضرت سلیمان بن بریدہ نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کو سریہ یا لشکر پر امیر بنا کر بھیجتے تھے۔ تو آپ ﷺ اسے خاص اپنی ذات کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور اپنے ساتھ جانے والے مسلمانوں کے بارے میں خیر اور بھلائی کی نصیحت فرماتے تھے اور آپ ﷺ فرماتے: جب تیری ملاقات اپنے مشرک دشمن کے ساتھ ہو تو انہیں تین خصلتوں میں سے کوئی ایک اپنانے کی دعوت دے۔ راوی کو یہ شک ہے کہ آپ ﷺ نے خصال کا لفظ ذکر فرمایا یا لفظ خلال (بہر حال معنی دونوں کا ایک ہے)۔ پس وہ ان میں سے جو بھی تجھ سے قبول کر لیں تو تو بھی ان سے اسے قبول کر لے۔ پھر ان سے ہاتھ روک لے۔ (اور وہ یہ ہیں) تو انہیں اسلام کی طرف دعوت دے۔ پس اگر وہ تجھ سے اسے قبول کر لیں تو تو بھی ان سے اسے قبول کر لے اور پھر ان سے باز رہ۔ پھر انہیں ان کے اپنے دار (مراد دار الحرب ہے) سے مہاجرین کے دار (مراد دار الاسلام ہے) کی طرف آ جانے کی دعوت دے اور انہیں یہ بتادے کہ اگر انہوں نے ایسا کر لیا تو ان کے لئے وہی حقوق ہوں گے جو مہاجرین کے ہیں اور ان پر وہی فرائض عائد ہوں گے جو مہاجرین پر ہیں۔ اور اگر وہ انکار کر دیں اور وہ اپنے دار کو ہی پسند کریں تو پھر انہیں بتادینا کہ وہ مسلمان اعرابیوں کی طرح ہوں گے۔ ان پر اللہ تعالیٰ کا وہ حکم جاری کیا جائے گا جو مومنین پر جاری ہوتا ہے اور ان کے لئے مال فے اور مال غنیمت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ مگر اس صورت میں کہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد میں شریک ہوں۔ پس اگر وہ اس سے انکار کر دیں تو پھر انہیں جزیہ دینے کو کہو۔ اگر وہ اس کو تسلیم کر لیں تو تو بھی ان سے قبول کر لے اور ان پر (حملہ کرنے سے) رک جا اور اگر وہ اس سے بھی انکار کریں تو پھر تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ اور ان سے قتال کر اور جب تو قلعہ بند لوگوں کا محاصرہ کرے اور وہ تجھ سے چاہیں کہ تو انہیں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق نیچے اتار۔ تو تو انہیں نہ اتارنا۔ کیونکہ تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں کیا فیصلہ فرماتا ہے۔ البتہ تم انہیں اپنے حکم پر نیچے اتار لو اور پھر ان کے بارے میں جو چاہو فیصلہ کر لو۔ سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہ علقمہ نے کہا: میں نے یہ حدیث مقاتل بن حیان سے ذکر کی تو انہوں نے کہا: مجھے مسلم نے بتایا ہے اور ابو داود نے کہا ہے کہ یہ مسلم بن ہیصم

Marfat.com

ہے۔اس نے نعمان بن قرن سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے سلیمان بن بریدہ کی حدیث کی مثل بیان کی ہے۔

2246۔ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَنْطَاكِيُّ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اغْزُوا بِاسْمِ اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ اغْزُوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تُمَثِّلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا

حضرت سلیمان بن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم اللہ تعالیٰ کا نام لے کر فی سبیل اللہ جہاد میں شریک ہو اور انہیں قتل کرو جو اللہ کے ساتھ کفر کرتے ہیں۔ جہاد کرو اور اپنے عہد نہ توڑو اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو اور مثلہ نہ کرو (یعنی مقتول کے کان ناک وغیرہ نہ کاٹو) اور نابالغ بچوں کو قتل نہ کرو'' (یعنی ایسا نابالغ بچہ جو ابھی لڑنے کے قابل نہ ہو)۔

2247۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْفِزْرِ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ انْطَلِقُوا بِاسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ وَلَا تَقْتُلُوا شَيْخًا فَانِيًا وَلَا طِفْلًا وَلَا صَغِيرًا وَلَا امْرَأَةً وَلَا تَغُلُّوا وَضُمُّوا غَنَائِمَكُمْ وَأَصْلِحُوا وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اور رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے دین پر کاربند رہتے ہوئے جہاد کے لئے چلو اور شیخ فانی، نابالغ، بچے، کسی چھوٹے بچے اور کسی عورت کو قتل نہ کرو اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو اور اپنے مال غنیمت کو اکٹھا کرو اور اصلاح کرو اور احسان (نیکی) کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والے کو پسند کرتا ہے۔

فائدہ: ان روایات میں دین اسلام اپنے پیروکاروں کو میدان جہاد کے آداب سکھا رہا ہے اور یہ بتایا جا رہا ہے کہ اس دین میں انسان کی قدر و عظمت کا کیا مقام ہے کہ یہ اپنے دشمنوں کے مقام انسانیت کو پامال کرنے کی اجازت نہیں دیتا اور ہر حال میں انسان کو احترام انسانیت، اصلاح احوال اور بلندئ کردار کا درس دیتا ہے۔

بَابُ فِي الْحَرْقِ فِي بِلَادِ الْعَدُوِّ (دشمنوں کے شہروں میں (درختوں وغیرہ کو) جلانے کا بیان)

2248۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کے درختوں کو جلا دیا اور کاٹ ڈالا اور یہ مقام بویرہ پر ہوا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ) ''جو (درخت) تم نے جڑ سے کاٹ ڈالے یا جنہیں چھوڑ دیا (یہ سب اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوا۔ لہٰذا دونوں عمل ہی باعث اجر ہیں۔)

2249۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ فَحَدَّثَنِي

Marfat.com

أُسَامَةُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ عَهِدَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَغِرْ عَلَى أُبْنَى صَبَاحًا وَحَرِّقْ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو الْغَزِّيُّ سَمِعْتُ أَبَا مُسْهِرٍ قِيلَ لَهُ أُبْنَى قَالَ نَحْنُ أَعْلَمُ هِيَ يُبْنَى فِلَسْطِينَ

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے مجھے یہ وصیت فرمائی تھی کہ تو صبح سویرے اُبنٰی (فلسطین میں عسقان اور رملہ کے درمیان ایک جگہ ہے) پر حملہ کرنا اور انہیں جلا دینا (یعنی ان کے درخت اور باغات وغیرہ)

عبداللہ بن عمرو غزی نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابو مسہر سے سنا کہ ان سے ابنی کے بارے پوچھا گیا۔ تو انہوں نے کہا: ہم اس کے بارے میں بہتر جانتے ہیں کہ وہ فلسطین کا شہر یبنٰی ہے۔

بَابٌ فِي بَعْثِ الْعُيُونِ (جاسوس بھیجنے کا بیان)

2250۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَعَثَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ بُسْبَسَةَ عَيْنًا يَنْظُرُ مَا صَنَعَتْ عِيرُ أَبِي سُفْيَانَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: حضور نبی مکرم علیہ السلام نے بسبسہ کو جاسوس بنا کر بھیجا، تاکہ وہ یہ دیکھ کر آئے کہ ابوسفیان کے قافلے نے کیا کیا ہے۔

بَابٌ فِي ابْنِ السَّبِيلِ يَأْكُلُ مِنَ التَّمْرِ وَيَشْرَبُ مِنَ اللَّبَنِ إِذَا مَرَّ بِهِ

اس کا بیان کہ مسافر کا گزر جب کھجور اور دودھ کے پاس سے ہو تو وہ انہیں کھا پی سکتا ہے

2251۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ الرَّقَّامُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ عَلَى مَاشِيَةٍ فَإِنْ كَانَ فِيهَا صَاحِبُهَا فَلْيَسْتَأْذِنْهُ فَإِنْ أَذِنَ لَهُ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا فَلْيُصَوِّتْ ثَلَاثًا فَإِنْ أَجَابَهُ فَلْيَسْتَأْذِنْهُ وَإِلَّا فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَلَا يَحْمِلْ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی جانور کے پاس آئے (اور اسے حاجت محسوس ہو رہی ہو) تو اگر اس کا مالک اس کے پاس موجود ہو، تو اسے چاہئے کہ وہ اس سے اجازت لے لے۔ پس اگر وہ اسے اجازت دے دے تو وہ دودھ دوہ لے اور پی لے۔ اور اگر اس کے پاس مالک نہ ہو تو اسے چاہئے کہ وہ تین بار آواز دے۔ پس اگر وہ اس کی آواز سن لے تو یہ اس سے اجازت طلب کر لے ورنہ دودھ دوہ لے اور پی لے (لیکن) ساتھ اٹھا کر نہ لے جائے (یعنی برتن وغیرہ میں ڈال کر ساتھ لے جانے کی اجازت نہیں)۔

2252۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ أَصَابَتْنِي سَنَةٌ فَدَخَلْتُ حَائِطًا مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ فَفَرَكْتُ سُنْبُلًا فَأَكَلْتُ وَحَمَلْتُ فِي ثَوْبِي فَجَاءَ صَاحِبُهُ فَضَرَبَنِي وَأَخَذَ ثَوْبِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ مَا عَلَّمْتَ إِذْ كَانَ جَاهِلًا وَلَا أَطْعَمْتَ إِذْ كَانَ جَائِعًا أَوْ قَالَ سَاغِبًا وَأَمَرَهُ فَرَدَّ عَلَيَّ ثَوْبِي وَأَعْطَانِي وَسْقًا أَوْ نِصْفَ وَسْقٍ مِنْ طَعَامٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ

Marfat.com

شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبَّادَ بْنَ شُرَحْبِيلَ رَجُلًا مِنَّا مِنْ بَنِي غُبَرَ بِمَعْنَاهُ

حضرت عباد بن شرحبیل نے بیان کیا ہے کہ مجھے قحط (بھوک) نے آلیا۔ تو میں مدینہ طیبہ کے باغوں میں سے ایک باغ میں داخل ہوا اور میں نے (وہاں سے) چند بالیں توڑ کر ہاتھ میں ملیں (اور ان سے دانے نکال کر) کچھ میں نے کھا لئے اور کچھ میں نے اپنے کپڑے میں باندھ لیے۔ اتنے میں اس کا مالک آگیا۔ اس نے مجھے خوب پیٹا اور میرا کپڑا لے لیا۔ چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا (سارا واقعہ بیان کیا) تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: تو نے اسے علم نہیں سکھایا جبکہ یہ جاہل (ناواقف) تھا اور تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا جبکہ یہ بھوکا تھا۔ یالفظ ساغبا ارشاد فرمایا (یہ راوی کو شک ہے) اور آپ ﷺ نے اسے حکم فرمایا، تو اس نے میرا کپڑا مجھے لوٹا دیا اور مجھے ایک وسق یا نصف وسق (یعنی ساٹھ صاع یا تیس صاع) اناج بھی دیا۔

محمد بن بشار، محمد بن جعفر نے شعبہ سے اور انہوں نے ابوبشر سے بیان کیا ہے کہ اس نے کہا: میں نے عباد بن شرحبیل سے جو کہ بنی غبر میں سے ایک آدمی تھا، اسی طرح سنا ہے۔

بَابٌ مَنْ قَالَ إِنَّهُ يَأْكُلُ مِمَّا سَقَطَ (مسافر کیلئے درخت سے گرا ہوا پھل کھانے کا بیان)

2253- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ وَهَذَا لَفْظُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي حَكَمٍ الْغِفَارِيَّ يَقُولُ حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي عَنْ عَمِّ أَبِي رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا أَرْمِي نَخْلَ الْأَنْصَارِ فَأُتِيَ بِي النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ يَا غُلَامُ لِمَ تَرْمِي النَّخْلَ قَالَ آكُلُ قَالَ فَلَا تَرْمِ النَّخْلَ وَكُلْ مِمَّا يَسْقُطُ فِي أَسْفَلِهَا ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَشْبِعْ بَطْنَهُ

معتمر بن سلیمان نے کہا ہے کہ میں نے ابن ابی حکم الغفاری کو یہ کہتے سنا ہے کہ میری دادی نے مجھے ابو رافع بن عمرو الغفاری کے چچا سے بیان کیا ہے کہ اس نے کہا: میں بچہ تھا اور میں انصار کی کھجوریں (ڈھیلے مار کر) گرایا کرتا تھا۔ چنانچہ مجھے حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس لایا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے بچے! تو (ڈھیلے مار کر) کھجوریں کیوں گراتا ہے؟ اس نے عرض کی: میں کھاتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو کھجوروں کو ڈھیلے نہ مار کر اور وہ کھا لیا کر جو ان کے نیچے گری ہوتی ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: اے اللہ! تو اس کے پیٹ کو سیر کر دے (یعنی بھر دے)۔

بَابٌ فِيمَنْ قَالَ لَا يَحْلِبُ (ان کا بیان جنہوں نے کہا: وہ دودھ نہ دوہے)

2254- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَحْلِبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتَى مَشْرُبَتُهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ فَيُنْتَثَلَ طَعَامُهُ فَإِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعِمَتَهُمْ فَلَا يَحْلِبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بھی مالک کی اجازت کے بغیر کسی جانور کا دودھ نہیں دوہے گا۔ کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اس کے مال ومتاع محفوظ کرنے والے کمرہ میں داخل ہوا جائے

Marfat.com

اور اس کی الماری کو (مراد مال یا کھانے پینے کی اشیاء محفوظ رکھنے کی چیز) توڑا جائے اور اس کا کھانا نکال لیا جائے (یقیناً کوئی اسے پسند نہیں کرتا) تو (اسی طرح) ان کے جانوروں کے تھن ان کے لیے کھانوں کو محفوظ کرنے والے ہیں۔ لہٰذا کوئی بھی مالک کی اجازت کے بغیر اس کے جانور کا دودھ نہ نکالے۔

بَابٌ فِي الطَّاعَةِ (طاعت کا بیان)

2255۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ بَعَثَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ أَخْبَرَنِيهِ يَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

ابن جریج نے بیان کیا ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ: (ترجمہ) ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ (ﷺ) کی اطاعت کرو اور اس کی جو تم میں سے امیر ہو''۔ حضرت عبداللہ بن قیس بن عدی کے بارے میں نازل ہوئی، جبکہ حضور نبی مکرم ﷺ نے انہیں ایک سریہ میں (امیر بنا کر) بھیجا تھا۔ یعلیٰ نے سعید بن جبیر سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مجھے اس کی خبر دی ہے۔

2256۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْمَعُوا لَهُ وَيُطِيعُوا فَأَجَّجَ نَارًا وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَقْتَحِمُوا فِيهَا فَأَبَى قَوْمٌ أَنْ يَدْخُلُوهَا وَقَالُوا إِنَّمَا فَرَرْنَا مِنَ النَّارِ وَأَرَادَ قَوْمٌ أَنْ يَدْخُلُوهَا فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوهَا أَوْ دَخَلُوا فِيهَا لَمْ يَزَالُوا فِيهَا وَقَالَ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ

ابوعبدالرحمن سلمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور ان پر ایک آدمی کو امیر مقرر فرمایا اور اہل لشکر کو یہ حکم دیا کہ وہ اس کی بات سنیں اور اس کی اطاعت کریں۔ پس اس نے آگ جلوائی اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اس میں کود جائیں۔ پس کچھ لوگوں نے اس میں داخل ہونے سے انکار کیا اور کہا: ہم نے تو آگ سے فرار اختیار کیا ہے اور کچھ لوگوں نے یہ چاہا کہ وہ اس میں داخل ہو جائیں (کیونکہ امیر کی اطاعت اسی میں ہے۔) پس یہ خبر حضور نبی مکرم ﷺ تک پہنچی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ اس میں داخل ہو جاتے تو وہ اس میں مسلسل جلتے رہتے۔ اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کوئی اطاعت نہیں ہے۔ بلاشبہ اطاعت و پیروی نیکی میں ہے (یعنی امیر کی اطاعت تب تک لازم ہے جب تک اس کا فرمان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کے فرمان کے تابع رہے۔ اور جب امیر کی اطاعت سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی لازم آتی ہو تو پھر امیر کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کی جائے گی۔)

2257۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ

حضرت نافع نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کی ہے کہ آپ ﷺ

Marfat.com

نے فرمایا: مسلمان آدمی پر یہ حکم سننا اور تسلیم کرنا لازم ہے، چاہے وہ اسے پسند کرے یا ناپسند، جب تک کہ اسے معصیت اور گناہ کا حکم نہ دیا جائے اور جب اسے معصیت کا حکم دیا جائے تو پھر نہ سننا لازم ہے اور نہ اسے ماننا لازم ہے۔

2258۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مَالِكٍ مِنْ رَهْطِهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم سَرِيَّةً فَسَلَّحْتُ رَجُلًا مِنْهُمْ سَيْفًا فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ لَوْ رَأَيْتَ مَا لَامَنَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ أَعَجَزْتُمْ إِذْ بَعَثْتُ رَجُلًا مِنْكُمْ فَلَمْ يَمْضِ لِأَمْرِي أَنْ تَجْعَلُوا مَكَانَهُ مَنْ يَمْضِي لِأَمْرِي

حضرت عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام نے ایک دستہ بھیجا اور میں نے ان میں سے ایک آدمی کو تلوار کے ساتھ مسلح کیا۔ جب وہ لوٹ کر آیا، تو اس نے بتایا: اگر تو اس سرزنش (جھڑک) کو دیکھتا جو رسول اللہ علیہ السلام نے ہمیں فرمائی (تو یقینا تو متعجب ہوتا) آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم عاجز ہو گئے تھے کہ جب میں نے تم میں سے ایک آدمی کو (امیر بنا کر) بھیجا اور اس نے میرے حکم کو پورا نہیں کیا۔ تو تم اس کی جگہ ایسے آدمی کو امیر بنا لیتے جو میرے حکم کو پورا کرتا۔

فائدہ: اس ارشاد میں یہ تنبیہ کی جا رہی ہے کہ ایسے آدمی کو امیر نہیں رہنے دینا چاہئے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم علیہ السلام کا تابع فرمان نہ ہو۔

بَابُ مَا يُؤْمَرُ مِنِ انْضِمَامِ الْعَسْكَرِ وَسَعَتِهِ

لشکر کے جملہ افراد کے ایک ساتھ رہنے اور اس کی وسعت کا بیان

2259۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ وَيَزِيدُ بْنُ قُبَيْسٍ مِنْ أَهْلِ جَبَلَةَ سَاحِلِ حِمْصَ وَهَذَا لَفْظُ يَزِيدَ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَلَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ مُسْلِمَ بْنَ مِشْكَمٍ أَبَا عُبَيْدِ اللَّهِ يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلُوا مَنْزِلًا قَالَ عَمْرٌو كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم مَنْزِلًا تَفَرَّقُوا فِي الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِي هَذِهِ الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ إِنَّمَا ذَلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلَمْ يَنْزِلْ بَعْدَ ذَلِكَ مَنْزِلًا إِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ حَتَّى يُقَالَ لَوْ بُسِطَ عَلَيْهِمْ ثَوْبٌ لَعَمَّهُمْ

ابو ثعلبہ خشنی نے بیان کیا ہے کہ جب لوگ (مراد لشکر کے افراد ہیں) کسی منزل میں اترتے تھے اور حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ جب رسول اللہ علیہ السلام ایک منزل میں اترے تو وہ لوگ گھاٹیوں اور وادیوں میں بکھر گئے (یعنی علیحدہ علیحدہ ٹولیوں میں رہے) تو رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: بے شک تمہارا ان گھاٹیوں اور وادیوں میں متفرق ہونا یہ شیطان کی جانب سے ہے۔ پس اس کے بعد جب بھی آپ علیہ السلام کسی منزل میں اترتے تو لوگ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر رہتے تھے یہاں تک کہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ اگر ان پر ایک کپڑا (چادر) پھیلا دیا جائے تو وہ ان تمام کو ڈھانپ لے۔

فائدہ: یقینا اس میں کئی فوائد مضمر ہیں: ایک تو یہ انبوہ کثیر دشمن کو مرعوب کرنے کا سبب ہے۔ دوسرا ان میں سے کچھ

Marfat.com

آرام کر کے اور کچھ بیدار رہ کر اپنی حفاظت کا بہتر انتظام کر سکتے ہیں اور تیسرا حشرات الارض اور جنگلی درندوں سے بھی باحسن انداز میں دفاع کیا جا سکتا ہے۔ جبکہ علیحدہ علیحدہ رہنے میں ان میں سے کچھ بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس تفرقہ کی نسبت شیطان کی طرف کی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

2260۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَسِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخَثْعَمِيِّ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ مُجَاهِدٍ اللَّخْمِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ غَزْوَةَ كَذَا وَكَذَا فَضَيَّقَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ وَقَطَعُوا الطَّرِيقَ فَبَعَثَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ مُنَادِيًا يُنَادِي فِي النَّاسِ أَنَّ مَنْ ضَيَّقَ مَنْزِلًا أَوْ قَطَعَ طَرِيقًا فَلَا جِهَادَ لَهُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ أَسِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ مُجَاهِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ بِمَعْنَاهُ

حضرت سہل بن معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ فلاں فلاں غزوے میں شریک ہوا۔ پس لوگوں نے منازل (اترنے کی جگہیں) کو تنگ کر دیا اور راستے بند کر دیے۔ تو نبی اللہ ﷺ نے منادی کو بھیجا کہ وہ لوگوں میں جا کر یہ اعلان کرے کہ جس نے منزل کو تنگ کیا یا راستے کو بند کیا تو اس کا کوئی جہاد نہیں (یعنی اس جانب توجہ مبذول کرائی کہ یہ راستے فقط تمہارے لئے مختص نہیں بلکہ یہ عام لوگوں کی گزرگاہیں ہیں۔ اگر تم نے انہیں بند کر دیا تو گویا تم نے عام لوگوں کو مشقت میں مبتلا کیا اور ان سے راستے کا حق چھینا۔ تو ایسی حالت میں پھر تمہارا جہاد قبول نہیں ہوگا۔ معلوم ہوا کہ ہر حال میں حقوق العباد کا لحاظ رکھنا لازمی اور ضروری امر ہے۔ واللہ اعلم)۔

عمرو بن عثمان اور بقیہ نے اوزاعی عن اسید بن عبد الرحمن عن فروۃ بن مجاہد عن سہل بن معاذ عن ابیہ کی سند سے بیان کیا کہ ہم نے حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ مل کر جہاد کیا۔ آگے اسی طرح حدیث بیان کی۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ تَمَنِّي لِقَاءِ الْعَدُوِّ (اسکا بیان کہ دشمن کے ساتھ ٹکرانے کی تمنا کرنا مکروہ ہے)

2261۔ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مَعْمَرٍ وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى حِينَ خَرَجَ إِلَى الْحَرُورِيَّةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا الْعَدُوَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللَّهَ تَعَالَى الْعَافِيَةَ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ

سالم ابو النضر جو کہ عمر بن عبید اللہ بن معمر کا آزاد کردہ غلام تھا اور عبد اللہ بن ابی اوفی کا کاتب تھا، اس نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف لکھا جبکہ وہ حروریہ کے ساتھ جنگ کے لئے نکلے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان دنوں میں سے ایک دن جب کہ آپ دشمن کے مقابلے میں تھے، فرمایا: اے لوگو! دشمن کے ساتھ ٹکرانے اور مقابلہ کرنے کی تمنا نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے عافیت کی التجا کرو اور جب تم ان سے ملو (یعنی دشمن سے مقابلہ کرو) تو پھر صبر کرو (یعنی حوصلے کے ساتھ

Marfat.com

ڈٹ کر مقابلہ کرو) اور یہ جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے۔ پھر یہ دعا مانگی: اے اللہ، کتاب کو نازل کرنے والے، بادل کو چلانے والے، دشمن کے گروہوں کو شکست سے دوچار کرنے والے! انہیں شکست سے دوچار کر دے اور ان کے مقابلے میں ہماری مدد فرما اور ان پر ہمیں غلبہ عطا فرما۔

فائدہ: چونکہ جنگ ایک آزمائش اور مصیبت ہے اس لئے عمداً اس میں گرفتار ہونے کی تمنا اور آرزو نہیں کرنی چاہیے۔ کیا معلوم آزمائش کی ان ساعتوں میں ثبات واستقلال حاصل رہے یا نہ رہے۔ اس لئے آزمائش سے معافی کی ہی درخواست کرنی چاہیے۔ ہاں اگر جنگ مسلط کر دی جائے تو پھر بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہوئے میدان سے بھاگنا بندۂ مومن کی شان نہیں۔ اس لیے پھر اتنی جرأت ہونی چاہیے کہ جان جائے تو جائے لیکن وطن اور دین پر آنچ نہ آنے پائے۔

بَابُ مَا يُدْعَى عِنْدَ اللِّقَاءِ (اس دعا کا بیان جو دشمن سے مقابلے کے وقت کی جائے)

2262۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا غَزَا قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ عَضُدِي وَنَصِيرِي بِكَ أَحُولُ وَبِكَ أَصُولُ وَبِكَ أُقَاتِلُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ میں ہوتے تو اس طرح دعا مانگتے: ''اے اللہ! تو ہی میری قوت بازو ہے اور میرا معاون ومددگار ہے۔ تیری توفیق سے ہی میں چلتا پھرتا ہوں، تیری تائید سے ہی میں حملہ کرتا ہوں اور تیری مدد ونصرت کے سبب ہی میں جہاد کرتا ہوں۔

بَابٌ فِي دُعَاءِ الْمُشْرِكِينَ (مشرکین کو دعوت اسلام دینے کا بیان)

2263۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنْ دُعَاءِ الْمُشْرِكِينَ عِنْدَ الْقِتَالِ فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ وَقَدْ أَغَارَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّونَ وَأَنْعَامُهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبَى سَبْيَهُمْ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي بِذَلِكَ عَبْدُ اللهِ وَكَانَ فِي ذَلِكَ الْجَيْشِ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا حَدِيثٌ نَبِيلٌ رَوَاهُ ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ وَلَمْ يُشْرِكْهُ فِيهِ أَحَدٌ[1]

ابن عون نے بیان کیا ہے کہ میں نے نافع کی طرف لکھا اور میں نے ان سے قتال کے وقت مشرکین کو دعوت اسلام دینے کے بارے پوچھا۔ تو انہوں نے میری طرف لکھا کہ ایسا کرنا ابتدائے اسلام میں تھا اور بعد ازاں حضور نبی مکرم ﷺ نے بنی مصطلق پر (ایسے وقت میں) حملہ کیا کہ وہ غافل تھے اور وہ اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے تھے۔ پس آپ ﷺ نے ان کے جنگجوؤں کو قتل کر دیا اور دوسروں کو قیدی بنا لیا اور اسی دن آپ ﷺ کو جویریہ بنت حارث بھی ملیں۔ اسی طرح مجھ سے عبد اللہ نے بیان کیا ہے اور وہ اس لشکر میں شریک تھے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ حدیث نبیل ہے۔ اسے ابن عون نے نافع سے

1۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

Marfat.com

روایت کیا ہے اور کوئی اس میں ان کے ساتھ شریک نہیں۔

2264۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُغِيرُ عِنْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَكَانَ يَتَسَمَّعُ فَإِذَا سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَإِلَّا أَغَارَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ صبح کی نماز کے وقت حملہ کرتے تھے اور آپ غور سے سنتے تھے۔ پس جب آپ ﷺ اذان کی آواز سن لیتے تو پھر رک جاتے (اور حملہ نہ کرتے) ورنہ حملہ کر دیتے۔

2265۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ مُسَاحِقٍ عَنِ ابْنِ عِصَامٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا أَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوا أَحَدًا

ابن عصام مزنی نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک سریہ میں بھیجا اور فرمایا: جب تم کسی مسجد کو دیکھ لو تو مؤذن کی آواز سنو (یعنی اذان کی آواز تمہارے کانوں میں پڑے) تو تم کسی کو قتل نہ کرو (یعنی مسجد اور اذان اس آبادی کے مسلمان ہونے کی علامت ہے۔)

بَابُ الْمَكْرِ فِي الْحَرْبِ (دوران جنگ خاص تدبیر کرنے کا بیان)

2266۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو رضی الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الْحَرْبُ خُدَعَةٌ

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنگ خفیہ تدبیر (یعنی دھوکہ دہی) ہے۔

2267۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْرٍ(1) عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ غَزْوَةً وَرَّى غَيْرَهَا وَكَانَ يَقُولُ الْحَرْبُ خَدْعَةٌ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَجِئْ بِهِ إِلَّا مَعْمَرٌ يُرِيدُ قَوْلَهُ الْحَرْبُ خَدْعَةٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِنَّمَا يُرْوَى مِنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ وَمِنْ حَدِيثِ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ(2)

عبدالرحمن بن کعب بن مالک نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ جب کسی غزوہ کا ارادہ فرماتے تو آپ توریہ استعمال کرتے (یعنی جس جانب جنگ کے لیے جانا ہوتا اس کی بجائے دوسری جہت کا اظہار کرتے اور معین جگہ کا ذکر نہ کرتے) اور فرماتے تھے: جنگ ایک خفیہ تدبیر ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسے صرف معمر نے بیان کیا ہے اسی اسناد کے ساتھ اور مراد آپ کا یہ قول ہے: "الحرب خدعة" اور اسے عمرو بن دینار عن جابر کی حدیث سے اور معمر عن ہمام بن منبہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا جاتا ہے۔

1۔ ایک نسخہ میں ابن ابی ثور ہے۔
2۔ قال ابوداؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

Marfat.com

بَاب فِي الْبَيَاتِ (رات کو چھاپہ مارنے کا بیان)

2268۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ وَأَبُو عَامِرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْنَا أَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَغَزَوْنَا نَاسًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَبَيَّتْنَاهُمْ نَقْتُلُهُمْ وَكَانَ شِعَارُنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ أَمِتْ أَمِتْ قَالَ سَلَمَةُ فَقَتَلْتُ بِيَدِي تِلْكَ اللَّيْلَةَ سَبْعَةَ أَهْلِ أَبْيَاتٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

ایاس بن سلمہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرمایا اور ہم نے مشرک لوگوں کے ساتھ جہاد کیا۔ پھر ہم نے ان پر شب خون مارا اور انہیں قتل کرنے لگے اور اس رات ہمارا شعار امت امت تھا۔ حضرت سلمہ نے بیان کیا ہے کہ اس رات میں نے اپنے ہاتھ سے مشرکین کے سات گھرانوں کے افراد کو قتل کیا۔

بَاب فِي لُزُومِ السَّاقَةِ (قائد کے لیے ساقہ کو لازم پکڑنے کا بیان)

2269۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ شَوْكَرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُمْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيرِ فَيُزْجِي الضَّعِيفَ وَيُرْدِفُ وَيَدْعُو لَهُمْ

حضرت ابوالزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے انہیں یہ حدیث بیان کی ہے اور کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں (لشکر کے) پیچھے والے حصہ میں چلتے تھے اور (اگر کسی کی سواری) کمزور ہوتی تو اسے ہانک دیتے تھے اور (بوقت ضرورت کمزور آدمی کو) اپنے پیچھے سوار کر لیتے تھے اور (اہل لشکر کے لیے) دعا فرماتے تھے۔

بَاب عَلَى مَا يُقَاتَلُ الْمُشْرِكُونَ (اس کا بیان کہ مشرکین سے کس پر قتال کیا جائے گا)

2270۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوهَا مَنَعُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کرتا رہوں۔ یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہنے لگیں اور جب انہوں نے یہ کہہ دیا تو انہوں نے اپنے خون اور اپنے مال مجھ سے محفوظ کر لیے، سوائے ان کے حق کے (یعنی اگر وہ کسی کو ناحق قتل کریں گے یا کسی کا مال چرائیں گے تو پھر بدلے میں انہیں بھی قتل کیا جائے گا اور ان کا مال بھی لیا جائے گا) اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔

2271۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالَقَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنْ يَسْتَقْبِلُوا قِبْلَتَنَا وَأَنْ يَأْكُلُوا ذَبِيحَتَنَا وَأَنْ يُصَلُّوا صَلَاتَنَا فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا

Marfat.com

لِلْمُسْلِمِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ الْمُشْرِكِينَ بِمَعْنَاهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے لڑتا رہوں۔ یہاں تک کہ وہ یہ شہادت دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور یہ کہ وہ ہمارے قبلہ کی طرف منہ کریں اور ہمارے ذبح کیے ہوئے جانور کا گوشت کھائیں اور وہ ہماری نماز کی طرح نماز پڑھیں۔ پس جب انہوں نے یہ سب کرلیا تو پھر ان کے خون اور ان کے مال ہم پر حرام ہیں مگر کسی حق کے ساتھ۔ پھر ان کے لیے وہ تمام حقوق ہیں جو مسلمانوں کے لیے ہیں اور ان پر وہ تمام فرائض اور ذمہ داریاں ہیں جو مسلمانوں پر ہیں۔

سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب نے حمید الطویل سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مشرکین سے قتال کروں۔ آگے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

2272۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ سَرِيَّةً إِلَى الْحُرَقَاتِ فَنَذِرُوا بِنَا فَهَرَبُوا فَأَدْرَكْنَا رَجُلًا فَلَمَّا غَشِينَاهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فَضَرَبْنَاهُ حَتَّى قَتَلْنَاهُ فَذَكَرْتُهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَنْ لَكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا قَالَهَا مَخَافَةَ السِّلَاحِ قَالَ أَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ حَتَّى تَعْلَمَ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ قَالَهَا أَمْ لَا مَنْ لَكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَا زَالَ يَقُولُهَا حَتَّى وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أُسْلِمْ إِلَّا يَوْمَئِذٍ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک چھوٹے سے لشکر کی صورت میں حرقات (مراد بنی جہینہ کے چند قبائل ہیں) کی طرف بھیجا۔ تو وہ ہمارے بارے میں پہلے آگاہ ہو گئے اور خوف کے مارے بھاگ گئے۔ تو ہم نے ان میں سے ایک آدمی کو پالیا۔ پس جب ہم نے اسے خوب اپنی گرفت میں لے لیا تو اس نے پڑھا: لا الہ الا اللہ۔ پھر ہم نے اسے خوب مارا، یہاں تک کہ ہم نے اسے قتل کر دیا۔ تو میں نے اس کا ذکر حضور نبی کریم ﷺ سے کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لا الہ الا اللہ کے مقابلے میں تیرے لئے کون معاون اور نجات دہندہ ہوگا (یعنی جب لا الہ الا اللہ قیامت کے دن متشکل صورت میں تیرا مخاصم بن کر سامنے آئے گا تو پھر تیرا مددگار کون ہوگا؟) تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ اس نے کلمہ ہتھیار کے خوف اور ڈر کی وجہ سے پڑھا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھا کہ تو نے جان لیا، اس نے اس وجہ سے کلمہ پڑھا ہے یا نہیں۔ قیامت کے دن لا الہ الا اللہ کے سامنے تیرا کون معاون ہوگا؟ آپ ﷺ مسلسل یہی جملہ کہتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے یہ پسند کیا کہ میں آج کے دن ہی اسلام قبول کرتا (اور اس گناہ سے محفوظ رہتا)۔

2273۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيٍّ

Marfat.com

بْنِ الْخِيَارِ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَقَاتَلَنِي فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ ثُمَّ لَاذَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ فَقَالَ أَسْلَمْتُ لِلّٰهِ أَفَأَقْتُلُهُ يَا رَسُولَ اللهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَا تَقْتُلْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ قَطَعَ يَدِي قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَأَنْتَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ

عبیداللہ بن عدی بن خیار نے حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اسے بتایا کہ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! علیہ السلام آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر میں کفار میں سے کسی آدمی سے ملوں اور پھر وہ میرے ساتھ لڑنے لگے اور تلوار کے ساتھ میرا ایک ہاتھ کاٹ دے۔ پھر وہ مجھ سے درخت کے پیچھے چھپ جائے اور کہے: میں اللہ تعالیٰ کے لیے اسلام لے آیا۔ تو یارسول اللہ! علیہ السلام کیا اس کے یہ کہنے کے بعد میں اسے قتل کرسکتا ہوں؟ تو رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: تو اسے قتل نہ کر۔ تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! علیہ السلام اس نے تو میرا ہاتھ کاٹ دیا ہے۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے (دوبارہ) فرمایا: تو اسے قتل نہ کر۔ کیونکہ اگر تو نے اسے قتل کیا، تو وہ تیرے مرتبہ میں ہو جائے گا جس میں تو اسے قتل کرنے سے پہلے تھا اور تو اس کے مرتبہ میں ہو جائے گا جس میں وہ یہ کلمہ کہنے سے پہلے تھا (یعنی جس طرح وہ یہ کلمہ کہنے سے پہلے اپنے کفر کے سبب مباح الدم تھا اسی طرح تو اسے قتل کرنے کے بعد قصاصاً مباح الدم ہو جائے گا اور جس طرح تو اسے قتل کرنے سے پہلے معصوم الدم تھا اسی طرح وہ کلمہ پڑھنے کے بعد معصوم الدم ہو گیا۔ لہٰذا اسے قتل کرنے سے قصاص واجب ہو جائے گا)۔

بَاب النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ مَنْ اعْتَصَمَ بِالسُّجُودِ

جنہوں نے سجود کے ساتھ پناہ لی انہیں قتل کرنے کی ممانعت

2274۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم سَرِيَّةً إِلَى خَثْعَمٍ فَاعْتَصَمَ نَاسٌ مِنْهُمْ بِالسُّجُودِ فَأَسْرَعَ فِيهِمُ الْقَتْلَ قَالَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَأَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ يُقِيمُ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ لِمَ قَالَ لَا تَرَايَا نَارَاهُمَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ هُشَيْمٌ وَمَعْمَرٌ وَخَالِدٌ الْوَاسِطِيُّ وَجَمَاعَةٌ لَمْ يَذْكُرُوا جَرِيرًا

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے خثعم کی طرف ایک سریہ بھیجا۔ تو ان میں سے کچھ لوگوں نے سجود کے ساتھ پناہ لی۔ (یہ وہ لوگ تھے جو اسلام قبول کر چکے تھے لیکن مشرک لوگوں کے ساتھ رہ رہے تھے اور اپنے اسلام کو ابھی تک ظاہر نہ کیا تھا۔ تو اب نماز کی مثل سجدے کر کے اپنے اسلام لانے پر عملی شہادت پیش کی۔) لیکن ان لوگوں نے انہیں بھی تیزی سے قتل کر دیا۔ پھر یہ خبر حضور نبی کریم علیہ السلام تک پہنچی۔ تو آپ نے ان مقتولوں کے ورثاء کے لئے نصف دیت کا انہیں حکم دیا اور فرمایا: میں ہر اس مسلمان سے بری الذمہ ہوں جو مشرکوں کے درمیان رہتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ! علیہ السلام کیوں؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان دونوں (یعنی مسلم اور مشرک) کی آگ ایک دوسرے کو نہیں

Marfat.com

دیکھ سکتی (یعنی جب اللہ تعالیٰ نے دونوں کے داروں میں فرق کیا ہے تو پھر یہ دونوں ایک ساتھ نہیں رہ سکتے۔ حتیٰ کہ اتنی دوری ہونی چاہئے کہ اگر ایک کے گھر میں آگ جلے تو اس کی روشنی دوسرے کے گھر تک نہ پہنچے یا اس کے گھر سے وہ نہ دکھائی دے)

ابوداؤد نے کہا ہے: اسے ہشیم، معمر، خالد الواسطی اور ایک جماعت نے روایت کیا ہے اور انہوں نے جریر کا ذکر نہیں کیا۔

بَابٌ فِي التَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ (جنگ کے دن پیٹھ پھیر کر بھاگنے کا بیان)

2275۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خِرِّيتٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَزَلَتْ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ حِينَ فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَفِرَّ وَاحِدٌ مِنْ عَشَرَةٍ ثُمَّ إِنَّهُ جَاءَ تَخْفِيفٌ فَقَالَ الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ قَرَأَ أَبُو تَوْبَةَ إِلَى قَوْلِهِ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ قَالَ فَلَمَّا خَفَّفَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ مِنَ الْعِدَّةِ نَقَصَ مِنَ الصَّبْرِ بِقَدْرِ مَا خَفَّفَ عَنْهُمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی: (ترجمہ) ''اگر تم میں سے بیس آدمی صبر کرنے والے ہوں تو وہ دو سو کافروں پر غالب ہوں گے''۔ تو مسلمانوں پر یہ حکم شاق گزرا، جب اللہ تعالیٰ نے ان پر یہ فرض کر دیا کہ دس کے مقابلے سے ایک نہ بھاگے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس میں تخفیف فرمائی اور ارشاد فرمایا: ''اب اللہ تعالیٰ نے تم سے (اس بوجھ کو) ہلکا کر دیا اور جان لیا کہ تم میں ضعف اور کمزوری ہے۔ پس اگر تم میں سے سو صبر کرنے والے ہوں گے تو وہ دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں سے ہزار ہوں گے تو وہ دو ہزار پر غالب آئیں گے اللہ تعالیٰ کے اذن سے''۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے ان سے تعداد میں تخفیف فرما دی تو اتنی مقدار (ان میں) صبر بھی کم کر دیا جتنی مقدار میں ان سے تخفیف کی (تو اس سے معلوم ہوا کہ مشقت و مصیبت کی مقدار کے برابر اللہ تعالیٰ بندۂ مومن میں قوت برداشت اور صبر و استقلال بھی پیدا فرما دیتا ہے۔)

2276۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ مِنْ سَرَايَا رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً فَكُنْتُ فِيمَنْ حَاصَ قَالَ فَلَمَّا بَرَزْنَا قُلْنَا كَيْفَ نَصْنَعُ وَقَدْ فَرَرْنَا مِنَ الزَّحْفِ وَبُؤْنَا بِالْغَضَبِ فَقُلْنَا نَدْخُلُ الْمَدِينَةَ فَنَتَثَبَّتُ فِيهَا وَنَذْهَبُ وَلَا يَرَانَا أَحَدٌ قَالَ فَدَخَلْنَا فَقُلْنَا لَوْ عَرَضْنَا أَنْفُسَنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَإِنْ كَانَتْ لَنَا تَوْبَةٌ أَقَمْنَا وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ ذَهَبْنَا قَالَ فَجَلَسْنَا لِرَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَلَمَّا خَرَجَ قُمْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا نَحْنُ الْفَرَّارُونَ فَأَقْبَلَ إِلَيْنَا فَقَالَ لَا بَلْ أَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ قَالَ فَدَنَوْنَا فَقَبَّلْنَا يَدَهُ فَقَالَ إِنَّا فِئَةُ الْمُسْلِمِينَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ وہ رسول اللہ علیہ السلام کے سرایا میں سے ایک سریہ میں شامل تھے۔ پس کچھ لوگ شکست خوردہ ہو کر بھاگ نکلے اور میں بھی ان بھاگنے والوں میں سے تھا اور جب ہم ظاہر ہوئے تو ہم نے کہا: ہم کیا کریں حالانکہ ہم میدان جہاد سے فرار ہوئے ہیں اور ہم (اللہ تعالیٰ کے) غضب کی طرف لوٹے ہیں۔ تو ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ ہم (رات کے وقت) مدینہ طیبہ میں داخل ہوں گے اور وہیں ٹھہرے رہیں گے اور پھر کہیں (دوسرے جہاد میں) چلے

Marfat.com

جائیں گے اور ہمیں کوئی بھی نہیں دیکھے گا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: پس ہم مدینہ طیبہ میں داخل ہو گئے اور ہم نے کہا: (کیا ہی اچھا ہو) اگر ہم اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ پر پیش کر دیں۔ سو اگر ہماری توبہ قبول ہو گئی تو ہم یہاں ٹھہرے رہیں گے اور اگر فیصلہ اس کے سوا ہوا (یعنی ہماری توبہ قبول نہ ہوئی) تو ہم کہیں چلے جائیں گے۔ چنانچہ ہم رسول اللہ ﷺ کی (انتظار میں) نماز فجر سے پہلے بیٹھ گئے۔ پس جب آپ ﷺ باہر تشریف لائے تو ہم کھڑے ہو گئے۔ آپ کی طرف بڑھے اور عرض کی: ہم سب (میدان جہاد سے فرار ہونے والے ہیں)۔ تو آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ تم تو پلٹ کر پھر حملہ کرنے والے ہو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پھر ہم آپ ﷺ کے اور قریب ہوئے اور ہم نے آپ کے دست مبارک کو بوسہ دیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ میں مسلمانوں کی جائے پناہ ہوں (اور ان کی مرکزی فوج ہوں۔ معلوم ہوا کہ دست بوسی سنت صحابہ کرام ہے)۔

2277۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَزَلَتْ فِي يَوْمِ بَدْرٍ وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت غزوۂ بدر کے دن نازل ہوئی: وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ (جو شخص میدان جنگ سے اپنی پیٹھ پھیر کر بھاگے تو اس پر اللہ کا غضب ہو)۔

بَابٌ فِي الْأَسِيرِ يُكْرَهُ عَلَى الْكُفْرِ (ایسے مسلمان قیدی کا بیان جسے کفر پر مجبور کیا جائے)

2278۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ وَخَالِدٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا أَلَا تَدْعُو اللَّهَ لَنَا فَجَلَسَ مُحْمَرًّا وَجْهُهُ فَقَالَ قَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ يُؤْخَذُ الرَّجُلُ فَيُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ يُؤْتَى بِالْمِنْشَارِ فَيُجْعَلُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُجْعَلُ فِرْقَتَيْنِ مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ عَظْمِهِ مِنْ لَحْمٍ وَعَصَبٍ مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَاللَّهِ لَيُتِمَّنَّ اللَّهُ هَذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَحَضْرَمَوْتَ مَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ تَعَالَى وَالذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ وَلَكِنَّكُمْ تَعْجَلُونَ

حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے درآنحالیکہ آپ ﷺ کعبہ معظمہ کے سائے میں چادر پر تکیہ لگائے تشریف فرما تھے۔ پس ہم نے آپ ﷺ کی بارگاہ میں شکوہ کیا اور عرض کی: کیا آپ ہمارے لئے مدد طلب نہیں کریں گے، کیا آپ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کریں گے؟ (یہ سن کر) آپ ﷺ سیدھے بیٹھ گئے، آپ کا چہرہ مقدس (غصے کے سبب) سرخ ہو گیا اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ جو تم سے پہلے تھے کبھی ان میں سے کسی آدمی کو پکڑ لیا جاتا اور زمین میں اس کے لیے گڑھا کھودا جاتا پھر آرا لایا جاتا اور اسے اس کے سر پر رکھ دیا جاتا اور اسے دو حصوں میں چیر کر رکھ دیا جاتا۔ (لیکن یہ سزا بھی) اسے اپنے دین سے نہ پھیر سکتی اور کبھی کسی پر لوہے کی کنگھیاں چلا دی جاتیں جو بدن کی ہڈیوں کے سوا گوشت اور پٹھوں وغیرہ کو کاٹ دیتیں۔ لیکن یہ عمل بھی اسے اپنے دین سے نہ پھیر سکتا۔ قسم

Marfat.com

بخدا! اللہ تعالیٰ ضرور بہ ضرور اس امر کو (دین کو) مکمل فرمائے گا۔ یہاں تک کہ ایک گھوڑ سوار (مسافر) صنعاء سے حضرموت تک اکیلے سفر کرے گا اور اسے اللہ تعالیٰ اور اپنے ریوڑ پر بھیڑیے کے خوف کے سوا کوئی خوف نہیں ہوگا۔ لیکن تم بہت جلدی کرتے ہو (یعنی صبر وتحمل سے کام لو۔ تم پر آنے والی مشقت اور اذیت فقط تمہارے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ تم سے پہلے آنے والے لوگوں پر اس سے کہیں زیادہ اذیت ناک آزمائشیں گزر چکی ہیں)۔

بَابٌ فِي حُكْمِ الْجَاسُوسِ إِذَا كَانَ مُسْلِمًا (جاسوس کے حکم کا بیان جبکہ وہ مسلمان ہو)

2279۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو حَدَّثَهُ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ وَكَانَ كَاتِبًا لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَا وَالزُّبَيْرُ وَالْمِقْدَادُ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا تَتَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا هَلُمِّي الْكِتَابَ قَالَتْ مَا عِنْدِي مِنْ كِتَابٍ فَقُلْتُ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَإِذَا هُوَ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ مَا هَذَا يَا حَاطِبُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ فَإِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَإِنَّ قُرَيْشًا لَهُمْ بِهَا قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ بِمَكَّةَ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ أَنْ أَتَّخِذَ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ قَرَابَتِي بِهَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ مَا كَانَ بِي مِنْ كُفْرٍ وَلَا ارْتِدَادٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ انْطَلَقَ حَاطِبٌ فَكَتَبَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ قَدْ سَارَ إِلَيْكُمْ وَقَالَ فِيهِ قَالَتْ مَا مَعِي كِتَابٌ[1]، فَانْتَحَيْنَاهَا فَمَا وَجَدْنَا مَعَهَا كِتَابًا فَقَالَ عَلِيٌّ وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ لَأَقْتُلَنَّكِ أَوْ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

عبید اللہ بن ابی رافع جو کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے کاتب تھے، نے بیان کیا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے سنا ہے کہ انہوں نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے، حضرت زبیر اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہم کو بھیجا اور فرمایا: تم چلتے چلو یہاں تک کہ تم روضہ خاخ (مکہ اور مدینہ منورہ کے مابین ایک جگہ کا نام ہے) پہنچ جاؤ۔ تو وہاں ایک ہودج نشین عورت ہوگی۔ اس کے پاس ایک خط ہے۔ تم اس سے وہ لے آؤ۔ چنانچہ ہم چل پڑے۔ ہمارے گھوڑے ہمیں لے کر دوڑتے رہے یہاں تک کہ ہم روضہ خاخ آ پہنچے۔ تو ہم نے وہاں ایک ہودج نشین عورت کو پالیا۔ تو ہم نے اسے کہا: خط نکالو۔ اس نے کہا: میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ چنانچہ میں نے اسے کہا تو یقیناً خط نکال کر دے گی یا ہم تیرے کپڑے (تلاشی لینے کے لیے) اتار پھینکیں گے (یعنی ہم تیری جامہ تلاشی کریں گے)۔ تو اس نے اپنے سر کے جوڑے (گندھے

1۔ ایک نسخہ میں مِنْ كِتَابٍ ہے۔

Marfat.com

ہوئے بال) سے وہ خط نکال دیا۔ پس وہ لے کر حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آ گئے تو وہ خط حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کی جانب سے مشرکین کے کچھ لوگوں کی طرف تھا جس میں وہ انہیں رسول اللہ ﷺ کے کچھ امور کے بارے (مراد مکہ مکرمہ کو فتح کرنے کی تیاری اور پروگرام کے بارے) خبر دے رہے تھے۔ تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اے حاطب! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: یارسول اللہ! ﷺ آپ میرے بارے میں کوئی جلدی فیصلہ نہ فرمائیے (بلکہ میری بات سنیے پھر انہوں نے بیان کیا) چونکہ میں ایک ایسا آدمی ہوں جو قریش کے ساتھ باہر سے ملا ہوا تھا (یعنی ان کا حلیف تھا) میں قریش میں سے نہ تھا۔ اور قریش کے ہاں رشتہ دار موجود ہیں اور اسی قرابت کی بنا پر وہ ان کے اہل وعیال کی مکہ مکرمہ میں حفاظت کرتے ہیں۔ جب کہ میرے لیے ایسی (کوئی سہولت اور رشتہ داری) میسر نہیں۔ تو میں نے یہ پسند کیا کہ میں ان پر کوئی احسان کر دوں جس کے سبب وہ میرے رشتہ داروں کی حفاظت اور دیکھ بھال کرتے رہیں۔ قسم بخدا! یارسول اللہ! ﷺ میرے دل میں کفر اور ارتداد کا کوئی تصور تک نہیں ہے۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نے تمہارے سامنے سچ کہا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ مجھے اجازت فرمائیے، میں اس منافق کی گردن مار دوں (یعنی اسے قتل کر دوں)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ غزوۂ بدر میں حاضر تھا اور کیا تم جانتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ اہل بدر پر خوب مطلع ہے۔ اس کے باوجود اس نے فرمایا ہے: تم جو چاہو عمل کرو، میں نے تمہاری مغفرت فرما دی ہے۔

وہب بن بقیہ نے خالد عن حصین عن سعد بن عبیدہ عن ابی عبدالرحمن السلمی عن علی رضی اللہ عنہ کی سند سے یہ قصہ بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ حاطب چلے اور انہوں نے اہل مکہ کی طرف یہ خط لکھا (یہاں انطلاق سے مراد یا تو مجلس سے گھر کی طرف چلنا ہے یا پھر لکھنے کی تیاری کرنا مراد ہے) کہ محمد مصطفی ﷺ نے تمہاری طرف آنے (یعنی تم پر حملہ کرنے) کا قصد کر لیا ہے۔ اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ اس عورت نے کہا: میرے پاس خط نہیں ہے۔ پس ہم نے اس کا اونٹ بٹھالیا اور ہم نے اس کے پاس کوئی خط نہ پایا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے! میں تجھے ضرور بہ ضرور قتل کروں گا یا پھر تو خط نکال کر دے گی۔ آگے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ میں حضور نبی رحمت ﷺ کی عظمت وشان اطلاع علی الغیب، رب کریم کی بارگاہ میں اصحاب بدر کی قدر ومنزلت اور عذر صحیح تسلیم کرنے کی طرف اشارات موجود ہیں)۔

بَابٌ فِي الْجَاسُوسِ الذِّمِّيِّ (ذمی جاسوس کے بیان میں)

2280۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُحَبَّبٍ أَبُو هَمَّامٍ الدَّلَّالُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ عَنْ فُرَاتِ بْنِ حَيَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِهِ وَكَانَ عَيْنًا لِأَبِي سُفْيَانَ وَكَانَ حَلِيفًا لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَمَرَّ بِحَلْقَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ يَقُولُ إِنِّي مُسْلِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ مِنْكُمْ رِجَالًا نَكِلُهُمْ إِلَى إِيمَانِهِمْ مِنْهُمْ فُرَاتُ بْنُ حَيَّانَ

فرات بن حیان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے قتل کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ وہ ابوسفیان کا جاسوس تھا اور

Marfat.com

انصار میں سے ایک آدمی کا حلیف تھا۔ وہ انصار کی ایک جماعت کے پاس سے گزرا۔ تو اس نے کہا: میں مسلمان ہوں، پس انصاری آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ یہ کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک تم میں سے کچھ لوگ ہیں کہ ہم انہیں ان کے ایمان کے سپرد کرتے ہیں (یعنی ان کے دعویٰ ایمان کو قبول کرتے ہیں)۔ ان میں سے فرات بن حیان بھی ہے۔

بَابٌ فِي الْجَاسُوسِ الْمُسْتَأْمَنِ (مستامن جاسوس کا بیان)

2281۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنِ ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ عَيْنٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَهُوَ فِي سَفَرٍ فَجَلَسَ عِنْدَ أَصْحَابِهِ ثُمَّ انْسَلَّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اطْلُبُوهُ فَاقْتُلُوهُ قَالَ فَسَبَقْتُهُمْ إِلَيْهِ فَقَتَلْتُهُ وَأَخَذْتُ سَلَبَهُ فَنَفَّلَنِي إِيَّاهُ

ابن سلمہ بن اکوع نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا: مشرکین کی جانب سے ایک جاسوس حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آیا، درآنحالیکہ آپ ﷺ سفر میں تھے۔ پس وہ آپ ﷺ کے صحابہ کرام کے پاس بیٹھ گیا اور پھر وہاں سے کھسک گیا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اسے تلاش کرو اور اسے قتل کر دو۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے لوگوں سے آگے نکل کر اسے پالیا اور اسے قتل کر دیا اور اس سے چھینا ہوا مال بھی لے لیا۔ تو پھر آپ ﷺ نے وہ مال مجھے ہی عطا فرما دیا۔

2282۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ هَاشِمَ بْنَ الْقَاسِمِ وَهِشَامًا حَدَّثَاهُمْ قَالَا حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ[1] قَالَ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ هَوَازِنَ قَالَ فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَتَضَحَّى وَعَامَّتُنَا مُشَاةٌ وَفِينَا ضَعَفَةٌ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ فَانْتَزَعَ طَلَقًا مِنْ حَقْوِ الْبَعِيرِ فَقَيَّدَ بِهِ جَمَلَهُ ثُمَّ جَاءَ يَتَغَدَّى مَعَ الْقَوْمِ فَلَمَّا رَأَى ضَعَفَتَهُمْ وَرِقَّةَ ظَهْرِهِمْ خَرَجَ يَعْدُو إِلَى جَمَلِهِ فَأَطْلَقَهُ ثُمَّ أَنَاخَهُ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ خَرَجَ يَرْكُضُهُ وَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِنْ أَسْلَمَ عَلَى نَاقَةٍ وَرْقَاءَ هِيَ أَمْثَلُ ظَهْرِ الْقَوْمِ قَالَ فَخَرَجْتُ أَعْدُو فَأَدْرَكْتُهُ وَرَأْسُ النَّاقَةِ عِنْدَ وَرِكِ الْجَمَلِ وَكُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ النَّاقَةِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتَّى كُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ الْجَمَلِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتَّى أَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ فَأَنَخْتُهُ فَلَمَّا وَضَعَ رُكْبَتَهُ بِالْأَرْضِ اخْتَرَطْتُ سَيْفِي فَأَضْرِبُ رَأْسَهُ فَنَدَرَ فَجِئْتُ بِرَاحِلَتِهِ وَمَا عَلَيْهَا أَقُودُهَا فَاسْتَقْبَلَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي النَّاسِ مُقْبِلًا فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ فَقَالُوا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ فَقَالَ لَهُ سَلَبُهُ أَجْمَعُ قَالَ هَارُونُ هَذَا لَفْظُ هَاشِمٍ

حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میرے باپ نے مجھے بتایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ ہوازن میں شریک ہوا۔ اس دوران کہ ہم ایک دن چاشت کے وقت کھانا کھا رہے تھے اور ہم میں سے عام لوگ پیدل تھے اور ہم میں کمزور لوگ بھی تھے کہ اچانک سرخ اونٹ پر بیٹھ کر ایک آدمی آیا اور اس نے اونٹ کی کمر سے ایک رسی کھینچ کر نکالی

1۔ ایک نسخہ میں عکرمہ بن عمار ہے۔

Marfat.com

اور اس کے ساتھ اپنے اونٹ کو باندھ دیا پھر آگے آیا اور قوم کے ساتھ مل کر کھانا کھانے لگا۔ پس جب اس نے (ہمارے لشکر کے) کمزور لوگوں اور سواریوں کی کمی کو دیکھ لیا تو وہ دوڑتے ہوئے اپنے اونٹ کی طرف نکلا اور اسے کھولا۔ پھر اسے بٹھایا اور اس پر بیٹھ گیا۔ پھر اسے دوڑاتے ہوئے نکل گیا اور بنی اسلم میں سے ایک آدمی نے اپنی اونٹنی پر اس کا پیچھا کیا۔ اس کی اونٹنی کا رنگ مٹیالہ تھا اور وہ تمام لشکریوں کی سواریوں سے عمدہ (اور سبک رفتار) تھی۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں بھی دوڑتے ہوئے (اس کے پیچھے) نکلا۔ پس میں نے اسے اس حال میں پایا کہ (صحابی کی) اونٹنی کا سر (مشرک کے) اونٹ کی سرین کے قریب تھا اور میں (صحابی کی) اونٹنی کی سرین کے قریب تھا۔ پھر میں آگے بڑھ گیا یہاں تک کہ میں نے اونٹ کی نکیل کو پکڑ لیا اور میں نے اسے بٹھالیا۔ پس جونہی اونٹ نے اپنا گھٹنا زمین پر رکھا، تو میں نے اپنی تلوار (میان سے) نکالی اور اس کے سر پر دے ماری۔ پس وہ اڑ گیا۔ چنانچہ میں اس کی سواری (اونٹ) اور جو ساز و سامان اس پر تھا وہ سب کھینچ کر لے آیا۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ کو لوگوں کے ہمراہ اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا۔ پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اس آدمی کو کس نے قتل کیا ہے؟ تو لوگوں نے عرض کی: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس سے چھینا ہوا جملہ سامان اسی کے لئے ہے۔ ہارون نے بیان کیا ہے کہ یہ الفاظ ہاشم کے ہیں۔

بَابٌ فِي أَيِّ وَقْتٍ يُسْتَحَبُّ اللِّقَاءُ

اس کا بیان کہ کون سے وقت میں دشمن کا آمنا سامنا مناسب ہوتا ہے

2283۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ النُّعْمَانَ يَعْنِي ابْنَ مُقَرِّنٍ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَخَّرَ الْقِتَالَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُ

حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کئی غزوات میں شریک ہوا (آپ کا معمول مبارک یہ تھا) کہ جب کبھی دن کے پہلے حصہ میں آپ جنگ نہ کرتے۔ تو پھر اسے مؤخر کر دیتے یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے، ہوائیں چلنے لگیں اور مدد و نصرت نازل ہونے لگے۔ (معلوم یہ ہوا کہ دشمن سے لڑائی کرنے کا مناسب وقت یا تو صبح کا وقت ہے اور بصورت دیگر سورج ڈھلنے کے بعد ہے)۔

بَابٌ فِيمَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ الصَّمْتِ عِنْدَ اللِّقَاءِ

اس کا بیان کہ لڑائی کے وقت خاموش رہنے کا حکم دیا جائے گا

2284۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ يَكْرَهُونَ الصَّوْتَ

Marfat.com

عِنْدَ الْقِتَالِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ هَمَّامٍ حَدَّثَنِي مَطَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ ذٰلِكَ

حضرت قتادہ نے حضرت حسن سے اور انہوں نے حضرت قیس بن عباد سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام لڑائی کے وقت آواز (یعنی شور برپا کرنے) کو ناپسند کرتے تھے''۔

عبید اللہ بن عمر، عبدالرحمن نے ہمام اور مطر نے قتادہ بن ابی بردہ عن أبی ہ عن النبی ﷺ کی سند سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَتَرَجَّلُ عِنْدَ اللِّقَاءِ

(ایسے آدمی کا بیان جو جنگ کے دوران پیدل ہو جاتا ہے)

2285۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا لَقِيَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَانْكَشَفُوا نَزَلَ عَنْ بَغْلَتِهِ فَتَرَجَّلَ

حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ جب غزوہ حنین کے دن حضور نبی مکرم ﷺ کا مشرکین سے آمنا سامنا ہوا اور صحابہ کرام شکست خوردہ ہو کر بھاگ پڑے۔ تو آپ ﷺ (حکمت عملی کے سبب) اپنے خچر سے نیچے اتر گئے اور آپ پیدل ہو گئے۔ (صحابہ کرام میں یہ کیفیت اچانک تیروں کی بوچھاڑ کے سبب پیدا ہوئی۔ تو آقائے دو جہاں ﷺ کمال جرأت، استقامت اور ثابت قدمی کا مظاہرہ فرماتے ہوئے اپنی سواری سے نیچے اتر کر دشمن کی طرف چل پڑے تاکہ صحابہ کرام کی حوصلہ افزائی ہو اور دشمن پر آپ ﷺ کی ثابت قدمی ظاہر ہو جائے۔ انجام کار دشمن بھاگنے پر مجبور ہوا)۔

بَابٌ فِي الْخُيَلَاءِ فِي الْحَرْبِ (جنگ کے دوران تکبر و فخر کرنے کا بیان)

2286۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللهُ فَأَمَّا الَّتِي يُحِبُّهَا اللهُ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيبَةِ وَأَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِي يُبْغِضُهَا اللهُ فَالْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ رِيبَةٍ وَإِنَّ مِنَ الْخُيَلَاءِ مَا يُبْغِضُ اللهُ وَمِنْهَا مَا يُحِبُّ اللهُ فَأَمَّا الْخُيَلَاءُ الَّتِي يُحِبُّ اللهُ فَاخْتِيَالُ الرَّجُلِ نَفْسَهُ عِنْدَ الْقِتَالِ(1) وَاخْتِيَالُهُ عِنْدَ الصَّدَقَةِ وَأَمَّا الَّتِي يُبْغِضُ اللهُ فَاخْتِيَالُهُ فِي الْبَغْيِ قَالَ مُوسَى وَالْفَخْرِ

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ فرماتے ہیں: غیرت کی ایک قسم وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور ایک وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ مبغوض جانتا ہے اور ناپسند کرتا ہے۔ پس وہ قسم جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے وہ ایسی غیرت ہے جو محل شک (یعنی محل تہمت) میں ہو اور رہی وہ غیرت جسے اللہ تعالیٰ مبغوض جانتا ہے وہ ایسی غیرت ہے جو محل

1۔ ایک نسخہ میں القتال کے بجائے اللقاء ہے۔

Marfat.com

شک میں نہ ہو (یعنی بے محل ہو) اور بلاشبہ فخر و تکبر میں سے بھی ایک قسم وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے اور ایک قسم وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔ پس تکبر کی وہ قسم جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے وہ جنگ کے وقت آدمی کا اپنی برتری اور فخر کا اظہار کرنا ہے (یعنی آدمی اپنی چال سے اور اپنے قول سے، اپنی جرأت، طاقت اور شوخی کا مظاہرہ کرے تاکہ دشمن مرعوب ہو جائے)۔ اور وہ فخر ہے جو صدقہ دیتے وقت کیا جائے۔ (اس سے مراد یہ ہے کہ صدقہ خوشی خوشی دیا جائے اور جتنا بھی زیادہ مال بطور صدقہ دے دیا جائے اسے کم ہی سمجھا جائے۔ اس پر کسی کو احسان نہ جتلایا جائے) اور وہ فخر جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے وہ ظلم و زیادتی میں فخر و تکبر کرنا ہے (یعنی کسی پر ظلم کر کے اس پر فخر کیا جائے) اور موسیٰ نے کہا ہے کہ وہ اپنے نسب پر فخر کرنا ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُسْتَأْسَرُ (اس کا بیان کہ آدمی جب دشمن کے نرغہ میں آجائے تو کیا کرے)

2287۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَشَرَةً عَيْنًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ فَنَفَرُوا لَهُمْ هُذَيْلٌ بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ رَجُلٍ رَامٍ فَلَمَّا أَحَسَّ بِهِمْ عَاصِمٌ لَجَئُوا إِلَى قَرْدَدٍ فَقَالُوا لَهُمُ انْزِلُوا فَأَعْطُوا بِأَيْدِيكُمْ وَلَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ أَنْ لَا نَقْتُلَ مِنْكُمْ أَحَدًا فَقَالَ عَاصِمٌ أَمَّا أَنَا فَلَا أَنْزِلُ فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ فَرَمَوْهُمْ بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوا عَاصِمًا فِي سَبْعَةِ نَفَرٍ وَنَزَلَ إِلَيْهِمْ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ عَلَى الْعَهْدِ وَالْمِيثَاقِ مِنْهُمْ خُبَيْبٌ وَزَيْدُ بْنُ الدَّثِنَةِ وَرَجُلٌ آخَرُ فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوا مِنْهُمْ أَطْلَقُوا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَرَبَطُوهُمْ بِهَا فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ هَذَا أَوَّلُ الْغَدْرِ وَاللهِ لَا أَصْحَبُكُمْ إِنَّ لِي بِهَؤُلَاءِ لَأُسْوَةً فَجَرُّوهُ فَأَبَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَقَتَلُوهُ فَلَبِثَ خُبَيْبٌ أَسِيرًا حَتَّى أَجْمَعُوا قَتْلَهُ فَاسْتَعَارَ مُوسَى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَلَمَّا خَرَجُوا بِهِ لِيَقْتُلُوهُ قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ دَعُونِي أَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَاللهِ لَوْلَا أَنْ تَحْسَبُوا مَا بِي جَزَعًا لَزِدْتُ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے دس جاسوس افراد کو بھیجا اور ان پر حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا۔ پس ان پر حملہ کرنے کے لئے بنی ہذیل کے تقریباً سو تیر انداز نکل آئے۔ جب حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا تو انہوں نے ایک پہاڑی پر پناہ لی۔ تو ان لوگوں نے ان سے کہا: اتر آؤ اور تم اپنے آپ کو ہمارے حوالے کر دو اور تمہارے ساتھ یہ عہد و پیمان ہے کہ ہم تم میں سے کسی کو قتل نہ کریں گے۔ تو حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تو کبھی بھی کسی کافر کی ذمہ داری (پناہ) پر نہیں اتروں گا۔ پس وہ ان پر تیر برسانے لگے اور انہوں نے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ سمیت سات افراد کو شہید کر دیا اور تین آدمی ان کے عہد و پیمان پر ان کی جانب اتر آئے اور وہ حضرت خبیب، حضرت زید بن دثنہ اور ایک اور آدمی (عبداللہ بن طارق) رضی اللہ عنہم تھے۔ پس جب انہوں نے ان پر قدرت حاصل کر لی تو انہوں نے اپنی کمانوں کی تانیں کھولیں اور ان کے ساتھ انہیں باندھ لیا۔ تو تیسرے آدمی نے اس دوران کہا: یہ وعدہ خلافی

Marfat.com

کی ابتدا ہے۔ قسم بخدا! میں تمہارے ساتھ نہیں چلوں گا۔ بلاشبہ میرے لئے ان (شہداء) کا اسوہ اور نمونہ موجود ہے۔ انہوں نے اسے کھینچنے کی کوشش کی۔ لیکن اس نے ان کے ساتھ جانے سے انکار کیا۔ نتیجۃً انہوں نے اسے بھی شہید کر دیا۔ پھر حضرت خبیب رضی اللہ عنہ قیدی بن کر ان کے پاس رہے۔ یہاں تک کہ وہ انہیں بھی شہید کرنے پر متفق ہو گئے۔ تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے زیر ناف بال صاف کرنے کے لئے ان سے استرا طلب کیا۔ پھر جب وہ آپ کو قتل کرنے کے ارادہ سے لے کر نکلے تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا: تم مجھے مہلت دو، میں دو رکعتیں ادا کر لوں۔ (جب آپ جلدی سے ادا کر کے فارغ ہوئے) تو فرمایا: قسم بخدا! (اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا) کہ تم میرے بارے میں خوفزدہ ہونے اور گھبرا جانے کا گمان کرو گے تو میں (ان میں) اور اضافہ کرتا (یعنی میں زائد رکعتیں انتہائی انہماک سے ادا کرتا)۔

ابن عوف، ابوالیمان اور شعیب نے زہری سے، عمرو بن ابی سفیان بن اسید بن جاریہ ثقفی جو کہ بنی زہرہ کے حلیف تھے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے تھے، کی سند سے یہی حدیث بیان کی ہے۔

بَابٌ فِي الْكُمَنَاءِ ((افراد کو) کمین گاہوں میں چھپائے جانے کا بیان)

2288۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الرُّمَاةِ يَوْمَ أُحُدٍ وَكَانُوا خَمْسِينَ رَجُلًا عَبْدَ اللهِ بْنَ جُبَيْرٍ وَقَالَ إِنْ رَأَيْتُمُونَا تَخْطَفُنَا الطَّيْرُ فَلَا تَبْرَحُوا مِنْ مَكَانِكُمْ هٰذَا حَتّٰى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ وَإِنْ رَأَيْتُمُونَا هَزَمْنَا الْقَوْمَ وَأَوْطَأْنَاهُمْ فَلَا تَبْرَحُوا حَتّٰى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ قَالَ فَهَزَمَهُمُ اللهُ قَالَ فَأَنَا وَاللهِ رَأَيْتُ النِّسَاءَ يُسْنِدْنَ عَلَى الْجَبَلِ فَقَالَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُبَيْرٍ الْغَنِيمَةَ أَيْ قَوْمِ الْغَنِيمَةَ ظَهَرَ أَصْحَابُكُمْ فَمَا تَنْتَظِرُونَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَسِيتُمْ مَا قَالَ لَكُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالُوا وَاللهِ لَنَأْتِيَنَّ النَّاسَ فَلَنُصِيبَنَّ مِنَ الْغَنِيمَةِ فَأَتَوْهُمْ فَصُرِفَتْ وُجُوهُهُمْ وَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ

ابو اسحاق نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ احد کے دن (ایک درہ میں) پچاس تیراندازوں پر حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو (قائد) مقرر فرمایا اور ارشاد فرمایا: اگر تم ہمیں دیکھو کہ پرندے ہمیں اچک کر لے جا رہے ہیں (یعنی ہم شکست سے دوچار ہو جائیں، شہید کر دیے جائیں اور پرندے گوشت نوچنے لگ جائیں) تو تم اپنی جگہ کو نہ چھوڑنا یہاں تک کہ تمہیں بلا بھیجا جائے اور اگر تم ہمیں اس حالت میں دیکھو کہ ہم نے قوم (مشرکین) کو شکست دے دی ہے اور ہم نے انہیں روند ڈالا ہے تو پھر بھی تم اپنی جگہ پر قائم رہو یہاں تک کہ تمہیں بلا بھیجا جائے۔ راوی فرماتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست سے دوچار کر دیا اور قسم بخدا! میں نے (کفار کی) عورتوں کو پہاڑ پر چڑھتے ہوئے دیکھا۔ تو اس وقت حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے کہا: اے قوم! مال غنیمت (لوٹ لو) تمہارے اصحاب غالب آ چکے ہیں۔ سو تم کیا انتظار کر رہے ہو؟ تو حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم اسے بھول گئے ہو جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے تمہیں فرمایا ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا: قسم بخدا! ہم تو ضرور لوگوں کے پاس جائیں گے اور مال غنیمت حاصل کریں گے۔ پس وہ ان کی طرف چلے گئے۔ تو ان کے چہرے پھیر

Marfat.com

دیے گئے اور وہ شکست خوردہ ہو گئے۔

فائدہ: چند افراد کی لاپرواہی کے سبب غزوۂ احد میں جیتی ہوئی جنگ بے پناہ جانی اور مالی نقصان کی صورت اختیار کر گئی۔ تو اس میں یہی بتانا مقصود تھا کہ تمہاری کامیابی اور فتح کا راز اتباع اور اطاعت مصطفیٰ میں مضمر ہے۔ اگر یہ باقی نہ رہے تو پھر اپنی ظاہری طاقت سے تم دشمن کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ تو انہیں یہی سبق یاد کرانے کے لئے ایسے حالات سے دوچار کر دیا گیا اور یہ سبق فقط صحابہ کرام کے لیے ہی نہیں بلکہ تا قیامت امت مسلمہ کے لیے فتح و نصرت اور کامیابی و کامرانی کی راہ اطاعت مصطفیٰ کریم ہی ہے۔

بَابٌ فِي الصُّفُوفِ (صفیں بنانے کا بیان)

2289۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْغَسِيلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ اصْطَفَفْنَا يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ يَعْنِي إِذَا غَشُوكُمْ فَارْمُوهُمْ بِالنَّبْلِ وَاسْتَبْقُوا نَبْلَكُمْ

حضرت حمزہ بن ابی اسید نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس وقت ارشاد فرمایا جب ہم نے غزوۂ بدر کے دن صفیں باندھیں کہ جب مشرکین تمہارے قریب آ جائیں تو تم ان پر تیر برساؤ اور اپنے تیر بچا کر رکھو (یعنی وہ جب اتنے فاصلے پر پہنچ جائیں کہ تمہارے تیروں کا نشانہ بن سکتے ہوں تب ان پر تیر برسانا ورنہ اپنے تیر ضائع نہ کرنا)۔

بَابٌ فِي سَلِّ السُّيُوفِ عِنْدَ اللِّقَاءِ (جنگ کے دوران تلواریں سونتنے کا بیان)

2290۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ نَجِيحٍ وَلَيْسَ بِالْمَلْطِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَارْمُوهُمْ بِالنَّبْلِ وَلَا تَسُلُّوا السُّيُوفَ حَتَّى يَغْشَوْكُمْ

مالک بن حمزہ بن ابی اسید الساعدی نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے غزوۂ بدر کے دن ارشاد فرمایا: جب مشرکین تمہارے قریب آ جائیں تو تم ان پر تیر برسانا اور تلواریں نہ سونتنا یہاں تک کہ وہ بالکل نزدیک آ جائیں (یعنی جب تک تلوار کی زد میں نہ آئیں تلوار نکالنے کی ضرورت نہیں، تب تک تیروں سے مقابلہ کرو اور جب تلوار کی زد میں آ جائیں تو پھر تلواریں نکالنا۔ تو گویا کریم آقا ﷺ اپنے غلاموں کو فنون حرب سے آگاہ فرما رہے ہیں اور طریقہ جنگ کی طرف راہنمائی فرما رہے ہیں کہ وہی ہتھیار استعمال کیا جائے جس کی زد میں دشمن ہو، جس کے ساتھ اپنا دفاع آسان ہو اور دشمن کو ضرر پہنچانا ممکن ہو۔ یہی ہر دور کا تقاضا ہے)۔

بَابٌ فِي الْمُبَارَزَةِ (مبارزت طلب کرنے کا بیان)

2291۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ

Marfat.com

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ تَقَدَّمَ يَعْنِي عُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَتَبِعَهُ ابْنُهُ وَأَخُوهُ فَنَادَى مَنْ يُبَارِزُ فَانْتَدَبَ لَهُ شَبَابٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ مَنْ أَنْتُمْ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيكُمْ إِنَّمَا أَرَدْنَا بَنِي عَمِّنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قُمْ يَا حَمْزَةُ قُمْ يَا عَلِيُّ قُمْ يَا عُبَيْدَةُ بْنَ الْحَارِثِ فَأَقْبَلَ حَمْزَةُ إِلَى عُتْبَةَ وَأَقْبَلْتُ إِلَى شَيْبَةَ وَاخْتُلِفَ بَيْنَ عُبَيْدَةَ وَالْوَلِيدِ ضَرْبَتَانِ فَأَثْخَنَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ ثُمَّ مِلْنَا عَلَى الْوَلِيدِ فَقَتَلْنَاهُ وَاحْتَمَلْنَا عُبَيْدَةَ

حارثہ بن مضرب نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا کہ (مشرکین کے لشکر سے) عتبہ بن ربیعہ آگے بڑھا۔ پھر اس کے پیچھے اس کا بیٹا (ولید) اور اس کا بھائی (شیبہ) بھی باہر نکلے اور اس نے آواز دی: کون ہے جو مقابلہ کرے گا؟ تو انصار میں سے جوانوں نے اس کی دعوت کو قبول کیا (اور مقابلے کے لیے میدان میں نکلے اور وہ تھے حضرات عبداللہ بن رواحہ، عوف بن عفراء اور معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہم) تو عتبہ نے ان سے پوچھا: تم کون ہو؟ تو انہوں نے اسے اپنے بارے میں بتایا۔ تو اس نے کہا: ہمیں تم سے کوئی حاجت اور غرض نہیں۔ ہم نے تو اپنے چچا زادوں کا ارادہ کیا ہے (یعنی ہم نے تو مہاجرین قریش کو مقابلے کی دعوت دی ہے) پھر رسول اللہ ﷺ نے حکم ارشاد فرمایا: اے حمزہ! تم اٹھو، اے علی! تم اٹھو، اے عبیدہ بن حارث! تم اٹھو۔ پس حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ عتبہ کی طرف بڑھے اور میں شیبہ کے مقابلے کے لیے آیا (اور ہم نے آتے ہی اپنے حریفوں کا قصہ تمام کر دیا اور انہیں واصل جہنم کر دیا) البتہ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ اور ولید کے درمیان (کچھ دیر) مقابلہ جاری رہا اور ان میں سے ہر ایک نے اپنے مدمقابل کو زخمی کر دیا۔ پھر ہم نے ولید پر حملہ کر دیا اور اسے قتل کر دیا اور حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کو اٹھا لیا۔ (اسلام میں یہی سب سے پہلی مبارزت ہے اور اس میں مہاجرین و انصار کی جرأت و بہادری کے آثار نمایاں ہیں۔ بالخصوص ان افراد کے جو عملاً اس میں شریک ہوئے)۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُثْلَةِ (مثلہ سے منع کرنے کا بیان)

2292۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ عَنْ شِبَاكٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هُنَيِّ بْنِ نُوَيْرَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَعَفُّ النَّاسِ قِتْلَةً أَهْلُ الْإِيمَانِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قتل کرنے کے اعتبار سے تمام لوگوں سے زیادہ محتاط اور بہتر اہل ایمان ہیں۔

فائدہ: مثلۃ اسم مصدر ہے، اس کا مصدر مثل آتا ہے، جیسے کہا جاتا ہے: مثلت بالحیوان و مثلت بالقتیل۔ یعنی کسی جانور یا انسان کو بری طرح قتل کرنا، اعضاء کو الگ الگ کر دینا۔ ابتدائے اسلام میں یہ جائز تھا پھر اس سے منع کر دیا گیا ہے۔ لہٰذا اب اس کا جواز منسوخ ہے۔ اہل ایمان میں فطرتی طور پر شفقت و راحت کے جذبات موجود ہوتے ہیں، اس لئے وہ کسی کی صورت کو مسخ کرنا گوارا ہی نہیں کرتا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی بھی ہے: ''ان اللہ تعالیٰ کتب الاحسان علی کل شیء فاذا قتلتم فاحسنوا القتلة، واذا ذبحتم فاحسنوا الذبحة ولیحد احدکم شفرته ولیرح ذبیحته''۔ (بذل المجہود، ص 196 ج 12)

Marfat.com

2293۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْهَيَّاجِ بْنِ عِمْرَانَ أَنَّ عِمْرَانَ أَبَقَ لَهُ غُلَامٌ فَجَعَلَ لِلَّهِ عَلَيْهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيْهِ لَيَقْطَعَنَّ يَدَهُ فَأَرْسَلَنِي لِأَسْأَلَ لَهُ فَأَتَيْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَحُثُّنَا عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ فَأَتَيْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَحُثُّنَا عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ

ہیاج بن عمران سے روایت ہے کہ عمران کا غلام بھاگ گیا۔ تو اس نے اپنے اوپر اللہ کے لئے نذر مان لی کہ اگر وہ اس پر قادر ہوگیا (یعنی اس نے اسے پالیا) تو وہ ضرور اس کا ہاتھ کاٹ ڈالے گا۔ پھر انہوں نے مجھے بھیجا تا کہ میں اس کا حکم (شرعی) تلاش کروں۔ چنانچہ میں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے اس کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: حضور نبی کریم علیہ السلام ہمیں صدقہ پر ابھارتے تھے (یعنی اس کی ترغیب دیتے تھے) اور مثلہ (یعنی ہاتھ، پاؤں، کان اور ناک وغیرہ کاٹنے) سے منع فرماتے تھے۔ پھر میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا۔ تو انہوں نے بھی فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام ہمیں صدقہ کرنے کی ترغیب دیتے تھے اور ہمیں مثلہ کرنے سے منع کرتے تھے۔

بَابٌ فِي قَتْلِ النِّسَاءِ (عورتوں کو قتل کرنے کا بیان)

2294۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ وَقُتَيْبَةُ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ امْرَأَةً وُجِدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَقْتُولَةً فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ

حضرت نافع نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ علیہ السلام کے غزوات میں سے کسی میں ایک عورت مقتولہ پائی گئی تو رسول اللہ علیہ السلام نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمادیا۔

فائدہ: ان عورتوں اور بچوں کے لیے یہ حکم ہے جن کا عملی اور فکری اعتبار سے جنگ میں کوئی کردار نہ ہو اور اگر ان میں سے کوئی بھی ایسا ہو جو حاکم وقت ہو یا لشکر کا سالار ہو، یا لشکر کے لئے جنگی حکمت عملی اور تدبیر کے اعتبار سے معاون ثابت ہو تو پھر اسے قتل کرنے میں کوئی ممانعت نہیں۔

2295۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْمُرَقَّعِ بْنِ صَيْفِيِّ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّهِ رَبَاحِ بْنِ رَبِيعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي غَزْوَةٍ فَرَأَى النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ عَلَى شَيْءٍ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ انْظُرْ عَلَامَ اجْتَمَعَ هَؤُلَاءِ فَجَاءَ فَقَالَ عَلَى امْرَأَةٍ قَتِيلٍ فَقَالَ مَا كَانَتْ هَذِهِ لِتُقَاتِلَ قَالَ وَعَلَى الْمُقَدِّمَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ قُلْ لِخَالِدٍ لَا يَقْتُلَنَّ[1] امْرَأَةً وَلَا عَسِيفًا

عمر بن مرقع بن صیفی بن رباح نے بیان کیا ہے کہ مجھے میرے باپ نے اپنے دادا رباح بن ربیع سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے بتایا: ہم ایک غزوہ میں رسول اللہ علیہ السلام کے ساتھ تھے۔ تو آپ علیہ السلام نے کسی شے پر لوگوں کو جمع ہوتے دیکھا۔ تو آپ نے ایک آدمی کو بھیجا اور اسے فرمایا: دیکھ یہ لوگ کس پر جمع ہو رہے ہیں۔ چنانچہ وہ دیکھ کر آیا۔ تو اس نے بتایا: ایک مقتول

1۔ ایک نسخہ میں لَا تَقْتُلَنَّ ہے۔

Marfat.com

عورت پر (یہ لوگ جمع ہیں)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو جنگ نہیں لڑ رہی تھی (اسے کیوں قتل کر دیا گیا)۔ اس نے عرض کیا: لشکر کے آگے والے حصہ پر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ہیں۔ تو پھر آپ ﷺ نے ان کی طرف ایک آدمی کو بھیجا کہ جا کر خالد کو کہو کہ کسی عورت کو قتل نہ کرو اور نہ ہی کسی مزدور اور خادم کو (یعنی ایسا خادم جو جنگ میں عملاً شریک نہ ہو)۔

2296۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اقْتُلُوا شُيُوخَ الْمُشْرِكِينَ وَاسْتَبْقُوا شَرْخَهُمْ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مشرکین کے بڑی عمر کے لوگوں کو تو قتل کر دو اور ان کے چھوٹی عمر کے لوگوں (بچوں) کو باقی رکھو (چھوڑ دو)۔ (اس حدیث میں شیوخ سے مراد نوجوان اور اتنی عمر کے لوگ ہیں جو جنگ میں شریک ہو سکتے ہیں اور جنگ کے قابل ہیں ورنہ شیخ فانی کو تو قتل کرنا ممنوع ہے بشرطیکہ وہ رائے، تدبیر وغیرہ کے لحاظ سے بھی جنگ میں شریک نہ ہو)۔

2297۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ تُقْتَلْ مِنْ نِسَائِهِمْ تَعْنِي بَنِي قُرَيْظَةَ إِلَّا امْرَأَةٌ إِنَّهَا لَعِنْدِي تُحَدِّثُ تَضْحَكُ ظَهْرًا وَبَطْنًا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْتُلُ رِجَالَهُمْ بِالسُّوقِ إِذْ هَتَفَ هَاتِفٌ بِاسْمِهَا أَيْنَ فُلَانَةُ قَالَتْ أَنَا قُلْتُ وَمَا شَأْنُكِ قَالَتْ حَدَثٌ أَحْدَثْتُهُ قَالَتْ فَانْطَلَقَ بِهَا فَضُرِبَتْ عُنُقُهَا فَمَا أَنْسَى عَجَبًا مِنْهَا أَنَّهَا تَضْحَكُ ظَهْرًا وَبَطْنًا وَقَدْ عَلِمَتْ أَنَّهَا تُقْتَلُ

محمد بن جعفر بن زبیر نے عروہ بن زبیر سے اور انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: بنی قریظہ میں سے کسی عورت کو قتل نہیں کیا گیا سوائے ایک عورت کے۔ وہ میرے پاس بیٹھی باتیں کر رہی تھی اور اس طرح ہنس رہی تھی کہ پیٹھ اور پیٹ میں بل پڑ رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ ان کے مردوں کو قتل کر رہے تھے کہ اچانک ایک آواز دینے والے نے آواز دی۔ اس کا نام پکارا: فلاں عورت کہاں ہے؟ اس نے کہا: میں (یہاں ہوں)۔ تو میں نے پوچھا: تجھے کیا ہوا ہے؟ اس نے جواب دیا: ایک نیا کام ہوا ہے، میں نے وہ کر رکھا ہے۔ (اس نے رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دی تھیں۔ نعوذ باللہ من ذلک)۔ آپ فرماتے ہیں: پس وہ آدمی اسے ساتھ لے گیا اور اس کی گردن ماردی گئی۔ میں اس پر تعجب کرتے ہوئے (آج تک) نہیں بھولی کہ وہ اتنا ہنس رہی تھی کہ پیٹھ اور پیٹ میں بل پڑ رہے تھے۔ حالانکہ وہ جانتی تھی کہ اسے قتل کر دیا جائے گا۔

2298۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ ابْنِ جَثَّامَةَ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الدَّارِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُبَيَّتُونَ فَيُصَابُ مِنْ ذَرَارِيِّهِمْ وَنِسَائِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هُمْ مِنْهُمْ وَكَانَ عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ يَقُولُ هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ قَالَ الزُّهْرِيُّ ثُمَّ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ

Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کے ایسے گھروں کے بارے پوچھا جن پر شب خون مارا جاتا ہے اور اس میں ان کے بچے اور ان کی عورتیں بھی قتل ہو جاتی ہیں (ان کا کیا حکم ہے) تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ انہیں میں سے ہیں اور عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ وہ اپنے مشرک آباء کی اولاد میں سے ہیں۔ زہری نے بیان کیا ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کے بعد عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمادیا۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ حَرْقِ الْعَدُوِّ بِالنَّارِ (اس کا بیان کہ دشمن کو آگ کے ساتھ جلانا مکروہ ہے)

2299۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَمْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَّرَهُ عَلَى سَرِيَّةٍ قَالَ فَخَرَجْتُ فِيهَا وَقَالَ إِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا فَأَحْرِقُوهُ بِالنَّارِ فَوَلَّيْتُ فَنَادَانِي فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ إِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا فَاقْتُلُوهُ وَلَا تُحْرِقُوهُ فَإِنَّهُ لَا يُعَذِّبُ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ وَقُتَيْبَةُ أَنَّ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْثٍ فَقَالَ إِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا فَذَكَرَ مَعْنَاهُ

محمد بن حمزہ اسلمی نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک دستے پر امیر مقرر فرمایا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں اس سریہ میں نکلا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم فلاں کافر کو پاؤ تو اسے آگ کے ساتھ جلا دینا۔ پس میں پیٹھ پھیر کر چلا تو آپ ﷺ نے پھر مجھے بلایا۔ چنانچہ میں آپ ﷺ کی طرف لوٹ کر آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر تم فلاں کو پاؤ، تو اسے قتل کر دینا اور اسے نہ جلانا۔ کیونکہ آگ کے ساتھ عذاب سوائے آگ کے مالک کے کوئی نہیں دے سکتا"۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک جنگ میں بھیجا اور فرمایا: اگر تم فلاں اور فلاں کو پاؤ۔ آگے مذکورہ حدیث کی مثل بیان کی (اس میں فلاں اور فلاں سے مراد ہبار بن اسود اور نافع بن عبد قیس ہیں۔ ان دونوں نے مل کر حضرت زینب بنت رسول اللہ ﷺ کی سواری کو نیزہ مار کر آپ کو اونٹ سے نیچے گرا دیا تھا اور یہی حادثہ آپ کی بیماری کا سبب بنا)۔

فائدہ: ابن قدامہ نے کہا ہے کہ دشمن پر قابو پانے کے بعد اس کی تحریق بالنار بالاتفاق ناجائز ہے۔ اور قابو پانے اور ان کو قید کرنے سے پہلے حکم یہ ہے کہ اگر جلائے بغیر ان پر قابو پانا ممکن ہو تب تو انہیں جلانا جائز نہیں۔ البتہ جس صورت میں تحریق کے بغیر قابو پانا ممکن نہ ہو تو پھر اکثر اہل علم کے نزدیک تحریق جائز ہے۔ (ھکذا فی الدر المنضود، ص 402 ج 4)

2300۔ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ غَيْرُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَرَأَيْنَا حُمَّرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَاءَتْ الْحُمَرَةُ فَجَعَلَتْ تَفْرِشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ مَنْ فَجَعَ هَذِهِ بِوَلَدِهَا رُدُّوا وَلَدَهَا إِلَيْهَا وَرَأَى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا فَقَالَ مَنْ حَرَّقَ هَذِهِ قُلْنَا

Marfat.com

نَحْنُ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ

حضرت عبدالرحمن بن عبداللہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ پس آپ ﷺ قضائے حاجت کے لئے چلے گئے۔ تو ہم نے چڑیا کی شکل ایک چھوٹا سا پرندہ دیکھا، اس کے ساتھ دو بچے بھی تھے۔ تو ہم نے اس کے دونوں بچوں کو پکڑ لیا۔ پس وہ پرندہ آیا اور وہاں (حالت اضطراب میں) پھڑ پھڑانے لگا۔ پس اتنے میں حضور نبی مکرم ﷺ تشریف لے آئے۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: کس نے اسے اس کے بچوں کے سبب پریشان اور غمزدہ کیا ہے؟ تم اس کے بچے اسے لوٹا دو۔ اور آپ ﷺ نے چیونٹیوں کی بل دیکھی، ہم نے اسے جلا دیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کس نے جلایا ہے؟ ہم نے عرض کیا: ہم نے (یا رسول اللہ ﷺ!) تو آپ ﷺ نے فرمایا: آگ کے مالک (اللہ تعالیٰ) کے سوا کسی کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ آگ کے ساتھ جلا کر عذاب دے۔

فائدہ: اس میں حضور نبی رحمت ﷺ کی شان رحمۃ للعالمین کا اظہار ہے کہ آپ کی بارگاہ میں دادرسی کے لیے رب کریم کی ہر نوع کی مخلوق آتی ہے اور آپ اپنی رحمت و شفقت سے انہیں نوازتے ہیں اور ان کی دادرسی کرتے ہیں۔ تو انسان جو اشرف المخلوقات ہے اس کے بارے کیا خیال ہے کہ اگر وہ پیکر صدق و اخلاص بن کر حاضر ہو تو کیا حضور ﷺ اس پر نظر کرم نہیں فرمائیں گے؟ نہیں بلکہ یقیناً فرمائیں گے اور ضرور فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُكْرِي دَابَّتَهُ عَلَى النِّصْفِ أَوِ السَّهْمِ

ایسے آدمی کا بیان جو اپنی سواری کا جانور مال غنیمت میں کامل یا نصف حصے کے عوض کرائے پر دیتا ہے

2301۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو زُرْعَةَ يَحْيَى بْنُ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ كَانَ[1] رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَخَرَجْتُ إِلَى أَهْلِي فَأَقْبَلْتُ وَقَدْ خَرَجَ أَوَّلُ صَحَابَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَطَفِقْتُ فِي الْمَدِينَةِ أُنَادِي أَلَا مَنْ يَحْمِلُ رَجُلًا لَهُ سَهْمُهُ فَنَادَى شَيْخٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ لَنَا سَهْمُهُ عَلَى أَنْ نَحْمِلَهُ عَقَبَةً وَطَعَامُهُ مَعَنَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَسِرْ عَلَى بَرَكَةِ اللهِ تَعَالَى قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَ خَيْرِ صَاحِبٍ حَتَّى أَفَاءَ اللهُ عَلَيْنَا فَأَصَابَنِي قَلَائِصُ فَسُقْتُهُنَّ حَتَّى أَتَيْتُهُ فَخَرَجَ فَقَعَدَ عَلَى حَقِيبَةٍ مِنْ حَقَائِبِ إِبِلِهِ ثُمَّ قَالَ سُقْهُنَّ مُدْبِرَاتٍ ثُمَّ قَالَ سُقْهُنَّ مُقْبِلَاتٍ فَقَالَ مَا أَرَى قَلَائِصَكَ إِلَّا كِرَامًا قَالَ إِنَّمَا هِيَ غَنِيمَتُكَ الَّتِي شَرَطْتُ لَكَ قَالَ خُذْ قَلَائِصَكَ يَا ابْنَ أَخِي فَغَيْرَ سَهْمِكَ أَرَدْنَا

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک کی تیاری میں تھے تو میں اپنے گھر والوں کی طرف نکلا اور پھر ادھر متوجہ ہوا۔ درآنحالیکہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام پہلے ہی جا چکے تھے۔ تو میں شہر میں یہ آواز

1۔ ایک نسخہ میں کَانَ کے بجائے نَادَى ہے۔

Marfat.com

دیتے ہوئے چکر لگانے لگا کوئی ہے جو ایک آدمی کو اپنی سواری پر بٹھا کر لے جائے گا (اور اس کے عوض) اس کے لیے مال غنیمت میں سے اس کا حصہ ہوگا (یعنی جو مال غنیمت اسے ملے گا وہی اس کی سواری کا کرایہ ہوگا) تو انصار میں سے ایک شیخ نے آواز دی: ہمارے لیے اس کا حصہ ہوگا، اس بنا پر کہ ہم اسے باری باری اپنی سواری پر سوار بھی کریں گے اور اس کا کھانا بھی ہمارے ساتھ ہوگا۔ میں نے کہا: ہاں (ٹھیک ہے)۔ تو اس نے کہا: پھر اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت سے چلیے۔ حضرت واثلہ فرماتے ہیں: میں ایک اچھے ساتھی کے ساتھ نکلا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مال غنیمت عطا فرمایا اور چند اونٹنیاں میرے حصہ میں آئیں۔ چنانچہ میں نے انہیں ہانکا اور شیخ انصاری کے پاس لے آیا پھر وہ بھی نکلا اور اپنے اونٹوں کے پالانوں میں سے ایک پالان پر بیٹھ گیا۔ پھر اس نے کہا: انہیں پیچھے کی جانب چلاؤ (یعنی اس طرح کہ ان کی پشت میری طرف ہو)۔ پھر کہا کہ انہیں آگے کی جانب چلاؤ (یعنی اس طرح کہ ان کا منہ میری طرف ہو)۔ بعد ازاں اس نے کہا: میں تیری اونٹنیوں کو بہت عمدہ دیکھ رہا ہوں۔ تو اس نے جواب دیا: یہ تو آپ کا وہ مال غنیمت ہے جس کی میں نے تمہارے ساتھ شرط باندھی تھی۔ تو شیخ انصاری نے کہا: اے میرے بھائی کے بیٹے! اپنی اونٹنیوں کو پکڑ لے۔ ہم نے تو تیرے اس حصہ کے سوا کسی اور حصہ (مراد ثواب آخرت) کا ارادہ کیا تھا۔

بَابٌ فِي الْأَسِيرِ يُوثَقُ (قیدی کو باندھ دیے جانے کا بیان)

2302۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ عَجِبَ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قَوْمٍ يُقَادُونَ إِلَى الْجَنَّةِ فِي السَّلَاسِلِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ہمارا رب ایسی قوم سے بہت خوش ہوتا ہے (اور اس پر اظہار تعجب فرماتا ہے) جنہیں جنت کی طرف زنجیروں میں باندھ کر لایا جائے گا۔

فائدہ: مفہوم یہ ہے کہ جب کسی کافر قیدی کو زنجیروں میں جکڑ کر دار الاسلام لایا جاتا ہے اور وہاں پہنچ کر وہ مشرف باسلام ہو جاتا ہے اور پھر اپنے اعمال صالحہ کے سبب وہ جنت کا مستحق قرار پاتا ہے تو وہ ایسا آدمی ہے جسے زنجیروں میں باندھ کر جنت کی طرف لایا گیا۔

2303۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ مَكِيثٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَبْدَ اللهِ بْنَ غَالِبٍ اللَّيْثِيَّ فِي سَرِيَّةٍ وَكُنْتُ فِيهِمْ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشُنُّوا الْغَارَةَ عَلَى بَنِي الْمُلَوَّحِ بِالْكَدِيدِ فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْكَدِيدِ لَقِينَا الْحَارِثَ بْنَ الْبَرْصَاءِ اللَّيْثِيَّ فَأَخَذْنَاهُ فَقَالَ إِنَّمَا جِئْتُ أُرِيدُ الْإِسْلَامَ وَإِنَّمَا خَرَجْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُلْنَا إِنْ تَكُنْ مُسْلِمًا لَمْ يَضُرَّكَ رِبَاطُنَا يَوْمًا وَلَيْلَةً وَإِنْ تَكُنْ غَيْرَ ذَلِكَ نَسْتَوْثِقْ مِنْكَ فَشَدَدْنَاهُ وِثَاقًا

حضرت جندب بن مکیث نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن غالب لیثی رضی اللہ عنہ کو ایک سریہ میں امیر بنا کر بھیجا اور میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا اور آپ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ مقام کدید (یہ مکہ مکرمہ اور عسفان کے

Marfat.com

درمیان پینتالیس میل کی مسافت پر ایک مقام کا نام ہے) پر قبیلہ بنی ملوح پر متفرق حملے کریں۔ پس ہم چل پڑے۔ یہاں تک کہ جب ہم مقام کدید پر پہنچے۔ تو ہماری ملاقات حارث بن برصاء لیثی سے ہوئی۔ تو ہم نے اسے پکڑ لیا۔ اس نے کہا: میں تو اسلام قبول کرنے کا ارادہ لے کر آیا ہوں اور میں رسول اللہ ﷺ کی طرف ہی نکلا ہوں۔ تو ہم نے اسے کہا: اگر تو مسلمان ہوگا تو پھر ہمارا ایک دن رات باندھنا تیرے لئے قطعاً نقصان دہ نہیں اور اگر تو غیر مسلم ہے تو ہم تجھے مضبوط باندھ کر مطمئن ہو جائیں گے۔ سو ہم نے اسے خوب مضبوطی کے ساتھ باندھ دیا۔

2304۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ وَقُتَيْبَةُ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَ عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ إِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كَانَ الْغَدُ ثُمَّ قَالَ لَهُ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَأَعَادَ مِثْلَ هَذَا الْكَلَامِ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَذَكَرَ مِثْلَ هَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ فِيهِ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ عِيسَى أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ وَقَالَ ذَا ذِمٍّ

حضرت سعید بن ابی سعید سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دستہ نجد کی طرف بھیجا اور وہ بنی حنیفہ کے ایک آدمی کو پکڑ کر لے آئے۔ اسے ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا اور وہ اہل یمامہ کا سردار تھا۔ پس انہوں نے اسے مسجد نبوی کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا۔ پس رسول اللہ ﷺ اس کی طرف تشریف لائے تو فرمایا: اے ثمامہ! تیرے پاس کیا ہے؟ اس نے کہا: اے محمد! ﷺ میرے پاس خیر اور بھلائی ہے۔ اگر آپ قتل کر دیں گے تو آپ ایک صاحب دم کو قتل کریں گے۔ (اس کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں: ایک یہ کہ آپ لوگوں کے اصول کے مطابق میں واقعی مستحق قتل ہوں۔ اور دوسرا یہ کہ آپ مجھے قتل کرتے ہیں تو میرا خون بہا لینے والے موجود ہیں کیونکہ وہ اہل یمامہ کا سردار ہے) اور اگر آپ عنایت اور مہربانی فرمائیں گے تو آپ ایک شکرگزار پر مہربانی فرمانے والے ہوں گے اور اگر آپ مال کا ارادہ رکھتے ہیں تو آپ فرمائیے، آپ کو وہ عطا کر دیا جائے گا جو آپ چاہیں گے۔ تو رسول اللہ ﷺ اسے چھوڑ کر چلے گئے۔ یہاں تک کہ جب دوسرا دن آیا تو اسے فرمایا: اے ثمامہ! تیرے پاس کیا ہے؟ تو اس نے بھی پہلے دن کی طرح جواب دیا۔ پھر آپ ﷺ اسے چھوڑ کر چلے گئے یہاں تک کہ تیسرا دن آ گیا۔ پھر پہلے دنوں کی طرح گفتگو ہوئی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ثمامہ کو چھوڑ دو (اسے آزاد کر دو)۔ پس وہ مسجد کے قریب ہی نخلستان میں گیا۔ وہاں غسل کیا، پھر مسجد میں داخل ہوا اور پڑھا: ''اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده و رسوله'' اور حدیث بیان کی۔ عیسیٰ نے کہا: ہمیں لیث نے خبر دی ہے اور ذا ذم کی جگہ ذا ذم کہا ہے۔

Marfat.com

2305- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ قُدِمَ بِالْأُسَارَى حِينَ قُدِمَ بِهِمْ وَسَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ عِنْدَ آلِ عَفْرَاءَ فِي مُنَاخِهِمْ عَلَى عَوْفٍ وَمُعَوِّذٍ ابْنَيْ عَفْرَاءَ قَالَ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُضْرَبَ عَلَيْهِنَّ الْحِجَابُ قَالَ تَقُولُ سَوْدَةُ وَاللهِ إِنِّي لَعِنْدَهُمْ إِذْ أُتِيتُ فَقِيلَ هَؤُلَاءِ الْأُسَارَى قَدْ أُتِيَ بِهِمْ فَرَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي وَرَسُولُ اللهِ ﷺ فِيهِ وَإِذَا أَبُو يَزِيدَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فِي نَاحِيَةِ الْحُجْرَةِ مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ بِحَبْلٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُمَا قَتَلَا أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَكَانَا انْتَدَبَا لَهُ وَلَمْ يَعْرِفَاهُ وَقُتِلَا يَوْمَ بَدْرٍ

یحییٰ بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن سعد بن زرارہ نے بیان کیا ہے کہ جس وقت غزوہ بدر کے قیدیوں کو لایا گیا تو اس وقت ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا آل عفراء کے پاس ان کے اونٹوں کی جگہ میں عفراء کے دو بیٹوں حضرت عوف اور حضرت معوذ رضی اللہ عنہما (کی شہادت پر تعزیت کے لئے) موجود تھیں اور یہ ان کے لیے پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: قسم بخدا! میں ان کے پاس تھی اچانک میں آئی تو کہا گیا: یہ قیدی ہیں جنہیں پکڑ کر لایا گیا ہے۔ پس میں اپنے گھر کی طرف لوٹی (تو دیکھا) رسول اللہ ﷺ وہاں موجود ہیں۔ جبکہ ابو یزید سہیل بن عمرو کمرے کی ایک طرف میں بیٹھا ہوا ہے اور اس کے دونوں ہاتھ اس کی گردن سے رسی کے ساتھ بندھے ہوئے ہیں۔ پھر آگے حدیث بیان کی۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ان دونوں (یعنی عوف اور معوذ ابن عفراء) نے ابوجہل بن ہشام کو قتل کیا تھا۔ ان دونوں نے اس کے قتل کا ارادہ کیا لیکن اسے پہچانتے نہ تھے (حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اس کی طرف اشارہ کیا۔ یہ اس پر جھپٹے اور دیکھتے ہی دیکھتے اسے جہنم پہنچا دیا)۔ اور یہ دونوں بھی بدر کے دن شہید کر دیے گئے۔ (بعض کتب میں قتلا صیغہ معروف ہے تو پھر مفعول ابا جہل ہوگا اور معنی یہ ہوگا کہ ان دونوں نے بدر کے دن ابوجہل کو قتل کر دیا) اور بعض کتب میں یہ بھی ہے کہ قتل کرنے والے حضرت معاذ اور حضرت معوذ رضی اللہ عنہما عفراء کے دونوں بیٹے تھے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بَابٌ فِي الْأَسِيرِ يُنَالُ مِنْهُ وَيُضْرَبُ وَيُقَرَّرُ

قیدی کو زجر و توبیخ کرنے، مارنے اور اس سے اقرار لیے جانے کا بیان

2306- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَدَبَ أَصْحَابَهُ فَانْطَلَقُوا إِلَى بَدْرٍ فَإِذَا هُمْ بِرَوَايَا قُرَيْشٍ فِيهَا عَبْدٌ أَسْوَدُ لِبَنِي الْحَجَّاجِ فَأَخَذَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَجَعَلُوا يَسْأَلُونَهُ أَيْنَ أَبُو سُفْيَانَ فَيَقُولُ وَاللهِ مَا لِي بِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِهِ عِلْمٌ وَلَكِنْ هَذِهِ قُرَيْشٌ قَدْ جَاءَتْ فِيهِمْ أَبُو جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ ابْنَا رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فَإِذَا قَالَ لَهُمْ ذَلِكَ ضَرَبُوهُ فَيَقُولُ دَعُونِي دَعُونِي أُخْبِرْكُمْ فَإِذَا تَرَكُوهُ قَالَ وَاللهِ مَا لِي بِأَبِي سُفْيَانَ مِنْ عِلْمٍ وَلَكِنْ هَذِهِ قُرَيْشٌ قَدْ أَقْبَلَتْ فِيهِمْ أَبُو جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ ابْنَا رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ

Marfat.com

قَدْ أَقْبَلُوا وَالنَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي وَهُوَ يَسْمَعُ ذَلِكَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَتَضْرِبُونَهُ إِذَا صَدَقَكُمْ وَتَدَعُونَهُ إِذَا كَذَبَكُمْ هَذِهِ قُرَيْشٌ قَدْ أَقْبَلَتْ لِتَمْنَعَ أَبَا سُفْيَانَ قَالَ أَنَسٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ وَهَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ وَهَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا جَاوَزَ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَ بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأُخِذَ بِأَرْجُلِهِمْ فَسُحِبُوا فَأُلْقُوا فِي قَلِيبِ بَدْرٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو بلایا اور پھر تمام بدر کی طرف چل پڑے۔ اچانک ان کی نظر قریش کے پانی والے اونٹوں پر پڑی۔ ان میں بنی حجاج کا ایک سیاہ رنگ کا غلام بھی تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے اسے پکڑ لیا اور وہ اس سے یہ پوچھنے لگے: ابوسفیان کہاں ہے؟ وہ کہتا: قسم بخدا! اس کے بارے میں میرے پاس کوئی معلومات نہیں۔ البتہ یہ قریش کا لشکر آچکا ہے ان میں ابوجہل، عتبہ اور شیبہ ربیعہ کے دونوں بیٹے اور امیہ بن خلف سب آئے ہیں۔ جب اس نے انہیں یہ بتایا تو وہ اسے مارنے لگے۔ وہ کہتا: قسم بخدا! میرے پاس ابوسفیان کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے۔ البتہ یہ قریش کا لشکر آگیا ہے ان میں ابوجہل، عتبہ اور شیبہ ربیعہ کے دونوں بیٹے اور امیہ بن خلف سب آئے ہیں۔ اس دوران حضور نبی مکرم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اور یہ باتیں سن رہے تھے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! بلاشبہ تم اسے مارتے ہو جب وہ تم سے سچ بولتا ہے اور تم اسے چھوڑ دیتے ہو جب وہ تم سے جھوٹ بولتا ہے۔ یہ قریش کا لشکر آیا ہے تاکہ ابوسفیان کے قافلہ کی حفاظت کرے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آنے والے کل یہ فلاں کافر کے گرنے کی جگہ ہے اور ساتھ ہی آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ زمین پر بھی رکھا۔ یہ کل فلاں کافر کے گرنے کی جگہ ہے اور ساتھ ہی اپنا ہاتھ زمین پر رکھا۔ یہ کل فلاں کافر کے گرنے کی جگہ ہے اور ساتھ اپنا ہاتھ زمین پر رکھا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! ان میں سے کسی نے بھی رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ رکھنے کی جگہ سے تجاوز نہیں کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں حکم فرمایا: تو انہیں پاؤں سے پکڑا گیا اور انہیں گھسیٹ کر بدر کے کنوئیں میں پھینک دیا گیا۔

فائدہ: یہ حدیث طیبہ حضور نبی ﷺ کی عظمت علم اور وسعت نظر پر روشن دلیل ہے کہ جو واقعہ کل وقوع پذیر ہونا تھا اس کی خبر آج دی اور کفار کے نام بتا کر ان کے گرنے کی جگہ کا تعین بھی کر دیا۔ بھلا کون ہے جو اس شان علم میں آپ کی عظمت و رفعت کا مقابلہ کر سکے۔ یقیناً کوئی نہیں۔ آپ ﷺ اپنے جملہ اوصاف و کمالات میں بے مثل اور بے نظیر ہیں۔

بَابٌ فِي الْأَسِيرِ يُكْرَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ (قیدی کو اسلام قبول کرنے پر مجبور کیے جانے کا بیان)

2307۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي السِّجِسْتَانِيَّ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ (1) قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَهَذَا لَفْظُهُ ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ

1۔ ایک نسخہ میں محمد بن بشار ہے۔

Marfat.com

شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ الْمَرْأَةُ تَكُونُ مِقْلَاتًا فَتَجْعَلُ عَلَى نَفْسِهَا إِنْ عَاشَ لَهَا وَلَدٌ أَنْ تُهَوِّدَهُ فَلَمَّا أُجْلِيَتْ بَنُو النَّضِيرِ كَانَ فِيهِمْ مِنْ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا لَا نَدَعُ أَبْنَاءَنَا فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ قَالَ أَبُو دَاوُد الْمِقْلَاتُ الَّتِي لَا يَعِيشُ لَهَا وَلَدٌ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ جس عورت کا بچہ زندہ نہ رہتا تو وہ اپنے اوپر یہ نذر مانتی ہے کہ اگر اس کا بیٹا زندہ رہا تو وہ اسے یہودی بنائے گی۔ پھر جب بنونضیر کو جلاوطن کیا گیا تو ان میں انصار کے کچھ بچے بھی تھے۔ تو انہوں نے کہا: ہم اپنے بیٹوں کو نہیں چھوڑ سکتے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ ''دین میں کوئی جبر و اکراہ نہیں ہے ہدایت کفر سے واضح ہو چکی ہے۔ (یعنی اب کوئی ابہام باقی نہیں رہا۔ ہدایت اور کفر بالکل جدا جدا ہیں اس لیے کسی کافر کو اسلام لانے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا)۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ مِقلات وہ عورتیں ہیں جن کی اولاد زندہ نہ رہے۔

بَاب قَتْلِ الْأَسِيرِ وَلَا يُعْرَضُ عَلَيْهِ الْإِسْلَامُ

(قیدی کو قتل کرنے اور اس پر اسلام پیش نہ کرنے کا بیان)

2308۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ زَعَمَ السُّدِّيُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ أَمَّنَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم النَّاسَ إِلَّا أَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَامْرَأَتَيْنِ وَسَمَّاهُمْ وَابْنُ أَبِي سَرْحٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ وَأَمَّا ابْنُ أَبِي سَرْحٍ فَإِنَّهُ اخْتَبَأَ عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَلَمَّا دَعَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم النَّاسَ إِلَى الْبَيْعَةِ جَاءَ بِهِ حَتَّى أَوْقَفَهُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ بَايِعْ عَبْدَ اللهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ثَلَاثًا كُلَّ ذَلِكَ يَأْبَى فَبَايَعَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَمَا كَانَ فِيكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ يَقُومُ إِلَى هَذَا حَيْثُ رَآنِي كَفَفْتُ يَدِي عَنْ بَيْعَتِهِ فَيَقْتُلُهُ فَقَالُوا مَا نَدْرِي يَا رَسُولَ اللهِ مَا فِي نَفْسِكَ أَلَا أَوْمَأْتَ إِلَيْنَا بِعَيْنِكَ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِنَبِيٍّ أَنْ تَكُونَ لَهُ خَائِنَةُ الْأَعْيُنِ قَالَ أَبُو دَاوُد كَانَ عَبْدُ اللهِ أَخَا عُثْمَانَ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَكَانَ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ أَخَا عُثْمَانَ لِأُمِّهِ وَضَرَبَهُ عُثْمَانُ الْحَدَّ إِذْ شَرِبَ الْخَمْرَ

حضرت مصعب بن سعد نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ انہوں نے فرمایا: جب فتح مکہ کا دن تھا تو رسول اللہ ﷺ نے سوائے چار مردوں اور دو عورتوں کے تمام لوگوں کو امان دے دی اور آپ ﷺ نے ان کے نام بھی بتائے۔ ان میں ابن ابی سرح بھی تھے اور آگے حدیث بیان کی اور کہا کہ ابن ابی سرح حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس چھپ گیا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو بیعت کے لئے بلایا تو آپ اسے بھی لے آئے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر اوپر اٹھایا اور اسی کی طرف دیکھا۔ تین بار ایسا ہوا۔ پھر آپ ﷺ اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تم میں کوئی بھی دانا اور زیرک آدمی نہیں تھا جو اس وقت کھڑا ہو جاتا جب اس نے مجھے دیکھا ہے کہ میں نے اپنا ہاتھ اس کی بیعت

Marfat.com

سے روک لیا ہے اور وہ اسے قتل کر دیتا۔ تو صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم ہم نہیں جانتے تھے کہ آپ کے دل میں کیا ہے۔ آپ نے کیوں نہ ہماری طرف اپنی آنکھ سے اشارہ کر دیا ہوتا۔ (تو ہم فوراً اس کی تعمیل کرتے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی نبی علیہ السلام کے لیے یہ مناسب نہیں ہوتا کہ اس کی آنکھ خیانت کی مرتکب ہو۔ (ایسے اشارے کرنا نبی کی شان اور عظمت کے لائق نہیں ہوتا بلکہ وہ جو کام کرتا ہے صریح اور واضح کرتا ہے)۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ عبداللہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے رضاعی بھائی تھے اور ولید بن عقبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا اخیافی بھائی تھا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے اس پر حد لگائی تھی کیونکہ اس نے شراب پی تھی۔

2309۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ يَرْبُوعٍ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ أَرْبَعَةٌ لَا أُؤَمِّنُهُمْ فِي حِلٍّ وَلَا حَرَمٍ فَسَمَّاهُمْ قَالَ وَقَيْنَتَيْنِ كَانَتَا لِمِقْيَسٍ فَقُتِلَتْ إِحْدَاهُمَا وَأُفْلِتَتِ الْأُخْرَى فَأَسْلَمَتْ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ أَفْهَمْ إِسْنَادَهُ مِنِ ابْنِ الْعَلَاءِ كَمَا أُحِبُّ

عمرو بن عثمان بن عبدالرحمن بن سعید بن یربوع المخزومی نے بیان کیا ہے کہ میرے دادا نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا: چار آدمی ہیں میں انہیں امن نہیں دوں گا نہ حل میں اور نہ ہی حرم میں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے نام بھی ذکر کیے اور دو لونڈیاں ہیں جو مقیس (بن صبابہ) کی ہیں (اور دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کیا کرتی تھیں) پس ان میں سے ایک تو قتل کر دی گئی اور دوسری بھاگ گئی۔ بعد ازاں وہ اسلام لے آئی۔ ابوداؤد نے کہا ہے: میں ابن علاء سے اس کی سند اس طرح نہیں سمجھا جیسا میری پسند تھی۔ (یعنی میں اچھی طرح اس سند سے واقف نہیں ہوا)۔

2310۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ قَالَ أَبُو دَاوُد اسْمُ ابْنِ خَطَلٍ عَبْدُ اللهِ وَكَانَ أَبُو بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ قَتَلَهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ درآنحالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر خود تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اتارا تو اتنے میں ایک آدمی آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: ابن خطل غلاف کعبہ کے ساتھ چمٹا پڑا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے قتل کر دو۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابن خطل کا نام عبداللہ تھا اور اسے ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا۔

فائدہ: امام خطابی نے ابن خطل کے قتل کا سبب یہ بیان کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک انصاری کے ساتھ کسی کام سے بھیجا تھا اور انصاری کو اس کا امیر بنایا تھا۔ راستے میں ابن خطل نے انصاری کو قتل کر دیا اور سامان لوٹ لیا۔ اس لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قصاصاً اس کے قتل کا حکم دے دیا اور بعض شراح نے لکھا ہے کہ کمافی القسطلانی ص 317 ج 3 کہ اس کے قتل کے متعدد اسباب ہیں: جنایت قتل، کفر وارتداد اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایذاء اور ہجو۔ (ہکذا فی الدر المنثور ص 415، ج 4)

Marfat.com

بَابٌ فِي قَتْلِ الْأَسِيرِ صَبْرًا (قیدی کو محبوس کر کے قتل کرنے کا بیان)

2311۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الرَّقِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ[1] بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَرَادَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ أَنْ يَسْتَعْمِلَ مَسْرُوقًا فَقَالَ لَهُ عُمَارَةُ بْنُ عُقْبَةَ أَتَسْتَعْمِلُ رَجُلًا مِنْ بَقَايَا قَتَلَةِ عُثْمَانَ فَقَالَ لَهُ مَسْرُوقٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَكَانَ فِي أَنْفُسِنَا مَوْثُوقَ الْحَدِيثِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا أَرَادَ قَتْلَ أَبِيكَ قَالَ مَنْ لِلصِّبْيَةِ قَالَ النَّارُ فَقَدْ رَضِيتُ لَكَ مَا رَضِيَ لَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

عمرو بن مرہ نے ابراہیم سے روایت کیا ہے کہ اس نے بیان کیا کہ ضحاک بن قیس نے مسروق کو عامل بنانے کا ارادہ کیا تو عمارہ بن عقبہ نے اسے کہا: کیا تو ایسے آدمی کو عامل مقرر کر رہا ہے جو قاتلین عثمان کی باقیات میں سے ہے؟ تو مسروق نے اسے کہا: ہمیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے اور ہماری نظروں میں وہ حدیث بیان کرنے میں ثقہ اور معتبر ہیں کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے جب تیرے باپ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ (مراد عقبہ بن ابی معیط ہے جس نے حالت نماز میں رسول اللہ ﷺ پر غلیظ اوجھڑ ڈالی تھی)۔ تو اس نے کہا تھا: میرے ان بچوں کا پرسان حال کون ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: آگ۔ تحقیق میں تیرے لیے اس پر راضی ہوں جس پر تیرے لیے رسول اللہ ﷺ راضی ہوئے۔ (یعنی آگ)۔

بَابٌ فِي قَتْلِ الْأَسِيرِ بِالنَّبْلِ (قیدی کو تیروں کے ساتھ قتل کرنے کا بیان)

2312۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنِ ابْنِ تِعْلَى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَأُتِيَ بِأَرْبَعَةِ أَعْلَاجٍ مِنَ الْعَدُوِّ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُتِلُوا صَبْرًا قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ لَنَا غَيْرُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ بِالنَّبْلِ صَبْرًا فَبَلَغَ ذَلِكَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ قَتْلِ الصَّبْرِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ كَانَتْ دَجَاجَةٌ مَا صَبَرْتُهَا فَبَلَغَ ذَلِكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَأَعْتَقَ أَرْبَعَ رِقَابٍ

ابن تعلیٰ نے بیان کیا ہے کہ ہم حضرت عبدالرحمن بن خالد بن ولید رضی اللہ عنہما کے ساتھ جنگ میں شریک تھے کہ ان کے پاس دشمن کے چار بھاری بھرکم عجمی کافر لائے گئے تو آپ نے ان کے بارے میں (قتل کا) حکم دے دیا تو وہ محبوس حالت میں قتل کر دیئے گئے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ہمیں اس حدیث میں سعید عن ابن وہب کی سند کے سوا کسی اور نے یہ کہا ہے کہ وہ محبوس حالت میں تیروں کے ساتھ قتل کر دیئے گئے۔ پس جب یہ خبر حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچی تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے: آپ ﷺ محبوس کے قتل سے منع فرماتے تھے۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اگر مرغی بھی ہو تو میں اسے بھی محبوس حالت میں نہ قتل کروں۔ پس جب یہ خبر حضرت عبدالرحمن بن خالد بن ولید کے پاس پہنچی تو انہوں نے (بطور کفارہ) چار غلام آزاد کیے۔

1۔ ایک نسخہ میں عبداللہ ہے۔

Marfat.com

فائدہ: یہی بندۂ مومن کی شان ہے کہ اگر خطا ہو جائے تو پھر اسے تسلیم کرتے ہوئے فوراً تدارک کی کوشش کی جائے۔ اس طرح آدمی اس غلطی کی سزا سے اور آئندہ غلطی کے ارتکاب سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

بَابٌ فِي الْمَنِّ عَلَى الْأَسِيرِ بِغَيْرِ فِدَاءٍ

قیدی پر احسان کرتے ہوئے بغیر فدیہ کے اسے آزاد کرنے کا بیان

2313۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ ثَمَانِينَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ مِنْ جِبَالِ التَّنْعِيمِ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ لِيَقْتُلُوهُمْ فَأَخَذَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ سِلْمًا فَأَعْتَقَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

حضرت ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ (حدیبیہ کے سال) اہل مکہ میں سے اسی افراد تنعیم کے پہاڑوں سے نماز فجر کے وقت حضور نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام پر اتر آئے تا کہ وہ انہیں (نعوذ باللہ) قتل کر دیں لیکن رسول اللہ ﷺ نے انہیں بڑی سہولت اور آسانی کے ساتھ پکڑ لیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں آزاد کر دیا تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ''اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے ان کے ہاتھوں کو تم سے روکا اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے وادی مکہ مکرمہ میں۔ الی آخر الآیہ۔ (یعنی تمہیں ان کے شر سے محفوظ رکھا اور تمہارے ذہنوں میں بھی یہ خیال پیدا نہیں ہونے دیا کہ تم انہیں قتل کر دو اور یہی مصلحت وقت کا تقاضا تھا)۔

2314۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأُسَارَى بَدْرٍ لَوْ كَانَ مُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِي فِي هَؤُلَاءِ النَّتْنَى لَأَطْلَقْتُهُمْ لَهُ

حضرت محمد بن جبیر بن مطعم نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے بدر کے قیدیوں کو فرمایا تھا: اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور وہ میرے ساتھ ان بدبودار لوگوں کے بارے میں گفتگو کرتا تو میں اس کی خاطر انہیں چھوڑ دیتا۔

فائدہ: کہا گیا ہے کہ مطعم بن عدی کا حضور ﷺ پر ایک احسان تھا کہ آپ ﷺ جب طائف تشریف لے گئے اور ان لوگوں نے آپ کو خوب ستایا اور اذیت پہنچائی اور آپ اسی حالت میں واپس تشریف لائے تو اس دوران اس نے آپ ﷺ کی اعانت کی تھی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ نے یہ بات جبیر کی تطییب قلب اور اس کی تالیف کے لیے فرمائی تھی کیونکہ اس وقت وہ اسلام نہ لائے تھے۔ (بذل المجہود، ص240، ج12)

بَابٌ فِي فِدَاءِ الْأَسِيرِ بِالْمَالِ (قیدی سے مال کے ساتھ فدیہ لے کر اسے آزاد کرنے کا بیان)

2315۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُوحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ

Marfat.com

الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ فَأَخَذَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ الْفِدَاءَ أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ مِنَ الْفِدَاءِ ثُمَّ أَحَلَّ اللهُ لَهُمُ الْغَنَائِمَ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يُسْأَلُ عَنِ اسْمِ أَبِي نُوحٍ فَقَالَ إِيشْ تَصْنَعُ بِاسْمِهِ اسْمُهُ اسْمٌ شَنِيعٌ قَالَ أَبُو دَاوُد اسْمُ أَبِي نُوحٍ قُرَادٌ وَالصَّحِيحُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَزْوَانَ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب بدر کا دن تھا تو حضور نبی مکرم ﷺ نے (بدر کے قیدیوں سے) فدیہ لیا (اور انہیں آزاد کر دیا) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ "نہیں مناسب نبی کے لئے کہ اس کے پاس جنگی قیدی ہوں یہاں تک کہ زمین میں غلبہ حاصل کرلے۔ تم چاہتے ہو دنیا کا سامان اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے (تمہارے لیے) آخرت اور اللہ تعالیٰ بڑا غالب (اور) دانا ہے۔ اگر نہ ہوتا حکم الٰہی پہلے سے (کہ خطا اجتہادی معاف ہے) تو ضرور پہنچتی تمہیں بوجہ اس (فدیہ کے) جو تم نے لیا ہے بڑی سزا"۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے غنائم حلال کر دیئے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: میں نے احمد بن حنبل سے سنا کہ ان سے ابونوح کے نام کے بارے میں سوال کیا جاتا تھا۔ تو وہ کہتے تھے: تو اس کے نام کو کیا کرے گا۔ اس کا نام تو انتہائی برا نام ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا: ابونوح کا نام قراد (چچڑی) تھا اور صحیح یہ ہے کہ عبدالرحمن بن غزوان تھا۔

2316۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ الْعَيْشِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَعَلَ فِدَاءَ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعَ مِائَةٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے غزوہ بدر کے موقعہ پر اہل جاہلیت کے لیے چار سو درہم فدیہ فی آدمی مقرر کیا تھا۔ (یعنی غزوہ بدر کے ہر قیدی سے چار سو درہم یا ان کے برابر مال بطور فدیہ وصول کیا گیا اور انہیں رہا کر دیا گیا)۔

2317۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَعَثَ أَهْلُ مَكَّةَ فِي فِدَاءِ أَسْرَاهُمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ فِي فِدَاءِ أَبِي الْعَاصِ بِمَالٍ وَبَعَثَتْ فِيهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ عِنْدَ خَدِيجَةَ أَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلَى أَبِي الْعَاصِ قَالَتْ فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيدَةً وَقَالَ إِنْ رَأَيْتُمْ أَنْ تُطْلِقُوا لَهَا أَسِيرَهَا وَتَرُدُّوا عَلَيْهَا الَّذِي لَهَا فَقَالُوا نَعَمْ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَخَذَ عَلَيْهِ أَوْ وَعَدَهُ أَنْ يُخَلِّيَ سَبِيلَ زَيْنَبَ إِلَيْهِ وَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ كُونَا بِبَطْنِ يَأْجَجَ حَتَّى تَمُرَّ بِكُمَا زَيْنَبُ فَتَصْحَبَاهَا حَتَّى تَأْتِيَا بِهَا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ جب مکہ مکرمہ کے باسیوں نے اپنے قیدیوں کا فدیہ بھیجا تو حضرت زینب بنت رسول اللہ ﷺ نے بھی (اپنے خاوند) ابوالعاص کے فدیہ کے لیے کچھ مال بھیجا تھا اور اس میں انہوں نے اپنا وہ ہار بھی بھیجا تھا جو حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے پاس ہوا کرتا تھا اور انہوں نے وہ ہار ابوالعاص سے شادی

Marfat.com

کے وقت حضرت زینب کو پہنایا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب رسول اللہ ﷺ نے وہ ہار دیکھا تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی (غربت اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی مصاحبت کا تصور اور خیال آجانے کے سبب) آپ ﷺ پر شدید رقت طاری ہوگئی اور آپ ﷺ نے فرمایا: (اپنے صحابہ کرام کو) اگر تم مناسب گمان کرو تو زینب رضی اللہ عنہا کے لیے اس کے قیدی کو چھوڑ دو اور اسے اس کا مال بھی واپس کر دو (جو اس نے بطور فدیہ بھیجا ہے)۔ تو صحابہ کرام نے عرض کی: جی ہاں (یارسول اللہ! ﷺ ہم نے ایسا کر دیا)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ابوالعاص سے وعدہ لیا تھا کہ وہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو آپ ﷺ کے پاس آنے دے گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور انصار میں سے ایک آدمی کو بھیجا اور انہیں فرمایا کہ تم دونوں وادی یاجج میں رہنا (یہ مکہ کے قریب ایک جگہ ہے)۔ یہاں تک کہ تمہارے پاس سے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا گزر ہو۔ پھر تم دونوں اس کے ساتھ ساتھ رہنا یہاں تک کہ اسے یہاں پہنچا دو۔

2318۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا عَمِّي يَعْنِي سَعِيدَ بْنَ الْحَكَمِ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَذَكَرَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَعِي مَنْ تَرَوْنَ وَأَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوا إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ فَقَالُوا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هَؤُلَاءِ جَاءُوا تَائِبِينَ وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذَلِكَ لَهُمْ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ فَأَخْبَرُوهُمْ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ذکر کیا ہے کہ مروان اور مسور بن مخرمہ دونوں نے انہیں خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس وقت فرمایا جبکہ ہوازن کا ایک وفد مسلمان ہو کر آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور انہوں نے آپ ﷺ سے یہ عرض کی کہ آپ انہیں ان کا مال واپس کر دیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: میرے ساتھ یہ لوگ ہیں جنہیں تم دیکھ رہے ہو۔ (اور یہی حقیقت میں اس مال کے مستحق ہیں) اور میرے نزدیک سب سے پسندیدہ بات وہی ہے جو زیادہ سچی ہو۔ لہٰذا اب تم اختیار کر لو۔ یا قیدی، یا پھر مال۔ (یعنی دو میں سے ایک جسے چاہو اختیار کر لو میں اس کے بارے میں سفارش کروں گا)۔ چنانچہ انہوں نے کہا: ہم اپنے قیدیوں کو اختیار کرتے ہیں۔ (ہمیں مال کی ضرورت نہیں)۔ پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا: امابعد! تمہارے بھائی (یعنی بنی ہوازن کے لوگ) تائب ہو کر آئے ہیں اور بلاشبہ میری یہ رائے ہے کہ میں انہیں ان کے قیدی واپس لوٹا دوں۔ پس تم میں سے جو پسند کرے کہ وہ ایسا کرنے کے ساتھ خوش ہے تو اسے چاہیے کہ وہ ایسا کر لے۔ (یعنی بلاعوض قیدیوں کو واپس لوٹا دے) اور تم میں سے جو پسند کرے کہ اسے اپنا حصہ ملے (یعنی عوض لینا چاہے) تو ہم اسے وہ عوض اپنی پہلی غنیمت سے عطا کریں گے جو اللہ تعالیٰ ہمیں عطا فرمائے گا۔ پس

Marfat.com

وہ اس طرح کرلے۔ تو لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! ﷺ ہم ان کے لیے اس پر خوش ہیں۔ (یعنی ہم بلاعوض قیدیوں کو آزاد کرنے پر خوش اور راضی ہیں) پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ہم نہیں جانتے کہ تم میں سے کس نے اجازت دی ہے اور کس نے اجازت نہیں دی۔ (یعنی دونوں فریقوں کو علیحدہ کرنا ممکن نہیں) لہٰذا تم (اپنی اپنی قیام گاہ میں) لوٹ جاؤ۔ یہاں تک کہ (مشاورت کے بعد) تمہارے سردار تمہارا معاملہ ہمارے پاس پیش کریں۔ چنانچہ وہ لوگ واپس چلے گئے اور ان کے قائدین نے ان کے ساتھ گفتگو کی اور ان لوگوں نے انہیں بتایا کہ وہ اس پر خوش ہیں اور انہوں نے اجازت دے دی ہے۔ (کہ قیدیوں کو بلاعوض واپس لوٹا دیا جائے)۔

2319۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رُدُّوا عَلَيْهِمْ نِسَائَهُمْ وَأَبْنَائَهُمْ فَمَنْ مَسَكَ بِشَيْئٍ مِنْ هٰذَا الْفَيْئِ فَإِنَّ لَهُ بِهِ عَلَيْنَا سِتَّ فَرَائِضَ مِنْ أَوَّلِ شَيْئٍ يُفِيئُهُ اللّٰهُ عَلَيْنَا ثُمَّ دَنَا يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ مِنْ بَعِيرٍ فَأَخَذَ وَبَرَةً مِنْ سَنَامِهِ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَيْسَ لِي مِنْ هٰذَا الْفَيْئِ شَيْئٌ وَلَا هٰذَا وَرَفَعَ أُصْبُعَيْهِ إِلَّا الْخُمُسَ وَالْخُمُسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ فَأَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ فَقَامَ رَجُلٌ فِي يَدِهِ كُبَّةٌ مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ أَخَذْتُ هٰذِهِ لِأُصْلِحَ بِهَا بَرْذَعَةً لِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَمَّا مَا كَانَ لِي وَلِبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكَ فَقَالَ أَمَّا إِذْ بَلَغَتْ مَا أَرٰى فَلَا أَرَبَ لِي فِيهَا وَنَبَذَهَا

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے یہ واقعہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ان کی عورتیں اور ان کے بچے واپس لوٹا دو اور جو کوئی اس مال غنیمت سے کوئی شے رکھنا چاہے تو اس کے لیے اس کے عوض ہمارے ذمہ چھ چھ اونٹ ہیں جو اس پہلے مال سے ادا کریں گے جو مال غنیمت اللہ تعالیٰ ہمیں عطا فرمائے گا۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ ایک اونٹ کے قریب ہوئے اور اس کی کوہان سے بال لیا۔ پھر فرمایا: اے لوگو! اس مال غنیمت میں سے میرے لیے کوئی شے نہیں ہے اور نہ ہی یہ۔ اور ساتھ ہی اپنی انگلیاں اٹھالیں۔ (یعنی بال کو ہاتھ سے چھوڑ دیا) سوائے خمس کے اور خمس بھی تم ہی پر لوٹایا جاتا ہے)۔ (یعنی جہاد اور تمہاری دیگر حاجات کے لیے خرچ کیا جاتا ہے)۔ (لہٰذا تمہارے لیے بھی اپنے حق کے سوا اس مال میں سے کوئی شے نہیں ہے)۔ پس تم دھاگہ اور سوئی بھی ادا کردو۔ (یعنی اگر کسی نے یہ بھی لیے ہیں تو واپس کردے) پھر ایک آدمی کھڑا ہوا اس کے ہاتھ میں بالوں کا ایک گچھا تھا۔ اس نے عرض کی: میں نے اپنے نمدہ کو درست کرنے کے لیے لیا تھا۔ (نمدہ سے مراد اونٹ کے پالان کے نیچے والا کپڑا ہے)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس میں جو حصہ میرا اور بنی عبد المطلب کا ہے وہ تو تیرے لیے ہے۔ (لیکن جو اس میں دوسروں کا حصہ ہے اس کی اجازت خود لے لے) تو اس نے کہا: یہ بات یہاں تک پہنچ گئی ہے جو میں دیکھ رہا ہوں (یعنی یہ اتنا بڑا جرم ہے)۔ تو پھر مجھے اس کی کوئی حاجت اور ضرورت نہیں اور پھر اسے پھینک دیا۔ (اور چلا گیا)

Marfat.com

بَابٌ فِي الْإِمَامِ يُقِيمُ عِنْدَ الظُّهُورِ عَلَى الْعَدُوِّ بِعَرْصَتِهِمْ

دشمن پر غلبہ پانے کے وقت ان کی سرزمین پر امام کے مقیم رہنے کا بیان

2320۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا غَلَبَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلَاثًا قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى إِذَا غَلَبَ قَوْمًا أَحَبَّ أَنْ يُقِيمَ بِعَرْصَتِهِمْ ثَلَاثًا قَالَ أَبُو دَاوُد كَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ يَطْعَنُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ لِأَنَّهُ لَيْسَ مِنْ قَدِيمِ حَدِيثِ سَعِيدٍ لِأَنَّهُ تَغَيَّرَ سَنَةَ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَلَمْ يُخْرِجْ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا بِأَخَرَةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد يُقَالُ إِنَّ وَكِيعًا حَمَلَ عَنْهُ فِي تَغَيُّرِهِ

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی قوم پر غلبہ پاتے تو اس کی سرزمین پر تین دن تک قیام فرمار ہتے۔ ابن مثنیٰ نے بیان کیا ہے کہ جب آپ ﷺ کسی قوم پر غلبہ پاتے تو آپ ﷺ تین دن تک ان کی زمین پر اقامت اختیار کرنا پسند فرماتے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ یحییٰ بن سعید اس حدیث میں طعن کرتے ہیں اس لئے کہ یہ سعید کی پہلی حدیثوں میں سے نہیں ہے۔ کیونکہ پینتالیس سال کی عمر میں (ان کی قوت حفظ) بدل چکی تھی (یعنی کمزور ہوگئی تھی) اور انہوں نے یہ حدیث بھی آخر میں ہی بیان کی ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ کہا جاتا ہے: وکیع نے ان سے یہ حدیث قوت حفظ بدل جانے کے بعد ہی حاصل کی ہے۔

فائدہ: تین دن مقیم رہنے کی کئی وجہیں بیان کی گئی ہیں: ایک تو یہ کہ اس زمین پر بھی معبود حقیقی کی کچھ عبادت کر کے زمین کا کچھ حق ادا کیا جائے، دوسرا اپنی قوت وطاقت کا مزید اظہار ہو تا کہ کسی کو اس پر دوبارہ قبضہ کرنے کا خیال پیدا نہ ہو اور تیسرا یہ کہ لشکر میں شامل افراد اور ان سے متعلقہ جانور کئی دنوں کی مسلسل مشقت اور تھکاوٹ کے بعد کچھ آرام کر لیں تا کہ چستی اور قوت دوبارہ بحال ہو جائے۔ واللہ اعلم۔

بَابٌ فِي التَّفْرِيقِ بَيْنَ السَّبْيِ (قیدیوں کے درمیان تفریق کرنے کا بیان)

2321۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ جَارِيَةٍ وَوَلَدِهَا فَنَهَاهُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ وَرَدَّ الْبَيْعَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَمَيْمُونٌ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيًّا قُتِلَ بِالْجَمَاجِمِ وَالْجَمَاجِمُ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَثَمَانِينَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَالْحَرَّةُ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَقُتِلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ

حضرت میمون بن ابی شبیب نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ایک لونڈی اور اس کے بیٹے کے درمیان تفریق کر دی۔ (یعنی انہیں علیحدہ علیحدہ فروخت کر دیا)۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں اس سے منع فرمایا اور بیع کو رد فرما

Marfat.com

دیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ میمون نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ میمون جنگ جماجم میں قتل ہو گئے اور جماجم کی جنگ 83ھ میں واقع ہوئی۔ ابوداؤد نے کہا کہ واقعہ حرہ 63ھ میں پیش آیا اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما 73ھ میں شہید ہوئے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْمُدْرِكِينَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمْ

(بالغ قیدیوں کے درمیان تفریق کی رخصت کا بیان)

2322۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ قَالَ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ خَرَجْنَا مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَأَمَّرَهُ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَغَزَوْنَا فَزَارَةَ فَشَنَنَّا الْغَارَةَ ثُمَّ نَظَرْتُ إِلَى عُنُقٍ مِنَ النَّاسِ فِيهِ الذُّرِّيَّةُ وَالنِّسَاءُ فَرَمَيْتُ بِسَهْمٍ فَوَقَعَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْجَبَلِ فَقَامُوا فَجِئْتُ بِهِمْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فِيهِمُ امْرَأَةٌ مِنْ فَزَارَةَ وَعَلَيْهَا قِشْعٌ مِنْ أَدَمٍ مَعَهَا بِنْتٌ لَهَا مِنْ أَحْسَنِ الْعَرَبِ فَنَفَّلَنِي أَبُو بَكْرٍ ابْنَتَهَا فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيَنِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ لِي يَا سَلَمَةُ هَبْ لِي الْمَرْأَةَ فَقُلْتُ وَاللهِ لَقَدْ أَعْجَبَتْنِي وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَسَكَتَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ لَقِيَنِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي السُّوقِ فَقَالَ يَا سَلَمَةُ هَبْ لِي الْمَرْأَةَ لِلّٰهِ أَبُوكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ مَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا وَهِيَ لَكَ فَبَعَثَ بِهَا إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ وَفِي أَيْدِيهِمْ أَسْرَى فَفَادَاهُمْ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ

حضرت ایاس بن سلمہ نے بیان کیا ہے کہ میرے باپ نے مجھے بیان کیا کہ ہم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی معیت میں نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہم پر امیر مقرر فرمایا۔ تو ہم نے بنی فزارہ کے ساتھ جنگ لڑی اور ہم نے پرزور حملہ کیا (اور ہم نے انہیں خوب لوٹا اور فتح حاصل کر لینے کے بعد) میں نے لوگوں کی ایک جماعت کو دیکھا۔ اس میں بچے بھی تھے اور عورتیں بھی تھیں۔ تو میں نے ایک تیر پھینکا اور وہ ان کے اور پہاڑ کے درمیان جا گرا۔ پس وہ وہیں رک گئے اور میں انہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا۔ ان میں بنی فزارہ کی ایک عورت تھی۔ وہ پوستین پہنے ہوئے تھی۔ اس کے ساتھ اس کی بیٹی تھی جو عرب کی حسین ترین عورتوں میں سے تھی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کی بیٹی مجھے بطور انعام عطا فرما دی۔ پھر میں مدینہ طیبہ آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے شرف ملاقات بخشا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے سلمہ! یہ عورت مجھے ہبہ کر دے۔ میں نے عرض کی: قسم بخدا! یہ مجھے خوب پسند ہے اور ابھی تک میں اس کے قریب نہیں گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے یہاں تک کہ جب دوسرا دن آیا تو پھر بازار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ملاقات ہوئی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سلمہ! یہ عورت مجھے ہبہ کر دے تیرے باپ کی قسم! تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، قسم بخدا! میں ابھی تک اس کے قریب نہیں گیا اور اب یہ آپ کے لیے ہبہ ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اہل مکہ کی طرف بھیجا درآنحالیکہ ان کے قبضے میں مسلمان قیدی تھے اور آپ نے اس عورت کو ان کا فدیہ قرار دیا۔ (یعنی یہ عورت انہیں دے کر اپنے قیدی آزاد کرا لیے۔ حقیقتاً یہی وہ حکمت تھی جس کے پیش نظر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا مطالبہ بار بار کر رہے تھے)۔

Marfat.com

بَابٌ فِي الْمَالِ يُصِيبُهُ الْعَدُوُّ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ يُدْرِكُهُ صَاحِبُهُ فِي الْغَنِيمَةِ

ایسے مال کا بیان جسے ایک بار دشمن مسلمانوں سے لیجائے پھر اس کا مالک اسے مال غنیمت میں پالے

2323۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ سُهَيْلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ غُلَامًا لِابْنِ عُمَرَ أَبَقَ إِلَى الْعَدُوِّ فَظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ فَرَدَّهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى ابْنِ عُمَرَ وَلَمْ يَقْسِمْ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ غَيْرُهُ رَدَّهُ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ[1]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کا ایک غلام دشمن (کفار) کی طرف بھاگ گیا۔ پھر مسلمانوں نے اس پر غلبہ پالیا تو رسول اللہ ﷺ نے وہ غلام حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو واپس لوٹا دیا اور اسے تقسیم نہیں کیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ان کے سوا دوسرے راوی نے بیان کیا ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے وہ غلام واپس لوٹایا۔

2324۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَهَبَ فَرَسٌ لَهُ فَأَخَذَهَا الْعَدُوُّ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ فَرُدَّ عَلَيْهِ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبَقَ عَبْدٌ لَهُ فَلَحِقَ بِأَرْضِ الرُّومِ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ان کا ایک گھوڑا بھاگ گیا اور اسے دشمنوں نے پکڑ لیا۔ پھر مسلمان ان پر غالب آ گئے تو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مقدس میں وہ گھوڑا انہیں واپس لوٹا دیا گیا۔ اور ان کا ایک غلام بھاگ گیا اور وہ روم کے علاقے میں جا پہنچا۔ پھر مسلمانوں نے ان پر غلبہ پالیا تو حضور نبی مکرم ﷺ کے بعد حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے وہ غلام انہیں واپس لوٹا دیا۔

بَابٌ فِي عَبِيدِ الْمُشْرِكِينَ يَلْحَقُونَ بِالْمُسْلِمِينَ فَيُسْلِمُونَ

ایسے مشرک غلاموں کا بیان جو مسلمانوں کے ساتھ آ ملتے ہیں اور پھر اسلام قبول کر لیتے ہیں

2325۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ خَرَجَ عِبْدَانٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَعْنِي يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ الصُّلْحِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ مَوَالِيهِمْ فَقَالُوا يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ مَا خَرَجُوا إِلَيْكَ رَغْبَةً فِي دِينِكَ وَإِنَّمَا خَرَجُوا هَرَبًا مِنَ الرِّقِّ فَقَالَ نَاسٌ صَدَقُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ رُدَّهُمْ إِلَيْهِمْ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ مَا أُرَاكُمْ تَنْتَهُونَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلَى هَذَا وَأَبَى أَنْ يَرُدَّهُمْ وَقَالَ هُمْ عُتَقَاءُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حدیبیہ کے دن صلح سے پہلے کئی غلام رسول اللہ ﷺ کے پاس

1۔ قال ابوداؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

Marfat.com

آ پہنچے تو ان کے آقاؤں نے آپ علیہ السلام کی طرف لکھ بھیجا: اے محمد! علیہ السلام قسم بخدا! یہ آپ کی طرف آپ کے دین میں رغبت رکھتے ہوئے نہیں نکلے بلکہ یہ تو غلامی سے بھاگتے ہوئے نکلے ہیں۔ تو کچھ لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! علیہ السلام انہوں نے سچ کہا ہے لہٰذا آپ انہیں ان کی طرف واپس بھیج دیجئے۔ (یہ سن کر) رسول اللہ علیہ السلام سخت غصے ہوئے اور فرمایا: اے گروہ قریش! میں تمہیں دیکھ رہا ہوں تم باز نہیں آؤ گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تم پر ایسے کو بھیجے جو اس پر (یعنی غلاموں کو واپس بھیجنے پر) تمہاری گردنیں ماردے۔ پھر آپ علیہ السلام نے انہیں واپس لوٹانے سے انکار کردیا اور فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہیں۔

بَاب فِي إِبَاحَةِ الطَّعَامِ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ

دارالحرب میں اناج (کھانے کی اشیاء) کی اباحت کا بیان

2326۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ جَيْشًا غَنِمُوا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا وَعَسَلًا فَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُمُ الْخُمُسُ

حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام کے زمانہ مقدس میں ایک لشکر کو کچھ اناج اور شہد مال غنیمت کے طور پر حاصل ہوا تو ان سے خمس نہ لیا گیا۔

فائدہ: کھانے پینے کی چیزوں کے بارے میں تو علماء کا اتفاق ہے کہ ان میں تصرف عندالضرورت بقدرالضرورت مجاہدین کے لیے جائز ہے اگرچہ بغیر اذن امام ہی کے ہو۔ (کما قال عیاض)۔

2327۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَالْقَعْنَبِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ حُمَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ دُلِّيَ جِرَابٌ مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَالْتَزَمْتُهُ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَا أُعْطِي مِنْ هَذَا أَحَدًا الْيَوْمَ شَيْئًا قَالَ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ إِلَيَّ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے روایت بیان کی کہ غزوہ خیبر کے دن چربی کا ایک تھیلا لٹکا ہوا دکھائی دیا۔ سو میں اس کی طرف آیا اور اسے اپنے قبضے میں لے گیا۔ اور پھر یہ کہا: آج تو میں اس میں سے کسی کو کوئی شے نہ دوں گا۔ پھر فرماتے ہیں کہ میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ علیہ السلام میرے اس عمل پر تبسم فرمار ہے تھے۔ (اور طیالسی کی روایت میں اس کے بعد یہ ہے کہ آپ نے فرمایا "ھو لک" کہ اچھا یہ تم ہی لے لو)۔

بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ النُّهْبَى إِذَا كَانَ فِي الطَّعَامِ قِلَّةٌ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ

تقسیم سے قبل مال غنیمت سے مال لینے کی ممانعت کا بیان جبکہ دارالحرب میں کھانے پینے کی اشیاء کی قلت ہو

2328۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي لَبِيدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ

Marfat.com

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ بِكَابُلَ فَأَصَابَ النَّاسُ غَنِيمَةً فَانْتَهَبُوهَا فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ النُّهْبَى فَرَدُّوا مَا أَخَذُوا فَقَسَمَهُ بَيْنَهُمْ

حضرت یعلیٰ بن حکیم نے ابی لبید سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: ہم عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کابل میں تھے تو وہاں لوگوں کو مال غنیمت حاصل ہوا تو انہوں نے تقسیم سے پہلے ہی اسے لوٹ لیا۔ حضرت عبدالرحمن خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ تقسیم سے قبل مال غنیمت اٹھا لینے سے منع فرماتے تھے۔ نتیجتاً لوگوں نے جو مال لیا تھا وہ واپس کر دیا۔ پھر آپ نے وہ مال ان کے درمیان تقسیم کر دیا۔

2329۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُجَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ قُلْتُ هَلْ كُنْتُمْ تُخَمِّسُونَ يَعْنِي الطَّعَامَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَصَبْنَا طَعَامًا يَوْمَ خَيْبَرَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَجِيئُ فَيَأْخُذُ مِنْهُ مِقْدَارَ مَا يَكْفِيهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے کہا: کیا تم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں (مال غنیمت کے) اناج سے خمس نکالا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہم نے غزوہ خیبر کے دن مال غنیمت میں غلہ حاصل کیا۔ پس ایک آدمی آتا تھا اور اس سے اتنی مقدار لے لیتا تھا جو اس کے لیے کافی ہوتی اور پھر وہ چلا جاتا۔ (اس سے معلوم ہوا کہ اگر کھانے پینے کی اشیاء کی قلت نہ ہو بلکہ یہ وافر مقدار میں موجود ہوں تو پھر بقدر حاجت لے لینے میں کوئی حرج نہیں)۔

2330۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ يَعْنِي ابْنَ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَصَابَ النَّاسَ حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ وَجَهْدٌ وَأَصَابُوا غَنَمًا فَانْتَهَبُوهَا فَإِنَّ قُدُورَنَا لَتَغْلِي إِذْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَمْشِي عَلَى قَوْسِهِ فَأَكْفَأَ قُدُورَنَا بِقَوْسِهِ ثُمَّ جَعَلَ يُرَمِّلُ اللَّحْمَ بِالتُّرَابِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ النُّهْبَةَ لَيْسَتْ بِأَحَلَّ مِنَ الْمَيْتَةِ أَوْ إِنَّ الْمَيْتَةَ لَيْسَتْ بِأَحَلَّ مِنَ النُّهْبَةِ الشَّكُّ مِنْ هَنَّادٍ

ابوالاحوص نے عاصم یعنی ابن کلیب سے، انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے انصار کے ایک آدمی سے روایت کیا ہے کہ اس نے بیان کیا: ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ایک سفر پر نکلے۔ اس میں لوگوں کو شدید حاجت اور سخت مشقت کا سامنا کرنا پڑا۔ اور انہوں نے مال غنیمت پا لیا اور پھر تقسیم سے پہلے ہی اس سے لے لیا۔ بے شک ہماری ہانڈیاں (چولہوں پر) ابل رہی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی قوس کے سہارے چلتے ہوئے تشریف لائے اور اپنی قوس سے ہماری ہانڈیوں کو الٹا کر دیا اور ان میں موجود گوشت کو مٹی میں ملانا شروع کر دیا۔ پھر ارشاد فرمایا: تقسیم سے پہلے مال غنیمت سے مال اٹھا لینا مردار سے زیادہ حلال نہیں ہے۔ یا فرمایا: بے شک مردار تقسیم سے قبل مال غنیمت سے مال اٹھا لینے کی نسبت زیادہ حلال نہیں ہے۔ راوی کو حدیث ہناد سے شک ہے۔ (یعنی جس طرح مردار حرام ہے اسی طرح مال غنیمت سے مال اٹھانا بھی حرام ہے۔ تو آپ ﷺ نے یہ تہدید یا تو اس لیے فرمائی کہ اس وقت طعام کی قلت تھی۔ یا پھر لوگوں نے اپنی حاجت سے زیادہ مال اٹھا لیا اور قلت کی حالت میں مال اٹھانا اور ضرورت سے زیادہ اٹھانا دونوں طریقے صحیح نہیں۔ تبھی تو آپ نے گوشت مٹی میں ملا کر ضائع

Marfat.com

کر دیا اور عملاً بتادیا کہ اس طرح کھانا حرام ہے۔ واللہ اعلم)۔

بَابٌ فِي حَمْلِ الطَّعَامِ مِنْ أَرْضِ الْعَدُوِّ (دارالحرب سے کھانے پینے کی اشیاء اٹھا لینے کا بیان)

2331- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ ابْنَ حَرْشَفٍ الْأَزْدِيَّ حَدَّثَهُ عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ الْجَزَرَ فِي الْغَزْوِ وَلَا نَقْسِمُهُ حَتَّى إِنْ كُنَّا لَنَرْجِعُ إِلَى رِحَالِنَا وَأَخْرِجَتُنَا مِنْهُ مُمْلَأَةٌ

قاسم مولیٰ عبدالرحمن نے حضور نبی کریم ﷺ کے بعض اصحاب سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: ہم دوران جہاد اونٹ کھا لیتے تھے۔ (یعنی اپنی حاجت کے وقت مال غنیمت سے اونٹ پکڑ کر ذبح کر لیتے اور اس کا گوشت کھا لیتے تھے) اور ہم اسے تقسیم نہ کرتے تھے۔ (یعنی مال غنیمت کی تقسیم میں اسے شامل نہ کرتے تھے)۔ یہاں تک کہ جب ہم اپنے ٹھکانوں کی طرف لوٹتے تھے تو ہماری خورجیاں اسی گوشت سے بھری ہوتی تھیں۔ (یہ تبھی درست ہو سکتا ہے جب رحال سے مراد وہ عارضی ٹھکانے اور اقامت گاہیں ہوں جو دارالحرب میں انہوں نے بنا رکھی تھیں اور اگر مراد مدینہ طیبہ میں ان کے گھر ہوں تو پھر مال غنیمت کو تقسیم سے پہلے دارالحرب سے منتقل کرنا جائز نہیں بشرطیکہ آدمی اس پر ملکیت کا دعویدار ہو۔ ہاں امانتاً اٹھا کر لانا جائز ہے)۔

بَابٌ فِي بَيْعِ الطَّعَامِ إِذَا فَضَلَ عَنِ النَّاسِ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ

کھانے پینے کی اشیاء کو بیچنے کا بیان جبکہ وہ دارالحرب میں لوگوں کی ضروریات سے زائد ہوں

2332- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الْعَزِيزِ شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْأُرْدُنِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ قَالَ رَابَطْنَا مَدِينَةَ قِنَّسْرِينَ مَعَ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ فَلَمَّا فَتَحَهَا أَصَابَ فِيهَا غَنَمًا وَبَقَرًا فَقَسَمَ فِينَا طَائِفَةً مِنْهَا وَجَعَلَ بَقِيَّتَهَا فِي الْمَغْنَمِ فَلَقِيتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ مُعَاذٌ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ خَيْبَرَ فَأَصَبْنَا فِيهَا غَنَمًا فَقَسَمَ فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ طَائِفَةً وَجَعَلَ بَقِيَّتَهَا فِي الْمَغْنَمِ

عبدالرحمن بن غنم نے بیان کیا ہے کہ ہم نے شرحبیل بن سمط کی قیادت میں شہر قنسرین (شام کے ساحلی شہروں میں سے ایک ہے) کا محاصرہ کیا اور جب اسے فتح کیا تو اس میں کافی تعداد میں بکریاں اور گائیں مال غنیمت میں حاصل ہوئیں۔ پس انہوں نے ان میں سے کچھ ہم میں تقسیم کر دیں اور بقیہ مال غنیمت میں رکھ دیں۔ پھر میری ملاقات حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے ان کے سامنے یہ بیان کیا تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم غزوۂ خیبر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے۔ ہم نے اس میں بہت سے ریوڑ پائے تو رسول اللہ ﷺ نے کچھ ہم میں تقسیم فرما دیئے اور بقیہ مال غنیمت میں رکھ دیئے۔ (گویا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے یہ بتایا کہ جو کچھ شرحبیل نے کیا ہے وہ درست ہے اور طریقہ مصطفیٰ کریم ﷺ کے مطابق ہے)۔

Marfat.com

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَنْتَفِعُ مِنَ الْغَنِيمَةِ بِالشَّيْئِ

(مال غنیمت کی کسی شے سے آدمی کے نفع اٹھانے کا بیان)

2333۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَ أَبُو دَاوُد وَأَنَا لِحَدِيثِهِ أَتْقَنُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ مَوْلَى تُجِيبَ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ[1] فَلَا يَرْكَبْ دَابَّةً مِنْ فَيْئِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِيهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِنْ فَيْئِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَخْلَقَهُ رَدَّهُ فِيهِ

حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: جو کوئی اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے کسی سواری پر سوار نہ ہو۔ یہاں تک کہ جب وہ اسے کمزور کر دے تو پھر اسے مال غنیمت میں لوٹا دے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے کوئی کپڑا نہ پہنے۔ یہاں تک کہ جب وہ اسے پرانا اور بوسیدہ کر چکے تو اسے واپس مال غنیمت میں رکھ دے۔

فائدہ: جمہور کے نزدیک ان اشیاء کا استعمال بلا ضرورت یا اپنی ذاتی ضرورت کی غرض سے جائز نہیں اور اگر جنگی ضرورت کے تحت استعمال کیا جائے تو پھر جائز ہے اور لباس وغیرہ کا استعمال بھی شدید ضرورت کے سوا جائز نہیں۔

بَابٌ فِي الرُّخْصَةِ فِي السِّلَاحِ يُقَاتَلُ بِهِ فِي الْمَعْرَكَةِ

دشمن کے ہتھیار کو جنگ میں استعمال کیے جانے کی رخصت کا بیان

2334۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ يُوسُفَ قَالَ قَالَ أَبُو دَاوُد هُوَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ إِسْحَقَ بْنِ أَبِي إِسْحَقَ السَّبِيعِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ السَّبِيعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَرْتُ فَإِذَا أَبُو جَهْلٍ صَرِيعٌ قَدْ ضُرِبَتْ رِجْلُهُ فَقُلْتُ يَا عَدُوَّ اللَّهِ يَا أَبَا جَهْلٍ قَدْ أَخْزَى اللَّهُ الْآخِرَ قَالَ وَلَا أَهَابُهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَقَالَ أَبْعَدُ مِنْ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ فَضَرَبْتُهُ بِسَيْفٍ غَيْرِ طَائِلٍ فَلَمْ يُغْنِ شَيْئًا حَتَّى سَقَطَ سَيْفُهُ مِنْ يَدِهِ فَضَرَبْتُهُ بِهِ حَتَّى بَرَدَ

ابو اسحاق سبیعی نے بیان کیا ہے کہ مجھے ابو عبیدہ نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے بتایا: میں گزرا تو اچانک دیکھا ابو جہل گرا پڑا تھا درآنحالیکہ اس کی ٹانگ کٹ چکی تھی۔ تو میں نے اسے کہا: اے اللہ کے دشمن! اے ابو جہل! تحقیق اللہ تعالیٰ نے تجھے ذلیل و رسوا کر دیا ہے۔ انہوں نے بیان کیا: میں اس کے پاس یہ کہتے ہوئے ڈر نہیں رہا تھا۔ (کیونکہ اب وہ

1۔ ایک نسخہ میں والیوم الآخر ہے۔

Marfat.com

زمین پر پچھڑا پڑا تھا کچھ کرنے کے قابل نہ تھا)۔ تو اس نے کہا: انتہائی تعجب ہے ایک آدمی کے لیے کہ اسے اس کی قوم نے قتل کر دیا پھر میں نے اسے اپنی ایسی تلوار کے ساتھ مارا جو اچھی نہ تھی۔ لہٰذا وہ کارگر ثابت نہ ہوئی۔ یہاں تک کہ اس کی تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی۔ پھر میں نے اس کے ساتھ اسے مارا یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا۔ (اس سے معلوم ہوا کہ دشمن کا ہتھیار اس کے خلاف استعمال کرنا درست ہے)۔

بَابٌ فِي تَعْظِيمِ الْغُلُولِ (اس کا بیان کہ مال غنیمت میں خیانت کرنا انتہائی شدید جرم ہے)

2335۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ وَبِشْرَ بْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَاهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ تُوُفِّيَ يَوْمَ خَيْبَرَ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَتَغَيَّرَتْ وُجُوهُ النَّاسِ لِذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ صَاحِبَكُمْ غَلَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَفَتَّشْنَا مَتَاعَهُ فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِنْ خَرَزِ يَهُودَ لَا يُسَاوِي دِرْهَمَيْنِ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام میں سے ایک آدمی غزوہ خیبر کے دن فوت ہو گیا۔ صحابہ کرام نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے ساتھی پر نماز جنازہ پڑھ لو۔ یہ جواب سن کر لوگوں کے چہرے متغیر ہو گئے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ تمہارے ساتھی نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں حاصل ہونے والے مال میں خیانت کی ہے۔ چنانچہ ہم نے اس کے ساز و سامان کی تلاشی لی تو ہم نے یہود کے موتیوں میں سے چند موتی پائے جو قیمت میں دو درہم کے مساوی بھی نہ تھے۔

فائدہ: اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دوررس نگاہ کی عظمت کا بیان بھی ہے اور آپ کے انداز تربیت کا بیان بھی۔ کہ ایک آدمی نے اتنی سی غلطی کی تو آپ ﷺ نے بطور سرزنش اس پر نماز جنازہ پڑھنے سے اعراض برت لیا تاکہ آئندہ کوئی بھی ایسی غلطی کو معمولی گمان کرتے ہوئے اس کا ارتکاب نہ کرے۔

2336۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ خَيْبَرَ فَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَلَا وَرِقًا إِلَّا الثِّيَابَ وَالْمَتَاعَ وَالْأَمْوَالَ قَالَ فَوَجَّهَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَحْوَ وَادِي الْقُرَى وَقَدْ أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَبْدٌ أَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِوَادِي الْقُرَى فَبَيْنَا[1] مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ جَاءَهُ سَهْمٌ فَقَتَلَهُ فَقَالَ النَّاسُ هَنِيئًا لَهُ الْجَنَّةُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي أَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا فَلَمَّا سَمِعُوا ذَلِكَ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ أَوْ شِرَاكَيْنِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شِرَاكٌ مِنْ نَارٍ أَوْ قَالَ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہم غزوہ خیبر کے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے

1۔ ایک نسخہ میں فَبَيْنَمَا ہے۔

Marfat.com

اور ہم نے سونا، چاندی مال غنیمت میں نہ پایا مگر کپڑے اور دیگر مال و متاع۔ (حاصل کیا) پھر رسول اللہ علیہ وادی القریٰ کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ علیہ کو ایک سیاہ رنگ کا غلام ہدیۃً پیش کیا گیا، اسے مدعم کہا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ جب لوگ وادی القریٰ میں تھے اور اس اثناء میں مدعم رسول اللہ علیہ کی سواری کا پالان اتار رہا تھا کہ اچانک ایک تیر آ کر اسے لگا اور اسے قتل کر دیا۔ تو لوگوں نے کہا: اس کے لیے جنگ مبارک ہو۔ تو حضور نبی کریم علیہ نے فرمایا: ہرگز نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! بے شک وہ کمبل جو خیبر کے دن اس نے مال غنیمت سے لیا تھا حالانکہ ابھی تک وہ مال تقسیم نہیں ہوا تھا، وہ اس پر آگ بھڑکا رہا ہے۔ پس جب لوگوں نے یہ سنا تو ایک آدمی ایک تسمہ یا دو تسمے لے کر رسول اللہ علیہ کے پاس آیا۔ تو رسول اللہ علیہ نے فرمایا: ایک تسمہ بھی آگ میں سے ہے۔ یا فرمایا: دو تسمے آگ میں سے ہیں۔ (یہ راوی کو شک ہے)

فائدہ: اس جملہ میں دو احتمال ہیں: اول یہ کہ آپ کی مراد اس سے یہ ہے کہ اگر تو اس تسمہ کو واپس نہ کرتا تو یہ تیرے حق میں آگ میں جانے کا ذریعہ ہوتا۔ گویا یہ فرما کر آپ نے اسے رکھ لیا اور دوسرا احتمال یہ ہے کہ چونکہ وہ شخص مال غنیمت کی تقسیم کے بعد اسے لایا تھا، حالانکہ اسے پہلے لانا چاہئے تھا۔ اب کس کے حصہ میں اس کو ڈالا جائے؟ اس لیے آپ نے اس کو یہ فرما کر واپس کر دیا کہ یہ تسمہ اب تیرے حق میں موجب نار ہو گیا۔ (الدر المنضود، ص 436، ج 4)

بَابٌ فِي الْغُلُولِ إِذَا كَانَ يَسِيرًا يَتْرُكُهُ الْإِمَامُ وَلَا يُحَرِّقُ رَحْلَهُ

اس کا بیان کہ جب خیانت تھوڑی سی ہو تو امام اسے چھوڑ دے گا اور اس کی سواری کو نہیں جلائے گا

2337۔ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَوْذَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَصَابَ غَنِيمَةً أَمَرَ بِلَالًا فَنَادَى فِي النَّاسِ فَيَجِيئُونَ بِغَنَائِمِهِمْ فَيُخَمِّسُهُ وَيُقَسِّمُهُ فَجَاءَ رَجُلٌ بَعْدَ ذَلِكَ بِزِمَامٍ مِنْ شَعَرٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا فِيمَا كُنَّا أَصَبْنَاهُ مِنَ الْغَنِيمَةِ فَقَالَ أَسَمِعْتَ بِلَالًا يُنَادِي ثَلَاثًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَجِيءَ بِهِ فَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ كُنْ أَنْتَ تَجِيءُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَنْ أَقْبَلَهُ عَنْكَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ جب مال غنیمت حاصل کر لیتے (اور آپ اسے تقسیم کرنے کا ارادہ فرماتے) تو پہلے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرماتے کہ وہ لوگوں میں اعلان کریں۔ پس لوگ اپنے پاس موجود مال غنیمت لے کر آ جاتے۔ آپ علیہ (سارا مال جمع ہو جانے کے بعد) اس کا خمس نکالتے اور پھر بقیہ مال لوگوں میں تقسیم فرما دیتے۔ پس (ایک دفعہ) تقسیم کے بعد ایک آدمی بالوں سے بنی ہوئی رسی لے کر آیا اور عرض کی: یا رسول اللہ! علیہ یہ اس مال غنیمت میں سے ہے جو ہم نے حاصل کیا ہے۔ تو آپ علیہ نے فرمایا کہ تو نے بلال کو تین بار اعلان کرتے ہوئے سنا؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ نے فرمایا: پھر تجھے کس شے نے اسے لے آنے سے روکا؟ پس اس نے آپ کے سامنے معذرت کی تو آپ علیہ نے فرمایا: تو ہی اسے قیامت کے دن لے کر آئے گا اور میں تجھ سے ہرگز قبول نہیں کروں گا۔

Marfat.com

بَابٌ فِي عُقُوبَةِ الْغَالِّ (مال غنیمت میں خیانت کرنے والے کی سزا کا بیان)

2338- حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ النُّفَيْلِيُّ الْأَنْدَرَاوَرْدِيُّ عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَصَالِحٌ هَذَا أَبُو وَاقِدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ مَسْلَمَةَ أَرْضَ الرُّومِ فَأُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ غَلَّ فَسَأَلَ سَالِمًا عَنْهُ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا وَجَدْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ غَلَّ فَأَحْرِقُوا مَتَاعَهُ وَاضْرِبُوهُ قَالَ فَوَجَدْنَا فِي مَتَاعِهِ مُصْحَفًا فَسَأَلَ سَالِمًا عَنْهُ فَقَالَ بِعْهُ وَتَصَدَّقْ بِثَمَنِهِ

صالح بن محمد بن زائدہ نے بیان کیا ہے، ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ صالح واقد کا باپ ہے۔ اس نے کہا: میں مسلمہ کے ساتھ سرزمین روم میں داخل ہوا۔ پس اس کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے مال غنیمت میں خیانت کی تھی۔ (اور مال چرا لیا تھا)۔ چنانچہ مسلمہ نے اس کے بارے میں حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں نے اپنے باپ سے سنا ہے وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور وہ حضور نبی کریم ﷺ سے حدیث روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم کسی آدمی کو پاؤ کہ اس نے مال غنیمت میں خیانت کی ہے تو تم اس کا ساز وسامان جلا دو اور اسے مارو''۔ راوی کہتا ہے: تو ہم نے اس کے ساز وسامان میں قرآن پاک پایا۔ تو انہوں نے اس کے بارے میں حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: تو اسے بیچ دے اور اس کا ہدیہ صدقہ کر دے۔ (ہدیہ سے مراد ثمن ہیں)۔

فائدہ: جمہور علماء نے اس حدیث پر خوب نقد وجرح کی ہے۔ لہٰذا اسے قابل عمل نہیں قرار دیا۔

2339- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى الْأَنْطَاكِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ وَمَعَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَغَلَّ رَجُلٌ مَتَاعًا فَأَمَرَ الْوَلِيدُ بِمَتَاعِهِ فَأُحْرِقَ وَطِيفَ بِهِ وَلَمْ يُعْطِهِ سَهْمَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا أَصَحُّ الْحَدِيثَيْنِ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ هِشَامٍ أَحْرَقَ رَحْلَ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ وَكَانَ قَدْ غَلَّ وَضَرَبَهُ

ابواسحاق نے صالح بن محمد سے روایت کیا ہے کہ اس نے کہا: ہم نے ولید بن ہشام کے ساتھ مل کر جہاد کیا اور ہمارے ساتھ حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ پس ایک آدمی نے کچھ ساز وسامان چرا لیا تو ولید نے اس کے سامان کے بارے میں حکم دیا۔ پس وہ جلا دیا گیا اور اسے (شہر میں) پھرایا گیا اور ولید نے اس کا حصہ بھی نہ دیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ دو حدیثوں میں سے زیادہ صحیح ہے۔ اسے کسی ایک نے روایت کیا ہے کہ ولید بن ہشام نے زیاد بن سعد کی سواری جلا دی کیونکہ اس نے خیانت کی تھی اور اسے مارا۔

2340- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ حَرَّقُوا مَتَاعَ الْغَالِّ وَضَرَبُوهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَزَادَ فِيهِ عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ عَنِ الْوَلِيدِ وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ وَمَنَعُوهُ سَهْمَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحَدَّثَنَا بِهِ الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَوْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ

Marfat.com

الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ الْحَوْطِيُّ مَنْعَ سَهْمِهِ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما ان تمام نے مال غنیمت میں خیانت کرنے والے کا ساز و سامان جلا دیا اور اسے مارا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اس میں علی بن بحر نے ولید سے کچھ اضافہ کیا ہے اور میں نے اس سے وہ نہیں سنا۔ یعنی ''انہوں نے اس کا حصہ بھی روکا''۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس کے بارے میں ہمیں ولید بن عتبہ اور عبدالوہاب بن نجدہ دونوں نے بتایا اور ان دونوں نے کہا: ہمیں ولید نے زہیر بن محمد بن عمرو بن شعیب کی سند سے بیان کیا ہے اور عبدالوہاب بن نجدہ الحوطی نے اس کا حصہ روکنے کا ذکر نہیں کیا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ السَّتْرِ عَلَى مَنْ غَلَّ

جس نے مال غنیمت میں خیانت کی اس پر پردہ ڈالنے سے نہی کا بیان

2341۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ أَمَّا بَعْدُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ كَتَمَ غَالًّا فَإِنَّهُ مِثْلُهُ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: اما بعد! رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: جس نے خیانت کرنے والے کو چھپایا وہ بھی اسی کی مثل ہے۔ (یعنی دونوں کا انجام ایک جیسا ہوگا گناہ میں دونوں برابر ہوں گے)۔

بَابٌ فِي السَّلَبِ يُعْطَى الْقَاتِلَ (مقتول سے چھینا ہوا مال قاتل کو دیئے جانے کا بیان)

2342۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي عَامِ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ قَالَ فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ فَاسْتَدَرْتُ لَهُ حَتَّى أَتَيْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ فَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ لَهُ مَا بَالُ النَّاسِ قَالَ أَمْرُ اللَّهِ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا وَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ قَالَ فَقُمْتُ ثُمَّ قُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ الثَّانِيَةَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ قَالَ فَقُمْتُ ثُمَّ قُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ الثَّالِثَةَ فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ قَالَ فَاقْتَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ صَدَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَلَبُ ذَلِكَ الْقَتِيلِ عِنْدِي فَأَرْضِهِ مِنْهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ لَاهَا اللَّهِ إِذًا يَعْمِدُ إِلَى

Marfat.com

أَسَدٍ مِنْ أُسْدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَعَنْ رَسُولِهِ فَيُعْطِيكَ سَلَبَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَدَقَ فَأَعْطِهِ إِيَّاهُ فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ فَأَعْطَانِيهِ فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہم غزوۂ حنین کے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ پس جب ہم (کافروں کے) سامنے پہنچے تو مسلمانوں میں بھگدڑ مچ گئی۔ (کیونکہ انہوں نے اپنی کمین گاہوں سے تیر برسانے شروع کر دیئے تھے)۔ (اسی دوران) میں نے مشرکین میں سے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ مسلمانوں میں سے ایک آدمی پر غالب آچکا ہے۔ (اور اسے پچھاڑ رکھا ہے)۔ میں اس کی طرف گھوم کر گیا۔ یہاں تک کہ میں پیچھے سے اس کے پاس جا پہنچا اور اسے گردن کے قریب کندھے پر تلوار ماری تو وہ (اسے چھوڑ کر) مجھ پر پل پڑا اور اس نے اتنی زور سے مجھے دبوچا کہ اس کے سبب میں نے موت کی بو کو پالیا۔ پھر اسے موت نے آلیا تو اس نے مجھے چھوڑ دیا۔ پھر میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے کہا: لوگوں کو کیا ہوا ہے (کہ اتنی بھگدڑ مچی؟) تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا امر اور فیصلہ اسی طرح تھا۔ بعد ازاں لوگ واپس لوٹے اور رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا: وہ آدمی جس نے کسی آدمی کو قتل کیا اور اس کے پاس اس پر شہادت موجود ہو تو اس سے چھینا ہوا مال اسی کے لئے ہوگا۔ حضرت ابوقتادہ فرماتے ہیں: پس میں کھڑا ہوا اور کہا: میرے لئے کون شہادت دے گا؟ (جب کوئی شاہد نہ بنا) تو میں بیٹھ گیا۔ پھر آپ ﷺ نے دوسری بار ارشاد فرمایا: جس نے کسی آدمی کو قتل کیا اور اس پر اس کے لیے شاہد موجود ہو تو اس سے چھینا ہوا مال اسی کے لیے ہے۔ چنانچہ میں کھڑا ہوا اور کہا میرے لیے کون شہادت دے گا؟ پھر میں بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے تیسری بار وہی فرمایا اور میں کھڑا ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوقتادہ! تجھے کیا ہے؟ میں نے سارا قصہ آپ ﷺ کے گوش گزار کر دیا۔ تب قوم کے ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! ﷺ اس نے سچ کہا ہے اور اس مقتول سے چھینا ہوا مال میرے پاس ہے۔ آپ اس کے عوض اسے راضی کر لیجئے۔ (یعنی وہ سامان میرے پاس ہی رہے آپ اسے کسی عوض کے ساتھ راضی کر لیجیے)۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں قسم بخدا! (تو یہ چاہتا ہے) کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے شیروں میں سے ایک شیر کا ارادہ کریں جو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کی جانب سے قتال کرے اور آپ چھینا ہوا مال تجھے دے دیں۔ (یعنی آپ ﷺ ابوقتادہ کا حق تجھے دے دیں یہ ہرگز نہیں ہو سکتا)۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے) سچ کہا ہے۔ لہٰذا تو وہ مال اسے دے دے۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ پس اس نے وہ مال مجھے دے دیا تو میں نے ایک زرہ بیچی اور اس کے عوض میں نے بنی سلمہ میں ایک باغ خریدا اور یہی وہ پہلا مال ہے جو میں نے حالت اسلام میں حاصل کیا۔

2343۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ يَعْنِي يَوْمَ حُنَيْنٍ مَنْ قَتَلَ كَافِرًا فَلَهُ سَلَبُهُ فَقَتَلَ أَبُو طَلْحَةَ يَوْمَئِذٍ عِشْرِينَ رَجُلًا وَأَخَذَ أَسْلَابَهُمْ وَلَقِيَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ وَمَعَهَا خِنْجَرٌ فَقَالَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا هٰذَا مَعَكِ قَالَتْ أَرَدْتُ وَاللّٰهِ إِنْ دَنَا مِنِّي بَعْضُهُمْ أَبْعَجُ بِهِ بَطْنَهُ فَأَخْبَرَ بِذٰلِكَ أَبُو طَلْحَةَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَالَ

Marfat.com

أَبُو دَاوُد أَرَدْنَا بِهَذَا الْخِنْجَرَ وَكَانَ سِلَاحَ الْعَجَمِ يَوْمَئِذٍ الْخِنْجَرُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ حنین کے دن ارشاد فرمایا: جس نے کسی کافر کو قتل کیا تو اسی کے لیے اس سے چھینا ہوا مال ہوگا۔ سو اس دن حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بیس آدمیوں کو قتل کیا اور ان تمام کا چھینا ہوا مال حاصل کیا۔ پھر ابوطلحہ کی ملاقات (اپنی بیوی) ام سلیم سے ہوئی تو اس کے پاس ایک خنجر تھا۔ آپ نے پوچھا: اے ام سلیم! تیرے پاس یہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: اس سے میں نے یہ ارادہ کیا ہے۔ قسم بخدا! اگر ان کفار کا کوئی آدمی میرے قریب آیا تو میں اس کے ساتھ اس کا پیٹ چاک کر دوں گی۔ پس اس کے بارے میں حضرت ابوطلحہ نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ حدیث حسن ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: ہم نے اس سے خنجر ہی مراد لیا ہے اور ان دنوں عجمی ہتھیار خنجر ہی تھا۔

بَابٌ فِي الْإِمَامِ يَمْنَعُ الْقَاتِلَ السَّلَبَ إِنْ رَأَى وَالْفَرَسُ وَالسِّلَاحُ مِنَ السَّلَبِ

اس کا بیان کہ امام وقت چاہے تو قاتل کو سلب شدہ مال سے روک سکتا ہے اور گھوڑا اور ہتھیار بھی سلب میں سے ہیں

2344۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ فَرَافَقَنِي مَدَدِيٌّ[1] مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ لَيْسَ مَعَهُ غَيْرُ سَيْفِهِ فَنَحَرَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ جَزُورًا فَسَأَلَهُ الْمَدَدِيُّ طَائِفَةً مِنْ جِلْدِهِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَاتَّخَذَهُ كَهَيْئَةِ الدَّرَقِ وَمَضَيْنَا فَلَقِينَا جُمُوعَ الرُّومِ وَفِيهِمْ رَجُلٌ عَلَى فَرَسٍ لَهُ أَشْقَرَ عَلَيْهِ سَرْجٌ مُذْهَبٌ وَسِلَاحٌ مُذْهَبٌ فَجَعَلَ الرُّومِيُّ يُغْرِي بِالْمُسْلِمِينَ فَقَعَدَ لَهُ الْمَدَدِيُّ خَلْفَ صَخْرَةٍ فَمَرَّ بِهِ الرُّومِيُّ فَعَرْقَبَ فَرَسَهُ فَخَرَّ وَعَلَاهُ فَقَتَلَهُ وَحَازَ فَرَسَهُ وَسِلَاحَهُ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُسْلِمِينَ بَعَثَ إِلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَأَخَذَ مِنَ السَّلَبِ قَالَ عَوْفٌ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا خَالِدُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي اسْتَكْثَرْتُهُ قُلْتُ لَتَرُدَّنَّهُ عَلَيْهِ أَوْ لَأُعَرِّفَنَّكَهَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَبَى أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِ قَالَ عَوْفٌ فَاجْتَمَعْنَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ قِصَّةَ الْمَدَدِيِّ وَمَا فَعَلَ خَالِدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا خَالِدُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدِ[2] اسْتَكْثَرْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا خَالِدُ رُدَّ عَلَيْهِ مَا أَخَذْتَ مِنْهُ قَالَ عَوْفٌ فَقُلْتُ لَهُ دُونَكَ يَا خَالِدُ أَلَمْ أَفِ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَا ذَلِكَ[3] فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا خَالِدُ لَا تَرُدَّ عَلَيْهِ هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُونَ لِي أُمَرَائِي لَكُمْ صِفْوَةُ أَمْرِهِمْ وَعَلَيْهِمْ كَدَرُهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ سَأَلْتُ ثَوْرًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ نَحْوَهُ

1۔ ایک نسخہ میں مَدَدِیٌّ ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں لَقَدْ نہیں ہے۔ 3۔ ایک نسخہ میں وَمَا ذَاكَ ہے۔

Marfat.com

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ غزوہ موتہ کے لیے نکلا اور اہل یمن میں سے ایک معاون و مددگار آدمی نے میری سنگت اختیار کی۔ اس کے پاس سوائے اس کی تلوار کے اور کچھ نہ تھا۔ پھر مسلمانوں میں سے ایک آدمی نے اپنے اونٹ ذبح کیے تو اس مددگار نے اس سے اونٹ کی کھال کا کچھ حصہ مانگا۔ چنانچہ اس نے اسے وہ عطا کر دیا تو اس نے اسے ڈھال کی طرح بنا لیا اور ہم چلتے گئے اور ہم روم کے لشکر سے جا ٹکرائے۔ ان میں سے ایک آدمی اپنے سرخ رنگ (اشقر) کے گھوڑے پر سوار تھا، اس پر سنہری زین ڈالے ہوئے تھا اور اس کے ہتھیار بھی سنہرے تھے اور وہ رومی مسلمانوں پر حملے کرتا جا رہا تھا۔ وہ مددگار اس کی تاک میں چٹان کے پیچھے چھپ کر بیٹھ گیا۔ پس وہ رومی اس کے پاس سے گزرا اور اس نے اس کے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیئے۔ پس وہ گر پڑا اور یہ اس پر چڑھ گیا اور اسے قتل کر دیا اور اس کا گھوڑا اور اس کے ہتھیار سب لے لیے۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرما دی تو (سالار لشکر) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف پیغام بھیجا اور سلب شدہ مال میں سے کچھ لے لیا۔ حضرت عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ان کے پاس آیا اور یہ کہا: اے خالد! کیا تم جانتے نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سلب شدہ مال کا قاتل کے لیے فیصلہ فرمایا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں، میں یقیناً جانتا ہوں لیکن میں نے اسے بہت زیادہ گمان کیا تو میں نے کہا کہ تو یہ سامان اسے واپس کر دے یا پھر میں تجھے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر بتاؤں گا۔ تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اسے واپس لوٹانے سے انکار کر دیا۔ حضرت عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس اکٹھے ہوئے تو میں نے مددی کا سارا قصہ اور جو کچھ حضرت خالد بن ولید نے کہا تھا وہ سب بیان کر دیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے خالد! جو کچھ تو نے کیا ہے اس پر تجھے کس نے برانگیختہ کیا ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں نے اسے کثیر سمجھا (تو میں نے ایسا کیا) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے خالد! جو کچھ تو نے اس سے لیا ہے وہ اسے واپس لوٹا دے۔ تو میں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو کہا: اے خالد! یہ لو جو میں نے تم سے وعدہ کیا تھا کیا وہ میں نے پورا نہیں کر دیا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا ہوا؟ چنانچہ میں نے آپ ﷺ کو بتایا۔ تو رسول اللہ ﷺ اس پر غصے ہو گئے اور فرمایا: اے خالد! اسے کوئی شے واپس نہ کرنا (اور فرمایا) کیا تم میرے لیے میرے امراء (امیر اور سردار وغیرہ) کو چھوڑ سکتے ہو۔ ان کے معاملات کی اچھائی تمہارے لیے نفع بخش ہے اور ان کے برے کام کا وبال انہیں پر ہوگا۔ (یعنی اچھائی کا فائدہ تمہیں پہنچے گا اور برائی کا نقصان انہیں ہوگا تم تنقید چھوڑ دو)۔

احمد بن محمد بن حنبل نے کہا کہ ہمیں ولید نے بتایا کہ میں نے ثور سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو اس نے خالد بن معدان عن جبیر بن نفیر عن عوف بن مالک اشجعی کی سند سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

بَابٌ فِي السَّلَبِ لَا يُخَمَّسُ (اس کا بیان کہ سلب شدہ مال سے خمس نہیں نکالا جائے گا)

2345۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ وَلَمْ

Marfat.com

يُخَمِّسِ السَّلَبَ

حضرت عوف بن مالک اشجعی اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قاتل کے لیے چھینے ہوئے مال کا فیصلہ فرمایا اور اس سلب شدہ مال سے خمس نہیں نکالا۔

بَاب مَنْ أَجَازَ عَلَى جَرِيحٍ مُثْخَنٍ يُنَفَّلُ مِنْ سَلَبِهِ

اس کا بیان کہ جس نے شدید زخمی کافر کو قتل کر دیا اسے بھی اس کے مال میں سے بطور انعام کچھ دیا جائے گا

2346۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبَّادٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ نَفَّلَنِي رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ بَدْرٍ سَيْفَ أَبِي جَهْلٍ كَانَ قَتَلَهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ غزوہ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل کی تلوار مجھے بطور انعام عطا فرمائی تھی۔ (کیونکہ) انہوں نے اسے قتل کیا تھا۔

بَاب فِيمَنْ جَاءَ بَعْدَ الْغَنِيمَةِ لَا سَهْمَ لَهُ

اس کا بیان کہ جو کوئی مال غنیمت کی تقسیم کے بعد آیا اس کا حصہ نہ ہوگا

2347۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عَنْبَسَةَ بْنَ سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَعَثَ أَبَانَ بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَلَى سَرِيَّةٍ مِنَ الْمَدِينَةِ قِبَلَ نَجْدٍ فَقَدِمَ أَبَانُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَصْحَابُهُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِخَيْبَرَ بَعْدَ أَنْ فَتَحَهَا وَإِنَّ حُزُمَ خَيْلِهِمْ لِيفٌ فَقَالَ أَبَانُ اقْسِمْ لَنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَا تَقْسِمْ لَهُمْ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ أَبَانُ أَنْتَ بِهَا يَا وَبْرُ تَحَدَّرُ عَلَيْنَا مِنْ رَأْسِ ضَالٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اجْلِسْ يَا أَبَانُ وَلَمْ يَقْسِمْ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عنبسہ بن سعید نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا: سعید بن العاص کو بتا رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابان بن سعید بن العاص کو ایک دستے کا امیر بنا کر مدینہ منورہ سے نجد کی طرف بھیجا۔ پھر ابان بن سعید اور ان کے ساتھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خیبر میں اس کی فتح کے بعد آ پہنچے اور ان کے گھوڑوں کے تنگ کھجور کی چھال کے بنے ہوئے تھے۔ تو ابان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے کچھ عطا فرمائیے، یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا ان میں کچھ تقسیم نہ فرمائیے تو ابان نے کہا: کیا تو یہ بات کہہ رہا ہے: اے وبر! (وبر بلی کی مثل ایک چھوٹا سا جانور ہے۔ انہوں نے آپ کی تحقیر کے لیے یہ لفظ استعمال کیا) جو ہم پر جنگلی بیری کی چوٹی سے اترا ہے۔ (بعض

Marfat.com

روایات میں ضال کی بجائے قنان ہے اور یہ دوس کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے اور یہی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا علاقہ ہے) تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابان! بیٹھ جا اور رسول اللہ ﷺ نے انہیں مال سے حصہ عطا نہ فرمایا۔

2348۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ وَسَأَلَهُ إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ فَحَدَّثَنَاهُ الزُّهْرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَنْبَسَةَ بْنَ سَعِيدٍ الْقُرَشِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ بِخَيْبَرَ حِينَ افْتَتَحَهَا فَسَأَلْتُهُ أَنْ يُسْهِمَ لِي فَتَكَلَّمَ بَعْضُ وُلْدِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ لَا تُسْهِمْ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَقُلْتُ هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ يَا عَجَبًا لِوَبْرٍ قَدْ تَدَلَّى عَلَيْنَا مِنْ قَدُومِ ضَالٍ يُعَيِّرُنِي بِقَتْلِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ أَكْرَمَهُ اللهُ تَعَالَى عَلَى يَدَيَّ وَلَمْ يُهِنِّي عَلَى يَدَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد هَؤُلَاءِ كَانُوا نَحْوَ عَشَرَةٍ فَقُتِلَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ وَرَجَعَ مَنْ بَقِيَ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں مدینہ طیبہ میں آیا اور رسول اللہ ﷺ خیبر میں تھے۔ جس وقت آپ ﷺ نے اسے فتح کیا تھا تو میں نے آپ ﷺ سے عرض کی کہ آپ مجھے بھی مال غنیمت سے حصہ عطا فرمائیں تو سعید بن العاص کی اولاد میں سے کوئی بولا اور اس نے کہا: یا رسول اللہ! ﷺ اسے کوئی حصہ عطا نہ فرمائیں۔ آپ فرماتے ہیں تو میں نے کہا: یہ تو ابن قوقل کا قاتل ہے۔ تو حضرت سعید بن العاص نے کہا: بڑا تعجب ہے وبر کے لیے جو کہ ضال کی چوٹی سے اتر کر ہمارے پاس آیا ہے اور وہ مجھے مسلمان آدمی کے قتل کے سبب عار دلا رہا ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھ پر عزت و تکریم عطا فرمائی اور اس کے ہاتھ پر مجھے ذلیل و رسوا نہیں کیا۔ (یعنی میرے ہاتھوں وہ شہادت کے مرتبہ پر فائز ہوا ہے اور اس کے ہاتھوں میری موت حالت کفر پر نہیں ہوئی اور پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے)۔ ابو داؤد نے کہا ہے: وہ تقریباً دس افراد تھے۔ سو ان میں سے چھ قتل ہو گئے اور بقیہ واپس لوٹ آئے۔

2349۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَأَسْهَمَ لَنَا أَوْ قَالَ فَأَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَمَ لِأَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ إِلَّا أَصْحَابَ سَفِينَتِنَا جَعْفَرٌ وَأَصْحَابُهُ فَأَسْهَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ

حضرت ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: ہم آئے اور ہم رسول اللہ ﷺ سے آ ملے جبکہ آپ ﷺ نے خیبر فتح کیا۔ آپ ﷺ نے ہمارے لیے حصہ نکالا۔ یا کہا: پس آپ ﷺ نے اس سے ہمیں عطا فرمایا اور جو کوئی فتح خیبر کے وقت حاضر نہ تھا آپ ﷺ نے کسی کو اس کے مال میں سے کوئی شے نہیں دی۔ سوائے اس کے جو آپ ﷺ کے ساتھ حاضر تھے اور سوائے اصحاب سفینہ کے۔ یعنی حضرت جعفر طیار اور ان کے ساتھیوں کے۔ پس آپ نے ان کے لیے موجود لوگوں کے ساتھ برابر کا حصہ نکالا (کیونکہ یہ لوگ حبشہ سے ہجرت کر کے آئے تھے اور بہت زیادہ مشقتیں برداشت کی تھیں اس لیے آپ نے ان کی دلجوئی فرمائی)۔

1۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

Marfat.com

2350۔ حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ هَانِئِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ إِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِي حَاجَةِ اللهِ 1 وَحَاجَةِ رَسُولِ اللهِ وَإِنِّي أُبَايِعُ لَهُ فَضَرَبَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِسَهْمٍ وَلَمْ يَضْرِبْ لِأَحَدٍ غَابَ غَيْرَهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ بدر کے دن کھڑے ہوئے اور فرمایا: بے شک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کی حاجت اور کام میں نکلے ہوئے ہیں اور میں ان کی طرف سے بیعت کر رہا ہوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے حصہ نکالا اور ان کے سوا کسی غائب کو آپ نے حصہ نہیں دیا۔

فائدہ: ان دنوں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دختر نیک اختر حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا بیمار تھیں اور آپ حضرت عثمان ذوالنورین کی رفیقہ حیات تھیں۔ لہٰذا آپ ﷺ نے ان کی تیمارداری اور دیکھ بھال کے لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مدینہ طیبہ چھوڑ دیا اور انہی دنوں ان کا وصال ہو گیا تھا۔ اسی غرض سے رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مال سے حصہ بھی دیا اور انہیں بدری صحابہ کرام میں شمار بھی کیا۔

بَابٌ فِي الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ يُحْذَيَانِ مِنَ الْغَنِيمَةِ

مال غنیمت میں سے عورت اور غلام کو کچھ عطا کیے جانے کا بیان

2351۔ حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ كَذَا وَكَذَا وَذَكَرَ أَشْيَاءَ وَعَنِ الْمَمْلُوكِ أَلَهُ فِي الْفَيْءِ شَيْءٌ وَعَنِ النِّسَاءِ هَلْ كُنَّ يَخْرُجْنَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهَلْ لَهُنَّ نَصِيبٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْلَا أَنْ يَأْتِيَ أُحْمُوقَةً مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ أَمَّا الْمَمْلُوكُ فَكَانَ يُحْذَى وَأَمَّا النِّسَاءُ فَقَدْ 2 كُنَّ يُدَاوِينَ الْجَرْحَى وَيَسْقِينَ الْمَاءَ

یزید بن ہرمز نے بیان کیا ہے کہ نجدہ (رئیس الخوارج) نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف چند سوالات لکھے اور کئی چیزیں ذکر کیں۔ ان میں سے ایک مملوک (غلام) کے بارے میں تھا کہ کیا اس کے لیے مال غنیمت میں سے کوئی شے ہے؟ اور عورتوں کے بارے میں پوچھا: کیا وہ حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ جنگ کے لیے نکلتی تھیں اور کیا ان کے لیے حصہ ہوتا تھا؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ نہ معلوم وہ کیا حماقت کرے گا تو میں اس کی طرف کچھ نہ لکھتا۔ پھر لکھا کہ جہاں تک مملوک کا تعلق ہے تو اسے (دلجوئی کی خاطر) تھوڑا سا مال دیا جائے گا (باقاعدہ مال غنیمت میں اس کے لیے کوئی حصہ نہ ہوگا) اور رہی عورتیں! تو یہ زخمیوں کی مرہم پٹی اور ان کا علاج کیا کرتی تھیں اور پانی پلاتی تھیں۔ (لہٰذا ان کے لیے بھی معمولی مال ہوگا۔ مکمل حصہ نہیں دیا جائے گا)۔

2352۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ يَعْنِي الْوَهْبِيَّ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَقَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَالزُّهْرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ الْحَرُورِيُّ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنِ النِّسَاءِ هَلْ كُنَّ يَشْهَدْنَ

1۔ ایک نسخہ میں وَحَاجَةِ رَسُولِهِ ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں قد نہیں ہے۔

Marfat.com

الْحَرْبَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ قَالَ فَأَنَا كَتَبْتُ كِتَابَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى نَجْدَةَ قَدْ كُنَّ يَحْضُرْنَ الْحَرْبَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَمَّا أَنْ يُضْرَبَ لَهُنَّ بِسَهْمٍ فَلَا وَقَدْ كَانَ يُرْضَخُ لَهُنَّ

یزید بن ہرمز نے بیان کیا ہے کہ نجدہ حروری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف لکھا اور آپ سے عورتوں کے بارے میں یہ پوچھا: کیا وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ میں حاضر ہوتی تھیں اور کیا آپ ﷺ ان کے لیے حصہ مقرر فرماتے تھے؟ تو میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا خط نجدہ کی طرف لکھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ میں حاضر ہوتی تھیں اور (جہاں تک یہ سوال ہے) کہ ان کے لیے حصہ مقرر کیا جاتا تھا تو ایسا نہیں یعنی ان کے لیے کوئی حصہ مقرر نہ ہوتا تھا بلکہ (ان کی دلجوئی کے لیے) انہیں معمولی مال دیا جاتا تھا۔

2353۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُهُ قَالَا أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا رَافِعُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنِي حَشْرَجُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ أَبِيهِ أَنَّهَا خَرَجَتْ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ سَادِسَ سِتِّ نِسْوَةٍ فَبَلَغَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَبَعَثَ إِلَيْنَا فَجِئْنَا فَرَأَيْنَا فِيهِ الْغَضَبَ فَقَالَ مَعَ مَنْ خَرَجْتُنَّ وَبِإِذْنِ مَنْ خَرَجْتُنَّ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ خَرَجْنَا نَغْزِلُ الشَّعَرَ وَنُعِينُ بِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ وَمَعَنَا دَوَاءُ الْجَرْحَى وَنُنَاوِلُ السِّهَامَ وَنَسْقِي السَّوِيقَ فَقَالَ قُمْنَ حَتَّى إِذَا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ خَيْبَرَ أَسْهَمَ لَنَا كَمَا أَسْهَمَ لِلرِّجَالِ قَالَ قُلْتُ لَهَا يَا جَدَّةُ وَمَا كَانَ ذٰلِكَ قَالَتْ تَمْرًا

حشرج بن زیاد نے اپنی دادی سے بیان کیا ہے کہ اس نے بیان کیا: وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ خیبر میں نکلی اور وہ چھ عورتوں میں سے چھٹی تھی۔ پس یہ خبر رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے ہمیں بلا بھیجا۔ ہم حاضر خدمت ہوئیں تو ہم نے آپ ﷺ میں غضب اور غصے کو دیکھا۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا: تم کس کے ساتھ نکلی ہو اور کس کی اجازت سے نکلی ہو؟ تو ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ہم نکلی ہیں، ہم بالوں کو کاتتی ہیں اور اس کے ساتھ ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں مدد کرتی ہیں اور ہمارے پاس زخمیوں کے لیے دوا ہے اور ہم تیر پکڑاتی ہیں اور ستو پلاتی ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھہری رہو۔ یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ نے خیبر پر فتح عطا فرمائی تو آپ ﷺ نے ہمارے لیے اسی طرح حصہ نکالا جس طرح مردوں کے لیے حصہ نکالا۔ حشرج بن زیاد کہتے ہیں: میں نے پوچھا: اے دادی! وہ حصہ کیا تھا؟ تو انہوں نے بیان کیا: وہ کھجوریں تھیں۔

فائدہ: صاحب بذل المجہود نے لکھا ہے کہ اس میں مماثلت صرف عطا میں ہے نہ کہ مقدار میں اور اس پر آخری جملہ دال ہے کہ آپ نے انہیں صرف کھجوریں عطا فرمائیں۔

2354۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرٌ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ قَالَ شَهِدْتُ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِي فَكَلَّمُوا فِيَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَمَرَنِي فَقُلِّدْتُ سَيْفًا فَإِذَا أَنَا أَجُرُّهُ فَأُخْبِرَ أَنِّي مَمْلُوكٌ فَأَمَرَ لِي بِشَيْءٍ مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ قَالَ أَبُو دَاوُد مَعْنَاهُ أَنَّهُ لَمْ يُسْهِمْ لَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ أَبُو عُبَيْدٍ كَانَ حَرَّمَ اللَّحْمَ عَلَى نَفْسِهِ فَسُمِّيَ آبِي اللَّحْمِ[1]

1۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

Marfat.com

عمیر جو کہ آبی اللحم کا آزاد کردہ غلام ہے، اس نے بیان کیا: میں غزوہ خیبر میں اپنے مالکوں کے ساتھ حاضر ہوا اور انہوں نے میرے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے گفتگو کی تو آپ ﷺ نے میرے بارے میں اجازت فرمادی اور میرے گلے میں ایک تلوار لٹکادی گئی تو میں اسے زمین پر گھسیٹتا جارہا تھا۔ پھر آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ میں تو غلام ہوں تو آپ ﷺ نے میرے لیے گھریلو استعمال کی اشیاء میں سے کچھ کا حکم ارشاد فرمایا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اسے حصہ نہیں دیا۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ ابوعبید نے کہا: اس نے اپنے اوپر گوشت حرام کیا تھا۔ اس لیے اس کا نام آبی اللحم پڑ گیا۔

2355۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ أَمِيحُ أَصْحَابِي الْمَاءَ يَوْمَ بَدْرٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں غزوہ بدر کے دن اپنے ساتھیوں کے لیے ڈول میں پانی بھر کر لاتا تھا۔ (چونکہ یہ اس وقت بچے تھے لہٰذا ان کے لیے بھی کوئی حصہ مقرر نہ کیا گیا)۔

بَابٌ فِي الْمُشْرِكِ يُسْهَمُ لَهُ (اس کا بیان کہ کیا مشرک کو حصہ دیا جائے گا)

2356۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْفُضَيْلِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نِيَارٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ يَحْيَى إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ لَحِقَ بِالنَّبِيِّ ﷺ لِيُقَاتِلَ مَعَهُ فَقَالَ ارْجِعْ ثُمَّ اتَّفَقَا فَقَالَ إِنَّا لَا نَسْتَعِينُ بِمُشْرِكٍ

یحییٰ نے بیان کیا ہے کہ مشرکین میں سے ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ سے آملا تاکہ وہ آپ کے ساتھ مل کر (مشرکین کے خلاف) جنگ لڑے تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: تو واپس لوٹ جا۔ پھر اس کے بعد یحییٰ اور مسدد دونوں راوی متفق ہیں اور آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ ہم کسی مشرک سے مدد حاصل نہیں کریں گے۔

فائدہ: اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ امام احمد سے دو روایتیں ہیں یعنی جواز اور عدم جواز کی۔ جبکہ احناف کے نزدیک مطلقاً جائز ہے اور شوافع کے نزدیک دو شرطوں کے ساتھ جائز ہے: ایک یہ کہ مسلمانوں کے بارے میں اس کی رائے اچھی ہو اور اس میں تعصب نہ ہو اور دوسرا مدد لینے کی حاجت اور ضرورت ہو اور امام مالک کے نزدیک جواز کی صورت تب ہے جب وہ ساتھ لے جانے والے کا خادم ہو۔ (الدر المنضود، ص 541، ج 4)

بَابٌ فِي سُهْمَانِ الْخَيْلِ (گھوڑے کے دو حصوں کا بیان)

2357۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَسْهَمَ لِرَجُلٍ وَلِفَرَسِهِ ثَلَاثَةَ أَسْهُمٍ سَهْمًا لَهُ وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آدمی اور اس کے گھوڑے کے لیے تین حصے مقرر کیے: ایک حصہ اس کے اپنے لیے اور دو حصے اس کے گھوڑے کے لیے۔

Marfat.com

2358۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي الْمَسْعُودِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ أَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَمَعَنَا فَرَسٌ فَأَعْطَى كُلَّ إِنْسَانٍ مِنَّا سَهْمًا وَأَعْطَى لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي عَمْرَةَ بِمَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ زَادَ فَكَانَ لِلْفَارِسِ ثَلَاثَةُ أَسْهُمٍ

ابوعمرہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: ہم چار آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ہمارے ساتھ ایک گھوڑا تھا۔ پس آپ ﷺ نے ہم میں سے ہر آدمی کو ایک ایک حصہ عطا فرمایا اور گھوڑے کے لیے دو حصے عطا فرمائے۔

مسدد، امیہ بن خالد اور مسعودی نے آل ابی عمرہ کے ایک آدمی سے اور اس نے ابی عمرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔ مگر اس میں کہا ہے کہ ہم تین آدمی تھے اور یہ اضافہ کیا ہے۔ ''پس گھوڑ سوار کے لیے تین حصے تھے''۔

بَابٌ فِيمَنْ أَسْهَمَ لَهُ سَهْمًا (اسکے بارے میں جس نے کہا گھوڑے کیلئے ایک حصہ ہے)

2359۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَمِّعِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَعْقُوبَ بْنِ مُجَمِّعٍ يَذْكُرُ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَمِّهِ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ أَحَدَ الْقُرَّاءِ الَّذِينَ قَرَءُوا الْقُرْآنَ قَالَ شَهِدْنَا الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا عَنْهَا إِذَا النَّاسُ يَهُزُّونَ الْأَبَاعِرَ فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ مَا لِلنَّاسِ قَالُوا أُوحِيَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَخَرَجْنَا مَعَ النَّاسِ نُوجِفُ فَوَجَدْنَا النَّبِيَّ ﷺ وَاقِفًا عَلَى رَاحِلَتِهِ عِنْدَ كُرَاعِ الْغَمِيمِ فَلَمَّا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ قَرَأَ عَلَيْهِمْ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَفَتْحٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّهُ لَفَتْحٌ فَقُسِمَتْ خَيْبَرُ عَلَى أَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا وَكَانَ الْجَيْشُ أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ فِيهِمْ ثَلَاثُ مِائَةِ فَارِسٍ فَأَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ وَأَعْطَى الرَّاجِلَ سَهْمًا قَالَ أَبُو دَاوُد حَدِيثُ أَبِي مُعَاوِيَةَ أَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ وَأَرَى الْوَهْمَ فِي حَدِيثِ مُجَمِّعٍ أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثَ مِائَةِ فَارِسٍ وَكَانُوا مِائَتَيْ فَارِسٍ[1]

مجمع بن جاریہ الانصاری یہ ان قراء میں سے ایک تھے جنہوں نے قرآن کریم پڑھا، انہوں نے بیان کیا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ میں حاضر تھے۔ پس جب ہم وہاں سے فارغ ہو کر واپس ہوئے تو اچانک لوگ اونٹوں کو بھگانے لگے تو بعض لوگوں نے بعض سے پوچھا: لوگوں کو کیا ہوگیا ہے؟ (کہ وہ اپنے اونٹ دوڑانے لگے ہیں) تو انہوں نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ پر وحی کا نزول ہوا ہے۔ تو پھر ہم بھی لوگوں کے ساتھ تیز چلتے ہوئے نکلے۔ ہم نے حضور نبی کریم ﷺ کو کراع الغمیم (مکہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے) پر اپنی سواری پر ٹھہرے ہوئے پایا۔ پس جب لوگ آپ ﷺ کے پاس جمع ہو گئے تو آپ ﷺ نے ان پر یہ آیت پڑھی۔ ''بلاشبہ ہم نے آپ کو فتح مبین عطا فرمائی'' تو ایک آدمی نے عرض کی:

1۔ قال ابوداؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

Marfat.com

یارسول اللہ! ﷺ کیا یہ فتح ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے! یہ یقیناً فتح ہے۔ (اس فتح سے مراد خود صلح حدیبیہ یا فتح خیبر یا فتح مکہ ہے)۔ پھر حدیبیہ کے شرکاء پر خیبر کا مال غنیمت تقسیم کیا گیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اسے اٹھارہ حصوں پر تقسیم کیا جبکہ لشکر کی تعداد پندرہ سو تھی۔ ان میں تین سو شہسوار تھے۔ سو آپ ﷺ نے ہر شہسوار کو دو حصے عطا کیے اور ہر پیدل کو ایک حصہ عطا فرمایا۔

ابوداؤد نے کہا ہے: ابومعاویہ کی حدیث اصح ہے اور اسی پر عمل ہے اور مجمع کی حدیث میں میں وہم دیکھ رہا ہوں کیونکہ انہوں نے تین سو شہسواروں کا ذکر کیا ہے حالانکہ وہ دو سو شہسوار تھے۔

بَابٌ فِي النَّفَلِ (امام وقت کی جانب سے لشکریوں کے لیے کچھ انعام مقرر کرنے کا بیان)

2360۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَلَهُ مِنَ النَّفَلِ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَتَقَدَّمَ الْفِتْيَانُ وَلَزِمَ الْمَشْيَخَةُ الرَّايَاتِ فَلَمْ يَبْرَحُوهَا فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَالَ الْمَشْيَخَةُ كُنَّا رِدْءًا لَكُمْ لَوِ انْهَزَمْتُمْ لَفِئْتُمْ إِلَيْنَا فَلَا تَذْهَبُوا بِالْمَغْنَمِ وَنَبْقَى فَأَبَى الْفِتْيَانُ وَقَالُوا جَعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ إِلَى قَوْلِهِ كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ يَقُولُ فَكَانَ ذَلِكَ خَيْرًا لَهُمْ فَكَذَلِكَ أَيْضًا فَأَطِيعُونِي فَإِنِّي أَعْلَمُ بِعَاقِبَةِ هَذَا مِنْكُمْ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ كَذَا وَكَذَا وَمَنْ أَسَرَ أَسِيرًا فَلَهُ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ سَاقَ نَحْوَهُ وَحَدِيثُ خَالِدٍ أَتَمُّ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي دَاوُدُ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِإِسْنَادِهِ قَالَ فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالسَّوَاءِ وَحَدِيثُ خَالِدٍ أَتَمُّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ بدر کے دن ارشاد فرمایا: جس نے اس اس طرح کیا تو اس کے لیے اتنا اتنا انعام ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: (کہ یہ سن کر) نوجوان آگے بڑھے اور جو بوڑھے تھے وہ جھنڈوں سے چمٹ گئے اور وہ مسلسل انہیں کے پاس رہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے کفار کے مقابلہ میں فتح عطا فرما دی، تو بوڑھوں بزرگوں نے کہا: ہم تمہارے لیے مددگار اور محافظ تھے اگر تم شکست کھا جاتے تو تم ہماری طرف ہی لوٹ کر آتے۔ لہٰذا سارا مال غنیمت تم ہی نہ لے جاؤ کہ ہم (اس سے محروم) باقی رہ جائیں۔ لیکن نوجوانوں نے انکار کر دیا اور کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ نے اسے ہمارے لیے مقرر کر دیا ہے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ''دریافت کرتے ہیں آپ سے غنیمتوں کے متعلق۔ آپ فرمائیے غنیمتوں کے مالک اللہ اور رسول ہیں۔ تا قولہ ترجمہ ''جس طرح نکال لایا آپ کو آپ کا رب آپ کے گھر سے حق کے ساتھ اور بے شک اہل ایمان کا ایک گروہ (اس کو) ناپسند کرنے والا تھا''۔ (اب) کہتا ہے: پس وہی ان کے لیے بہتر تھا۔ پس اسی طرح اب بھی تم میری اطاعت کرو کیونکہ میں تم سے بہتر اس کے انجام کو جانتا ہوں۔

Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ بدر کے دن فرمایا: ''جس نے کسی کو قتل کیا تو اس کے لیے اتنا اتنا ہوگا اور جس نے کسی کو قیدی بنایا تو اس کے لیے اتنا اتنا ہوگا۔ پھر آگے اسی طرح حدیث بیان کی اور خالد کی حدیث مکمل ہے۔

ہارون بن محمد بن بکار بن بلال، یزید بن خالد بن موہب الہمدانی، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ نے بیان کیا کہ داؤد نے اس حدیث کے بارے میں اپنی اسناد کے ساتھ بتایا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت کو برابر برابر تقسیم فرمایا اور خالد کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔ (یعنی سلب شدہ مال تو قاتل کو دیا اور بقیہ مال غنیمت برابر تقسیم کیا)۔

فائدہ: نفل دراصل زائد حصہ اور انعام کو کہتے ہیں اور اسی سے تفضیل ہے مگر یہاں نفل سے مراد غنیمت ہے جیسا کہ باب میں موجود احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔ مصنف نے غنائم بدر کی احادیث ذکر کی ہیں جس کا مکمل اختیار حضور ﷺ کو تھا اور انہیں کے بارے میں یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ والی آیات نازل ہوئیں تو چونکہ آیت کریمہ میں غنائم بدر کو نفل سے تعبیر کیا گیا ہے تو اسی کی اتباع میں مصنف نے بھی غنیمت کو نفل سے تعبیر کر دیا۔ (ھکذا فی الدر المنضود، ص 454، ج 4)

2361۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ بِسَيْفٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ قَدْ شَفَى صَدْرِي الْيَوْمَ مِنَ الْعَدُوِّ فَهَبْ لِي هَذَا السَّيْفَ قَالَ إِنَّ هَذَا السَّيْفَ لَيْسَ لِي وَلَا لَكَ فَذَهَبْتُ وَأَنَا أَقُولُ يُعْطَاهُ الْيَوْمَ مَنْ لَمْ يُبْلِ بَلَائِي فَبَيْنَمَا أَنَا إِذْ جَاءَنِي الرَّسُولُ فَقَالَ أَجِبْ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ نَزَلَ فِيَّ شَيْءٌ بِكَلَامِي فَجِئْتُ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ إِنَّكَ سَأَلْتَنِي هَذَا السَّيْفَ وَلَيْسَ هُوَ لِي وَلَا لَكَ وَإِنَّ اللهَ قَدْ جَعَلَهُ لِي فَهُوَ لَكَ ثُمَّ قَرَأَ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد قِرَاءَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ يَسْأَلُونَكَ النَّفَلَ

حضرت مصعب بن سعد نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں بدر کے دن ایک تلوار لے کر حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ آج کے دن اللہ تعالیٰ نے میرے سینے کو دشمن سے شفا دی ہے۔ (یعنی دشمن کے قتل سے میرے سینے کو ٹھنڈا کیا ہے)۔ پس آپ یہ تلوار مجھے عطا فرما دیجیے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ یہ تلوار نہ میری ہے اور نہ ہی تیری۔ سو میں چلا گیا اور میں یہ کہنے لگا: آج کے دن یہ اسے عطا کی جائے گی جو میری آزمائش کی طرح آزمائش میں مبتلا نہیں ہوا۔ (یعنی میری طرح اس نے مشقت برداشت نہیں کی)۔ پس اسی دوران اچانک میرے پاس قاصد آ گیا اور اس نے کہا: (رسول اللہ ﷺ کے پاس) چلو۔ میں نے یہ خیال کیا کہ میری اس گفتگو کی وجہ سے (جو کہ نامناسب ہے) میرے بارے میں کوئی شے نازل ہوئی ہے۔ چنانچہ میں حاضر خدمت ہوا، تو حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: تو نے مجھ سے یہ تلوار مانگی تھی حالانکہ (اس وقت) یہ نہ میری تھی اور نہ ہی تیری اور اب اللہ تعالیٰ نے یہ مجھے عطا فرما دی ہے سو میں نے تجھے دے دی۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ الی آخر الآیہ۔ ابوداؤد نے کہا ہے: حضرت ابن مسعود کی قراءت میں یَسْئَلُوْنَکَ النَّفَلَ ہے۔

Marfat.com

بَابٌ فِي نَفْلِ السَّرِيَّةِ تَخْرُجُ مِنَ الْعَسْكَرِ (ایسے دستے کے انعام کا بیان جو لشکر سے نکلتا ہے)

2362۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ح وحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْطَاكِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُبَشِّرٌ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ أَنَّ الْحَكَمَ بْنَ نَافِعٍ حَدَّثَهُمْ الْمَعْنَى كُلُّهُمْ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي جَيْشٍ قِبَلَ نَجْدٍ وَانْبَعَثَتْ سَرِيَّةٌ مِنَ الْجَيْشِ فَكَانَ سُهْمَانُ الْجَيْشِ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَنَفَّلَ أَهْلَ السَّرِيَّةِ بَعِيرًا بَعِيرًا فَكَانَتْ سُهْمَانُهُمْ ثَلَاثَةَ عَشَرَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ قَالَ الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قُلْتُ وَكَذَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فَرْوَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ لَا يُعْدَلُ مَنْ سَمَّيْتَ بِمَالِكٍ هَكَذَا أَوْ نَحْوَهُ يَعْنِي مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک لشکر میں نجد کی طرف بھیجا اور پھر اس لشکر سے ایک سریہ نکلا۔ پس لشکر کے حصص بارہ بارہ اونٹ ہر ایک آدمی کے حصہ میں تھے اور آپ ﷺ نے اہل سریہ کو ایک ایک اونٹ بطور نفل (انعام) دیا۔ اس طرح ان کے حصص تیرہ تیرہ اونٹ ہر ایک آدمی کے حصہ میں ہو گئے۔ ولید بن عتبہ دمشقی نے کہا ہے کہ ولید بن مسلم نے کہا: میں نے ابن مبارک کے سامنے یہ حدیث بیان کی۔ میں نے کہا: اور اسی طرح ہمیں ابن فروہ نے نافع سے حدیث بیان کی ہے تو ابن مبارک نے کہا: جس کا تو نے نام لیا ہے (یعنی ابن ابی فروہ) وہ مالک کے برابر نہیں ہو سکتا اور مالک سے مراد حضرت مالک بن انس ہیں۔

فائدہ: بسا اوقات ایسا ہوتا تھا کہ جب ایک بڑا لشکر کسی جانب جہاد کے لیے بھیجا جاتا تو راستے میں کسی بستی کو فتح کرنے کے لیے اس سے ایک جماعت الگ کر لی جاتی۔ بعد ازاں وہ اسی لشکر میں شامل ہو جاتی جو مال غنیمت اسے حاصل ہوتا اس کا ایک مخصوص حصہ اسے دیا جاتا اور بقیہ مال لشکر کے مال میں جمع کر دیا جاتا اور پھر اہل لشکر میں حصے کے مطابق تقسیم کیا جاتا جیسا کہ روایت میں صراحۃً مذکور ہے۔

2363۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ الْكِلَابِيَّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَرِيَّةً إِلَى نَجْدٍ فَخَرَجْتُ مَعَهَا فَأَصَبْنَا نَعَمًا كَثِيرًا فَنَفَّلَنَا أَمِيرُنَا بَعِيرًا بَعِيرًا لِكُلِّ إِنْسَانٍ ثُمَّ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَسَمَ بَيْنَنَا غَنِيمَتَنَا فَأَصَابَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا بَعْدَ الْخُمُسِ وَمَا حَاسَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالَّذِي أَعْطَانَا صَاحِبُنَا وَلَا عَابَ عَلَيْهِ بَعْدَ مَا صَنَعَ فَكَانَ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنَّا ثَلَاثَةَ عَشَرَ بَعِيرًا بِنَفْلِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے نجد کی طرف ایک سریہ بھیجا اور اس کے ساتھ میں بھی گیا اور ہم نے کثیر مقدار میں مال غنیمت حاصل کیا۔ نتیجتاً ہمارے امیر (لشکر) نے ایک ایک اونٹ ہر آدمی کو بطور انعام دیا۔ پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ نے ہمارا مال غنیمت ہمارے درمیان تقسیم فرمایا تو خمس کے بعد ہم میں

Marfat.com

سے ہر آدمی نے بارہ بارہ اونٹ حاصل کیے اور رسول اللہ ﷺ نے اس پر ہمارا محاسبہ نہ فرمایا جو ہمارے امیر نے ہمیں عطا کیا تھا اور نہ ہی آپ ﷺ نے اس پر کوئی طعن کیا جو اس (امیر) نے کیا تھا۔ پس اس طرح انعام سمیت ہم میں سے ہر آدمی کے تیرہ تیرہ اونٹ ہو گئے۔

2364۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ الْمَعْنَى عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ سَرِيَّةً فِيهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوا إِبِلًا كَثِيرَةً فَكَانَتْ سُهْمَانُهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَنُفِّلُوا بَعِيرًا بَعِيرًا زَادَ ابْنُ مَوْهَبٍ فَلَمْ يُغَيِّرْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دستہ نجد کی طرف بھیجا۔ اس میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی شامل تھے۔ پس انہیں بہت سے اونٹ مال غنیمت میں حاصل ہوئے اور ان کے حصص بارہ بارہ اونٹ تھے اور انہیں ایک ایک اونٹ بطور انعام بھی دیا گیا۔ ابن موہب نے یہ الفاظ زائد ذکر کیے ہیں: اور رسول اللہ ﷺ نے اس فیصلے کو تبدیل نہیں کیا۔ (یعنی جوان کے امیر نے ایک ایک اونٹ بطور نفل دیا آپ نے اس فیصلے کو باقی رہنے دیا)۔

2365۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ فَبَلَغَتْ سُهْمَانُنَا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَنَفَّلَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعِيرًا بَعِيرًا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ بُرْدُ بْنُ سِنَانٍ عَنْ نَافِعٍ مِثْلَ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ وَرَوَاهُ أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَنُفِّلْنَا بَعِيرًا بَعِيرًا لَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ ﷺ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک سریہ میں بھیجا۔ تو (مال غنیمت میں) ہمارے حصص بارہ بارہ اونٹ تک پہنچ گئے اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک ایک اونٹ بطور انعام عطا فرمایا۔

ابوداؤد نے کہا ہے: اسے برد بن سنان نے نافع سے عبید اللہ کی حدیث کی مثل روایت کیا ہے اور اسے ایوب نے نافع سے اسی طرح بیان کیا ہے مگر اس میں الفاظ اس طرح ہیں۔ "اور ہمیں ایک ایک اونٹ بطور انعام دیا گیا۔ یعنی 'وَنُفِّلْنَا بَعِيرًا بَعِيرًا'' اس میں حضور نبی کریم ﷺ کا ذکر نہیں ہے۔

2366۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي ح وحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنِي حُجَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِأَنْفُسِهِمْ خَاصَّةَ النَّفَلِ سِوَى قَسْمِ عَامَّةِ الْجَيْشِ وَالْخُمُسُ فِي ذَلِكَ وَاجِبٌ كُلُّهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بعض ایسے افراد کو انعام عطا فرماتے تھے جنہیں آپ چھوٹے چھوٹے دستوں میں بھیجا کرتے تھے اور وہ انعام صرف انہیں کے لیے ہوتا تھا اور یہ عام لشکر کی تقسیم کے علاوہ ہوتا

Marfat.com

تھا اور خمس تمام میں واجب ہوتا۔ (یعنی کل مال غنیمت سے پہلے خمس نکالا جاتا پھر سریہ میں موجود افراد کو خاص انعام دیا جاتا۔ بعد ازاں تمام لشکریوں میں مال غنیمت تقسیم کیا جاتا)۔

2367۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا حُيَيٌّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ بَدْرٍ فِي ثَلَاثِ مِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اللَّهُمَّ إِنَّهُمْ حُفَاةٌ فَاحْمِلْهُمْ اللَّهُمَّ إِنَّهُمْ عُرَاةٌ فَاكْسُهُمْ اللَّهُمَّ إِنَّهُمْ جِيَاعٌ فَأَشْبِعْهُمْ فَفَتَحَ اللهُ لَهُ يَوْمَ بَدْرٍ فَانْقَلَبُوا حِينَ انْقَلَبُوا وَمَا مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَقَدْ رَجَعَ بِجَمَلٍ أَوْ جَمَلَيْنِ وَاكْتَسَوْا وَشَبِعُوا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بدر کے دن تین سو پندرہ افراد کے ہمراہ (میدان میں) تشریف لے گئے اور رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا مانگی: ''اے اللہ! یہ ننگے پاؤں ہیں (یعنی پا پیادہ ہیں) انہیں سواری عطا فرما۔ اے اللہ! یہ ننگے بدن ہیں (یعنی ان کے بدن پر لباس مکمل نہیں) تو انہیں لباس عطا فرما۔ اے اللہ! یہ بھوکے ہیں تو انہیں سیر فرما''۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بدر کے دن فتح عطا فرمائی۔ جب وہ واپس لوٹے تو اس طرح واپس لوٹے کہ ان میں سے کوئی آدمی بھی نہیں تھا مگر وہ ایک یا دو اونٹوں کے ساتھ واپس لوٹا، انہیں لباس عطا ہوا اور وہ خوب سیر بھی ہو گئے۔

(یہ حضور نبی مکرم ﷺ کی دعا کی برکت تھی جسے رب کریم نے اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمایا اور کامیابی و کامرانی اور فتح و نصرت سے سرفراز فرمایا)۔

بَاب فِيمَنْ قَالَ الْخُمُسُ قَبْلَ النَّفْلِ (اس کا بیان جس نے کہا خمس نفل سے پہلے ہے)

2368۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ الشَّامِيِّ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ التَّمِيمِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُنَفِّلُ الثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ

مکحول نے زیاد بن جاریہ تمیمی سے اور انہوں نے حبیب بن مسلمہ فہری سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ خمس کے بعد ثلث کی تنفیل کرتے تھے۔ (یعنی کل مال غنیمت سے خمس نکالنے کے بعد تہائی مال سے بطور انعام عطا فرماتے تھے۔ معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نفل سے پہلے خمس نکالتے تھے)۔

2369۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْجُشَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ ابْنِ جَارِيَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُنَفِّلُ الرُّبُعَ بَعْدَ الْخُمُسِ وَالثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ إِذَا قَفَلَ

مکحول نے ابن جاریہ سے اور انہوں نے حبیب بن مسلمہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ خمس کے بعد چوتھائی حصہ بطور نفل دیتے تھے اور جب واپس لوٹتے تو خمس کے بعد تہائی حصہ بطور نفل دیتے تھے۔ (یعنی اگر آپ ﷺ غزوہ سے پہلے اس سے کوئی سریہ نکال کر بھیجتے تو اس کے لیے چوتھائی حصہ کی تنفیل فرماتے اور اگر غزوہ کے بعد کوئی سریہ بھیجتے تو پھر بطور نفل تیسرا حصہ دیتے۔ چونکہ ابتدا میں لشکری تازہ دم ہوتے اس لیے تنفیل تھوڑے مال سے کرتے اور غزوہ سے فارغ ہونے کے

Marfat.com

بعد کیونکہ لشکر تھکے ماندے ہوتے لہٰذا مشقت زیادہ ہوتی اس لیے تنفیل زیادہ مال سے کرتے یعنی تہائی سے)۔

2370۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَشِيرِ بْنِ ذَكْوَانَ وَمَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيَّانِ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَهْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ مَكْحُولًا يَقُولُ كُنْتُ عَبْدًا بِمِصْرَ لِامْرَأَةٍ مِنْ بَنِي هُذَيْلٍ فَأَعْتَقَتْنِي فَمَا خَرَجْتُ مِنْ مِصْرَ وَبِهَا عِلْمٌ إِلَّا حَوَيْتُ عَلَيْهِ فِيمَا أُرَى ثُمَّ أَتَيْتُ الْحِجَازَ فَمَا خَرَجْتُ مِنْهَا وَبِهَا عِلْمٌ إِلَّا حَوَيْتُ عَلَيْهِ فِيمَا أُرَى ثُمَّ أَتَيْتُ الْعِرَاقَ فَمَا خَرَجْتُ مِنْهَا وَبِهَا عِلْمٌ إِلَّا حَوَيْتُ عَلَيْهِ فِيمَا أُرَى ثُمَّ أَتَيْتُ الشَّامَ فَغَرْبَلْتُهَا كُلُّ ذَلِكَ أَسْأَلُ عَنِ النَّفَلِ فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يُخْبِرُنِي فِيهِ بِشَيْءٍ حَتَّى لَقِيتُ شَيْخًا يُقَالُ لَهُ زِيَادُ بْنُ جَارِيَةَ التَّمِيمِيُّ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ سَمِعْتَ فِي النَّفَلِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ حَبِيبَ بْنَ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيَّ يَقُولُ شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ نَفَّلَ الرُّبُعَ فِي الْبَدْأَةِ وَالثُّلُثَ فِي الرَّجْعَةِ

یحییٰ بن حمزہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابو وہب کو کہتے سنا ہے: وہ کہتے ہیں کہ میں نے مکحول کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں مصر میں بنی ہذیل کی ایک عورت کا غلام تھا۔ اس نے مجھے آزاد کر دیا اور میں مصر سے اس وقت تک نہیں نکلا جب تک کہ میں اپنی دانست کے مطابق وہاں موجود علم پر حاوی نہ ہو گیا۔ (یعنی میں نے وہاں کے جملہ علماء سے حتی المقدور اکتساب علم کی کوشش کی)۔ پھر میں حجاز آ گیا اور میں وہاں سے بھی اس وقت تک نہ نکلا جب تک کہ میں اپنی دانست کے مطابق وہاں موجود علم پر حاوی نہ ہو گیا۔ پھر میں شام آ گیا اور اسے چھان ڈالا۔ (وہاں کے ہر ہر عالم سے معلومات لینے کی کوشش کی) اور میں ہر ایک سے نفل کے بارے میں سوال کرتا رہا۔ لیکن میں نے کسی کو بھی نہ پایا کہ وہ اس کے بارے میں مجھے کوئی شافی جواب دے۔ یہاں تک کہ میں ایک شیخ سے ملا۔ اسے زیاد بن جاریہ تمیمی کہا جاتا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا: کیا تم نے نفل کے بارے میں کوئی شے (روایت) سنی ہے۔ اس نے جواب دیا: ہاں۔ میں نے حبیب بن مسلمہ فہری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھا۔ آپ ﷺ نے غزوہ کی ابتداء میں ربع کی تنفیل فرمائی اور غزوہ سے لوٹتے وقت ثلث کی۔ (یعنی غزوہ کی ابتداء میں چوتھائی مال بطور نفل دیتے اور غزوہ سے واپسی پر تہائی مال بطور نفل عطا فرماتے)۔

بَابٌ فِي السَّرِيَّةِ تَرُدُّ عَلَى أَهْلِ الْعَسْكَرِ (سریہ کے اہل لشکر کی طرف لوٹ آنے کا بیان)

2371۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ هُوَ مُحَمَّدٌ بِبَعْضِ هَذَا ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنِي هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُسْلِمُونَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ يَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ وَيُجِيرُ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ يَرُدُّ مُشِدُّهُمْ عَلَى مُضْعِفِهِمْ وَمُتَسَرِّيهِمْ عَلَى قَاعِدِهِمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ إِسْحَقَ الْقَوَدَ وَالتَّكَافُؤَ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کا خون مساوی ہوتا ہے۔ (یعنی قصاص اور دیت وغیرہ میں تمام کا خون برابر ہے) کسی شریف

Marfat.com

کو گھٹیا اور وضیع پر کوئی فضیلت حاصل نہیں) ان میں سے ادنیٰ (یعنی جو تعداد کے اعتبار سے اقل ہو یعنی ایک فرد بھی) ان کی جانب سے امان دینے کی سعی کر سکتا ہے۔ (یعنی ایک کی امان تمام کو تسلیم کرنا پڑے گی) اور ان میں سے دور رہنے والا بھی ان پر امان مسلط کر سکتا ہے۔ (یعنی اگر دار الحرب سے دور رہنے والے نے کسی کافر کو امان دی تو وہ بھی سب کے لیے قابل تسلیم ہوگی اگرچہ دار الحرب کے قریب رہنے والا موجود ہو)۔ اور وہ سب اپنے سوا کوئی دین رکھنے والوں یا اپنے مخالفین کے مقابلہ میں ایک دوسرے کے معاون و مددگار ہیں۔ ان میں قوی کمزور اور ضعیف پر مال غنیمت لوٹائیں گے۔ (چاہے یہ قوت وضعف کا فرق ذات کے اعتبار سے ہو یا سواری کے اعتبار سے، حصہ میں سب برابر ہوں گے) اور ان میں سے سریہ میں جانے والے دار الحرب میں اتر کر بیٹھنے والے لشکریوں پر مال غنیمت لوٹائیں گے۔ کسی مومن کو کافر کے عوض قتل نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی کسی ذمی کو اس کے عہد ذمہ میں کافر کے بدلے قتل کیا جائے گا۔ ابن اسحاق نے قصاص اور مساوات کا ذکر نہیں کیا۔

2372۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَغَارَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُيَيْنَةَ عَلَى إِبِلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَتَلَ رَاعِيَهَا فَخَرَجَ يَطْرُدُهَا هُوَ وَأُنَاسٌ مَعَهُ فِي خَيْلٍ فَجَعَلْتُ وَجْهِي قِبَلَ الْمَدِينَةِ ثُمَّ نَادَيْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَا صَبَاحَاهُ ثُمَّ اتَّبَعْتُ الْقَوْمَ فَجَعَلْتُ أَرْمِي وَأَعْقِرُهُمْ فَإِذَا رَجَعَ إِلَيَّ فَارِسٌ جَلَسْتُ فِي أَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى مَا خَلَقَ اللهُ شَيْئًا مِنْ ظَهْرِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا جَعَلْتُهُ وَرَاءَ ظَهْرِي وَحَتَّى أَلْقَوْا أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِينَ رُمْحًا وَثَلَاثِينَ بُرْدَةً يَسْتَخِفُّونَ مِنْهَا ثُمَّ أَتَاهُمْ عُيَيْنَةُ مَدَدًا فَقَالَ لِيَقُمْ إِلَيْهِ نَفَرٌ مِنْكُمْ فَقَامَ إِلَيَّ أَرْبَعَةٌ مِنْهُمْ فَصَعِدُوا الْجَبَلَ فَلَمَّا أَسْمَعْتُهُمْ قُلْتُ أَتَعْرِفُونِي قَالُوا وَمَنْ أَنْتَ قُلْتُ أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ ﷺ لَا يَطْلُبُنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ فَيُدْرِكُنِي وَلَا أَطْلُبُهُ فَيَفُوتُنِي فَمَا بَرِحْتُ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى فَوَارِسِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَتَخَلَّلُونَ الشَّجَرَ أَوَّلُهُمُ الْأَخْرَمُ الْأَسَدِيُّ فَيَلْحَقُ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُيَيْنَةَ وَيَعْطِفُ عَلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَاخْتَلَفَا طَعْنَتَيْنِ فَعَقَرَ الْأَخْرَمُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَطَعَنَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَتَلَهُ فَتَحَوَّلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَلَى فَرَسِ الْأَخْرَمِ فَيَلْحَقُ أَبُو قَتَادَةَ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَاخْتَلَفَا طَعْنَتَيْنِ فَعَقَرَ بِأَبِي قَتَادَةَ وَقَتَلَهُ أَبُو قَتَادَةَ فَتَحَوَّلَ أَبُو قَتَادَةَ عَلَى فَرَسِ الْأَخْرَمِ ثُمَّ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِي جَلَّيْتُهُمْ عَنْهُ ذُو قَرَدٍ فَإِذَا نَبِيُّ اللهِ ﷺ فِي خَمْسِ مِائَةٍ فَأَعْطَانِي سَهْمَ الْفَارِسِ وَالرَّاجِلِ

ایاس بن مسلمہ نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ عبد الرحمن بن عیینہ نے رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں پر حملہ کر دیا اور ان کے چرواہے کو قتل کر ڈالا اور وہ اور اس کے ساتھ والے لوگ جو گھوڑوں پر سوار تھے بھاگتے ہوئے نکل گئے۔ پس میں نے اپنا منہ مدینہ طیبہ کی طرف کیا اور تین بار یہ آواز لگائی: یا صباحاہ (یہ جملہ استغاثہ کے لیے ہوتا ہے لوگوں کو باخبر اور متوجہ کرنے کے لیے)۔ پھر میں نے ان لوگوں کا پیچھا کیا۔ میں ان پر تیر برسانے لگا اور انہیں زخمی کرنے لگا اور جب کوئی گھوڑ سوار میری طرف رجوع کرتا تو میں کسی درخت کے تنے کے پیچھے بیٹھ جاتا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کو جتنے اونٹ عطا فرمائے تھے میں نے ان تمام کو اپنے پیچھے کر لیا۔ (یعنی میں نے ان سے تمام اونٹ چھڑا لیے۔ انہیں پیچھے چھوڑ کر خود ان کے

Marfat.com

تعاقب میں آگے نکل گیا) یہاں تک کہ انہوں نے تیس تیروں اور تیس چادروں سے زیادہ کو اپنا بوجھ ہلکا کرنے کے لیے پھینک دیا۔ پھر ان کی مدد کے لیے عیینہ آیا اور اس نے کہا: تم میں سے چند افراد کو اس کے مقابلے کے لیے کھڑا ہونا چاہئے۔ چنانچہ ان میں سے چار میری طرف اٹھے اور پہاڑ پر چڑھنے لگے۔ جب وہ (اتنا قریب آگئے) کہ میں انہیں بات سنوا سکتا تھا تب میں نے کہا: کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ (میں کون ہوں) تو انہوں نے جواب دیا: (تو خود ہی بتا) تو کون ہے؟ تو میں نے کہا: میں ابن اکوع ہوں اور قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد کریم علیہ السلام کی ذات کو عزت و تکریم عطا فرمائی ہے! تم میں سے کوئی آدمی نہیں ہے کہ وہ دوڑ کر مجھے پکڑنا چاہے تو وہ مجھے پا سکے اور نہ کوئی ایسا ہے کہ میں اسے پکڑنا چاہوں تو وہ مجھ سے گم ہو جائے یعنی بھاگ جائے۔ پس میں مسلسل ایسی باتیں کرتا رہا، یہاں تک کہ میری نظر رسول اللہ علیہ السلام کے شہسواروں پر پڑی۔ وہ درختوں کے درمیان سے آ رہے تھے اور ان میں سب سے آگے اخرم اسدی تھے۔ پس وہ عبدالرحمن بن عیینہ سے جا ملے۔ عبدالرحمن ان کی طرف متوجہ ہوا اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے پر وار کرنے لگے۔ پس اخرم رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن کے گھوڑے کو مار دیا اور عبدالرحمن نے انہیں نیزہ مارا اور شہید کر دیا۔ پھر عبدالرحمن اخرم کے گھوڑے پر سوار ہو گیا۔ پھر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ عبدالرحمن سے جا ملے اور آپس میں ایک دوسرے پر وار کرنے لگے۔ پس اس نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا گھوڑا مار دیا اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کر دیا اور پھر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اخرم کے گھوڑے پر سوار ہو گئے۔ پھر میں رسول اللہ علیہ السلام کے پاس آیا درآنحالیکہ آپ علیہ السلام اس پانی پر تھے جہاں سے میں نے عبدالرحمن اور اس کے ذاکو ساتھیوں کو ہانکا تھا اور وہ مقام ذوقرہ ہے۔ پس حضور نبی مکرم علیہ السلام پانچ سو جانثاروں کے ساتھ وہاں موجود تھے۔ پھر (مال غنیمت کی تقسیم میں) آپ علیہ السلام نے مجھے شہسوار اور پیدل دونوں کا حصہ عطا فرمایا۔ (پیدل کا حصہ تو اس لیے کہ وہ پیدل تھے اور شہسوار کا حصہ بطور نفل (انعام) عطا فرمایا)۔

بَابٌ فِي النَّفْلِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمِنْ أَوَّلِ مَغْنَمٍ

سونے، چاندی اور مال فے سے بطور نفل دینے کا بیان

2373۔ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيِّ قَالَ أَصَبْتُ بِأَرْضِ الرُّومِ جَرَّةً حَمْرَاءَ فِيهَا دَنَانِيرُ فِي إِمْرَةِ مُعَاوِيَةَ وَعَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ يُقَالُ لَهُ مَعْنُ بْنُ يَزِيدَ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَعْطَانِي مِنْهَا مِثْلَ مَا أَعْطَى رَجُلًا مِنْهُمْ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ لَا نَفْلَ إِلَّا بَعْدَ الْخُمُسِ لَأَعْطَيْتُكَ ثُمَّ أَخَذَ يَعْرِضُ عَلَيَّ مِنْ نَصِيبِهِ فَأَبَيْتُ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ

ابوالجویریہ جرمی نے بیان کیا ہے کہ روم کی زمین میں نے سرخ رنگ کا مٹی کا گھڑا پایا اس میں دنانیر تھے اور یہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور حکومت تھا اور حضور نبی مکرم علیہ السلام کے صحابہ کرام میں سے بنی سلیم سے تعلق رکھنے والے ایک صحابی ہم پر امیر مقرر تھے۔ ان کا نام معن بن یزید تھا۔ چنانچہ میں وہ لے کر ان کے پاس آیا۔ انہوں نے انہیں مسلمانوں کے

Marfat.com

درمیان تقسیم کر دیا اور ان میں سے مجھے بھی اتنا ہی حصہ عطا فرمایا جتنا کہ ان میں سے ہر آدمی کو دیا۔ پھر فرمایا: اگر میں نے رسول اللہ علیہ السلام کو یہ فرماتے نہ سنا ہوتا کہ نفل نہیں ہے مگر خمس کے بعد تو میں یقیناً تجھے زیادہ دیتا۔ (یعنی نفل اس مال میں ہوتا ہے جس میں خمس ہو، اور خمس مال غنیمت میں ہوتا ہے۔ یہ مال غنیمت نہیں بلکہ مال فے ہے۔ جب اس میں خمس نہیں تو پھر اس میں نفل بھی نہیں)۔ پھر انہوں نے اپنے حصہ سے کچھ لیا اور مجھے دینے لگے لیکن میں نے لینے سے انکار کر دیا۔ ہناد نے ابن مبارک عن ابی عوانہ بن عاصم بن کلیب کی سند سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

بَابٌ فِي الْإِمَامِ يَسْتَأْثِرُ بِشَيْئٍ مِنَ الْفَيْئِ لِنَفْسِهِ

اس کا بیان کہ کیا امام مال فے سے اپنے لیے کوئی شے مختص کر سکتا ہے

2374۔ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ الْأَسْوَدَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَبَسَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم إِلَى بَعِيرٍ مِنَ الْمَغْنَمِ فَلَمَّا سَلَّمَ أَخَذَ وَبَرَةً مِنْ جَنْبِ الْبَعِيرِ ثُمَّ قَالَ وَلَا يَحِلُّ لِي مِنْ غَنَائِمِكُمْ مِثْلُ هٰذَا إِلَّا الْخُمُسُ وَالْخُمُسُ مَرْدُودٌ فِيكُمْ

عبداللہ بن علاء نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ابو سلام اسود سے سنا۔ اس نے کہا: میں نے عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے سنا: انہوں نے بیان کیا کہ مال غنیمت میں سے ایک اونٹ کو سترہ بناتے ہوئے رسول اللہ علیہ السلام نے ہمیں نماز پڑھائی۔ جب آپ علیہ السلام نے سلام پھیرا تو آپ نے اونٹ کے پہلو سے کچھ بال لیے۔ اور پھر فرمایا: تمہارے غنائم میں سے میرے لیے خمس کے سوا اس کی مثل مال بھی حلال نہیں اور خمس بھی تمہی میں لوٹا دیا جاتا ہے۔ (یعنی تمہاری حاجات کے لیے ہی خرچ کیا جاتا ہے)۔ (مال غنیمت میں سے کوئی ایک شے اپنے لیے خاص کرنے کا اختیار صرف اور صرف حضور نبی کریم علیہ السلام کو حاصل تھا۔ آپ کے وصال کے بعد کسی کے لیے یہ اختیار باقی نہیں رہا۔ اس پر اجماع ہے)۔

بَابٌ فِي الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ (عہد کو پورا کرنے کا بیان)

2375۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: بلاشبہ عہد کو توڑنے والے کے لیے قیامت کے دن جھنڈا کھڑا کیا جائے گا اور کہا جائے گا: یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔ (معلوم ہوا اسلام نے ایفائے عہد کو لازم قرار دیا ہے اگرچہ وہ مشرکین کے ساتھ ہی ہو۔ تب ہی خلاف ورزی کرنے والے کے لیے یہ شدید وعید بیان کی ہے کہ قیامت کے دن اس کی تشہیر کی جائے گی جس سے اس کی ذلت و رسوائی میں مزید اضافہ ہوگا)۔

بَابٌ فِي الْإِمَامِ يُسْتَجَنُّ بِهِ فِي الْعُهُودِ (معاہدوں میں امام کو ڈھال بنائے جانے کا بیان)

2376۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي

Marfat.com

هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ بِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امام ڈھال ہے اسی کے سبب قتال کیا جاتا ہے۔ (یعنی صلح اور جنگ کے معاہدوں میں امام کے فیصلے کا اعتبار کیا جاتا ہے کیونکہ اس کے فیصلے عوام کے لیے ڈھال کی حیثیت رکھتے ہیں اور بچاؤ اور حفاظت کا وسیلہ ہوتے ہیں۔ اس لیے ان کا احترام کیا جانا چاہیے)۔

2377۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ أَبَا رَافِعٍ أَخْبَرَهُ قَالَ بَعَثَتْنِي[1] قُرَيْشٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم أُلْقِيَ فِي قَلْبِي الْإِسْلَامُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي وَاللهِ لَا أَرْجِعُ إِلَيْهِمْ أَبَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِنِّي لَا أَخِيسُ بِالْعَهْدِ وَلَا أَحْبِسُ الْبُرُدَ وَلَكِنِ ارْجِعْ فَإِنْ كَانَ فِي نَفْسِكَ الَّذِي فِي نَفْسِكَ الْآنَ فَارْجِعْ قَالَ فَذَهَبْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَأَسْلَمْتُ قَالَ بُكَيْرٌ وَأَخْبَرَنِي أَنَّ أَبَا رَافِعٍ كَانَ قِبْطِيًّا قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا كَانَ فِي ذَلِكَ الزَّمَانِ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا يَصْلُحُ

حسن بن علی بن ابی رافع سے روایت ہے کہ ابو رافع نے اسے بتایا کہ مجھے قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب بھیجا۔ پس جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کیا تو میرے دل میں اسلام کی حقانیت اور محبت ڈال دی گئی۔ چنانچہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم قسم بخدا! میں ان کی طرف لوٹ کر کبھی نہ جاؤں گا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ نہ میں عہد کو توڑتا ہوں اور نہ ہی میں قاصدوں کو روکتا ہوں۔ (کیونکہ دونوں چیزیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے لائق نہیں)۔ لہٰذا تو واپس لوٹ جا پھر وہاں پہنچ کر بھی اگر تیرے دل میں وہی کیفیت باقی رہے جو کیفیت اب ہے تو واپس لوٹ آنا۔ وہ فرماتے ہیں: میں واپس چلا گیا۔ پھر (موقع پا کر) میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور مشرف باسلام ہو گیا۔ بکیر نے کہا ہے: مجھے (حسن بن علی نے) خبر دی ہے کہ ابو رافع قبطی تھے۔ (اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے غلام تھے پھر آپ نے انہیں آزاد کیا تھا۔ اور قبط قوم فرعون کو کہا جاتا ہے)۔ ابو داؤد نے کہا ہے: یہ اس زمانے میں تھا لیکن اس دور میں ایسا کرنا مناسب نہیں۔ (یعنی ابو رافع نے اسلام قبول کرنے کی خواہش ظاہر کی لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے واپس لوٹا دیا۔ یہ آپ کا خاصا ہے کیونکہ آپ کو اس کے لوٹ کر آنے کا یقین تھا لیکن اب ایسا نہیں کیا جائے گا۔ واللہ اعلم)۔

بَابٌ فِي الْإِمَامِ يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ عَهْدٌ فَيَسِيرُ إِلَيْهِ

اس کا بیان کہ اگر امام اور دشمن کے درمیان معاہدہ ہو تو وہ اس کی طرف چل کر جا سکتا ہے

2378۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْفَيْضِ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ رَجُلٌ مِنْ حِمْيَرَ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ الرُّومِ عَهْدٌ وَكَانَ يَسِيرُ نَحْوَ بِلَادِهِمْ حَتَّى إِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ غَزَاهُمْ فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَى فَرَسٍ أَوْ بِرْذَوْنٍ وَهُوَ يَقُولُ اللهُ أَكْبَرُ وَفَاءٌ لَا غَدْرٌ فَنَظَرُوا فَإِذَا عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ

1۔ ایک نسخہ میں بعثنی ہے۔

Marfat.com

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَشُدُّ عُقْدَةً وَلَا يَحُلُّهَا حَتّٰى يَنْقَضِيَ أَمَدُهَا أَوْ يَنْبِذَ إِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَاءٍ فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ

سلیم بن عامر حمیر قبیلے کے ایک آدمی ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور رومیوں کے مابین معاہدہ تھا اور آپ ان کے شہروں کی طرف چلنے لگے کہ جب معاہدہ کی مدت ختم ہو گی تو ان پر حملہ کریں گے۔ پس پیچھے سے ایک آدمی عربی یا غیر عربی گھوڑے پر سوار ہو کر آیا اور وہ کہنے لگا: اللہ اکبر، اللہ اکبر۔ وعدہ پورا کیجئے، عہد کو نہ توڑیئے۔ جب لوگوں نے غور سے دیکھا تو وہ حضرت عمرو بن عبسہ تھے۔ تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنی طرف بلا بھیجا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ وہ جس کا کسی قوم کے ساتھ کوئی معاہدہ ہو تو وہ اس کی گرہ کو نہ باندھے اور نہ ہی کھولے (یعنی اس میں کمی بیشی نہ کرے اور شرائط کے مطابق پورا ہونے دے) یہاں تک کہ اس کی مدت گزر جائے یا وہ ان کے ساتھ برابری کی بنیاد پر توڑ دے (یعنی معاہدہ توڑنے کا اس طرح اعلان کرے کہ دونوں فریقوں کو معاہدہ ٹوٹنے کا علم برابر ہو۔ اس میں کسی کو ذرا ابہام اور شک نہ ہو)۔ پس حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ واپس لوٹ آئے۔

بَابٌ فِي الْوَفَاءِ لِلْمُعَاهِدِ وَحُرْمَةِ ذِمَّتِهِ

ذمی کے ساتھ وفا کرنے اور اس کے عہد اور ذمہ کی حرمت کا بیان

2379۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا فِي غَيْرِ كُنْهِهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ

حضرت ابوبکرہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی ذمی کو بغیر کسی وجہ اور سبب کے قتل کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت کو حرام قرار دیا۔

فائدہ: یہ ایک غیر مسلم ذمی آدمی کا ناحق خون بہانے پر شدید وعید ہے۔ تو پھر اگر کسی مسلمان کا ناحق خون بہا دیا جائے تو اس کے بارے میں کیا خیال ہے رب کریم کی ناراضگی کا عالم کیا ہوگا۔ رب کریم ہر خاص و عام کو ایسے فعل حرام سے محفوظ رکھے۔ آمین

بَابٌ فِي الرُّسُلِ (قاصدوں کا بیان)

2380۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ قَالَ كَانَ مُسَيْلِمَةُ كَتَبَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَقَدْ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَشْجَعَ يُقَالُ لَهُ سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُعَيْمِ بْنِ مَسْعُودٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ نُعَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَهُمَا حِينَ قَرَأَ كِتَابَ مُسَيْلِمَةَ مَا تَقُولَانِ أَنْتُمَا قَالَا نَقُولُ كَمَا قَالَ قَالَ أَمَا وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ أَعْنَاقَكُمَا

Marfat.com

محمد بن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ مسیلمہ نے رسول اللہ ﷺ کی طرف لکھا تھا سلمہ بن فضل نے کہا ہے کہ مجھے محمد بن اسحاق نے اشجع قبیلے کے ایک شیخ سے جسے سعد بن طارق کہا جاتا تھا، سے بیان کیا ہے اور اس نے سلمہ بن نعیم بن مسعود اشجعی سے اور انہوں نے اپنے باپ نعیم سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا: آپ ان دونوں کو (مسیلمہ کے قاصدوں کو) فرما رہے تھے جب آپ نے مسیلمہ کا خط پڑھ لیا کہ تم دونوں کیا کہتے ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہم وہی کہتے ہیں جو اس نے کہا ہے۔ (یعنی ہم اس کی نبوت کے قائل ہیں) تو آپ ﷺ نے فرمایا: قسم بخدا!! اگر یہ اصول نہ ہوتا کہ قاصدوں کو قتل نہیں کیا جاتا تو میں تم دونوں کی گردنیں مار دیتا۔ (یعنی تمہیں قتل کر دیتا اس لیے کہ تم جھوٹے نبی کے پیروکار بنے ہو)۔

2381۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ أَنَّهُ أَتَى عَبْدَ اللهِ فَقَالَ مَا بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ مِنَ الْعَرَبِ حِنَةٌ وَإِنِّي مَرَرْتُ بِمَسْجِدٍ لِبَنِي حَنِيفَةَ فَإِذَا هُمْ يُؤْمِنُونَ بِمُسَيْلِمَةَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ عَبْدُ اللهِ فَجِيءَ بِهِمْ فَاسْتَتَابَهُمْ غَيْرَ ابْنِ النَّوَّاحَةِ قَالَ لَهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَوْلَا أَنَّكَ رَسُولٌ لَضَرَبْتُ عُنُقَكَ فَأَنْتَ الْيَوْمَ لَسْتَ بِرَسُولٍ فَأَمَرَ قَرَظَةَ بْنَ كَعْبٍ فَضَرَبَ عُنُقَهُ فِي السُّوقِ ثُمَّ قَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى ابْنِ النَّوَّاحَةِ قَتِيلًا بِالسُّوقِ

ابو اسحاق نے حارثہ بن مضرب سے بیان کیا ہے کہ وہ حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ میرے اور عربوں میں سے کسی کے درمیان کوئی عداوت نہیں ہے۔ میں بنی حنیفہ کی مسجد کے پاس سے گزرا ہوں تو دیکھا وہ لوگ مسیلمہ کذاب کے ساتھ ایمان لا رہے ہیں۔ پس حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کی طرف پیغام بھیجا اور انہیں آپ کے پاس لایا گیا تو آپ نے سوائے ابن نواحہ کے انہیں توبہ کرنے کی تلقین کی اور اسے یہ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر تو قاصد نہ ہوتا تو میں تیری گردن مار دیتا۔ پس آج تو قاصد نہیں ہے۔ پھر قرظہ بن کعب کو حکم دیا تو اس نے اسے بازار میں قتل کر دیا۔ پھر کہا: جو ابن نواحہ کو دیکھنا چاہے تو وہ بازار میں مقتول پڑا ہے۔

بَابٌ فِي أَمَانِ الْمَرْأَةِ (عورت کی امان کا بیان)

2382۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهَا أَجَارَتْ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ وَأَمَّنَّا مَنْ أَمَّنْتِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مجھے ام ہانی بنت ابی طالب نے بتایا کہ انہوں نے فتح مکہ کے دن مشرکین میں سے ایک آدمی کو پناہ دی۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں اور اس کے بارے میں ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تحقیق ہم نے بھی اسے پناہ دی جسے تم نے پناہ دی اور ہم نے بھی اسے امان دی جسے تم نے امان دی۔

2383۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ

Marfat.com

قَالَتْ إِنْ كَانَتِ الْمَرْأَةُ لَتُجِيرُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ فَيَجُوزُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر کوئی عورت (کفار کو) مومنین سے پناہ دیتی ہے (یعنی اس کی پناہ دیتی ہے کہ مومنین اسے قتل کرنے سے باز رہیں) تو وہ پناہ جائز اور درست ہوگی۔

بَابٌ فِي صُلْحِ الْعَدُوِّ (دشمن سے صلح کرنے کا بیان)

2384۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ ثَوْرٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ وَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ وَسَارَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِي يَهْبِطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ فَقَالَ النَّاسُ حَلْ حَلْ خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ[1] مَرَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا خَلَأَتْ وَمَا ذَلِكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَلَكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَسْأَلُونِي الْيَوْمَ خُطَّةً يُعَظِّمُونَ بِهَا حُرُمَاتِ اللهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ فَعَدَلَ عَنْهُمْ حَتَّى نَزَلَ بِأَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى ثَمَدٍ قَلِيلِ الْمَاءِ فَجَاءَهُ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيُّ ثُمَّ أَتَاهُ يَعْنِي عُرْوَةَ بْنَ مَسْعُودٍ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ ﷺ فَكُلَّمَا كَلَّمَهُ أَخَذَ بِلِحْيَتِهِ وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَمَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ فَضَرَبَ يَدَهُ بِنَعْلِ السَّيْفِ وَقَالَ أَخِّرْ يَدَكَ عَنْ لِحْيَتِهِ فَرَفَعَ عُرْوَةُ رَأْسَهُ فَقَالَ مَنْ هَذَا قَالُوا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ أَيْ غُدَرُ أَوَلَسْتُ أَسْعَى فِي غَدْرَتِكَ وَكَانَ الْمُغِيرَةُ صَحِبَ قَوْمًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَتَلَهُمْ وَأَخَذَ أَمْوَالَهُمْ ثُمَّ جَاءَ فَأَسْلَمَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَّا الْإِسْلَامُ فَقَدْ قَبِلْنَا وَأَمَّا الْمَالُ فَإِنَّهُ مَالُ غَدْرٍ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اكْتُبْ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ وَقَصَّ الْخَبَرَ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَعَلَى أَنَّهُ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ الْكِتَابِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَصْحَابِهِ قُومُوا فَانْحَرُوا ثُمَّ احْلِقُوا ثُمَّ جَاءَ نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٌ مُهَاجِرَاتٌ الْآيَةَ فَنَهَاهُمُ اللهُ أَنْ يَرُدُّوهُنَّ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرُدُّوا الصَّدَاقَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَجَاءَهُ أَبُو بَصِيرٍ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَعْنِي فَأَرْسَلُوا فِي طَلَبِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ فَخَرَجَا بِهِ حَتَّى إِذْ بَلَغَا ذَا الْحُلَيْفَةِ نَزَلُوا يَأْكُلُونَ مِنْ تَمْرٍ لَهُمْ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ لِأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ وَاللهِ إِنِّي لَأَرَى سَيْفَكَ هَذَا يَا فُلَانُ جَيِّدًا فَاسْتَلَّهُ الْآخَرُ فَقَالَ أَجَلْ قَدْ جَرَّبْتُ بِهِ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْهِ فَأَمْكَنَهُ مِنْهُ فَضَرَبَهُ حَتَّى بَرَدَ وَفَرَّ الْآخَرُ حَتَّى أَتَى الْمَدِينَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُو فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَقَدْ رَأَى هَذَا ذُعْرًا فَقَالَ قَدْ قُتِلَ وَاللهِ صَاحِبِي وَإِنِّي لَمَقْتُولٌ فَجَاءَ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ قَدْ أَوْفَى اللهُ ذِمَّتَكَ فَقَدْ رَدَدْتَنِي إِلَيْهِمْ ثُمَّ نَجَّانِي اللهُ مِنْهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَيْلُ أُمِّهِ مِسْعَرَ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ عَرَفَ أَنَّهُ سَيَرُدُّهُ إِلَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى سِيفَ الْبَحْرِ وَيَنْفَلِتُ أَبُو جَنْدَلٍ فَلَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ حَتَّى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ

1۔ ایک نسخہ میں القصوای ہے۔

Marfat.com

حضرت عروہ بن زبیر نے حضرت مسور بن مخرمہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ صلح حدیبیہ کے وقت ایک ہزار سے زائد صحابہ کرام کو ساتھ لے کر چلے۔ یہاں تک کہ جب آپ مقام ذوالحلیفہ پر پہنچے تو آپ ﷺ نے ہدی (قربانی کا جانور) کو قلادہ پہنایا اور اس کا اشعار کیا۔ (اشعار کا مفہوم ہے کہ کوہان کی ایک طرف کو ذرا سا چیر دینا یہاں تک کہ خون بہہ جائے۔ یہ قربانی کا جانور ہونے کی نشانی ہے) اور عمرے کا احرام باندھا۔ پھر آگے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ چلتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ اس گھاٹی (ثنیہ) پر پہنچے جس سے اہل مکہ پر اترتے ہیں۔ تو آپ سمیت آپ کی سواری بیٹھ گئی تو لوگوں نے کہا: حل حل (یہ اونٹ کو اٹھانے کے لیے کلمات زجر ہیں) آج تو قصواء (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اونٹنی کا نام ہے) چلنے سے رک گئی ہے، اڑ گئی ہے۔ لوگوں نے دوبارہ ایسا کہا: تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ رکی اور اڑی نہیں اور نہ ہی یہ اس کی عادت ہے۔ البتہ اسے ہاتھی کو روکنے والے نے روک دیا ہے (یعنی جس اللہ تعالیٰ نے ابرہہ کے ہاتھیوں کو روک دیا تھا اسی نے اسے بھی روک دیا ہے)۔ پھر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! آج کے دن وہ مجھ سے کسی بھی اس شے کی درخواست کریں گے جس میں اللہ تعالیٰ کی حرمت دی ہوئی چیزوں کی تعظیم ہو تو میں انہیں وہ ضرور عطا کروں گا۔ پھر آپ نے اونٹنی کو جھڑکا تو وہ اچھل کر اٹھ گئی اور آپ ﷺ اہل مکہ کے رستہ سے ایک طرف ہو گئے۔ (یعنی وہ راہ چھوڑ کر حدیبیہ کی جانب چل پڑے) یہاں تک کہ آپ حدیبیہ کے آخر پر ایک تھوڑے سے پانی والے گڑھے یا کنوئیں پر جا اترے۔ پھر وہاں آپ ﷺ کے پاس بدیل بن ورقاء خزاعی آیا اور پھر عروہ بن مسعود حاضر ہوا۔ اور یہ حضور نبی مکرم ﷺ سے باتیں کرنے لگے اور جب بھی وہ آپ سے بات کرتا تو وہ آپ ﷺ کی ریش مبارک کو پکڑ لیتا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس کھڑے تھے۔ ان کے پاس تلوار تھی اور سر پر خود پہنے ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنی تلوار کے نچلے حصے سے اس کے ہاتھ پر ضرب لگائی اور زبان سے کہا: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ریش مبارک سے اپنا ہاتھ پیچھے کر لے۔ پس عروہ نے اپنا سر اوپر اٹھایا اور پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ تب اس نے کہا: اے فساد اور غداری کرنے والے! کیا میں تیری عہد شکنی میں کوشش نہیں کرتا رہا (یعنی معاملے کو نپٹانے اور اس کی اصلاح کی کوشش نہیں کرتا رہا) مغیرہ بن شعبہ نے زمانہ جاہلیت میں چند لوگوں کو ساتھ لیا، پھر انہیں قتل کر دیا اور ان کا مال بھی لے لیا۔ پھر آیا اور اسلام قبول کر لیا تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسلام تو ہمیں قبول ہے اور رہا مال تو کیونکہ یہ دھوکہ دہی کا مال ہے اس لیے ہمیں اس کی کوئی حاجت نہیں۔ پھر آگے حدیث ذکر کی۔ پس حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لکھو۔ یہ وہ (صلح نامہ) ہے جس پر محمد رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے اور پورا واقعہ بیان کیا۔ پھر سہیل نے کہا: یہ بھی شرط ہے کہ کوئی آدمی بھی ہماری طرف سے آپ کے پاس آئے گا، اگر وہ آپ کے دین پر ہوگا تو آپ اسے ہماری طرف لوٹا دیں گے۔ پس جب شرائط لکھنے کے معاملے سے فارغ ہوئے تو حضور نبی مکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو فرمایا: اٹھو اور قربانی کے جانور ذبح کرو اور پھر حلق کرا لو۔ پھر چند مومن عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو اللہ تعالیٰ نے انہیں منع فرما دیا کہ وہ انہیں واپس لوٹائیں اور انہیں مہر واپس لوٹا دینے کا حکم دیا۔ پھر آپ ﷺ مدینہ طیبہ واپس تشریف لائے

Marfat.com

تو قریش میں سے ایک آدمی ابوبصیر وہاں آ پہنچا۔ قریش نے اس کی تلاش اور مطالبہ کے لیے آدمی بھیجے تو آپ ﷺ نے اسے ان دونوں کے حوالے کر دیا اور وہ اسے ساتھ لے کر نکلے۔ یہاں تک کہ جب ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے، وہاں اترے اور اپنی کھجوریں کھانے لگے۔ (اسی دوران) ابوبصیر نے ان دو میں سے ایک کو کہا: قسم بخدا! اے فلاں! میں تیری تلوار دیکھ رہا ہوں یہ بڑی عمدہ اور اعلیٰ ہے۔ پس دوسرے نے اسے نیام سے باہر نکالا اور کہا: ہاں میں اس کے ساتھ تجربہ کر چکا ہوں (واقعی یہ بڑی عمدہ ہے)۔ تو ابوبصیر نے کہا: مجھے دکھاؤ میں اسے دیکھنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ اس نے وہ تلوار اس کے حوالے کر دی۔ نتیجتاً ابوبصیر نے اس پر ایسی ضرب لگائی کہ وہ وہیں ٹھنڈا ہو گیا (یعنی مر گیا) اور دوسرا ساتھی بھاگ نکلا۔ یہاں تک کہ وہ مدینہ طیبہ آ پہنچا اور دوڑتے ہوئے مسجد میں داخل ہو گیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا: یہ تو ڈرا ہوا ہے۔ (خوفزدہ ہے) تو اس نے کہا: قسم بخدا! میرا ساتھی قتل ہو گیا اور مجھے بھی قتل ہونے کا خوف ہے۔ پھر اتنے میں ابوبصیر بھی آ گیا۔ اس نے عرض کی: تحقیق اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذمہ داری (عہد) کو پورا فرما دیا ہے اور آپ نے مجھے ان کے سپرد کر دیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے نجات عطا فرما دی ہے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ بات تو عجب جنگ کو بھڑکانے والی ہے۔ اگر اس (ابوبصیر) کے لیے کوئی معاون و مددگار ہوتا۔ جب اس نے یہ جملہ سنا، تو وہ پہچان گیا کہ آپ ﷺ اسے ان کی طرف واپس لوٹا دیں گے۔ چنانچہ نکل گیا، یہاں تک کہ ساحل سمندر پر آ کر ٹھہر گیا اور پھر حضرت ابوجندل رضی اللہ عنہ (مسلمان ہو کر اپنے ستر سوار ساتھیوں کے ہمراہ) وہاں سے نکلتے ہیں اور ابوبصیر کے ساتھ آ کر مل جاتے ہیں۔ (پس اسی طرح یہ سلسلہ جاری رہا) یہاں تک کہ وہاں مسلمانوں کی ایک جماعت اکٹھی ہو گئی۔ (بذل المجہود میں سہیلی سے منقول ہے کہ وہاں جمع ہوتے ہوتے یہ تعداد تین سو تک پہنچ گئی)۔

2385۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُمُ اصْطَلَحُوا عَلَى وَضْعِ الْحَرْبِ عَشْرَ سِنِينَ يَأْمَنُ فِيهِنَّ النَّاسُ وَعَلَى أَنَّ بَيْنَنَا عَيْبَةً مَكْفُوفَةً وَأَنَّهُ لَا إِسْلَالَ وَلَا إِغْلَالَ

مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ انہوں نے اس بات پر صلح کی کہ دس سال تک جنگ نہیں ہو گی اور اس دوران لوگ پر امن رہیں گے اور اس پر (صلح کی) کہ ہمارے دل ایک دوسرے کے بارے میں (بغض و عداوت اور حسد و کینہ سے) صاف رہیں گے۔ اور یہ کہ (اس دوران) نہ اعلانیہ غارت گری ہو گی اور نہ خفیہ چوری وغیرہ۔ (اسلال کا ایک معنی چوری اور اغلال کا معنی خیانت کیا گیا ہے۔ اسی طرح اسلال سے مراد تلواریں سونتنا اور اغلال سے مراد زرہیں پہننا بھی ہو سکتا ہے۔ مقصود یہ ہے کہ اس دوران جنگ نہیں ہو گی)۔

اسی طرح اس میں عیبۃ مکفوفۃ کا حقیقی معنی ایسی گٹھڑی ہے جس میں قیمتی کپڑے محفوظ ہوں لیکن یہاں اس سے کنایۃً مراد ایسا دل ہے جو دوسرے کے حق میں ہر قسم کی آلائش سے صاف ہو۔ (بذل المجہود ص 397 ج 12)

2386۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ

Marfat.com

مَالَ مَكْحُولٌ وَابْنُ أَبِي زَكَرِيَّاءَ إِلَى خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ وَمِلْتُ مَعَهُمَا[1] فَحَدَّثَنَا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ قَالَ جُبَيْرٌ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى ذِي مِخْبَرٍ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَأَتَيْنَاهُ فَسَأَلَهُ جُبَيْرٌ عَنِ الْهُدْنَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ سَتُصَالِحُونَ الرُّومَ صُلْحًا آمِنًا وَتَغْزُونَ أَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِنْ وَرَائِكُمْ

حضرت جبیر بن نفیر نے بیان کیا کہ جبیر نے مجھے کہا ہمارے ساتھ ذی مخبر کی طرف چلو، یہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے ایک آدمی ہے۔ چنانچہ ہم ان کے پاس آئے تو جبیر نے ان سے صلح کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب تم رومیوں سے امن وسکون والی صلح کرو گے اور پھر تم اور وہ مل کر اپنے ایک اور دشمن سے جنگ لڑو گے۔

بَابٌ فِي الْعَدُوِّ يُؤْتَى عَلَى غِرَّةٍ وَيُتَشَبَّهُ بِهِمْ

دشمن کو اشتباہ میں ڈال کر اس کی غفلت کی حالت میں اس پر حملہ کرنے کا بیان

2387۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأْذَنْ لِي أَنْ أَقُولَ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ قُلْ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ سَأَلَنَا الصَّدَقَةَ وَقَدْ عَنَّانَا قَالَ وَأَيْضًا لَتَمَلُّنَّهُ قَالَ اتَّبَعْنَاهُ فَنَحْنُ نَكْرَهُ أَنْ نَدَعَهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى أَيِّ شَيْءٍ يَصِيرُ أَمْرُهُ وَقَدْ أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ قَالَ كَعْبٌ أَيَّ شَيْءٍ تَرْهَنُونِي قَالَ وَمَا تُرِيدُ مِنَّا قَالَ نِسَاءَكُمْ قَالُوا سُبْحَانَ اللهِ أَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ نَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا فَيَكُونُ ذَلِكَ عَارًا عَلَيْنَا قَالَ فَتَرْهَنُونِي أَوْلَادَكُمْ قَالُوا سُبْحَانَ اللهِ يُسَبُّ ابْنُ أَحَدِنَا فَيُقَالُ رُهِنْتَ بِوَسْقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ قَالُوا نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ يُرِيدُ السِّلَاحَ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا أَتَاهُ نَادَاهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُتَطَيِّبٌ يَنْضَحُ رَأْسُهُ فَلَمَّا أَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ وَقَدْ كَانَ جَاءَ مَعَهُ بِنَفَرٍ ثَلَاثَةٍ أَوْ أَرْبَعَةٍ فَذَكَرُوا لَهُ قَالَ عِنْدِي فُلَانَةُ وَهِيَ أَعْطَرُ نِسَاءِ النَّاسِ قَالَ تَأْذَنُ لِي فَأَشُمَّ قَالَ نَعَمْ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي رَأْسِهِ فَشَمَّهُ قَالَ أَعُودُ قَالَ نَعَمْ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي رَأْسِهِ فَلَمَّا اسْتَمْكَنَ مِنْهُ قَالَ دُونَكُمْ فَضَرَبُوهُ حَتَّى قَتَلُوهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کعب بن اشرف (مشہور یہودی شاعر) کے لیے کون کافی ہوگا۔ (یعنی کون اسے قتل کرے گا) کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچائی ہے۔ (یہ ہجویہ شعر کہتا تھا اور قریش کو آپ کے خلاف ابھارتا تھا)۔ پس حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوں۔ کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ میں اسے قتل کردوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ پھر انہوں نے عرض کی: آپ مجھے اجازت عطا فرمائیے کہ میں اس سے کچھ باتیں کروں (یعنی اسے اعتماد میں لینے کے لیے کچھ

1۔ ایک نسخہ میں مَعَهُمْ ہے۔

Marfat.com

دائیں بائیں کی باتیں کرنے کی اجازت فرمائیے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تو جو چاہے کہہ۔ چنانچہ آپ اس کے پاس آئے اور اسے کہا: یہ آدمی (مراد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں) ہم سے صدقہ مانگتا ہے اور اس نے ہمیں مشقت میں ڈال رکھا ہے۔ اس نے جواب دیا: ابھی تو تم اور زیادہ اکتاؤ گے۔ (مشقت میں مبتلا ہو گے) انہوں نے فرمایا: اب ہم نے اس کی اتباع کر لی ہے۔ ابھی ہم اسے چھوڑنا بھی ناپسند کرتے ہیں یہاں تک کہ دیکھ لیں کہ اس کا معاملہ کون سے انجام تک پہنچتا ہے اور اب تو ہم نے یہ ارادہ کیا ہے کہ تو ہمیں ایک وسق یا دو وسق اناج ادھار دے دے۔ تو کعب نے کہا: کون سی شے تم میرے پاس رہن (گروی) رکھو گے؟ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ہم سے تو کیا ارادہ رکھتا ہے؟ اس نے کہا: تم اپنی عورتیں رہن رکھ دو۔ انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! تو عرب کا حسین وجمیل آدمی ہے۔ پھر ہم اپنی عورتیں تیرے پاس رکھ دیں۔ یہ تو ہمارے لیے بہت عار اور شرم کا باعث ہوگا۔ اس نے پھر کہا: پھر تم اپنے بچے میرے پاس رہن رکھ دو۔ انہوں نے کہا: سبحان اللہ! کیا بات کہہ دی ہم میں سے ہر ایک کے بیٹے کو طعنہ دیا جاتا رہے گا اور یہ کہا جائے گا: تجھے تو ایک وسق یا دو وسق اناج کے بدلے رہن رکھا گیا تھا۔ پھر انہوں نے کہا: ہم تو تیرے پاس ہتھیار رہن رکھنا چاہتے ہیں۔ اس نے کہا: ہاں ٹھیک ہے۔ پس جب وہ اس کے پاس آئے اور اسے بلایا تو وہ ان کی طرف باہر نکلا درآنحالیکہ وہ خوشبو لگائے ہوئے تھا اور اس کا سر مہک رہا تھا۔ پس جب وہ ان کے پاس بیٹھ گیا۔ اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اپنے ساتھ تین یا چار آدمی بھی لائے تھے تو ان تمام نے اس کی خوشبو کا ذکر کیا۔ اس نے کہا: میرے پاس فلاں عورت ہے اور وہ تمام لوگوں کی عورتوں سے بڑھ کر عطر کو پسند کرتی ہے (پھر میں معطر کیوں نہ ہوں) حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو مجھے اجازت دیتا ہے کہ میں تیرا سر سونگھ لوں؟ اس نے کہا: ہاں کیوں نہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنا ہاتھ اس کے سر کے بالوں میں داخل کیا اور اسے سونگھا۔ پھر کہا: کیا میں دوبارہ سونگھ سکتا ہوں؟ اس نے کہا: ہاں۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ اس کے سر میں داخل کیا۔ جب اسے خوب گرفت میں لے لیا تو اپنے ساتھیوں کو کہا: اب اسے سنبھال لو۔ پس وہ اسے مارنے لگے۔ یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا۔

فائدہ: یہ واقعہ الحرب خدعۃ کے قبیلے سے ہے۔ لہٰذا دشمن کے ساتھ ایسا معاملہ کرنا مباح ہے۔

2388۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزَابَةَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ يَعْنِي ابْنَ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْإِيمَانُ قَيْدَ الْفَتْكَ لَا يَفْتِكُ مُؤْمِنٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایمان نے فتک کو روک دیا ہے (لہٰذا) کسی مومن کو فتک نہیں کرنا چاہیے۔

فائدہ: فتک کے معنی ہیں اچانک کسی دشمن پر خلاف معاہدہ حملہ کر دینا۔ تو یہ مومن کی شان نہیں ہے اور نہ ہی یہ شرعاً جائز ہے۔

بَابٌ فِي التَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ فِي الْمَسِيرِ

سفر میں ہر بلندی پر چڑھتے ہوئے تکبیر کہنے کا بیان

2389۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ

Marfat.com

حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ وَيَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی غزوہ یا حج یا عمرہ سے واپس تشریف لاتے تو آپ زمین کی ہر بلندی پر چڑھتے ہوئے تین تکبیریں کہتے تھے اور یہ کہتے تھے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ (ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، سجدے کرنے والے ہیں، اپنے رب کی ہی حمد کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچ کر دیا ہے اور اس نے اپنے بندے کی مدد کی ہے اور اس نے اکیلے تمام گروہوں کو شکست دی ہے)۔

بَابٌ فِي الْإِذْنِ فِي الْقُفُولِ بَعْدَ النَّهْيِ

جہاد سے اجازت لے کر واپس لوٹنے کا بیان اس کے بعد کہ پہلے یہ ممنوع تھا

2390۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ الْآيَةَ نَسَخَتْهَا الَّتِي فِي النُّورِ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ آیت کریمہ لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ الآیہ کو سورہ نور کی آیت نے منسوخ کر دیا ہے۔ (اور وہ یہ ہے) إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ

بَابٌ فِي بِعْثَةِ الْبُشَرَاءِ (بشارت دینے کے لیے بھیجنے کا بیان)

2391۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عِيسَى عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ فَأَتَاهَا فَحَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ أَحْمَسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُبَشِّرُهُ يُكْنَى أَبَا أَرْطَاةَ

حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا تو مجھے ذی الخلصہ سے راحت نہیں پہنچائے گا؟ پھر جریر وہاں گئے اور اسے جلا دیا۔ پھر قبیلہ احمس کا ایک آدمی حضور نبی کریم ﷺ کی طرف بشارت دینے کے لیے بھیجا۔ اس کی کنیت ابو ارطاۃ تھی۔

فائدہ: ذی الخلصہ یمن کے اندر ایک مکان تھا جس میں قبیلہ دوس اور خثعم وغیرہ کا بت رکھا ہوا تھا یعنی بت کدہ تھا۔ اور بخاری کی روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت جریر ڈیڑھ سو سواروں کو ساتھ لے کر گئے، بت خانہ کو توڑا اور اس میں جو پجاری

Marfat.com

تھے انہیں قتل کر ڈالا اور ذوالخلصہ کو الکعبۃ الیمانیہ اور الکعبۃ الشامیہ بھی کہا جاتا ہے۔

بَابٌ فِي إِعْطَاءِ الْبَشِيرِ (بشارت لانے والے کو کچھ عطا کرنے کا بیان)

2392۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ وَقَصَّ ابْنُ السَّرْحِ الْحَدِيثَ قَالَ وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَيَّ تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللَّهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ ثُمَّ صَلَّيْتُ الصُّبْحَ صَبَاحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا فَسَمِعْتُ صَارِخًا يَا كَعْبُ بْنَ مَالِكٍ أَبْشِرْ فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهُمَا إِيَّاهُ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى إِذَا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ يُهَرْوِلُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَّأَنِي

حضرت عبداللہ بن کعب نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ سنا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: جب حضور نبی مکرم ﷺ سفر سے تشریف لاتے تھے تو پہلے آپ ﷺ مسجد میں جاتے اور اس میں دو رکعت نفل نماز ادا فرماتے۔ پھر لوگوں میں تشریف رکھتے۔ ابن سرح نے آگے پوری حدیث بیان کی۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے تمام مسلمانوں کو ہم تینوں کے ساتھ کلام کرنے سے منع فرما دیا تھا۔ (سبب یہ تھا کہ یہ تینوں حضرات کعب بن مالک، ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع بلاوجہ غزوۂ تبوک میں شریک نہ ہوئے تھے اس لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا تھا) جب مجھ پر کئی دن گزر گئے تو میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے باغ کی دیوار پھلانگ کر اس میں داخل ہو گیا اور وہ میرے چچا کے بیٹے تھے۔ میں نے انہیں سلام کیا۔ لیکن قسم بخدا! انہوں نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا۔ پھر ایک دن پچاسویں رات کی صبح کو میں نے اپنے گھروں میں سے ایک گھر کی چھت پر صبح کی نماز پڑھی۔ تو میں نے ایک زور سے پکارنے والے کی آواز سنی۔ اے کعب بن مالک! تو خوش ہو جا۔ پس جب وہ میرے پاس آیا جس کی آواز میں نے سنی تھی۔ وہ مجھے بشارت دینے لگا تو میں نے اس کے لیے اپنے کپڑے اتارے اور وہ دونوں کپڑے میں نے اسے پہنا دیئے۔ پھر میں چل پڑا یہاں تک کہ جب میں مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں اور حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ اٹھے اور دوڑتے ہوئے آئے اور میرے ساتھ مصافحہ کیا اور مجھے مبارک باد دی۔

بَابٌ فِي سُجُودِ الشُّكْرِ (سجدۂ شکر کا بیان)

2393۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ بَكَّارِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَنِي أَبِي عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا جَاءَهُ أَمْرُ سُرُورٍ أَوْ بُشِّرَ بِهِ خَرَّ سَاجِدًا شَاكِرًا لِلَّهِ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کو جب کوئی خوش کرنے والا معاملہ پیش آتا یا کوئی

Marfat.com

بشارت آپ کو دی جاتی تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدہ میں گر جاتے۔

فائدہ: اس مسئلہ میں بھی اختلاف ہے۔ امام شافعی، امام احمد اور صاحبین کے نزدیک سجدۂ شکر مستحب ہے اور امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے نزدیک غیر مستحب ہے۔ امام صاحب سے اس کے انکار کے بارے میں جو قول منقول ہے اس کی وضاحت میں تین قول ہیں: ایک یہ کہ اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ سجدۂ شکر واجب نہیں، دوسرا یہ کہ وہ مشروع نہیں اور تیسرا یہ کہ صرف سجدہ کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ دو رکعت نماز بھی ہو۔ (الدر المنضود ص 484 ج 4)

دعا میں دونوں ہاتھ اٹھانے کا بیان

2394۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ ابْنِ عُثْمَانَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ يَحْيَى بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ إِسْحَقَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ نُرِيدُ الْمَدِينَةَ فَلَمَّا كُنَّا قَرِيبًا مِنْ عَزْوَرَا نَزَلَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا اللَّهَ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا اللَّهَ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا ذَكَرَهُ أَحْمَدُ ثَلَاثًا قَالَ إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي وَشَفَعْتُ لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِي ثُلُثَ أُمَّتِي فَخَرَرْتُ سَاجِدًا شُكْرًا لِرَبِّي ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي فَسَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِي ثُلُثَ أُمَّتِي فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي فَسَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِي الثُّلُثَ الْآخِرَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي قَالَ أَبُو دَاوُد أَشْعَثُ بْنُ إِسْحَقَ أَسْقَطَهُ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حِينَ حَدَّثَنَا بِهِ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنْهُ مُوسَى بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ

عامر بن سعد نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کے ارادہ سے نکلے۔ جب ہم مقام عزوراء کے قریب پہنچے تو آپ ﷺ سواری سے نیچے اترے۔ پھر اپنے ہاتھ بلند کیے اور کچھ وقت اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی پھر آپ ﷺ سجدہ میں گر گئے اور طویل وقت تک سجدے کی حالت میں رہے۔ پھر آپ اٹھے پھر اپنے ہاتھوں کو بلند کیا اور اللہ تعالیٰ سے کچھ وقت دعا مانگی اور پھر سجدے میں گر گئے۔ احمد نے ذکر کیا ہے کہ ایسا تین بار ہوا۔ پھر فرمایا: میں نے اپنے رب سے التجا کی ہے اور اپنی امت کے لیے شفاعت (سفارش) کی ہے۔ چنانچہ رب کریم نے مجھے میری امت کا تہائی حصہ عطا فرما دیا۔ (یعنی ان کے حق میں میری سفارش قبول فرمالی) پھر میں اپنے رب کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدے میں گرا، پھر میں نے اپنا سر اٹھایا اور اپنے رب سے اپنی امت کے لیے التجا کی تو اس نے مجھے میری امت کا دوسرا تہائی بھی عطا فرما دیا۔ چنانچہ میں نے پھر اپنے رب کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدہ کیا پھر میں نے اپنا سر اٹھایا اور اپنے رب سے اپنی امت کے لیے التجا کی تو اس نے مجھے آخری تہائی حصہ بھی عطا فرما دیا۔ چنانچہ میں نے اپنے رب کا شکر ادا کرنے کے لیے پھر سجدہ کیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ جب احمد بن صالح نے یہ حدیث ہمیں بیان کی تو انہوں نے ابن عثمان اور عامر بن سعد کے درمیان سے اشعث بن اسحاق کو ساقط کر دیا تھا اور پھر جب موسیٰ بن سہل رملی نے احمد بن صالح سے یہ حدیث مجھے بیان کی تو انہوں نے اس واسطے کا ذکر کیا۔

Marfat.com

فائدہ: اس سے ایک تو یہ معلوم ہوا کہ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا آقا کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے اور دوسرا یہ کہ آپ ﷺ کی دعا امت کے حق میں مقبول اور نفع بخش ہے۔ معلوم ہوا کہ دوسرے کے فائدے اور نفع کے لیے دعا کرنا یہ بھی سنت مصطفیٰ ہے تو پھر اولیاء کاملین اور علمائے ربانیین سے جو دعا کی درخواست کی جاتی ہے اور وہ لوگوں کے حق میں رب کریم سے التجا کرتے ہیں تو وہ یقیناً نفع بخش ہوتی ہے اور اسی سنت کے زمرہ میں آتی ہے۔

بَابٌ فِي الطُّرُوقِ (سفر سے واپسی پر رات کے وقت گھر میں داخل ہونے کا بیان)

2395۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَكْرَهُ أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ طُرُوقًا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ یہ ناپسند فرماتے تھے کہ کوئی آدمی سفر سے واپسی پر رات کے وقت اپنے گھر میں داخل ہو۔

فائدہ: اگر آدمی طویل وقت تک گھر سے غائب رہے تو پھر پیشگی اطلاع کے بغیر رات کے وقت گھر میں داخل ہونے سے احتیاط برتنی چاہیے۔ اس کی کئی وجوہ ہیں: چونکہ آدمی اپنی زوجہ سے بناؤ سنگھار اور اچھی حالت کا متقاضی ہوتا ہے اور عورت اس کا اہتمام مرد کی موجودگی میں کرتی ہے۔ لہٰذا یہ امکان ہے کہ اس کے سفر پر ہونے کی وجہ سے عورت کی ظاہری حالت صاف اور اچھی نہ ہو تو یہ کیفیت باعث نفرت ہوگی۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عورت کسی قابل اعتراض حالت میں ہو تو مرد کے اچانک آ جانے سے ایک تو اس کی پردہ دری ہوگی اور دوسرا مرد کے لیے یہ کیفیت قابل برداشت نہ ہوگی۔ نتیجتاً فتنہ و فساد ہوگا۔

(بذل المجہود ص413 ج12)

2396۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا دَخَلَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَوَّلَ اللَّيْلِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب آدمی سفر سے واپس آئے تو آدمی کے لیے احسن یہ ہے کہ وہ اپنے اہل کے پاس رات کے پہلے حصہ میں آئے۔

فائدہ: اس کی ایک وضاحت تو یہ کی گئی ہے کہ جب آدمی سفر سے واپس آئے تو اس کے لیے بہتر یہ ہے کہ رات کے پہلے حصہ میں اپنی زوجہ سے مباشرت کرلے اور پھر آرام کی نیند سوئے، جب کہ عام حالت میں اس کے برعکس بہتر ہوتا ہے۔ اور دوسرا مفہوم یہ ہے کہ یہ اس صورت میں ہے جب کہ گھر والوں کو آنے کی اطلاع پہلے ہو چکی ہو اور پہلی حدیث کو اطلاع نہ ہونے پر محمول کیا جائے گا۔ اور ایک توجیہ یہ بھی ہے کہ پہلی حدیث میں رات کا درمیانی حصہ مراد ہے جب کہ ہر طرف مکمل آرام ہو جائے اور اس میں رات کا پہلا حصہ مراد ہے۔ واللہ اعلم (بذل المجہود ص414 ج12)

2397۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ قَالَ أَمْهِلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ قَالَ أَبُو

Marfat.com

دَاوُدَ قَالَ الزُّهْرِيُّ الطُّرُوقُ[1] بَعْدَ الْعِشَاءِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ لَا بَأْسَ بِهِ[2]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم ایک سفر میں حضور نبی کریم علیہ السلام کے ساتھ تھے۔ جب ہم سفر سے واپس آئے اور چاہا کہ گھروں میں داخل ہوں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ٹھہر جاؤ۔ ہم رات کے وقت داخل ہوں گے تاکہ پراگندہ بالوں والی اپنے بالوں کو کنگھی کر لے اور وہ عورت جس کا خاوند سفر پر تھا وہ اپنے زیر ناف بال صاف کر لے۔ ابوداؤد نے کہا کہ زہری نے کہا کہ طروق سے مراد عشاء کے بعد آنے والا ہے۔ (اور یہ نہی اسی کے لیے ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا کہ مغرب کے بعد آنے میں کوئی حرج نہیں)۔

فائدہ: یہ حدیث بھی اس طرف رہنمائی کرتی ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ ایک تو گھر آنے کی پیشگی اطلاع کرے اور دوسرا انہیں اتنی مہلت اور وقفہ بھی دے کہ وہ اپنے آپ کو تیار کر سکیں۔

بَابٌ فِي التَّلَقِّي (سفر سے واپس آنے پر استقبال کرنے کا بیان)

2398۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ تَلَقَّاهُ النَّاسُ فَلَقِيتُهُ مَعَ الصِّبْيَانِ عَلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب حضور نبی کریم علیہ السلام غزوہ تبوک سے واپس مدینہ طیبہ تشریف لائے تو لوگوں نے آپ علیہ السلام کا استقبال کیا اور میں بھی بچوں کے ساتھ آپ علیہ السلام کے استقبال کے لیے ثنیۃ الوداع پر گیا۔

فائدہ: ثنیۃ دو پہاڑوں کے درمیان راستہ اور گھاٹی کو کہتے ہیں۔ اور ثنیۃ الوداع سے مراد وہ مقام ہے جہاں سے مدینہ طیبہ آنے والوں کا استقبال اور وہاں سے جانے والوں کو رخصت کیا جاتا تھا۔ یہ دو ہیں ایک مکہ مکرمہ کے راستہ پر، یہ مسجد قبا سے ذرا آگے ہے اور دوسرا ملک شام کے راستہ پر، یہ مسجد نبوی کے شمال میں جبل سلع سے متصل ہے۔ اس حدیث میں یہی مراد ہے۔ (الدر المنضود ص 487 ج 4)

اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت وتکریم اور احترام وتعظیم کی خاطر شہر سے باہر نکل کر استقبال کیا کرتے تھے۔ گویا تعظیم وتکریم سنت صحابہ بھی ہے اور روح اسلام بھی۔ لہٰذا جو ایسے عمل کو بھی شرک وبدعت سے تعبیر کرنے لگیں ہیں انہیں اپنی فکر پر نظر ثانی کرنی چاہیے۔

بَابٌ فِيمَا يُسْتَحَبُّ مِنْ إِنْفَادِ الزَّادِ فِي الْغَزْوِ إِذَا قَفَلَ

اس کا بیان کہ غزوہ سے واپسی پر اپنا زاد راہ وہیں خرچ کر دینا امر مستحب ہے

2399۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ فَتًى مِنْ أَسْلَمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ الْجِهَادَ وَلَيْسَ لِي مَالٌ أَتَجَهَّزُ بِهِ قَالَ اذْهَبْ إِلَى فُلَانٍ الْأَنْصَارِيِّ فَإِنَّهُ كَانَ[3] قَدْ تَجَهَّزَ

1۔ ایک نسخہ میں الطروق ہے۔　2۔ قال ابوداؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔　3۔ ایک نسخہ میں کان نہیں ہے۔

Marfat.com

فَمَرِضَ فَقُلْ لَهُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ ادْفَعْ إِلَيَّ مَا تَجَهَّزْتَ بِهِ فَأَتَاهُ فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ يَا فُلَانَةُ ادْفَعِي إِلَيْهِ مَا جَهَّزْتِنِي بِهِ وَلَا تَحْبِسِي مِنْهُ شَيْئًا فَوَاللهِ لَا تَحْبِسِينَ مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارِكَ اللهُ فِيهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ اسلم کا ایک نوجوان حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں جہاد پر جانے کا ارادہ رکھتا ہوں لیکن میرے پاس کوئی مال نہیں جس کے ساتھ میں تیاری کر سکوں۔ (مطلوبہ سامان خریدنے کے لیے میرے پاس وسائل نہیں) تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم فلاں انصاری کے پاس جاؤ کیونکہ وہ جہاد میں جانے کے لیے تیار تھا پھر بیمار ہو گیا اور اسے کہو: رسول اللہ ﷺ تجھے سلام فرما رہے ہیں اور ساتھ یہ کہو کہ وہ سامان مجھے دے دو جو تم نے جہاد کے لیے تیار کر رکھا ہے۔ چنانچہ وہ اس صحابی کے پاس آیا اور اسے اسی طرح کہا۔ (جیسے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا) تو پھر اس نے اپنی بیوی کو کہا: اے فلانہ! تو وہ سارا مال اسے دے دے جو تو نے میرے لیے جہاد کی خاطر تیار کیا ہے اور اس سے کوئی چیز روک کر نہ رکھنا۔ اور قسم بخدا! اگر تو اس میں سے کوئی شے نہ روکے گی تو اللہ تعالیٰ اس میں برکت فرما دے گا۔ (یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ تو اس سے مال روک لے اور اللہ تعالیٰ اس میں برکت رکھ دے)

فائدہ: اس سے صحابہ کرام کا جذبہ جہاد اور جذبہ ایثار و قربانی عیاں ہوتا ہے۔

بَابٌ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ الْقُدُومِ مِنَ السَّفَرِ (سفر سے آتے وقت نماز پڑھنے کا بیان)

2400۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ وَعَمِّهِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِمَا كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا قَالَ الْحَسَنُ فِي الضُّحَى فَإِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَتَى الْمَسْجِدَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ

عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے اپنے باپ عبداللہ بن کعب اور اپنے چچا عبیداللہ بن کعب سے اور ان دونوں نے اپنے باپ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ دن کے وقت سفر سے تشریف لاتے تھے۔ حسن نے کہا ہے: (اکثر) چاشت کے وقت۔ اور جب آپ سفر سے واپس تشریف لاتے تو آپ سیدھے مسجد میں آتے اور وہاں دو رکعتیں نماز پڑھتے اور وہیں کچھ دیر تشریف رکھتے۔ (اور لوگوں سے ملاقات فرماتے)

2401۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ أَقْبَلَ مِنْ حَجَّتِهِ دَخَلَ الْمَدِينَةَ فَأَنَاخَ عَلَى بَابِ مَسْجِدِهِ ثُمَّ دَخَلَهُ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى بَيْتِهِ قَالَ نَافِعٌ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ كَذَلِكَ يَصْنَعُ

حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب حج سے واپس تشریف لائے اور مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے تو آپ نے اپنی مسجد کے دروازہ پر اپنی سواری بٹھائی۔ پھر آپ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے اور اس میں دو رکعتیں نماز پڑھی اور پھر اپنے کاشانہ اقدس کی طرف مراجعت فرما ہوئے۔ حضرت نافع نے بیان کیا ہے

Marfat.com

کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے تھے۔

بَابٌ فِي كِرَاءِ الْمَقَاسِمِ (تقسیم کرنے والے کی اجرت کا بیان)

2402۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا الزَّمْعِيُّ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُرَاقَةَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْقُسَامَةَ قَالَ فَقُلْنَا وَمَا الْقُسَامَةُ قَالَ الشَّيْءُ يَكُونُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَجِيءُ[1] فَيَنْتَقِصُ مِنْهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ شَرِيكٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي نَمِرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم نَحْوَهُ قَالَ الرَّجُلُ يَكُونُ عَلَى الْفِئَامِ مِنَ النَّاسِ فَيَأْخُذُ مِنْ حَظِّ هَذَا وَحَظِّ هَذَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم تقسیم کی اجرت لینے سے بچو۔ تو ہم نے پوچھا: قسامہ کیا ہے۔ فرمایا: ایک شے لوگوں کے درمیان مشترک ہوتی ہے۔ پس وہ آتا ہے تو وہ شے کم ہو جاتی ہے۔

حضرت عطاء بن یسار نے حضور نبی کرم ﷺ سے اس طرح حدیث بیان کی ہے۔ آپ نے فرمایا: ایک آدمی لوگوں کی جماعت پر امیر ہوتا ہے وہ ایک کے حصہ سے کچھ لیتا ہے اور کچھ دوسرے کے حصہ سے لیتا ہے۔ (یعنی یہ ان کی مرضی کے خلاف اپنی قوت اور زور سے لیتا ہے۔ اسی کو آپ ﷺ نے ایاکم والقسامہ سے تعبیر کیا ہے۔)

فائدہ: قسامہ سے مراد وہ مال ہے جو تقسیم کنندہ رأس المال سے لیتا ہے۔ خطابی نے کہا ہے کہ اس میں مطلق تقسیم کی اجرت کا حرام ہونا ثابت نہیں ہو رہا۔ بلکہ اس سے مقصود ایسی اجرت ہے جو اولیاء اور حصہ داروں کی اجازت کے بغیر اپنی مرضی اور قوت سے لی جائے، تو اس کے حرام ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ ہاں اگر حصہ داروں کی رضامندی سے لی جائے تو یہ جمہور علماء اور سوائے امام مالک کے ائمہ ثلاثہ کے نزدیک بالکل جائز اور درست ہے۔

بَابٌ فِي التِّجَارَةِ فِي الْغَزْوِ (جہاد میں تجارت کرنے کا بیان)

2403۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَلْمَانَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم حَدَّثَهُ قَالَ لَمَّا فَتَحْنَا خَيْبَرَ أَخْرَجُوا غَنَائِمَهُمْ مِنَ الْمَتَاعِ وَالسَّبْيِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ غَنَائِمَهُمْ فَجَاءَ رَجُلٌ حِينَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم[2] فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَقَدْ رَبِحْتُ رِبْحًا مَا رَبِحَ الْيَوْمَ مِثْلَهُ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ هَذَا الْوَادِي قَالَ وَيْحَكَ وَمَا رَبِحْتَ قَالَ مَا زِلْتُ أَبِيعُ وَأَبْتَاعُ حَتَّى رَبِحْتُ ثَلَاثَ مِائَةِ أُوقِيَّةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَنَا أُنَبِّئُكَ بِخَيْرِ رَجُلٍ رَبِحَ قَالَ مَا هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

عبید اللہ بن سلمان نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام میں سے ایک آدمی نے بیان کیا کہ جب ہم نے خیبر

1۔ ایک نسخہ میں فیجئ نہیں ہے۔

2۔ ایک نسخہ میں حین صلی رسول اللہ ﷺ کے الفاظ نہیں ہیں۔

Marfat.com

کو فتح کیا۔ انہوں نے اپنے غنائم یعنی ساز وسامان اور قیدی وغیرہ نکالے اور لوگ اپنے غنائم کی آپس میں خرید وفروخت کرنے لگے۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے تو ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں نے اتنا نفع کمایا ہے جتنا آج اس وادی کے باسیوں میں سے کسی نے بھی اتنا نفع نہیں کمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اف" تو نے کیا نفع کمایا ہے؟ اس نے عرض کی: میں مسلسل اس کی خرید وفروخت کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے تین سو اوقیہ نفع کما لیا ہے۔ (ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تجھے ایسے آدمی کے بارے میں آگاہ کرتا ہوں جس نے اس سے بھی بہتر اور اچھا نفع کمایا ہے۔ اس نے عرض کی: وہ کون ہے؟ یا رسول اللہ! ﷺ۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے فرض نماز کے بعد دو رکعت نفل پڑھے۔

بَابٌ فِي حَمْلِ السِّلَاحِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ (دار الحرب کی طرف ہتھیار بھیجنے کا بیان)

2404۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ ذِي الْجَوْشَنِ رَجُلٍ مِنَ الضِّبَابِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بَعْدَ أَنْ فَرَغَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ بِابْنِ فَرَسٍ لِي يُقَالُ لَهَا الْقَرْحَاءُ فَقُلْتُ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي قَدْ جِئْتُكَ بِابْنِ الْقَرْحَاءِ لِتَتَّخِذَهُ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ أُقِيضَكَ بِهِ الْمُخْتَارَةَ مِنْ دُرُوعِ بَدْرٍ فَعَلْتُ قُلْتُ مَا كُنْتُ أُقِيضُهُ الْيَوْمَ بِغُرَّةٍ قَالَ فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهِ

ذوالجوشن جو قبیلہ ضباب کا ایک آدمی تھا اس نے بیان کیا کہ میں (اپنے اسلام لانے سے پہلے) حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آیا، جب کہ آپ ﷺ غزوہ بدر سے فارغ ہوئے (اور اپنے ساتھ) اپنی گھوڑی کا بچھیرا لایا۔ اس گھوڑی کو قرحاء کہا جاتا تھا۔ اور میں نے کہا: اے محمد! (ﷺ) میں آپ کے پاس قرحاء کا بچھیرا لایا ہوں تاکہ آپ اسے اپنے پاس رکھ لیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں۔ ہاں اگر تو چاہے کہ میں تجھے اس کے عوض بدر کی زرہوں میں سے ایک نفیس اور اچھی زرہ دوں، تو میں کر لیتا ہوں۔ (یعنی زرہ کے عوض تجھ سے یہ بچھیرا لے لیتا ہوں) تو میں نے کہا: آج تو میں اس کے عوض گھوڑا بھی نہیں لیتا (چہ جائیکہ زرہ لے لوں) تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر مجھے بھی اس کی حاجت اور ضرورت نہیں۔

بَابٌ فِي الْإِقَامَةِ بِأَرْضِ الشِّرْكِ (مشرکین کی زمین میں اقامت اختیار کرنے کا بیان)

2405۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَمَّا بَعْدُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ جَامَعَ الْمُشْرِكَ وَسَكَنَ مَعَهُ فَإِنَّهُ مِثْلُهُ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: اما بعد! رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مشرک کے ساتھ اکٹھا رہا اور اس کے ساتھ سکونت اختیار کی تو وہ اس کی طرح ہے۔ (یعنی جو مسلمان مشرکین کا ساتھ دے، ان کے رسوم اور عادات میں اور ایسے ہی صورت، شکل اور ہیئت میں ان کی وضع اختیار کرے تو وہ بھی مشرک ہی ہے۔)

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

كِتَاب الضَّحَايَا (قربانیوں کا بیان)

بَاب مَا جَاءَ فِي إِيجَابِ الْأَضَاحِيِّ (قربانی کے واجب ہونے کا بیان)

2406۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ ح وحَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ عَنْ عَامِرٍ أَبِي رَمْلَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا مِخْنَفُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ وَنَحْنُ وُقُوفٌ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِعَرَفَاتٍ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُضْحِيَّةً وَعَتِيرَةً أَتَدْرُونَ مَا الْعَتِيرَةُ هَذِهِ الَّتِي يَقُولُ النَّاسُ الرَّجَبِيَّةُ قَالَ أَبُو دَاوُد الْعَتِيرَةُ مَنْسُوخَةٌ هَذَا خَبَرٌ مَنْسُوخٌ (1)

حضرت مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وقوف عرفات کر رہے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! ہر سال ہر گھر والے پر قربانی اور عتیرہ واجب ہے۔ کیا تم جانتے ہو عتیرہ کیا ہے؟ یہ وہی ہے جسے لوگ رجبیہ کہتے ہیں۔ (اس سے مراد وہ جانور ہے جسے لوگ رجب کے پہلے عشرہ میں ذبح کرتے ہیں)۔ ابوداؤد نے کہا ہے: عتیرہ منسوخ ہو چکا ہے لہٰذا یہ حدیث بھی منسوخ ہے۔

(قاضی عیاض نے یہی دعویٰ کیا ہے کہ جمہور علماء کی رائے یہی ہے کہ یہ حدیث بعد میں آنے والی احادیث سے منسوخ ہے۔ یعنی پہلے عتیرہ کا حکم تھا بعد میں منسوخ کر دیا گیا)۔

فائدہ: واجب قربانی کی کئی قسمیں ہیں: ایک وہ جو غنی اور فقیر دونوں پر واجب ہے۔ اس سے مراد وہ ہے جس کی نذر مانی جائے اس میں غنی اور فقیر دونوں برابر ہوتے ہیں۔ دوسری وہ جو صرف فقیر پر واجب ہوتی ہے نہ کہ غنی پر۔ اس سے مراد وہ ہے جو فقیر قربانی کی نیت سے خرید لیتا ہے اور تیسری وہ ہے جو صرف غنی پر واجب ہوتی ہے۔ اس سے مراد یہ ہے جو اس پر صاحب نصاب ہونے کی حیثیت سے واجب ہوتی ہے نہ کہ شراء اور نذر کے سبب۔

2407۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ عَنْ عِيسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أُمِرْتُ بِيَوْمِ الْأَضْحَى عِيدًا جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ قَالَ الرَّجُلُ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا أُضْحِيَّةً (2) أُنْثَى أَفَأُضَحِّي بِهَا قَالَ لَا وَلَكِنْ تَأْخُذُ مِنْ شَعْرِكَ وَأَظْفَارِكَ وَتَقُصُّ شَارِبَكَ وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ فَتِلْكَ تَمَامُ أُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے قربانی کے دن کو عید منانے کا حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اس امت کے لیے (عید کا دن) بنایا ہے۔ ایک آدمی نے عرض کی: آپ کا کیا

1۔ قال ابوداؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

2۔ ایک نسخہ میں مَنِيحَةً ہے۔

Marfat.com

خیال ہے (اس دن) اگر میں اس اونٹنی یا بکری کے سوا قربانی کے لیے کوئی جانور نہ پاؤں جو فقط دودھ پینے کے لیے عاریۃً مجھے دیا گیا ہے کیا میں اسے ہی قربان کر دوں؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں البتہ تو اپنے بال اور ناخن لے لے، اپنی لبیں کاٹ لے اور اپنے زیر ناف بال صاف کر لے اور یہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک تیری مکمل قربانی ہے۔ (یعنی اس سے تجھے قربانی کا ثواب حاصل ہو جائے گا)۔

بَاب الْأُضْحِيَةِ عَنِ الْمَيِّتِ (میت کی جانب سے قربانی کرنے کا بیان)

2408۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْحَسْنَاءِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حَنَشٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ مَا هَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَوْصَانِي أَنْ أُضَحِّيَ عَنْهُ فَأَنَا أُضَحِّي عَنْهُ

حنش نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دو مینڈھے قربانی کرتے دیکھا تو میں نے ان سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ (یعنی آپ دو کس لیے ذبح کر رہے ہیں؟) تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ علیہ السلام نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ میں آپ علیہ السلام کی جانب سے قربانی کروں۔ چنانچہ میں آپ کی طرف سے قربانی کر رہا ہوں۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ میت کی جانب سے کوئی عمل کر کے یا اس کی نیت سے کچھ پڑھ کر اسے ایصال ثواب کر دیا جائے تو یہ اس کے لے باعث نفع ہوتا ہے۔ ورنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی جانب سے قربانی کرنے کی وصیت نہ فرماتے کیونکہ فعل عبث کی تلقین نبی کی شان نہیں ہے)۔

بَاب الرَّجُلِ يَأْخُذُ مِنْ شَعْرِهِ فِي الْعَشْرِ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُضَحِّيَ
قربانی کی نیت کرنے والے کا عشرہ ذی الحجہ میں بال کٹوانے کا بیان

2409۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ كَانَ لَهُ ذِبْحٌ يَذْبَحُهُ فَإِذَا أَهَلَّ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا حَتَّى يُضَحِّيَ قَالَ أَبُو دَاوُد اخْتَلَفُوا عَلَى مَالِكٍ وَعَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو فِي عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ بَعْضُهُمْ عُمَرُ وَأَكْثَرُهُمْ قَالَ عَمْرٌو قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ عَمْرُو بْنُ مُسْلِمِ بْنِ أُكَيْمَةَ اللَّيْثِيُّ الْجُنْدَعِيُّ[1]

عمرو بن مسلم لیثی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا: وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: وہ آدمی جس کے پاس قربانی کا جانور ہو جسے وہ ذبح کرے گا تو اسے چاہیے کہ جب ذوالحجہ کا چاند نظر آئے تو وہ اپنے بالوں اور ناخنوں میں سے کوئی شے نہ لے (یعنی نہ کاٹے) یہاں تک کہ وہ قربانی کر لے۔ (یہ حکم استحباب کے لیے ہے وجوب کے لیے نہیں۔ لہٰذا امام شافعی کے نزدیک بال کٹوانا مکروہ

1۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

Marfat.com

تنزیہی ہے حرام نہیں اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک مکروہ بھی نہیں ہے۔ جب کہ بعض علماء نے اسے وجوب پر بھی محمول کیا ہے)۔ (ھکذا فی بذل المجہود ص 12 ج 13)

ابوداؤد نے کہا ہے کہ محدثین نے مالک اور محمد بن عمرو کے ساتھ عمرو بن مسلم میں اختلاف کیا ہے۔ بعض نے یہ کہا ہے کہ یہ عمرو کی بجائے عمر ہے اور ان میں سے اکثر نے کہا ہے کہ یہ عمرو ہے۔ ابوداؤد نے کہا: یہ عمرو بن مسلم بن اکیمہ اللیثی الجندعی ہے۔

بَاب مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الضَّحَايَا (ایسے جانوروں کا بیان جو قربانی کیلئے پسند کیے جاتے ہیں)

2410۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَأُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ فَأُتِيَ بِهِ فَضَحَّى بِهِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلَتْ فَأَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ وَذَبَحَهُ وَقَالَ بِسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحَّى بِهِ ﷺ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حسین بڑے سینگوں والا مینڈھا لانے کا حکم ارشاد فرمایا (جس کے پاؤں سیاہ ہوں) جو سیاہی میں چلتا ہو اور سیاہی میں دیکھتا ہو (یعنی اس کی آنکھوں کے اردگرد سیاہی ہو) اور وہ سیاہی میں بیٹھتا ہو (یعنی اس کے دونوں پہلو سیاہ ہوں)۔ پس وہ لایا گیا اور آپ ﷺ نے اسے قربانی کرنے کا ارادہ فرمایا تو ارشاد فرمایا: اے عائشہ! چھری لے آؤ۔ پھر فرمایا: اسے پتھر پر تیز کرو۔ سو میں نے ایسا کیا۔ پھر آپ ﷺ نے وہ چھری لی اور مینڈھے کو پکڑا پھر اسے لٹا دیا اور اسے ذبح کیا اور زبان سے پڑھا: بسم اللہ الخ۔ اللہ تعالیٰ کے نام سے ذبح کرتا ہوں۔ اے اللہ! تو اسے محمد ﷺ، آل محمد ﷺ اور امت محمد ﷺ کی جانب سے قبول فرما۔ پھر آپ ﷺ نے اسے قربان کر دیا۔

2411۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ[1] عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَحَرَ سَبْعَ بَدَنَاتٍ بِيَدِهِ قِيَامًا وَضَحَّى بِالْمَدِينَةِ بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے سات اونٹوں کو کھڑا کر کے اپنے دست مبارک سے نحر کیا اور مدینہ طیبہ میں دو حسین بڑے بڑے سینگوں والے چتکبرے مینڈے ذبح کیے۔ (املح سے مراد ایسا مینڈھا ہے جس کی کھال سفید ہو اور اس میں سیاہ رنگ کی دھاریاں ہوں)۔

2412۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ضَحَّى بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ يَذْبَحُ وَيُكَبِّرُ وَيُسَمِّي وَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى صَفْحَتِهِمَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے دو حسین اور بڑے بڑے سینگوں والے چتکبرے مینڈھے قربان کیے۔ آپ ذبح کرتے تھے، تکبیر کہتے تھے اور تسمیہ پڑھتے تھے اور ان کی گردن پر پاؤں مبارک رکھتے تھے۔

1۔ ایک نسخہ میں وُھَیْب ہے۔

Marfat.com

2413۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ ذَبَحَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مُوجَأَيْنِ فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ وَعَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّتِهِ بِاسْمِ اللهِ وَاللهُ أَكْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے قربانی کے دن دو حسین اور بڑے بڑے سینگوں والے چتکبرے خصی مینڈھے ذبح کیے۔ پس جب آپ ﷺ نے ان دونوں کا منہ قبلہ شریف کی طرف کیا تو زبان اقدس سے اس طرح کہا: ''میں نے اپنا چہرہ اس کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمان اور زمین کو پیدا فرمایا، تمام ادیان سے منہ پھیر کر خالص ملت ابراہیم پر رہتے ہوئے اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا (سب) اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے یہی حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔ اے اللہ! یہ تیری عطا کردہ ہے اور خالصۃً تیرے لیے ہے اور محمد ﷺ اور آپ کی امت کی جانب سے ہے۔ اللہ کے نام سے اور اللہ سب سے بڑا ہے''۔ پھر آپ ﷺ نے اسے ذبح کیا۔

2414۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ يُضَحِّي ﷺ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ فَحِيلٍ يَنْظُرُ فِي سَوَادٍ وَيَأْكُلُ فِي سَوَادٍ وَيَمْشِي فِي سَوَادٍ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ بڑے بڑے سینگوں والے اور موٹے تازے مینڈھے کی قربانی کرتے تھے۔ وہ سیاہی میں دیکھتا تھا، (یعنی اس کی آنکھوں کے اردگرد سیاہی تھی) وہ سیاہی میں کھاتا تھا (یعنی اس کا منہ سیاہ تھا) اور وہ سیاہی میں چلتا تھا (یعنی اس کے پاؤں بھی سیاہ تھے)۔

بَاب مَا يَجُوزُ مِنَ السِّنِّ فِي الضَّحَايَا (اسکا بیان کہ کتنی عمر کے جانور کی قربانی جائز ہوتی ہے)

2415۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ذبح نہ کرو مگر مسنہ مگر یہ کہ تمہیں تنگی ہو (یعنی مسنہ میسر نہ ہو) تو پھر بھیڑ کا جذعہ ذبح کر دو۔

فائدہ: سنہ عمر کے اعتبار سے اس طرح ہے کہ اگر بکری، بھیڑ ہو تو اس کی عمر ایک سال ہو اور دوسرے سال میں اس کا قدم ہو، اگر گائے وغیرہ ہے تو اس کی عمر دو سال مکمل ہو اور تیسرے سال میں اس کا پاؤں ہو اور اگر اونٹ ہے تو پھر اس کی عمر پانچ سال مکمل ہو اور چھٹے سال میں وہ داخل ہو۔ اور جذعہ سے مراد بھیڑ کا ایسا دنبہ ہے جس کی عمر تو چھ ماہ ہو لیکن سال کا دکھائی دیتا ہو یعنی خوب موٹا تازہ ہو۔

Marfat.com

2416۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صُدْرَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ طُعْمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي أَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَأَعْطَانِي عَتُودًا جَذَعًا قَالَ فَرَجَعْتُ بِهِ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ[1] إِنَّهُ جَذَعٌ قَالَ ضَحِّ بِهِ فَضَحَّيْتُ بِهِ

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام میں قربانی کے جانور تقسیم کیے تو آپ ﷺ نے مجھے جذعہ عطا فرمایا۔ راوی کہتے ہیں: پس میں اسے آپ ﷺ کی طرف لوٹا کر لے گیا اور آپ سے عرض کیا: یہ تو جذعہ ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسی کی قربانی کر۔ چنانچہ میں نے اسے ہی قربان کر دیا۔ (جذعہ کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ بکری کا ایسا بچہ جس کی عمر ایک سال مکمل ہو چکی ہو)۔

2417۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهُ مُجَاشِعٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ فَعَزَّتِ الْغَنَمُ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ إِنَّ الْجَذَعَ يُوَفِّي مِمَّا يُوَفِّي مِنْهُ الثَّنِيُّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُودٍ

عاصم بن کلیب نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: ہم حضور نبی مکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی کے ساتھ تھے جسے مجاشع کہا جاتا تھا اور ان کا تعلق بنی سلیم سے تھا۔ پس (ایک بار) بکریاں کم پڑ گئیں تو انہوں نے منادی کو حکم دیا (وہ اعلان کرے) کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: بے شک جذعہ کافی ہو رہتا ہے اس کی جانب سے جس کے لیے ثنی کافی ہوتا ہے۔ (ثنی، دندا کو کہتے ہیں۔ عمر کے لحاظ سے فرق مسنہ کی وضاحت میں گزر چکا ہے۔ مفہوم یہ ہے کہ جس طرح ثنی کی قربانی جائز ہے اسی طرح جذعہ کی قربانی بھی جائز ہے۔ یہاں جذعہ سے مراد بھیڑ کا سال سے کم عمر کا بچہ ہے جو خوب موٹا ہو)۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ مراد مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔

2418۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ أَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَعَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ فَأَكَلْتُ وَأَطْعَمْتُ أَهْلِي وَجِيرَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي عَنَاقًا جَذَعَةً وَهِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَهَلْ تُجْزِئُ عَنِّي قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تُجْزِئَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ

حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم نحر (دسویں ذوالحجہ عید قربان کا دن) کو نماز عید کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: جس نے ہماری نماز کے مثل نماز پڑھی اور جس نے ہماری قربانی کی طرح قربانی کی تحقیق اس نے قربانی (کے اجر و ثواب) کو پا لیا اور جس نے نماز عید سے پہلے قربانی کی تو وہ گوشت والی بکری ہے (قربانی والی بکری نہیں ہے)۔ اتنے میں ابو بردہ بن نیار کھڑے ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ قسم بخدا! میں نے نماز کی طرف نکلنے سے پہلے

1۔ ایک نسخہ میں لَہُ نہیں ہے۔

Marfat.com

قربانی کر دی ہے اور میں تو یہ سمجھا تھا کہ آج کا دن کھانے اور پینے کا دن ہے۔ سو میں نے جلدی کی اور خود بھی کھایا اپنے اہل و عیال اور اپنے پڑوسیوں کو بھی کھلایا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو وہ گوشت والی بکری ہوئی۔ پھر انہوں نے یہ عرض کی: اب میرے پاس صرف جذعہ (بھیڑ کا چھ ماہ کا بچہ) ہے اور وہ گوشت کے اعتبار سے دو بکریوں سے بہتر ہے۔ کیا وہ میری طرف سے جائز ہو جائے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ لیکن تیرے بعد کسی کی جانب سے ہرگز نہ ہوگا۔

فائدہ: آقائے دو جہاں ﷺ کو رب کریم نے اپنی جناب خاص سے جو خصوصی اختیار عطا فرما رکھا تھا یہ اس کا استعمال ہے کہ آپ ﷺ نے خاص طور پر صرف اسی صحابی کو اجازت عطا فرمائی۔

2419۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ ضَحَّى خَالٌ لِي يُقَالُ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ عِنْدِي دَاجِنًا جَذَعَةً مِنَ الْمَعْزِ فَقَالَ اذْبَحْهَا وَلَا تَصْلُحُ لِغَيْرِكَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میرے ماموں جنہیں ابو بردہ کہا جاتا ہے، نے نماز عید سے قبل قربانی کی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: تیری بکری تو گوشت کی بکری ہے۔ (یعنی وہ قربانی کی بکری نہیں ہے) تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میرے پاس گھر میں چارہ کھانے والا بھیڑ کا جذعہ ہے (یعنی وہ خوب موٹا تازہ ہے)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے ذبح کر دے اور تیرے سوا کسی اور کے لیے ایسا کرنا درست نہیں ہے۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الضَّحَايَا (قربانی کے جانوروں میں سے ان کا بیان جو مکروہ ہیں)

2420۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ قَالَ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ مَا لَا يَجُوزُ فِي الْأَضَاحِيِّ فَقَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَصَابِعِي أَقْصَرُ مِنْ أَصَابِعِهِ وَأَنَامِلِي أَقْصَرُ مِنْ أَنَامِلِهِ فَقَالَ أَرْبَعٌ لَا تَجُوزُ فِي الْأَضَاحِيِّ فَقَالَ الْعَوْرَاءُ بَيِّنٌ عَوَرُهَا وَالْمَرِيضَةُ بَيِّنٌ مَرَضُهَا وَالْعَرْجَاءُ بَيِّنٌ ظَلْعُهَا وَالْكَسِيرُ[1] الَّتِي لَا تَنْقَى قَالَ قُلْتُ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ فِي السِّنِّ نَقْصٌ قَالَ مَا كَرِهْتَ فَدَعْهُ وَلَا تُحَرِّمْهُ عَلَى أَحَدٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَيْسَ لَهَا مُخٌّ[2]

عبید بن فیروز نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: قربانی میں کون سے جانور جائز نہیں ہوتے۔ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے۔ میری انگلیاں آپ ﷺ کی انگلیوں سے چھوٹی ہیں اور میری (انگلیوں کے) پورے آپ ﷺ کے پوروں سے چھوٹے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے چار انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: چار قسم کے جانور ہیں جو قربانی میں جائز نہیں ہوتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کانا جانور جس کا کانا پن بالکل ظاہر ہو، بیمار جانور جس کی بیماری واضح ہو، لنگڑا جانور جس کی لنگڑاہٹ بالکل واضح ہو اور اتنا کمزور جانور جس کی ہڈیوں میں گودا باقی نہ ہو۔ عبید بن فیروز کہتے ہیں کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو کہا: میں تو یہ بھی مکروہ جانتا ہوں کہ قربانی کے جانور

1۔ ایک نسخہ میں الکسیر کے بجائے الکَسِيرَةُ ہے۔

2۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

Marfat.com

کے دانت میں بھی کوئی نقص (کمی) ہو۔ تو انہوں نے فرمایا: جسے تو ناپسند کرتا ہے تو اسے چھوڑ دے لیکن کسی دوسرے پر اسے حرام نہ کر۔ (یعنی کسی دوسرے کو اس سے منع نہ کر کیونکہ شریعت نے اسے مباح قرار دیا ہے)

2421۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرِ بْنِ بَرِّيٍّ حَدَّثَنَا عِيسَى الْمَعْنَى عَنْ ثَوْرٍ حَدَّثَنِي أَبُو حُمَيْدٍ الرُّعَيْنِيُّ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ ذُو مِصْرٍ قَالَ أَتَيْتُ عُتْبَةَ بْنَ عَبْدٍ السُّلَمِيَّ فَقُلْتُ يَا أَبَا الْوَلِيدِ إِنِّي خَرَجْتُ أَلْتَمِسُ الضَّحَايَا فَلَمْ أَجِدْ شَيْئًا يُعْجِبُنِي غَيْرَ ثَرْمَاءَ فَكَرِهْتُهَا فَمَا تَقُولُ قَالَ أَفَلَا جِئْتَنِي بِهَا قُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ تَجُوزُ عَنْكَ وَلَا تَجُوزُ عَنِّي قَالَ نَعَمْ إِنَّكَ تَشُكُّ وَلَا أَشُكُّ إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُصْفَرَّةِ وَالْمُسْتَأْصَلَةِ وَالْبَخْقَاءِ وَالْمُشَيَّعَةِ وَكِسْرَا وَالْمُصْفَرَّةُ الَّتِي تُسْتَأْصَلُ أُذُنُهَا حَتَّى يَبْدُوَ سِمَاخُهَا وَالْمُسْتَأْصَلَةُ الَّتِي اسْتُؤْصِلَ[1] قَرْنُهَا مِنْ أَصْلِهِ وَالْبَخْقَاءُ الَّتِي تُبْخَقُ عَيْنُهَا وَالْمُشَيَّعَةُ الَّتِي لَا تَتْبَعُ الْغَنَمَ عَجَفًا وَضَعْفًا وَالْكَسْرَاءُ الْكَسِيرَةُ

شہر کے رہنے والے یزید نے بیان کیا ہے کہ میں عتبہ بن عبد السلمی کے پاس آیا اور میں نے کہا: اے ابا الولید! میں قربانی کا جانور تلاش کرنے کے لیے نکلا تھا لیکن میں نے کوئی ایسا (حسین اور موٹا تازہ) جانور نہیں پایا جو مجھے پسند ہو سوائے ایک کے جس کے دانت گرے ہوئے تھے اور میں نے اسے پسند نہیں کیا۔ اس نے کہا: تو کیا کہہ رہا ہے؟ تو اسے میرے لیے کیوں نہیں لے آیا۔ میں نے کہا: سبحان اللہ! (کیا) وہ تیری طرف سے جائز ہے اور میری طرف سے جائز نہیں ہے۔ اس نے جواب دیا: ہاں۔ اس لیے کہ تو شک کرتا ہے اور میں شک نہیں کرتا۔ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے مصفرہ، مستاصلہ، بخقاء، مشیعہ اور کسرا سے منع کیا ہے۔ مصفرہ وہ ہے جس کا کان کاٹ دیا گیا ہو یہاں تک کہ اس کا سوراخ ظاہر ہو جائے، مستاصلہ وہ ہے جس کا سینگ جڑ سے اکھیڑ دیا جائے، بخقاء وہ ہے جس کی بینائی ختم ہو جائے مگر ظاہری آنکھ سلامت ہو اور مشیعہ وہ ہے جو دبلا اور کمزور ہونے کے سبب ریوڑ کے ساتھ ساتھ نہ چل سکے (بلکہ ان سے پیچھے رہ جائے) اور کسرا وہ ہے جس کا پاؤں وغیرہ کا کوئی عضو ٹوٹا ہوا ہو۔

2422۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ وَكَانَ رَجُلَ صِدْقٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ وَلَا نُضَحِّيَ بِعَوْرَاءَ وَلَا مُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا خَرْقَاءَ وَلَا شَرْقَاءَ قَالَ زُهَيْرٌ فَقُلْتُ لِأَبِي إِسْحَقَ أَذَكَرَ عَضْبَاءَ قَالَ لَا قُلْتُ فَمَا الْمُقَابَلَةُ قَالَ يُقْطَعُ طَرَفُ الْأُذُنِ قُلْتُ فَمَا الْمُدَابَرَةُ قَالَ يُقْطَعُ مِنْ مُؤَخَّرِ الْأُذُنِ قُلْتُ فَمَا الشَّرْقَاءُ قَالَ تُشَقُّ الْأُذُنُ قُلْتُ فَمَا الْخَرْقَاءُ قَالَ تُخْرَقُ أُذُنُهَا لِلسِّمَةِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم ارشاد فرمایا کہ ہم آنکھوں اور کانوں کو خوب غور سے دیکھ لیں اور کانا جانور قربانی نہ کریں اور نہ وہ جس کا کان آگے کی جانب سے کٹا ہوا ہو اور نہ وہ جس کا کان پیچھے کی جانب سے کٹا ہوا ہو اور نہ ہی وہ جس کے کان میں گول سوراخ کر دیا گیا ہو اور نہ ہی وہ جس کے کان لمبائی میں چیر دیئے گئے ہوں۔ زہیر نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابو اسحاق سے کہا ہے: کیا شریح نے عضباء کا بھی ذکر کیا ہے؟ (عضباء سے مراد وہ ہے جس کے

1۔ ایک نسخہ میں استوصل کے بجائے تُسْتَأْصَلُ ہے۔

Marfat.com

سینگ ٹوٹے ہوئے ہوں) انہوں نے کہا: نہیں۔ پھر میں نے پوچھا: مقابلہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: جس کے کان آگے کی جانب سے کاٹ دیئے جائیں۔ پھر پوچھا: مدابرہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: جس کے کان پیچھے کی جانب سے کاٹ دیئے جائیں۔ پھر میں نے پوچھا: شرقاء کیا ہوتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جس کے کان کو شق کر دیا جائے۔ (یعنی جس کے کان کو گول یا عرضا کاٹ ڈالا جائے) پھر میں نے پوچھا: خرقاء کیا ہوتی ہے؟ انہوں نے کہا: جس کے کان (طولا) چیر ڈالے جائیں نشانی کے لیے۔

2423۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الدَّسْتَوَائِيُّ وَيُقَالُ لَهُ هِشَامُ بْنُ سَنْبَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جُرَيِّ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُضَحَّى بِعَضْبَاءِ الْأُذُنِ وَالْقَرْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد جُرَيٌّ سَدُوسِيٌّ بَصْرِيٌّ لَمْ يُحَدِّثْ عَنْهُ إِلَّا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ[1] لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مَا الْأَعْضَبُ قَالَ النِّصْفُ فَمَا فَوْقَهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے منع فرمایا کہ ایسا جانور قربانی کیا جائے جس کے کان اور سینگ کٹے ہوئے ہوں۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ جری سدوسی بصری ہیں ان سے قتادہ کے سوا کسی نے حدیث بیان نہیں کی۔

مسدد، یحییٰ اور ہشام نے قتادہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اعضب کون سا جانور ہوتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ جس کا نصف یا نصف سے زائد کان یا سینگ کٹا ہوا ہو۔

فائدہ: وہ جانور جس کا کان، دم، ناک اور چکی (لاٹ) ان میں سے کوئی شے نصف یا اس سے زیادہ کٹی ہوئی ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں بخلاف ایسے کے جس کے پیدائشی طور پر کان نہ ہوں۔ اسی طرح وہ جس کی ایک آنکھ کی بینائی ختم ہو جائے، اتنا کمزور جس کی ہڈیوں میں مغز نہ ہو، ایسا لنگڑا جو قربان گاہ تک چل کر نہ جا سکتا ہو، ایسا بیمار جو چارہ نہ کھاتا ہو، اسی طرح وہ جو دانت نہ ہونے کی وجہ سے چارہ نہ کھا سکتا ہو ان سب کی قربانی جائز نہیں۔ اور ایسا جانور جس کا کان طولاً یا عرضاً چرا ہوا ہو لیکن ساتھ ہی لٹک رہا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے اور حدیث طیبہ میں نہی کو تنزیہہ پر محمول کیا گیا ہے۔ ابن جماعۃ نے کہا ہے کہ ائمہ اربعہ کا موقف یہی ہے کہ شرقاء اور خرقاء کی قربانی جائز ہے۔

بَابٌ فِي الْبَقَرِ وَالْجَزُورِ عَنْ كَمْ تُجْزِئُ

اس کا بیان کہ گائے اور اونٹ کی قربانی کتنے افراد کی طرف سے ہو سکتی ہے

2424۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا نَتَمَتَّعُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَذْبَحُ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُورَ عَنْ سَبْعَةٍ نَشْتَرِكُ فِيهَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں حج تمتع کرتے تھے تو ہم ایک گائے سات افراد کی طرف سے اور ایک اونٹ سات افراد کی طرف سے ذبح کرتے تھے (اور) ہم سب اس میں شریک ہوتے تھے۔

1۔ ایک نسخہ میں یہاں یقیناً ہے۔

Marfat.com

2425۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُورُ عَنْ سَبْعَةٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ایک گائے سات افراد کی طرف سے ہے اور ایک اونٹ بھی سات افراد کی جانب سے کافی ہے۔

2426۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں حدیبیہ کے مقام پر ایک اونٹ سات افراد کی جانب سے نحر کیا اور ایک گائے سات افراد کی جانب سے ذبح کی۔ (یعنی ہم نے سات افراد کی جانب سے ایک اونٹ یا ایک گائے کی قربانی دی)۔

بَابٌ فِي الشَّاةِ يُضَحَّى بِهَا عَنْ جَمَاعَةٍ

اس کا بیان کہ ایک بکری جماعت کی جانب سے قربانی کی جاسکتی ہے

2427۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي الْإِسْكَنْدَرَانِيَّ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْأَضْحَى بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا قَضَى خُطْبَتَهُ نَزَلَ مِنْ مِنْبَرِهِ وَأُتِيَ بِكَبْشٍ فَذَبَحَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ وَقَالَ بِسْمِ اللهِ وَاللهُ أَكْبَرُ هَذَا عَنِّي وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عیدالاضحیٰ کے دن عیدگاہ میں حاضر تھا۔ سو جب آپ ﷺ اپنا خطبہ مکمل کر چکے تو منبر سے نیچے اترے اور آپ کے پاس ایک مینڈھا لایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنے دست مبارک سے ذبح کیا اور زبان اقدس سے یہ کہا: بسم اللہ واللہ اکبر یہ میری جانب سے ہے اور میری امت کے اس فرد کی جانب سے جس نے قربانی نہیں کی۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ اپنے ہاتھ سے قربانی کا جانور ذبح کرنا سنت ہے اور یہی افضل ہے بشرطیکہ آدمی ذبح کرنے پر قادر ہو۔ اس سے یہ بھی استدلال کیا گیا ہے کہ ایک بکری گھر کے جملہ افراد کی طرف سے کافی ہوتی ہے بشرطیکہ ان میں سے کسی پر انفرادی طور پر قربانی واجب نہ ہو۔

بَابُ الْإِمَامِ يَذْبَحُ بِالْمُصَلَّى (امام کے لیے عیدگاہ میں قربانی ذبح کرنے کا بیان)

2428۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَنَّ أَبَا أُسَامَةَ حَدَّثَهُمْ عَنْ أُسَامَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَذْبَحُ أُضْحِيَتَهُ بِالْمُصَلَّى وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ اپنی قربانی عیدگاہ میں ذبح کرتے تھے۔ (لہٰذا)

Marfat.com

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے تھے۔

فائدہ: اس میں حکمت یہ بیان کی گئی ہے کہ غرباء و مساکین قربانی کرتے ہوئے دیکھ لیں اور ان کے لیے گوشت کا حصول آسان ہو۔

بَابٌ فِي حَبْسِ لُحُومِ الْأَضَاحِيّ (قربانی کا گوشت روک کر رکھنے کا بیان)

2429۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ دَفَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْأَضْحَى فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ادَّخِرُوا الثُّلُثَ وَتَصَدَّقُوا بِمَا بَقِيَ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ قِيلَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللهِ لَقَدْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَفِعُونَ مِنْ ضَحَايَاهُمْ وَيَجْمُلُونَ مِنْهَا الْوَدَكَ وَيَتَّخِذُونَ مِنْهَا الْأَسْقِيَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمَا ذَاكَ أَوْ كَمَا قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ نَهَيْتَ عَنْ إِمْسَاكِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ أَجْلِ الدَّافَّةِ الَّتِي دَفَّتْ عَلَيْكُمْ فَكُلُوا وَتَصَدَّقُوا وَادَّخِرُوا

عمرہ بنت عبدالرحمن نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں جنگل کے باسیوں میں سے کچھ لوگ عید الاضحیٰ کے دن (شہر میں) آگئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین دن کے لیے گوشت ذخیرہ کرلو اور باقی سب صدقہ کردو۔ وہ فرماتی ہیں: جب اس کے بعد رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا: یا رسول اللہ! ﷺ لوگ اپنی قربانیوں سے نفع اٹھا رہے ہیں، ان کی چربی پگھلا رہے ہیں اور ان کے چمڑے سے مشکیزے بنا رہے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو کیا ہوا؟ یا جیسا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ نے قربانیوں کا گوشت تین دن کے بعد روک کر رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ میں نے تمہیں ان جنگل سے آنے والوں کی وجہ سے منع کیا تھا جو تمہارے پاس آئے تھے۔ لہٰذا اب کھاؤ، صدقہ کرو اور ذخیرہ کرو۔ (یعنی یہ جملہ امور تمہارے لیے مباح ہیں)۔

2430۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّا كُنَّا نَهَيْنَاكُمْ عَنْ لُحُومِهَا أَنْ تَأْكُلُوهَا فَوْقَ ثَلَاثٍ لِكَيْ تَسَعَكُمْ فَقَدْ جَاءَ اللهُ بِالسَّعَةِ فَكُلُوا وَادَّخِرُوا وَاتَّجِرُوا أَلَا وَإِنَّ هَذِهِ الْأَيَّامَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت نبیشہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک ہم نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دنوں سے زیادہ کھانے سے منع کیا تھا تا کہ قربانی کا گوشت تم تمام کو پہنچ جائے۔ پس اب اللہ تعالیٰ نے وسعت اور خوشحالی عطا فرمادی ہے۔ لہٰذا تم کھاؤ اور ذخیرہ کرو اور اجر و ثواب حاصل کرنے کے لیے صدقہ کرو۔ خبردار! آگاہ رہو۔ بلاشبہ یہ دن کھانے، پینے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے دن ہیں۔

فائدہ: قربانی کے گوشت کی تقسیم میں افضل یہی ہے کہ ایک تہائی صدقہ کیا جائے، ایک تہائی اقارب اور دوستوں کی

Marfat.com

ضیافت کے لیے رکھا جائے اور ایک تہائی افراد خانہ کے کھانے کے لیے ہو۔ وہ جانور جو ذبح کیے جاتے ہیں ان کی تین اقسام ہیں: ایک وہ جن کا گوشت مالک کے لیے کھانا بالاجماع جائز ہے۔ اور یہ قربانی کے جانور ہیں چاہے قربانی نفلی ہو یا واجب۔ دوسرا وہ جن کا گوشت خود بالاجماع جائز نہیں۔ ان سے مراد وہ ہیں جنہیں شکار کے بدلے، کفارات واجبہ کی ادائیگی کے لیے اور دم احصار کے طور پر ذبح کیا جائے، ان کا سارا گوشت صدقہ کرنا واجب ہوتا ہے۔ اور تیسری قسم میں اختلاف ہے اور وہ ہے حج قران اور تمتع کی قربانی کہ اس سے احناف کے نزدیک گوشت کھایا جا سکتا ہے اور امام شافعی کے نزدیک نہیں۔ (بذل المجہود ص 42 ج 13)

بَابٌ فِي الْمُسَافِرِ يُضَحِّي (مسافر کے لیے قربانی کرنے کا بیان)

2431۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ يَا ثَوْبَانُ أَصْلِحْ لَنَا لَحْمَ هَذِهِ الشَّاةِ قَالَ فَمَا زِلْتُ أُطْعِمُهُ مِنْهَا حَتَّى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے (حجۃ الوداع کے موقعہ پر) قربانی کی۔ پھر فرمایا: اے ثوبان! اس بکری کا گوشت ہمارے لیے صاف کرو۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر میں اس گوشت سے مسلسل آپ کو کھلاتا رہا یہاں تک کہ ہم مدینہ طیبہ پہنچ گئے۔

فائدہ: ہم احناف کے نزدیک قربانی واجب ہونے کے لیے مقیم ہونا شرط ہے۔ مسافر پر قربانی واجب نہیں ہوتی جیسا کہ المبسوط میں ہے: لا تجب الاضحیۃ علی الحاج۔ آپ نے اس میں حج کرنے والے سے مسافر مراد لیا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ قربانی ہمارے نزدیک نفلی ہدی پر محمول ہے۔ (بذل المجہود ص 47 ص 13)

بَابٌ فِي النَّهْيِ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ وَالرِّفْقِ بِالذَّبِيحَةِ

جانوروں کو باندھ کر مارنے سے روکنے اور ذبح ہونے والے جانور سے نرمی کرنے کا بیان

2432۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ خَصْلَتَانِ سَمِعْتُهُمَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا قَالَ غَيْرُ مُسْلِمٍ يَقُولُ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ دو خصلتیں ہیں جن کے بارے میں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہر شے پر احسان کرنا لازم قرار دیا ہے۔ لہٰذا جب تم (کسی کو قصاصاً) قتل کرو تو تم اچھے طریقہ سے قتل کرو (یعنی بالفور اس عمل سے فارغ ہو جاؤ) مسلم کے علاوہ دوسرے راوی یہ کہتے ہیں کہ تم مقتول کے ساتھ احسان کرو اور جب تم ذبح کرو تو ذبح بھی اچھے طریقے سے کرو۔ تم میں سے ہر ایک کو اپنی چھری پہلے تیز کر لینی چاہیے اور اسے چاہیے کہ وہ اپنے ذبیحہ کو راحت پہنچائے۔

Marfat.com

فائدہ : کتنا خوبصورت اور حسین دین اسلام کا اپنے ماننے والے کے لیے یہ درس اور ہدایت ہے کہ انسان تو رہا ایک طرف، وہ دیگر حیوانوں کے ساتھ بھی نرمی، حسن سلوک اور اچھے برتاؤ کا درس دے رہا ہے۔ پھر انسان کے بارے میں اس کے رویے اور سلوک کے بارے میں آپ کیا سمجھتے ہیں کہ اس کی تعلیمات کتنی حسین اور روح پرور ہوں گی۔ اس لیے ظلم و زیادتی، لوٹ کھسوٹ، ناحق خون بہانا اور قتل و غارت گری نہ اسلام کا شیوہ ہے اور نہ اہل اسلام کا شیوہ ہے۔

2433۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَنَسٍ عَلَى الْحَكَمِ بْنِ أَيُّوبَ فَرَأَى فِتْيَانًا أَوْ غِلْمَانًا قَدْ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا فَقَالَ أَنَسٌ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ

ہشام بن زید نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت انس کے ساتھ حکم بن ایوب کے پاس گیا تو انہوں نے چند نوجوانوں یا بچوں کو دیکھا کہ انہوں نے ایک مرغی کو نشانہ بنا رکھا ہے اور اسے تیر مار رہے ہیں۔ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح جانوروں کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔

بَابٌ فِي ذَبَائِحِ أَهْلِ الْكِتَابِ (اہل کتاب کے ذبائح کا بیان)

2434۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ فَنُسِخَ وَاسْتَثْنَى مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ ارشاد گرامی ''پس تم کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کیا جائے اور اس میں سے نہ کھاؤ جس پر (ذبح کے وقت) اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے''۔ یہ منسوخ ہے اور اس سے استثناء کرتے ہوئے فرمایا ''اور ان لوگوں کا کھانا جنہیں کتاب دی گئی تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا (ذبیحہ) ان کے لیے حلال ہے''۔

2435۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ يَقُولُونَ مَا ذَبَحَ اللهُ فَلَا تَأْكُلُوا وَمَا ذَبَحْتُمْ أَنْتُمْ فَكُلُوا فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ (ترجمہ) ''بے شک شیاطین اپنے دوستوں کی طرف القاء کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جسے مار ڈالے تو اسے تم نہیں کھاتے اور جسے تم خود ذبح کرو تو اسے کھاتے ہو''۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (ترجمہ) ''اور تم نہ کھاؤ ان میں سے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے''۔

2436۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتِ الْيَهُودُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا نَأْكُلُ مِمَّا قَتَلْنَا وَلَا نَأْكُلُ مِمَّا قَتَلَ اللهُ فَأَنْزَلَ اللهُ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ یہودی حضور نبی کرم ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: ہم اس

Marfat.com

سے تو کھاتے ہیں جسے ہم خود قتل کریں (یعنی ذبح کریں) اور ہم اس سے نہیں کھاتے جسے اللہ تعالیٰ مارے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (ترجمہ) ''اور تم اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے۔ الخ'' (معلوم یہ ہوا کہ وہ جانور جنہیں ذبح کرتے وقت ان پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے وہ حلال ہیں اور جن پر ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے تو ان کا گوشت کھانا حرام ہے)۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ مُعَاقَرَةِ الْأَعْرَابِ

وہ جانور جنہیں عرب لوگ اظہار فخر کے لیے ذبح کرتے ہیں ان کے کھانے کا بیان

2437۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ مُعَاقَرَةِ الْأَعْرَابِ قَالَ أَبُو دَاوُد اسْمُ أَبِي رَيْحَانَةَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَطَرٍ وَغُنْدَرٌ أَوْقَفَهُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے عربوں کے باہمی فخر ومباہات کا اظہار کرنے کے لیے جانور ذبح کرنے سے منع فرمایا۔ ابوداود نے کہا ہے کہ ابوریحانہ کا نام عبداللہ بن مطر ہے اور غندر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما پر اس حدیث کو موقوف کیا ہے۔

فائدہ: عربوں میں یہ رواج تھا کہ وہ ایک دوسرے پر اپنی سخاوت کی دھاک بٹھانے، شہرت اور ریاکاری کے لیے جانور ذبح کرتے۔ ایک آدمی پہلے ایک جانور ذبح کرتا، پھر دوسرا اس کے مقابلے میں کرتا حتی کہ یہ تعداد ایک ایک کر کے بڑھتی جاتی۔ یہاں تک کہ ان میں سے ایک اس سے عاجز آ جاتا اور مقصود فقط فخر، شہرت اور دکھاوا ہوتا۔ چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا۔

بَابٌ فِي الذَّبِيحَةِ بِالْمَرْوَةِ (سفید پتھر سے جانور ذبح کرنے کا بیان)

2438۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْمَرْوَةِ وَشِقَّةِ الْعَصَا[1] فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَرِنْ أَوْ أَعْجِلْ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ فَكُلُوا مَا لَمْ يَكُنْ سِنًّا أَوْ ظُفُرًا وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذَلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ وَتَقَدَّمَ بِهِ سَرَعَانٌ مِنَ النَّاسِ فَتَعَجَّلُوا فَأَصَابُوا مِنَ الْغَنَائِمِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ فِي آخِرِ النَّاسِ فَنَصَبُوا قُدُورًا فَمَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْقُدُورِ فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ وَقَسَمَ بَيْنَهُمْ فَعَدَلَ بَعِيرًا بِعَشْرِ شِيَاهٍ وَنَدَّ بَعِيرٌ مِنْ إِبِلِ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ خَيْلٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا فَعَلَ مِنْهَا هَذَا

1۔ أفننبح بالمروة وشقة العصا کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

Marfat.com

فَافْعَلُوا بِهِ مِثْلَ هٰذَا!

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ہم کل دشمن سے ملیں گے۔ (یعنی ہماری ان سے جنگ ہوگی) اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں تو کیا ہم سفید تیز دھار پتھر اور لاٹھی کی ایک طرف سے جانوروں کو ذبح کر سکتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو مار دے یا فرمایا تو جلدی کر۔ پس جس شے نے خون بہا دیا اور اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا تو تم اسے کھاؤ جبکہ وہ دانت یا ناخن نہ ہو۔ اس کا سبب میں تمہیں بتاتا ہوں کہ دانت، یہ تو ایک ہڈی ہے اور ناخن، تو یہ حبشہ کی چھریاں ہیں۔ (یعنی حبشہ کے لوگ ناخنوں سے کاٹ ڈالتے ہیں) پھر لوگوں میں سے کچھ تیز رفتاری کے ساتھ آگے بڑھے اور انہوں نے عجلت سے کام لیا اور مال غنیمت میں سے کچھ مال لے لیا۔ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے آخر میں تھے اور ان لوگوں نے ہانڈیاں چڑھا دیں۔ پس رسول اللہ ﷺ ہانڈیوں کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے ان کے بارے میں حکم فرمایا تو انہیں الٹا کر دیا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے ان کے درمیان مال غنیمت تقسیم فرمایا۔ (ہانڈیوں کو الٹا کرنے کا سبب یہی تھا کہ ان لوگوں نے تقسیم سے پہلے ہی مال لے لیا تھا اور ہانڈیوں میں گوشت چڑھا دیا تھا) پس آپ ﷺ نے ایک اونٹ کو دس بکریوں کے مساوی قرار دیا۔ قوم کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ بھاگ نکلا۔ ان کے پاس گھوڑے نہ تھے تو ایک آدمی نے اسے تیر مارا اور اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ (یعنی وہ تیر لگنے سے مر گیا) تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک ان چوپاؤں میں سے بھی کچھ بھاگنے والے ہوتے ہیں جیسا کہ وحشی جانور بھاگتے ہیں۔ پس جو ان میں سے ایسا کرے تو تم بھی اس کے ساتھ اسی طرح کا سلوک کرو۔

فائدہ: ہر ایسی تیز دھار شے جو خون بہانے کی صلاحیت رکھتی ہو اس سے ذبح کرنا درست ہے اور دانت اور ناخن سے ذبح کرنا تب درست ہے جب یہ اپنے محل سے اکھڑے ہوئے ہوں۔ اپنی جگہ پر لگے ہوئے دانتوں یا ناخنوں سے ذبح کرنا صحیح نہیں۔

2439۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ عَبْدَ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ وَحَمَّادًا حَدَّثَاهُمُ الْمَعْنَى وَاحِدٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ أَوْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ اصَدْتُ أَرْنَبَيْنِ فَذَبَحْتُهُمَا بِمَرْوَةٍ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْهُمَا فَأَمَرَنِي بِأَكْلِهِمَا

محمد بن صفوان یا صفوان بن محمد نے بیان کیا ہے کہ میں نے دو خرگوش شکار کیے اور میں نے دونوں کو سفید پتھر کے ساتھ ذبح کیا۔ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ سے ان کے بارے میں پوچھا: تو آپ ﷺ نے مجھے ان کے کھانے کا حکم ارشاد فرمایا۔

2440۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ أَنَّهُ كَانَ يَرْعَى لِقْحَةً بِشِعْبٍ مِنْ شِعَابِ أُحُدٍ فَأَخَذَهَا الْمَوْتُ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا يَنْحَرُهَا بِهِ فَأَخَذَ وَتِدًا فَوَجَأَ بِهِ فِي لَبَّتِهَا حَتَّى أُهْرِيقَ دَمُهَا ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا

حضرت عطاء بن یسار نے بنی حارثہ کے ایک آدمی سے روایت بیان کی ہے کہ وہ احد کی گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں اونٹنی چرا رہا تھا کہ اسے موت نے آلیا۔ پس اس نے اسے نحر کرنے کے لیے کوئی شے نہ پائی تو اس نے کیل لیا اور اس کے ساتھ

Marfat.com

اس کے لبہ (انتہائے صدر کو کہتے ہیں) میں سوراخ کیا یہاں تک کہ اس کا خون بہادیا گیا۔ پھر وہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور اس بارے میں آپ کو آگاہ کیا۔ تو آپ ﷺ نے اسے وہ کھانے کا حکم ارشاد فرمایا۔

2441۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُرَيِّ بْنِ قَطَرِيٍّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ أَحَدُنَا أَصَابَ صَيْدًا وَلَيْسَ مَعَهُ سِكِّينٌ أَيَذْبَحُ بِالْمَرْوَةِ وَشِقَّةِ الْعَصَا فَقَالَ أَمْرِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ آپ کا کیا خیال ہے اگر ہم میں سے کوئی شکار کرلے اور اس کے پاس چھری نہ ہو تو کیا وہ سفید پتھر اور لاٹھی کی ایک طرف کے ساتھ ذبح کرسکتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو خون بہا جس کے ساتھ تو چاہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کر۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي ذَبِيحَةِ الْمُتَرَدِّيَةِ

اوپر سے نیچے کی جانب گرنے والے جانور کو ذبح کرنے کا بیان

2442۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَمَا تَكُونُ الذَّكَاةُ إِلَّا مِنَ اللَّبَّةِ أَوِ الْحَلْقِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا لَأَجْزَأَ عَنْكَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا لَا يَصْلُحُ إِلَّا فِي الْمُتَرَدِّيَةِ وَالْمُتَوَحِّشِ

ابوالعشراء نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کیا ذبح صرف لبہ یا حلق سے ہی صحیح ہوتی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو اس کی ران میں بھی نیزہ مارے تو وہ بھی تیرے لیے جائز اور حلال ہوگا۔ ابوداود نے کہا ہے کہ ایسا کرنا صرف بلندی سے گرنے والے اور وحشی کے لیے درست ہوتا ہے۔

فائدہ: ذبح کی دو قسمیں ہیں: ایک اختیاری اور دوسری اضطراری۔ جب جانور ذبح کرنے والے کی گرفت میں ہو تو یہ ذبح اختیاری ہے۔ لہٰذا اس کے لیے حلق یا لبہ سے ہونا ضروری ہے۔ اگر جانور گرفت میں نہ ہو تو یہ ذبح اضطراری ہے۔ اس کے لیے یہ ہے کہ اسے جہاں کہیں بھی زخم لگا دیا جائے تو وہ درست ہے۔ اس اضطراری حالت میں پھر دو صورتیں ہیں: اگر زخمی ہونے کے بعد زندہ جانور ہاتھ آجائے اور اسے ذبح کرنے کی قدرت ہو تو ذبح کرنا لازم ہے ورنہ حلال نہ ہوگا۔

(بذل المجہود ص62ج13)

بَابٌ فِي الْمُبَالَغَةِ فِي الذَّبْحِ (خوب اچھی طرح ذبح کرنے کا بیان)

2443۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَالْحَسَنُ بْنُ عِيسَى مَوْلَى ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ زَادَ ابْنُ عِيسَى وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ شَرِيطَةِ الشَّيْطَانِ زَادَ ابْنُ عِيسَى فِي حَدِيثِهِ وَهِيَ الَّتِي تُذْبَحُ فَيُقْطَعُ الْجِلْدُ وَلَا تُفْرَى الْأَوْدَاجُ ثُمَّ تُتْرَكُ حَتَّى تَمُوتَ

Marfat.com

حضرت ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم دونوں نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شریطۃ الشیطان سے منع فرمایا ہے۔ ابن عیسیٰ نے (تفسیر بیان کرتے ہوئے) اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے۔ اور شریطۃ الشیطان یہ ہے کہ جانور کو ذبح کرتے وقت صرف اس کی جلد کاٹ دی جاتی ہے اور رگیں نہیں کاٹی جاتیں۔ پھر اسے چھوڑ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ (تڑپ تڑپ کر) مرجاتا ہے۔

فائدہ: اس عمل کو شریطۃ الشیطان اس لیے کہا جاتا ہے کہ شیطان ہی انہیں ایسا کرنے پر ابھارتا ہے اور زمانہ جاہلیت میں اس کا رواج عام تھا۔

بَاب مَا جَاءَ فِي ذَكَاةِ الْجَنِينِ (کسی جانور کے پیٹ میں موجود بچے کے ذبح کا بیان)

2444۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْجَنِينِ فَقَالَ كُلُوهُ إِنْ شِئْتُمْ وَقَالَ مُسَدَّدٌ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ نَنْحَرُ النَّاقَةَ وَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ وَالشَّاةَ فَنَجِدُ فِي بَطْنِهَا الْجَنِينَ أَنُلْقِيهِ أَمْ نَأْكُلُهُ قَالَ كُلُوهُ إِنْ شِئْتُمْ فَإِنَّ ذَكَاتَهُ ذَكَاةُ أُمِّهِ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے جنین کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اسے کھالو۔ مسدد نے بیان کیا ہے: ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ﷺ ہم اونٹنی کا نحر کرتے ہیں، گائے اور بکری کو ذبح کرتے ہیں اور پھر ہم اس کے پیٹ میں بچہ پاتے ہیں کیا ہم اسے پھینک دیں یا ہم اسے کھالیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اسے کھالو کیونکہ اس کا ذبح اس کی ماں کو ذبح کرنا ہے۔ (یعنی جب اس کی ماں کو ذبح کر دیا گیا تو یہی اس جنین کو بھی ذبح کرنا ہے۔ اسے علیحدہ ذبح کرنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن احناف کا موقف یہ ہے کہ اگر وہ جنین زندہ ہوا تو اسے علیحدہ ذبح کرے اور پھر کھائے ورنہ نہ کھائے)

2445۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ رَاهَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ الْقَدَّاحُ الْمَكِّيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ ذَكَاةُ الْجَنِينِ ذَكَاةُ أُمِّهِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنین کا ذبح اس کی ماں کو ذبح کرنا ہی ہے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي أَكْلِ اللَّحْمِ لَا يُدْرَى أَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا
ایسا گوشت کھانے کا بیان جس کے بارے میں یہ معلوم نہ ہو کہ آیا اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں

2446۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى

Marfat.com

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ وَمُحَاضِرٌ الْمَعْنَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَلَمْ يَذْكُرَا عَنْ حَمَّادٍ وَمَالِكٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ قَوْمًا حَدِيثُو عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ يَأْتُونَ بِلُحْمَانٍ لَا نَدْرِي أَذَكَرُوا اسْمَ اللهِ عَلَيْهَا أَمْ لَمْ يَذْكُرُوا أَفَنَأْكُلُ مِنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَمُّوا اللهَ وَكُلُوا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ بے شک وہ لوگ جن کا زمانہ جاہلیت ابھی قریب ہے (یعنی نئے نئے اسلام میں داخل ہوئے ہیں) وہ گوشت لے کر آتے ہیں۔ ہم نہیں جانتے کیا انہوں نے (جانور کو ذبح کرتے وقت) اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا ہے یا نہیں لیا، کیا ہم اس سے کھا سکتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لے لو اور اسے کھالو۔

فائدہ: اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کے بارے میں حسن ظن ہی رکھنا چاہیے اور یہی نظریہ بنانا چاہیے کہ اس نے ذبح کرتے وقت اس پر اللہ تعالیٰ کا نام ضرور لیا ہوگا۔ لہٰذا اس اعتقاد کے ساتھ اس پر خود تسمیہ پڑھ کر اسے کھالینا چاہیے۔

بَابٌ فِي الْعَتِيرَةِ (عتیرہ کا بیان)

2447۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ح وحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ الْمَعْنَى حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ قَالَ نُبَيْشَةُ نَادَى رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي رَجَبٍ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ اذْبَحُوا لِلَّهِ فِي أَيِّ شَهْرٍ كَانَ وَبَرُّوا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَأَطْعِمُوا قَالَ إِنَّا كُنَّا نُفْرِعُ فَرَعًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فِي كُلِّ سَائِمَةٍ فَرَعٌ تَغْذُوهُ مَاشِيَتُكَ حَتَّى إِذَا اسْتَحْمَلَ قَالَ نَصْرٌ اسْتَحْمَلَ لِلْحَجِيجِ ذَبَحْتَهُ فَتَصَدَّقْتَ بِلَحْمِهِ قَالَ خَالِدٌ أَحْسَبُهُ قَالَ عَلَى ابْنِ السَّبِيلِ فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ قَالَ خَالِدٌ قُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ كَمِ السَّائِمَةُ قَالَ مِائَةٌ

نبیشہ نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو پکار کر عرض کی: ہم دور جاہلیت میں ایک جانور رجب کے مہینہ میں ذبح کرتے تھے (تقرب کے لیے رجب کے عشرہ میں جانور ذبح کرنا عتیرہ کہلاتا تھا) تو آپ ہمیں کیا حکم ارشاد فرماتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی بھی مہینے میں تم اللہ تعالیٰ (کی رضا) کے لیے ذبح کرو اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور کھلاؤ۔ (فقراء و مساکین کو)۔ پھر اس نے عرض کی: ہم زمانہ جاہلیت میں فرع ذبح کیا کرتے تھے۔ (زمانہ جاہلیت میں کسی بھی جانور کا پہلا بچہ وہ چھوڑے رکھتے تھے اور پھر نسل میں برکت کی خاطر بتوں کے نام پر وہ اسے ذبح کرتے تھے۔ ابتدائے اسلام میں مسلمان اسے اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کرتے تھے۔ یہی فرع کہلاتا ہے)۔ عتیرہ اور فرع پہلے دونوں حکم تھے بعد میں منسوخ کردیئے گئے آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہر چرنے والے جانور میں فرع ہے جسے تیرے جانور (اپنے اوپر چارہ لاد کر) کھلاتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب وہ بوجھ اٹھانے کے قابل ہو جائے۔ نصر نے کہا: جب وہ حاجیوں کو اٹھانے کے قابل ہو جائے۔ (یعنی مکمل اونٹ بن جائے اور دور دراز سفر کرسکتا ہو) تو تو اسے ذبح کردے اور اس کا گوشت صدقہ کردے۔ خالد نے کہا ہے: میں ابو قلابہ کے بارے میں یہی گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا: مسافر کے۔ یہ ایسا کرنا زیادہ بہتر ہے۔ خالد نے کہا: میں نے ابو قلابہ سے پوچھا: کتنے چرنے والے جانوروں میں فرع ذبح کرے۔ تو انہوں

Marfat.com

نے کہا: سو جانوروں میں۔

2448۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اب نہ فرع ہے اور نہ ہی عتیرہ (یعنی اسلام میں یہ دونوں حکم باقی نہیں رہے بلکہ منسوخ کر دیئے گئے ہیں)۔

2449۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ الْفَرَعُ أَوَّلُ النِّتَاجِ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ فَيَذْبَحُونَهُ

حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ فرع پہلا بچہ ہوتا ہے۔ ان کے ہاں کسی جانور کا جو پہلا بچہ پیدا ہوتا تھا وہ اسے ذبح کر دیا کرتے تھے۔

2450۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ كُلِّ خَمْسِينَ شَاةً شَاةٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ بَعْضُهُمُ الْفَرَعُ أَوَّلُ مَا تُنْتِجُ الْإِبِلُ كَانُوا يَذْبَحُونَهُ لِطَوَاغِيتِهِمْ ثُمَّ يَأْكُلُونَهُ وَيُلْقَى جِلْدُهُ عَلَى الشَّجَرِ وَالْعَتِيرَةُ فِي الْعَشْرِ الْأُوَلِ مِنْ رَجَبٍ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم ارشاد فرمایا: ہر پچاس بکریوں میں سے ایک بکری (فقراء و مساکین کے لیے ذبح کرو)۔ ابوداود نے کہا کہ بعض نے کہا ہے کہ فرع سے مراد وہ ہے جو اونٹ کے ہاں پہلا بچہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ اسے اپنے بتوں کے لیے ذبح کر دیتے تھے۔ پھر اس کا گوشت کھا لیتے اور اس کی کھال درخت پر پھینک دی جاتی تھی۔ اور عتیرہ سے مراد وہ جانور ہے جسے رجب کے پہلے عشرہ میں ذبح کرتے تھے۔

بَابٌ فِي الْعَقِيقَةِ (عقیقہ کا بیان)

2451۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ مَيْسَرَةَ عَنْ أُمِّ كُرْزٍ الْكَعْبِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ قَالَ مُكَافِئَتَانِ أَيْ مُسْتَوِيَتَانِ أَوْ مُتَقَارِبَتَانِ

ام کرز الکعبیہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ (عقیقہ میں) بچے کی جانب سے دو مساوی بکریاں ہیں اور بچی کی جانب سے ایک بکری ہے۔ ابوداود نے کہا ہے کہ میں نے احمد سے سنا ہے: انہوں نے کہا: مکافئتان کا معنی ہے وہ ہم عمر ایک جیسی بکریاں یا دونوں قریب العمر ہوں۔

2452۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ أَقِرُّوا الطَّيْرَ عَلَى مَكِنَاتِهَا قَالَتْ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ

Marfat.com

شَاةٌ لَا يَضُرُّكُمْ أَذُكْرَانًا كُنَّ أَمْ إِنَاثًا

ام کرز نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ پرندوں کو ان کے گھونسلوں پر بیٹھنے دو۔ (زمانہ جاہلیت میں لوگ پرندوں سے فال پکڑتے تھے۔ وہ اس طرح کہ اگر کسی کو کام ہوتا تو پرندے کے گھونسلے کے پاس جاتا اور اسے اڑاتا اگر وہ دائیں جانب اڑ کر جاتا تو یہ اچھی فال ہوتی لہٰذا وہ اپنے کام کو چلا جاتا اور اگر بائیں جانب اڑ کر جاتا تو یہ بدفال ہوتی اس لیے وہ واپس لوٹ آتا) وہ فرماتی ہیں: میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے بھی سنا ہے کہ بچے کی جانب سے دو بکریاں ہیں اور بچی کی جانب سے ایک بکری ہے اور تمہیں یہ بات ضرر نہ دے کہ وہ مذکر ہوں یا مونث (یعنی نر اور مادہ دونوں بچے اور بچی دونوں کے لیے درست ہیں۔ اس بارے میں شک میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے)

2453۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مِثْلَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا هُوَ الْحَدِيثُ وَحَدِيثُ سُفْيَانَ وَهْمٌ

ام کرز نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بچے کی جانب سے دو ہم مثل بکریاں ہیں اور بچی کی جانب سے ایک بکری ہے۔ ابوداؤد نے کہا: یہی حدیث صحیح ہے اور سفیان کی حدیث میں وہم ہے۔

2454۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ كُلُّ غُلَامٍ رَهِينَةٌ بِعَقِيقَتِهِ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ وَيُدَمَّى فَكَانَ قَتَادَةُ إِذَا سُئِلَ عَنِ الدَّمِ كَيْفَ يُصْنَعُ بِهِ قَالَ إِذَا ذَبَحْتَ الْعَقِيقَةَ أَخَذْتَ مِنْهَا صُوفَةً وَاسْتَقْبَلْتَ بِهِ أَوْدَاجَهَا ثُمَّ تُوضَعُ عَلَى يَافُوخِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَسِيلَ عَلَى رَأْسِهِ مِثْلَ الْخَيْطِ ثُمَّ يُغْسَلُ رَأْسُهُ بَعْدُ وَيُحْلَقُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا وَهْمٌ مِنْ هَمَّامٍ وَيُدَمَّى قَالَ أَبُو دَاوُد خُولِفَ هَمَّامٌ فِي هَذَا الْكَلَامِ وَهُوَ وَهْمٌ مِنْ هَمَّامٍ وَإِنَّمَا قَالُوا يُسَمَّى فَقَالَ هَمَّامٌ يُدَمَّى قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَيْسَ يُؤْخَذُ بِهَذَا[1]

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر بچہ اپنے عقیقہ کے عوض گروی ہے جو اس کی طرف سے ساتویں دن ذبح کیا جاتا ہے اور اس کے سر کا حلق کیا جاتا ہے (جسے عرف میں جھنڈ اتارنا کہتے ہیں) اور (اس کے سر پر) خون لگایا جاتا ہے۔ جب حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے خون کے بارے میں سوال کیا گیا کہ وہ کیسے لگایا جاتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جب تو عقیقہ کا جانور ذبح کرنے لگے تو اس سے تھوڑی سی اون (بال) لے لے اور پھر انہیں اس کی ان رگوں کے سامنے رکھ جن سے خون بہہ رہا ہے۔ پھر اسے بچے کی چندیا (چوٹی) پر رکھا جائے گا یہاں تک کہ اس کے سر پر دھاگے کی طرح خون بہنے لگے۔ پھر اس کا سر دھو دیا جائے گا اور اسے مونڈ دیا جائے گا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ وَيُدَمَّى کے لفظ میں ہمام کو وہم ہوا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اس کلام میں ہمام سے اختلاف کیا گیا ہے اور وہ ہمام کے وہم کی وجہ سے ہے کیونکہ رواۃ نے

1۔ قال ابوداؤد خولف ھمام تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

Marfat.com

یُسَمّٰی کہا ہے اور ہمام نے یُدَمّٰی کہہ دیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اس کے مطابق عمل نہیں کیا جائے گا۔ (بذل المجہود میں قیل کے تحت ایک معنی یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ساتویں دن ختنہ کیا جائے۔ واللہ اعلم)

2455۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ كُلُّ غُلَامٍ رَهِينَةٌ بِعَقِيقَتِهِ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهِ وَيُحْلَقُ وَيُسَمَّى قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَيُسَمَّى أَصَحُّ كَذَا قَالَ سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ قَتَادَةَ وَإِيَاسُ ابْنُ دَغْفَلٍ وَأَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ وَيُسَمَّى وَرَوَاهُ أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَيُسَمَّى

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ہر بچہ اپنے عقیقہ کے عوض گروی ہے جو اس کی جانب سے ساتوں دن ذبح کیا جائے گا اور اس کے سر کا حلق کیا جائے گا اور اس کا نام رکھا جائے گا۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ لفظ وَیُسَمّٰی زیادہ صحیح ہے۔ اسی طرح سلام بن ابی مطیع نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور ایاس بن دغفل اور اشعث نے حسن سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بھی وَیُسَمّٰی ذکر کیا ہے اور اشعث نے حسن سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے وَیُسَمّٰی روایت کیا ہے۔

فائدہ: امام ترمذی نے اہل علم سے نقل کیا ہے کہ وہ مستحب جانتے ہیں کہ عقیقے کا جانور ساتویں دن ذبح کیا جائے اور تیاری نہ ہو سکے تو پھر چودھویں دن اور اگر پھر بھی تیاری نہ ہو تو پھر اکیسویں دن عقیقہ کیا جائے۔ (بذل المجہود ص 83 ج 13)

2456۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ الضَّبِّيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَتُهُ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى

حضرت سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بچے کے ساتھ ہی اس کا عقیقہ ہے۔ پس تم اس کی جانب سے خون بہاؤ اور اس سے اذیت اور نجاست کو دور کرو (اس کے مفہوم میں مختلف چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے: یعنی سر کے بال اتارنا، رحم کے خون کی نجاست کو دور کرنا اور ختنے کا اضافی چمڑا کاٹنا اور اس کے سر کو دور جاہلیت کی طرح خون میں لت پت نہ کرنا وغیرہ۔ المختصر یہ عام لفظ ہے کسی ایک شے کے ساتھ خاص نہیں)۔

2457۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِمَاطَةُ الْأَذَى حَلْقُ الرَّأْسِ

حضرت حسن سے روایت ہے، وہ فرماتے تھے کہ اماطۃ الاذی سے مراد سر کا حلق کرانا ہے۔

2458۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ كَبْشًا كَبْشًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ

Marfat.com

عنہما کی جانب سے ایک ایک مینڈھے کے ساتھ عقیقہ کیا۔

فائدہ: ابوالشیخ نے ایک دوسری سند سے حضرت عکرمہ سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے کبشین کبشین کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دنبوں کے ساتھ حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کا عقیقہ کیا۔

2459۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ أُرَاهُ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ لَا يُحِبُّ اللهُ الْعُقُوقَ كَأَنَّهُ كَرِهَ الِاسْمَ وَقَالَ مَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَنْسُكَ عَنْهُ فَلْيَنْسُكْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ وَسُئِلَ عَنِ الْفَرَعِ قَالَ وَالْفَرَعُ حَقٌّ وَأَنْ تَتْرُكُوهُ حَتَّى يَكُونَ بَكْرًا شُغْزُبًّا ابْنَ مَخَاضٍ أَوِ ابْنَ لَبُونٍ فَتُعْطِيَهُ أَرْمَلَةً أَوْ تَحْمِلَ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذْبَحَهُ فَيَلْزَقَ لَحْمُهُ بِوَبَرِهِ وَتُكْفِئَ إِنَاءَكَ وَتُولِهُ نَاقَتَكَ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور آگے میرا گمان ہے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عقوق کو پسند نہیں فرماتا۔ گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لفظ کو ناپسند فرمایا (اور اس کی وجہ یہ ہے کہ عقوق کا معنی نافرمانی کے ہیں اور عقوق اور عقیقہ دونوں کا مادۂ اشتقاق ایک ہے۔ لہٰذا اسی اشتراک کی وجہ سے اسے ناپسند فرمایا) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جس کے ہاں بچہ پیدا ہو اور وہ اس کی جانب سے قربانی کرنا پسند کرے تو پھر اسے چاہیے کہ وہ بچے کی جانب سے دو ہم عمر بکریاں اور بچی کی جانب سے ایک بکری قربانی کرے۔ پھر فرع کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرع حق ہے درست ہے اور وہ یہ کہ تم اسے چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ طاقتور جوان ایک سال کا یا دو سال کا ہو جائے۔ پھر تو اسے کسی بیوہ کو دے دے یا اللہ تعالیٰ کے راستے میں (جہاد یا حج کے لیے) کسی کے حوالے کر دے تو یہ تیرے اس ذبح کرنے سے بہتر ہے کہ (کمزوری کی وجہ سے) اس کا گوشت اس کے بالوں کے ساتھ چمٹا پڑا ہو اور تو اپنا برتن اوندھا کر دے (یعنی اونٹنی بچہ نہ ہونے کی وجہ سے تجھے دودھ ہی نہ دے) اور تو اپنی ناقہ کو (اس کا بچہ ذبح کر کے) غمزدہ کر دے۔

2460۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بُرَيْدَةَ يَقُولُ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا وُلِدَ لِأَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاةً وَلَطَخَ رَأْسَهُ بِدَمِهَا فَلَمَّا جَاءَ اللهُ بِالْإِسْلَامِ كُنَّا نَذْبَحُ شَاةً وَنَحْلِقُ رَأْسَهُ وَنُلَطِّخُهُ بِزَعْفَرَانٍ

حضرت عبداللہ بن بریدہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جب دور جاہلیت میں ہم میں سے کسی کے ہاں بچہ پیدا ہوتا تو وہ بکری ذبح کرتا اور اس کا خون اس کے سر پر مل دیتا اور پھر جب اللہ تعالیٰ نے دین اسلام عطا فرمایا تو ہم بکری ذبح کرتے ہیں اور بچے کا سر مونڈ دیتے ہیں اور اس کے سر پر (خون کے بجائے) زعفران ملتے ہیں۔ (گویا اسلام نے خون ملنے کی رسم کو ختم کر دیا)۔

Marfat.com

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الصَّيْدِ (شکار کا بیان)

بَابٌ فِي اتِّخَاذِ الْكَلْبِ لِلصَّيْدِ وَغَيْرِهِ (شکار وغیرہ کے لیے کتا رکھنے کا بیان)

2461۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ صَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ انْتَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے ریوڑ وغیرہ کی دیکھ بھال، یا شکار یا کھیتی کی حفاظت کے ارادہ کے سوا کوئی کتا رکھا تو اس کے اجر میں سے ہر روز ایک قیراط کم ہوگا۔

فائدہ: بعض روایات میں دو قیراط کا ذکر بھی ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ یہ اکثر نجاستیں کھانے کے سبب بہت زیادہ نجس ہے۔ لہٰذا اس کی وجہ سے فرشتے گھر میں آنا جانا چھوڑ دیتے ہیں۔ یا پھر یہ قریب سے گزرنے والوں کے لیے باعث اذیت ہو سکتا ہے۔ یا مالک کی معمولی غفلت کے سبب یہ برتن میں منہ ڈال کر اسے ناپاک بنا دیتا ہے اور پھر آدمی وہی برتن وضو وغیرہ کے لیے استعمال کر لیتا ہے تو یہ سب امور اجر میں کمی کا باعث ہیں۔

2462۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا فَاقْتُلُوا مِنْهَا الْأَسْوَدَ الْبَهِيمَ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ایسا نہ ہوتا کہ کتے بھی امم میں سے ایک امت ہیں (اور اللہ تعالیٰ کی ہر قسم کی مخلوق کو پیدا کرنے میں کوئی حکمت اور مصلحت کارفرما ہے) تو میں انہیں قتل کرنے کا حکم دیتا۔ پس تم ان میں سے خالص سیاہ کتے کو قتل کر دو۔

2463۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَمَرَنَا نَبِيُّ اللهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتَّى إِنْ كَانَتِ الْمَرْأَةُ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِيَةِ يَعْنِي بِالْكَلْبِ فَنَقْتُلُهُ ثُمَّ نَهَانَا عَنْ قَتْلِهَا وَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے کتوں کو قتل کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ یہاں تک کہ اگر کوئی عورت جنگل سے کتا ساتھ لے کر آتی تو ہم اسے بھی مار ڈالتے۔ پھر آپ ﷺ نے ہمیں ان کے قتل سے منع فرمایا اور فرمایا: تم پر کالے کتوں کو قتل کرنا لازم ہے۔

بَابٌ فِي الصَّيْدِ (شکار کا بیان)

2464۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ قُلْتُ إِنِّي أُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ فَتُمْسِكُ عَلَيَّ أَفَآكُلُ قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَإِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مِنْهَا قُلْتُ أَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ فَأُصِيبُ أَفَآكُلُ قَالَ إِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَأَصَابَ فَخَرَقَ فَكُلْ وَإِنْ أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کی: میں سکھلائے ہوئے کتوں کو چھوڑتا ہوں اور وہ شکار کو میرے لیے پکڑ رکھتے ہیں کیا میں اسے کھا سکتا ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو سکھائے ہوئے کتوں کو چھوڑے اور اس وقت اللہ تعالیٰ کا نام لے تو پھر تو اسے کھالے جسے وہ تیرے لیے پکڑ لیں۔ میں نے عرض کی: اگر چہ وہ اسے قتل بھی کر دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر چہ وہ شکار کو مار بھی دیں۔ بشرطیکہ ان کے ساتھ کوئی ایسا کتا شریک نہ ہو جو ان میں سے نہ ہو۔ (یعنی وہ سکھایا ہوا نہ ہو) میں نے پھر عرض کی: میں ایسا تیر مارتا ہوں جس کے نہ پر ہیں اور نہ بھالا اور وہ اسے لگ جاتا ہے کیا میں اسے کھا سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو ایسا تیر پھینکے جس کے پر اور بھالا نہ ہو اور تو اس پر اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کرے اور پھر وہ شکار کو جا لگے اور اسے پھاڑ دے تو تو اسے کھالے اور اگر وہ اسے عرضاً لگے (یعنی کوئی چیر پھاڑ نہ کرے) تو پھر اسے تو نہ کھا۔

2465۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَيَانٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ قُلْتُ إِنَّا نَصِيدُ بِهَذِهِ الْكِلَابِ فَقَالَ لِي إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ عَلَيْهَا فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ وَإِنْ قَتَلَ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَإِنْ أَكَلَ الْكَلْبُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَى نَفْسِهِ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے پوچھا اور عرض کی: ہم اپنے ان کتوں کے ساتھ شکار کرتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: جب تو اپنا سکھایا ہوا کتا چھوڑے اور تو اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لے۔ تو پھر تو اسے کھالے جسے وہ تیرے لیے روک لے۔ اگر چہ وہ اسے مار بھی ڈالے بشرطیکہ کتا اس میں سے نہ کھائے اور اگر کتا کچھ کھالے تو پھر تو نہ کھا۔ کیونکہ اس میں یہ اندیشہ ہے کہ اس نے شکار کو اپنے لیے پکڑا ہو۔

فائدہ: شکار سے کتے کا کچھ لینا یہ اس کی علامت ہے کہ ابھی اس کی تعلیم مکمل نہیں ہوئی کیونکہ تعلیم مکمل ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ کتا تین بار شکار کو پکڑ کر آدمی کے حوالے کر دے اور اس میں سے خود کچھ نہ کھائے اور جس کتے کی ابھی تعلیم مکمل نہ ہو اس کا شکار حلال نہیں ہوتا۔

2466۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَوَجَدْتَهُ مِنَ الْغَدِ وَلَمْ تَجِدْهُ فِي مَاءٍ وَلَا فِيهِ أَثَرٌ غَيْرُ سَهْمِكَ فَكُلْ وَإِذَا اخْتَلَطَ بِكِلَابِكَ كَلْبٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ لَا تَدْرِي لَعَلَّهُ قَتَلَهُ الَّذِي لَيْسَ مِنْهَا

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جب تو اپنے تیر کے ساتھ شکار کو

Marfat.com

مارنے لگے اور تو اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لے لے اور پھر تو اسے دوسرے دن پائے۔ درآنحالیکہ تو اسے پانی میں نہ پائے اور نہ ہی اس پر تیرے تیر کے سوا کسی اور شے کے لگنے کا نشان ہو تو تو اسے کھالے۔ اور جب تیرے کتے کے ساتھ اس کے سوا کوئی دوسرا کتا (جو سکھلایا ہوا نہ ہو) مل جائے تو پھر تو اس سے نہ کھا۔ کیونکہ تو نہیں جانتا شاید اسے دوسرے کتے نے مارا ہو جو سکھلائے ہوئے کتوں میں سے نہیں ہے۔

2467۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنِي عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا وَقَعَتْ رَمِيَّتُكَ فِي مَاءٍ فَغَرِقَ فَمَاتَ فَلَا تَأْكُلْ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شکار جسے تو نے تیر مارا تو وہ پانی میں گر گیا اور اس میں ڈوب گیا اور وہیں مر گیا تو پھر تو اسے نہ کھا۔

2468۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَا عَلَّمْتَ مِنْ كَلْبٍ أَوْ بَازٍ ثُمَّ أَرْسَلْتَهُ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلَ قَالَ إِذَا قَتَلَهُ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَيْكَ قَالَ أَبُو دَاوُد الْبَازُ إِذَا أَكَلَ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَالْكَلْبُ إِذَا أَكَلَ كُرِهَ وَإِنْ شَرِبَ الدَّمَ فَلَا بَأْسَ بِهِ[1]

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: کتے یا باز میں سے جسے تو نے تعلیم دی۔ پھر تو نے اسے شکار پر چھوڑا اور اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا تو تو اسے کھالے جسے وہ تیرے لیے پکڑ لے۔ میں نے عرض کی: اگرچہ وہ اسے مار دے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب وہ اسے مار دے اور اس میں سے کچھ بھی نہ کھائے تو بلاشبہ اس نے اسے تیرے لیے ہی پکڑا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: باز اگر اس میں سے کچھ کھالے تو بھی کوئی حرج نہیں اور کتا جب کھالے تو وہ مکروہ ہے اور اگر خون پی لے تو پھر کوئی حرج نہیں۔

فائدہ: باز کی تعلیم مکمل ہونے کی علامت یہ ہے کہ اسے چھوڑ کر جب مالک اسے بلائے تو وہ فوراً واپس آجائے۔ چونکہ شکار سے کچھ کھالینے کا اس کی تعلیم کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اس لیے اگر وہ کچھ کھا بھی لے تو شکار حلال ہوگا۔

2469۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي صَيْدِ الْكَلْبِ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ وَكُلْ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ يَدَاكَ

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کے شکار کے بارے میں فرمایا: جب تو اپنے کتے کو چھوڑے اور اللہ تعالیٰ کا نام لے (یعنی بسم اللہ پڑھے) تو پھر اسے کھالے اگرچہ وہ اس سے کچھ کھا بھی لے۔ اور

1۔ قال ابوداؤد تا آخر کے الفاظ مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

Marfat.com

اسے بھی کھا جسے تیرے ہاتھ تیری طرف لوٹائیں (یعنی جسے تو تیر کے ساتھ مار ڈالے)

فائدہ: اس حدیث میں یہ جو کہا گیا ہے کہ اگر چہ کتا شکار سے کھا بھی لے پھر بھی اس شکار کو کھانا حلال ہے جب کہ اوپر والی احادیث میں اس سے منع کیا گیا ہے۔ علامہ خطابی نے اس کی تاویل یہ کی ہے کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ ایسا شکاری کتا جو ماضی میں شکار سے کھا لیا کرتا تھا لیکن اب حال میں اس نے نہیں کھایا تو اس کے کیے ہوئے اس شکار کو کھانا حلال ہے۔ کیونکہ اب حال میں اس کا نہ کھانا یہ اس کی تعلیم کے مکمل ہونے کی علامت ہے۔ واللہ اعلم (بذل المجہود ص 102 ج 13)

2470۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ خُلَيْفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَحَدُنَا يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَقْتَفِي أَثَرَهُ الْيَوْمَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ ثُمَّ يَجِدُهُ مَيِّتًا وَفِيهِ سَهْمُهُ أَيَأْكُلُ قَالَ نَعَمْ إِنْ شَاءَ أَوْ قَالَ يَأْكُلُ إِنْ شَاءَ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ہم میں سے کوئی شکار کو تیر مارتا ہے (اور وہ تیر سمیت بھاگ جاتا ہے) اور یہ اسے دو دو اور تین تین دنوں تک تلاش کرتا رہتا ہے پھر اسے مردہ حالت میں پالیتا ہے درآنحالیکہ تیر اس کے بدن میں پیوست ہے تو کیا وہ اسے کھا سکتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اگر وہ چاہے۔ یا فرمایا: وہ کھا سکتا ہے اگر وہ چاہے (یعنی پسند کرے) (ان الفاظ میں راوی کو شک ہے)۔

2471۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ قُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي قَالَ إِذَا سَمَّيْتَ فَكُلْ وَإِلَّا فَلَا تَأْكُلْ وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ لِنَفْسِهِ فَقَالَ أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ عَلَيْهِ كَلْبًا آخَرَ فَقَالَ لَا تَأْكُلْ لِأَنَّكَ إِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے معراض (ایسا تیر جس کے پر اور بھالا نہ ہوں) کے بارے میں پوچھا: تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب وہ شکار کو اپنی دھار کی جانب سے لگے تو تو اسے کھا لے۔ اور جب اسے اپنے عرض کی جانب سے لگے تو پھر نہ کھا کیونکہ وہ وقیذ ہے۔ (وقیذ سے مراد ایسی شے ہے جسے کسی ایسی شے کے جھٹکے وغیرہ سے مار دیا جائے جس کی دھار نہ ہو مثلاً پتھر، بغیر دھار کے لکڑی اور غلیل سے پھینکا ہوا پتھر۔ لیکن بندوق کی گولی اس میں شامل نہیں بلکہ وہ تیر وغیرہ کے حکم میں ہے) پھر میں نے عرض کی: میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو نے چھوڑتے وقت تسمیہ پڑھا تو تو اسے کھا لے ورنہ نہ کھا اور اگر کتا شکار سے کچھ کھا لے تو پھر تو نہ کھا کیونکہ اس نے اسے اپنے لیے پکڑا ہے۔ پھر عرض کی: میں اپنا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں اور پھر میں اس پر ایک دوسرے کتے کو پاتا ہوں (تو کیا حکم ہے؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے نہ کھا کیونکہ تو نے اپنے کتے پر تسمیہ پڑھا تھا (لیکن دوسرے کتے پر تسمیہ نہیں پڑھا گیا اور احتمال یہ ہے کہ شکار کو اس نے مارا ہو)۔

2472۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيَّ

Marfat.com

يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ عَائِذُ اللهِ[1] قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ قَالَ مَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ وَكُلْ وَمَا أَصَدْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ

ابوادریس خولانی عائذ اللہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابو ثعلبہ خشنی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میں اپنے سکھائے ہوئے کتے کے ساتھ اور ایک ایسے کتے کے ساتھ جو سکھایا ہوا نہیں، شکار کرتا ہوں (کیا حکم ہے؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو تو نے اپنے سکھائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ کا نام بھی ذکر کر اور اسے کھالے اور جو تو اپنے اس کتے کے ساتھ شکار کرے جو سکھایا ہوا نہیں۔ پھر تو اسے ذبح کرنے کی فرصت پالے تو اسے کھالے (اور اگر تجھے ذبح کی فرصت نہیں ملی بلکہ تیرے پہنچنے سے پہلے کتے نے اسے مار ڈالا تو پھر کھانا حلال نہیں)۔

2473۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَيْفٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا أَبَا ثَعْلَبَةَ كُلْ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ وَكَلْبُكَ زَادَ عَنِ ابْنِ حَرْبٍ الْمُعَلَّمُ وَيَدُكَ فَكُلْ ذَكِيًّا وَغَيْرَ ذَكِيٍّ

حضرت ابو ثعلبہ خشنی نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: اے ابو ثعلبہ! تو اسے کھالے جو تجھ پر تیری کمان اور تیرا کتا لوٹائے۔ (یعنی جو تو کمان اور کتے سے شکار کرے) ابن حرب کی روایت میں یہ زائد ہے کہ وہ کتا سکھایا ہوا ہو اور تیرا ہاتھ جو لوٹائے (یعنی ہاتھ سے تیر وغیرہ پھینک کر تو شکار کرے) تو اسے بھی کھا، چاہے وہ ذبح کیا جائے یا نہ کیا جائے۔

2474۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا يُقَالُ لَهُ أَبُو ثَعْلَبَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي كِلَابًا مُكَلَّبَةً فَأَفْتِنِي فِي صَيْدِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنْ كَانَ لَكَ كِلَابٌ مُكَلَّبَةٌ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قَالَ ذَكِيًّا أَوْ غَيْرَ ذَكِيٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ قَالَ وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَفْتِنِي فِي قَوْسِي قَالَ كُلْ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ قَالَ ذَكِيًّا أَوْ غَيْرَ ذَكِيٍّ قَالَ وَإِنْ تَغَيَّبَ عَنِّي قَالَ وَإِنْ تَغَيَّبَ عَنْكَ مَا لَمْ يَصِلَّ[2] أَوْ تَجِدْ فِيهِ أَثَرًا غَيْرَ سَهْمِكَ قَالَ أَفْتِنِي فِي آنِيَةِ الْمَجُوسِ إِنْ[3] اضْطُرِرْنَا إِلَيْهَا قَالَ اغْسِلْهَا وَكُلْ فِيهَا

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ ایک اعرابی جسے ابو ثعلبہ کہا جاتا ہے، اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ بے شک میرے پاس کئی سکھائے ہوئے کتے ہیں۔ تو آپ ان کے شکار کے بارے میں مجھے حکم ارشاد فرمائیے؟ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تیرے پاس سکھائے ہوئے کتے ہیں تو تو اس میں سے کھالے جو وہ تیرے لیے روک رکھیں۔ پھر اس نے عرض کی: چاہے وہ جانور ذبح کیا جائے یا نہ کیا جائے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ پھر عرض کی: اگرچہ کتا اس سے کچھ کھالے؟ تو آپ نے فرمایا: اگرچہ وہ اس سے کچھ کھالے۔ پھر اس نے عرض کی: یارسول

1۔ ایک نسخہ میں عائذ اللہ کے الفاظ نہیں ہیں۔ 2۔ ایک نسخہ میں مالم یصل ہے۔ 3۔ ایک نسخہ میں ان کے بجائے اذا ہے۔

Marfat.com

اللہ! ﷺ تیر کمان کے ساتھ شکار کرنے کے بارے میں حکم ارشاد فرمایئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے کھا جو تیر کمان کے شکار کے ساتھ تجھ تک پہنچے۔ چاہے وہ ذبح ہو یا نہ ہو۔ پھر عرض کی: اگر چہ وہ مجھ سے غائب ہو جائے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر چہ وہ تجھ سے غائب ہو جائے۔ جب تک کہ وہ بالکل متغیر ہو کر اس میں بدبو پیدا نہ ہو جائے۔ یا تو اس میں اپنے تیر کے سوا کوئی اور زخم وغیرہ کا نشان نہ پالے۔ (یعنی جب تک تجھے یقین ہو کہ اس کے مرنے کا سبب تیرا ہی تیر ہے تو تو اسے کھا سکتا ہے) پھر اس نے عرض کی: مجھے مجوسی کے برتن کے بارے میں حکم بتایئے، اگر ہمیں اس کی مجبوری ہو؟ (یعنی اور کوئی برتن نہ ہو) تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے دھولے اور اس میں کھالے۔

بَابٌ فِي صَيْدٍ قُطِعَ مِنْهُ قِطْعَةٌ

کسی زندہ جانور سے گوشت کا کوئی ٹکڑا کاٹ لیا جائے تو اس کا بیان

2475۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ مَيْتَةٌ

حضرت عطاء بن یسار نے حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: حضور نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چوپائے میں سے جو ٹکڑا کاٹ لیا جائے درآنحالیکہ وہ چوپایہ زندہ ہو تو وہ گوشت کا ٹکڑا مردار کے حکم میں ہے (یعنی حرام ہے)۔

بَابٌ فِي اتِّبَاعِ الصَّيْدِ (شکار کے پیچھے جانے کا بیان)

2476۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ مَرَّةً سُفْيَانُ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ أَتَى السُّلْطَانَ افْتُتِنَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ النَّخَعِيُّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ شَيْخٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى مُسَدَّدٍ قَالَ وَمَنْ لَزِمَ السُّلْطَانَ افْتُتِنَ زَادَ وَمَا ازْدَادَ عَبْدٌ مِنَ السُّلْطَانِ دُنُوًّا إِلَّا ازْدَادَ مِنَ اللهِ بُعْدًا (1)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے اور یحییٰ کہتے ہیں: ایک بار سفیان نے کہا اور میں اسے نہیں جانتا مگر حضور نبی کریم ﷺ سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ آدمی جو جنگل میں رہتا ہے اس کا دل سخت ہو جاتا ہے۔ (اس لیے کہ وہ انسانوں کے معاشرے سے دور ہوتا ہے اور ان کی مشقتوں سے آگاہ نہیں ہوتا) اور وہ جو شکار کا پیچھا کرتا ہے وہ غافل ہو جاتا ہے (کیونکہ جب شکار اس کا محبوب مشغلہ بن جاتا ہے تو پھر اس کی توجہ اپنے دینی اور دنیوی فرائض کی طرف باقی نہیں رہتی۔ اور اسی کا نتیجہ غفلت ہے) اور جو حاکم وقت کے ساتھ آمد و رفت رکھتا ہے وہ کسی نہ کسی آزمائش میں مبتلا

1۔ حدثنا محمد بن عیسیٰ تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

Marfat.com

کر دیا جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے سلطان کو لازم پکڑے رکھا وہ کسی فتنہ میں مبتلا کر دیا جائے گا۔ اور اس میں یہ زائد ہے کہ جب بندہ حاکم وقت سے قرب اور نزدیکی کو بڑھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے اس کی دوری میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ (یعنی جیسے جیسے بادشاہ سے قرب بڑھتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ سے دوری بڑھتی چلی جاتی ہے)۔

2477۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا رَمَيْتَ الصَّيْدَ فَأَدْرَكْتَهُ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ وَسَهْمُكَ فِيهِ فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ

حضرت ابو ثعلبہ خشنی نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو شکار پر تیر پھینکے اور پھر تو اسے تین راتوں کے بعد پائے درآنحالیکہ تیرا تیر اس میں پیوست ہو تو پھر تو اسے کھالے جب تک اس میں بدبو پیدا نہ ہو۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْوَصَايَا (وصیت کے احکام کا بیان)

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ الْوَصِيَّةِ

(ان روایات کا بیان جن میں وصیت کا حکم دیا گیا ہے)

2478۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان آدمی کا کوئی حق اور شے نہیں جس میں وہ وصیت کر سکتا ہو۔ وہ دو راتیں گزارے مگر اس طرح کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہو (یعنی اگر کسی آدمی پر کسی بھی صورت میں کوئی واجب الاداء حق ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اسے اپنے پاس لکھ کر رکھے تا کہ اگر کہیں اچانک اسے موت آ جائے تو ورثاء کے لیے اس کے لیے لینے دینے میں دشواری اور دقت پیش نہ آئے۔ ودیعت اور قرض وغیرہ حقوق کی صورت میں وصیت واجب ہے بصورت دیگر مستحب)۔

2479۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا بَعِيرًا وَلَا شَاةً وَلَا أَوْصَى بِشَيْءٍ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے دینار و درہم اور اونٹ و بکری وغیرہ کی صورت میں کوئی ترکہ نہیں چھوڑا اور نہ ہی آپ ﷺ نے کسی شے کے بارے میں وصیت فرمائی (سبحان اللہ یہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت و شان ہے کہ رب کریم نے دونوں جہان کے خزانوں کی چابیاں عطا فرما رکھی ہیں لیکن اس کے باوجود ظاہری طور پر آپ کی میراث میں کوئی مال و منال اور دیگر جائیداد نہیں کیونکہ ایک اور ارشاد میں ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کی میراث مال دنیا نہیں بلکہ علم ہے اور یہ بھی کہ جو ہم مال دنیا چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے۔ تو اس میں انبیاء علیہم السلام کی شان اور بلندی مقام کا اظہار ہے۔ پھر ان لوگوں کو بالخصوص توجہ کرنی چاہیے جو سرزمین خیبر میں باغ فدک کو میراث قرار دے کر خلیفۃ الرسول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور سیدۃ نساء اہل الجنۃ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے درمیان اختلاف اور جھگڑے بیان کرنے سے نہیں تھکتے)۔

Marfat.com

بَاب مَا جَاءَ فِي مَا لَا يَجُوزُ لِلْمُوصِي فِي مَالِهِ

وصیت کرنے والے کے لیے اپنے مال میں جو وصیت جائز نہیں اس کا بیان

2480۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرِضَ مَرَضًا قَالَ ابْنُ أَبِي خَلَفٍ بِمَكَّةَ ثُمَّ اتَّفَقَا(1) أَشْفَى فِيهِ فَعَادَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَتِي أَفَأَتَصَدَّقُ بِالثُّلُثَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَبِالشَّطْرِ قَالَ لَا قَالَ فَبِالثُّلُثِ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَتْرُكَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً إِلَّا أُجِرْتَ فِيهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَخَلَّفُ عَنْ هِجْرَتِي قَالَ إِنَّكَ إِنْ تُخَلَّفْ بَعْدِي فَتَعْمَلَ عَمَلًا صَالِحًا(2) تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ لَا تَزْدَادُ بِهِ إِلَّا رِفْعَةً وَدَرَجَةً لَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: وہ شدید بیمار ہو گئے۔ ابن ابی خلف نے کہا: مکہ مکرمہ میں۔ پھر آگے دونوں راوی متفق ہیں (کہ آپ اتنے شدید بیمار ہوئے) کہ آپ قریب الموت ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس کثیر مال موجود ہے اور میری ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں ہے، کیا میں اپنے مال میں سے دو تہائی صدقہ کر دوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ پھر عرض کی: کیا نصف صدقہ کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ پھر عرض کی: کیا ایک تہائی صدقہ کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ہاں) ایک تہائی۔ اور ایک تہائی بھی بہت ہے اور بلاشبہ تیرا اپنے وارثوں کو غنی اور خوشحال چھوڑنا بہتر ہے اس سے کہ تو انہیں نادار اور فقیر چھوڑے کہ وہ لوگوں کے سامنے اپنی حاجات پوری کرنے کے لیے ہاتھ پھیلاتے رہیں۔ بلاشبہ تو ہرگز کوئی خرچ نہیں کرے گا مگر تجھے اس کا اجر دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ لقمہ بھی جو تو اپنی بیوی کے منہ تک پہنچاتا ہے (وہ بھی اجر سے خالی نہیں) پھر میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم میں (اپنی بیماری کے سبب) اپنی ہجرت سے پیچھے رہ جاؤں گا (یعنی میں تو اس کے اجر و ثواب سے محروم رہ جاؤں گا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اگر تو میرے بعد بھی زندہ باقی رہا اور تو عمل صالح کرتا رہا اور اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کا قصد کرتا رہا تو اس کے سبب بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رفعت شان اور بلندئ درجات میں اضافہ ہوگا اور تجھے زندہ باقی رکھا جائے گا۔ یہاں تک کہ کئی اقوام تجھ سے نفع اٹھائیں گی اور کئی دوسروں (کفار) کو تجھ سے نقصان اور ضرر پہنچایا جائے گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی: اے اللہ! میرے صحابہ کرام کی ہجرت کو پورا فرما اور انہیں (اپنی ہجرت سے) اپنے پاؤں پر واپس نہ لوٹا سوائے کسی فقیر اور محتاج کے۔ وہ سعید بن خولہ ہیں جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اظہار غم کرتے رہے کہ وہ مکہ مکرمہ میں فوت ہو گئے۔

1۔ قال ابن ابی خلف بمکۃ ثم اتفقا کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں صالحا نہیں ہے۔

Marfat.com

فائدہ: اس روایت سے ایک تو یہ معلوم ہوا کہ وصیت ثلث مال میں جائز ہے اور اگر اس سے بھی کم میں ہو تو وہ بہتر ہے۔ دوسرا یہ کہ وصیت کرنے والے کو اپنے ورثاء کے حقوق کا لحاظ رکھنا چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ اس کی غفلت کے سبب وہ نادار اور فقیر ہو جائیں۔ تیسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے جو کچھ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں وہ دوسرا کوئی نہیں جانتا مگر وہی جس پر آپ خود نظر کرم فرمادیں۔ یہاں حضرت سعد تو قریب الموت تھے اور مال کی وصیت کے بارے میں پوچھ رہے تھے اور ہجرت سے محروم رہنے کی فکر میں تھے۔ لیکن کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فقط زندہ رہنے کی ہی نہیں بلکہ کئی علاقوں کا فاتح ہونے کی روح پرور بشارت بھی دی جسے اللہ تعالیٰ نے من وعن پورا فرمایا اور دنیا نے دیکھا کہ آپ فاتح عراق قرار پائے۔

باب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْإِضْرَارِ فِي الْوَصِيَّةِ (وصیت میں نقصان پہنچانے کی کراہیت کا بیان)

2481۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ حَرِيصٌ تَأْمُلُ الْبَقَاءَ وَتَخْشَى الْفَقْرَ وَلَا تُمْهِلَ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی نے حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کون سا صدقہ افضل ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرا اس حال میں صدقہ کرنا کہ تو صحت مند ہو، مال کی حرص موجود ہو، زندہ باقی رہنے کی امید ہو اور تجھے (صدقہ کے سبب) فقر و افلاس کا خوف ہو۔ نہ کہ ایسی حالت میں کہ تو اسے مؤخر کرتا رہے یہاں تک کہ جب جان حلقوم تک پہنچ جائے تو پھر کہے: اتنا فلاں کے لیے ہے اور اتنا فلاں کے لیے۔ حالانکہ اب تو وہ مال فلاں (وارث) کی ملکیت میں ہو چکا ہوتا ہے۔ (یعنی ترغیب یہی دی جارہی ہے کہ صدقہ صحت اور اپنی حاجت کے ہوتے ہوئے دینا چاہیے کیونکہ اس حالت میں مال آدمی کی اپنی ملکیت میں ہوتا ہے اور اسے تصرف کا اختیار ہوتا ہے۔ جب کہ حالت مرگ میں وارثوں کا حق اس کے مال میں ثابت ہو جاتا ہے)

2482۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَأَنْ يَتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِي حَيَاتِهِ بِدِرْهَمٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ[1] عِنْدَ مَوْتِهِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کا اپنی حالت حیات میں ایک درہم صدقہ کرنا بہتر ہے اس سے کہ وہ اپنی موت کے وقت ایک سو درہم صدقہ کرے۔ (کیونکہ زندگی کے دوران حرص اور حاجت دونوں باقی ہوتی ہیں جب کہ موت کے وقت ان میں سے کوئی شے باقی نہیں ہوتی)۔

2483۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُدَّانِيُّ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ بْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِي شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی الله عنه حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْأَةُ

1۔ ایک نسخہ میں دِرْهَم کا لفظ نہیں ہے۔

Marfat.com

بِطَاعَةِ اللّٰهِ سِتِّينَ سَنَةً ثُمَّ يَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ فَيُضَارَّانِ فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ قَالَ وَقَرَأَ عَلَيَّ أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ هَا هُنَا مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَى بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ حَتّٰى بَلَغَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ قَالَ أَبُو دَاوُد هٰذَا يَعْنِي الْأَشْعَثَ بْنَ جَابِرٍ جَدُّ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ ایک آدمی اور عورت ساٹھ برس تک اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کا عمل کرتے رہتے ہیں پھر انہیں جب موت آتی ہے تو وہ وصیت میں (اپنے ورثاء کو) نقصان پہنچاتے ہیں۔ (یعنی کسی کو محروم کر دیتے ہیں اور کسی کا حق کم کر دیتے ہیں) تو اس کے سبب سے ان کے لیے آتش جہنم واجب ہو جاتی ہے اور شہر بن حوشب کہتے ہیں کہ یہاں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ پر یہ آیت تلاوت کی: یعنی مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَى بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ حَتّٰى بَلَغَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ تک۔ ترجمہ: ''(یہ تقسیم) وصیت پوری کرنے کے بعد ہے جو کی گئی ہے اور قرض ادا کرنے کے بعد بشرطیکہ اس سے نقصان نہ پہنچایا گیا ہو (یہ نظام وراثت) حکم ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا بڑا بردبار ہے۔ یہ حدیں اللہ کی (مقرر کی ہوئی) ہیں اور جو شخص فرمانبرداری کرے گا اللہ کی اور اس کے رسول کی داخل فرمائے گا اسے اللہ تعالیٰ باغوں میں، بہتی ہوں گی جن کے نیچے نہریں، ہمیشہ رہیں گے وہ ان میں اور یہی بڑی کامیابی ہے''۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ سند میں راوی اشعث بن جابر نصر بن علی کا دادا ہے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الدُّخُولِ فِي الْوَصَايَا (وصایا میں داخل ہونے کا بیان یعنی وصی بننے کا بیان)

2484۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي سَالِمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا وَإِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي فَلَا تَأَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيمٍ قَالَ أَبُو دَاوُد تَفَرَّدَ بِهِ أَهْلُ مِصْرَ[1]

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! میں تجھے ضعیف اور کمزور دیکھتا ہوں اور میں تیرے لیے وہی پسند کرتا ہوں جو میں اپنے لیے پسند کرتا ہوں۔ پس تو دو شخصوں پر بھی امیر نہ بننا اور یتیم کے مال کا والی نہ بننا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اہل مصر اس حدیث کی روایت میں منفرد ہیں۔

فائدہ: چونکہ امارت کے لیے علم اور قدرت کا ہونا کم از کم شرط ہے لہٰذا جس میں یہ شرائط بدرجہ اتم موجود نہ ہوں اسے یہ ذمہ داری اپنے سر نہیں لینی چاہیے کیونکہ وہ اس کے تقاضے پورے نہ کر سکے گا اور یتیم کے مال کا والی بننے سے اس لیے منع فرمایا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اپنے حالات کے پیش نظر یتیم کا مال اپنے تصرف میں لے آئے اور پھر اس کا وبال اس پر پڑے۔ تو اس احتیاط کے پیش نظر آپ ﷺ نے حضرت ابوذر کو اس سے منع فرمایا۔

1۔ قال ابوداؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

Marfat.com

بَاب مَا جَاءَ فِي نَسْخِ الْوَصِيَّةِ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ

والدین اور اقرباء کے لیے وصیت کے منسوخ ہونے کا بیان

2485- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ فَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ كَذَلِكَ حَتَّى نَسَخَتْهَا آيَةُ الْمِيرَاثِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ اِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ کے تحت وصیت کا حکم باقی رہا۔ یہاں تک کہ آیت میراث نازل ہوئی اور اس نے والدین اور اقرباء کے لیے وصیت کا حکم منسوخ کر دیا۔ (یعنی ابتدا میں یہ حکم موجود تھا کہ کوئی بھی مرنے والا اپنے والدین اور دیگر رشتہ داروں میں سے جس کے لیے جو چاہتا تھا وصیت کر سکتا تھا اور پھر اس کے مطابق عمل درآمد کیا جاتا تھا۔ پھر جب آیت میراث نازل ہوئی تو یہ حکم منسوخ ہو گیا)۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْوَصِيَّةِ لِلْوَارِثِ (وارث کے لیے وصیت کرنے کا بیان)

2486- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ

شرحبیل بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر صاحب حق کو اس کا حق عطا کیا ہے اور وارث کے لیے کوئی وصیت نہیں ہے۔

بَاب مُخَالَطَةِ الْيَتِيمِ فِي الطَّعَامِ (کھانے میں یتیم کو شریک کرنے کا بیان)

2487- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ وَإِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا الْآيَةَ انْطَلَقَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ يَتِيمٌ فَعَزَلَ طَعَامَهُ مِنْ طَعَامِهِ وَشَرَابَهُ مِنْ شَرَابِهِ فَجَعَلَ يَفْضُلُ مِنْ طَعَامِهِ فَيُحْبَسُ لَهُ حَتَّى يَأْكُلَهُ أَوْ يَفْسُدَ فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فَخَلَطُوا طَعَامَهُمْ بِطَعَامِهِ وَشَرَابَهُمْ بِشَرَابِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ (ترجمہ) ''تم یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر ایسے طریقہ سے جو اچھا ہو۔ بے شک وہ لوگ جو یتیموں کا مال ظلماً کھاتے ہیں'' الخ۔ تو اس وقت جس کسی کے پاس کوئی یتیم (زیر نگرانی) تھا تو اس نے اس کا کھانا اپنے کھانے سے اور اس کا پینا اپنے پینے سے علیحدہ کر دیا اور یتیم کے کھانے میں سے جو بچ جاتا تھا اسے اسی کیلئے رکھ دیا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ خود ہی اسے کھا لیتا یا وہ خراب ہو کر ضائع ہو جاتا۔ پس لوگوں پر یہ امر انتہائی شاق اور تکلیف دہ ثابت ہوا۔ تو انہوں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (ترجمہ) ''وہ آپ سے یتیموں کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے ان کی اصلاح کرنا

Marfat.com

بہتر ہے اور اگر تم انہیں اپنے ساتھ ملالو تو وہ تمہارے بھائی ہیں' چنانچہ لوگوں نے ان کا کھانا اپنے کھانے کے ساتھ اور ان کا پینا اپنے پینے کے ساتھ ملالیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَا لِوَلِيِّ الْيَتِيمِ أَنْ يَنَالَ مِنْ مَالِ الْيَتِيمِ

اس کا بیان کہ ولی یتیم کے مال سے کتنی مقدار خرچ کر سکتا ہے

2488۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي الْمُعَلِّمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي فَقِيرٌ لَيْسَ لِي شَيْءٌ وَلِي يَتِيمٌ قَالَ فَقَالَ كُلْ مِنْ مَالِ يَتِيمِكَ غَيْرَ مُسْرِفٍ وَلَا مُبَادِرٍ وَلَا مُتَأَثِّلٍ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: میں فقیر ہوں میرے پاس کوئی شے نہیں ہے۔ البتہ میرے پاس ایک یتیم ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے یتیم کے مال سے کچھ لے لے مگر تو اسراف کرنے والا نہ ہو (یعنی ضرورت سے زائد خرچ کرنے والا نہ ہو) نہ ہی اس کے مال کو خرچ کرنے میں تیزی کرنے والا ہو۔ (یعنی اس خوف سے کہ وہ یتیم بڑا ہو جائے گا تیرے ہاتھ سے مال نکل جائے گا تو تو اسے جلدی جلدی خرچ کر دے ایسا نہ ہو) اور نہ تو اس سے اپنا مال جمع کرنے والا ہو (یعنی اس کا مال اپنے کاروبار اور تجارت وغیرہ میں لگا کر نفع حاصل کرے اور اس سے اپنا مال بڑھاتا رہے یہ درست نہیں۔ ہاں اگر اس کا مال تجارت میں لگائے تو پھر اصل زر اور نفع دونوں اس کے ہوں گے)۔

بَابُ مَا جَاءَ مَتَى يَنْقَطِعُ الْيُتْمُ (اس کا بیان کہ یتیمی کی حالت کب ختم ہو جاتی ہے؟)

2489۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدِينِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ خَالِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُقَيْشٍ أَنَّهُ سَمِعَ شُيُوخًا مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَمِنْ خَالِهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَحْمَدَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَفِظْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَا يُتْمَ بَعْدَ احْتِلَامٍ وَلَا صُمَاتَ يَوْمٍ إِلَى اللَّيْلِ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد یاد کیا ہوا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: احتلام کے بعد (یعنی بالغ ہو جانے کے بعد) یتیمی کی کیفیت (باقی) نہیں رہتی اور نہ ہی صبح سے شام تک خاموش رہنا صحیح ہے۔

فائدہ: جب بچہ بالغ ہو جاتا ہے تو وہ یتیم نہیں رہتا بلکہ ایک ذمہ دار آدمی کے حقوق و فرائض اس کے ذمہ بھی لازم ہو جاتے ہیں جن کی ادائیگی کا شریعت اس سے تقاضا کرتی ہے۔ اسی طرح طویل خاموشی دور جاہلیت کے لوگوں کی عبادت تھی۔ اس لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے غلاموں کو اس سے منع فرمایا اور اس کی جگہ ذکر و فکر اور اچھی گفتگو کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

Marfat.com

بَاب مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ فِي أَكْلِ مَالِ الْيَتِيمِ

(اس کا بیان کہ یتیم کا مال کھانا کتنا شدید گناہ ہے)

2490۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ[1] عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو الْغَيْثِ سَالِمٌ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ[2] حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجُوزَجَانِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْكَبَائِرُ فَقَالَ هُنَّ تِسْعٌ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ زَادَ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ الْمُسْلِمَيْنِ وَاسْتِحْلَالُ الْبَيْتِ الْحَرَامِ قِبْلَتِكُمْ أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے اجتناب کرو۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! ﷺ وہ کیا ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، (یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات یا صفات میں کسی کو شریک کرنا)۔ جادو کرنا، حق کے سوا ایسے آدمی کو قتل کرنا جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جنگ کے دن میدان سے پیٹھ پھیر کر بھاگ آنا اور ایسی پاک دامن مومنہ عورتوں پر تہمت لگانا جو بدکاری سے ناواقف ہیں۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابوالغیث سے مراد ابن مطیع کا آزاد کردہ غلام سالم ہے۔

عبید بن عمیر نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اسے بتایا اور انہیں شرف صحابیت بھی حاصل تھا کہ ایک آدمی نے آپ ﷺ سے سوال کرتے ہوئے کہا: یارسول اللہ! ﷺ گناہ کبیرہ کتنے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ نو ہیں۔ سات وہی ذکر کیے جو اوپر مذکور ہیں اور یہ اضافہ کیا: مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا اور بیت الحرام جو کہ تمہاری زندگی اور مرنے کے بعد کی حالت میں بھی تمہارا قبلہ ہے اسے حلال سمجھنا (یعنی اس کی حرمت کی پاسداری نہ کرنا، اس میں جھگڑا، فساد اور قتل و غارت کو مباح سمجھنا، یہ سب گناہ کبیرہ ہیں)

بَاب مَا جَاءَ فِي الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْكَفَنَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ

اس پر دلیل کا بیان کہ کفن بھی میت کے مال میں سے ہے

2491۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ إِلَّا نَمِرَةٌ كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ

1۔ ایک نسخہ میں ثور بن یزید ہے۔

2۔ قال ابوداؤد تا ابن مطیع کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

Marfat.com

حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ غزوۂ احد کے دن شہید ہوئے اور ان کا مال سوائے چھوٹے سے کمبل کے اور کچھ نہ تھا۔ جب ہم اس کے ساتھ ان کا سر ڈھانپتے تھے تو ان کے پاؤں باہر نکل جاتے۔ (یعنی وہ ننگے رہ جاتے) اور جب پاؤں ڈھانپتے تھے تو ان کا سر باہر نکل جاتا (یعنی وہ ننگا رہ جاتا)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس کے ساتھ ان کا سر ڈھانپ دو اور ان کے پاؤں پر اذخر (خوشبودار گھاس) رکھ دو۔

فائدہ: یہ وہ نفوس قدسیہ تھے جن پر ملائکہ بھی رشک کرتے تھے کہ جن کے پاس متاع دنیا میں سے اگر چہ کچھ نہ تھا لیکن دل نور ایمان سے منور تھے، عشق مصطفی کریم ﷺ سے لبریز تھے۔ پیشانیاں رب کریم کی بندگی کے سجدوں سے روشن تھیں، توکل کی دولت سے مالا مال تھے اور دل ذکر الٰہی سے مطمئن تھے اور دنیا کی بے ثباتی کا یقین واثق تھا۔ بس انہی جیسی صفات کے سبب وہ ہر حال میں مطمئن بھی تھے اور رشک ملائک بھی۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَهَبُ الْهِبَةَ ثُمَّ يُوصَى لَهُ بِهَا أَوْ يَرِثُهَا

اس کا بیان کہ آدمی ایک شے ہبہ کرتا ہے پھر اس کے لیے اس کی وصیت کردی جاتی ہے یا وہ اسے وراثت میں پالیتا ہے

2492۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ بُرَيْدَةَ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ كُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِوَلِيدَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ وَتَرَكَتْ تِلْكَ الْوَلِيدَةَ قَالَ قَدْ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَجَعَتْ إِلَيْكِ فِي الْمِيرَاثِ قَالَتْ وَإِنَّهَا مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَيُجْزِئُ أَوْ يَقْضِي عَنْهَا أَنْ أَصُومَ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَتْ وَإِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ أَفَيُجْزِئُ أَوْ يَقْضِي عَنْهَا أَنْ أَحُجَّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ

حضرت عبداللہ بن بریدہ نے اپنے باپ بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے: ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آئی اور عرض کی: میں نے اپنی ماں کو ایک لونڈی ہبہ کی تھی اور اب میری ماں فوت ہو چکی ہے اور اس نے وہی لونڈی (میراث میں) چھوڑی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تحقیق تیرا اجر ثابت ہو چکا ہے اور وہ لونڈی بھی میراث میں تیری طرف لوٹ آئی ہے۔ پھر اس نے عرض کی: میری ماں فوت ہو چکی ہے اور اس پر ایک مہینے کے روزے واجب تھے، کیا اس کی طرف سے ادا ہو جائیں گے اگر میں اس کی طرف سے روزے رکھ لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ پھر اس نے عرض کی: اس نے حج نہیں کیا۔ اگر میں اس کی طرف سے حج کروں تو کیا اس کی جانب سے ادا ہو جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

فائدہ: نماز، روزے کے بارے میں امام احمد کے سوا تینوں ائمہ فقہ کا موقف یہ ہے کہ ولی میت کی جانب سے فدیہ ادا کرے یعنی ایک دن کے روزے یا ایک نماز کی جانب سے نصف صاع گندم یا مساکین کو کھانا کھلادے لیکن اس کی جانب سے نماز پڑھنے یا روزے رکھنے سے وہ ادا نہ ہوں گے۔ جب کہ حج کے مسئلہ میں تمام کا اتفاق ہے کہ اگر میت کی جانب سے ادا کیا جائے گا تو وہ ہو جائے گا اور اسے ثواب حاصل ہوگا۔ (بذل المجہود ص 137 ج 13)

Marfat.com

حاشیہ طحطاوی میں ہے کہ کوئی کسی کی طرف سے نماز نہیں پڑھ سکتا کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے: لا یصوم احد عن احد ولا یصلی احد عن احد ولکن یطعم عنہ۔ اور جو یہ ارشاد گرامی ہے: فصومی من امك اور یہ ارشاد گرامی من مات وعلیہ صیام صام عنہ ولیہ یہ حکم منسوخ ہو چکا ہے۔ کذا فی البرہان وغیرہ۔ (حاشیہ طحطاوی ص 439)

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُوقِفُ الْوَقْفَ (ایسے آدمی کا بیان جو اپنی کوئی شے وقف کر دیتا ہے)

2493۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي بِهِ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ أَنَّهُ لَا يُبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَالرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَزَادَ عَنْ بِشْرٍ وَالضَّيْفِ ثُمَّ اتَّفَقُوا لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ وَيُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ زَادَ عَنْ بِشْرٍ قَالَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَدَقَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ نَسَخَهَا لِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا مَا كَتَبَ عَبْدُ اللهِ عُمَرُ فِي ثَمْغٍ فَقَصَّ مِنْ خَبَرِهِ نَحْوَ حَدِيثِ نَافِعٍ قَالَ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا فَمَا عَفَا عَنْهُ مِنْ ثَمَرِهِ فَهُوَ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ قَالَ وَسَاقَ الْقِصَّةَ قَالَ وَإِنْ شَاءَ وَلِيُّ ثَمْغٍ اشْتَرَى مِنْ ثَمَرِهِ رَقِيقًا لِعَمَلِهِ وَكَتَبَ مُعَيْقِيبٌ وَشَهِدَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْأَرْقَمِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا مَا أَوْصَى بِهِ عَبْدُ اللهِ عُمَرُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ حَدَثَ بِهِ حَدَثٌ أَنَّ ثَمْغًا وَصِرْمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ وَالْعَبْدَ الَّذِي فِيهِ وَالْمِائَةَ سَهْمٍ الَّتِي بِخَيْبَرَ وَرَقِيقَهُ الَّذِي فِيهِ وَالْمِائَةَ الَّتِي أَطْعَمَهُ مُحَمَّدٌ ﷺ بِالْوَادِي تَلِيهِ حَفْصَةُ مَا عَاشَتْ ثُمَّ يَلِيهِ ذُو الرَّأْيِ مِنْ أَهْلِهَا أَنْ لَا يُبَاعَ وَلَا يُشْتَرَى يُنْفِقُهُ حَيْثُ رَأَى مِنَ السَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ وَذَوِي الْقُرْبَى وَلَا حَرَجَ عَلَى مَنْ وَلِيَهُ إِنْ أَكَلَ أَوْ آكَلَ أَوْ اشْتَرَى رَقِيقًا مِنْهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خیبر کے علاقے سے کچھ زمین حاصل کی اور پھر حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: میں نے ایک زمین حاصل کی ہے اور میں نے کبھی بھی اس سے عمدہ اور نفیس مال اپنے پاس نہیں پایا۔ پس آپ اس کے بارے میں مجھے کیا حکم ارشاد فرماتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر چاہو تو اصل زمین اپنے پاس روک لو اور اس کے منافع کو صدقہ کر دو۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے صدقہ کر دیا، اس طرح کہ اصل زمین کو نہ بیچا جا سکتا ہے اور نہ ہبہ کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی کسی کو میراث دی جا سکتی ہے (اور اس کے منافع وقف ہیں) فقراء، قرابتداروں، غلاموں، فی سبیل اللہ (یعنی مجاہدین وغیرہ) اور مسافروں کے لیے اور راوی بشر کی روایت میں یہ اضافہ ہے: اور مہمانوں کے لیے۔ پھر آگے تمام راوی متفق ہیں کہ جو اس کا متولی ہوگا اس کے لیے کوئی حرج نہیں کہ وہ اس سے معروف طریقہ سے کھائے اور ایسے دوستوں کو کھلائے جو خوشحال اور متمول نہ ہوں۔ بشر نے یہاں یہ اضافہ کیا ہے کہ محمد نے بیان کیا کہ وہ اپنا مال جمع کرنے والا نہ ہو۔

Marfat.com

سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، لیث نے یحییٰ بن سعید سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے صدقہ کے بارے میں روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا: مجھے عبدالحمید بن عبداللہ بن عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہم نے وہ تحریر لکھ دی: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ یہ وہ تحریر ہے جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ثمغ (یہ مدینہ طیبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مال کا نام ہے یا اس جگہ کا نام ہے جہاں آپ کا وہ مال یا باغ تھا جو آپ نے مدینہ طیبہ یا خیبر میں وقف کیا تھا) کے بارے میں لکھی۔ پس آگے حضرت نافع کی حدیث کی مثل پورا واقعہ بیان کیا۔ اور اس میں یہ ہے کہ (وہ متولی) مال اکٹھا کرنے والا نہ ہو اور اس کے پھلوں میں سے جو گر جائے تو وہ سائل اور محروم (ایسا حاجت مند جو دست سوال دراز نہ کرے) کے لیے ہوگا۔ اور آگے سارا واقعہ بیان کیا۔ پھر کہا: اگر ثمغ کا متولی چاہے تو وہ اس کے پھلوں میں سے کچھ کے عوض اس میں کام کرنے کے لیے غلام خرید لے اور وہ تحریر جو معیقیب نے لکھی اور اس پر عبداللہ بن ارقم نے شہادت دی (وہ یہ ہے) بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ یہ وہ تحریر ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے بندے امیر المومنین عمر (رضی اللہ عنہ) نے وصیت فرمائی کہ اگر (مجھے) کوئی حادثہ پیش آ جائے تو ثمغ، صرمہ بن اکوع اور وہ غلام جو اس میں ہے اور وہ سو حصے جو خیبر میں ہیں اور وہ غلام جو وہاں ہیں اور وہ سو حصص جو حضور نبی رحمت علیہ السلام نے انہیں اس وادی میں عطا فرمائے جو خیبر کے ساتھ ملی ہوئی ہے ان تمام کی متولیہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا ہوں گی، جب تک آپ باحیات رہیں گی۔ (حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رفیقہ حیات ہیں)۔ بعد ازاں ان کے اہل میں سے جو صاحب رائے اور عقل ہوگا (وہ متولی ہوگا) اس طرح کہ اس مال کی خرید وفروخت نہیں کی جائے گی اور وہ اسے سائل، محروم اور ذوی القربیٰ پر مناسب انداز میں خرچ کرے گا۔ اور جو اس کا ولی ہوگا اس کے لیے کوئی حرج نہیں کہ وہ اس مال سے خود کھائے یا (دوست احباب کو) کھلائے یا (اس میں کاروبار کے لیے) اس کی آمدن سے ہی غلام وغیرہ خرید لے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ (میت کی جانب سے صدقہ کرنے کا بیان)

2494۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أُرَاهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول علیہ السلام نے فرمایا: جب آدمی فوت ہو جاتا ہے تو اس سے اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین چیزوں کے (یعنی) صدقہ جاریہ یا وہ علم جس سے نفع حاصل کیا جاتا رہے یا وہ نیک بچہ جو اس کے لیے دعا کرتا رہے۔

فائدہ: تو اس کی جانب سے یہ ایسے اعمال ہیں جو مرنے کے باوجود ختم نہیں ہوتے بلکہ ان کا ثواب اسے حاصل ہوتا رہتا ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دعا کا ثواب میت کو پہنچتا ہے۔ فتح القدیر اور بحر الرائق میں ہے کہ جس کسی نے نماز، روزہ یا صدقہ وغیرہ کا ثواب مردوں یا زندوں میں سے کسی کو پہنچایا، یہ جائز ہے اور ان کا ثواب ان تک پہنچتا ہے۔ یہی اہل السنت و

Marfat.com

الجماعت کا نظریہ ہے اور اسی طرح البدائع میں بھی ہے۔ اور جن کا نظریہ یہ ہے کہ ثواب نہیں پہنچتا: وَاَنۡ لَّيۡسَ لِلۡاِنۡسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى سے استدلال کرتے ہیں۔ اس کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اس کا حکم اس شریعت میں منسوخ ہے اور اس کی ناسخ اَلۡحَقۡنَا بِهِمۡ ذُرِّيَّتَهُمۡ ہے۔ کیونکہ یہ آیت اس معنی پر دلالت کر رہی ہے کہ اولادیں اپنے آباء کے عمل کے سبب جنت میں داخل ہوں گی۔

دوسرا یہ کہ حضرت عکرمہ کا یہ قول ہے کہ وَاَنۡ لَّيۡسَ لِلۡاِنۡسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى یہ حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کی قوم کے لیے ہے۔ اور رہی یہ امت تو ان کے لیے وہ بھی ہے جو عمل یہ خود کریں اور وہ بھی ہے جو ان کے لیے دوسرے کریں۔ جیسا کہ روایت میں ہے کہ ایک عورت بچے کو اٹھا کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں پیش ہوئی اور عرض کی: کیا اس کے لیے بھی حج ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اور تیرے لیے اجر ہے۔

اور شیخ تقی الدین ابو العباس نے کہا ہے کہ جو یہ اعتقاد رکھے کہ انسان اپنے عمل کے سوا نفع حاصل نہیں کر سکتا تو اس نے اجماع کے خلاف کیا۔ کیونکہ امت کا اس پر اجماع ہے کہ انسان دوسرے کی دعا سے نفع حاصل کرتا ہے اور یہی غیر کے عمل سے نفع اٹھانا ہے۔ اور یہ بھی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اہل موقف کے حساب و کتاب میں، پھر اہل جنت کے جنت میں داخل ہونے میں اور گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرنے والوں کے لیے جہنم سے نکالنے میں شفاعت فرمائیں گے اور یہی دوسرے کی سعی سے نفع اٹھانے کا مفہوم ہے۔ اسی طرح ملائکہ اہل زمین کے لیے دعائیں کرتے ہیں اور مغفرت طلب کرتے ہیں تو یہ سب غیر کے عمل سے منفعت حاصل کرنا ہی ہے۔ اس وضاحت سے معلوم ہو گیا کہ ایک آدمی کا عمل دوسرے کے لیے نفع بخش اور مفید ہوتا ہے۔ (بذل المجہود ص 147-148، ج 13)

اب اگر اہل السنت والجماعت کے معمولات تیسرا، چوتھا، دسواں، چالیسواں اور گیارہویں اور اعراس وغیرہ میں غیر جانبدارانہ غور و فکر کی جائے تو ان جملہ معمولات میں قدر مشترک ایصال ثواب ہے۔ اس دنیا سے جانے والے کی مغفرت اور بلندی درجات کی دعا ہے۔ اور مذکورہ وضاحت میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ ثواب بھی پہنچتا ہے اور دعا کے نفع بخش ہونے پر امت کا اجماع ہے۔ پھر کیسے کہا جا سکتا ہے کہ یہ معمولات خلاف شرع ہیں۔ اور اگر فقط وقت کا تعین ہی خلاف شرع ہونے کی علت ہے تو پھر ہمارے روزمرہ کے کتنے کام ہیں جنہیں کرنے کے لیے وقت معین کیا جاتا ہے۔ کیا پھر جملہ معاملات زندگی ہی بدعت اور گمراہی کے زمرہ میں داخل ہوں گے۔ نہیں ایسا ہرگز نہیں۔ آیئے افتراق کو چھوڑیے، ایک دوسرے کے قریب آیئے، وسعت پیدا کیجئے اور معمولی اختلافات کو باہمی افہام و تفہیم سے حل کر لیجئے۔ رب کریم ہمارا حامی و ناصر ہو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ مَاتَ عَنْ غَيْرِ وَصِيَّةٍ يُتَصَدَّقُ عَنْهُ

جو کوئی بغیر وصیت کے فوت ہو جائے اس کی جانب سے صدقہ کرنے کا بیان

2495۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَلَوْلَا ذَلِكَ لَتَصَدَّقَتْ وَأَعْطَتْ أَفَيُجْزِئُ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ

Marfat.com

نَعَمْ فَتَصَدَّقِيْ عَنْهَا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں ایک عورت نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میری ماں اچانک فوت ہوگئی۔ اگر وہ اس طرح اچانک فوت نہ ہوتی تو یقیناً وہ صدقہ کرتی اور (اللہ کی راہ میں) کچھ دیتی۔ کیا اس کے لیے باعث اجر وثواب ہوگا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں؟ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں، تو اس کی طرف سے صدقہ کر۔

فائدہ: اگر کسی کے صدقہ کا ثواب فوت ہونے والی کو نہ پہنچتا ہوتا تو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام صدقہ کرنے کا حکم ہی ارشاد نہ فرماتے۔ کیونکہ عبث کام کا حکم دینا نبی کی شان کے ہی لائق نہیں۔ لہٰذا اس صریح فرمان نبوی سے ثابت ہوا کہ زندوں کا عمل مرنے والوں کے لیے نفع بخش ہوتا ہے۔ جیسا کہ صدقہ وغیرہ ہے۔ هذا ظاهر فی ان الصدقة يصل ثوابها الی الميت ولولا ذلك لم يامرها صلی الله عليه وآله وسلم بالتصدق عنها (بذل المجہود ص 148 ج 130)

2496۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَقَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ أَفَيَنْفَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ لِي مَخْرَفًا وَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میری ماں فوت ہوگئی ہے۔ اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا وہ اسے نفع دے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ پھر اس نے عرض کی: میرا ایک باغ ہے اور میں آپ کو اس پر شاہد بناتا ہوں کہ میں نے وہ باغ اپنی ماں کی جانب سے صدقہ کر دیا۔

فائدہ: پہلی حدیث کی طرح یہ بھی صدقہ کا ثواب میت کو پہنچنے میں بالکل ظاہر ہے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي وَصِيَّةِ الْحَرْبِيِّ يُسْلِمُ وَلِيُّهُ أَيَلْزَمُهُ أَنْ يُنْفِذَهَا

حربی کی وصیت کا بیان جب کہ اس کا ولی مسلمان ہو، کیا اس کے مطابق عمل کرنا اس کے لیے لازم ہے

2497۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ أَوْصَى أَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ فَأَعْتَقَ ابْنُهُ هِشَامٌ خَمْسِينَ رَقَبَةً فَأَرَادَ ابْنُهُ عَمْرٌو أَنْ يُعْتِقَ عَنْهُ الْخَمْسِينَ الْبَاقِيَةَ فَقَالَ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبِي أَوْصَى بِعِتْقِ مِائَةِ رَقَبَةٍ وَإِنَّ هِشَامًا أَعْتَقَ عَنْهُ خَمْسِينَ وَبَقِيَتْ عَلَيْهِ خَمْسُونَ رَقَبَةً أَفَأُعْتِقُ عَنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ[1] لَوْ كَانَ مُسْلِمًا فَأَعْتَقْتُمْ عَنْهُ أَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ أَوْ حَجَجْتُمْ عَنْهُ بَلَغَهُ ذَلِكَ

1۔ ایک نسخہ میں انہ ہے۔

Marfat.com

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ عاص بن وائل نے یہ وصیت کی کہ اس کی طرف سے سو غلام آزاد کیے جائیں۔ تو اس کے بیٹے ہشام نے پچاس غلام آزاد کیے۔ پھر اس کے بیٹے عمرو نے اس کی جانب سے باقی پچاس غلام آزاد کرنے کا ارادہ کیا اور یہ کہا کہ میں اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لوں۔ چنانچہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میرے باپ وائل نے سو غلام آزاد کرنے کی وصیت کی تھی اور ہشام نے اس کی جانب سے پچاس غلام آزاد کر دیے ہیں اور پچاس غلام ابھی اس پر باقی ہیں۔ کیا وہ میں اس کی طرف سے آزاد کر دوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اگر وہ مسلمان ہوتا اور تم اس کی طرف سے غلام آزاد کرتے یا اس کی طرف سے صدقہ کرتے یا اس کی جانب سے حج کرتے تو اس عمل کا ثواب اسے پہنچتا۔

فائدہ: اس میں بنیادی کلیہ اور ضابطہ کی طرف رہنمائی فرما دی گئی کہ اگر مرنے والا مسلمان ہوگا تو پھر زندہ لوگ جو عمل کر کے اسے ایصال ثواب کریں گے تو وہ اسے پہنچے گا اور یقیناً اس کے لیے نفع بخش اور فائدہ مند ہوگا۔ اور اگر وہ کفر پر مر گیا ہے تو پھر اس کے لیے کوئی عمل یا سفارش نفع بخش نہیں۔ خوش نصیب ہیں وہ اہل ایمان جو اپنے مومن بھائیوں کو ذکر اذکار اور دیگر اعمال صالحہ کر کے ایصال ثواب کرتے رہتے ہیں۔ یقیناً ایسا کرنا ان کے لیے بلندی درجات کا سبب بنتا ہے اور ان کے لیے عبرت کا مقام ہے جو اس سے محروم ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَهُ وَفَاءٌ يُسْتَنْظَرُ غُرَمَاؤُهُ وَيُرْفَقُ بِالْوَارِثِ

اس کا بیان کہ اگر آدمی مقروض حالت میں فوت ہو جائے اور اس کا مال ہو تو اس کے قرض خواہوں سے وقفہ لیا جائے گا اور وارث سے نرمی کا سلوک کیا جائے گا

2498۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ شُعَيْبَ بْنَ إِسْحٰقَ حَدَّثَهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ عَلَيْهِ ثَلَاثِينَ وَسْقًا لِرَجُلٍ مِنْ يَهُودَ فَاسْتَنْظَرَهُ جَابِرٌ فَأَبَى فَكَلَّمَ جَابِرٌ النَّبِيَّ ﷺ أَنْ يَشْفَعَ لَهُ إِلَيْهِ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ لِيَأْخُذَ ثَمَرَ نَخْلِهِ بِالَّذِي لَهُ عَلَيْهِ فَأَبَى عَلَيْهِ[1] وَكَلَّمَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُنْظِرَهُ فَأَبَى وَسَاقَ الْحَدِيثَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے بتایا: ان کے والد فوت ہوئے اور اپنے اوپر ایک یہودی آدمی کے تیس وسق بطور قرض چھوڑ گئے۔ تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اس سے مہلت طلب کی۔ تو اس نے مہلت دینے سے انکار کر دیا۔ پھر حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ آپ اس کے پاس ان کی سفارش کریں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے اور یہودی کے ساتھ گفتگو کی کہ وہ ان پر اپنے قرض کے عوض ان کی ساری کھجوروں کا پھل لے لے لیکن اس نے ایسا کرنے سے بھی انکار کر دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے بات کی کہ وہ انہیں مہلت دے لیکن اس نے اس سے بھی انکار کر دیا۔ آگے مکمل حدیث بیان کی۔

1۔ ایک نسخہ میں علیہ نہیں ہے۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ الْفَرَائِضِ (کتاب الفرائض کا بیان)

بَابُ مَا جَاءَ فِی تَعْلِیمِ الْفَرَائِضِ (فرائض (میراث) کا علم سیکھنے کا بیان)

2499۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ التَّنُوخِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ وَمَا سِوَى ذٰلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ آيَةٌ مُحْكَمَةٌ أَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ أَوْ فَرِيضَةٌ عَادِلَةٌ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم تین ہیں اور جو ان کے سوا ہے وہ فضول ہے۔ ایک آیت محکمہ (اس سے مراد کتاب اللہ اور اس کے وہ احکام ہیں جو ثابت اور قائم ہیں ان میں سے کوئی منسوخ نہیں) اور دوسرا سنت صحیحہ (یعنی ایسی سنت جس کی اسناد ثابت ہو اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف اس کی نسبت صحیح ہو) اور تیسرا علم الفرائض کا ایسا حکم جو میراث کی عادلانہ تقسیم میں معاون ہو۔ (مراد وہ حصص بھی ہو سکتے ہیں جو کتاب وسنت میں مذکور ہیں یا ایسا حصہ جو ان کے مساوی ہو جو کتاب وسنت سے لیے گئے ہیں۔)

بَابٌ فِي الْكَلَالَةِ (کلالہ کا بیان)

2500۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ مَرِضْتُ فَأَتَانِي النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُنِي هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ مَاشِيَيْنِ وَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَلَمْ أُكَلِّمْهُ فَتَوَضَّأَ وَصَبَّهُ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي وَلِي أَخَوَاتٌ قَالَ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْمَوَارِيثِ[1] يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ

سفیان نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابن منکدر سے سنا کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں بیمار ہوا اور حضور نبی کرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پیدل چل کر میری تیمارداری کرنے کے لیے تشریف لائے اور مجھ پر غشی طاری تھی۔ لہٰذا میں نے آپ ﷺ سے کوئی بات نہ کی۔ پھر آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور اس کا پانی مجھ پر انڈیلا تو مجھے افاقہ ہو گیا (یعنی میری ہوش آ گئی)۔ پھر میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں اپنے مال میں کیا طریقہ کروں حالانکہ میری بہنیں ہی ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تب آیۃ المواریث نازل ہوئی۔ یعنی یَسْتَفْتُونَكَ الی آخر الآیۃ۔ ''وہ آپ سے پوچھتے ہیں، تو آپ فرمایئے: اللہ تعالیٰ تمہیں کلالہ کے بارے میں حکم دیتا ہے، الخ''۔

1۔ ایک نسخہ میں آیۃ المیراث ہے۔

Marfat.com

بَاب مَنْ كَانَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أَخَوَاتٌ

ایسے آدمی کا بیان جس کی اولاد نہ ہو اور اس کی بہنیں ہوں

2501- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ يَعْنِي الدَّسْتُوَائِيَّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اشْتَكَيْتُ وَعِنْدِي سَبْعُ أَخَوَاتٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَنَفَخَ فِي وَجْهِي فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا أُوصِي لِأَخَوَاتِي بِالثُّلُثِ قَالَ أَحْسِنْ قُلْتُ الشَّطْرُ قَالَ أَحْسِنْ ثُمَّ خَرَجَ وَتَرَكَنِي فَقَالَ يَا جَابِرُ لَا أُرَاكَ مَيِّتًا مِنْ وَجَعِكَ هَذَا وَإِنَّ اللهَ قَدْ أَنْزَلَ فَبَيَّنَ الَّذِي لِأَخَوَاتِكَ فَجَعَلَ لَهُنَّ الثُّلُثَيْنِ قَالَ فَكَانَ جَابِرٌ يَقُولُ أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِيَّ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں بیمار ہوا اور میری سات بہنیں تھیں۔ پس رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ نے میرے چہرے پر پھونک ماری تو مجھے افاقہ ہوگیا۔ پھر میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا میں اپنی بہنوں کے لیے ایک تہائی کی وصیت نہ کر دوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اور احسان کر۔ میں نے عرض کی: کیا نصف کی وصیت کردوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اور احسان کر۔ پھر آپ ﷺ باہر تشریف لے گئے اور مجھے چھوڑ گئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے جابر! میں تجھے اس بیماری کی وجہ سے فوت ہوتا نہیں دیکھ رہا (یعنی تو اس بیماری کی وجہ سے فوت نہیں ہوگا)۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا ہے اور تیری بہنوں کے لیے حصہ واضح کر دیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے دو تہائی رکھے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی: يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ

2502- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ فِي الْكَلَالَةِ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ سب سے آخر میں آیت کلالہ کے بارے میں نازل ہوئی: (اور وہ یہ ہے يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ

2503- حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ يَسْتَفْتُونَكَ فِي الْكَلَالَةِ فَمَا الْكَلَالَةُ قَالَ تُجْزِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ فَقُلْتُ لِأَبِي إِسْحَقَ هُوَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ وَلَدًا وَلَا وَالِدًا قَالَ كَذَلِكَ ظَنُّوا أَنَّهُ كَذَلِكَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ لوگ آپ سے کلالہ کے بارے میں پوچھتے ہیں تو یہ کلالہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے لیے آیۃ الصیف (یعنی وہ آیت جو گرمی کے موسم میں نازل ہوئی اور یہ سورۃ النساء کے آخر میں ہے)۔ پھر میں نے (ابوبکر نے) ابواسحاق سے پوچھا: وہ آدمی جو فوت ہو جائے اور وہ نہ اپنے پیچھے اولاد چھوڑے اور نہ ہی والد (کیا یہی کلالہ ہے) تو انہوں

Marfat.com

نے کہا: اسی طرح لوگوں کا گمان ہے کہ کلالہ یہی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الصُّلْبِ (صلبی اولاد کی میراث کا بیان)

2504۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ الْأَوْدِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ رضی اللہ عنہما فَسَأَلَهُمَا عَنِ ابْنَةٍ وَابْنَةِ ابْنٍ وَأُخْتٍ لِأَبٍ وَأُمٍّ فَقَالَا لِابْنَتِهِ النِّصْفُ وَلِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ النِّصْفُ وَلَمْ يُوَرِّثَا ابْنَةَ الِابْنِ شَيْئًا وَأْتِ ابْنَ مَسْعُودٍ فَإِنَّهُ سَيُتَابِعُنَا فَأَتَاهُ الرَّجُلُ فَسَأَلَهُ وَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِهِمَا فَقَالَ لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ وَلَكِنِّي سَأَقْضِي فِيهَا بِقَضَاءِ النَّبِيِّ ﷺ لِابْنَتِهِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الِابْنِ سَهْمٌ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ

ہزیل بن شرحبیل الاودی نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی حضرت موسیٰ اشعری اور حضرت سلمان بن ربیعہ رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان دونوں سے بیٹی، پوتی اور حقیقی بہن کے حصص کے بارے پوچھا۔ تو ان دونوں نے یہ کہا کہ اس کی بیٹی کے لیے نصف ہے اور ماں اور باپ دونوں کی جانب سے حقیقی بہن کے لیے نصف ہے۔ اور ان دونوں نے پوتی کو کسی بھی شے کا وارث نہ بنایا۔ اور پھر اسے فرمایا کہ تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس چلا جا۔ وہ بھی ہماری متابعت ہی کریں گے (یعنی ہماری طرح ہی مسئلہ بتائیں گے)۔ چنانچہ وہ آدمی ان کے پاس آیا اور ان سے اس کے بارے پوچھا اور ان دونوں کے قول کے بارے میں بھی آپ کو بتایا۔ تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (اگر میں بھی اس فتویٰ میں رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ جاننے کے باوجود ان کی اتباع کروں) تو یقیناً میں گمراہ ہو جاؤں اور میں ہدایت پانے والوں میں سے نہ ہوں۔ البتہ میں اس مسئلہ میں حضور نبی مکرم ﷺ کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ وہ یہ ہے کہ اس کی بیٹی کے لیے نصف ہوگا اور پوتی کے لیے چھٹا حصہ ہوگا جو دو ثلث کو مکمل کرنے والا ہوگا اور جو مابقی بچے گا وہ حقیقی بہن کے لیے ہوگا (کیونکہ بیٹیاں دو یا دو سے زائد ہوں تو ان کا حصہ دو تہائی ہوتا ہے۔ اس مسئلہ میں ایک بیٹی ہے اور ایک پوتی۔ لہٰذا بیٹی کو زیادہ قرب کی وجہ سے نصف دیا گیا اور دو ثلث کی تکمیل کے لیے چھٹا حصہ پوتی کو دے دیا گیا اور بحیثیت عصبہ مابقی حقیقی بہن کو دیا گیا)۔

2505۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتَّى جِئْنَا امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْأَسْوَاقِ فَجَاءَتِ الْمَرْأَةُ بِابْنَتَيْنِ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ هَاتَانِ بِنْتَا ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ قُتِلَ مَعَكَ يَوْمَ أُحُدٍ وَقَدِ اسْتَفَاءَ عَمُّهُمَا مَالَهُمَا وَمِيرَاثَهُمَا كُلَّهُ فَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا إِلَّا أَخَذَهُ فَمَا تَرَى يَا رَسُولَ اللهِ فَوَاللهِ لَا تُنْكَحَانِ أَبَدًا إِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْضِي اللهُ فِي ذَلِكَ قَالَ وَنَزَلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ يُوصِيكُمُ اللهُ فِي أَوْلَادِكُمْ الْآيَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ادْعُوا لِي الْمَرْأَةَ وَصَاحِبَهَا فَقَالَ لِعَمِّهِمَا أَعْطِهِمَا الثُّلُثَيْنِ وَأَعْطِ أُمَّهُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِيَ فَلَكَ قَالَ أَبُو دَاوُد أَخْطَأَ بِشْرٌ فِيهِ إِنَّمَا هُمَا ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ وَثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ قُتِلَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ وَغَيْرُهُ

Marfat.com

مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ امْرَأَةَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ سَعْدًا هَلَكَ وَتَرَكَ ابْنَتَيْنِ وَسَاقَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهٰذَا هُوَ أَصَحُّ[1]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ یہاں تک کہ ہم اسواق (حرم مدینہ طیبہ کا نام ہے) میں ایک انصاری عورت کے پاس آئے۔ تو وہاں ایک عورت اپنی دو بیٹیوں کو ساتھ لے کر آئی اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ یہ دونوں ثابت بن قیس کی بیٹیاں ہیں جو آپ کے ساتھ غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ ان کے چچا نے ان کا تمام مال اور ساری میراث اپنے قبضے میں لے لی ہے اور ان دونوں کے لیے اس نے کوئی مال نہیں چھوڑا ہے۔ پس آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں: یارسول اللہ! ﷺ قسم بخدا! ان کا کبھی نکاح نہیں کیا جا سکے گا مگر تبھی جب ان کے پاس مال ہو گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس بارے میں اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائے گا اور پھر سورۃ النساء کی یہ آیت نازل ہوئی: يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِي أَوْلَادِكُمْ الآیۃ۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس عورت کو اور اس کے دیور کو میرے پاس بلاؤ۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ان بچیوں کے چچا کو حکم ارشاد فرمایا تو انہیں دو ثلث دے دے اور ان کی ماں کو آٹھواں حصہ دے اور جو باقی بچے وہ تیرے لیے ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اس روایت میں بشر نے خطا کی ہے۔ وہ یہ کہ یہ دونوں سعد بن ربیع کی بیٹیاں ہیں اور ثابت بن قیس تو جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ہیں۔

ابن سرح، ابن وہب، داؤد بن قیس اور ان کے علاوہ دیگر اہل علم نے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے اور انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی بیوی نے کہا: یارسول اللہ! ﷺ بے شک سعد شہید ہو گئے ہیں اور انہوں نے اپنے پیچھے دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ آگے پوری حدیث بیان کی۔ ابوداؤد نے کہا: یہی زیادہ صحیح ہے۔

2506۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنِي أَبُو حَسَّانَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَرَّثَ أُخْتًا وَابْنَةً فَجَعَلَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا النِّصْفَ وَهُوَ بِالْيَمَنِ وَنَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ حَيٌّ

اسود بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ایک بہن اور ایک بیٹی کو وارث قرار دیا اور دونوں میں سے ہر ایک کے لے میراث نصف نصف کر دی۔ اس وقت آپ یمن میں تھے اور حضور نبی کریم ﷺ بھی ان دنوں باحیات تھے۔

بَابٌ فِي الْجَدَّةِ (دادی اور نانی کی میراث کا بیان)

2507۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ إِسْحَقَ بْنِ خَرَشَةَ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ أَنَّهُ قَالَ جَاءَتِ الْجَدَّةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا فَقَالَ مَا لَكِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى شَيْءٌ وَمَا عَلِمْتُ لَكِ فِي سُنَّةِ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا فَارْجِعِي حَتَّى أَسْأَلَ النَّاسَ فَسَأَلَ النَّاسَ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ حَضَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَعْطَاهَا السُّدُسَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ

1۔ ایک نسخہ میں ھو الصواب ہے۔

Marfat.com

شُعْبَةَ فَأَنْفَذَهُ لَهَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَتِ الْجَدَّةُ الْأُخْرَى إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا فَقَالَ مَا لَكِ فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى شَيْءٌ وَمَا كَانَ الْقَضَاءُ الَّذِي قُضِيَ بِهِ إِلَّا لِغَيْرِكِ وَمَا أَنَا بِزَائِدٍ فِي الْفَرَائِضِ وَلَكِنْ هُوَ ذَلِكَ السُّدُسُ فَإِنِ اجْتَمَعْتُمَا فِيهِ فَهُوَ بَيْنَكُمَا وَأَيَّتُكُمَا خَلَتْ بِهِ فَهُوَ لَهَا

قبیصہ بن ذؤیب نے بیان کیا ہے کہ ایک دادی یا نانی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور اپنی میراث کے بارے درخواست کرنے لگی۔ تو آپ نے فرمایا: تیرے لیے کتاب اللہ میں کوئی شے نہیں ہے اور نہ ہی میں حضور نبی کریم ﷺ کی سنت میں تیرے لیے (میراث میں سے) کسی شے کا علم رکھتا ہوں۔ لہٰذا تو واپس چلی جا یہاں تک کہ میں لوگوں سے اس کے بارے پوچھ لوں۔ چنانچہ آپ نے لوگوں سے پوچھا۔ تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا۔ آپ ﷺ نے اسے چھٹا حصہ عطا فرمایا۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تمہارے ساتھ کوئی اور بھی حاضر تھا۔ تو حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے بھی اسی طرح کہا جیسا کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا تھا۔ تو پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے وہی حکم نافذ کر دیا (یعنی دادی یا نانی کے لیے میراث میں چھٹا حصہ ہوگا)۔ پھر ایک دوسری بڑھیا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئی (دوسری سے مراد یہ ہے کہ اگر پہلی دادی تھی تو یہ نانی ہے اور اگر پہلی نانی تھی تو یہ دادی ہے) اور اپنی میراث کا سوال کرنے لگی۔ تو آپ نے فرمایا: تیرے لیے کتاب اللہ میں تو کوئی شے نہیں ہے اور وہ فیصلہ جو اس بارے میں کیا گیا ہے وہ تیرے سوا دوسری کے لیے ہے (یعنی اگر تو دادی ہے تو وہ فیصلہ نانی کے لیے ہے اور اگر تو نانی ہے تو وہ فیصلہ دادی کے لیے ہے) اور میں فرائض (یعنی حصص) میں کچھ اضافہ نہیں کر سکتا۔ البتہ وہ چھٹا حصہ ہے۔ پس اگر تم دونوں (دادی اور نانی) اس میں جمع ہو گئیں۔ تو وہ ہی تم دونوں میں تقسیم ہوگا اور تم میں سے جو کوئی اس کے ساتھ منفرد ہوگی تو وہ اسی کے لیے ہو جائے گی۔

2508۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ أَبُو الْمُنِيبِ الْعَتَكِيُّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَعَلَ لِلْجَدَّةِ السُّدُسَ إِذَا لَمْ تَكُنْ دُونَهَا أُمٌّ

ابن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے جدہ کے لیے چھٹا حصہ مقرر کیا ہے۔ بشرطیکہ اس کے ساتھ (میت کی) ماں نہ ہو (کیونکہ ماں کی موجودگی میں جدہ کا حصہ نہیں ہوتا۔ گویا یہ اس کے لیے حاجب ہے)

بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْجَدِّ (دادے کی میراث کا بیان)

2509۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ ابْنِي مَاتَ فَمَا لِي مِنْ مِيرَاثِهِ فَقَالَ لَكَ السُّدُسُ فَلَمَّا أَدْبَرَ دَعَاهُ فَقَالَ لَكَ سُدُسٌ آخَرُ فَلَمَّا أَدْبَرَ دَعَاهُ فَقَالَ إِنَّ السُّدُسَ الْآخَرَ طُعْمَةٌ قَالَ قَتَادَةُ فَلَا يَدْرُونَ مَعَ أَيِّ شَيْءٍ وَرَّثَهُ قَالَ قَتَادَةُ أَقَلُّ شَيْءٍ وَرِثَ الْجَدُّ السُّدُسُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے عرض کی:

Marfat.com

میرا پوتا فوت ہو گیا ہے، کیا میرے لیے اس کی میراث میں حصہ ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے لیے چھٹا حصہ ہے۔ پس جب وہ پیٹھ پھیر کر واپس ہوا تو آپ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا: تیرے لیے ایک دوسرا چھٹا حصہ ہے۔ پھر جب وہ واپس ہوا، تو آپ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا: یہ دوسرا چھٹا حصہ تیرے حق سے زائد اور تحفہ ہے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ نہیں جانتے تھے کہ کون سی صورت میں وہ اسے اس کا (ثلث کا) وارث بنائیں گے۔ حضرت قتادہ نے کہا ہے: دادے کا میراث میں کم سے کم چھٹا حصہ ہے۔

فائدہ: بذل المجہود میں ہے کہ مرنے والے نے اپنے پیچھے دو بیٹیاں چھوڑیں اور یہ سائل اس کا دادا ہے۔ لہٰذا میراث میں اس کی دو بیٹیوں کے لیے دو تہائی حصہ ہے اور بقیہ ایک تہائی میں سے ایک چھٹا حصہ پہلے اسے بطور فرض (حصہ) کے دیا اور دوسرا چھٹا حصہ بطور عصبہ ہونے کے دیا۔

2510۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ قَالَ أَيُّكُمْ يَعْلَمُ مَا وَرَّثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْجَدَّ فَقَالَ مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ أَنَا وَرَّثَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ السُّدُسَ قَالَ مَعَ مَنْ قَالَ لَا أَدْرِي قَالَ لَا دَرَيْتَ فَمَا تُغْنِي إِذًا

حضرت حسن سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی جانتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دادا کو کتنے حصہ کا وارث قرار دیا ہے؟ تو حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے کہا: میں جانتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے میراث میں سے چھٹا حصہ عطا فرمایا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کس کے ساتھ؟ (یعنی کون سی صورت میں چھٹا حصہ دیا) انہوں نے کہا: میں نہیں جانتا۔ تو آپ نے فرمایا: جب تو یہ نہیں جانتا تو پھر تو نے کچھ فائدہ نہ دیا (یعنی اگر تجھے یہ علم نہیں تو پھر تیرا قول نفع بخش نہیں)۔

بَابٌ فِي مِيرَاثِ الْعَصَبَةِ (عصبہ کی میراث کا بیان)

2511۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَمَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ وَهَذَا حَدِيثُ مَخْلَدٍ وَهُوَ الْأَشْبَعُ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اقْسِمِ الْمَالَ بَيْنَ أَهْلِ الْفَرَائِضِ عَلَى كِتَابِ اللهِ فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِأَوْلَى ذَكَرٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ذوی الفروض کے درمیان کتاب اللہ کے بیان کردہ حصص کے مطابق مال تقسیم کر دو اور جو مال (ان فرائض کی تقسیم سے) بچ جائے تو وہ اس کے لیے ہوگا جو مردوں میں سے میت کا زیادہ قریبی ہوگا۔ (حقیقت میں یہی عصبہ ہوتا ہے۔ یعنی جس کا میراث میں کوئی حصہ مقرر نہ ہو اور ذوی الفروض کو ان کے حصص تقسیم کر دیئے جانے کے بعد اگر مال بچ جائے تو وہ عصبہ کے لیے ہوگا۔)

بَابٌ فِي مِيرَاثِ ذَوِي الْأَرْحَامِ (ذوی الارحام کی میراث کا بیان)

2512۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي عَامِرٍ

Marfat.com

الْهَوْزَنِيِّ عَبْدِ اللهِ بْنِ لُحَيٍّ عَنِ الْمِقْدَامِ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ تَرَكَ كَلًّا فَإِلَيَّ وَرُبَّمَا قَالَ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَأَنَا وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ أَعْقِلُ لَهُ وَأَرِثُهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ يَعْقِلُ عَنْهُ وَيَرِثُهُ

حضرت مقدام سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے قرض اور اہل وعیال اپنے پیچھے چھوڑے تو وہ میرے سپرد ہیں (یعنی قرض کی ادائیگی اور اس کے بچوں کی دیکھ بھال کا ضامن میں ہوں) اور بسا اوقات آپ یہ فرماتے: وہ اللہ تعالیٰ اور اس رسول معظم ﷺ کے سپرد ہے اور جس کسی نے مال چھوڑا تو وہ اس کے ورثاء کے لیے ہے اور اس کا میں وارث ہوں جس کا اپنا کوئی وارث نہ ہو۔ میں اس کی دیت وغیرہ ادا کروں گا اور اس کی میراث کا وارث ہوں گا (آپ ﷺ کی یہ وراثت بیت المال کے سپرد ہوتی ہے تو گویا اس کا وارث امام وقت ہی ہوتا ہے) اور ماموں اس کا وارث ہوگا جس کا کوئی بھی وارث نہ ہو۔ وہ اس کی جانب سے دیت وغیرہ ادا کرے گا اور اس کے مال کا وارث بنے گا۔

فائدہ: ذوالارحام وہ رشتے دار ہوتے ہیں جو نہ ذوی الفروض میں داخل ہوتے ہیں اور نہ عصبہ بن سکتے ہیں۔

2513۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ فِي آخَرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ بُدَيْلٍ يَعْنِي ابْنَ مَيْسَرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ عَنِ الْمِقْدَامِ الْكِنْدِيِّ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ فَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيْعَةً فَإِلَيَّ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَأَنَا مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ أَرِثُ مَالَهُ وَأَفُكُّ عَانَهُ وَالْخَالُ مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ يَرِثُ مَالَهُ وَيَفُكُّ عَانَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الزُّبَيْدِيُّ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَائِذٍ عَنِ الْمِقْدَامِ وَرَوَاهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَاشِدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمِقْدَامَ قَالَ أَبُو دَاوُد يَقُولُ الضَّيْعَةُ مَعْنَاهُ عِيَالٌ[1]

حضرت مقدام الکندی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ہر مومن کے اس کی جان سے زیادہ قریب ہوں۔ پس جس کسی نے قرضہ یا عیال وغیرہ چھوڑے تو وہ سب میرے سپرد ہے اور جس نے مال چھوڑا تو وہ اس کے ورثاء کے لیے ہے۔ اور میں اس کا والی اور وارث ہوں جس کا کوئی والی اور وارث نہیں۔ میں اس کے مال کا وارث ہوں اور اس کے قیدیوں کو رہائی دلاؤں گا (اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے ذمہ جو کچھ بھی دیت وغیرہ واجب الاداء ہوگا وہ میں ادا کروں گا) اور ماموں اس کا والی اور وارث ہے جس کا اور کوئی والی اور وارث نہیں۔ پس وہ اس کے مال کا وارث ہوگا اور اس کے قیدیوں کو رہائی دلائے گا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسے زبیدی نے راشد بن سعد عن ابن عائذ عن المقدام کی سند سے روایت کیا ہے اور معاویہ بن صالح نے اسے راشد سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا: میں نے مقدام سے سنا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: وہ کہتے ہیں: ضیعة کا معنی عیال ہے۔

2514۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَتِيقٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ

1۔ قال ابوداؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

Marfat.com

يَزِيدَ بْنِ حُجْرٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ أَنَا وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ أَفُكُّ عَانِيَهُ[1] وَأَرِثُ مَالَهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ يَفُكُّ عَانِيَهُ وَيَرِثُ مَالَهُ

صالح بن یحییٰ بن مقدام نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں اس کا وارث ہوں جس کا کوئی وارث نہیں۔ میں اس اسیر کو رہائی دلاؤں گا اور اس کے مال کا وارث ہوں گا اور ماموں اس کا وارث ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو، وہ اس کے اسیر کو رہائی دلائے گا اور وہی اس کے مال کا وارث ہوگا۔

فائدہ: مذکورہ روایات میں آقائے دو جہاں ﷺ کا اپنی امت کے مفلوک الحال لوگوں سے بالخصوص اور پوری امت سے بالعموم انتہائی رأفت و شفقت کا اظہار ہے کہ آقا کریم نے ان کے بوجھ بنفس نفیس اٹھانے کی بشارت دی ہے۔ تو جب اس مدنی آقا کی رحمت و رأفت اور شفقت و مہربانی کا یہ عالم ہے تو پھر امت کو بھی سوچنا چاہیے کہ ان کی جانب سے آپ ﷺ کے ساتھ رویہ کیا ہونا چاہیے۔

2515۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ سُفْيَانَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ وَرْدَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ مَوْلًى لِلنَّبِيِّ ﷺ مَاتَ وَتَرَكَ شَيْئًا وَلَمْ يَدَعْ وَلَدًا وَلَا حَمِيمًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَعْطُوا مِيرَاثَهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ قَرْيَتِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ سُفْيَانَ أَتَمُّ وَقَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ أَرْضِهِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَأَعْطُوهُ مِيرَاثَهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کا ایک آزاد کردہ غلام فوت ہوا اور اس نے کچھ مال چھوڑا۔ لیکن اس نے اپنے پیچھے کوئی اولاد چھوڑی اور نہ ہی کوئی اور رشتہ دار چھوڑا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اس کی میراث اس کے گاؤں کے رہنے والوں میں سے کسی آدمی کو دے دو۔

ابوداؤد نے کہا ہے: سفیان کی حدیث زیادہ مکمل ہے اور مسدد نے کہا کہ یحییٰ نے بیان کیا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: کیا یہاں اس کی سرزمین کا رہنے والا کوئی ہے۔ لوگوں نے کہا: ہاں موجود ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اس کی میراث اسے دے دو۔

2516۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ جِبْرِيلَ بْنِ أَحْمَرَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي مِيرَاثَ رَجُلٍ مِنَ الْأَزْدِ وَلَسْتُ أَجِدُ أَزْدِيًّا أَدْفَعُهُ إِلَيْهِ قَالَ اذْهَبْ فَالْتَمِسْ أَزْدِيًّا حَوْلًا قَالَ فَأَتَاهُ بَعْدَ الْحَوْلِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَمْ أَجِدْ أَزْدِيًّا أَدْفَعُهُ إِلَيْهِ قَالَ فَانْطَلِقْ فَانْظُرْ أَوَّلَ خُزَاعِيٍّ تَلْقَاهُ فَادْفَعْهُ إِلَيْهِ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ عَلَيَّ الرَّجُلَ فَلَمَّا جَاءَهُ قَالَ انْظُرْ كُبْرَ خُزَاعَةَ فَادْفَعْهُ إِلَيْهِ

1۔ ایک نسخہ میں عَنِيَهُ ہے۔

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: ایک آدمی حضور نبی رحمت ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: میرے پاس قبیلہ ازد کے ایک آدمی کی میراث ہے اور میں ازد قبیلے کا کوئی فرد نہیں پاتا کہ میں وہ اسے دے دوں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: تو چلا جا اور ایک سال تک کسی ازدی کو تلاش کر۔ چنانچہ وہ سال گزرنے کے بعد پھر آیا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں نے ازد قبیلے کے کسی فرد کو نہیں پایا کہ میں وہ مال اسے دے دیتا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو چل اور پہلے کسی خزاعہ قبیلے کے کسی فرد کو دیکھ۔ (جب) تیری اس سے ملاقات ہو جائے تو وہ مال اس کے حوالے کر دے۔ جب وہ واپس مڑا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس آدمی کو میری طرف بلاؤ۔ پس جب وہ آپ ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: قبیلہ خزاعہ کے کسی بڑے کو دیکھنا (کیونکہ جو جتنا عمر رسیدہ ہوگا اس کا بنی ازد سے اتنا زیادہ قرب ہوگا) اور مال اس کے حوالے کر دینا۔

2517۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ[1] بْنُ أَسْوَدَ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ جِبْرِيلَ بْنِ أَحْمَرَ أَبِي بَكْرٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِمِيرَاثِهِ فَقَالَ الْتَمِسُوا لَهُ وَارِثًا أَوْ ذَا رَحِمٍ فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ وَارِثًا وَلَا ذَا رَحِمٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعْطُوهُ الْكُبْرَ مِنْ خُزَاعَةَ وَقَالَ يَحْيَى قَدْ سَمِعْتُهُ مَرَّةً يَقُولُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ انْظُرُوا أَكْبَرَ رَجُلٍ مِنْ خُزَاعَةَ

ابن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا: قبیلہ خزاعہ کا ایک آدمی فوت ہو گیا تو اس کی میراث حضور ﷺ کے پاس لائی گئی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کا وارث تلاش کرو، یا اس کا کوئی رشتہ دار۔ پس جب انہوں نے اس کا کوئی وارث نہ پایا اور نہ ہی کوئی رشتہ دار۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم یہ میراث بنی خزاعہ کے کسی بڑے (عمر رسیدہ) کو دے دو۔ اور یحییٰ نے کہا کہ میں نے ایک بار اس حدیث میں شریک کو یہ الفاظ کہتے بھی سنا ہے: انظروا اکبر رجل من خزاعۃ کہ تم قبیلہ خزاعہ کے لوگوں میں سے زیادہ عمر رسیدہ کو دیکھو (اور اسے مال دے دو کیونکہ وہی بنی ازد سے زیادہ قریب ہوگا)۔

2518۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَوْسَجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا إِلَّا غُلَامًا لَهُ كَانَ أَعْتَقَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَلْ لَهُ أَحَدٌ قَالُوا لَا إِلَّا غُلَامًا لَهُ كَانَ أَعْتَقَهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِيرَاثَهُ لَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی فوت ہوا اور اس نے کوئی وارث نہ چھوڑا، سوائے اپنے ایک غلام کے جس کو اس نے آزاد کیا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا اس کا کوئی ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی: نہیں۔ مگر اس کا ایک غلام ہے جسے اس نے آزاد کیا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی میراث اس کے حوالے کر دی۔

1۔ ایک نسخہ میں الحسن ہے۔

Marfat.com

بَاب مِيرَاثِ ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ (جس عورت سے لعان کیا گیا اس کے بیٹے کی میراث کا بیان)

2519۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ رُؤْبَةَ التَّغْلِبِيُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ النَّصْرِيِّ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَرْأَةُ تُحْرِزُ ثَلَاثَةَ مَوَارِيثَ عَتِيقَهَا وَلَقِيطَهَا وَوَلَدَهَا الَّذِي لَاعَنَتْ عَلَيْهِ

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: عورت تین قسم کی میراث کو محفوظ کر سکتی ہے: اپنے آزاد کیے ہوئے غلام کی (یعنی جس غلام کو عورت نے آزاد کیا ہوگا تو پھر اس کی میراث کی وارث بھی وہ عورت ہی ہوگی) اور اپنے لقیط کی (یعنی وہ بچہ جو اسے کہیں گرا پڑا ملا، اس نے اٹھا کر اس کی پرورش کے فرائض سرانجام دیے تو اب اس کی میراث کی وارث بھی یہی ہوگی) اور اپنے اس بچے کی میراث جس کے سبب اس نے لعان کیا۔ (چونکہ مرد نے لعان کر کے اس بچے کے نسب کا انکار کر دیا، لہٰذا اب اس کا مرد سے کوئی تعلق واسطہ نہیں رہا۔ اس لیے نسب بھی ماں سے ثابت ہوگا اور وہی اس کی وارث ہوگی)۔

2520۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ وَمُوسَى بْنُ عَامِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِيرَاثَ ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ لِأُمِّهِ وَلِوَرَثَتِهَا مِنْ بَعْدِهَا حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ أَخْبَرَنِي عِيسَى أَبُو مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

ابن جابر نے ہمیں خبر دی کہ مکحول نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کی میراث اس کی ماں کے لیے مقرر کر دی ہے۔ اور پھر اس کے مرنے کے بعد اس کے وارثوں کے لیے (کیونکہ جب بچے کا نسب ماں سے ثابت ہوا تو اس کی پہلی وارث اس کی ماں ہوگی اور اس کے بعد اس کی ماں کے وارث اس کے وارث بنیں گے)

موسیٰ بن عامر، ولید، عیسیٰ ابو محمد نے علاء بن حارث بن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی ﷺ کی سند سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

بَاب هَلْ يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ (اس کا بیان کیا مسلمان کافر کا وارث ہو سکتا ہے؟)

2521۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں ہو سکتا اور نہ ہی کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث ہو سکتا ہے۔

2522۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِي حِجَّتِهِ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ

Marfat.com

نَحْنُ نَازِلُونَ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ قَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ يَعْنِي الْمُحَصَّبَ وَذَاكَ أَنَّ بَنِي كِنَانَةَ حَالَفَتْ قُرَيْشًا عَلَى بَنِي هَاشِمٍ أَنْ لَا يُنَاكِحُوهُمْ وَلَا يُبَايِعُوهُمْ وَلَا يُؤْوُوهُمْ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَالْخَيْفُ الْوَادِي

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! علیہ السلام کل آپ اپنے حج کے موقع پر کہاں اتریں گے؟ (یعنی آپ کہاں سکونت اختیار کریں گے) تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی گھر چھوڑا ہے؟ (یعنی انہوں نے وہ سب گھر فروخت کردیے جو انہیں حضرت ابوطالب کی میراث سے ملے) پھر فرمایا: ہم تو خیف بنی کنانہ کے پاس اتریں گے جہاں قریش نے کفر پر قسم اٹھائی تھی۔ یعنی وادی محصب میں اور یہی وہ مقام ہے جہاں بنی کنانہ نے قریش سے بنی ہاشم کے خلاف معاہدہ کیا تھا، کہ وہ ان سے نکاح نہیں کریں گے، ان سے خرید وفروخت نہیں کریں گے اور نہ ہی انہیں پناہ دیں گے۔ زہری نے کہا ہے کہ خیف ایک وادی ہے۔

2523۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ شَتَّى

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: دو مختلف دینوں والے ایک دوسرے کے وارث نہیں بن سکتے۔

2524۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي حَكِيمٍ الْوَاسِطِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ أَنَّ أَخَوَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ يَهُودِيٌّ وَمُسْلِمٌ فَوَرَّثَ الْمُسْلِمَ مِنْهُمَا وَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ أَنَّ رَجُلًا حَدَّثَهُ أَنَّ مُعَاذًا حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ الْإِسْلَامُ يَزِيدُ وَلَا يَنْقُصُ فَوَرَّثَ الْمُسْلِمَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ أَنَّ مُعَاذًا أُتِيَ بِمِيرَاثِ يَهُودِيٍّ وَارِثُهُ مُسْلِمٌ بِمَعْنَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ دو بھائیوں کا حضرت یحییٰ بن یعمر کے پاس جھگڑا پیش ہوا۔ ان میں سے ایک یہودی تھا اور ایک مسلمان تھا۔ پس انہوں نے ان میں سے مسلمان کو وارث قرار دیا اور بیان فرمایا کہ مجھے ابوالاسود نے بتایا ہے کہ ایک آدمی نے انہیں حدیث بیان کی ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اسے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں نے رسول اللہ علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اسلام بڑھتا ہے اور کم نہیں ہوتا۔ لہٰذا آپ نے مسلمان کو وارث قرار دیا۔

مسدد، یحییٰ بن سعید نے شعبہ عن عمرو بن ابی حکیم عن عبداللہ بن بریدۃ عن یحییٰ بن یعمر ابی الاسود الدیلی کی سند سے بیان کیا ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس یہودی کی میراث کا قضیہ لایا گیا اس کا وارث مسلمان تھا (تو انہوں نے حضور نبی کریم علیہ السلام سے روایت کردہ مذکورہ حدیث کے تحت مسلمان کو وارث قرار دیا)۔

بَاب فِيمَنْ أَسْلَمَ عَلَى مِيرَاثٍ (اس کا بیان جو میراث کی تقسیم سے پہلے اسلام لے آیا)

2525۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي

Marfat.com

الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ كُلُّ قَسْمٍ قُسِمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ عَلَى مَا قُسِمَ لَهُ[1] وَكُلُّ قَسْمٍ أَدْرَكَهُ الْإِسْلَامُ فَهُوَ عَلَى قَسْمِ الْإِسْلَامِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ترکہ کی وہ تقسیم جو زمانہ جاہلیت میں کی گئی تو اسے اسی حال پر رکھا جائے گا جس پر اسے تقسیم کیا گیا اور وہ ترکہ جسے اسلام نے پالیا (یعنی اسلام سے قبل اسے تقسیم نہ کیا گیا) تو وہ اسلام کے اصول وضوابط پر تقسیم ہوگا۔

بَابٌ فِي الْوَلَاءِ (ولاء (آزاد کیے ہوئے غلام کے ترکہ) کا بیان)

2526۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ قُرِئَ عَلَى مَالِكٍ وَأَنَا حَاضِرٌ[2] قَالَ مَالِكٌ عُرِضَ عَلَيَّ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا فَقَالَ أَهْلُهَا نَبِيعُكِهَا عَلَى أَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ ذَاكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذَلِكِ فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک لونڈی خریدنے کا ارادہ کیا کہ پھر اسے آزاد کر دیں گی۔ تو اس کے مالکوں نے کہا: ہم یہ لونڈی اس شرط پر بیچتے ہیں کہ پھر اس کی ولاء ہمارے لیے ہوگی۔ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے لیے اس میں کوئی شے مانع نہیں ہے۔ کیونکہ ولا تو اسی کے لیے ہوتی ہے جو آزاد کرے۔

2527۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَى الثَّمَنَ وَوَلِيَ النِّعْمَةَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ولاء اسی کے لیے ہے جس نے ثمن (قیمت) ادا کیے اور نعمت واحسان کا ولی بنا (یعنی جس نے خرید کر غلام آزاد کیا ولاء اسی کے لیے ہوگی)

2528۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رِئَابَ بْنَ حُذَيْفَةَ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَوَلَدَتْ لَهُ ثَلَاثَةَ غِلْمَةٍ فَمَاتَتْ أُمُّهُمْ فَوَرَّثُوهَا رِبَاعَهَا وَوَلَاءَ مَوَالِيهَا وَكَانَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ عَصَبَةَ بَنِيهَا فَأَخْرَجَهُمْ إِلَى الشَّامِ فَمَاتُوا فَقَدِمَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَمَاتَ مَوْلًى لَهَا وَتَرَكَ مَالًا لَهُ فَخَاصَمَهُ إِخْوَتُهَا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ عُمَرُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا أَحْرَزَ الْوَلَدُ أَوِ الْوَالِدُ فَهُوَ لِعَصَبَتِهِ مَنْ كَانَ قَالَ فَكَتَبَ لَهُ كِتَابًا فِيهِ شَهَادَةُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَرَجُلٍ آخَرَ فَلَمَّا اسْتُخْلِفَ عَبْدُ الْمَلِكِ اخْتَصَمُوا إِلَى هِشَامِ بْنِ إِسْمَعِيلَ أَوْ إِلَى إِسْمَعِيلَ بْنِ هِشَامٍ فَرَفَعَهُمْ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ فَقَالَ هَذَا مِنَ الْقَضَاءِ الَّذِي مَا كُنْتُ أَرَاهُ قَالَ فَقَضَى لَنَا بِكِتَابِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَنَحْنُ فِيهِ إِلَى السَّاعَةِ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ ریاب بن حذیفہ نے ایک

1۔ ایک نسخہ میں لہٗ نہیں ہے۔

2۔ قال قرئ علی مالک وأنا حاضر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

Marfat.com

عورت سے شادی کی اور اس کے ہاں تین بچے بھی پیدا ہوئے پھر ان کی ماں فوت ہوگئی اور وہ اس کے گھروں اور اس کے آزاد کردہ غلاموں کی ولاء کے وارث ہوئے۔ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اس کے بیٹوں کا عصبہ تھے۔ پھر انہوں نے انہیں شام کی طرف بھیج دیا اور وہیں فوت ہو گئے۔ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ آئے اور پھر اس عورت کا ایک آزاد کردہ غلام فوت ہوا۔ اس نے اپنا کچھ مال چھوڑا تو پھر اس عورت کے بھائیوں نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس جھگڑا کیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو ولاء اولاد یا والد نے حاصل کی وہ اس کے عصبہ کے لیے ہوگی جو بھی ہو۔ پھر اس پر آپ نے ایک فیصلہ لکھ دیا اور اس میں عبدالرحمن بن عوف اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما اور ایک دوسرے آدمی کی شہادت لکھ دی۔ پھر جب عبدالملک کو خلیفہ بنایا گیا تو انہوں نے ہشام بن اسماعیل یا اسماعیل بن ہشام کے پاس جھگڑا کیا اور اس نے انہیں عبدالملک کے پاس بھیج دیا تو اس نے کہا: یہ تو وہ فیصلہ ہے جسے میں نے دیکھا ہوا ہے پھر اس نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے فیصلے کے مطابق ہمارا فیصلہ کر دیا اور ہم اس وقت تک اسی پر برقرار رہیں (یعنی وہ ولاء ہمارے پاس ہی ہے)۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ عَلَى يَدَيِ الرَّجُلِ
(ایسے آدمی کا بیان جو کسی آدمی کے ہاتھ پر اسلام لاتا ہے)

2529۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ ابْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَوْهَبٍ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ هِشَامٌ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ وَقَالَ يَزِيدُ إِنَّ تَمِيمًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ عَلَى يَدَيِ الرَّجُلِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ

قبیصہ بن ذؤیب نے بیان کیا ہے کہ ہشام نے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! ﷺ اور یزید نے بیان کیا کہ حضرت تمیم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ﷺ ایسے آدمی کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے جو مسلمانوں میں سے کسی آدمی کے ہاتھ پر اسلام لاتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہی تمام لوگوں سے بڑھ کر اس کی زندگی اور اس کی موت کے اعتبار سے اس کے زیادہ قریب ہے (لہٰذا کوئی وارث نہ ہونے کی صورت میں وہی اس کا وارث ہوگا)۔

بَابٌ فِي بَيْعِ الْوَلَاءِ (ولاء کو بیچنے کا بیان)

2530۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ولاء کو فروخت کرنے اور اسے ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔

Marfat.com

بَاب فِي الْمَوْلُودِ يَسْتَهِلُّ ثُمَّ يَمُوتُ

ایسے نومولود کی میراث کا بیان جو روتا ہے اور پھر فوت ہو جاتا ہے

2531۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحٰقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا اسْتَهَلَّ الْمَوْلُودُ وُرِّثَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب بچہ ولادت کے وقت روئے تو اسے وارث بنایا جائے گا (کیونکہ رونا اس کے زندہ ہونے کی علامت ہے)

بَاب نَسْخِ مِيرَاثِ الْعَقْدِ بِمِيرَاثِ الرَّحِمِ

رشتہ داری کی میراث کے سبب عہد و پیمان کی میراث کے منسوخ ہونے کا بیان

2532۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ كَانَ الرَّجُلُ يُحَالِفُ الرَّجُلَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا نَسَبٌ فَيَرِثُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَنَسَخَ ذٰلِكَ الْأَنْفَالُ فَقَالَ تَعَالَى وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: (ترجمہ) ''اور وہ لوگ جن سے تمہارا عہد و پیمان بندھ چکا ہے تو انہیں ان کا حصہ دو''۔ (پہلے دور میں) ایک آدمی دوسرے آدمی سے معاہدہ کرتا تھا حالانکہ ان کے درمیان نسبی رشتہ نہ ہوتا تھا تو ان میں سے ایک دوسرے کا وارث ہوتا تھا۔ تو یہ حکم سورۂ انفال کی اس آیت سے منسوخ ہو گیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (ترجمہ) ''اور رشتہ دار (ورثہ میں) حکم الٰہی کے مطابق ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں''۔

2533۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي إِدْرِيسُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ قَالَ كَانَ الْمُهَاجِرُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ تُوَرَّثُ الْأَنْصَارَ دُونَ ذَوِي رَحِمِهِ[1] لِلْأُخُوَّةِ الَّتِي آخَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ قَالَ نَسَخَتْهَا وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ مِنَ النَّصْرِ وَالنَّصِيحَةِ وَالرِّفَادَةِ وَيُوصِي لَهُ وَقَدْ ذَهَبَ الْمِيرَاثُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد باری تعالیٰ وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ کے تحت فرمایا کہ مہاجرین جب مدینہ طیبہ آئے تو اس اخوت اور بھائی چارے کے سبب انہیں انصار کا وارث بنایا جاتا تھا جو رسول اللہ ﷺ نے مہاجرین و انصار کے درمیان مؤاخات قائم کی تھی اور انہیں ان کے رشتہ داروں پر مقدم سمجھا جاتا تھا۔ پس جب یہ آیت

1۔ ایک نسخہ میں ذی رَحِمِہ ہے۔

Marfat.com

نازل ہوئی: (ترجمہ) ''اور ہر ایک کے لیے ہم نے وارث بنا دیے ہیں اس مال سے جو چھوڑ جائیں ماں باپ اور قریبی رشتہ دار''۔ فرمایا: اس آیت نے وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ الآیہ کو منسوخ کر دیا۔ یعنی وہ لوگ جن کا حصہ مدد کرنے، نصیحت کرنے اور تعاون کرنے کے سبب بنتا تھا (اب وہ باقی نہ رہا)۔ اب وہ ان کے لیے اپنے مال کے ثلث سے وصیت کر سکتا ہے۔ لیکن ان کے لیے میراث کا حق ختم ہو گیا۔

2534۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْمَعْنَى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَى أُمِّ سَعْدٍ بِنْتِ الرَّبِيعِ وَكَانَتْ يَتِيمَةً فِي حِجْرِ أَبِي بَكْرٍ فَقَرَأْتُ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَقَالَتْ لَا تَقْرَأْ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّمَا نَزَلَتْ فِي أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حِينَ أَبَى الْإِسْلَامَ فَحَلَفَ أَبُو بَكْرٍ أَلَّا يُوَرِّثَهُ فَلَمَّا أَسْلَمَ أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى نَبِيَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يُؤْتِيَهُ نَصِيبَهُ زَادَ عَبْدُ الْعَزِيزِ فَمَا أَسْلَمَ حَتَّى حُمِلَ عَلَى الْإِسْلَامِ بِالسَّيْفِ قَالَ أَبُو دَاوُد مَنْ قَالَ عَقَدَتْ جَعَلَهُ حِلْفًا وَمَنْ قَالَ عَاقَدَتْ جَعَلَهُ حَالِفًا قَالَ وَالصَّوَابُ حَدِيثُ طَلْحَةَ عَاقَدَتْ[1]

داؤد بن حصین نے بیان کیا ہے کہ میں ام سعد بنت ربیع کے پاس پڑھ رہا تھا۔ وہ یتیم تھی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زیر پرورش رہی تھی۔ سو میں نے یہ آیت پڑھی: وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ تو انہوں نے کہا: تو یہ نہ پڑھ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ بے شک یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور اس کے بیٹے عبدالرحمن کے بارے میں نازل ہوئی۔ جس وقت اس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کیا تھا، تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ قسم اٹھائی تھی کہ وہ اسے وارث نہیں بنائیں گے۔ پھر جب وہ اسلام لے آئے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم ﷺ کے واسطہ سے یہ حکم دیا کہ وہ اسے اس کا حصہ دے دیں۔ عبدالعزیز نے یہ اضافہ کیا ہے کہ وہ خود اسلام نہیں لائے بلکہ انہیں تلوار کے زور سے اسلام پر مجبور کیا گیا۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ جنہوں نے لفظ عَقَدَتْ پڑھا ہے وہ قسم اٹھانے کے معنی میں لائے ہیں۔ اور جنہوں نے عَاقَدَتْ کہا ہے وہ عہد و پیمان باندھنے کے معنی میں لائے ہیں۔ اور صحیح حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے یعنی عَاقَدَتْ۔

2535۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا فَكَانَ الْأَعْرَابِيُّ لَا يَرِثُ الْمُهَاجِرَ وَلَا يَرِثُهُ الْمُهَاجِرُ فَنَسَخَتْهَا فَقَالَ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: (ترجمہ) ''وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت نہ کی''۔ پس اس کے تحت کوئی اعرابی کسی مہاجر کا وارث نہ ہو سکتا تھا اور نہ ہی کوئی مہاجر کسی اعرابی کا وارث بن سکتا تھا۔ پھر ارشاد گرامی وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ نازل ہوا۔ اور اس نے اس پہلے حکم کو منسوخ کر دیا: (ترجمہ) ''اور رشتہ دار (ورثہ میں) ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں حکم الٰہی کے مطابق۔

1۔ قال ابوداؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

Marfat.com

بَابٌ فِي الْحِلْفِ (قسم اٹھانے کا بیان)

2536۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَأَيُّمَا حِلْفٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''اسلام میں قسم کی کوئی ضرورت نہیں (کیونکہ اسلام بذات خود ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنے اور اعمال صالحہ میں ایک دوسرے کی قوت بازو بننے کا تقاضا کرتا ہے۔ اس لیے اس میں قسم کی ضرورت نہیں) اور (امور خیر کے لیے) جو بھی قسم اور عہد و پیمان زمانہ جاہلیت میں تھا اسلام نے اس کی مضبوطی میں اور اضافہ کر دیا ہے۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس قسم کی نفی کی ہے وہ عہد جاہلیت کے باہمی فتنے برپا کرنے، قتل و غارت گری اور ظلم و بغاوت پر مبنی عہد و پیمان اور قسمیں تھیں۔ فرمایا: ان کا کوئی اعتبار نہیں۔ اور جو ان امور کے برعکس تھے، فرمایا: اسلام نے انہیں مزید مضبوط کر دیا ہے۔

2537۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ حَالَفَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِنَا فَقِيلَ لَهُ أَلَيْسَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ حَالَفَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِنَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا

حضرت عاصم الاحول نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ہمارے گھر میں مہاجرین و انصار کے درمیان عہد و پیمان باندھا (معاہدہ کیا) تو ان سے کہا گیا: کیا رسول اللہ علیہ السلام نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ ''اسلام میں قسم کا کوئی اعتبار نہیں''۔ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ علیہ السلام نے مہاجرین و انصار کے درمیان ہمارے گھر میں معاہدہ کرایا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہی قول دو یا تین بار کہا۔

بَابٌ فِي الْمَرْأَةِ تَرِثُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

(عورت کا اپنے خاوند کی دیت کا وارث ہونے کا بیان)

2538۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ الدِّيَةُ لِلْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا حَتَّى قَالَ لَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ كَتَبَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم أَنْ أُوَرِّثَ[1] امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا فَرَجَعَ عُمَرُ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَقَالَ فِيهِ وَكَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الْأَعْرَابِ

1۔ ایک نسخہ میں أَنْ وَرِّثْ ہے۔

Marfat.com

حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دیت عاقلہ (یعنی خاندان والوں) کے لیے ہے اور بیوی اپنے خاوند کی دیت میں سے کسی شے کی وارث نہ بنے گی۔ یہاں تک کہ ضحاک بن سفیان نے انہیں کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے میری طرف لکھا کہ میں اشیم الضبابی کی بیوی کو اس کے خاوند کی دیت میں سے (اس کے حصے کا) وارث بناؤں (یعنی اسے حصہ دلواؤں) تو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے پہلے موقف سے رجوع کر لیا۔

احمد بن صالح نے کہا ہے کہ عبدالرزاق نے یہی حدیث معمر بن الزہری عن سعید کی سند سے بیان کیا ہے اور اس میں کہا ہے: اور حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں اعراب پر عامل مقرر کیا تھا۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْخَرَاجِ وَالْإِمَارَةِ وَالْفَيْئِ

(خراج، حکومت اور مال فے کے احکام کا بیان)

بَابُ مَا يَلْزَمُ الْإِمَامَ مِنْ حَقِّ الرَّعِيَّةِ

اس کا بیان جو کچھ رعیت کے حق میں امام پر لازم ہوتا ہے

2539۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ عَلَيْهِمْ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! آگاہ رہو، تم میں سے ہر کوئی محافظ ونگہبان ہے۔ تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے (قیامت کے دن) پوچھا جائے گا۔ پس وہ جو لوگوں پر امیر ہو وہ ان پر نگہبان ہے اور اس سے ان کے بارے پوچھا جائے گا اور آدمی اپنے گھر والوں پر محافظ ونگران ہے، اس سے ان کے بارے پوچھا جائے گا۔ اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اس کی اولاد پر محافظ ونگران ہے، اس سے ان کے بارے پوچھا جائے گا۔ اور غلام اپنے آقا کے مال پر محافظ ونگران ہے، اس سے اس کے بارے پوچھا جائے گا۔ پس تم میں سے ہر کوئی محافظ ونگران ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے سوال کیا جائے گا۔

فائدہ: معلوم یہ ہوا کہ معاشرے کا ہر فرد ذمہ دار ہے۔ اس کے اپنے فرائض ہیں اور اس کی زیر نگرانی معاشرے کے قلیل یا کثیر افراد اپنے اپنے درجہ کی حیثیت سے زیر تربیت یا دیگر کاروبار حیات میں مصروف ہیں۔ لہٰذا اپنی حیثیت اور رتبہ کے مطابق اپنے فرائض منصبی کو ادا کرنا اس کے ذمہ لازم ہے اور اسی کے بارے کل قیامت کے دن اسے جواب دینا ہوگا کہ کیا پورے اخلاص کے ساتھ اس نے اپنی ذمہ داری ادا کی ہے یا نہیں۔ تو یہ یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ اگر معاشرے کا ہر ذمہ دار فرد اپنے فرائض کی ادائیگی میں غفلت اور کوتاہی چھوڑ دے تو حالات یکسر بدل سکتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي طَلَبِ الْإِمَارَةِ (حکومت کی خواہش اور مطالبہ کرنے کا بیان)

2540۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَمَنْصُورٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

Marfat.com

سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِذَا[1] أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ فِيهَا إِلَى نَفْسِكَ وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا

حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے عبدالرحمن بن سمرہ! تو حکومت کی خواہش اور مطالبہ نہ کر۔ کیونکہ جب وہ تجھے خواہش اور طلب کے سبب عطا کی جائے گی تو تجھے اس کے معاملات کرنے میں اپنے نفس کے حوالے کر دیا جائے گا (یعنی تائید ربی سے تو محروم رہے گا) اور اگر وہ تجھے بغیر خواہش اور طلب کے عطا کر دی گئی تو پھر اس پر تیری مدد کی جائے گی (یعنی تجھے رب کریم کی تائید اور نصرت حاصل رہے گی۔ نتیجۃً تو اپنے فرائض احسن انداز میں ادا کر سکے گا)۔

2541۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَخِيهِ عَنْ بِشْرِ بْنِ قُرَّةَ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ رَجُلَيْنِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَتَشَهَّدَ أَحَدُهُمَا ثُمَّ قَالَ جِئْنَا لِتَسْتَعِينَ بِنَا عَلَى عَمَلِكَ وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَ قَوْلِ صَاحِبِهِ فَقَالَ إِنَّ أَخْوَنَكُمْ عِنْدَنَا مَنْ طَلَبَهُ فَاعْتَذَرَ أَبُو مُوسَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ لَمْ أَعْلَمْ لِمَا جَاءَا لَهُ فَلَمْ يَسْتَعِنْ بِهِمَا عَلَى شَيْءٍ حَتَّى مَاتَ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں دو آدمیوں کے ساتھ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس گیا۔ تو ان میں سے ایک نے (اپنی صلاحیت ثابت کرنے کے لیے) خطبہ پڑھا۔ پھر عرض کی: ہم اس لیے حاضر ہوئے ہیں تاکہ آپ ہم سے اپنے کسی کام پر مدد لیں (یعنی آپ ہمیں کہیں عامل مقرر فرما دیجئے) اور پھر دوسرے نے بھی اپنے پہلے ساتھی کی طرح گفتگو کی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک ہمارے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ خیانت کرنے والا وہ ہے جو اس کا مطالبہ کرے (یعنی حکومت اور اختیارات مانگے) تو پھر حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں معذرت پیش کی اور عرض کی کہ میں نہیں جانتا کہ یہ دونوں اس کام کے لیے آئے ہیں۔ سو آپ ﷺ نے کسی بھی کام پر ان دونوں سے مدد نہ لی۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کا وصال ہو گیا (یعنی آپ ﷺ نے آخری دم تک کوئی ذمہ داری انہیں نہ سونپی)۔

بَابٌ فِي الضَّرِيرِ يُوَلَّى (نابینے شخص کو والی بنائے جانے کا بیان)

2542۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُخَرِّمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَخْلَفَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ عَلَى الْمَدِينَةِ مَرَّتَيْنِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو مدینہ طیبہ پر دو بار خلیفہ اور نائب مقرر کیا۔

1۔ ایک نسخہ میں إذا کے بجائے إن ہے۔

Marfat.com

بَابٌ فِي اتِّخَاذِ الْوَزِيرِ (وزیر بنانے کا بیان)

2543- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَامِرٍ الْمُرِّيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِالْأَمِيرِ خَيْرًا جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ صِدْقٍ إِنْ نَسِيَ ذَكَّرَهُ وَإِنْ ذَكَرَ أَعَانَهُ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهِ غَيْرَ ذَلِكَ جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ سُوءٍ إِنْ نَسِيَ لَمْ يُذَكِّرْهُ وَإِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنْهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی حاکم وقت (امیر) کے بارے خیر اور بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو وہ اس کے لیے (قول وفعل میں) سچا وزیر بنا دیتا ہے۔ اگر امیر کہیں بھول جائے تو وزیر اسے یاد کرا دیتا ہے اور اگر اسے یاد ہو تو وہ اس کی مدد کرتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کسی امیر کے بارے اس کے سوا کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اس کے لیے برا (بداخلاق) وزیر مقرر کر دیتا ہے۔ اگر امیر کوئی شے بھول جائے تو وہ وزیر اسے یاد نہیں دلاتا اور اگر اسے یاد ہو تو وہ اس کی مدد نہیں کرتا۔

فائدہ: رب کریم کی جانب سے خیر و برکت کا ارادہ تب ہی پایا جاتا ہے جب اولاً حاکم وقت میں حکومت کی طلب اور خواہش نہ ہو بلکہ اس کی صلاحیتوں کے پیش نظر یہ ذمہ داری اسے سونپی گئی ہو۔ اور ثانیاً وہ اپنی رعایا اور ملک کے حق میں اخلاص کی دولت سے مالا مال ہو۔ اور ثالثاً وہ کاروبار مملکت چلانے کی استطاعت اور قدرت بدرجہ اتم رکھتا ہو۔ پھر ہی اسے باصلاحیت، اعلیٰ کردار کے حامل اور دور اندیش وزراء کی مشاورت اور معاونت حاصل ہوتی ہے۔

بَابٌ فِي الْعِرَافَةِ (حالات سے آگاہی کے لیے عریف مقرر کرنے کا بیان)

2544- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ عَنْ جَدِّهِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ضَرَبَ عَلَى مَنْكِبِهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَفْلَحْتَ يَا قُدَيْمُ إِنْ مُتَّ وَلَمْ تَكُنْ أَمِيرًا وَلَا كَاتِبًا وَلَا عَرِيفًا

حضرت صالح بن یحییٰ بن مقدام نے اپنے دادا حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے کندھے پر ہاتھ مارا اور پھر انہیں فرمایا: اے قدیم! تو فلاح پا گیا اگر تو اس حال میں فوت ہوا کہ تو نہ امیر بنا، نہ کاتب (منشی) اور نہ ہی عریف رہا (اس سے مراد ایسا آدمی ہے جو حاکم کے پاس لوگوں کی خبریں پہنچاتا ہے)۔

2545- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا غَالِبٌ الْقَطَّانُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُمْ كَانُوا عَلَى مَنْهَلٍ مِنَ الْمَنَاهِلِ فَلَمَّا بَلَغَهُمُ الْإِسْلَامُ جَعَلَ صَاحِبُ الْمَاءِ لِقَوْمِهِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ عَلَى أَنْ يُسْلِمُوا فَأَسْلَمُوا وَقَسَمَ الْإِبِلَ بَيْنَهُمْ وَبَدَا لَهُ أَنْ يَرْتَجِعَهَا مِنْهُمْ فَأَرْسَلَ ابْنَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ ائْتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْ لَهُ إِنَّ أَبِي يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَإِنَّهُ جَعَلَ لِقَوْمِهِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ عَلَى أَنْ يُسْلِمُوا فَأَسْلَمُوا وَقَسَمَ الْإِبِلَ بَيْنَهُمْ وَبَدَا لَهُ أَنْ يَرْتَجِعَهَا مِنْهُمْ أَفَهُوَ أَحَقُّ بِهَا أَمْ هُمْ فَإِنْ قَالَ لَكَ نَعَمْ أَوْ لَا فَقُلْ لَهُ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ وَهُوَ عَرِيفُ الْمَاءِ وَإِنَّهُ يَسْأَلُكَ

Marfat.com

أَنْ تَجْعَلَ لِي الْعِرَافَةَ بَعْدَهُ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ أَبِي يُقْرِئُكَ السَّلَامَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ وَعَلَى أَبِيكَ السَّلَامُ فَقَالَ إِنَّ أَبِي جَعَلَ لِقَوْمِهِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ عَلَى أَنْ يُسْلِمُوا فَأَسْلَمُوا وَحَسُنَ إِسْلَامُهُمْ ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَرْتَجِعَهَا مِنْهُمْ أَفَهُوَ أَحَقُّ بِهَا أَمْ هُمْ فَقَالَ إِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُسْلِمَهَا لَهُمْ فَلْيُسْلِمْهَا وَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يَرْتَجِعَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا مِنْهُمْ فَإِنْ أَسْلَمُوا فَلَهُمْ إِسْلَامُهُمْ وَإِنْ لَمْ يُسْلِمُوا قُوتِلُوا عَلَى الْإِسْلَامِ فَقَالَ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ وَهُوَ عَرِيفُ الْمَاءِ وَإِنَّهُ يَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ لِي الْعِرَافَةَ بَعْدَهُ فَقَالَ إِنَّ الْعِرَافَةَ حَقٌّ وَلَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنَ الْعُرَفَاءِ وَلَكِنَّ الْعُرَفَاءَ فِي النَّارِ

غالب القطان نے ایک آدمی سے اور اس نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ وہ (کچھ عریف لوگ) چشموں میں سے ایک چشمے پر تھے۔ پس جب انہیں اسلام کی خبر پہنچی تو اس چشمے کے مالک نے اپنی قوم کو اس شرط پر سو اونٹ دیے کہ وہ اسلام قبول کر لیں۔ پس انہوں نے اسلام قبول کر لیا اور اس نے ان کے درمیان اونٹ تقسیم کر دیے۔ اور پھر اسے یہ خیال آیا کہ وہ اونٹوں کو ان سے واپس لوٹائے۔ چنانچہ اس نے اپنے بیٹے کو حضور نبی مکرم علیہ السلام کے پاس بھیجا اور اسے کہا: تو حضور نبی کریم علیہ السلام کے پاس جا اور آپ سے عرض کر کہ میرا باپ آپ کو سلام عرض کرتا ہے اور اس نے اپنی قوم کے لیے سو اونٹ مقرر کیے اس شرط پر کہ وہ اسلام قبول کر لیں۔ سو انہوں نے اسلام قبول کر لیا اور اس نے ان کے درمیان اونٹ تقسیم کر دیے۔ اور اب اسے یہ خیال آیا کہ وہ اونٹوں کو ان سے واپس لوٹا لے، کیا وہ ان اونٹوں کا زیادہ حق دار ہے یا وہ؟ پس اگر آپ علیہ السلام تجھے کہیں: ہاں یا نہیں۔ تو پھر آپ سے عرض کرنا: میرا باپ بہت بوڑھا ہے اور وہ پانی پر عریف ہے۔ اور وہ آپ سے عرض کر رہا ہے کہ اس کے بعد آپ مجھے وہاں عریف مقرر کر دیں۔ چنانچہ وہ گیا اور اس نے عرض کی: میرا باپ آپ کو سلام عرض کرتا ہے۔ تو آپ علیہ السلام نے جواباً فرمایا: تجھ پر اور تیرے باپ پر سلام (علیک وعلی ابیک السلام) اور پھر عرض کی: میرے باپ نے اپنی قوم کے لیے سو اونٹ مقرر کیے اس شرط پر کہ وہ اسلام قبول کر لیں۔ سو انہوں نے اسلام قبول کر لیا اور ان کا اسلام خوب اچھا ہو گیا (یعنی مضبوط ہو گیا) پھر اسے خیال آیا کہ وہ ان سے اونٹ واپس لوٹا لے۔ کیا وہ ان کا زیادہ حق رکھتا ہے یا قوم؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اسے یہ خیال آئے کہ وہ اونٹ ان کے حوالے کر دے تو اسے چاہیے کہ وہ انہیں دے دے۔ اور اگر اسے یہ خیال آئے کہ وہ انہیں واپس لوٹا لے تو وہ ان کی نسبت اونٹوں کا زیادہ حق دار ہے۔ پس اگر وہ اسلام لائے ہیں تو پھر ان کا اسلام انہیں کے لیے (نفع بخش) ہو گا اور اگر وہ اسلام قبول نہ کریں تو ان کے ساتھ اسلام کی شرط پر قتال کیا جائے گا (یہاں تک کہ وہ اسلام لے آئیں) پھر اس نے عرض کی: میرا باپ بہت بوڑھا آدمی ہے اور وہ پانی پر عریف ہے اور وہ آپ سے درخواست کر رہا ہے کہ آپ اس کے بعد مجھے عرافہ کے لیے مقرر فرما دیں۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: بے شک عرافہ حق ہے اور لوگوں کے لیے عرفاء کا ہونا ضروری ہے لیکن عرفاء آتش جہنم میں ہوں گے۔

بَابٌ فِي اتِّخَاذِ الْكَاتِبِ (کاتب (منشی) بنانے کا بیان)

2546۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ السِّجِلُّ كَاتِبٌ كَانَ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ سجل حضور نبی مکرم علیہ السلام کا کاتب تھا (سجل کا ایک معنی صحیفہ کیا گیا ہے۔ پھر اس کے اعتبار سے کاتب بمعنی مکتوب ہوگا اور معنی یہ ہوگا کہ سجل حضور نبی کریم علیہ السلام کا لکھا ہوا تھا۔ واللہ اعلم بالصواب)

بَابٌ فِي السِّعَايَةِ عَلَى الصَّدَقَةِ (زکوٰۃ وصول کرنے کی سعی اور کوشش کرنے کا بیان)

2547۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَسْبَاطِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ پورے اِخلاص کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرنے والا عامل (اجر وثواب میں) اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے گھر کی طرف واپس لوٹ آئے۔

2548۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبُ مَكْسٍ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ علیہ السلام سے سنا، آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: محصول لینے والا جنت میں داخل نہ ہوگا (اس سے مراد ایسا آدمی ہے جو خلاف شرع محصول عائد کرتا ہے۔ یا پھر محصول کی وصولی میں کمی بیشی کا ارتکاب کر کے ظلم وزیادتی کا مرتکب ہوتا ہے اس کے لیے فرمایا گیا ہے کہ محصول وصول کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا)۔

2549۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ مَغْرَاءَ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ قَالَ الَّذِي يَعْشُرُ النَّاسَ يَعْنِي صَاحِبَ الْمَكْسِ

حضرت ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ صاحب مکس وہ ہے جو لوگوں سے عشر (دسواں حصہ) وصول کرتا ہے۔ اس سے مراد ایسا کافر ہے جو مسلمان سوداگروں کے سامان پر ظلماً دسواں حصہ محصول لگا کر ان سے وصول کرتا ہے)۔

بَابٌ فِي الْخَلِيفَةِ يَسْتَخْلِفُ (خلیفہ وقت کا کسی کو اپنا نائب بنانے کا بیان)

2550۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ وَسَلَمَةُ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ إِنِّي إِنْ لَا أَسْتَخْلِفْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَمْ يَسْتَخْلِفْ وَإِنْ أَسْتَخْلِفْ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ قَدْ اسْتَخْلَفَ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ ذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَبَا بَكْرٍ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَا يَعْدِلُ بِرَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَحَدًا وَأَنَّهُ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ

Marfat.com

حضرت (عبداللہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ اگر میں کسی کو خلیفہ (نائب) نامزد نہ کروں گا (تب بھی صحیح ہے) کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے کسی کو خلیفہ مقرر نہ فرمایا تھا۔ اور اگر میں کسی کو خلیفہ نامزد کر دوں (تو بھی درست ہے)۔ کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خلیفہ نامزد کیا تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قسم بخدا! آپ نے صرف رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا ہے اور میں یہ جانتا ہوں کہ آپ رسول ﷺ کے مساوی کسی کو قرار نہیں دیں گے اور آپ کسی کو خلیفہ نامزد نہیں کریں گے (پھر اسی طرح ہوا کہ آپ نے زخمی حالت میں کبار صحابہ کرام میں سے چھ افراد کو مقرر فرما دیا کہ اپنے میں سے کسی کو خلیفہ منتخب کر کے اس پر اتفاق کر لیں اور وہ یہ تھے: حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت عثمان غنی، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم)۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْبَيْعَةِ (بیعت کرنے کا بیان)

2551۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُبَايِعُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَيُلَقِّنُنَا فِيمَا اسْتَطَعْتَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم سمع اور طاعت (یعنی آپ ﷺ کا ارشاد سننے اور پھر اسے ماننے) پر حضور نبی کریم ﷺ کی بیعت کرتے تھے اور آپ ہمیں استطاعت کی تلقین بھی فرماتے تھے (یعنی فرماتے تھے یہ بھی کہو: فیما استطعنا یعنی ہم اپنی استطاعت اور قدرت کے مطابق آپ کی اطاعت و پیروی کرتے رہیں گے)۔

2552۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ[1] حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رضى الله عنها أَخْبَرَتْهُ عَنْ بَيْعَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ النِّسَاءَ قَالَتْ مَا مَسَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ إِلَّا أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا فَإِذَا أَخَذَ عَلَيْهَا فَأَعْطَتْهُ قَالَ اذْهَبِي فَقَدْ بَايَعْتُكِ

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں رسول اللہ ﷺ کی عورتوں سے بیعت لینے کے بارے بتایا اور ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی عورت کے ہاتھ کو مس نہیں کیا۔ مگر یہ کہ آپ ﷺ (زبان سے) ان سے عہد لیتے۔ پس جب آپ اس سے عہد و پیان لیتے اور وہ اسے قبول کر لیتی۔ تو آپ ارشاد فرماتے: تو چلی جا، میں نے تجھے بیعت کر لیا ہے۔

2553۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ هِشَامٍ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ بِنْتُ حُمَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ بَايِعْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُوَ صَغِيرٌ فَمَسَحَ رَأْسَهُ

ابوعقیل زہرہ بن معبد نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام سے روایت کیا ہے اور انہوں نے (اپنی چھوٹی عمر میں) حضور نبی مکرم ﷺ کو پایا تھا اور ان کی ماں زینب بنت حمید انہیں لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ

1۔ ایک نسخہ میں ابن وہب کے بجائے وَهْبٌ ہے۔

Marfat.com

اسے بیعت فرمالیجئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ابھی چھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

بَابٌ فِي أَرْزَاقِ الْعُمَّالِ (عمال کی تنخواہ مقرر کرنے کا بیان)

2554۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ أَبُو طَالِبٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلَى عَمَلٍ فَرَزَقْنَاهُ رِزْقًا فَمَا أَخَذَ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ غُلُولٌ

حضرت عبداللہ بن بریدہ نے اپنے باپ سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جسے ہم نے کسی پر عامل مقرر کیا اور ہم نے اس کے لیے کچھ حصہ (تنخواہ) مقرر کر دیا۔ پھر اس کے بعد (اس کے سوا) وہ جو کچھ اس مال سے لے گا تو وہ خیانت اور چوری ہوگی۔

2555۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ أَمَرَ لِي بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلَّهِ قَالَ خُذْ مَا أُعْطِيتَ فَإِنِّي قَدْ عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَعَمَّلَنِي

بسر بن سعید نے ابن ساعدی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے زکوۃ وصول کرنے کے لیے عامل مقرر کیا۔ جب میں کام سے فارغ ہوا تو آپ نے مجھے بطور عوض اس میں سے کچھ لینے کا حکم دیا۔ تو میں نے کہا: میں نے تو خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کام کیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: تو وہ لے لے جو کچھ تجھے دیا جائے۔ کیونکہ میں بھی رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں عامل بنا تو آپ ﷺ نے مجھے معاوضہ اور اجرت عطا فرمائی۔

2556۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ كَانَ لَنَا عَامِلًا فَلْيَكْتَسِبْ زَوْجَةً فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ خَادِمٌ فَلْيَكْتَسِبْ خَادِمًا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَسْكَنٌ فَلْيَكْتَسِبْ مَسْكَنًا قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أُخْبِرْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنِ اتَّخَذَ غَيْرَ ذَلِكَ فَهُوَ غَالٌّ أَوْ سَارِقٌ

جبیر بن نفیر نے مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے حضور نبی مکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو آدمی ہمارا عامل مقرر ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی بیوی کا خرچہ (بیت المال کے مال سے) حاصل کر لے۔ اور اگر اس کے پاس خادم نہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ خادم (کا خرچہ) لے لے۔ اور اگر اس کے پاس رہنے کے لیے مکان نہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ (بیت المال سے) لے لے۔ راوی کہتا ہے کہ ابو بکر نے کہا: مجھے یہ خبر دی گئی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اس کے سوا کچھ لیا تو وہ خیانت کرنے والا یا چوری کرنے والا ہوگا۔

Marfat.com

بَابٌ فِي هَدَايَا الْعُمَّالِ (عمال کے لیے تحائف قبول کرنے کا بیان)

2557- حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ لَفْظُهُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ ابْنُ الْأُتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَ فَقَالَ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ مَا بَالُ الْعَامِلِ نَبْعَثُهُ فَيَجِيءُ فَيَقُولُ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي أَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أُمِّهِ أَوْ أَبِيهِ فَيَنْظُرَ أَيُهْدَى لَهُ أَمْ لَا لَا يَأْتِي أَحَدٌ مِنْكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنْ كَانَ بَعِيرًا فَلَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةً[1] فَلَهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْنَا عُفْرَةَ إِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے قبیلہ ازد کے ایک آدمی کو زکوۃ وصول کرنے کے لیے عامل مقرر کیا اسے ابن لتبیہ کہا جاتا تھا۔ ابن سرح نے ابن اتبیہ کہا ہے۔ وہ واپس آیا تو اس نے کہا: یہ تمہارے لیے ہے اور یہ مجھے تحفہ دیا گیا ہے (یعنی یہ مال زکوۃ ہے اور یہ میرے تحائف ہیں جو مجھے دیے گئے ہیں) تو حضور نبی کریم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا: ایک عامل کو کیا ہو گیا ہے کہ ہم اسے بھیجتے ہیں اور وہ آکر کہتا ہے: یہ تمہارے لیے ہے اور یہ مجھے ہدیہ اور تحفہ دیا گیا ہے۔ وہ اپنی ماں یا اپنے باپ کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھا رہتا۔ وہ دیکھ لے کیا اسے کوئی تحفہ اور ہدیہ دیا جاتا ہے یا نہیں۔ تم میں سے جو بھی مال زکوۃ میں سے کوئی شے لے گا تو وہ قیامت کے دن اسے ساتھ لے کر آئے گا۔ اگر وہ اونٹ ہوا تو وہ اپنی آواز نکال رہا ہوگا، اگر گائے ہوگی تو اس کی اپنی آواز ہوگی اور اگر بکری ہوگی تو وہ اپنی سخت آواز نکال رہی ہوگی۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ بلند کیے (اور اتنے اوپر اٹھائے) یہاں تک کہ ہم نے آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی۔ پھر آپ ﷺ نے کہا: اے اللہ! کیا میں نے (تیرا پیغام) پہنچا دیا ہے۔ اے اللہ! کیا میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا ہے (یعنی یقیناً میں نے پیغام پہنچا دیا ہے)۔

فائدہ: اس ارشاد گرامی سے یہ معلوم ہوا کہ ایسا تحفہ اور ہدیہ جو کسی کے خاص منصب کی وجہ سے اسے پیش کیا جائے اس سے قبل اس کا رواج نہ ہو تو وہ لینا جائز نہیں۔ کیونکہ یہ رشوت کے حکم میں ہے اور آدمی کے لیے اپنے منصب کی ذمہ داریاں انصاف کے ساتھ ادا کرنے میں حائل ہوتا ہے۔

بَابٌ فِي غُلُولِ الصَّدَقَةِ (صدقہ میں خیانت کا بیان)

2558- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ سَاعِيًا ثُمَّ قَالَ انْطَلِقْ أَبَا مَسْعُودٍ وَلَا أُلْفِيَنَّكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَجِيءُ وَعَلَى ظَهْرِكَ بَعِيرٌ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ لَهُ رُغَاءٌ قَدْ غَلَلْتَهُ قَالَ إِذًا لَا أَنْطَلِقُ قَالَ إِذًا لَا أُكْرِهُكَ

1- ایک نسخہ میں بقرا ہے۔

Marfat.com

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے مجھے زکوۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا۔ پھر فرمایا: اے ابو مسعود! تو جا اور میں تجھے قیامت کے دن اس حال میں نہ پاؤں کہ تو آ رہا ہو اور تیری پشت کے اوپر صدقے کے اونٹوں میں سے کوئی اونٹ ہو اور وہ اپنی آواز نکال رہا ہو کہ تو نے اسے مال زکوۃ سے چرایا ہے۔ (یہ سن کر) ابو مسعود نے کہا: تب میں نہیں جاتا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر میں تجھے مجبور نہیں کرتا۔

بَاب فِيمَا يَلْزَمُ الْإِمَامُ مِنْ أَمْرِ الرَّعِيَّةِ وَالْحَجَبَةِ عَنْهُ

ان ذمہ داریوں کا بیان جو امام پر رعیت کے حقوق ادا کرنے اور ان سے حاجات دور کرنے کے بارے میں لازم ہوتی ہیں

2559۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيْمِرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا مَرْيَمَ الْأَزْدِيَّ أَخْبَرَهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ مَا أَنْعَمَنَا بِكَ أَبَا فُلَانٍ وَهِيَ كَلِمَةٌ تَقُولُهَا الْعَرَبُ فَقُلْتُ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ أُخْبِرُكَ بِهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ وَلَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ فَاحْتَجَبَ دُونَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ احْتَجَبَ اللَّهُ عَنْهُ دُونَ حَاجَتِهِ وَخَلَّتِهِ وَفَقْرِهِ قَالَ فَجَعَلَ رَجُلًا عَلَى حَوَائِجِ النَّاسِ

ابو مریم الازدی نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ تو انہوں نے کہا: اے ابو فلاں! تیرا آنا ہمارے لیے باعث فرحت وانبساط ہے ما انعمنا بک یہ کلمہ تعجب ہے جو عرب لوگ (اظہار خوشی کے لیے) بولتے ہیں۔ تو میں نے کہا: ایک حدیث ہے جو میں نے سنی ہے آپ کو اس کے بارے بتاتا ہوں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے امور میں سے کسی شے کا والی بنائے اور وہ لوگوں کی حاجات، ان کی احتیاج اور ان کے فقر کو دور کرنے سے رکا رہے (یعنی ان کی حاجات وضروریات کو پورا نہ کرے) تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے اس کی حاجت، احتیاج اور فقر کو دور نہیں کرتا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی حاجات پوری کرنے کے لیے ایک آدمی کو مقرر فرما دیا۔

2560۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أُوتِيكُمْ مِنْ شَيْءٍ وَمَا أَمْنَعُكُمُوهُ إِنْ أَنَا إِلَّا خَازِنٌ أَضَعُ حَيْثُ أُمِرْتُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں (اپنی چاہت اور مرضی سے) نہ کوئی شے تمہیں دیتا ہوں اور نہ ہی تم سے کوئی شے روکتا ہوں۔ میں تو فقط ایک خازن (خزانچی) ہوں۔ میں اسے وہیں صرف کرتا ہوں جہاں مجھے حکم دیا جاتا ہے (یعنی میرے جملہ امور رب کریم کی منشا اور اس کی چاہت کے تابع ہیں۔ جیسے وہ پسند کرتا ہے میں ایسے ہی یہاں تصرف کرتا ہوں)۔

Marfat.com

2561۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمًا الْفَيْءَ فَقَالَ مَا أَنَا بِأَحَقَّ بِهَذَا الْفَيْءِ مِنْكُمْ وَمَا أَحَدٌ مِنَّا بِأَحَقَّ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا أَنَّا عَلَى مَنَازِلِنَا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَسْمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ(1) فَالرَّجُلُ وَقِدَمُهُ وَالرَّجُلُ وَبَلَاؤُهُ وَالرَّجُلُ وَعِيَالُهُ وَالرَّجُلُ وَحَاجَتُهُ

حضرت مالک بن اوس بن حدثان نے بیان کیا ہے کہ ایک دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مال فے کا ذکر کیا اور فرمایا: میں اس مال فے کا تم سے زیادہ حق دار نہیں ہوں اور ہم میں سے کوئی بھی کسی سے زیادہ اس کا حق دار نہیں ہے مگر ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی تقسیم کے مطابق اپنے اپنے مراتب اور درجوں پر رہیں۔ (پس ایک تقسیم) آدمی اور اس کے قدیم الاسلام ہونے کی ہے اور ایک آدمی اور اس کے مشقت برداشت کرنے کے اعتبار سے ہے اور ایک آدمی اور اس کے اہل وعیال کی پرورش کے اعتبار سے ہے اور ایک تقسیم آدمی اور اس کی اباحت اور ضرورت کے اعتبار سے ہے (یعنی اس کے مال کے استحقاق کے یہی اسباب ہیں۔ گویا آپ نے بتایا یہ کہ تمام کا تمام مال فئی عامۃ المسلمین کے لیے ہے، اسے انہیں کے مصالح میں صرف کیا جاتا ہے۔ اصل استحقاق کے اعتبار سے کسی کو دوسرے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ البتہ ان کے مراتب اور منازل کے مختلف ہونے کے سبب اس کی تقسیم میں بھی تفاوت ہوتا ہے)۔

بَابٌ فِي قَسْمِ الْفَيْءِ (مال فے کی تقسیم کا بیان)

2562۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ حَاجَتَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ عَطَاءُ الْمُحَرَّرِينَ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَوَّلَ مَا جَاءَهُ شَيْءٌ بَدَأَ بِالْمُحَرَّرِينَ

حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ تو انہوں نے پوچھا: اے ابو عبدالرحمن! تم کس کام سے تشریف لائے ہو؟ تو انہوں نے کہا: (میرا کام تو یہ ہے) کہ آزاد شدہ غلاموں کا حصہ پہلے عطا فرمایئے۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے جب آپ ﷺ کے پاس پہلے کوئی شے آتی تو آپ ﷺ آزاد کیے ہوئے غلاموں کو دینے سے تقسیم کا آغاز کرتے (یعنی مال فئی سے پہلے حصہ آپ انہیں عطا فرماتے اور پھر دوسروں کو دیتے)۔

2563۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نِيَارٍ(2) عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِظَبْيَةٍ فِيهَا خَرَزٌ فَقَسَمَهَا لِلْحُرَّةِ وَالْأَمَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ أَبِي رضی اللہ عنہ يَقْسِمُ لِلْحُرِّ وَالْعَبْدِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس ایک چھوٹا سا تھیلا لایا

1۔ ایک نسخہ میں وقسم رسولہ ﷺ ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں عبداللہ بن دینار ہے۔

Marfat.com

گیا۔ اس میں کچھ نگینے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے وہ آزاد اور کنیز عورتوں کے درمیان تقسیم کر دیے۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میرے والد محترم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آزاد اور غلام مردوں میں بھی تقسیم کرتے تھے۔

2564۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُصَفَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ جَمِيعًا عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَتَاهُ الْفَيْءُ قَسَمَهُ فِي يَوْمِهِ فَأَعْطَى الْآهِلَ حَظَّيْنِ وَأَعْطَى الْعَزَبَ حَظًّا زَادَ ابْنُ الْمُصَفَّى فَدُعِينَا وَكُنْتُ أُدْعَى قَبْلَ عَمَّارٍ فَدُعِيتُ فَأَعْطَانِي حَظَّيْنِ وَكَانَ لِي أَهْلٌ ثُمَّ دُعِيَ بَعْدِي عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَأَعْطَى لَهُ حَظًّا وَاحِدًا

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب مال فے آتا تو وہ اسی دن تقسیم فرما دیتے تھے اور آپ ﷺ صاحب اہل وعیال کو دو حصے عطا فرماتے تھے اور منفرد کو ایک حصہ دیتے تھے۔ ابن مصفی نے روایت میں یہ اضافہ کیا ہے۔ پس ہم بلائے جاتے تھے اور مجھے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے پہلے بلایا جاتا تھا۔ سو مجھے بلایا گیا۔ تو آپ ﷺ نے مجھے دو حصے عطا فرمائے۔ اس لیے کہ میری زوجہ تھی اور پھر میرے بعد حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا۔ تو آپ ﷺ نے انہیں ایک حصہ عطا فرمایا (کیونکہ وہ تنہا تھے)۔

بَابٌ فِي أَرْزَاقِ الذُّرِّيَّةِ (اولاد کو حصہ دینے کا بیان)

2565۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: میں مومنین سے ان کی جانوں سے زیادہ قریب ہوں، جس نے مال چھوڑا تو وہ اس کے گھر والوں کے لیے ہے اور جس نے قرض یا عیال چھوڑے تو وہ میری حفاظت میں ہیں اور قرض کی ادائیگی میرے ذمہ ہے۔

2566۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَإِلَيْنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی نے مال چھوڑا تو وہ اس کے ورثاء کے لیے ہے اور جس نے قرض اور اہل وعیال چھوڑے تو وہ ہمارے ذمہ ہیں۔

2567۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ يَقُولُ أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ فَأَيُّمَا رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ دَيْنًا فَإِلَيَّ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ میں ہر مومن سے اس کی جان سے زیادہ قریب ہوں۔ پس جو کوئی آدمی فوت ہوا اور اس نے قرض چھوڑا تو وہ میرے ذمہ ہے اور جس نے مال پیچھے چھوڑا تو وہ اس کے ورثاء کے لیے ہے۔

Marfat.com

بَاب مَتَى يُفْرَضُ لِلرَّجُلِ فِي الْمُقَاتَلَةِ

اس کا بیان کہ کب کسی آدمی کے لیے جنگ میں حصہ مقرر کیا جائے گا

2568۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ[1] ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يُجِزْهُ وَعَرَضَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہیں غزوۂ احد میں شامل ہونے کے لیے حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا گیا اور اس وقت ان کی عمر چودہ برس تھی۔ لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں اجازت نہ عطا فرمائی۔ پھر انہیں غزوۂ خندق کے وقت پیش کیا گیا، اس وقت ان کی عمر پندرہ برس تھی۔ تو آپ ﷺ نے اجازت مرحمت فرما دی۔

بَاب فِي كَرَاهِيَةِ الِافْتِرَاضِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ

(اس کا بیان کہ آخری زمانہ میں حصہ لینا مکروہ ہے)

2569۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْحَوَارِيِّ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ مُطَيْرٍ شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ وَادِي الْقُرَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي مُطَيْرٌ أَنَّهُ خَرَجَ حَاجًّا حَتَّى إِذَا كَانَ بِالسُّوَيْدَاءِ إِذَا[2] بِرَجُلٍ قَدْ جَاءَ كَأَنَّهُ يَطْلُبُ دَوَاءً وَحُضُضًا فَقَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَعِظُ النَّاسَ وَيَأْمُرُهُمْ وَيَنْهَاهُمْ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ خُذُوا الْعَطَاءَ مَا كَانَ عَطَاءً فَإِذَا تَجَاحَفَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْمُلْكِ وَكَانَ عَنْ دِينِ أَحَدِكُمْ فَدَعُوهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ مُطَيْرٍ

ابومطیر نے بیان کیا ہے کہ وہ حج کرنے کے لیے نکلا۔ یہاں تک کہ جب میں سویداء (مدینہ طیبہ سے دو دن کی مسافت پر شام کے راستے پر ایک جگہ کا نام ہے اور دیار مصر میں سے ایک مشہور شہر کا نام ہے) میں تھا تو وہاں ایک آدمی آیا، گویا کہ وہ دوا اور رسوت تلاش کر رہا تھا۔ تو اس نے کہا: مجھے اس نے خبر دی جس نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ سے سنا درآنحالیکہ آپ ﷺ لوگوں کو نصیحت فرما رہے ہیں اور آپ انہیں (بعض چیزوں کا) حکم دے رہے ہیں اور (بعض سے) منع فرما رہے ہیں۔ سو آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! (امام وقت سے) عطا لیتے رہو جب تک وہ عطا ہو۔ اور جب قریش حکومت وسلطنت پر جھگڑا کرنے لگیں اور وہ عطا تم میں سے کسی کے قرض کے عوض ہو تو تم اسے چھوڑ دو۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسے ابن مبارک نے محمد بن یسار عن سلم بن مطیر کی سند سے روایت کیا ہے۔

2570۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ مُطَيْرٍ مِنْ أَهْلِ وَادِي الْقُرَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَمَرَ النَّاسَ وَنَهَاهُمْ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ إِذَا تَجَاحَفَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْمُلْكِ فِيمَا بَيْنَهَا وَعَادَ الْعَطَاءُ أَوْ كَانَ رِشًا فَدَعُوهُ فَقِيلَ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا ذُو

1۔ ایک نسخہ میں وھو نہیں ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں یہاں اَنَا ہے۔

Marfat.com

الزَّوَائِدِ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ ﷺ

وادیٔ قریٰ کے باسیوں میں سے سلیم بن مطیر نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے لوگوں کو (اعمال صالحہ کا) حکم ارشاد فرمایا اور آپ نے (اعمال بد سے) لوگوں کو منع فرمایا۔ پھر فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا؟ لوگوں نے کہا: قسم بخدا! ہاں (آپ نے پیغام پہنچا دیا۔) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جب قریش حکومت پر باہم جھگڑنے لگیں اور عطاء رشوت بن جائے تو تم اسے چھوڑ دو۔ پوچھا گیا: یہ راوی کون ہے؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ذوالزوائد ہیں۔

بَابٌ فِي تَدْوِينِ الْعَطَاءِ (مستحقین عطاء کے نام رجسٹر میں درج کرنے کا بیان)

2571۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ جَيْشًا مِنَ الْأَنْصَارِ كَانُوا بِأَرْضِ فَارِسَ مَعَ أَمِيرِهِمْ وَكَانَ عُمَرُ يُعْقِبُ الْجُيُوشَ فِي كُلِّ عَامٍ فَشُغِلَ عَنْهُمْ عُمَرُ فَلَمَّا مَرَّ الْأَجَلُ قَفَلَ أَهْلُ ذَلِكَ الثَّغْرِ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِمْ وَتَوَاعَدَهُمْ وَهُمْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا يَا عُمَرُ إِنَّكَ غَفَلْتَ عَنَّا وَتَرَكْتَ فِينَا الَّذِي أَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ إِعْقَابِ بَعْضِ الْغَزِيَّةِ بَعْضًا

حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری سے روایت ہے کہ انصار کا ایک لشکر اپنے امیر کے ساتھ سرزمین فارس میں تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر سال (پہلے سے مقیم لشکریوں کی جگہ) پیچھے سے لشکر بھیجتے تھے (جو اپنے لشکر کی جگہ جا کر لیتا اور وہ لشکر واپس آ جاتا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے مشغول ہو گئے (یعنی ان کی طرف آپ کی توجہ نہ رہی)۔ چنانچہ جب مقررہ مدت گزر گئی تو اس سرحد پر متعین لشکر (بلا اجازت) واپس لوٹ آیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان پر ناراضگی اور غصے کا اظہار کیا اور انہیں سخت ڈانٹ ڈپٹ کی حالانکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام تھے۔ تو انہوں نے کہا: اے عمر! بلاشبہ آپ ہم سے غافل ہو گئے اور آپ نے ہمارے بارے میں وہ طریقہ چھوڑ دیا ہے جس کا رسول اللہ ﷺ نے حکم ارشاد فرمایا یعنی ایک لشکر کے پیچھے دوسرے لشکر کو بھیجا (تاکہ پہلے لوگ زیادہ مدت باہر رہنے کے سبب اذیت و مشقت میں مبتلا نہ ہوں اور نہ ہی ان کے گھر والوں کو کوئی تکلیف پہنچے)۔

2572۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَائِذٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنِي فِيمَا حَدَّثَهُ ابْنٌ لِعَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ الْكِنْدِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِنَّ مَنْ سَأَلَ عَنْ مَوَاضِعِ الْفَيْءِ فَهُوَ مَا حَكَمَ فِيهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه فَرَآهُ الْمُؤْمِنُونَ عَدْلًا مُوَافِقًا لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ جَعَلَ اللهُ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ فَرَضَ الْأَعْطِيَةَ لِلْمُسْلِمِينَ[1] وَعَقَدَ لِأَهْلِ الْأَدْيَانِ ذِمَّةً بِمَا فَرَضَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْجِزْيَةِ لَمْ يَضْرِبْ فِيهَا بِخُمُسٍ وَلَا مَغْنَمٍ

ابن عدی بن عدی الکندی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ اگر کوئی مال فی کے استعمال

1۔ ایک نسخہ میں للمسلمین نہیں ہے۔

Marfat.com

کی جگہوں کے بارے میں پوچھے۔ تو وہ وہی ہے جن کے بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمادیا ہے اور مومنوں نے اسے عدل اور حضور نبی کریم علیہ السلام کے ارشاد کے موافق دیکھا ہے (کیونکہ) اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل پر حق جاری کیا ہے۔ آپ نے مسلمانوں کے لیے عطایا مقرر کیے ہیں اور دیگر تمام ادیان والوں کے لے عقد ذمہ کیا (یعنی ان کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کا ذمہ اٹھایا ہے) اور اس کے بدلے ان پر جزیہ لازم کیا ہے اور اس میں نہ تو خمس جاری کیا ہے اور نہ ہی اسے مال غنیمت قرار دیا ہے (کہ اس کی تقسیم اس کی مثل ہو)۔

2573۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ يَقُولُ بِهِ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کی زبان پر حق جاری کر دیا ہے وہ وہی بولتے ہیں (یعنی جب بولتے ہیں تو پھر حق اور سچ ہی کہتے ہیں)۔

فائدہ: یہ حدیث پاک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عظمت وشان کے بارے آفتاب نصف النہار کی مثل واضح اور روشن دلیل ہے۔ لہٰذا آپ کی ذات پر طعن و تشنیع کرنے والوں کو اپنے نظریات کے بارے نظر ثانی کی ضرورت ہے ورنہ کل قیامت کے دن رسوائی یقینی ہے۔

بَابٌ فِي صَفَايَا رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مِنَ الْأَمْوَالِ

اموال میں سے رسول اللہ علیہ السلام کے انتخاب کا بیان

2574۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ عُمَرُ حِينَ تَعَالَى النَّهَارُ فَجِئْتُهُ فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا عَلَى سَرِيرٍ مُفْضِيًا إِلَى رِمَالِهِ فَقَالَ حِينَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ يَا مَالُ إِنَّهُ قَدْ دَفَّ أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ وَإِنِّي قَدْ أَمَرْتُ فِيهِمْ بِشَيْءٍ فَأَقْسِمْ فِيهِمْ قُلْتُ لَوْ أَمَرْتَ غَيْرِي بِذٰلِكَ فَقَالَ خُذْهُ فَجَاءَهُ يَرْفَأُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا ثُمَّ جَاءَهُ[1] يَرْفَأُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلْ لَكَ فِي الْعَبَّاسِ وَعَلِيٍّ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا يَعْنِي عَلِيًّا فَقَالَ بَعْضُهُمْ أَجَلْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنَهُمَا وَأَرِحْهُمَا قَالَ مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ خُيِّلَ إِلَيَّ أَنَّهُمَا قَدَّمَا أُولٰئِكَ النَّفَرَ لِذٰلِكَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اتَّئِدَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أُولٰئِكَ الرَّهْطِ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَالْعَبَّاسِ رضي الله عنهما فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ

1۔ ایک نسخہ میں جاءہ ہے۔

Marfat.com

تَقُومُ السَّمَائُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَقَالَا نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ اللهَ خَصَّ رَسُولَهُ ﷺ بِخَاصَّةٍ لَمْ يَخُصَّ بِهَا أَحَدًا مِنَ النَّاسِ فَقَالَ اللهُ تَعَالَى وَمَا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلَكِنَّ اللهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَاللهُ عَلَى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيرٌ وَكَانَ اللهُ أَفَاءَ عَلَى رَسُولِهِ بَنِي النَّضِيرِ فَوَاللهِ مَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ وَلَا أَخَذَهَا دُونَكُمْ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْخُذُ مِنْهَا نَفَقَةَ سَنَةٍ أَوْ نَفَقَتَهُ وَنَفَقَةَ أَهْلِهِ سَنَةً وَيَجْعَلُ مَا بَقِيَ أُسْوَةَ الْمَالِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أُولَئِكَ الرَّهْطِ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ وَعَلِيٍّ رضی اللہ عنہما فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ قَالَا نَعَمْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَجِئْتَ أَنْتَ وَهَذَا إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَطْلُبُ أَنْتَ مِيرَاثَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ وَيَطْلُبُ هَذَا مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ وَاللهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ فَوَلِيَهَا أَبُو بَكْرٍ فَلَمَّا تُوُفِّيَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَوَلِيُّ أَبِي بَكْرٍ فَوَلِيتُهَا مَا شَاءَ اللهُ أَنْ أَلِيَهَا فَجِئْتَ أَنْتَ وَهَذَا وَأَنْتُمَا جَمِيعٌ وَأَمْرُكُمَا وَاحِدٌ فَسَأَلْتُمَانِيهَا فَقُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا أَنْ أَدْفَعَهَا إِلَيْكُمَا عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللهِ أَنْ تَلِيَاهَا بِالَّذِي كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَلِيهَا فَأَخَذْتُمَاهَا مِنِّي عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ جِئْتُمَانِي لِأَقْضِيَ بَيْنَكُمَا بِغَيْرِ ذَلِكَ وَاللهِ لَا أَقْضِي بَيْنَكُمَا بِغَيْرِ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَرُدَّاهَا إِلَيَّ قَالَ أَبُو دَاوُد إِنَّمَا سَأَلَاهُ أَنْ يَكُونَ يُصَيِّرُهُ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ لَا أَنَّهُمَا جَهِلَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَإِنَّهُمَا كَانَا لَا يَطْلُبَانِ إِلَّا الصَّوَابَ فَقَالَ عُمَرُ لَا أُوقِعُ عَلَيْهِ اسْمَ الْقَسْمِ أَدَعُهُ عَلَى مَا هُوَ عَلَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَهُمَا يَعْنِي عَلِيًّا وَالْعَبَّاسَ رضی اللہ عنہما يَخْتَصِمَانِ فِيمَا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ أَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ قَالَ أَبُو دَاوُد أَرَادَ أَنْ لَا يُوقَعَ عَلَيْهِ اسْمُ قَسْمٍ

حضرت مالک بن اوس بن الحدثان نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا۔ جب دن خوب چڑھ آیا تو میں آپ کے پاس حاضر ہوا، تو میں نے آپ کو ایک ایسی چارپائی پر بیٹھے ہوئے پایا جو بستر سے خالی تھی۔ جب میں آپ کے پاس داخل ہوا تو آپ نے فرمایا: اے مالک! تیری قوم کے کچھ لوگ آئے تھے اور میں نے ان کے بارے میں کچھ چیزوں کا حکم دیا ہے۔ پس تم وہ مال ان میں تقسیم کر دو۔ میں نے کہا: اگر آپ اس کام کے لیے میرے سوا کسی اور کو حکم فرمائیں۔ تو آپ نے فرمایا: یہ مال لے لو (اور ان میں تقسیم کر دو)۔ پس اتنے میں آپ کا آزاد کردہ غلام اور دربان یرفاء آیا اور اس نے کہا: اے امیر المومنین! (باہر دروازے پر) حضرات عثمان بن عفان، عبدالرحمن بن عوف، زبیر بن عوام اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم (حاضر ہیں)، کیا انہیں اندر آنے کی اجازت ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ چنانچہ اس نے انہیں اجازت دی اور وہ اندر آ گئے۔ پھر دوبارہ یرفاء آیا اور اس نے کہا: اے امیر المومنین! (باہر دروازے پر) حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما (حاضر ہیں)

Marfat.com

کیا آپ کی طرف سے انہیں اندر آنے کی اجازت ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ چنانچہ اس نے انہیں اجازت دی اور وہ اندر داخل ہوئے۔ پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المومنین! آپ میرے اور اس یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان فیصلہ فرمادیجئے۔ پھر ان دونوں میں سے بھی کسی نے کہا: ہاں۔ اے امیر المومنین! ان دونوں کے درمیان فیصلہ فرمادیجئے اور انہیں راحت پہنچایئے۔ حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ ان دونوں نے ہی ان افراد کو اسی کام کے لیے پہلے بھیجا تھا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں حوصلہ رکھو، جلدی نہ کرو۔ پھر آپ اس جماعت کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں تمہیں اس اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر کہتا ہوں جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں۔ کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم گروہ انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو کچھ ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے (اس میں میراث جاری نہیں ہوتی)؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں (ہم جانتے ہیں) پھر آپ حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں تم دونوں کو اس اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے حکم سے زمین وآسمان قائم ہیں۔ کیا تم دونوں جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم گروہ انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا، مال میں سے جو کچھ ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے (اس میں میراث جاری نہیں ہوتی)۔ تو ان دونوں نے کہا: ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول مکرم ﷺ کو ایسی خصوصیات کے ساتھ خاص کیا ہے جن کے ساتھ لوگوں میں سے کسی کو بھی خاص نہیں کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: (ترجمہ) ''اور جو مال پلٹا دیے اللہ نے اپنے رسول کی طرف سے ان سے لے کر تو نہ تم نے اس پر گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو تسلط بخشتا ہے جس پر چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے''۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول مکرم ﷺ پر بنی نضیر کے مال لوٹا دیے۔ لیکن قسم بخدا! آپ ﷺ نے اس کے سبب تم پر کسی اور کو ترجیح نہیں دی اور نہ ہی تمہیں عطا کیے بغیر اس سے صرف خود لیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے سال کا خرچہ یا اپنا اور اپنے گھر والوں کے لیے سال کا خرچہ لے لیتے تھے (یہ شک راوی کو ہے) اور جو باقی بچ جاتا اسے دیگر مال غنیمت کے ساتھ برابر کر دیتے (یعنی مال غنیمت کی طرح اسے بھی خرچ کرتے)۔ پھر آپ اس جماعت کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں تمہیں اس اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر کہتا ہوں جس کے حکم سے زمین وآسمان قائم ہیں: کیا تم اس کے بارے جانتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ پھر آپ حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں تم دونوں کو اس اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر کہتا ہوں جس کے حکم سے زمین وآسمان قائم ہیں۔ کیا تم دونوں بھی اسے جانتے ہو؟ دونوں نے کہا: ہاں (ہم جانتے ہیں)۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تو رسول اللہ ﷺ کا خلیفہ ہوں۔ پس تم اور یہ (مراد حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما ہیں) دونوں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے)۔ تم اپنے بھتیجے سے (یعنی رسول اللہ ﷺ سے) اپنی میراث کا مطالبہ کر رہے تھے اور یہ (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) اپنی رفیقۂ حیات (حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا) کی ان کے باپ (کی جانب) سے میراث کا مطالبہ کر رہے تھے۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو مال ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے اور

Marfat.com

اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ سچ بولنے والے ہیں، نیکوکار ہیں اور راہ ہدایت پر گامزن حق کے تابع ہیں۔ پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی اس کے والی رہے اور جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو میں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کا خلیفہ ہوں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا بھی خلیفہ ہوں۔ پس جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ میں اس مال کا والی رہوں، میں اس کا والی رہا۔ پھر تم اور یہ دونوں آئے۔ تم دونوں اکٹھے تھے اور تم دونوں کا معاملہ ایک تھا اور تم دونوں نے مجھ سے اس کے بارے میں پوچھا تو میں نے کہا: اگر تم دونوں چاہو تو میں مال تم دونوں کے حوالے کر دیتا ہوں اس شرط پر کہ تم دونوں کو اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ تم اس مال کے اسی طرح متولی رہو گے جس طرح رسول اللہ ﷺ اس کے متولی تھے۔ پس تم دونوں نے اس شرط پر یہ مال مجھ سے لے لیا۔ پھر تم دونوں میرے پاس آئے کہ میں تم دونوں کے مابین اس کے سوا کوئی اور فیصلہ کروں۔ قسم بخدا! میں تم دونوں کے درمیان اس کے سوا کوئی فیصلہ نہیں کروں گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے (یعنی میں ہرگز کبھی بھی اس کے سوا کوئی فیصلہ نہیں کروں گا)۔ سو اگر تم اس مال کا اہتمام کرنے سے عاجز آ گئے ہو، تو تم دونوں اسے میری طرف واپس لوٹا دو۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ان دونوں نے آپ سے درخواست کی تھی کہ آپ اسے ہمارے درمیان نصف نصف کر دیں (تا کہ ہم علیحدہ علیحدہ اس کا اہتمام کر سکیں) نہ یہ کہ دونوں اس سے ناواقف تھے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے۔ کیونکہ وہ دونوں بھی (اپنے طور پر) راہ صواب تلاش کر رہے تھے۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس پر تقسیم کا نام ہی واقع نہیں کروں گا بلکہ اسے اسی حال پر چھوڑے رکھوں گا جس پر یہ پہلے تھا (کیونکہ تقسیم ملکیت کا تقاضا کرتی ہے اور ملکیت میراث بننے کا اور یہ مال نہ کسی کی ملکیت ہے اور نہ ہی میراث)۔

محمد بن عبید، محمد بن ثور نے معمر عن الزہری عن مالک بن انس کی سند سے یہی قصہ بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ دونوں یعنی حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما اس مال کے بارے میں باہم تنازع کرتے تھے جو مال بنی نضیر کے مالوں میں سے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو عطا فرمایا۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ اس پر تقسیم کا اسم واقع نہ ہو۔

2575۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْمَعْنَى أَنَّ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ كَانَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ خَالِصًا يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ قُوتَ سَنَةٍ فَمَا بَقِيَ جَعَلَ فِي الْكُرَاعِ وَعُدَّةً فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ

مالک بن اوس بن حدثان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: بنی نضیر کے مال ان مالوں میں سے تھے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول مکرم ﷺ کو اس طرح عطا فرمائے کہ نہ مسلمانوں نے اس پر گھوڑے دوڑائے اور نہ ہی اونٹ۔ وہ مال خالصۃً رسول اللہ ﷺ کے لیے تھا، جسے آپ اپنے اہل بیت پر خرچ کرتے تھے۔ ابن عبدہ نے کہا ہے: آپ اس سے اپنے گھر والوں کے لیے ایک سال کا خرچہ لے لیتے تھے اور جو باقی بچ جاتا، اسے آپ گھوڑے خریدنے اور سامان جہاد کی تیاری کے لیے

Marfat.com

صرف کرتے تھے۔ ابن عبدہ نے کہا ہے کہ آپ اسے گھوڑے خریدنے اور ہتھیار وغیرہ خریدنے میں خرچ کرتے تھے۔

2576۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَمَا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ قَالَ عُمَرُ هَذِهِ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم خَاصَّةً قُرًى عُرَيْنَةَ فَدَكَ وَكَذَا وَكَذَا مَا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَلِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ وَالَّذِينَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَالَّذِينَ جَاؤُا مِنْ بَعْدِهِمْ فَاسْتَوْعَبَتْ هَذِهِ الْآيَةُ النَّاسَ فَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا لَهُ فِيهَا حَقٌّ قَالَ أَيُّوبُ أَوْ قَالَ حَظٌّ إِلَّا بَعْضَ مَنْ تَمْلِكُونَ مِنْ أَرِقَّائِكُمْ

حضرت زہری نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ وہ مال جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول معظم علیہ السلام کو ان سے عطا فرمایا اور تم نے اس پر نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ ہی اونٹ۔ زہری نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ مال خالصۃ رسول اللہ علیہ السلام کے لیے تھا اور اس آیت کے سبب عرینہ کی بستیاں فدک وغیرہ آپ علیہ السلام کے ساتھ خاص ہو گئیں۔ اور اسی طرح کہ یہ آیت (ترجمہ) ''جو مال اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول معظم علیہ السلام پر بستی کے رہنے والوں سے لوٹایا تو وہ اللہ تعالیٰ کے لیے اور رسول معظم علیہ السلام کے لیے، رشتہ داروں کے لیے، یتیموں کے لیے، مساکین اور مسافروں کے لیے اور ان فقراء کے لیے جنہیں ان کے گھروں اور ان کے مالوں سے نکالا گیا اور (اس مال میں) ان کا بھی حق ہے جو دار ہجرت میں مقیم ہیں اور ایمان میں (ثابت قدم) ہیں مہاجرین (کی آمد) سے پہلے اور (اس مال میں) ان کا بھی حق ہے جو ان کے بعد آئے۔ پس یہ آیت تمام لوگوں کا گھیراؤ کیے ہوئے ہیں اور اب مسلمانوں میں سے کوئی ایک بھی باقی نہیں رہا مگر اس کا اس مال میں حق ہے۔ ایوب نے کہا ہے، یا کہا: اس کا اس میں حصہ ہے۔ سوائے ان غلاموں اور کنیزوں کے جن کے تم مالک ہوتے ہو۔

2577۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِهِ كُلُّهُمْ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ كَانَ فِيمَا احْتَجَّ بِهِ عُمَرُ رضی الله عنه أَنَّهُ قَالَ كَانَتْ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم ثَلَاثُ صَفَايَا بَنُو النَّضِيرِ وَخَيْبَرُ وَفَدَكُ فَأَمَّا بَنُو النَّضِيرِ فَكَانَتْ حُبُسًا لِنَوَائِبِهِ وَأَمَّا فَدَكُ فَكَانَتْ حُبُسًا لِأَبْنَاءِ السَّبِيلِ وَأَمَّا خَيْبَرُ فَجَزَّأَهَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ جُزْأَيْنِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَجُزْءًا نَفَقَةً لِأَهْلِهِ فَمَا فَضَلَ عَنْ نَفَقَةِ أَهْلِهِ جَعَلَهُ بَيْنَ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ

حضرت مالک بن اوس بن الحدثان نے بیان کیا ہے کہ اس معاملے میں جس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے استدلال کیا تھا وہ یہ ہے کہ: رسول اللہ علیہ السلام کے لیے مختص اموال تین قسم کے تھے: (اموال) بنی نضیر، (اموال) خیبر اور (اموال) فدک۔ پس ان میں سے بنی نضیر کے اموال آپ علیہ السلام کی ذاتی حاجات وضروریات کو پورا کرنے کے لیے مختص تھے اور اموال فدک مسافروں کی حاجت کو پورا کرنے کے لیے مخصوص تھے اور رہے اموال خیبر تو رسول اللہ علیہ السلام نے انہیں تین اجزاء میں تقسیم کیا

Marfat.com

ہوا تھا۔ ان میں سے دو جز عام مسلمانوں کے لیے تھے اور ایک جز آپ کے گھر والوں کے خرچہ کے لیے مقرر تھا۔ اور جو کچھ آپ کے گھر والوں کے خرچہ سے بچ جاتا تو آپ اسے فقراء مہاجرین کے درمیان خرچ کرتے تھے۔

2578۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رضی اللہ عنہ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكَ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَإِنِّي وَاللهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَام مِنْهَا شَيْئًا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ وَفَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَام حِينَئِذٍ تَطْلُبُ صَدَقَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكَ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ وَإِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِي هَذَا الْمَالِ يَعْنِي مَالَ اللهِ لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَزِيدُوا عَلَى الْمَأْكَلِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَخْبَرَتْهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ عَلَيْهَا ذَلِكَ وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ إِنِّي أَخْشَى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِيغَ فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِينَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فَغَلَبَهُ عَلِيٌّ عَلَيْهَا وَأَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكُ فَأَمْسَكَهُمَا عُمَرُ وَقَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَانَتَا لِحُقُوقِهِ الَّتِي تَعْرُوهُ وَنَوَائِبِهِ وَأَمْرُهُمَا إِلَى مَنْ وَلِيَ الْأَمْرَ قَالَ فَهُمَا عَلَى ذَلِكَ إِلَى الْيَوْمِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی دختر نیک اختر حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے خلیفۃ الرسول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا اور ان سے رسول اللہ ﷺ کی اس میراث کا مطالبہ کیا جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے مدینہ طیبہ، فدک اور خیبر کے خمس میں جو کچھ باقی رہا تھا، میں سے عطا فرمائی۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو مال (مال کی صورت میں) ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔ بلاشبہ آل محمد ﷺ اس مال سے صرف کھا سکتے ہیں (یعنی اپنے اخراجات کی مقدار مال لے سکتے ہیں) اور قسم بخدا! میں رسول اللہ ﷺ کے صدقہ میں کسی شے کو اس کی اس حالت سے تبدیل نہیں کروں گا جس پر وہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں تھی اور میں یقیناً اس میں اسی طریقہ کے مطابق عمل کروں گا جس کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے اس میں عمل کیا۔ نتیجۃً حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو اس میں سے کوئی

Marfat.com

شے (بطور میراث) دینے سے انکار کر دیا۔

فائدہ: صرف اس لیے کہ ان کے سامنے اپنے آقا کریم کا ارشاد تھا کہ ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ بطور میراث تقسیم نہیں ہوسکتا بلکہ صدقہ ہے۔ لہٰذا یہاں سے کوئی بھی ایسا مفہوم نکالنا جس کے الفاظ متحمل نہ ہوں اور وہ بارگاہ صدیقیت کے آداب کے یکسر منافی اور خلاف ہو اپنی عاقبت کو بگاڑنے اور گدلا کرنے کے مترادف ہے۔

عمرو بن عثمان حمصی، شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے اور عروہ بن زبیر نے بیان کیا ہے کہ انہیں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس حدیث کے بارے خبر دی زہری نے بیان کیا ہے کہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے صدقہ کے اس مال کا مطالبہ کرتی تھی جو آپ کو مدینہ طیبہ، فدک اور خمس خیبر کے ماتبقی مال سے ملا تھا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور (مال میں سے) جو کچھ ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔ اس اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے مال میں سے آل محمد ﷺ صرف کھا سکتے ہیں اور ان کے کھانے کی ضرورت سے زیادہ ان کے لیے کوئی شے نہیں ہے۔

حجاج بن ابی یعقوب، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، ابراہیم بن سعد نے صالح سے اور انہوں نے ابن شہاب سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: مجھے عروہ نے خبر دی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اسے اس حدیث کے بارے بتایا۔ اس میں ہے: پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا (مطالبہ پورا کرنے سے) انکار کر دیا اور کہا: میں کسی شے کو ترک کرنے والا نہیں، (بلکہ) رسول اللہ ﷺ اس کے ساتھ جس طرح کا عمل کرتے تھے میں اسی کے مطابق عمل کروں گا۔ کیونکہ مجھے یہ خوف ہے کہ اگر میں نے آپ ﷺ کے معمولات میں سے کسی کو ترک کیا تو میں (راہ حق سے) پھسل جاؤں گا۔ بعد ازاں آپ ﷺ کا مدینہ طیبہ میں جو صدقے کا مال تھا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کی ولایت اور حفاظت میں دے دیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اس پر غالب آگئے۔ اور رہا خیبر اور فدک کا مال، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں مالوں کو روک لیا اور فرمایا: یہ دونوں رسول اللہ ﷺ کا صدقہ ہیں اور یہ دونوں مال آپ ﷺ کے حقوق اور پیش آنے والی حاجات میں استعمال ہوتے ہیں اور ان دونوں کا اختیار اس کے پاس ہوگا جسے ولایت عامہ (خلافت) حاصل ہوگی۔ زہری کہتے ہیں: وہ دونوں آج دن تک اسی حال پر ہیں۔

2579۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي قَوْلِهِ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ قَالَ صَالَحَ النَّبِيُّ ﷺ أَهْلَ فَدَكَ وَقُرًى قَدْ سَمَّاهَا لَا أَحْفَظُهَا وَهُوَ مُحَاصِرٌ قَوْمًا آخَرِينَ فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ بِالصُّلْحِ قَالَ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ يَقُولُ بِغَيْرِ قِتَالٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَتْ بَنُو النَّضِيرِ لِلنَّبِيِّ ﷺ خَالِصًا لَمْ يَفْتَحُوهَا عَنْوَةً افْتَتَحُوهَا عَلَى صُلْحٍ فَقَسَمَهَا النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ لَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا رَجُلَيْنِ كَانَتْ بِهِمَا حَاجَةٌ

زہری نے قول باری تعالیٰ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ کے تحت کہا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے اہل فدک

Marfat.com

اور کئی بستی والوں سے صلح کی۔ حضرت زہری نے تو ان کا نام لیا تھا لیکن راوی کو یاد نہیں رہا۔ اس وقت آپ علیہ السلام دوسری قوم (اہل خیبر) کا محاصرہ کیے ہوئے تھے۔ تو انہوں نے آپ علیہ السلام کی طرف صلح کا پیغام بھیجا۔ رب کریم نے فرمایا: پس تم نے اس پر نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ ہی اونٹ۔

گویا رب کریم فرما رہا ہے کہ تم نے وہ مال بغیر قتال کے حاصل کیا۔ زہری نے کہا: بنی نضیر کے اموال خالصۃً حضور نبی مکرم علیہ السلام کے لیے تھے (کیونکہ) صحابہ کرام نے انہیں تلوار کی قوت سے فتح نہیں کیا تھا۔ بلکہ انہیں صلح کے ساتھ فتح کیا تھا تو حضور نبی کریم علیہ السلام نے ان اموال کو مہاجرین کے درمیان تقسیم کیا اور انصار کو ان میں سے کوئی شے نہ عطا فرمائی سوائے دو آدمیوں کے، کیونکہ یہ دونوں بہت زیادہ حاجت مند تھے۔

2580۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ جَمَعَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بَنِي مَرْوَانَ حِينَ اسْتُخْلِفَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَانَتْ لَهُ فَدَكُ فَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهَا وَيَعُودُ مِنْهَا عَلَى صَغِيرِ بَنِي هَاشِمٍ وَيُزَوِّجُ مِنْهَا أَيِّمَهُمْ وَإِنَّ فَاطِمَةَ سَأَلَتْهُ أَنْ يَجْعَلَهَا لَهَا فَأَبَى فَكَانَتْ كَذَلِكَ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ فَلَمَّا أَنْ وَلِيَ أَبُو بَكْرٍ رضى الله عنه عَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فِي حَيَاتِهِ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ فَلَمَّا أَنْ وَلِيَ عُمَرُ عَمِلَ فِيهَا بِمِثْلِ مَا عَمِلَا حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ ثُمَّ أَقْطَعَهَا مَرْوَانُ ثُمَّ صَارَتْ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَرَأَيْتُ أَمْرًا مَنَعَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ لَيْسَ لِي بِحَقٍّ وَأَنَا أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ رَدَدْتُهَا عَلَى مَا كَانَتْ يَعْنِي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ أَبُو دَاوُد وَلِيَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْخِلَافَةَ وَغَلَّتُهُ أَرْبَعُونَ أَلْفَ دِينَارٍ وَتُوُفِّيَ وَغَلَّتُهُ أَرْبَعُمِائَةِ دِينَارٍ وَلَوْ بَقِيَ لَكَانَ أَقَلَّ[1]

حضرت مغیرہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنائے گئے تو آپ نے بنی مروان کو جمع کیا اور فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام کے لیے فدک کی آمدن مختص تھی۔ آپ اس سے خرچ کرتے تھے اور اس سے بنی ہاشم کے چھوٹوں پر احسان کرتے اور انہیں فوائد باہم پہنچاتے تھے اور آپ اسی مال سے بیواؤں کے نکاح کرتے تھے۔ تو حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے آپ علیہ السلام سے عرض کی کہ آپ فدک انہیں عطا فرما دیں لیکن آپ علیہ السلام نے انکار کر دیا۔ پھر وہ رسول اللہ علیہ السلام کی حیات طیبہ میں اسی طرح رہا، یہاں تک کہ آپ علیہ السلام کا وصال ہو گیا۔ پھر جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو آپ نے بھی اس میں اسی طرح کا عمل کیا جیسے حضور نبی مکرم علیہ السلام نے اپنی حیات طیبہ میں کیا تھا۔ یہاں تک کہ ان کا بھی وصال ہو گیا۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو آپ نے بھی اس مال میں اسی طرح تصرف کیا جیسے حضور نبی کریم علیہ السلام اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ یہاں تک کہ ان کا بھی وصال ہو گیا۔ پھر مروان نے اسے اپنے لیے علیحدہ کر لیا (یعنی اپنے قبضے میں لے لیا) پھر یہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے قبضے میں آ گیا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ایک ایسا عمل دیکھا ہے جس سے رسول اللہ علیہ السلام نے حضرت فاطمۃ الزہراء

1۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

Marfat.com

رضی اللہ عنہا کو منع کیا تھا میرے لیے اس میں کوئی حق نہیں اور میں تمہیں اس پر گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس مال کو اسی حال پر لوٹا دیا ہے جس پر وہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں تھا۔ ابوداود نے کہا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ مسند خلافت کے والی بنے اس وقت آپ کی پونجی چالیس ہزار دینار تھی اور جب آپ کا وصال ہوا تو اس وقت آپ کی پونجی چار سو دینار تھی اور اگر آپ زندہ باقی رہتے تو یہ مزید کم ہو جاتے۔

2581۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ رضی اللہ عنہا إِلَى أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ تَطْلُبُ مِيرَاثَهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَطْعَمَ نَبِيًّا طُعْمَةً فَهِيَ لِلَّذِي يَقُومُ مِنْ بَعْدِهِ

ابوالطفیل نے بیان کیا ہے کہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور حضور نبی کریم ﷺ کی جانب سے اپنی میراث کا مطالبہ کرنے لگیں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے جب اللہ تعالیٰ نبی کو مال فی عطا فرماتا ہے تو وہ اس کے بعد اس کی (ولایت میں) ہوتا ہے جو اس کا نائب اور خلیفہ ہوتا ہے۔

2582۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَقْتَسِمُ(1) وَرَثَتِي دِينَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمُؤْنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ قَالَ أَبُو دَاوُد مُؤْنَةُ عَامِلِي يَعْنِي أَكَرَةَ الْأَرْضِ(2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: میری وراثت ایک دینار بھی تقسیم نہیں کی جائے گی۔ میں نے اپنی ازواج کے نفقہ اور اپنے عاملوں کی مشقت و اجرت کے بعد جو کچھ چھوڑا ہے وہ صدقہ ہے۔ ابوداود نے کہا ہے: مؤنۃ عاملی سے مراد زمین میں کام کرنے والوں کی اجرت ہے۔

2583۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ حَدِيثًا مِنْ رَجُلٍ فَأَعْجَبَنِي فَقُلْتُ اكْتُبْهُ لِي فَأَتَى بِهِ مَكْتُوبًا مُذَبَّرًا دَخَلَ الْعَبَّاسُ وَعَلِيٌّ عَلَى عُمَرَ وَعِنْدَهُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَسَعْدٌ وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ عُمَرُ لِطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعْدٍ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ كُلُّ مَالِ النَّبِيِّ صَدَقَةٌ إِلَّا مَا أَطْعَمَهُ أَهْلَهُ وَكَسَاهُمْ إِنَّا لَا نُورَثُ قَالُوا بَلَى قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُنْفِقُ مِنْ مَالِهِ عَلَى أَهْلِهِ وَيَتَصَدَّقُ بِفَضْلِهِ ثُمَّ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَوَلِيَهَا أَبُو بَكْرٍ سَنَتَيْنِ فَكَانَ يَصْنَعُ الَّذِي كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا مِنْ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ

ابوالبختری نے بیان کیا ہے کہ میں نے ایک آدمی سے ایک حدیث سنی اور وہ مجھے پسند آئی، تو میں نے کہا: یہ مجھے لکھ دے۔ پس وہ اسے صاف اور (محتاط) لکھ کر لے آیا (کہ) حضرت عباس اور حضرت علی، حضرت عمر رضی اللہ عنہم کے پاس

1۔ ایک نسخہ میں لا یَقْتَسِمُ ہے۔ 2۔ قال ابوداود تا آخر کے الفاظ صرف بیروت میں ہیں۔

Marfat.com

آئے اور آپ کے پاس حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمن اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ اور وہ دونوں آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمن اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم سے کہا: کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نبی علیہ السلام کا ہر مال صدقہ ہے۔ سوائے اس کے جو اس نے اپنے گھر والوں کو کھلایا اور انہیں پہنایا (یعنی سوائے اس مال کے جو ان کے کھانے پینے کی ضرورت ہو) بے شک ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ ان تمام نے کہا: کیوں نہیں۔ ہم جانتے ہیں آپ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنے مال سے اپنے گھر والوں پر خرچ کرتے تھے اور جو بچ جاتا تھا وہ صدقہ کر دیتے تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دو برس تک اس کے والی رہے اور آپ بھی اسی طرح تصرف کرتے تھے جس طرح رسول اللہ ﷺ تصرف کرتے رہے۔ پھر آگے حضرت مالک بن اوس کی حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا۔

2584۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَرَدْنَ أَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَيَسْأَلْنَهُ ثُمُنَهُنَّ[1] مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ لَهُنَّ عَائِشَةُ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ قُلْتُ أَلَا تَتَّقِينَ اللهَ أَلَمْ تَسْمَعْنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ وَإِنَّمَا هَذَا الْمَالُ لِآلِ مُحَمَّدٍ لِنَائِبَتِهِمْ وَلِضَيْفِهِمْ فَإِذَا مُتُّ فَهُوَ إِلَى وَلِيِّ الْأَمْرِ مِنْ بَعْدِي

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا تو آپ ﷺ کی ازواج مطہرات نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجنے کا ارادہ کیا کہ وہ آپ سے حضور نبی کریم ﷺ کی میراث سے اپنے آٹھویں حصہ کے بارے پوچھیں۔ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا: ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو کچھ ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے؟

محمد بن یحییٰ بن فارس، ابراہیم بن حمزہ، حاتم بن اسماعیل نے اسامہ بن زید عن ابن شہاب کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ اس میں ہے کہ میں نے کہا: کیا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتی نہیں۔ کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے نہیں سنا ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو کچھ ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔ بلاشبہ یہ مال (مال فے) آل محمد ﷺ کی حاجات کو پورا کرنے کے لیے اور ان کے مہمانوں کی خدمت کے لیے ہے اور جب میں فوت ہو جاؤں تو یہ اس کے سپرد ہوگا جو میرے بعد خلیفہ اور والی ہوگا۔

بَابٌ فِي بَيَانِ مَوَاضِعِ قَسْمِ الْخُمُسِ وَسَهْمِ ذِي الْقُرْبَى

خمس اور قرابتداروں کے حصہ کی تقسیم کے مواقع کا بیان

2585۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ

1۔ ایک نسخہ میں یہاں بالمیراث کا لفظ ہے۔

Marfat.com

يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ أَنَّهُ جَاءَ هُوَ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يُكَلِّمَانِ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِيمَا قَسَمَ مِنَ الْخُمُسِ بَيْنَ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَسَمْتَ لِإِخْوَانِنَا بَنِي الْمُطَّلِبِ وَلَمْ تُعْطِنَا شَيْئًا وَقَرَابَتُنَا وَقَرَابَتُهُمْ مِنْكَ وَاحِدَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ قَالَ جُبَيْرٌ وَلَمْ يَقْسِمْ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَلَا لِبَنِي نَوْفَلٍ مِنْ ذَلِكَ الْخُمُسِ كَمَا قَسَمَ لِبَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَقْسِمُ الْخُمُسَ نَحْوَ قَسْمِ رَسُولِ اللهِ ﷺ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُعْطِي قُرْبَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْطِيهِمْ قَالَ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُعْطِيهِمْ مِنْهُ وَعُثْمَانُ بَعْدَهُ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ وہ اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس اس بارے میں بات کرنے آئے کہ آپ ﷺ نے خمس بنی ہاشم اور بنی مطلب میں تقسیم کیا ہے۔ سو میں نے کہا: یا رسول اللہ! ﷺ آپ نے ہمارے بھائیوں بنی مطلب کے مابین تو تقسیم کیا ہے اور آپ نے ہمیں کوئی شے عطا نہیں فرمائی حالانکہ آپ سے ہماری اور ان کی قرابت ایک جیسی ہے۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک شے ہیں۔ حضرت جبیر نے بیان کیا: آپ ﷺ نے اس خمس میں سے بنی عبد شمس اور بنی نوفل کے لیے کوئی شے تقسیم نہیں کی جیسا کہ آپ نے اسے بنی ہاشم اور بنی مطلب کے لیے تقسیم کیا۔ فرمایا: پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خمس رسول اللہ ﷺ کی تقسیم کی طرح تقسیم کرتے رہے۔ مگر یہ کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے قرابتداروں کو کچھ عطا نہیں کیا جس طرح کہ رسول اللہ ﷺ انہیں دیتے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ ان کے بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ انہیں دیتے تھے اور اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی۔

2586۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ حَدَّثَنَا جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَقْسِمْ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَلَا لِبَنِي نَوْفَلٍ مِنَ الْخُمُسِ شَيْئًا كَمَا قَسَمَ لِبَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَقْسِمُ الْخُمُسَ نَحْوَ قَسْمِ رَسُولِ اللهِ ﷺ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُعْطِي قُرْبَى رَسُولِ اللهِ ﷺ كَمَا كَانَ يُعْطِيهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَكَانَ عُمَرُ يُعْطِيهِمْ وَمَنْ كَانَ بَعْدَهُ مِنْهُمْ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی عبد شمس اور بنی نوفل کو خمس میں سے کوئی شے نہ دی۔ جس طرح کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب کے مابین خمس تقسیم کیا۔ اور پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خمس اسی طرح تقسیم کرتے تھے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ تقسیم کرتے تھے۔ مگر یہ کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے قرابتداروں کو نہ دیتے تھے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ انہیں دیتے تھے اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی انہیں دیتے تھے اور وہ بھی جو آپ کے بعد تھے۔

2587۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ وَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَهْمَ ذِي الْقُرْبَى فِي بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكَ بَنِي نَوْفَلٍ وَبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ حَتَّى أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ هَؤُلَاءِ بَنُو هَاشِمٍ لَا

Marfat.com

نُنْكِرُ فَضْلَهُمْ لِلْمَوْضِعِ الَّذِي وَضَعَكَ اللهُ بِهِ مِنْهُمْ فَمَا بَالُ إِخْوَانِنَا بَنِي الْمُطَّلِبِ أَعْطَيْتَهُمْ وَتَرَكْتَنَا وَقَرَابَتُنَا وَاحِدَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّا وَبَنُو الْمُطَّلِبِ لَا نَفْتَرِقُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ شَيْءٌ وَاحِدٌ وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ﷺ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: جب غزوۂ خیبر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے ذوی القربیٰ کا حصہ بنی ہاشم اور بنی مطلب میں تقسیم کیا اور بنی نوفل اور بنی عبد شمس کو چھوڑ دیا۔ چنانچہ میں اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ چل پڑے یہاں تک کہ ہم حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آ گئے اور ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ یہ بنو ہاشم ہیں، ہم ان کی (عظمت و) فضیلت کا قطعاً انکار نہیں کرتے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان میں سے پیدا فرمایا ہے۔ لیکن ہمارے بھائیوں بنی مطلب کا کیا حال ہے کہ آپ نے انہیں عطا فرمایا ہے اور ہمیں چھوڑ دیا ہے حالانکہ ہماری قرابت اور رشتہ داری تو ایک جیسی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ ہم اور بنو مطلب نہ کبھی زمانہ جاہلیت میں جدا ہوئے ہیں اور نہ اسلام میں۔ بلاشبہ ہم اور وہ ایک شے ہیں اور آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کے درمیان جال بنایا۔

فائدہ: عدم افتراق کا اشارہ اس بائیکاٹ کی طرف ہے جو بنو کنانہ اور قریش نے مل کر بنی ہاشم اور بنی مطلب کے خلاف ایک معاہدہ کی صورت میں کیا اور پھر اس معاہدے کو دیمک کھا گئی۔

2588۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ السُّدِّيِّ فِي ذِي الْقُرْبَى قَالَ هُمْ بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

سدی نے ذوی القربیٰ کے بارے میں کہا ہے کہ ان سے مراد بنو عبد المطلب ہیں۔

2589۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ هُرْمُزَ أَنَّ نَجْدَةَ الْحَرُورِيَّ حِينَ حَجَّ فِي فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى وَيَقُولُ لِمَنْ تَرَاهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِقُرْبَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَسَمَهُ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَدْ كَانَ عُمَرُ عَرَضَ عَلَيْنَا مِنْ ذَلِكَ عَرْضًا رَأَيْنَاهُ دُونَ حَقِّنَا فَرَدَدْنَاهُ عَلَيْهِ وَأَبَيْنَا أَنْ نَقْبَلَهُ

یزید بن ہرمز نے بیان کیا ہے کہ (رئیس الخوارج) نجدہ الحروری نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کی شہادت و ابتلاء کے دنوں میں جب حج کیا، تو اس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف کسی کو بھیجا۔ اور اس نے آپ سے ذوی القربیٰ کے حصہ کے بارے میں سوال کیا اور یہ کہا کہ آپ کی رائے میں یہ کسے دیا جائے گا؟ تو حضرت ابن عباس رض اللہ عنہما نے فرمایا: یہ رسول اللہ ﷺ کے قرابتداروں کے لیے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے انہیں کے لیے تقسیم کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کچھ ہمیں پیش فرمایا تو ہم نے اسے اپنے حق سے کم دیکھا۔ لہٰذا ہم نے اسے انہیں واپس لوٹا دیا اور ہم نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

2590۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَبْدِ

Marfat.com

الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ وَلَّانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ خُمُسَ الْخُمُسِ فَوَضَعْتُهُ مَوَاضِعَهُ حَيَاةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَحَيَاةَ أَبِي بَكْرٍ وَحَيَاةَ عُمَرَ فَأُتِيَ بِمَالٍ فَدَعَانِي فَقَالَ خُذْهُ فَقُلْتُ لَا أُرِيدُهُ قَالَ خُذْهُ فَأَنْتُمْ أَحَقُّ بِهِ قُلْتُ قَدِ اسْتَغْنَيْنَا عَنْهُ فَجَعَلَهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے خمس کے خمس پر والی مقرر کیا۔ پس میں اسے رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حیات طیبہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حیات طیبہ میں اس کے مقامات پر خرچ کرتا رہا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مال آیا تو آپ نے مجھے بلایا اور فرمایا: اسے لے لو۔ میں نے کہا: میں اسے نہیں چاہتا۔ آپ نے فرمایا: اسے لے لو۔ پس تم اس کے زیادہ حقدار ہو۔ میں نے جواب دیا: ہم اس سے مستغنی ہو گئے ہیں۔ پھر آپ نے اسے بیت المال میں جمع کر دیا۔

2591۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْبَرِيدِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ اجْتَمَعْتُ أَنَا وَالْعَبَّاسُ وَفَاطِمَةُ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ رَأَيْتَ أَنْ تُوَلِّيَنِي حَقَّنَا مِنْ هَذَا الْخُمُسِ فِي كِتَابِ اللهِ فَأَقْسِمْهُ حَيَاتَكَ كَيْ لَا يُنَازِعَنِي أَحَدٌ بَعْدَكَ فَافْعَلْ قَالَ فَفَعَلَ ذَلِكَ قَالَ فَقَسَمْتُهُ حَيَاةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ وَلَّانِيهِ أَبُو بَكْرٍ رضي الله عنه حَتَّى إِذَا كَانَتْ آخِرُ سَنَةٍ مِنْ سِنِي عُمَرَ رضي الله عنه فَإِنَّهُ أَتَاهُ مَالٌ كَثِيرٌ فَعَزَلَ حَقَّنَا ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقُلْتُ بِنَا عَنْهُ الْعَامَ غِنًى وَبِالْمُسْلِمِينَ إِلَيْهِ حَاجَةٌ فَارْدُدْهُ عَلَيْهِمْ فَرَدَّهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ لَمْ يَدْعُنِي إِلَيْهِ أَحَدٌ بَعْدَ عُمَرَ فَلَقِيتُ الْعَبَّاسَ بَعْدَ مَا خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ فَقَالَ يَا عَلِيُّ حَرَمْتَنَا الْغَدَاةَ شَيْئًا لَا يُرَدُّ عَلَيْنَا أَبَدًا وَكَانَ رَجُلًا دَاهِيًا

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سنا آپ فرماتے ہیں: میں حضرت عباس، حضرت فاطمۃ الزہراء اور حضرت زید بن حارثہ (رضی اللہ عنہم) سب حضور نبی کریم ﷺ کے پاس جمع ہوئے تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ اگر آپ بہتر خیال فرمائیں تو کتاب اللہ کے مطابق خمس میں سے ہمارے حق کا آپ مجھے والی بنا دیں اور میں اسے آپ ﷺ کی حیات طیبہ میں تقسیم کروں تاکہ آپ کے بعد کوئی مجھ سے جھگڑا نہ کرے۔ آپ ایسا کر دیجئے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اسی طرح کر دیا۔ آپ کہتے ہیں: پھر میں اسے رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں تقسیم کرتا رہا۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے اس کا والی مقرر کیا۔ یہاں تک کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عمر کا آخری سال تھا تو ان کے پاس بہت سا مال آیا۔ آپ نے ہمارا حق علیحدہ کیا اور پھر مجھے بلا بھیجا (اور تقسیم کے لیے کہا)۔ تو میں نے کہا: اس سال ہم اس سے مستغنی ہیں اور عام مسلمانوں کو اس کی حاجت اور ضرورت ہے، لہٰذا تم یہ مال ان میں تقسیم کر دو۔ پس آپ نے وہ مال انہیں کی طرف لوٹا دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد کسی نے مجھے ایسے مال کی تقسیم کے لیے نہیں بلایا۔ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے نکلا تو میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ملا۔ تو انہوں نے فرمایا: اے علی! تو نے ہمیں آج اس مال سے محروم کر دیا ہے۔ اب ہم پر یہ مال کبھی نہ لوٹایا جائے گا۔ آپ بہت زیرک آدمی تھے۔

Marfat.com

2592۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ ابْنِ نَوْفَلٍ الْهَاشِمِيُّ أَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنَ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ رَبِيعَةَ بْنَ الْحَارِثِ وَعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَا لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ وَلِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ ائْتِيَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُولَا لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ بَلَغْنَا مِنَ السِّنِّ مَا تَرَى وَأَحْبَبْنَا أَنْ نَتَزَوَّجَ وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ أَبَرُّ النَّاسِ وَأَوْصَلُهُمْ وَلَيْسَ عِنْدَ أَبَوَيْنَا مَا يُصْدِقَانِ عَنَّا فَاسْتَعْمِلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ عَلَى الصَّدَقَاتِ فَلْنُؤَدِّ إِلَيْكَ مَا يُؤَدِّي الْعُمَّالُ وَلْنُصِبْ مَا كَانَ فِيهَا مِنْ مَرْفَقٍ قَالَ فَأَتَى (1) عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَنَحْنُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَقَالَ لَنَا إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا وَاللهِ لَا نَسْتَعْمِلُ أَحَدًا مِنْكُمْ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَهُ رَبِيعَةُ هَذَا مِنْ أَمْرِكَ قَدْ نِلْتَ صِهْرَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمْ نَحْسُدْكَ عَلَيْهِ فَأَلْقَى عَلِيٌّ رِدَائَهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَنَا أَبُو حَسَنٍ الْقَرْمُ وَاللهِ لَا أَرِيمُ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْكُمَا ابْنَاكُمَا (2) بِجَوَابِ (3) مَا بَعَثْتُمَا بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ إِلَى بَابِ حُجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ (4) حَتَّى نُوَافِقَ صَلَاةَ الظُّهْرِ قَدْ قَامَتْ فَصَلَّيْنَا مَعَ النَّاسِ ثُمَّ أَسْرَعْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ إِلَى بَابِ حُجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُمْنَا بِالْبَابِ (5) حَتَّى أَتَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَخَذَ بِأُذُنِي وَأُذُنِ الْفَضْلِ ثُمَّ قَالَ أَخْرِجَا مَا تُصَرِّرَانِ ثُمَّ دَخَلَ فَأَذِنَ لِي وَلِلْفَضْلِ فَدَخَلْنَا فَتَوَاكَلْنَا الْكَلَامَ قَلِيلًا ثُمَّ كَلَّمْتُهُ أَوْ كَلَّمَهُ الْفَضْلُ قَدْ شَكَّ فِي ذَلِكَ عَبْدُ اللهِ قَالَ كَلَّمَهُ بِالْأَمْرِ (6) الَّذِي أَمَرَنَا بِهِ أَبَوَانَا فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَاعَةً وَرَفَعَ بَصَرَهُ قِبَلَ سَقْفِ الْبَيْتِ حَتَّى طَالَ عَلَيْنَا أَنَّهُ لَا يَرْجِعُ إِلَيْنَا شَيْئًا حَتَّى رَأَيْنَا زَيْنَبَ تَلْمَعُ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ بِيَدِهَا تُرِيدُ أَنْ لَا تَعْجَلَا وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي أَمْرِنَا ثُمَّ خَفَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَأْسَهُ فَقَالَ لَنَا إِنَّ هَذِهِ الصَّدَقَةَ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ ادْعُوا لِي نَوْفَلَ بْنَ الْحَارِثِ فَدُعِيَ لَهُ نَوْفَلُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَالَ يَا نَوْفَلُ أَنْكِحْ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ فَأَنْكَحَنِي نَوْفَلٌ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ادْعُوا لِي مَحْمِيَةَ بْنَ جَزْءٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُبَيْدٍ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الْأَخْمَاسِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِمَحْمِيَةَ أَنْكِحِ الْفَضْلَ فَأَنْكَحَهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قُمْ فَأَصْدِقْ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمُسِ كَذَا وَكَذَا لَمْ يُسَمِّهِ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ

عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب نے بیان کیا ہے کہ ان کے باپ ربیعہ بن حارث اور عباس بن عبدالمطلب دونوں نے عبدالمطلب بن ربیعہ اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو کہا: تم دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ اور آپ ﷺ سے عرض کرو: یا رسول اللہ! ﷺ ہم اتنی عمر کو پہنچ چکے ہیں جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ لہٰذا ہم پسند کرتے ہیں کہ ہم شادی کرلیں اور آپ یا رسول اللہ! ﷺ لوگوں سے بڑھ کر نیکوکار ہیں اور آپ ان سے بڑھ کر صلہ رحمی کرنے والے ہیں اور

1۔ ایک نسخہ میں یہاں الینا ہے۔

2۔ ایک نسخہ میں ابنا کما ہے۔

3۔ ایک نسخہ میں بجواب کے بجائے بحور ہے۔

4۔ ایک نسخہ میں الی باب حجرۃ النبی ﷺ کے الفاظ نہیں ہیں۔

5۔ ایک نسخہ میں عن الباب ہے۔

6۔ ایک نسخہ میں بالامر نہیں ہے۔

Marfat.com

ہمارے والدین کے پاس اتنا مال نہیں کہ وہ ہماری طرف سے مہر ادا کریں۔ پس یا رسول اللہ! ﷺ آپ ہمیں صدقات وصول کرنے پر عامل مقرر کر دیں۔ ہم آپ کو اتنا مال صدقہ دیں گے جتنا دوسرے عمال دیتے ہیں اور صدقہ وصول کرنے کی اجرت ہم لے لیں گے۔ ہم اسی حال پر تھے (ابھی ہم باتیں کر رہے تھے) کہ اتنے میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آ گئے اور انہوں نے ہمیں کہا: بے شک قسم بخدا! رسول اللہ ﷺ تم میں سے کسی کو صدقہ وصول کرنے کے لیے عامل مقرر نہ کریں گے۔ تو ربیعہ نے ان سے کہا: یہ بات تمہارے حسد کی وجہ سے ہے حالانکہ تم رسول اللہ ﷺ کے داماد بنے ہو اور ہم نے تو اس پر تمہارے بارے میں کوئی حسد نہیں کیا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہاں اپنی چادر بچھائی اور پھر اس پر لیٹ گئے اور فرمایا: میں ابوالحسن ہوں اور معاملہ فہمی اور تجربہ میں سب سے آگے ہوں۔ قسم بخدا! میں اسی جگہ پڑا رہوں گا یہاں تک کہ تمہارے بیٹے تمہاری جانب اس کام کا کوئی جواب لے کر لوٹ آئیں جس کے لیے تم نے انہیں حضور نبی مکرم ﷺ کی طرف بھیجا ہے۔ (ایسا کرنے سے انہیں یہ باور کرانا مقصود تھا کہ تم اس شک میں مبتلا نہ ہونا کہ شاید میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو انہیں عامل مقرر کرنے سے روکا ہے۔ ایسا ہرگز نہیں، لہٰذا اس میں میرے حسد کا کوئی تعلق اور دخل نہیں) عبدالمطلب نے کہا ہے کہ میں اور فضل دونوں حضور نبی مکرم ﷺ کے حجرہ کے دروازہ کی طرف چل پڑے۔ یہاں تک کہ ہم وہاں پہنچے تو ظہر کی نماز کھڑی ہوئی اور ہم نے لوگوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھی۔ پھر میں اور فضل دونوں تیزی سے حضور نبی کریم ﷺ کے کاشانۂ اقدس کے دروازہ کی طرف آئے اور اس دن آپ ﷺ ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس تھے۔ ہم دروازے پر کھڑے ہو گئے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور انتہائی شفقت و پیار بھرے انداز میں میرے اور فضل کے کان کو پکڑا۔ پھر فرمایا: تم دونوں وہ سب بیان کر دو جو تم دلوں میں چھپائے ہوئے ہو۔ پھر آپ ﷺ اندر تشریف لے گئے اور مجھے اور فضل دونوں کو اندر آنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ پس ہم اندر داخل ہوئے اور ہم نے تھوڑی دیر ایک دوسرے پر کلام کی ذمہ داری ڈالنے کی کوشش کی۔ پھر میں نے یا فضل نے آپ ﷺ سے گفتگو کی۔ اس میں حضرت عبداللہ کو شک لاحق ہوا ہے۔ فرمایا: انہوں نے آپ ﷺ سے اس بارے میں گفتگو کی جس کے بارے میں ہمیں ہمارے والدین نے بھیجا تھا۔ تو سن کر رسول اللہ ﷺ تھوڑی دیر خاموش ہو گئے اور پھر اپنی نگاہ اپنے گھر کی چھت کی طرف اٹھائی یہاں تک کہ کافی وقت گزر گیا اور ہم نے یہ خیال کیا کہ آپ ہمیں کوئی جواب نہ دیں گے۔ حتی کہ ہم نے دیکھا کہ حضرت زینب پردے کے پیچھے سے اپنے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کر رہی ہیں کہ تم جلدی نہ کرنا۔ بے شک رسول اللہ ﷺ ہمارے کام میں ہی لگے ہوئے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا سر نیچے کیا اور ہمیں ارشاد فرمایا: بلاشبہ یہ صدقہ ہے یہ لوگوں (کے مال) کی میل ہے اور یہ محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ کے لیے حلال نہیں ہے۔ تم میرے پاس نوفل بن حارث کو بلاؤ۔ چنانچہ نوفل بن حارث کو بلایا گیا۔ تو آپ نے فرمایا: اے نوفل! تو عبدالمطلب کا نکاح (اپنی بیٹی سے) کر دے۔ پھر حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: محمیہ بن جزء کو بلاؤ، یہ بنی زبید کے ایک آدمی تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں خمس وصول کرنے پر عامل مقرر کر رکھا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے محمیہ کو حکم فرمایا: تو فضل کا نکاح (اپنی بیٹی سے) کر دے۔ چنانچہ اس نے ان کا نکاح کر دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

Marfat.com

کھڑا ہوا اور ان دونوں کی جانب سے خمس کے مال سے اتنا اتنا مہر ادا کر دے۔ عبداللہ بن حارث نے میرے سامنے مہر کی مقدار بیان نہ کی۔

2593۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَتْ 1 لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعْطَانِي شَارِفًا مِنَ الْخُمُسِ يَوْمَئِذٍ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَبْنِيَ 2 بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاعَدْتُ رَجُلًا صَوَّاغًا مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِي فَنَأْتِيَ بِإِذْخِرٍ أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ مِنَ الصَّوَّاغِينَ فَأَسْتَعِينَ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عُرْسِي فَبَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ مَتَاعًا مِنَ الأَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ وَشَارِفَايَ مُنَاخَانِ إِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ أَقْبَلْتُ حِينَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَإِذَا بِشَارِفَيَّ قَدِ اجْتُبَّتْ أَسْنِمَتُهُمَا وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَأُخِذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِينَ رَأَيْتُ ذَلِكَ الْمَنْظَرَ فَقُلْتُ مَنْ فَعَلَ هَذَا قَالُوا فَعَلَهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ فِي شَرْبٍ مِنَ الأَنْصَارِ غَنَّتْهُ قَيْنَةٌ وَأَصْحَابَهُ فَقَالَتْ فِي غِنَائِهَا أَلاَ يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ فَوَثَبَ إِلَى السَّيْفِ فَاجْتَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَأَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا قَالَ عَلِيٌّ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ قَالَ فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الَّذِي لَقِيتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا لَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ عَدَا حَمْزَةُ عَلَى نَاقَتَيَّ فَاجْتَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَهَا هُوَ ذَا فِي بَيْتٍ مَعَهُ شَرْبٌ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِرِدَائِهِ فَارْتَدَاهُ ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ فَإِذَا هُمْ شَرْبٌ فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَلُومُ حَمْزَةَ فِيمَا فَعَلَ فَإِذَا حَمْزَةُ ثَمِلٌ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ فَنَظَرَ حَمْزَةُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى سُرَّتِهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ وَهَلْ أَنْتُمْ إِلاَّ عَبِيدٌ لأَبِي فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ ثَمِلٌ فَنَكَصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرَى فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غزوہ بدر سے حاصل ہونے والے مال غنیمت میں سے میرے حصے میں ایک مسنہ اونٹنی تھی اور رسول اللہ ﷺ نے اس دن خمس میں سے ایک اور مسنہ اونٹنی مجھے عطا فرمائی اور جب میں نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے پاس دخول کا ارادہ کیا، اور میں نے بنی قینقاع کے سناروں میں سے ایک آدمی کو تیار کیا کہ وہ میرے ساتھ چلے تاکہ ہم اذخر (خوشبودار گھاس) لے کر آئیں۔ میرا ارادہ یہ تھا کہ میں اسے سناروں کے پاس بیچ ڈالوں گا اور اس سے اپنی شادی کے ولیمہ میں معاونت ہو جائے گی۔ پس اسی اثناء میں کہ میں ابھی اونٹنیوں کا سامان جمع کر رہا تھا، یعنی پالان، گھاس ڈالنے والے بورے اور خورجیاں اور رسیاں وغیرہ اور میری دونوں اونٹنیاں ایک انصاری کے حجرہ کے پہلو میں بیٹھی ہوئی تھی۔ جب میں وہ سب کچھ جمع کر چکا جو میں نے جمع کرنا تھا تو میں اونٹنیوں کی طرف

1۔ ایک نسخہ میں کَانَ ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں أَنْ أَبْتَنِيَ ہے۔

Marfat.com

متوجہ ہوا۔ اچانک دیکھا کہ میری اونٹنیوں کی کوہانیں کاٹ دی گئی ہیں اور ان کی کمریں زخمی کر دی گئی ہیں اور ان کے جگر نکال لیے گئے ہیں۔ جب میں نے یہ منظر دیکھا تو میری آنکھیں بے قابو ہو گئیں (آنسوؤں کا ایک سیلاب جاری ہو گیا) اور میں نے پوچھا: کون ہے جس نے یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ حمزہ بن عبدالمطلب نے کیا ہے اور اب وہ اس گھر میں انصار کے شراب پینے والوں کے ساتھ ہے۔ ایک گانے والی عورت نے ان کے سامنے اور ان کے ساتھیوں کے سامنے گانا گایا تھا اور اس نے اپنے گانے میں کہا: الا یا حمز للشرف النواء الخ (اے حمزہ! ان موٹی موٹی اونٹنیوں کی جانب اٹھ) پس وہ تلوار کی جانب جھپٹے اور ان دونوں اونٹنیوں کی کوہانیں کاٹ دیں اور ان کی کمریں زخمی کر دیں اور ان کے جگر نکال لیے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس میں چل پڑا یہاں تک کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہو گیا اور آپ کے پاس حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب میں رسول اللہ ﷺ سے ملا تو آپ ﷺ نے (میرے خدوخال سے) پہچان لیا اور مجھے ارشاد فرمایا: تجھے کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آج کے دن کی طرح میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ حمزہ نے میری اونٹنیوں پر ظلم و زیادتی کی ہے۔ پس اس نے ان کی کوہانیں کاٹ دیں ہیں اور ان کی کمریں زخمی کر دی ہیں اور اس وقت وہ ایک گھر میں ہے اس کے ساتھ شراب پینے والے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی چادر منگوائی پھر آپ نے اسے لپیٹا اور پھر آپ چل پڑے اور آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے میں اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی چل پڑے۔ یہاں تک کہ آپ اس گھر میں آ گئے جس میں حمزہ تھے۔ پس آپ ﷺ نے اندر آنے کے لیے اجازت طلب کی اور آپ ﷺ کو اجازت دے دی گئی۔ جب اندر دیکھا تو وہ شراب پی چکے تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ ان کو ان کے اس فعل پر ملامت کرنے لگے جو انہوں نے کیا تھا۔ تو دیکھا کہ حضرت حمزہ تو حالت نشہ میں ہیں ان کی آنکھیں سرخ ہیں۔ پس حمزہ نے رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھا پھر نظر اوپر اٹھائی پھر آپ کے گھٹنوں کی طرف دیکھا پھر نظر اوپر اٹھائی اور پھر آپ ﷺ کی ناف کی طرف دیکھا پھر نظر اوپر اٹھائی۔ اور پھر آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھا اور پھر حمزہ نے کہا: تم تو میرے باپ کے غلام ہو۔ پس رسول اللہ ﷺ جان گئے کہ یہ نشہ کی حالت میں ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ اپنے انہی قدموں پر واپس تشریف لے گئے۔ سو آپ نکلے تو ہم بھی آپ کے ساتھ نکل آئے۔

فائدہ: یہ واقعہ شراب کی حرمت کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔

2594۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عُقْبَةَ الْحَضْرَمِيُّ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْحَسَنِ الضَّمْرِيِّ أَنَّ أُمَّ الْحَكَمِ أَوْ ضُبَاعَةَ ابْنَتَيِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حَدَّثَتْهُ عَنْ إِحْدَاهُمَا أَنَّهَا قَالَتْ أَصَابَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَبْيًا فَذَهَبْتُ أَنَا وَأُخْتِي وَفَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَحْنُ فِيهِ وَسَأَلْنَاهُ أَنْ يَأْمُرَ لَنَا بِشَيْءٍ مِنَ السَّبْيِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَبَقَكُنَّ يَتَامَى بَدْرٍ لَكِنْ[1] سَأَدُلُّكُنَّ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُنَّ مِنْ ذَلِكَ تُكَبِّرْنَ اللهَ عَلَى إِثْرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً وَلَا

1۔ ایک نسخہ میں وَلٰکِن ہے۔

Marfat.com

إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ قَالَ عَيَّاشٌ وَهُمَا ابْنَتَا عَمِّ النَّبِيِّ ﷺ

فضل بن حسن ضمری سے روایت ہے کہ ام الحکم یا ضباعہ جو زبیر بن عبدالمطلب کی دونوں بیٹیاں تھیں، ان میں سے کسی ایک نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ قیدی پائے۔ تو میں، میری بہن اور رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا ہم آپ ﷺ کے پاس گئیں اور ہم نے آپ کے پاس اپنی اس حالت کا شکوہ کیا جس حالت میں ہم تھیں (گھریلو کام کاج اپنے ہاتھوں سے کرنے کی مشقت وغیرہ) اور ہم نے آپ سے درخواست کی کہ آپ ہمارے لیے قیدیوں میں سے کسی کا حکم فرمائیں (یعنی کام کاج کرنے کے لیے ایک غلام عطا فرمائیں)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدر کے یتیم اس استحقاق میں تم سے مقدم ہیں (یعنی ان کا حق زیادہ ہے یا پھر یہ مفہوم ہے کہ غزوۂ بدر میں یتیم ہونے والی لڑکیوں نے تم سے پہلے قیدیوں کا مطالبہ کیا اور وہ قیدی لے گئیں۔ لہٰذا اب کوئی قیدی باقی نہیں) البتہ میں ایک ایسی شے پر تمہاری رہنمائی کرتا ہوں جو تمہارے لیے اس سے بہتر ہے۔ وہ یہ کہ تم ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ اللہ اکبر، تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور پھر آخر میں لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر پڑھا کرو۔ عیاش نے کہا ہے: وہ دونوں حضور نبی کریم ﷺ کے چچا کی بیٹیاں تھیں۔

2595۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ يَعْنِي الْجُرَيْرِيَّ عَنْ أَبِي الْوَرْدِ عَنِ ابْنِ أَعْبُدَ قَالَ قَالَ لِي عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنِّي وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَكَانَتْ مِنْ أَحَبِّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ قُلْتُ بَلَى قَالَ إِنَّهَا جَرَّتْ بِالرَّحَى حَتَّى أَثَّرَتْ فِي يَدِهَا وَاسْتَقَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتَّى أَثَّرَتْ فِي نَحْرِهَا وَكَنَسَتِ الْبَيْتَ حَتَّى اغْبَرَّتْ ثِيَابُهَا فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ خَدَمٌ فَقُلْتُ لَوْ أَتَيْتِ أَبَاكِ فَسَأَلْتِيهِ خَادِمًا فَأَتَتْهُ فَوَجَدَتْ عِنْدَهُ حُدَّاثًا فَرَجَعَتْ فَأَتَاهَا مِنَ الْغَدِ فَقَالَ مَا كَانَ حَاجَتُكِ فَسَكَتَتْ فَقُلْتُ أَنَا أُحَدِّثُكَ يَا رَسُولَ اللهِ جَرَّتْ بِالرَّحَى حَتَّى أَثَّرَتْ فِي يَدِهَا وَحَمَلَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتَّى أَثَّرَتْ فِي نَحْرِهَا فَلَمَّا أَنْ جَاءَكَ الْخَدَمُ أَمَرْتُهَا أَنْ تَأْتِيَكَ فَتَسْتَخْدِمَكَ خَادِمًا يَقِيهَا حَرَّ مَا هِيَ فِيهِ قَالَ اتَّقِي اللهَ يَا فَاطِمَةُ وَأَدِّي فَرِيضَةَ رَبِّكِ وَاعْمَلِي عَمَلَ أَهْلِكِ فَإِذَا أَخَذْتِ مَضْجَعَكِ فَسَبِّحِي ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدِي ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبِّرِي أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَتِلْكَ مِائَةٌ فَهِيَ خَيْرٌ لَكِ مِنْ خَادِمٍ قَالَتْ رَضِيتُ عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَنْ رَسُولِهِ ﷺ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَلَمْ يُخْدِمْهَا

ابو الورد نے ابن اعبد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا، مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تجھے اپنی طرف سے اور حضرت فاطمۃ الزہراء بنت رسول اللہ ﷺ کی جانب سے ایک حدیث نہ بیان کروں اور حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے نزدیک تمام گھر والوں سے زیادہ محبوب تھیں۔ تو میں نے کہا: کیوں نہیں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا چکی چلاتی رہیں یہاں تک کہ ان کے ہاتھ میں نشان پڑ گئے اور وہ مشکیزے کے ساتھ پانی لاتی رہیں یہاں تک کہ ان کے سینے میں درد ہونے لگا اور گھر میں جھاڑو مارتیں یہاں تک کہ کپڑے

Marfat.com

غبار آلود ہو جاتے۔ پھر حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس کچھ خادم آئے تو میں نے کہا: کاش! اگر تم بھی اپنے ابا جان کے پاس جاتیں اور آپ سے ایک خادم کی درخواست کرتیں۔ چنانچہ وہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آئیں تو آپ کے پاس کئی باتیں کرنے والے لوگوں کو پایا تو پھر واپس لوٹ گئیں۔ پھر دوسرے دن صبح آپ ﷺ خود تشریف لائے اور فرمایا: تمہاری کیا حاجت تھی؟ تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا خاموش رہیں۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں آپ کو عرض کرتا ہوں: یہ چکی چلاتی ہیں یہاں تک کہ ان کے ہاتھوں میں نشان پڑ گئے ہیں اور پانی کا مشکیزہ اٹھاتی ہیں یہاں تک کہ ان کے سینہ میں درد ہو گیا ہے۔ پس جب آپ کے پاس خدام آئے تو میں نے ان سے کہا کہ یہ آپ کے پاس حاضر ہوں اور آپ سے ایک خادم کا مطالبہ کریں تا کہ وہ انہیں اس کلفت اور مشقت کی شدت سے بچائے جس میں یہ پڑی ہوئی ہیں۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! تو اللہ تعالیٰ سے ڈر اور اپنے رب کا فریضہ ادا کر اور اپنے گھر کے کام تو خود کر اور جب تو اپنے بستر پر جائے (یعنی آرام کرنے لگے) تو تینتیس مرتبہ سبحان اللہ کہہ، تینتیس مرتبہ الحمد للہ کہہ اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھا کر۔ پس یہ ایک سو مکمل ہے اور یہ تیرے لیے خادم سے بہتر ہے۔ تو انہوں نے عرض کی: میں اللہ تعالیٰ عزوجل اور اس کے رسول معظم ﷺ سے راضی ہوں۔

احمد بن محمد المروزی، عبد الرزاق، معمر نے الزہری عن علی بن حسین کی سند سے یہی واقعہ بیان کیا ہے اور بیان کیا کہ آپ ﷺ نے انہیں خادم عطا نہ فرمایا۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ میں عورتوں کی بنیادی ذمہ داریوں کا تذکرہ کیا گیا ہے اور آپ ﷺ نے اپنی صاحبزادی کو یہ احکام جاری کر کے اپنی امت کی جملہ عورتوں کو بنیادی فرائض سے آگاہ فرمایا۔ انہیں کی ادائیگی میں عورت کا وقار بھی ہے اور عزت و احترام بھی، لہٰذا امت کی عورتوں کو زیادہ جدت پسند اور فیشن ایبل بننے کے مقابلے میں سیدۃ النساء اہل الجنۃ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے طرز حیات کو اپنانے میں ترجیح دینی چاہیے۔

2596۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْقُرَشِيُّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ يَعْنِي ابْنَ عِيسَى كُنَّا نَقُولُ إِنَّهُ مِنَ الْأَبْدَالِ قَبْلَ أَنْ نَسْمَعَ أَنَّ الْأَبْدَالَ مِنَ الْمَوَالِي قَالَ حَدَّثَنِي الدُّخَيْلُ بْنُ إِيَاسِ بْنِ نُوحِ بْنِ مُجَّاعَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ سِرَاجِ بْنِ مُجَّاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ مُجَّاعَةَ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَطْلُبُ دِيَةَ أَخِيهِ قَتَلَتْهُ بَنُو سَدُوسٍ مِنْ بَنِي ذُهْلٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْ كُنْتُ جَاعِلًا لِمُشْرِكٍ دِيَةً جَعَلْتُ لِأَخِيكَ وَلَكِنْ سَأُعْطِيكَ مِنْهُ عُقْبَى فَكَتَبَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِمِائَةٍ مِنَ الْإِبِلِ مِنْ أَوَّلِ خُمُسٍ يَخْرُجُ مِنْ مُشْرِكِي بَنِي ذُهْلٍ فَأَخَذَ طَائِفَةً مِنْهَا وَأَسْلَمَتْ بَنُو ذُهْلٍ فَطَلَبَهَا بَعْدُ مُجَّاعَةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَأَتَاهُ بِكِتَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَكَتَبَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ بِاثْنَيْ عَشَرَ أَلْفَ صَاعٍ مِنْ صَدَقَةِ الْيَمَامَةِ أَرْبَعَةِ آلَافٍ بُرًّا وَأَرْبَعَةِ آلَافٍ شَعِيرًا وَأَرْبَعَةِ آلَافٍ تَمْرًا وَكَانَ فِي كِتَابِ النَّبِيِّ ﷺ لِمُجَّاعَةَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ لِمُجَّاعَةَ بْنِ مَرَارَةَ مِنْ بَنِي سُلْمَى إِنِّي أَعْطَيْتُهُ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ مِنْ أَوَّلِ خُمُسٍ يَخْرُجُ مِنْ مُشْرِكِي بَنِي ذُهْلٍ عُقْبَةً مِنْ أَخِيهِ

Marfat.com

ذخیل بن ایاس بن نوح بن مجاعہ نے ہلال بن سراج بن مجاعہ سے اور انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ وہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس اپنے بھائی کی دیت طلب کرنے کے لیے آئے جسے بنی ذہل میں سے بنو سدوس نے قتل کر دیا تھا۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اگر میں کسی مشرک کی دیت دلاتا تو میں تیرے بھائی کی دیت ضرور دلاتا لیکن میں تجھے اس کا بدل عطا کردوں گا۔ پھر حضور نبی مکرم ﷺ نے اس کے لیے سو اونٹ لکھ دیے اس پہلے خمس سے جو بنی ذہل کے مشرکین سے حاصل ہوگا۔ پس انہوں نے ان میں سے کچھ لیے اور پھر بنو ذہل مسلمان ہو گئے۔ پھر اس کے بعد مجاعہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ان بقیہ اونٹوں کا مطالبہ کر دیا اور وہ حضور نبی مکرم ﷺ کی تحریر لے کر آپ کے پاس حاضر ہوئے۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے یمامہ کے صدقہ میں سے بارہ ہزار صاع لکھ دیے۔ چار ہزار صاع گندم، چار ہزار صاع جو اور چار ہزار صاع کھجوریں۔ اور حضور نبی مکرم ﷺ کا خط مجاعہ کے لیے اس طرح تھا: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، یہ تحریر محمد النبی ﷺ کی جانب سے بنی سلمی کے مجاعہ بن مرارہ کے لیے ہے۔ بے شک میں نے اسے سو اونٹ عطا کیے ہیں اس پہلے خمس میں سے جو بنی ذہل کے مشرکین سے حاصل ہوگا اور یہ اس کے (مقتول) بھائی کا بدلہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي سَهْمِ الصَّفِيِّ (سہم صفی (منتخب حصہ) کا بیان)

2597۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ سَهْمٌ يُدْعَى الصَّفِيَّ إِنْ شَاءَ عَبْدًا وَإِنْ شَاءَ أَمَةً وَإِنْ شَاءَ فَرَسًا يَخْتَارُهُ قَبْلَ الْخُمُسِ

عامر الشعبی نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے لیے ایک حصہ تھا اسے صفی کہا جاتا تھا۔ اگر آپ ﷺ کوئی غلام چاہتے یا کنیز یا کوئی گھوڑا تو آپ خمس سے پہلے اسے منتخب فرما لیتے تھے۔

2598۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَأَزْهَرُ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ سَهْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَالصَّفِيِّ قَالَ كَانَ يُضْرَبُ لَهُ بِسَهْمٍ مَعَ الْمُسْلِمِينَ وَإِنْ لَمْ يَشْهَدْ وَالصَّفِيُّ يُؤْخَذُ لَهُ رَأْسٌ مِنَ الْخُمُسِ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ

ابن عون نے بیان کیا ہے کہ میں نے محمد (ابن سیرین) سے حضور نبی مکرم ﷺ کے حصہ اور صفی کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: حضور نبی مکرم ﷺ کو (مال غنیمت سے) حصہ عام مسلمانوں کے ساتھ دیا جاتا تھا اگرچہ آپ ﷺ (جنگ میں) حاضر نہ ہوتے اور صفی ہر شے سے پہلے خمس میں سے سب سے اول لیا جاتا تھا۔

2599۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ سَعِيدٍ يَعْنِي ابْنَ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا غَزَا كَانَ لَهُ سَهْمٌ صَافٍ يَأْخُذُهُ مِنْ حَيْثُ شَاءَهُ[1]، فَكَانَتْ صَفِيَّةُ مِنْ ذٰلِكَ السَّهْمِ وَكَانَ إِذَا لَمْ يَغْزُ بِنَفْسِهِ ضُرِبَ لَهُ بِسَهْمِهِ وَلَمْ يُخَيَّرْ

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ میں شریک ہوتے تو آپ ﷺ کے لیے سہم صفی

1۔ ایک نسخہ میں شَاءَ ہے۔

Marfat.com

(چناؤ) کا اختیار ہوتا۔ آپ جہاں سے جو چاہتے لے سکتے تھے۔ ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اسی سہم میں سے تھیں۔ اور جب آپ علیہ السلام بنفس نفیس جنگ میں شریک نہ ہوتے تو آپ علیہ السلام کے لیے حصہ نکالا جاتا لیکن آپ کو انتخاب کا اختیار نہ ہوتا۔

2600۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ صَفِيَّةُ مِنَ الصَّفِيِّ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا صفی میں سے تھیں۔

2601۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ تَعَالَى الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوسًا فَاصْطَفَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغْنَا سُدَّ الصَّهْبَاءِ حَلَّتْ فَبَنَى بِهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: ہم خیبر آئے تو جب اللہ تعالیٰ نے قلعہ فتح فرمادیا تو حضور نبی مکرم علیہ السلام کے پاس صفیہ بنت حیی کے حسن و جمال کا تذکرہ کیا گیا درآنحالیکہ اس کا خاوند قتل ہو چکا تھا اور وہ ابھی دلہن تھی۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے اسے اپنی ذات کے لیے منتخب فرمالیا۔ پس آپ علیہ السلام اسے ساتھ لے کر نکلے یہاں تک کہ ہم سد الصہباء کے مقام پر پہنچ گئے۔ تو وہاں (وہ عدت مکمل ہو جانے کے بعد) حلال ہوئیں۔ تب آپ علیہ السلام نے ان سے تعلق ازدواج قائم کیا۔

2602۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَارَتْ صَفِيَّةُ لِدِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ ثُمَّ صَارَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ صفیہ پہلے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئی اور پھر رسول اللہ علیہ السلام کے لیے مختص ہو گئیں۔

2603۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ وَقَعَ فِي سَهْمِ دِحْيَةَ جَارِيَةٌ جَمِيلَةٌ فَاشْتَرَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم بِسَبْعَةِ أَرْؤُسٍ ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى أُمِّ سُلَيْمٍ تَصْنَعُهَا وَتُهَيِّئُهَا قَالَ حَمَّادٌ وَأَحْسَبُهُ قَالَ وَتَعْتَدُّ فِي بَيْتِهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حصہ میں ایک خوبصورت کنیز آئی تو رسول اللہ علیہ السلام نے اسے سات غلاموں کے عوض خرید لیا اور پھر اسے ام سلیم کے حوالے کر دیا تا کہ وہ اس کا بناؤ سنگھار کرے اور اسے خوب تیار کرے۔ حماد کہتے ہیں: میرا خیال یہ ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: صفیہ بنت حیی ام سلیم کے گھر میں عدت گزارے گی۔

2604۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جُمِعَ السَّبْيُ يَعْنِي بِخَيْبَرَ فَجَاءَ دِحْيَةُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِنِي جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ قَالَ اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً فَأَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَعْطَيْتَ دِحْيَةَ قَالَ يَعْقُوبُ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ ثُمَّ اتَّفَقَا مَا تَصْلُحُ إِلَّا لَكَ قَالَ ادْعُوهُ بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا

Marfat.com

النَّبِيُّ ﷺ قَالَ لَهُ خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا

عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ خیبر کے قیدی جمع کیے گئے تو حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ مجھے قیدیوں میں سے ایک کنیز عطا فرمایئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو جا اور کنیز لے لے۔ پس انہوں نے صفیہ بنت حیی کو لے لیا۔ پھر ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: یا نبی اللہ! ﷺ آپ نے حضرت دحیہ کو بنی قریظہ اور بنی نضیر کے سردار کی بیٹی صفیہ بنت حیی عطا فرما دی ہے؟ (یہ نام یعقوب کی روایت میں ہے) (لہٰذا وہ تو ان دو قبیلوں کی سردار ہے) پھر آگے دونوں راوی (عبدالوارث اور یعقوب) متفق ہیں کہ اس آدمی نے کہا: وہ تو صرف آپ ہی کے لیے موزوں ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم دحیہ کو صفیہ سمیت بلاؤ۔ پس جب حضور نبی کریم ﷺ نے اس کی طرف دیکھا تو حضرت دحیہ کو فرمایا: تم قیدیوں میں سے اس کے سوا کوئی اور لونڈی لے لو۔ پھر آپ ﷺ نے اسے آزاد کیا اور پھر ان سے شادی کر لی۔

2605۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا بِالْمِرْبَدِ فَجَاءَ رَجُلٌ أَشْعَثُ الرَّأْسِ بِيَدِهِ قِطْعَةُ أَدِيمٍ أَحْمَرَ فَقُلْنَا كَأَنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَقَالَ أَجَلْ قُلْنَا نَاوِلْنَا هَذِهِ الْقِطْعَةَ الْأَدِيمَ الَّتِي فِي يَدِكَ فَنَاوَلَنَاهَا فَقَرَأْنَاهَا فَإِذَا فِيهَا[1] مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ إِلَى بَنِي زُهَيْرِ بْنِ أُقَيْشٍ إِنَّكُمْ إِنْ شَهِدْتُمْ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَأَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَأَدَّيْتُمُ الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ وَسَهْمَ النَّبِيِّ ﷺ الصَّفِيَّ أَنْتُمْ آمِنُونَ بِأَمَانِ اللهِ وَرَسُولِهِ فَقُلْنَا مَنْ كَتَبَ لَكَ هَذَا الْكِتَابَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

یزید بن عبداللہ نے بیان کیا ہے کہ ہم مربد کے مقام پر تھے تو ایک آدمی آیا۔ اس کے سر کے بال غبار آلود تھے اور اس کے ہاتھ میں سرخ چمڑے کا ایک ٹکڑا تھا۔ تو ہم نے کہا: تو جنگل کے باسیوں میں سے ہے۔ اس نے جواب دیا: ہاں۔ ہم نے کہا: چمڑے کا یہ ٹکڑا جو تیرے ہاتھ میں ہے وہ ہمیں دے دے۔ چنانچہ اس نے وہ ہمیں دے دیا اور ہم نے اسے پڑھا تو اس میں یہ لکھا تھا: یہ محمد رسول اللہ ﷺ کی جانب سے بنی زہیر بن اقیش کی طرف ہے، بلاشبہ اگر تم یہ شہادت دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد رسول اللہ ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم کرو اور زکوۃ دو اور مال غنیمت میں سے خمس ادا کرو اور حضور نبی کریم ﷺ کا حصہ جو کہ صفی ہے وہ ادا کرو تو تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کی امان کے ساتھ امن میں ہو۔ تو ہم نے پوچھا: تجھے یہ تحریر کس نے لکھ کر دی ہے؟ اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے۔

بَاب كَيْفَ كَانَ إِخْرَاجُ الْيَهُودِ مِنَ الْمَدِينَةِ

اس کا بیان کہ مدینہ طیبہ سے یہودیوں کا اخراج کیسے ہوا؟

2606۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ أَنَّ الْحَكَمَ بْنَ نَافِعٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ

1۔ ایک نسخہ میں عبارت یوں ہے: فناولنا فقرأنا ما فیها فاذا فیها۔

Marfat.com

الرَّحۡمَنِ بۡنِ عَبۡدِ اللهِ بۡنِ كَعۡبِ بۡنِ مَالِكٍ عَنۡ أَبِيهِ وَكَانَ أَحَدَ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تِيبَ عَلَيۡهِمۡ وَكَانَ كَعۡبُ بۡنُ الۡأَشۡرَفِ يَهۡجُو النَّبِيَّ ﷺ وَيُحَرِّضُ عَلَيۡهِ كُفَّارَ قُرَيۡشٍ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ قَدِمَ الۡمَدِينَةَ وَأَهۡلُهَا أَخۡلَاطٌ مِنۡهُمُ الۡمُسۡلِمُونَ وَالۡمُشۡرِكُونَ يَعۡبُدُونَ الۡأَوۡثَانَ وَالۡيَهُودُ وَكَانُوا يُؤۡذُونَ النَّبِيَّ ﷺ وَأَصۡحَابَهُ فَأَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهُ بِالصَّبۡرِ وَالۡعَفۡوِ فَفِيهِمۡ أَنۡزَلَ اللهُ وَلَتَسۡمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الۡكِتَابَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ الۡآيَةَ فَلَمَّا أَبَى كَعۡبُ بۡنُ الۡأَشۡرَفِ أَنۡ يَنۡزِعَ عَنۡ أَذَى النَّبِيِّ ﷺ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ سَعۡدَ بۡنَ مُعَاذٍ أَنۡ يَبۡعَثَ رَهۡطًا يَقۡتُلُونَهُ فَبَعَثَ مُحَمَّدَ بۡنَ مَسۡلَمَةَ وَذَكَرَ قِصَّةَ قَتۡلِهِ فَلَمَّا قَتَلُوهُ فَزِعَتِ الۡيَهُودُ وَالۡمُشۡرِكُونَ فَغَدَوۡا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا طُرِقَ صَاحِبُنَا فَقُتِلَ فَذَكَرَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ الَّذِي كَانَ يَقُولُ وَدَعَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أَنۡ يَكۡتُبَ بَيۡنَهُ كِتَابًا يَنۡتَهُونَ إِلَى مَا فِيهِ فَكَتَبَ النَّبِيُّ ﷺ بَيۡنَهُ وَبَيۡنَهُمۡ وَبَيۡنَ الۡمُسۡلِمِينَ عَامَّةً صَحِيفَةً

عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے اور حضرت کعب رضی اللہ عنہ ان تین افراد میں سے ایک تھے جن کی (غزوۂ تبوک کے موقعہ پر) توبہ قبول ہوئی تھی۔ کعب بن اشرف (یہودی شاعر) حضور نبی مکرم ﷺ کی ہجو کرتا تھا اور کفار قریش کو آپ ﷺ کے خلاف بھڑکاتا تھا۔ حضور نبی مکرم ﷺ جس وقت مدینہ طیبہ تشریف لائے تو وہاں کے باسی مخلوط افراد تھے، ان میں سے کچھ مسلمان تھے، کچھ مشرک تھے جو بتوں کی پوجا کرتے تھے اور کچھ یہودی تھے اور وہ حضور نبی مکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کو اذیت پہنچاتے رہتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم ﷺ کو صبر اور عفو و درگزر کا حکم ارشاد فرمایا: اور انہیں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ) ''اور تم ان سے سنو گے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی'' الآیہ۔ پس جب کعب بن اشرف نے حضور نبی مکرم ﷺ کو ستانے سے باز رہنے سے انکار کر دیا تو حضور نبی مکرم ﷺ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو حکم ارشاد فرمایا کہ وہ (چند لوگوں کی) ایک جماعت بھیجیں جو اسے قتل کر دیں۔ تو انہوں نے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ اس کے قتل کا واقعہ پہلے گزر چکا ہے۔ پس جب انہوں نے اسے قتل کر دیا تب یہودی اور مشرک گھبرائے اور حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی: ہمارے ساتھی کو رات کے وقت بلایا گیا اور اسے قتل کر دیا گیا۔ پس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں وہ کچھ بتایا جو وہ (ہجو وغیرہ) کہتا تھا۔ اور پھر آپ ﷺ نے انہیں اس طرح دعوت دی کہ اب ہمارے درمیان ایسا معاہدہ لکھا جائے جس کے سبب وہ (ایک دوسرے کو اذیت پہنچانے سے) باز آجائیں۔ چنانچہ حضور نبی مکرم ﷺ نے اپنے اور ان کے درمیان اور عام مسلمانوں کے درمیان ایک صحیفہ (معاہدہ) تحریر فرمایا۔

2607۔ حَدَّثَنَا مُصَرِّفُ بۡنُ عَمۡرٍو الۡأَيَامِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ يَعۡنِي ابۡنَ بُكَيۡرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ إِسۡحَقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بۡنُ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوۡلَى زَيۡدِ بۡنِ ثَابِتٍ عَنۡ سَعِيدِ بۡنِ جُبَيۡرٍ وَعِكۡرِمَةَ عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَصَابَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قُرَيۡشًا يَوۡمَ بَدۡرٍ وَقَدِمَ الۡمَدِينَةَ جَمَعَ الۡيَهُودَ فِي سُوقِ بَنِي قَيۡنُقَاعَ فَقَالَ يَا مَعۡشَرَ يَهُودَ أَسۡلِمُوا قَبۡلَ أَنۡ يُصِيبَكُمۡ مِثۡلُ مَا أَصَابَ قُرَيۡشًا قَالُوا يَا مُحَمَّدُ لَا يَغُرَّنَّكَ مِنۡ نَفۡسِكَ أَنَّكَ قَتَلۡتَ نَفَرًا مِنۡ قُرَيۡشٍ كَانُوا أَغۡمَارًا لَا

Marfat.com

يَعْرِفُونَ الْقِتَالَ إِنَّكَ لَوْ قَاتَلْتَنَا لَعَرَفْتَ أَنَّا نَحْنُ النَّاسُ وَأَنَّكَ لَمْ تَلْقَ مِثْلَنَا فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ[1] قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا سَتُغْلَبُونَ قَرَأَ مُصَرِّفٌ إِلَى قَوْلِهِ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ بِبَدْرٍ وَأُخْرَى كَافِرَةٌ

سعید بن جبیر اور عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ بدر میں قریش پر فتح حاصل کی اور واپس مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے یہودیوں کو بنی قینقاع کے بازار میں جمع کیا اور فرمایا: اے گروہ یہود! تم اسلام قبول کرلو، اس سے پہلے کہ تم پر بھی اسی کی مثل آزمائش آئے جو قریش پر آئی۔ (یعنی جس طرح قریش مکہ مقتول ہوئے اور شکست سے دو چار ہوئے اسی طرح تمہارا انجام بھی ہو سکتا ہے اس لیے اسلام لے آؤ) تو انہوں نے کہا: اے محمد! ﷺ تم اپنے بارے میں اس دھوکے اور فریب میں مبتلا نہ ہو کہ تم نے قریش کے چند افراد قتل کر دیئے ہیں وہ ناتجربہ کار تھے اور وہ جنگ کے ضوابط نہ جانتے تھے۔ بلاشبہ اگر تم نے ہمارے ساتھ قتال کیا تو تم جان لو گے کہ ہم (بہادر اور فنون حرب سے واقف) لوگ ہیں اور بلاشبہ آپ کا واسطہ ہمارے جیسے لوگوں سے نہیں پڑا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ) ''آپ فرما دیجئے ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا کہ عنقریب تم پر غلبہ پالیا جائے گا''۔ مصرف نے اس قول تک پڑھا: (ترجمہ) ''ایک لشکر بدر کے میدان میں اللہ کی راہ میں لڑ رہا تھا اور دوسرا کافر تھا''۔

2608۔ حَدَّثَنَا مُصَرِّفُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ابْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي مَوْلًى لِزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَتْنِي ابْنَةُ مُحَيِّصَةَ عَنْ أَبِيهَا مُحَيِّصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ ظَفِرْتُمْ بِهِ مِنْ رِجَالِ يَهُودَ فَاقْتُلُوهُ فَوَثَبَ مُحَيِّصَةُ عَلَى شَبِيبَةَ رَجُلٍ مِنْ تُجَّارِ يَهُودَ كَانَ يُلَابِسُهُمْ فَقَتَلَهُ وَكَانَ حُوَيِّصَةُ إِذْ ذَاكَ لَمْ يُسْلِمْ وَكَانَ أَسَنَّ مِنْ مُحَيِّصَةَ فَلَمَّا قَتَلَهُ جَعَلَ حُوَيِّصَةُ يَضْرِبُهُ وَيَقُولُ أَيْ عَدُوَّ اللهِ أَمَا وَاللهِ لَرُبَّ شَحْمٍ فِي بَطْنِكَ مِنْ مَالِهِ

محیصہ کی بیٹی نے اپنے باپ محیصہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہودیوں میں سے جس پر (قابو پانے میں) تم کامیاب ہو جاؤ تو اسے قتل کر دو۔ پس محیصہ نے یہودی تاجروں میں سے ایک آدمی شبیبہ پر حملہ کر دیا، کیونکہ یہ (محیصہ) ان (یہودیوں) کے ساتھ ملا جلا رہتا تھا۔ پس اس نے اسے قتل کر دیا۔ اور حویصہ جو کہ ابھی تک اسلام نہیں لایا تھا اور محیصہ سے عمر میں بڑا تھا (حویصہ اور محیصہ دونوں بھائی تھے) جب محیصہ نے اسے قتل کر دیا تو حویصہ اسے مارتا اور یہ کہتا: اے اللہ کے دشمن! قسم بخدا! تیرے پیٹ میں اس کے مال سے کتنی زیادہ چربی ہے۔ (لیکن محیصہ کے پیش نظر فرمان رسول تھا جس کے سامنے کسی رشتہ یا ہمدردی کی کوئی حیثیت نہیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا امر سب سے اعلیٰ اور ارفع ہے)۔

2609۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَاهُمْ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَلِكَ أُرِيدُ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ

1۔ دیگر نسخوں میں فی ذٰلک نہیں ہے۔

Marfat.com

اعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ[1] وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ ﷺ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: اس دوران کہ ہم مسجد میں تھے، اچانک رسول اللہ ﷺ ہماری طرف تشریف لائے اور فرمایا: یہود کی طرف چلو۔ پس ہم آپ ﷺ کی معیت میں چل پڑے یہاں تک کہ ہم ان کے پاس آپہنچے۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور انہیں بلایا اور ارشاد فرمایا: اے گروہ یہود! تم اسلام قبول کرلو تم محفوظ ہو جاؤ گے۔ تو انہوں نے کہا: اے ابوالقاسم! تم نے پیغام پہنچا دیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا: تم اسلام قبول کرلو تم محفوظ ہو جاؤ گے۔ تو انہوں نے جواب دیا: اے ابوالقاسم! تحقیق تم نے پیغام پہنچا دیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں بھی یہی چاہتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے تیسری بار فرمایا: جان لو! یہ زمین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کی ہے اور میں یہ چاہتا ہوں کہ میں تمہیں اس زمین سے جلاوطن کردوں۔ پس تم میں سے جو کوئی اپنے مال کے سبب تکلیف اور مشقت محسوس کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے بیچ دے۔ ورنہ یہ یقین کرلو کہ یہ زمین اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور اس کے رسول مکرم ﷺ کے لیے ہے۔

فائدہ: یہود کو یہ باور کرا کر کہ یہ زمین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ہے ساری مخلوق کو یہ پیغام پہنچایا جارہا ہے کہ جس زمین پر تم فلک بوس عمارتیں تعمیر کرتے ہو، زندگی کی لذتوں سے شادکام ہوتے ہو اور عیش وعشرت کے مزے لیتے ہو۔ اس کے مالک تم نہیں اور جو اس کا مالک ہے وہ ساری قوتوں اور قدرتوں کا مالک ہے۔ وہ رحمٰن ورحیم ہے، ساتھ ہی وہ قہار و جبار بھی ہے۔ اس لیے اس کے ساتھ عبودیت اور بندگی کا رشتہ قائم رکھنا۔ اگر طاقت کے نشے میں تکبر ونخوت کا اظہار کرو گے تو پھر اس کی گرفت انتہائی شدید ہے وہ اسی زمین کو شق کر کے تمہیں نیست ونابود کرسکتا ہے۔ اور دوسرا اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ یہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ ملکیت میں دونوں کے شریک ہونے سے کوئی شرک لازم نہیں آتا کیونکہ دونوں کی نسبت مختلف ہے۔ اللہ تعالیٰ مالک حقیقی ہے اور رسول اللہ ﷺ بحیثیت نائب وخلیفہ اس کے مالک ہیں۔ گویا اللہ تعالیٰ خود مالک ہے اسے ملکیت دینے والے کوئی نہیں۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ملکیت دینے کے سبب مالک ہیں۔ اب لفظ ایک ہے لیکن اطلاق میں نسبت مختلف ہے۔ لہٰذا شرک لازم نہیں آتا۔ اسی طرح بہت سے مسائل ہیں جیسے مسئلہ علم غیب، اختیار وغیرہ۔ اگر انہیں بھی اس تناظر میں دیکھ لیا جائے تو امکان ہے کہ بہت سے اختلافات ختم ہو جائیں۔ واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

بَابٌ فِي خَبَرِ النَّضِيرِ (قبیلہ بنی نضیر کے احوال کا بیان)

2610۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ كَتَبُوا إِلَى ابْنِ أُبَيٍّ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ مَعَهُ الْأَوْثَانَ مِنَ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ بِالْمَدِينَةِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ إِنَّكُمْ آوَيْتُمْ صَاحِبَنَا وَإِنَّا نُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَتُقَاتِلُنَّهُ أَوْ لَتُخْرِجُنَّهُ أَوْ لَنَسِيرَنَّ إِلَيْكُمْ بِأَجْمَعِنَا حَتّٰى نَقْتُلَ مُقَاتِلَتَكُمْ وَنَسْتَبِيحَ نِسَاءَكُمْ فَلَمَّا بَلَغَ

1۔ ایک نسخہ میں وَلِرَسُولِهِ ہے۔

Marfat.com

ذٰلِكَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ مِنْ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ اجْتَمَعُوا لِقِتَالِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَهُمْ فَقَالَ لَقَدْ بَلَغَ وَعِيدُ قُرَيْشٍ مِنْكُمُ الْمَبَالِغَ مَا كَانَتْ تَكِيدُكُمْ بِأَكْثَرَ مِمَّا تُرِيدُونَ أَنْ تَكِيدُوا بِهِ أَنْفُسَكُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تُقَاتِلُوا أَبْنَائَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ فَلَمَّا سَمِعُوا ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ تَفَرَّقُوا فَبَلَغَ ذٰلِكَ كُفَّارَ قُرَيْشٍ فَكَتَبَتْ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ إِلَى الْيَهُودِ إِنَّكُمْ أَهْلُ الْحَلْقَةِ وَالْحُصُونِ وَإِنَّكُمْ لَتُقَاتِلُنَّ صَاحِبَنَا أَوْ لَنَفْعَلَنَّ كَذَا وَكَذَا[1] وَلَا يَحُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَدَمِ نِسَائِكُمْ شَيْءٌ وَهِيَ الْخَلَاخِيلُ فَلَمَّا بَلَغَ كِتَابُهُمُ النَّبِيَّ ﷺ أَجْمَعَتْ بَنُو النَّضِيرِ بِالْغَدْرِ فَأَرْسَلُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ اخْرُجْ إِلَيْنَا فِي ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِكَ وَلْيَخْرُجْ مِنَّا ثَلَاثُونَ حَبْرًا حَتَّى نَلْتَقِيَ بِمَكَانِ الْمَنْصَفِ فَيَسْمَعُوا مِنْكَ فَإِنْ صَدَّقُوكَ وَآمَنُوا بِكَ آمَنَّا بِكَ فَقَصَّ خَبَرَهُمْ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ غَدَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْكَتَائِبِ فَحَصَرَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّكُمْ وَاللهِ لَا تَأْمَنُونَ عِنْدِي إِلَّا بِعَهْدٍ تُعَاهِدُونِي عَلَيْهِ فَأَبَوْا أَنْ يُعْطُوهُ عَهْدًا فَقَاتَلَهُمْ يَوْمَهُمْ ذٰلِكَ ثُمَّ غَدَا الْغَدُ عَلَى بَنِي قُرَيْظَةَ بِالْكَتَائِبِ وَتَرَكَ بَنِي النَّضِيرِ وَدَعَاهُمْ إِلَى أَنْ يُعَاهِدُوهُ فَعَاهَدُوهُ فَانْصَرَفَ عَنْهُمْ وَغَدَا عَلَى بَنِي النَّضِيرِ بِالْكَتَائِبِ فَقَاتَلَهُمْ حَتَّى نَزَلُوا عَلَى الْجَلَاءِ فَجَلَتْ بَنُو النَّضِيرِ وَاحْتَمَلُوا مَا أَقَلَّتِ الْإِبِلُ مِنْ أَمْتِعَتِهِمْ وَأَبْوَابِ بُيُوتِهِمْ وَخَشَبِهَا فَكَانَ نَخْلُ بَنِي النَّضِيرِ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ خَاصَّةً أَعْطَاهُ اللهُ إِيَّاهَا وَخَصَّهُ بِهَا فَقَالَ اللهُ تَعَالَى وَمَا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ يَقُولُ بِغَيْرِ قِتَالٍ فَأَعْطَى النَّبِيُّ ﷺ أَكْثَرَهَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَقَسَمَهَا بَيْنَهُمْ وَقَسَمَ مِنْهَا لِرَجُلَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَا ذَوِي حَاجَةٍ لَمْ يَقْسِمْ لِأَحَدٍ مِنَ الْأَنْصَارِ غَيْرِهِمَا وَبَقِيَ مِنْهَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ الَّتِي فِي أَيْدِي بَنِي فَاطِمَةَ رضی اللہ عنہا

عبدالرحمن بن کعب بن مالک نے حضور نبی مکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی سے روایت کیا ہے کہ کفار قریش نے ابن ابی اور ان لوگوں کی طرف لکھا جو اوس و خزرج میں سے اس کے ساتھ بتوں کی پرستش کرتے تھے اور ان دنوں رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ میں تھے، اور یہ غزوۂ بدر سے پہلے کی بات ہے کہ تم نے ہمارے صاحب (یعنی رسول اللہ ﷺ) کو پناہ دی ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ رہے ہیں کہ ضرور بہ ضرور تم ان کے ساتھ قتال کرو گے یا انہیں وہاں سے نکال دو گے یا پھر ہم اپنی پوری جمعیت اور قوت کے ساتھ تم پر حملہ آور ہوں گے یہاں تک کہ ہم تمہارے جنگجوؤں کو قتل کر دیں گے اور تمہاری عورتوں کو اپنے لیے مباح سمجھیں گے۔ جب یہ خط عبداللہ بن ابی اور ان لوگوں کے پاس پہنچا جو اس کے ساتھ بتوں کی پرستش کرتے تھے تو وہ حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ جنگ لڑنے کے لیے جمع ہوئے۔ پس جب یہ خبر حضور نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ ان سے ملے اور فرمایا: تحقیق تمہیں قریش کی جانب سے انتہائی شدید اور دھمکی آمیز وعید پہنچی ہے۔ (فرمایا) قریش اس طرح تمہیں اس سے زیادہ ضرر اور نقصان نہیں پہنچا سکتے جتنا کہ تم اپنے آپ کو ضرر اور نقصان پہنچانے کا ارادہ کر رہے ہو (یعنی اگر تم مسلمانوں کے ساتھ لڑو گے تو دونوں جانب قتل ہونے والوں میں تمہارے بھائی بیٹے وغیرہ شامل ہوں گے جب کہ

1۔ ایک نسخہ میں وکذا نہیں ہے۔

Marfat.com

قریش کے حملے کی صورت حال ایسی نہ ہوگی)۔ (فرمایا) تم اپنے بیٹوں اور بھائیوں کو قتل کرنے کا ارادہ کر رہے ہو۔ پس جب انہوں نے یہ بات حضور نبی کریم ﷺ سے سنی تو وہ بکھر گئے۔ پس جب یہ خبر کفار قریش تک پہنچی تو انہوں نے غزوہ بدر کے بعد یہود کی طرف لکھا: بلاشبہ تم ساز وسامان، ہتھیار اور قلعے رکھتے ہو اور اب یا تو تم ہمارے صاحب کے ساتھ جنگ لڑو گے یا پھر ہم اس اس طرح کریں گے اور ہمارے اور تمہاری عورتوں کے پازیبوں کے درمیان کوئی شے حائل نہ ہوگی (خدم کا معنی بیان کرتے ہوئے فرمایا: اس سے مراد پازیب ہیں)۔ پس جب ان کے خط کی خبر حضور نبی مکرم ﷺ تک پہنچی تو بنونضیر معاہدہ توڑنے اور دھوکہ دہی کے لیے جمع ہوئے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف پیغام بھیجا۔ آپ ہماری طرف اپنے اصحاب میں سے تیس آدمی ساتھ لے کر آیئے اور ہماری طرف سے بھی تیس علماء نکلیں گے۔ یہاں تک کہ ہم درمیان میں کسی جگہ پر ملاقات کریں گے۔ پس وہ علماء آپ سے گفتگو سنیں گے۔ اگر انہوں نے آپ کی تصدیق کردی اور وہ آپ کے ساتھ ایمان لے آئے تو پھر ہم بھی آپ کے ساتھ ایمان لے آئیں گے۔ پس آپ ﷺ نے ان کے پیغام کی خبر اپنے صحابہ کرام میں بیان فرمائی۔ سو جب دوسرے دن صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ لشکر لے کر ان کی طرف روانہ ہوئے اور ان کا محاصرہ کرلیا۔ آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: قسم بخدا! تم میرے نزدیک امن وحفاظت میں نہیں رہ سکتے مگر اس عہد پر کاربند رہتے ہوئے جو تم مجھ سے کرو گے۔ لیکن انہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ کوئی معاہدہ کرنے سے انکار کردیا تو آپ ﷺ نے اس دن ان سے قتال کیا۔ پھر آپ ﷺ دوسرے دن لشکر لے کر بنی قریظہ کی طرف چلے اور بنی نضیر کو چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے انہیں معاہدہ کی دعوت دی تو انہوں نے آپ سے معاہدہ کرلیا۔ نتیجۃً آپ ان سے واپس آگئے اور لشکر لے کر بنی نضیر کی طرف گئے اور ان سے جنگ لڑی۔ یہاں تک کہ وہ جلاوطن ہونے کی شرط پر قلعوں سے نیچے اتر آئے۔ پس بنونضیر جلاوطن ہوگئے اور وہ اپنے ساز وسامان، اپنے گھروں کے دروازوں اور ان کی لکڑیوں وغیرہ میں سے اتنا اٹھا کر لے گئے جو اونٹ اٹھا سکتے تھے اور بنی نضیر کے نخلستان رسول اللہ ﷺ کے لیے مختص تھے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آپ کو عطا فرمائے تھے اور آپ ہی کے لیے مختص کیے تھے۔ اور ارشاد فرمایا: (ترجمہ) ''اور وہ مال جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول مکرم ﷺ پر ان کی جانب سے پلٹا دیا اور تم نے ان پر گھوڑے دوڑائے اور نہ ہی اونٹ''۔ وہ فرما رہے ہیں کہ اس نے وہ مال بغیر قتال کے عطا فرمایا۔ پس حضور نبی مکرم ﷺ نے اس مال میں سے اکثر مہاجرین کو عطا فرمایا اور اسے ان کے درمیان تقسیم کردیا اور انصار میں سے صرف دو آدمیوں کو اس سے حصہ دیا وہ دونوں بہت زیادہ حاجت مند تھے۔ ان دو کے سوا انصار میں سے کسی کو آپ ﷺ نے اس مال میں سے نہ دیا اور اس میں سے جو باقی بچا وہ رسول ﷺ کا وہ صدقہ تھا جو بنی فاطمہ کے قبضہ میں رہا۔

فائدہ: ما افاء اللہ الآیہ کی بحث پیچھے اموال فدک میں گزر چکی ہے کہ یہ آیت ان اموال کے بارے میں نازل ہوئی۔ اس کے بارے میں مفسرین نے ایک قول یہ لکھا ہے کہ یہ آیت اموال بنی نضیر، فدک وغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ پھر ایک اعتراض یہ ہے کہ یہ مال فی تو نہیں بلکہ مال غنیمت ہے کیونکہ اس میں محاصرہ بھی ہوا اور قتال بھی؟ تو اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ اونٹ پر سوار تھے اور بقیہ سارا لشکر پیدل تھا۔ لہٰذا یہ مختصری جنگ جنگ نہ ہونے کے حکم میں ہی تھی۔

Marfat.com

اس لیے اسے مال فئی شمار کیا گیا ہے نہ کہ مال غنیمت۔ واللہ اعلم بالصواب (بذل ص 333 ج 13)

2611۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ يَهُودَ النَّضِيرِ وَقُرَيْظَةَ حَارَبُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَجْلَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَنِي النَّضِيرِ وَأَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتَّى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَائَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا بَعْضَهُمْ لَحِقُوا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَّنَهُمْ وَأَسْلَمُوا وَأَجْلَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ بَنِي قَيْنُقَاعَ وَهُمْ قَوْمُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُودِيٍّ كَانَ بِالْمَدِينَةِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بنی نضیر اور قریظہ کے یہودیوں نے رسول اللہ ﷺ سے جنگ لڑی تو رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کو جلاوطن کر دیا اور بنی قریظہ کو برقرار رکھا اور ان پر احسان فرمایا۔ یہاں تک کہ اس کے بعد بنی قریظہ نے جنگ لڑی تو آپ ﷺ نے ان کے مردوں کو قتل کر دیا، ان کی عورتوں، ان کے بچوں اور ان کے مالوں کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیا سوائے ان بعض کے جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آ ملے اور آپ ﷺ نے انہیں امان دی اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا اور پھر رسول اللہ ﷺ نے مدینہ طیبہ کے جملہ یہودیوں بنی قینقاع اور یہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی قوم تھے، یہودی بنی حارثہ اور ہر وہ یہودی جو مدینہ طیبہ میں تھا سب کو جلاوطن کر دیا۔ (اس طرح مدینہ طیبہ کلی طور پر یہودیوں کی نجاست اور شر سے محفوظ و مامون ہو گیا)۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي حُكْمِ أَرْضِ خَيْبَرَ (سرزمین خیبر کے حکم کا بیان)

2612۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَحْسَبُهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَاتَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ فَغَلَبَ عَلَى الْأَرْضِ وَالنَّخْلِ وَأَلْجَأَهُمْ إِلَى قَصْرِهِمْ فَصَالَحُوهُ عَلَى أَنَّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ الصَّفْرَاءَ وَالْبَيْضَاءَ وَالْحَلْقَةَ وَلَهُمْ مَا حَمَلَتْ رِكَابُهُمْ عَلَى أَنْ لَا يَكْتُمُوا وَلَا يُغَيِّبُوا شَيْئًا فَإِنْ فَعَلُوا فَلَا ذِمَّةَ لَهُمْ وَلَا عَهْدَ فَغَيَّبُوا مَسْكًا لِحُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ وَقَدْ كَانَ قُتِلَ قَبْلَ خَيْبَرَ كَانَ احْتَمَلَهُ مَعَهُ يَوْمَ بَنِي النَّضِيرِ حِينَ أُجْلِيَتِ النَّضِيرُ فِيهِ حُلِيُّهُمْ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِسَعْيَةَ أَيْنَ مَسْكُ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ قَالَ أَذْهَبَتْهُ الْحُرُوبُ وَالنَّفَقَاتُ فَوَجَدُوا الْمَسْكَ فَقَتَلَ ابْنَ أَبِي الْحُقَيْقِ وَسَبَى نِسَائَهُمْ وَذَرَارِيَّهُمْ وَأَرَادَ أَنْ يُجْلِيَهُمْ فَقَالُوا يَا مُحَمَّدُ دَعْنَا نَعْمَلْ فِي هَذِهِ الْأَرْضِ وَلَنَا الشَّطْرُ مَا بَدَا لَكَ وَلَكُمُ الشَّطْرُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْطِي كُلَّ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ ثَمَانِينَ وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ وَعِشْرِينَ وَسْقًا مِنْ شَعِيرٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے اہل خیبر سے جنگ لڑی تو آپ ﷺ نے وہاں کے نخلستان اور زمین پر غلبہ پا لیا اور انہیں ان کے محلات میں محبوس کر دیا تو انہوں نے اس شرط پر آپ ﷺ سے صلح کی کہ سونا، چاندی اور ہتھیار رسول اللہ ﷺ کے لیے ہوں گے اور ان کے لیے دیگر وہ ساز و سامان ہوگا جو ان کے اونٹ اٹھا سکے۔ اس شرط پر کہ وہ کوئی شے نہ چھپائیں گے اور نہ ہی غائب کریں گے اور اگر انہوں نے ایسا کیا تو پھر ان کے لیے ذمہ ہے اور نہ ہی

Marfat.com

عہد (یعنی مسلمانوں نے جو ان کی ذمہ داری اٹھائی ہے وہ ختم ہو جائے گی اور معاہدہ بھی باقی نہ رہے گا)۔ چنانچہ انہوں نے حیی بن اخطب کی ایک تھیلی غائب کر دی۔ حالانکہ وہ خیبر کی جنگ سے پہلے قتل ہو چکا تھا اور اس نے اسے بنی نضیر کے محاصرے کے دن اٹھایا تھا جب کہ بنی نضیر جلاوطن کیے گئے اور اس میں ان کے زیورات تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے سعید کو فرمایا: حیی بن اخطب کی تھیلی کہاں ہے؟ انہوں نے کہا: جنگوں اور اخراجات نے اسے ختم کر دیا ہے۔ لیکن صحابہ کرام نے اس تھیلی کو پالیا پھر آپ ﷺ نے ابن ابی الحقیق کو قتل کر دیا اور ان کی عورتوں اور ان کی اولاد کو قیدی بنالیا۔ آپ ﷺ نے انہیں جلاوطن کرنے کا ارادہ فرمایا تو انہوں نے عرض کی: اے محمد! ﷺ آپ ہمیں چھوڑ دیجیے ہم اسی زمین میں کام کریں گے اور جو کچھ پیداوار کی صورت میں حاصل ہوگا وہ نصف ہمارے لیے ہوگا اور نصف تمہارے لیے ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج مطہرات میں سے ہر عورت کو اسی وسق کھجوریں اور بیس وسق جو عطا فرماتے تھے۔

2613۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ عَامَلَ يَهُودَ خَيْبَرَ عَلَى أَنَّا نُخْرِجُهُمْ إِذَا شِئْنَا فَمَنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَلْيَلْحَقْ بِهِ فَإِنِّي مُخْرِجٌ يَهُودَ فَأَخْرَجَهُمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے یہودیوں سے اس شرط پر معاملہ کیا تھا کہ جب ہم چاہیں گے انہیں نکال دیں گے۔ پس جب کسی کا (کسی یہودی کے پاس) کوئی مال ہو تو وہ اسے لے لے کیونکہ میں یہودیوں کو نکالنے والا ہوں اور پھر آپ نے انہیں وہاں سے نکال دیا۔

2614۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا افْتُتِحَتْ خَيْبَرُ سَأَلَتْ يَهُودُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يُقِرَّهُمْ عَلَى أَنْ يَعْمَلُوا عَلَى النِّصْفِ مِمَّا خَرَجَ مِنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أُقِرُّكُمْ فِيهَا عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا فَكَانُوا عَلَى ذَلِكَ وَكَانَ التَّمْرُ يُقْسَمُ عَلَى السُّهْمَانِ مِنْ نِصْفِ خَيْبَرَ وَيَأْخُذُ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْخُمُسَ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَطْعَمَ كُلَّ امْرَأَةٍ مِنْ أَزْوَاجِهِ مِنَ الْخُمُسِ مِائَةَ وَسْقٍ تَمْرًا وَعِشْرِينَ وَسْقًا شَعِيرًا فَلَمَّا أَرَادَ عُمَرُ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ أَرْسَلَ إِلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُنَّ مَنْ أَحَبَّ مِنْكُنَّ أَنْ أَقْسِمَ لَهَا نَخْلًا بِخَرْصِهَا مِائَةَ وَسْقٍ فَيَكُونَ لَهَا أَصْلُهَا وَأَرْضُهَا وَمَاؤُهَا وَمِنَ الزَّرْعِ مَزْرَعَةَ خَرْصِ عِشْرِينَ وَسْقًا فَعَلْنَا وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ نَعْزِلَ الَّذِي لَهَا فِي الْخُمُسِ كَمَا هُوَ فَعَلْنَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: جب خیبر فتح کر لیا گیا تو یہودیوں نے رسول اللہ ﷺ سے التجا کی کہ انہیں اس شرط پر اسی زمین پر برقرار رکھیں کہ وہاں سے جو پیداوار حاصل ہوگی اس کے نصف پر وہ کام کریں گے (یعنی نصف پیداوار ان کے لیے ہوگی اور نصف آپ ﷺ کے لیے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اس شرط پر برقرار رکھتا ہوں کہ جب تک ہم چاہیں گے۔ چنانچہ وہ اسی شرط پر وہاں رہنے لگے اور خیبر کی نصف پیداوار سے کھجوریں کئی حصوں میں تقسیم کی جاتی تھی اور رسول اللہ ﷺ خمس (پانچواں حصہ) لیتے تھے۔ اور آپ ﷺ اپنی ازواج مطہرات میں سے ہر زوجہ محترمہ کو خمس

Marfat.com

میں سے سو وسق کھجوریں اور بیس وسق جو عطا فرماتے تھے اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کو نکالنے کا ارادہ فرمایا تو آپ نے حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی جانب پیغام بھیجا کہ تم میں سے جو کوئی یہ پسند کرے کہ میں اس کے لیے کھجوروں کے درخت علیحدہ کر دوں جس سے اندازاً سو وسق کھجوریں حاصل ہوں تو اس کے لیے ان کی جڑیں، ان کی زمین اور ان کا پانی بھی ہو اور کھیتی میں سے اسے مختص کر دوں کہ اندازاً اس کی پیداوار بیس وسق ہو تو ہم یہ کر دیتے ہیں اور جو کوئی یہ پسند کرے کہ ہم اس کے لیے خمس میں سے اس کا حصہ الگ کریں جتنا بھی ہو (بغیر زمین اور پانی کے) تو ہم وہ کر دیتے ہیں۔

2615۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ أَنَّ إِسْمَعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم غَزَا خَيْبَرَ فَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً فَجُمِعَ السَّبْيُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی جنگ لڑی اور ہم نے اس پر بزور شمشیر غلبہ پایا اور قیدی جمع کیے گئے۔

2616۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنِي سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَيْبَرَ نِصْفَيْنِ نِصْفًا لِنَوَائِبِهِ وَحَاجَتِهِ وَنِصْفًا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ قَسَمَهَا بَيْنَهُمْ عَلَى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ يَحْيَى بْنَ آدَمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي شِهَابٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالُوا فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ فَكَانَ النِّصْفُ سِهَامَ الْمُسْلِمِينَ وَسَهْمَ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَعَزَلَ النِّصْفَ لِلْمُسْلِمِينَ لِمَا يَنُوبُهُ مِنَ الْأُمُورِ وَالنَّوَائِبِ

حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو دو نصف حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ ایک نصف اپنی حاجات وضروریات کے لیے تھا اور ایک نصف عام مسلمانوں کے لیے تھا اور پھر آپ نے اس نصف کو ان کے درمیان اٹھارہ حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔

بشیر بن یسار سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی ایک جماعت سے سنا ہے: انہوں نے بیان کیا اور پھر یہ حدیث بیان کی۔ فرمایا: پس اس ایک نصف میں مسلمانوں کے حصص بھی تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ بھی تھا اور آپ ایک نصف مسلمانوں کے ایسے کاموں کے لیے علیحدہ رکھتے جو انہیں حوادث اور دیگر امور میں سے پیش آتے تھے۔

2617۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ عَنْ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا ظَهَرَ عَلَى خَيْبَرَ قَسَمَهَا عَلَى سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ سَهْمًا جَمَعَ كُلُّ سَهْمٍ مِائَةَ سَهْمٍ فَكَانَ لِرَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلِلْمُسْلِمِينَ النِّصْفُ مِنْ ذَلِكَ وَعَزَلَ النِّصْفَ الْبَاقِيَ لِمَنْ نَزَلَ بِهِ مِنَ الْوُفُودِ وَالْأُمُورِ وَنَوَائِبِ النَّاسِ

Marfat.com

بشیر بن یسار جو کہ انصار کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ حضور نبی مکرم علیہ السلام کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ السلام نے جب خیبر پر غلبہ حاصل کیا تو اسے چھتیس حصوں پر تقسیم کر دیا اور ہر حصہ سو حصوں پر مشتمل تھا۔ پس اس میں سے نصف رسول اللہ علیہ السلام نے ان کے لیے علیحدہ کر دیا، جو وفود آتے اور دیگر امور اور لوگوں کی حاجات وضروریات کو پورا کرنے کے لیے (اسے خرچ کیا جاتا تھا)۔

2618۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَى نَبِيِّهِ ﷺ خَيْبَرَ قَسَمَهَا عَلَى سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ سَهْمًا جَمَعَ كُلُّ سَهْمٍ مِائَةَ سَهْمٍ فَعَزَلَ نِصْفَهَا لِنَوَائِبِهِ وَمَا يَنْزِلُ بِهِ الْوَطِيحَةَ وَالْكُتَيْبَةَ وَمَا أُحِيزَ مَعَهُمَا وَعَزَلَ النِّصْفَ الْآخَرَ فَقَسَمَهُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ الشِّقَّ وَالنَّطَاةَ وَمَا أُحِيزَ مَعَهُمَا وَكَانَ سَهْمُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِيمَا أُحِيزَ مَعَهُمَا

بشیر بن یسار نے بیان کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم علیہ السلام کو خیبر کا مال عطا فرمایا تو آپ علیہ السلام نے اسے چھتیس حصوں میں تقسیم کیا اور ہر حصہ سو حصوں کو شامل تھا۔ پس آپ علیہ السلام نے اس کا نصف اپنی حاجات وضروریات کے لیے علیحدہ کر دیا اور ان (وفود وغیرہ) کے لیے جو آپ کے پاس آتے رہتے اور یہ مال وطیحہ اور کتیبہ (خیبر کی دو بستیوں کے نام ہیں) اور جو کچھ ان دونوں کے نواح میں تھا اس سے حاصل ہوتا۔ اور دوسرا نصف علیحدہ کیا اور اسے مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔ اور یہ شق اور نطاۃ (یہ بھی دو بستوں کے نام ہیں) اور جو کچھ ان دونوں کے ساتھ متعلق تھا اس سے حاصل ہوتا تھا اور رسول اللہ علیہ السلام کا حصہ ان دونوں کے توابع اور متعلقات سے حاصل کیا جاتا تھا۔

2619۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ خَيْبَرَ قَسَمَهَا سِتَّةً وَثَلَاثِينَ سَهْمًا جَمْعٌ فَعَزَلَ لِلْمُسْلِمِينَ الشَّطْرَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا يَجْمَعُ كُلُّ سَهْمٍ مِائَةً النَّبِيُّ ﷺ مَعَهُمْ لَهُ سَهْمٌ كَسَهْمِ أَحَدِهِمْ وَعَزَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا وَهُوَ الشَّطْرُ لِنَوَائِبِهِ وَمَا يَنْزِلُ بِهِ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ فَكَانَ ذَلِكَ الْوَطِيحَ وَالْكُتَيْبَةَ وَالسَّلَالِمَ وَتَوَابِعَهَا فَلَمَّا صَارَتِ الْأَمْوَالُ بِيَدِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْمُسْلِمِينَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ عُمَّالٌ يَكْفُونَهُمْ عَمَلَهَا فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ الْيَهُودَ فَعَامَلَهُمْ

بشیر بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ نے خیبر کا مال عطا فرمایا تو آپ علیہ السلام نے اسے چھتیس حصوں میں تقسیم فرمایا اور مسلمانوں کے لیے نصف یعنی اٹھارہ حصے علیحدہ کر دیے۔ (ان میں سے) ہر حصہ سو حصوں کو شامل تھا اور حضور نبی کریم علیہ السلام بھی ان کے ساتھ تھے۔ آپ علیہ السلام کے لیے بھی ان میں سے ہر ایک حصہ کی طرح ایک حصہ تھا اور رسول اللہ علیہ السلام نے اٹھارہ حصے علیحدہ کر دیے اور یہ ایک نصف تھا اپنی حاجات وضروریات کے لیے اور ان کے لیے جو مسلمانوں کے امور میں سے پیش آتے رہتے تھے اور یہ وطیح، کتیبہ، سلالم اور ان کے متعلقات سے حاصل ہوتا تھا۔ جب اموال حضور نبی مکرم علیہ السلام اور مسلمانوں کے قبضے میں ہو گئے تو ان کے پاس ایسے کام کرنے والے نہ تھے جو ان پر کام کرنے

Marfat.com

کے لیے کافی ہوتے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے یہود کو بلایا اور ان کے ساتھ (نصف پیداوار کی شرط پر) معاملہ کر لیا۔

2620۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَمِّعِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَعْقُوبَ بْنَ مُجَمِّعٍ يَذْكُرُ لِي عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَمِّهِ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ أَحَدَ الْقُرَّاءِ الَّذِينَ قَرَءُوا الْقُرْآنَ قَالَ قُسِمَتْ خَيْبَرُ عَلَى أَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا وَكَانَ الْجَيْشُ أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ فِيهِمْ ثَلَاثُ مِائَةِ فَارِسٍ فَأَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ وَأَعْطَى الرَّاجِلَ سَهْمًا

مجمع بن جاریہ انصاری سے روایت ہے اور یہ ان قراء میں سے ایک ہیں جنہوں نے قرآن کریم کی قراءت کی۔ انہوں نے بیان کیا، اموال خیبر کو حدیبیہ کے شرکاء پر تقسیم کیا گیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اسے اٹھارہ حصوں میں تقسیم کیا اور لشکر کی تعداد پندرہ سو تھی۔ ان میں تین سو گھوڑ سوار تھے۔ آپ نے ہر شہسوار کو دو حصے دیے اور پیادہ کو ایک حصہ عطا فرمایا (اور ان کی تعداد بارہ سو تھی)۔

2621۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَبَعْضِ وَلَدِ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ قَالُوا بَقِيَتْ بَقِيَّةٌ مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ تَحَصَّنُوا فَسَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَحْقِنَ دِمَاءَهُمْ وَيُسَيِّرَهُمْ فَفَعَلَ فَسَمِعَ بِذَلِكَ أَهْلُ فَدَكَ فَنَزَلُوا عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَاصَّةً لِأَنَّهُ لَمْ يُوجَفْ عَلَيْهَا بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ

زہری، عبداللہ بن ابی بکر اور محمد بن مسلمہ کے بچوں میں سے کسی سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ خیبر کے باسیوں میں سے کچھ باقی رہ گئے اور قلعہ بند ہو گئے۔ تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ ان کے خون محفوظ قرار دیں (یعنی انہیں قتل نہ کریں) اور انہیں (اپنے گھروں سے) نکال دیں (جلاوطن کر دیں) تو آپ ﷺ نے ایسا کر ڈالا۔ پس جب اس کے بارے میں فدک کے رہنے والوں نے سنا تو وہ بھی انہیں شرائط پر اپنے قلعوں سے نیچے اتر آئے۔ اس لیے فدک رسول اللہ ﷺ کے لیے خاص تھا، کیونکہ اس پر نہ گھوڑے دوڑائے گئے اور نہ اونٹ۔

2622۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جُوَيْرِيَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ افْتَتَحَ بَعْضَ خَيْبَرَ عَنْوَةً قَالَ أَبُو دَاوُد وَقُرِئَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ وَأَنَا شَاهِدٌ أَخْبَرَكُمُ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ خَيْبَرَ كَانَ بَعْضُهَا عَنْوَةً وَبَعْضُهَا صُلْحًا وَالْكَتِيبَةُ أَكْثَرُهَا عَنْوَةً وَفِيهَا صُلْحٌ قُلْتُ لِمَالِكٍ وَمَا الْكَتِيبَةُ قَالَ أَرْضُ خَيْبَرَ وَهِيَ أَرْبَعُونَ أَلْفَ عَذْقٍ

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کا کچھ حصہ بزور شمشیر فتح کیا۔ ابو داود نے کہا ہے: حارث بن مسکین پر (حدیث) پڑھی گئی اور میں حاضر تھا۔ تمہیں ابن وہب نے بتایا کہ مجھے مالک نے ابن شہاب سے خبر دی کہ خیبر کا کچھ حصہ بزور شمشیر اور کچھ حصہ صلح کے ساتھ فتح ہوا۔ کتیبہ کا اکثر حصہ بزور شمشیر فتح کیا گیا اور کچھ حصہ صلح کے ساتھ۔ میں نے مالک سے پوچھا: کتیبہ کیا ہے؟ تو اس نے بتایا کہ یہ خیبر کی زمین ہے اور اس میں چالیس ہزار کھجور کے

Marfat.com

درخت ہیں۔

2623۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ افْتَتَحَ خَيْبَرَ عَنْوَةً بَعْدَ الْقِتَالِ وَنَزَلَ مَنْ نَزَلَ مِنْ أَهْلِهَا عَلَى الْجَلَاءِ بَعْدَ الْقِتَالِ

ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کو لڑائی کے بعد قوت سے فتح کیا تھا اور اس کے باسیوں میں سے جلاوطنی کی شرط پر جو اترے تھے وہ بھی جنگ کے بعد ہی اترے تھے (یعنی سارا خیبر قوت وطاقت سے ہی فتح ہوا)۔

2624۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ خَمَّسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْبَرَ ثُمَّ قَسَمَ سَائِرَهَا عَلَى مَنْ شَهِدَهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا مِنْ أَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ

ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر سے حاصل ہونے والے اموال کا خمس نکالا اور پھر تمام کا تمام حدیبیہ کے شرکاء میں سے جو وہاں حاضر تھے اور جو وہاں سے غائب تھے ان پر تقسیم کر دیا۔

2625۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ لَوْلَا آخِرُ الْمُسْلِمِينَ مَا فُتِحَتْ قَرْيَةٌ إِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْبَرَ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: اگر بعد میں آنے والے مسلمانوں (کے فقر وافلاس) کا احساس نہ ہوتا تو جو شہر بھی فتح کیا جاتا میں اسے اسی طرح تقسیم کر دیتا جیسے رسول اللہ ﷺ نے خیبر کو تقسیم کیا تھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي خَبَرِ مَكَّةَ (مکہ مکرمہ کی فتح کا بیان)

2626۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ جَاءَهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بِأَبِي سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ فَأَسْلَمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ يُحِبُّ هَذَا الْفَخْرَ فَلَوْ جَعَلْتَ لَهُ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَغْلَقَ عَلَيْهِ[1] بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے سال حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ ابوسفیان بن حرب کو ساتھ لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور اس نے مر الظہران (مکہ مکرمہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے) کے مقام پر اسلام قبول کیا تھا۔ تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بے شک ابوسفیان ایسا آدمی ہے جو فخر و مباہات کو پسند کرتا ہے۔ پس اگر آپ اس کے لیے کوئی شے کر دیں (جو باعث فخر ہو تو مناسب ہوگا)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں جو آدمی ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو گیا تو اسے امان ہے اور جس نے اپنے اوپر دروازہ بند کر لیا تو وہ بھی امن میں ہوگا۔

2627۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ

1۔ ایک نسخہ میں عَلَيْهِ نہیں ہے۔

Marfat.com

عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ بَعْضِ أَهْلِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَرَّ الظَّهْرَانِ قَالَ الْعَبَّاسُ قُلْتُ وَاللهِ لَئِنْ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَكَّةَ عَنْوَةً قَبْلَ أَنْ يَأْتُوهُ فَيَسْتَأْمِنُوهُ إِنَّهُ لَهَلَاكُ قُرَيْشٍ فَجَلَسْتُ عَلَى بَغْلَةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقُلْتُ لَعَلِّي أَجِدُ ذَا حَاجَةٍ يَأْتِي أَهْلَ مَكَّةَ فَيُخْبِرُهُمْ بِمَكَانِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم لِيَخْرُجُوا إِلَيْهِ فَيَسْتَأْمِنُوهُ فَإِنِّي لَأَسِيرُ إِذْ سَمِعْتُ كَلَامَ أَبِي سُفْيَانَ وَبُدَيْلِ بْنِ وَرْقَاءَ فَقُلْتُ يَا أَبَا حَنْظَلَةَ فَعَرَفَ صَوْتِي فَقَالَ أَبُو الْفَضْلِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا لَكَ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي قُلْتُ هَذَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَالنَّاسُ قَالَ فَمَا الْحِيلَةُ قَالَ فَرَكِبَ خَلْفِي وَرَجَعَ صَاحِبُهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَوْتُ بِهِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَأَسْلَمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ يُحِبُّ هَذَا الْفَخْرَ فَاجْعَلْ لَهُ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَغْلَقَ عَلَيْهِ دَارَهُ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَهُوَ آمِنٌ قَالَ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ إِلَى دُورِهِمْ وَإِلَى الْمَسْجِدِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ جب رسول اللہ علیہ مرالظہر ان کے مقام پر اترے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم بخدا! اگر رسول اللہ علیہ مکہ مکرمہ میں قوت وطاقت کے ساتھ داخل ہوئے، اہل مکہ کے آپ علیہ کے پاس آنے اور آپ علیہ سے امان طلب کرنے سے پہلے تو یقینا قریش ہلاک ہو جائیں گے۔ چنانچہ میں رسول اللہ علیہ کی سواری پر بیٹھا اور میں نے خیال یہ کیا شاید میں کسی کام والے آدمی کو اہل مکہ کی طرف جاتے پالوں، تو وہ انہیں رسول اللہ علیہ کی اس جگہ اور مقام کے بارے میں بتادے (جہاں آپ علیہ لشکر سمیت اترے ہوئے ہیں) تاکہ وہ آپ علیہ کی طرف نکلیں اور آپ علیہ سے امان طلب کرلیں۔ پس میں اسی خیال سے چلتا رہا کہ اچانک میں نے ابوسفیان اور بدیل بن ورقاء کی گفتگو سنی۔ تو میں نے کہا: اے ابوحنظلہ! (یہ ابوسفیان کی کنیت ہے)۔ اس نے میری آواز پہچان لی اور کہا: (کیا تم) ابوالفضل ہو؟ (یہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) میں نے کہا: ہاں۔ اس نے پوچھا: تمہیں کیا ہے میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں؟ تو میں نے کہا: یہ رسول اللہ علیہ ہیں اور آپ کے ساتھ لوگوں (کا جم غفیر ہے)۔ تو اس نے کہا: اب کیا حیلہ ہوسکتا ہے؟ آپ نے بیان فرمایا: پس وہ میرے پیچھے سوار ہو گیا اور اس کا ساتھی (بدیل بن ورقاء) واپس چلا گیا۔ پس جب صبح ہوئی تو میں اسے لے کر رسول اللہ علیہ کے پاس حاضر ہو گیا اور اس نے اسلام قبول کرلیا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! علیہ بے شک ابوسفیان ایسا آدمی ہے جو فخر و مباہات کو پسند کرتا ہے۔ پس آپ اس کے لیے کوئی قابل فخر شے کردیں۔ تو آپ علیہ نے فرمایا: ہاں جو ابوسفیان کے گھر داخل ہو گیا تو وہ امن پانے والا ہے اور جس نے اپنے اوپر اپنے گھر کا دروازہ بند کرلیا تو اسے بھی امان ہے اور جو مسجد میں داخل ہو گیا تو وہ بھی امن پا گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگ اپنے گھروں کی طرف اور مسجد کی طرف بکھر کر چلے گئے (اور چھپ گئے)۔

2628۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْكَرِيمِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَقِيلِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا هَلْ غَنِمُوا يَوْمَ الْفَتْحِ شَيْئًا قَالَ لَا

حضرت وہب بن منبہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا مسلمانوں کو فتح مکہ کے دن مال غنیمت کے طور پر کوئی شے ملی تھی؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔

Marfat.com

2629۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ سَرَّحَ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَأَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَخَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ عَلَى الْخَيْلِ وَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ اهْتِفْ بِالْأَنْصَارِ قَالَ اسْلُكُوا هَذَا الطَّرِيقَ فَلَا يُشْرِفَنَّ لَكُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَنَمْتُمُوهُ فَنَادَى مُنَادٍ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ دَخَلَ دَارًا فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ آمِنٌ وَعَمَدَ صَنَادِيدُ قُرَيْشٍ فَدَخَلُوا الْكَعْبَةَ فَغَصَّ بِهِمْ وَطَافَ النَّبِيُّ ﷺ وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ ثُمَّ أَخَذَ بِجَنْبَتَيِ الْبَابِ فَخَرَجُوا فَبَايَعُوا النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْإِسْلَامِ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ سَأَلَهُ رَجُلٌ قَالَ مَكَّةُ عَنْوَةً هِيَ قَالَ إِيشْ يَضُرُّكَ مَا كَانَتْ قَالَ فَصُلْحٌ قَالَ لَا[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے حضرت زبیر بن عوام، حضرت ابوعبیدہ بن جراح اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہم کو گھوڑوں پر بھیج دیا اور فرمایا: اے ابو ہریرہ! تم انصار کو بلاؤ۔ (جب وہ آچکے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس راستے سے چلو اور جو کوئی تمہاری جانب (قریش کی جانب سے آگے نکل کر راہ روکنے کے لیے) سامنے آئے تو اسے قتل کردو۔ پس اتنے میں ایک ندا دینے والے نے ندا دی۔ آج کے بعد قریش (کی وہ طاقت اور رعب ودبدبہ باقی نہیں) رہے گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو گھر میں داخل ہو جائے تو وہ امن میں ہے اور جو ہتھیار پھینک دے گا تو اسے امان ہے۔ سرداران قریش کعبہ معظمہ میں داخل ہو گئے اور وہ ان سے بھر گیا۔ حضور ﷺ نے طواف کیا، مقام ابراہیم کے پاس نماز ادا فرمائی۔ پھر کعبہ معظمہ کے دروازہ کی چوکھٹ کی دونوں طرفوں کو پکڑا تو وہ سب باہر نکل آئے اور حضور رحمت عالم ﷺ کی اسلام پر بیعت کرلی۔

ابوداود نے کہا ہے: میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا۔ ان سے کسی آدمی نے پوچھا: مکہ بزور قوت فتح ہوا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: اس طرح ہونے میں کون سی شے تیرے لیے نقصان دہ ہے۔ اس نے کہا: وہ تو صلح کے ساتھ فتح ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي خَبَرِ الطَّائِفِ (فتح طائف کا بیان)

2630۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْكَرِيمِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ عَقِيلِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ شَأْنِ ثَقِيفٍ إِذْ بَايَعَتْ قَالَ اشْتَرَطَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنْ لَا صَدَقَةَ عَلَيْهَا وَلَا جِهَادَ وَأَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ يَقُولُ سَيَتَصَدَّقُونَ وَيُجَاهِدُونَ إِذَا أَسْلَمُوا

حضرت وہب نے بیان کیا کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بنو ثقیف کی حالت کے بارے میں پوچھا جب انہوں نے بیعت کی۔ تو انہوں نے بیان کیا کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ پر یہ شرط عائد کی تھی کہ ان پر نہ صدقہ (زکوٰۃ و عشر) ہوگا اور نہ ہی جہاد لازم ہوگا۔ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد حضور نبی مکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ وہ

1۔ قال ابوداود تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

Marfat.com

عنقریب صدقہ بھی دیں گے اور جہاد بھی کریں گے جب وہ مشرف باسلام ہو گئے۔

فائدہ: آپ ﷺ نے انہیں یہ رخصت اس بنا پر دی تھی کہ زکوٰۃ کی فرضیت کے لیے صاحب نصاب ہونا اور وجوب ادا کے لیے سال کا گزرنا شرط ہے، لہٰذا بالفور ان پر اس کی ادائیگی واجب نہیں اور جہاد بھی فرض کفایہ ہے اور فرض عین تب بنتا ہے جب دشمن سر پر چڑھ آئے اور امام وقت جہاد عام کا اعلان کرے۔ ابھی ان کے لیے ایسی صورت بھی نہیں، لہٰذا اس رخصت کے پیش نظر آپ نے یہ شرائط قبول فرمالیں۔

2631۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ مَنْجُوفٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّ وَفْدَ ثَقِيفٍ لَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْزَلَهُمُ الْمَسْجِدَ لِيَكُونَ أَرَقَّ لِقُلُوبِهِمْ فَاشْتَرَطُوا عَلَيْهِ أَنْ لَا يُحْشَرُوا وَلَا يُعْشَرُوا وَلَا يُجَبُّوا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَكُمْ أَنْ لَا تُحْشَرُوا وَلَا تُعْشَرُوا وَلَا خَيْرَ فِي دِينٍ لَيْسَ فِيهِ رُكُوعٌ

عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہ جب بنی ثقیف کا وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے انہیں مسجد میں اتارا تا کہ آپ ﷺ ان کے دلوں کو نرم کریں۔ انہوں نے آپ پر یہ شرائط عائد نہیں کیں کہ انہیں جہاد کے لیے نہ بلایا جائے اور نہ انہیں عشر وزکوٰۃ دینے کے لیے کہا جائے اور نہ انہیں نماز پڑھنے کو کہا جائے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے لیے یہ رخصت تو ہے کہ تمہیں جہاد کے لیے نہ بلایا جائے اور نہ تم سے عشر وزکوٰۃ لیے جائیں لیکن اس دین میں کوئی خیر اور بھلائی نہیں ہے جس میں نماز نہ ہو۔ (چونکہ نماز ہر روز دن رات میں پانچ وقت فرض ہے اس لیے آقائے دو جہاں ﷺ نے انہیں اس میں کوئی رخصت نہ دی اور ان کی یہ شرط قبول نہ فرمائی)۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي حُكْمِ أَرْضِ الْيَمَنِ (سرزمین یمن کے حکم کا بیان)

2632۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَهْرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ لِي هَمْدَانُ هَلْ أَنْتَ آتٍ هَذَا الرَّجُلَ وَمُرْتَادٌ لَنَا فَإِنْ رَضِيتَ لَنَا شَيْئًا قَبِلْنَاهُ وَإِنْ كَرِهْتَ شَيْئًا كَرِهْنَاهُ قُلْتُ نَعَمْ فَجِئْتُ حَتَّى قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَضِيتُ أَمْرَهُ وَأَسْلَمَ قَوْمِي وَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذَا الْكِتَابَ إِلَى عُمَيْرٍ ذِي مَرَّانٍ قَالَ وَبَعَثَ مَالِكَ بْنَ مِرَارَةَ الرَّهَاوِيَّ إِلَى الْيَمَنِ جَمِيعًا فَأَسْلَمَ عَكٌّ ذُو خَيْوَانَ قَالَ فَقِيلَ لِعَكٍّ انْطَلِقْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَخُذْ مِنْهُ الْأَمَانَ عَلَى قَرْيَتِكَ وَمَالِكَ فَقَدِمَ وَكَتَبَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ لِعَكٍّ ذِي خَيْوَانَ إِنْ كَانَ صَادِقًا فِي أَرْضِهِ وَمَالِهِ وَرَقِيقِهِ فَلَهُ الْأَمَانُ وَذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ وَكَتَبَ خَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ

حضرت عامر بن شہر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اعلان نبوت فرمایا اور اسے عام کیا۔ تو (میرے قبیلہ) ہمدان نے مجھے کہا: کیا تم اس آدمی (یعنی رسول اللہ ﷺ) کے پاس آتے ہو اور ہمارے لیے خیر و بھلائی کی بات کرتے ہو۔ پس اگر تم ہمارے لیے کسی شے پر راضی ہو گئے تو ہم اسے قبول کر لیں گے اور اگر تم نے کسی شے کو ناپسند کیا تو ہم بھی اسے

Marfat.com

ناپسند کریں گے۔ تو میں نے کہا: ہاں پس میں آیا۔ یہاں تک کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آگیا اور میں آپ کی دعوت پر راضی ہو گیا اور میری قوم (ہمدان) نے اسلام قبول کر لیا اور رسول اللہ ﷺ نے یہ خط عمیر ذی مران کی طرف لکھ کر بھیجا۔ عامر بن شہر نے کہا اور آپ ﷺ نے مالک بن مرارہ الرہاوی کو سارے یمن کی طرف (داعی بنا کر) بھیجا۔ پس عک ذوخیوان نے اسلام قبول کیا اور عک کو کہا گیا: تم رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ اور آپ ﷺ سے اپنے گاؤں اور اپنے مال کے بارے میں امان لے لو۔ پس وہ حاضر خدمت ہوئے اور رسول اللہ ﷺ نے انہیں لکھ دیا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم، یہ محمد رسول اللہ ﷺ کی جانب سے عک ذی خیوان کے لیے ہے۔ اگر یہ اپنی زمین، اپنے مال اور اپنے غلاموں کے بارے میں سچا ہے تو اس کے لیے امان ہے اور یہ اللہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ ﷺ کے ذمہ پر ہے۔ یہ خط خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے لکھا تھا۔

فائدہ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (یہ خط) محمد رسول اللہ ﷺ کی جانب سے عمر ذی مران اور ہمدان میں سے اسلام قبول کرنے والوں کی طرف ہے۔ اما بعد! تم پر سلام ہو۔ میں تمہارے سامنے اس اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اما بعد! جب ہم ارض روم سے واپس آئے تو ہمیں تمہارے اسلام کی خبر پہنچی۔ پس تمہیں مبارک ہو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ہدایت عطا فرمائی ہے۔ الحدیث، کذافی الاصابہ (بذل المجہود ص 363 ج 13)

فائدہ: یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ یمن کی زمین عشری ہے کیونکہ اہل یمن اسلام لائے اور ان کی زمین ان کی ملکیت میں ہی رہی اور اس صورت میں عشر ہی لازم ہوتا ہے۔ (بذل ص 364 ج 13)

2633۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْقُرَشِيُّ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنَا فَرَجُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي عَمِّي ثَابِتُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعِيدٍ يَعْنِي ابْنَ أَبْيَضَ عَنْ جَدِّهِ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ أَنَّهُ كَلَّمَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي الصَّدَقَةِ حِينَ وَفَدَ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا أَخَا سَبَإٍ لَا بُدَّ مِنْ صَدَقَةٍ فَقَالَ إِنَّمَا زَرْعُنَا الْقُطْنُ يَا رَسُولَ اللهِ وَقَدْ تَبَدَّدَتْ سَبَأٌ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ بِمَأْرِبَ فَصَالَحَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ عَلَى سَبْعِينَ حُلَّةَ بَزٍّ[1] مِنْ قِيمَةِ وَفَاءِ بَزِّ الْمَعَافِرِ كُلَّ سَنَةٍ عَمَّنْ بَقِيَ مِنْ سَبَإٍ بِمَأْرِبَ فَلَمْ يَزَالُوا يُؤَدُّونَهَا حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَإِنَّ الْعُمَّالَ انْتَقَضُوا عَلَيْهِمْ بَعْدَ قَبْضِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِيمَا صَالَحَ أَبْيَضُ بْنُ حَمَّالٍ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي الْحُلَلِ السَّبْعِينَ فَرَدَّ ذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى مَا وَضَعَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى مَاتَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ انْتَقَضَ ذَلِكَ وَصَارَتْ عَلَى الصَّدَقَةِ

ابیض بن حمال سے روایت ہے کہ انہوں نے اس وقت رسول اللہ ﷺ سے صدقہ (کو ساقط کرنے) کے بارے میں گفتگو کی جب کہ وہ وفد بن کر آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے سبا کے بھائی! صدقہ (زکوٰۃ) تو ضروری ہے۔ پھر اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ہماری کھیتی (پیداوار) تو صرف روئی ہے اب اہل سبا متفرق ہو چکے ہیں ان میں سے تھوڑے سے لوگ مارب (اس سے مراد یمن میں ازد کے شہر ہیں) میں باقی رہ گئے ہیں۔ تو حضور نبی کریم

1۔ ایک نسخہ میں بزّ نہیں ہے۔

Marfat.com

ﷺ نے ان سے ہر سال کپڑے کے ستر حلے لینے پر صلح فرمائی۔ (حلہ سے مراد ایسی دو یمنی چادریں جو سرخ وسیاہ دھاری دار بنی ہوئی ہوں) جو قیمت میں معافر (ایک شہر ہے جہاں کپڑا عام اور مشہور تھا) کے کپڑے کے برابر ہوں، (یہ صلح ان لوگوں سے تھی) جو سبا کے مارب میں باقی موجود تھے۔ پس وہ مسلسل یہ ستر حلے دیتے رہے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا اور پھر رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد ان پر مقرر عمال نے اس معاہدے کو توڑ دیا، جس کے مطابق ابیض بن حمال نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ستر حلوں کی شرط پر صلح کی تھی۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسے اسی حالت پر لوٹا دیا جس پر رسول اللہ ﷺ نے اسے قائم کیا تھا (یعنی آپ بھی ان سے ستر حلے لیتے رہے) یہاں تک کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا۔ پھر جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا تو یہ معاہدہ ٹوٹ گیا اور یہ کپڑے صدقہ میں بدل گئے (یعنی ان سے بھی دوسروں کی طرح صدقہ ہی وصول کیا جانے لگا)۔

بَابٌ فِي إِخْرَاجِ الْيَهُودِ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ (جزیرہ عرب سے یہودیوں کو نکالنے کا بیان)

2634۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَوْصَى بِثَلَاثَةٍ فَقَالَ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مِمَّا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَ فَأُنْسِيتُهَا وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ سُلَيْمَانُ لَا أَدْرِي أَذَكَرَ سَعِيدٌ الثَّالِثَةَ فَنَسِيتُهَا أَوْ سَكَتَ عَنْهَا[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جزیرۂ عرب سے مشرکین کو نکال دو اور وفود کے ساتھ اسی طرح حسن سلوک سے پیش آؤ جیسے میں ان سے سلوک کرتا ہوں (یعنی میری طرح تم بھی انہیں عطیات دیتے رہو)۔ سعید بن جبیر نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تیسری چیز کے ذکر سے خاموش رہے، یا (انہوں نے تو ذکر کی اور) میں اسے بھول گیا۔ حمیدی نے سفیان سے روایت کیا ہے کہ سلمان نے کہا: میں نہیں جانتا۔ کیا سعید نے تیسری شے کا ذکر کیا اور میں اسے بھول گیا، یا وہ اس کے ذکر سے خاموش رہے (کہا گیا ہے کہ غالباً وہ تیسری شے لشکر اسامہ کی تیاری ہے)۔

فائدہ: بعض نے کہا ہے کہ جزیرۂ عرب سے مراد مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ ہے اور امام شافعی نے فرمایا کہ یہ حکم حجاز کے ساتھ خاص ہے۔ لہٰذا آپ کے نزدیک مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ اور یمامہ اور اس کا نواحی علاقہ اس میں شامل ہے۔ جب کہ احناف کا موقف یہ ہے کہ اس سے مراد پوری سرزمین عرب ہے۔ اس میں عیسائیوں اور یہودیوں کی کوئی عبادت گاہ نہ چھوڑی جائے گی اور نہ ہی کسی شہر یا گاؤں میں شراب وخنزیر کی خرید وفروخت ہوگی اور نہ ہی کسی مشرک کو سرزمین عرب میں اپنا مسکن بنانے اور اسے اپنا وطن بنانے کی اجازت دی جائے گی۔ یہ اس زمین کی فضیلت کے پیش نظر ہے۔ کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے، جزیرۂ عرب میں دو دین جمع نہیں ہو سکتے۔ (بذل ص388 ج13)

1۔ وقال الحمیدی تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

Marfat.com

2635۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ فَلَا أَتْرُكُ فِيهَا إِلَّا مُسْلِمًا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَعْنَاهُ وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں ضرور یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے نکال دوں گا اور میں اس میں مسلمانوں کے سوا کسی کو نہیں چھوڑوں گا۔ امام احمد بن حنبل، ابواحمد محمد بن عبداللہ اور سفیان نے ابی الزبیر عن جابر عن عمر رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: آگے اسی طرح حدیث بیان کی لیکن پہلی زیادہ مکمل ہے۔

2636۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ قَابُوسَ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَكُونُ قِبْلَتَانِ فِي بَلَدٍ وَاحِدٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: ایک شہر میں دو قبلے نہیں ہو سکتے۔

فائدہ: بذل میں ہے کہ یہ نفی بمعنی نہی ہے۔ یعنی یا تو مسلمانوں کو کافروں کی زمین پر اقامت اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے یا پھر حکام کو اس سے منع کیا گیا ہے کہ وہ کفار کی علامات کے اظہار کے لیے اہل ذمہ کو مسلمانوں کے ساتھ شہروں میں آباد کر دیں۔ یہ درست نہیں۔ (ص 271 ج 13)

2637۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَ قَالَ سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ جَزِيرَةُ الْعَرَبِ مَا بَيْنَ الْوَادِي إِلَى أَقْصَى الْيَمَنِ إِلَى تُخُومِ الْعِرَاقِ إِلَى الْبَحْرِ

حضرت سعید بن عبدالعزیز نے بیان کی ہے کہ جزیرۃ العرب وادی القریٰ سے انتہائے یمن تک ہے۔ (دوسری جانب) عراق کی حدود تک اور پھر سمندر تک۔

2638۔ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قُرِئَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ وَأَنَا شَاهِدٌ أَخْبَرَكَ أَشْهَبُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ قَالَ مَالِكٌ عُمَرُ أَجْلَى أَهْلَ نَجْرَانَ وَلَمْ يُجْلَوْا مِنْ تَيْمَاءَ لِأَنَّهَا لَيْسَتْ مِنْ بِلَادِ الْعَرَبِ فَأَمَّا الْوَادِي فَإِنِّي أَرَى أَنَّمَا لَمْ يُجْلَ مَنْ فِيهَا مِنَ الْيَهُودِ أَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْهَا مِنْ أَرْضِ الْعَرَبِ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ مَالِكٌ وَقَدْ أَجْلَى عُمَرُ رَحِمَهُ اللهُ يَهُودَ نَجْرَانَ وَفَدَكَ

حضرت مالک نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل نجران کو جلاوطن کیا۔ لیکن وہ (عیسائی) تیماء سے جلاوطن نہ کیے گئے۔ کیونکہ تیماء بلاد عرب میں سے نہیں ہے۔ رہی وادی القریٰ، تو میرا خیال یہ ہے کہ اس میں رہنے والے یہودیوں کو اس لیے جلاوطن نہیں کیا گیا کہ وہ اسے عرب کی زمین سے خیال نہ کرتے تھے۔

ابن سرح اور ابن وہب نے کہا ہے کہ حضرت مالک نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نجران اور فدک کے

Marfat.com

یہودیوں کو جلاوطن کر دیا۔

بَابٌ فِي إِيقَافِ أَرْضِ السَّوَادِ وَأَرْضِ الْعَنْوَةِ

سرزمین عراق اور قوت وطاقت سے حاصل کردہ زمین کو وقف کرنے کا بیان

2639- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَنَعَتِ الْعِرَاقُ قَفِيزَهَا وَدِرْهَمَهَا وَمَنَعَتِ الشَّامُ مُدْيَهَا وَدِينَارَهَا وَمَنَعَتْ مِصْرُ إِرْدَبَّهَا وَدِينَارَهَا ثُمَّ عُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ قَالَهَا زُهَيْرٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ شَهِدَ عَلَى ذَلِكَ لَحْمُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَدَمُهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب عراق اپنا قفیز اور اپنا درہم روک لے گا، شام اپنا مُد اور اپنا دینار روک لے گا اور مصر اپنا اردب اور اپنا دینار روک لے گا (یعنی ان تمام کے وسائل تمہارے قبضے میں آجانے کے بعد آخر زمانے میں پھر تمہارے ہاتھ سے نکل جائیں گے) اور تم اسی حالت کی طرف لوٹ آؤ گے جس پر تم ابتداء میں تھے۔ زہیر نے تین بار یہ کلمہ پڑھا۔ اس پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا گوشت اور خون شاہد ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں ایک اشارہ تو اس طرف ہے کہ یہ ممالک فتح ہوں گے اور مسلمانوں کے قبضہ میں آئیں گے۔ یہ حصہ تو آپ ﷺ کے ارشاد کے مطابق مکمل ہو چکا ہے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں یہ سب فتح ہوئے۔ اور دوسرا اشارہ اس طرف ہے کہ ان کے وسائل تمہارے ہاتھ سے چھن جائیں گے اور کافران پر قابض ہو جائیں گے۔ تو شاید حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کے مطابق اب حالات اسی جانب بڑھ رہے ہیں۔ (رب کریم امت مسلمہ کا خود حامی و ناصر ہو۔ آمین)۔

2640- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَيُّمَا قَرْيَةٍ أَتَيْتُمُوهَا وَأَقَمْتُمْ فِيهَا فَسَهْمُكُمْ فِيهَا وَأَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ خُمُسَهَا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس گاؤں یا شہر میں تم آئے اور اس میں اقامت اختیار کر لی تو اس میں فقط تمہارا حصہ ہوگا (بطور مال غنیمت وہ گاؤں تقسیم نہ ہوگا کیونکہ وہ بغیر جنگ کے ہاتھ آیا ہے، لہٰذا وہ مال فے ہے اور اس میں امام کو اختیار ہے کہ اس میں سے جو چاہے کسی کو دے دے) اور جس گاؤں کے باسیوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کی نافرمانی کی تو اس کا خمس اللہ تعالیٰ اور رسول مکرم ﷺ کے لیے ہے اور پھر وہ تمہارے لیے ہے (کیونکہ وہ قوت کے ساتھ حاصل کیا گیا ہے۔ لہٰذا وہ مال غنیمت ہے اور وہ تمام مجاہدین میں تقسیم ہوگا)۔

بَابٌ فِي أَخْذِ الْجِزْيَةِ (جزیہ لینے کا بیان)

2641- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

Marfat.com

إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى أُكَيْدِرِ دُومَةَ فَأُخِذَ فَأَتَوْهُ بِهِ فَحَقَنَ لَهُ دَمَهُ وَصَالَحَهُ عَلَى الْجِزْيَةِ

حضرت عثمان بن ابی سلیمان سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو غزوہ تبوک کے ایام میں دومۃ الجندل کے بادشاہ اکیدر کے طرف بھیجا اور وہ پکڑا گیا۔ پھر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور اس کے لشکری اسے ساتھ لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے اس کا خون محفوظ قرار دیا۔ (یعنی آپ نے اسے امان دے دی) اور پھر جزیہ پر اس سے صلح کر لی۔

2642۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مُعَاذٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ يَعْنِي مُحْتَلِمًا دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مِنَ الْمَعَافِرِيِّ ثِيَابٌ تَكُونُ بِالْيَمَنِ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے جب انہیں (والی اور قاضی بنا کر) یمن کی طرف بھیجا تو انہیں حکم ارشاد فرمایا کہ وہ ہر بالغ آدمی سے ایک دینار وصول کریں یا اس کی مثل معافری، یہ کپڑے ہیں جو یمن میں ہوتے ہیں۔

نفیلی، ابو معاویہ، اعمش نے ابراہیم سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

2643۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هَانِئٍ أَبُو نُعَيْمٍ النَّخَعِيُّ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ لَئِنْ بَقِيتُ لِنَصَارَى بَنِي تَغْلِبَ لَأَقْتُلَنَّ الْمُقَاتِلَةَ وَلَأَسْبِيَنَّ الذُّرِّيَّةَ فَإِنِّي كَتَبْتُ الْكِتَابَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى أَنْ لَا يُنَصِّرُوا أَبْنَاءَهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ بَلَغَنِي عَنْ أَحْمَدَ أَنَّهُ كَانَ يُنْكِرُ هٰذَا الْحَدِيثَ إِنْكَارًا شَدِيدًا[1]، قَالَ أَبُو عَلِيٍّ وَلَمْ يَقْرَأْهُ أَبُو دَاوُدَ فِي الْعَرْضَةِ الثَّانِيَةِ

زیاد بن حدیر نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں باقی رہا تو میں نصاریٰ بنی تغلب کے جنگجوؤں کو ضرور قتل کروں گا اور ان کی اولاد کو قیدی بنالوں گا کیونکہ ان کے درمیان اور حضور نبی کریم ﷺ کے درمیان ہونے والا معاہدہ میں نے لکھا تھا۔ وہ اس شرط پر تھا کہ وہ اپنے بیٹوں کی مدد نہیں کریں گے (اور اب انہوں نے ان کی مدد کی ہے)۔ ابوداود نے کہا ہے: یہ حدیث منکر ہے۔ مجھے احمد سے یہ خبر پہنچی ہے کہ وہ اس حدیث کا بہت سخت انکار کرتے تھے۔

ابو علی نے کہا ہے کہ ابوداود نے اس حدیث کو دوسری کتاب پیش کرتے وقت نہیں پڑھا۔

2644۔ حَدَّثَنَا مُصَرِّفُ بْنُ عَمْرٍو الْيَامِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ يَعْنِي ابْنَ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ

1۔ ایک نسخہ میں یہاں یہ عبارت مذکور ہے: وهو عند بعض الناس شبه المتروك وانكر واهذا الحديث على عبد الرحمن ابن هانئ۔

Marfat.com

إِسْمٰعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَالَحَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَهْلَ نَجْرَانَ عَلَى أَلْفَىْ حُلَّةٍ النِّصْفُ فِي صَفَرٍ وَالْبَقِيَّةُ[1] فِي رَجَبٍ يُؤَدُّونَهَا إِلَى الْمُسْلِمِينَ وَعَوَرِ ثَلَاثِينَ دِرْعًا وَثَلَاثِينَ فَرَسًا وَثَلَاثِينَ بَعِيرًا وَثَلَاثِينَ مِنْ كُلِّ صِنْفٍ مِنْ أَصْنَافِ السِّلَاحِ يَغْزُونَ بِهَا وَالْمُسْلِمُونَ ضَامِنُونَ لَهَا حَتَّى يَرُدُّوهَا عَلَيْهِمْ إِنْ كَانَ بِالْيَمَنِ كَيْدٌ أَوْ غَدْرَةٌ عَلَى أَنْ لَا تُهْدَمَ لَهُمْ بِيعَةٌ وَلَا يُخْرَجَ لَهُمْ قَسٌّ وَلَا يُفْتَنُوا عَنْ دِينِهِمْ مَا لَمْ يُحْدِثُوا حَدَثًا أَوْ يَأْكُلُوا الرِّبَا قَالَ إِسْمٰعِيلُ فَقَدْ أَكَلُوا الرِّبَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ إِذَا نَقَضُوا بَعْضَ مَا اشْتُرِطَ عَلَيْهِمْ فَقَدْ أَحْدَثُوا[2]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل نجران سے دو ہزار حلوں پر صلح کی۔ (اس طرح) کہ وہ نصف (ایک ہزار) صفر میں دیں گے اور بقیہ رجب میں وہ مسلمانوں کو ادا کریں گے اور تیس زرہیں، تیس گھوڑے، تیس اونٹ اور ہتھیاروں کی جملہ اقسام میں سے ہر قسم کے تیس ایسے ہتھیار بطور عاریہ دے دیں گے جن کے ساتھ وہ جنگ لڑتے ہیں اور مسلمان ان کے ضامن ہوں گے یہاں تک کہ وہ انہیں ان پر واپس لوٹا دیں۔ اگر یمن میں جنگ ہو یا کوئی وعدہ خلافی ہو (یعنی ان چیزوں کی ضرورت تب ہی پیش آئے گی جب معاہدہ ہو یا معاہدہ کو توڑا جائے اس شرط پر کہ ان کا کوئی گرجا نہیں گرایا جائے گا۔ ان کے کسی دینی اور مذہبی رہنما (پادری) کو نہیں نکالا جائے گا اور انہیں اپنے دین کے بارے میں کسی آزمائش میں نہیں ڈالا جائے گا (یعنی اس میں مداخلت نہیں کی جائے گی) جب تک کہ وہ کوئی نیا کام شروع نہ کریں یا سود نہ کھائیں۔ اسماعیل نے بیان کیا ہے: پھر وہ سود کھانے لگے۔ ابوداود نے کہا ہے کہ جب انہوں نے اپنے اوپر عائد کی گئیں بعض شرائط کو توڑ دیا تو انہوں نے نئے کام کا آغاز کر لیا۔ (اس طرح ان کا معاہدہ باقی نہ رہا، لہٰذا انہیں اپنے وطن سے نکال دیا گیا)

بَابٌ فِي أَخْذِ الْجِزْيَةِ مِنَ الْمَجُوسِ (آتش پرستوں سے جزیہ لینے کا بیان)

2645۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ أَهْلَ فَارِسَ لَمَّا مَاتَ نَبِيُّهُمْ كَتَبَ لَهُمْ إِبْلِيسُ الْمَجُوسِيَّةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ جب اہل فارس کے نبی علیہ السلام کا وصال ہو گیا تو ابلیس (لعین) نے انہیں مجوسیت (آتش پرستی) پر لگا دیا۔

2646۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ بَجَالَةَ يُحَدِّثُ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ وَأَبَا الشَّعْثَاءِ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ إِذْ جَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ اقْتُلُوا كُلَّ سَاحِرٍ وَفَرِّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوسِ وَانْهَوْهُمْ عَنِ الزَّمْزَمَةِ فَقَتَلْنَا فِي يَوْمٍ ثَلَاثَةَ سَوَاحِرَ وَفَرَّقْنَا بَيْنَ كُلِّ رَجُلٍ مِنَ الْمَجُوسِ وَحَرِيمِهِ فِي كِتَابِ اللهِ وَصَنَعَ طَعَامًا كَثِيرًا فَدَعَاهُمْ فَعَرَضَ السَّيْفَ عَلَى فَخِذِهِ فَأَكَلُوا وَلَمْ يُزَمْزِمُوا وَأَلْقَوْا وِقْرَ بَغْلٍ أَوْ بَغْلَيْنِ مِنَ الْوَرِقِ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ

1۔ دیگر نسخوں میں البقیۃ کا لفظ نہیں ہے۔

2۔ قال ابوداؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

Marfat.com

عمرو بن دینار نے بجالہ کو سنا کہ وہ عمرو بن اوس اور ابوالشعثاء کو بتا رہا تھا کہ میں جزء بن معاویہ کے پاس منشی (کاتب) تھا جو کہ احنف بن قیس کا چچا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وصال سے ایک سال پہلے ہمیں آپ کا ایک خط موصول ہوا (اس میں یہ حکم تھا) کہ تم ہر ساحر (جادوگر) کو قتل کر دو اور مجوسیوں (کے نکاح سے ان کی) ہر ذی محرم عورت کو الگ کر دو اور انہیں گنگنانے سے منع کرو۔ پس ہم نے ایک دن میں تین جادوگروں کو قتل کیا اور ہم نے مجوس کے ہر آدمی جس کے نکاح میں کتاب اللہ میں بیان کیے گئے محارم میں سے کوئی محرم بیوی تھی ان کے درمیان جدائی کرا دی۔ پھر اس نے (جزء بن معاویہ نے) بہت سا کھانا تیار کرایا اور مجوسیوں کو کھانے پر بلایا اور اس نے اپنی تلوار اپنی ران پر رکھ لی۔ تو انہوں نے کھانا کھایا اور نہ گنگنائے اور ایک خچر یا دو خچروں کے بوجھ کی چاندی وہاں ڈال دی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجوس سے جزیہ وصول نہیں کیا، یہاں تک کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے یہ شہادت دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجر (بحرین میں ایک جگہ کا نام ہے) کے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا ہے۔

2647۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ قُشَيْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ بَجَالَةَ بْنِ عَبْدَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَسْبَذِيِّينَ مِنْ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ وَهُمْ مَجُوسُ أَهْلِ هَجَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَكَثَ عِنْدَهُ ثُمَّ خَرَجَ فَسَأَلْتُهُ مَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ فِيكُمْ قَالَ شَرٌّ قُلْتُ مَهْ قَالَ الْإِسْلَامُ أَوِ الْقَتْلُ قَالَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قَبِلَ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَخَذَ النَّاسُ بِقَوْلِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَتَرَكُوا مَا سَمِعْتُ أَنَا مِنَ الْأَسْبَذِيِّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ اہل بحرین کے اسبذیین میں سے ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور یہی ہجر کے رہنے والے مجوس ہیں۔ پس وہ آپ ﷺ کے پاس ٹھہرا رہا پھر نکلا تو میں نے اس سے پوچھا: تمہارے بارے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم ﷺ نے کیا فیصلہ فرمایا ہے؟ اس نے کہا: برا فیصلہ۔ میں نے اسے کہا: رک جا، خاموش ہو جا (کیا کہہ رہا ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا فیصلہ تو برا نہیں ہو سکتا) اس نے کہا: اسلام یا قتل (یعنی ان دو میں سے ایک کا اختیار دیا ہے کہ یا اسلام قبول کر لو یا پھر قتل ہو جاؤ)۔ یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے یہ بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے جزیہ قبول کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پس لوگوں نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا قول لے لیا اور انہوں نے وہ چھوڑ دیا جو میں نے اسبذی سے سنا تھا۔

بَابٌ فِي التَّشْدِيدِ فِي جِبَايَةِ الْجِزْيَةِ (جزیہ وصول کرنے میں سختی کرنے کا بیان)

2648۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ وَجَدَ رَجُلًا وَهُوَ عَلَى حِمْصَ يُشَمِّسُ نَاسًا مِنَ الْقِبْطِ فِي أَدَاءِ الْجِزْيَةِ فَقَالَ مَا هَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا

Marfat.com

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہشام بن حکیم بن حزام نے ایک آدمی کو پایا اور وہ اہل حمص پر عامل مقرر تھا (یعنی ان پر امیر تھا) کہ وہ بعض قبطی لوگوں کو جزیہ ادا کرنے کے سلسلہ میں بطور سزا دھوپ میں کھڑا کر رہا تھا۔ تو ہشام نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب دے گا جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں۔

بَابٌ فِي تَعْشِيرِ أَهْلِ الذِّمَّةِ إِذَا اخْتَلَفُوا بِالتِّجَارَاتِ

اہل ذمہ سے دسواں حصہ محصول لینے کا بیان جب کہ وہ تجارت کے لیے پھریں گھومیں

2649۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي أُمِّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عُشُورٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ خَرَاجٌ مَكَانَ الْعُشُورِ

حرب بن عبید اللہ نے اپنے نانا اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک دسواں حصہ (محصول) یہود و نصاریٰ پر ہے اور مسلمانوں (کے مال تجارت) پر دسواں حصہ نہیں ہے۔ محمد بن عبید محاربی، وکیع نے سفیان عن عطاء بن السائب عن حرب عن عبید اللہ عن النبی ﷺ کی سند سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے اور اس میں العشور کی جگہ خراج کا لفظ کیا ہے۔

فائدہ: یہود و نصاریٰ کے تجارت پیشہ لوگ جو مال تجارت لے کر مختلف شہروں میں جاتے تھے تو ان سے دسواں حصہ محصول وصول کیا جاتا تھا لیکن مسلمان تاجروں پر یہ نہ تھا۔

2650۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ خَالِهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أُعَشِّرُ قَوْمِي قَالَ إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى

سفیان نے عطاء سے انہوں نے بکر بن وائل کے ایک آدمی سے اور اس نے اپنے ماموں سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں اپنی قوم سے دسواں حصہ وصول کر سکتا ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک دسواں حصہ یہود و نصاریٰ پر ہے مسلمانوں کے مال تجارت پر دسواں حصہ نہیں ہے بلکہ ان پر چالیسواں حصہ زکوۃ ہے۔ البتہ ان کی زرعی پیداوار پر عشر (دسواں حصہ) لازم ہے۔

2651۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَيْرٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ جَدِّهِ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَغْلِبَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَسْلَمْتُ وَعَلَّمَنِي الْإِسْلَامَ وَعَلَّمَنِي كَيْفَ آخُذُ الصَّدَقَةَ مِنْ قَوْمِي مِمَّنْ أَسْلَمَ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ كُلُّ مَا عَلَّمْتَنِي قَدْ حَفِظْتُهُ إِلَّا الصَّدَقَةَ أَفَأُعَشِّرُهُمْ قَالَ لَا إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى النَّصَارَى وَالْيَهُودِ

Marfat.com

حرب بن عبید اللہ بن عمیر ثقفی نے اپنے نانا سے جو کہ بنی تغلب کا ایک آدمی تھا، روایت کیا ہے کہ اس نے بیان کیا: میں حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور اسلام قبول کیا اور آپ ﷺ نے مجھے اسلام کی تعلیم دی اور مجھے یہ بھی سکھایا کہ میں اپنی قوم کے ان افراد سے صدقہ لوں گا جنہوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ پھر (کچھ مدت کے بعد) میں آپ ﷺ کی طرف لوٹ کر آیا۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ صدقہ کے حکم کے سوا جو کچھ احکام آپ نے مجھے سکھائے تھے میں نے انہیں یاد کر لیا ہے کیا میں ان پر دسواں حصہ لگا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ دسواں حصہ تو صرف یہود و نصاریٰ پر ہے۔

2652۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا أَرْطَاةُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ سَمِعْتُ حَكِيمَ بْنَ عُمَيْرٍ أَبَا الْأَحْوَصِ يُحَدِّثُ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ نَزَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ خَيْبَرَ وَمَعَهُ مَنْ مَعَهُ مِنْ أَصْحَابِهِ وَكَانَ صَاحِبُ خَيْبَرَ رَجُلًا مَارِدًا مُنْكَرًا فَأَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَلَكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا حُمُرَنَا وَتَأْكُلُوا ثَمَرَنَا وَتَضْرِبُوا نِسَاءَنَا فَغَضِبَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ وَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ ارْكَبْ فَرَسَكَ ثُمَّ نَادِ أَلَا إِنَّ الْجَنَّةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِمُؤْمِنٍ وَأَنِ اجْتَمِعُوا لِلصَّلَاةِ قَالَ فَاجْتَمَعُوا ثُمَّ صَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ أَيَحْسَبُ أَحَدُكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ قَدْ يَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا إِلَّا مَا فِي هَذَا الْقُرْآنِ أَلَا وَإِنِّي وَاللَّهِ قَدْ وَعَظْتُ وَأَمَرْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ أَشْيَاءَ إِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْآنِ أَوْ أَكْثَرُ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُحِلَّ لَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتَ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا بِإِذْنٍ وَلَا ضَرْبَ نِسَائِهِمْ وَلَا أَكْلَ ثِمَارِهِمْ إِذَا أَعْطَوْكُمُ الَّذِي عَلَيْهِمْ

حضرت عرباض بن ساریہ سلمی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہم حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ خیبر میں اترے اور جو آپ کے ساتھ تھے وہ صحابہ کرام میں سے تھے اور خیبر کا سردار ایک سرکش اور شریر آدمی تھا۔ وہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: یا محمد! (ﷺ) کیا تمہارے لیے حلال ہے کہ تم ہمارے گدھوں کو ذبح کر دو اور ہمارے پھلوں کو کھا لو اور ہماری عورتوں کو مارو پیٹو؟ (یہ سن کر) حضور نبی مکرم ﷺ سخت غصے میں ہو گئے۔ اور آپ نے فرمایا: اے (عبدالرحمن) ابن عوف رضی اللہ عنہ! اپنے گھوڑے پر سوار ہو پھر یہ اعلان کر دو۔ خبردار! آگاہ ہو جاؤ جنت حلال نہیں ہوگی مگر صرف مومن کے لیے اور یہ کہ تم نماز کے لیے جمع ہو جاؤ۔ راوی کہتا ہے: پس لوگ نماز کے لیے جمع ہو گئے۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں نماز پڑھائی۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اپنے پلنگ پر تکیہ لگائے یہ گمان کر سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف وہی چیزیں حرام کی ہیں جن کا ذکر اس قرآن کریم میں ہے۔ خبردار! آگاہ ہو۔ قسم بخدا! میں نے وعظ و نصیحت کیا ہے اور میں نے (کئی کاموں کا) حکم دیا ہے اور میں نے کئی چیزوں سے منع کیا ہے۔ بلاشبہ (تعداد میں) یہ اشیاء ان کی مثل ہیں جو قرآن کریم میں موجود ہیں یا ان سے بھی زیادہ ہیں اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اہل کتاب کے گھروں میں داخل ہونا حلال نہیں کیا مگر اجازت کے ساتھ، اور نہ ہی ان کی عورتوں کو مارنا، پیٹنا اور نہ ہی ان کے پھل کھانا (تمہارے لیے حلال ہے) جب کہ وہ تمہیں وہ (جزیہ) دیتے رہیں جو ان پر لازم ہے۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ سے یہ ثابت ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ کی سنت بھی مثل قرآن واجب الاتباع ہے۔ ورنہ دین

Marfat.com

اسلام کی کما حقہ اتباع و پیروی اور اس پر عمل ممکن ہی نہیں۔ اسی لیے رب کریم نے فرمایا: وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا منکرین سنت کے لیے اپنے نظریہ کے بارے میں اس میں دعوت فکر ہے۔

2653۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَعَلَّكُمْ تُقَاتِلُونَ قَوْمًا فَتَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ فَيَتَّقُونَكُمْ بِأَمْوَالِهِمْ دُونَ أَنْفُسِهِمْ وَأَبْنَائِهِمْ قَالَ سَعِيدٌ فِي حَدِيثِهِ فَيُصَالِحُونَكُمْ عَلَى صُلْحٍ ثُمَّ اتَّفَقَا فَلَا تُصِيبُوا مِنْهُمْ شَيْئًا فَوْقَ ذَلِكَ فَإِنَّهُ لَا يَصْلُحُ لَكُمْ

ہلال نے ثقیف کے ایک آدمی سے اس نے جہینہ کے ایک آدمی سے روایت کیا ہے کہ اس نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تحقیق تم ایک قوم سے جنگ لڑو گے اور تم ان پر غالب آ جاؤ گے اور وہ اپنی جانوں اور اپنی اولاد کو اپنے مالوں کے عوض تم سے بچائیں گے۔ سعید نے اپنی روایت میں کہا ہے اور وہ تم سے ایک معین مال کے عوض صلح کریں گے۔ پھر سعید اور مسدد دونوں ان الفاظ پر متفق ہیں۔ پس تم ان سے اس معینہ مال سے زیادہ کوئی شے نہ لینا کیونکہ وہ تمہارے لیے حلال نہیں ہوگی (یعنی جب صلح کا عوض متعین ہو چکا تو پھر اس سے زائد مال کا مطالبہ کرنا کسی طرح نہ موزوں ہے اور نہ ہی حلال۔ کیونکہ ایسا کرنا معاہدہ صلح کے یکسر خلاف ہے)۔

2654۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ الْمَدِينِيُّ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ سُلَيْمٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَنْ آبَائِهِمْ دِنْيَةً عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ أَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا أَوِ انْتَقَصَهُ أَوْ كَلَّفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ أَوْ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيبِ نَفْسٍ فَأَنَا حَجِيجُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

صفوان بن سلیم نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کے چند بیٹوں سے اور انہوں نے اپنے باپوں سے، درآنحالیکہ وہ نسباً ایک دوسرے کے قریب اور رشتہ دار تھے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خبردار! آگاہ رہو جس کسی نے کسی ذمی کے ساتھ ظلم کیا یا اس کا حق کم کیا، یا اس کی طاقت سے زیادہ اسے مشقت میں ڈالا یا اس کی رضامندی اور خوشی کے بغیر اس سے کوئی چیز لے لی تو میں قیامت کے دن اس کے خلاف حجت پیش کروں گا۔

بَابٌ فِي الذِّمِّيِّ يُسْلِمُ فِي بَعْضِ السَّنَةِ هَلْ عَلَيْهِ جِزْيَةٌ

اس کا بیان کہ سال کے دوران اگر ذمی اسلام قبول کر لے تو کیا اس پر جزیہ ہے؟

2655۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ قَابُوسَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ جِزْيَةٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ سُئِلَ سُفْيَانُ عَنْ تَفْسِيرِ هَذَا فَقَالَ إِذَا أَسْلَمَ فَلَا جِزْيَةَ عَلَيْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان پر کوئی جزیہ نہیں ہے۔ محمد بن کثیر نے بیان کیا ہے کہ سفیان سے اس کی تفسیر کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: جب (سال کے دوران کوئی

Marfat.com

ذمی) اسلام قبول کر لے تو اب اس پر (گزشتہ دنوں کا) کوئی جزیہ نہیں ہے۔

بَابٌ فِي الْإِمَامِ يَقْبَلُ هَدَايَا الْمُشْرِكِينَ (امام کے لیے مشرکین کے ہدایا قبول کرنے کا بیان)

2656۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ الْهَوْزَنِيُّ قَالَ لَقِيتُ بِلَالًا مُؤَذِّنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِحَلَبَ فَقُلْتُ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي كَيْفَ كَانَتْ نَفَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا كَانَ لَهُ شَيْءٌ كُنْتُ أَنَا الَّذِي أَلِي ذَلِكَ مِنْهُ مُنْذُ بَعَثَهُ اللَّهُ إِلَى أَنْ تُوُفِّيَ وَكَانَ إِذَا أَتَاهُ الْإِنْسَانُ مُسْلِمًا فَرَآهُ عَارِيًا يَأْمُرُنِي فَأَنْطَلِقُ فَأَسْتَقْرِضُ فَأَشْتَرِي لَهُ الْبُرْدَةَ فَأَكْسُوهُ وَأُطْعِمُهُ حَتَّى اعْتَرَضَنِي رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ يَا بِلَالُ إِنَّ عِنْدِي سَعَةً فَلَا تَسْتَقْرِضْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا مِنِّي فَفَعَلْتُ فَلَمَّا أَنْ كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ تَوَضَّأْتُ ثُمَّ قُمْتُ لِأُؤَذِّنَ بِالصَّلَاةِ فَإِذَا الْمُشْرِكُ قَدْ أَقْبَلَ فِي عِصَابَةٍ مِنَ التُّجَّارِ فَلَمَّا أَنْ رَآنِي قَالَ يَا حَبَشِيُّ قُلْتُ يَا لَبَّاهُ فَتَجَهَّمَنِي وَقَالَ لِي قَوْلًا غَلِيظًا وَقَالَ لِي أَتَدْرِي كَمْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الشَّهْرِ قَالَ قُلْتُ قَرِيبٌ قَالَ إِنَّمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ أَرْبَعٌ فَآخُذُكَ بِالَّذِي عَلَيْكَ فَأَرُدُّكَ تَرْعَى الْغَنَمَ كَمَا كُنْتَ قَبْلَ ذَلِكَ فَأَخَذَ فِي نَفْسِي مَا يَأْخُذُ فِي أَنْفُسِ النَّاسِ حَتَّى إِذَا صَلَّيْتُ الْعَتَمَةَ رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى أَهْلِهِ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَأَذِنَ لِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنَّ الْمُشْرِكَ الَّذِي كُنْتُ أَتَدَيَّنُ مِنْهُ قَالَ لِي كَذَا وَكَذَا وَلَيْسَ عِنْدَكَ مَا تَقْضِي عَنِّي وَلَا عِنْدِي وَهُوَ فَاضِحِي فَأْذَنْ لِي أَنْ آبَقَ إِلَى بَعْضِ هَؤُلَاءِ الْأَحْيَاءِ الَّذِينَ قَدْ أَسْلَمُوا حَتَّى يَرْزُقَ اللَّهُ رَسُولَهُ ﷺ مَا يَقْضِي عَنِّي فَخَرَجْتُ حَتَّى إِذَا أَتَيْتُ مَنْزِلِي فَجَعَلْتُ سَيْفِي وَجِرَابِي وَنَعْلِي وَمِجَنِّي عِنْدَ رَأْسِي حَتَّى إِذَا انْشَقَّ عَمُودُ الصُّبْحِ الْأَوَّلِ أَرَدْتُ أَنْ أَنْطَلِقَ فَإِذَا إِنْسَانٌ يَسْعَى يَدْعُو يَا بِلَالُ أَجِبْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَتَيْتُهُ فَإِذَا أَرْبَعُ رَكَائِبَ مُنَاخَاتٌ عَلَيْهِنَّ أَحْمَالُهُنَّ فَاسْتَأْذَنْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبْشِرْ فَقَدْ جَاءَكَ اللَّهُ بِقَضَائِكَ ثُمَّ قَالَ أَلَمْ تَرَ الرَّكَائِبَ الْمُنَاخَاتِ الْأَرْبَعَ فَقُلْتُ بَلَى فَقَالَ إِنَّ لَكَ رِقَابَهُنَّ وَمَا عَلَيْهِنَّ فَإِنَّ عَلَيْهِنَّ كِسْوَةً وَطَعَامًا أَهْدَاهُنَّ إِلَيَّ عَظِيمُ فَدَكَ فَاقْبِضْهُنَّ وَاقْضِ دَيْنَكَ فَفَعَلْتُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَاعِدٌ فِي الْمَسْجِدِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا فَعَلَ مَا قِبَلَكَ قُلْتُ قَدْ قَضَى اللَّهُ كُلَّ شَيْءٍ كَانَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَبْقَ شَيْءٌ قَالَ أَفَضَلَ شَيْءٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ انْظُرْ أَنْ تُرِيحَنِي مِنْهُ فَإِنِّي لَسْتُ بِدَاخِلٍ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أَهْلِي حَتَّى تُرِيحَنِي مِنْهُ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعَتَمَةَ دَعَانِي فَقَالَ مَا فَعَلَ الَّذِي قِبَلَكَ قَالَ قُلْتُ هُوَ مَعِي لَمْ يَأْتِنَا أَحَدٌ فَبَاتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَقَصَّ الْحَدِيثَ حَتَّى إِذَا صَلَّى الْعَتَمَةَ يَعْنِي مِنَ الْغَدِ دَعَانِي قَالَ مَا فَعَلَ الَّذِي قِبَلَكَ قَالَ قُلْتُ قَدْ أَرَاحَكَ اللَّهُ مِنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللَّهَ شَفَقًا مِنْ أَنْ يُدْرِكَهُ الْمَوْتُ وَعِنْدَهُ ذَلِكَ ثُمَّ اتَّبَعْتُهُ حَتَّى إِذَا جَاءَ أَزْوَاجَهُ فَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ امْرَأَةٍ حَتَّى أَتَى مَبِيتَهُ فَهَذَا الَّذِي سَأَلْتَنِي عَنْهُ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بِمَعْنَى إِسْنَادِ أَبِي تَوْبَةَ وَحَدِيثِهِ قَالَ عِنْدَ قَوْلِهِ مَا يَقْضِي عَنِّي فَسَكَتَ عَنِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاغْتَمَزْتُهَا

Marfat.com

عبداللہ ہوزنی نے بیان کیا ہے کہ میں نے مؤذن رسول اللہ علیہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے حلب (ملک شام کا ایک شہر ہے) میں ملاقات کی تو میں نے کہا: اے بلال! مجھے بتائیے، رسول اللہ علیہ کا خرچہ کیسا تھا؟ تو انہوں نے بیان فرمایا: آپ علیہ کے لیے جو مال بھی ہوتا میں ہی (خرچ کا) آپ علیہ کی جانب سے اس کا متولی ہوتا۔ جب سے اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ کو مبعوث فرمایا یہاں تک کہ آپ علیہ کا وصال ہو گیا اور جب کوئی آدمی مسلمان ہو کر آپ کے پاس آتا اور آپ اسے ننگے بدن دیکھتے (یعنی اس کے پاس کپڑے نہ ہوتے) تو آپ علیہ مجھے حکم ارشاد فرماتے۔ پس میں چلتا اور قرض لیتا اور اس کے لیے چادر خریدتا اور اسے پہنا دیتا اور میں ہی اسے کھانا کھلاتا۔ یہاں تک کہ (ایک دن) مشرکین میں سے ایک آدمی مجھے ملا اور اس نے کہا: اے بلال! میرے پاس خوشحالی ہے (یعنی وافر مال ہے)۔ پس تم میرے سوا کسی سے قرض نہ لیا کرو۔ سو میں نے ایسے ہی کیا پھر جب ایک دن میں وضو کر چکا پھر میں کھڑا ہوا تا کہ میں نماز کے لیے اذان کہوں تو اچانک وہ مشرک تاجروں کی ایک جماعت کے ساتھ ادھر آ نکلا۔ پس جب اس نے مجھے دیکھا تو کہا: اے حبشی! میں نے کہا: میں حاضر ہوں۔ تو وہ مجھ سے سختی کے ساتھ پیش آیا اور اس نے میرے لیے انتہائی غلیظ اور سخت الفاظ کہے اور اس نے مجھے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ تیرے اور مہینے کے درمیان کتنے دن باقی ہیں۔ میں نے کہا: مہینہ قریب ہی ہے۔ اس نے کہا: تیرے اور اس کے درمیان چار دن ہیں تو میں تجھے اس قرض کے عوض پکڑ لوں گا جو تجھ پر لازم ہے۔ پس میں تجھے اس حالت پر لوٹا دوں گا کہ تو بکریاں چرانے لگے گا جیسا کہ تو اس سے پہلے چرایا کرتا تھا۔ پس میرے دل میں ایسا غم اور شاق گزرا جیسا کہ (ایسی حالت میں) لوگوں کے دلوں میں گزرتا ہے۔ یہاں تک کہ جب میں عشاء کی نماز پڑھ چکا اور رسول اللہ علیہ اپنے اہل خانہ کی طرف لوٹ گئے تو پھر میں نے آپ کے پاس حاضر ہونے کی اجازت طلب کی اور آپ علیہ نے مجھے اجازت عطا فرما دی۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! علیہ میرے ماں باپ آپ پر نثار ہوں، بے شک وہ مشرک جس سے قرض لیا کرتا تھا اس نے اس طرح کہا ہے۔ اور نہ آپ کے پاس اتنا مال ہے اور نہ ہی میرے پاس جس سے میرا قرض ادا ہو سکتا اور وہ تو مجھے رسوا کر دے گا، لہٰذا آپ مجھے اجازت عطا فرما دیجئے کہ میں ان بعض قبائل کی طرف بھاگ جاؤں جو اسلام لا چکے ہیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول مکرم علیہ کو اتنا مال عطا فرما دے جس سے میرا قرض ادا ہو سکے۔ چنانچہ میں وہاں سے نکلا اور جب میں اپنے گھر پہنچا تو میں نے اپنی تلوار، اپنے موزے، اپنے جوتے اور اپنی ڈھال سب اپنے سر کے قریب رکھے (تا کہ صبح ہوتے ہی بھاگ جاؤں) یہاں تک کہ جب صبح اول (فجر کاذب) کی روشنی پھوٹی تو میں نے چل نکلنے کا ارادہ کیا۔ اچانک ایک آدمی دوڑتے ہوئے آیا اور پکارنے لگا: اے بلال! رسول اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہو۔ سو میں چل پڑا یہاں تک کہ میں آپ علیہ کے پاس آ پہنچا تو وہاں چار اونٹ بیٹھے ہوئے تھے اور ان پر ان کا ساز و سامان (بوجھ) بھی تھا۔ چنانچہ میں نے اجازت طلب کی تو رسول اللہ علیہ نے مجھے فرمایا: تجھے بشارت ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تیرا قرض ادا کرنے کا اہتمام فرما دیا ہے۔ پھر فرمایا: کیا تو نے وہاں چار بیٹھے ہوئے اونٹ نہیں دیکھے؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں۔ تو آپ علیہ نے فرمایا: بلاشبہ وہ اونٹ بھی تیرے لیے ہیں اور ان پر جو ساز و سامان ہے وہ بھی۔ کیونکہ ان پر کپڑے اور کھانا ہے جو میری طرف فدک کے رئیس نے ہدیہ

Marfat.com

بھیجا ہے۔ پس تو ان پر قبضہ کر لے اور اپنا قرض ادا کر دے۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور پھر حدیث ذکر کی۔ بعد ازاں میں مسجد کی طرف چلا تو رسول اللہ ﷺ مسجد میں ہی تشریف فرما تھے۔ میں نے آپ ﷺ کو سلام عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو تیرے پاس مال تھا اس کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے ہر اس شے کو پورا فرما دیا جو رسول اللہ ﷺ پر لازم تھی اس (قرض) میں سے کوئی شے باقی نہیں رہی۔ پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کوئی شے (مال میں سے) باقی بچی ہے۔ تو میں نے عرض کی: ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مصارف میں دیکھ لے اور اس مال سے مجھے راحت پہنچانے کے لیے وہ ان میں خرچ کر دے کیونکہ میں اپنے گھر والوں میں سے کسی پر داخل نہیں ہوں گا یہاں تک کہ تو مجھے اس سے راحت پہنچائے (یعنی وہ مال خرچ کر دے) اور جب رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز پڑھ چکے تو آپ نے مجھے بلایا اور فرمایا: اس مال کا کیا ہوا جو تیرے پاس تھا؟ میں نے عرض کی: وہ میرے پاس ہی ہے کوئی بھی (لینے والا) میرے پاس نہیں آیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے رات مسجد میں ہی گزاری اور حدیث بیان کی۔ یہاں تک کہ جب آپ ﷺ دوسرے دن عشاء کی نماز پڑھ چکے تو آپ نے مجھے یاد فرمایا اور پھر پوچھا: اس مال کا کیا بنا جو تیرے پاس تھا؟ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ اللہ تعالیٰ نے اس سے آپ کو سرخرو فرما دیا ہے۔ (یہ سنتے ہی) آپ نے اللہ اکبر کہا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اس سے ڈرتے ہوئے کہ آپ کو پیغام اجل آ جائے اس حال میں کہ وہ مال آپ ہی کے پاس ہو۔ پھر میں آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔ یہاں تک کہ آپ اپنی ازواج مطہرات کے پاس آئے اور انہیں فرداً فرداً سلام فرمایا۔ یہاں تک کہ آپ اپنی رات بسر کرنے کی جگہ تشریف لے آئے۔ پس یہی ہے وہ جس کے بارے میں تو نے مجھ سے پوچھا ہے۔ مروان بن محمد، محمود بن خالد، معاویہ نے ابو توبہ کی اسناد اور حدیث کی مثل بیان کرتے ہوئے کہا (کہ جب میں نے یہ کہا) کہ نہ آپ کے پاس اور نہ ہی میرے پاس اتنا مال ہے جو میری طرف سے قرض ادا کر سکے تو رسول اللہ ﷺ نے سکوت اختیار فرمایا (اور کوئی جواب نہ دیا) تو میں نے اسے اپنے اوپر گراں سمجھا (کہ شاید آپ نے میری عرض کی طرف توجہ نہ فرمائی)

2657۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ أَهْدَيْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ نَاقَةً فَقَالَ أَسْلَمْتَ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنِّي نُهِيتُ عَنْ زَبْدِ الْمُشْرِكِينَ

عیاض بن حمار نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو ایک ناقہ (اونٹنی) بطور ہدیہ (تحفہ) پیش کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے اسلام قبول کر لیا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ تو پھر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے مشرکین کے تحائف لینے سے منع کیا گیا ہے۔

بَابٌ فِي إِقْطَاعِ الْأَرَضِينَ (زمین بطور جاگیر دینے کا بیان)

2658۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقْطَعَهُ أَرْضًا بِحَضْرَمَوْتَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ مَطَرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

Marfat.com

حضرت علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے انہیں حضرموت کے مقام سے کچھ زمین بطور جاگیر عطا فرمائی۔ حفص بن عمر، جامع بن مطر نے علقمہ بن وائل سے ان کی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت کیا ہے۔

2659۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ فِطْرٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ خَطَّ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ دَارًا بِالْمَدِينَةِ بِقَوْسٍ وَقَالَ أَزِيدُكَ أَزِيدُكَ

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے مدینہ منورہ میں قوس کے ساتھ گھر کے لیے خط کھینچا اور فرمایا: میں تجھے اور زیادہ دوں گا میں تجھے اور زیادہ دوں گا۔ (یعنی اب جو زمین تجھے عطا کر رہا ہوں بعد میں اس میں مزید اضافہ کروں گا۔ اس کا یہ مفہوم بھی بتایا گیا ہے کہ آپ نے پوچھا: کیا تیرے لیے اتنی مقدار کافی ہے یا میں تیرے لیے اس میں اضافہ کروں؟) (بذل المجہود ص5 ج147)۔

2660۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَقْطَعَ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ وَهِيَ مِنْ نَاحِيَةِ الْفُرْعِ فَتِلْكَ الْمَعَادِنُ لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا إِلَّا الزَّكَاةُ إِلَى الْيَوْمِ

ربیعہ بن ابی عبدالرحمن نے کئی ایک سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ کو قبلیہ کی کانیں بطور جاگیر عطا فرمائیں۔ اور یہ فرع (یہ ربذہ کے نواح میں ایک گاؤں ہے اور مکہ مکرمہ کے راستے پر اس کے اور مدینہ طیبہ کے درمیان آٹھ برید کی مسافت ہے اور بعض نے کہا ہے کہ چار راتوں کی مسافت ہے۔ اس جگہ پر وافر کھجور بن اور پانی موجود ہے) کے نواح میں تھیں۔ پس ان کانوں سے آج دن تک سوائے زکوٰۃ کے اور کچھ نہیں لیا جاتا۔

2661۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ وَغَيْرُهُ قَالَ الْعَبَّاسُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقْطَعَ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ جَلْسِيَّهَا وَغَوْرِيَّهَا وَقَالَ غَيْرُهُ جَلْسَهَا وَغَوْرَهَا وَحَيْثُ يَصْلُحُ الزَّرْعُ مِنْ قُدْسٍ وَلَمْ يُعْطِهِ حَقَّ مُسْلِمٍ وَكَتَبَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا مَا أَعْطَى مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ أَعْطَاهُ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ جَلْسِيَّهَا وَغَوْرِيَّهَا وَقَالَ غَيْرُهُ جَلْسَهَا وَغَوْرَهَا وَحَيْثُ يَصْلُحُ الزَّرْعُ مِنْ قُدْسٍ وَلَمْ يُعْطِهِ حَقَّ مُسْلِمٍ قَالَ أَبُو أُوَيْسٍ وَحَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ مَوْلَى بَنِي الدِّيلِ بْنِ بَكْرِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ کو قبلیہ کی کانیں بطور جاگیر عطا فرمائیں وہاں کی بلند جگہ سے بھی اور وہاں کی پست جگہ سے بھی (یعنی بلند اور پست جگہ میں جو کانیں ہیں وہ انہیں عطا فرما دیں) اور بعض دوسروں نے جلسھا و غورھا کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔ (معنی وہی ہیں) اور قدس (پہاڑ کا نام ہے) سے وہ جگہ عطا فرمائی جو کاشت اور زراعت کی صلاحیت رکھتی

Marfat.com

ہے اور آپ ﷺ نے کسی دوسرے مسلمان کا حق اسے نہیں دیا۔ اور حضور نبی کریم ﷺ نے یہ لکھ کر دیا: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، اس کے بارے میں جو کچھ محمد رسول اللہ ﷺ نے بلال بن حارث مزنی کو عطا فرمایا۔ آپ نے اسے قبلیہ کی کانیں عطا فرمائیں جو وہاں کی بلند جگہ میں واقع تھیں اور جو پست جگہ میں واقع تھیں۔ دوسرے راوی نے یہاں جلسها و غورها کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔ اور قدس سے وہ جگہ دی ہے جو زراعت کی صلاحیت رکھتی ہے اور آپ نے اسے کسی مسلمان کا حق نہیں دیا۔

ابو اویس نے کہا کہ ثور بن زید مولی بنی الدیل بن بکر بن کنانہ نے عکرمہ سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مجھے بتایا ہے۔

فائدہ: اس روایت سے ایک تو یہ معلوم ہوا کہ امام وقت اپنی رعایا میں سے کسی کی دلجوئی یا اس کی حاجت کو پورا کرنے کے لیے اپنی مملکت میں سے زمین کا کوئی ٹکڑا الاٹ کر سکتا ہے۔ اور دوسری بات یہ کہ کوئی زمین بطور جاگیر دیتے وقت اس کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ وہ کسی فرد کی ملکیت نہ ہو، کیونکہ ایسا کرنا قطعاً جائز نہیں کہ ایک کا حق چھین کر دوسرے کو دے دیا جائے۔

2662۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ قَالَ سَمِعْتُ الْحُنَيْنِيَّ قَالَ قَرَأْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ يَعْنِي كِتَابَ قَطِيعَةِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد وحَدَّثَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقْطَعَ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ جَلْسِيَّهَا وَغَوْرِيَّهَا قَالَ ابْنُ النَّضْرِ وَجَرْسَهَا وَذَاتَ النُّصُبِ ثُمَّ اتَّفَقَا وَحَيْثُ يَصْلُحُ الزَّرْعُ مِنْ قُدْسٍ وَلَمْ يُعْطِ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ حَقَّ مُسْلِمٍ وَكَتَبَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ هَذَا مَا أَعْطَى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ أَعْطَاهُ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ جَلْسَهَا وَغَوْرَهَا وَحَيْثُ يَصْلُحُ الزَّرْعُ مِنْ قُدْسٍ وَلَمْ يُعْطِهِ حَقَّ مُسْلِمٍ قَالَ أَبُو أُوَيْسٍ وَحَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ زَادَ ابْنُ النَّضْرِ وَكَتَبَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ

محمد بن نضر نے بیان کیا ہے: میں نے حنینی سے سنا ہے کہ اس نے کہا: میں نے کئی بار حضور نبی کریم ﷺ کی وہ تحریر پڑھی ہے جو آپ نے زمین عطا کرنے کے بارے میں لکھی۔

ابوداؤد نے کہا: کسی ایک نے حسین بن محمد سے ہمیں بیان کیا ہے کہ ابو اویس نے ہمیں خبر دی کہ کثیر بن عبداللہ نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے مجھے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ کو قبلیہ میں بلند اور نچلی جگہ کی کانیں بطور جاگیر عطا فرمائیں۔ ابن نضر نے جرس (زمین کی ایک نوع) اور ذات النصب (مدینہ منورہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے) کا ذکر کیا ہے۔ پھر دونوں راوی اس پر متفق ہیں۔ اور آپ ﷺ نے قدس پہاڑ سے وہ جگہ عطا فرمائی جو زراعت کے قابل تھی اور آپ ﷺ نے بلال بن حارث کو کسی دوسرے مسلمان کا حق نہیں دیا۔ اور حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں لکھ دیا: یہ تحریر اس کے بارے میں ہے جو رسول اللہ ﷺ نے بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا۔ آپ ﷺ نے اسے قبلیہ کی اونچی اور نیچی جگہ کی کانیں عطا فرمائیں اور قدس پہاڑ سے وہ جگہ عطا فرمائی جو زراعت کی صلاحیت رکھتی ہے اور آپ ﷺ نے اسے کسی مسلمان کا حق نہیں دیا۔

Marfat.com

ابو اویس نے کہا ہے کہ ثور بن زید نے عکرمہ عن ابن عباس عن النبی ﷺ کی سند سے مجھے اسی طرح حدیث بیان کی۔ اور ابن نضر نے یہ اضافہ کیا ہے کہ وہ تحریر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے لکھی۔

2663۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ قَيْسٍ الْمَأْرِبِيَّ حَدَّثَهُمْ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ شَرَاحِيلَ عَنْ سُمَيِّ بْنِ قَيْسٍ عَنْ شُمَيْرٍ قَالَ ابْنُ الْمُتَوَكِّلِ ابْنِ عَبْدِ الْمَدَانِ عَنْ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ أَنَّهُ وَفَدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَقْطَعَهُ الْمِلْحَ قَالَ ابْنُ الْمُتَوَكِّلِ الَّذِي بِمَأْرِبَ فَقَطَعَهُ لَهُ فَلَمَّا أَنْ وَلَّى قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجْلِسِ أَتَدْرِي مَا قَطَعْتَ لَهُ إِنَّمَا قَطَعْتَ لَهُ الْمَاءَ الْعِدَّ قَالَ فَانْتَزَعَ مِنْهُ قَالَ وَسَأَلَهُ عَمَّا يُحْمَى مِنَ الْأَرَاكِ قَالَ مَا لَمْ تَنَلْهُ خِفَافٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُتَوَكِّلِ أَخْفَافُ الْإِبِلِ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَخْزُومِيُّ مَا لَمْ تَنَلْهُ أَخْفَافُ الْإِبِلِ يَعْنِي أَنَّ الْإِبِلَ تَأْكُلُ مُنْتَهَى رُءُوسِهَا وَيُحْمَى مَا فَوْقَهُ

ابیض بن حمال سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور آپ ﷺ سے نمک کی کان بطور جاگیر طلب کی۔ ابن متوکل نے کہا ہے کہ مراد وہ نمک ہے جو مارب میں تھا۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے وہ نمک عطا فرما دیا۔ پس جب وہ واپس چلا تو مجلس میں سے ایک آدمی نے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ نے اسے کیا عطا فرمایا ہے؟ بلاشبہ آپ نے اسے تیار پانی عطا فرما دیا ہے۔ تو پھر آپ ﷺ نے اس سے وہ جاگیر واپس لے لی۔ راوی کہتا ہے کہ اس آدمی نے پھر آپ ﷺ سے پوچھا: کیا اس زمین کو قابل کاشت بنا کر (اپنی حفاظت میں) لیا جا سکتا ہے جس میں پیلو کے درخت ہوں؟ (یا پھر اراک سے مراد وہ کھاری کڑوی گھاس ہے جسے صرف اونٹ چرتے ہیں) تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب اس تک اونٹوں کے پاؤں نہ پہنچتے ہوں (یعنی وہ جگہ آبادی اور مویشیوں کی چراگاہ سے بہت دور ہو) ابن متوکل نے اخفاف الابل کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

ہارون بن عبداللہ نے بیان کیا ہے کہ محمد بن حسن مخزومی نے کہا ہے: جہاں اونٹوں کے پاؤں نہ پہنچیں۔ یعنی اونٹ چراگاہ کے آخر تک تو چرتا ہے اور جو اس سے آگے ہے اسے محفوظ کیا جا سکتا ہے۔

2664۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا فَرَجُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي عَمِّي ثَابِتُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ حِمَى الْأَرَاكِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا حِمَى فِي الْأَرَاكِ فَقَالَ أَرَاكَةٌ فِي حِظَارِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا حِمَى فِي الْأَرَاكِ قَالَ فَرَجٌ يَعْنِي بِحِظَارِي الْأَرْضَ الَّتِي فِيهَا الزَّرْعُ الْمُحَاطُ عَلَيْهَا

فرج بن سعید نے بیان کیا ہے کہ میرے چچا حضرت ثابت بن سعید نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا ابیض بن حمال سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پیلو کے درخت کو محفوظ کرنے کے بارے میں پوچھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پیلو کا درخت محفوظ نہیں ہو سکتا (ہر شخص کا اونٹ اسے کھا سکتا ہے مراد ایسا درخت ہے جو جنگل اور غیر مملوکہ زمین میں ہو) تو ابیض نے عرض کی: ایک پیلو کا درخت میری زمین میں بھی ہے۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: پیلو کا

Marfat.com

درخت محفوظ نہیں ہو سکتا۔ ابیض نے عرض کی۔ یہ وہ درخت ہے جو میری اس زمین میں ہے جس میں کھیتی ہے اور اس کا گھیراؤ پیلو کے درخت کے ساتھ کیا گیا ہے (یعنی ان کے ساتھ ان کی باڑ لگائی گئی ہے)۔

2665۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَبُو حَفْصٍ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ صَخْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَزَا ثَقِيفًا فَلَمَّا أَنْ سَمِعَ ذَلِكَ صَخْرٌ رَكِبَ فِي خَيْلٍ يُمِدُّ النَّبِيَّ ﷺ فَوَجَدَ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَدِ انْصَرَفَ وَلَمْ يَفْتَحْ فَجَعَلَ صَخْرٌ يَوْمَئِذٍ[1] عَهْدَ اللهِ وَذِمَّتَهُ أَنْ لَا يُفَارِقَ هَذَا الْقَصْرَ حَتَّى يَنْزِلُوا عَلَى حُكْمِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمْ يُفَارِقْهُمْ حَتَّى نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَكَتَبَ إِلَيْهِ صَخْرٌ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ ثَقِيفًا قَدْ نَزَلَتْ عَلَى حُكْمِكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَأَنَا مُقْبِلٌ إِلَيْهِمْ وَهُمْ فِي خَيْلٍ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالصَّلَاةِ جَامِعَةً فَدَعَا لِأَحْمَسَ عَشْرَ دَعَوَاتٍ اللَّهُمَّ بَارِكْ لِأَحْمَسَ فِي خَيْلِهَا وَرِجَالِهَا وَأَتَاهُ الْقَوْمُ فَتَكَلَّمَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّ صَخْرًا أَخَذَ عَمَّتِي وَدَخَلَتْ فِيمَا دَخَلَ فِيهِ الْمُسْلِمُونَ فَدَعَاهُ فَقَالَ يَا صَخْرُ إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا أَسْلَمُوا أَحْرَزُوا دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ فَادْفَعْ إِلَى الْمُغِيرَةِ عَمَّتَهُ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ وَسَأَلَ نَبِيَّ اللهِ ﷺ مَا لِبَنِي سُلَيْمٍ قَدْ هَرَبُوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَتَرَكُوا ذَلِكَ الْمَاءَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ أَنْزِلْنِيهِ أَنَا وَقَوْمِي قَالَ نَعَمْ فَأَنْزَلَهُ وَأَسْلَمَ يَعْنِي السُّلَمِيِّينَ فَأَتَوْا صَخْرًا فَسَأَلُوهُ أَنْ يَدْفَعَ إِلَيْهِمُ الْمَاءَ فَأَبَى فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللهِ أَسْلَمْنَا وَأَتَيْنَا صَخْرًا لِيَدْفَعَ إِلَيْنَا مَاءَنَا فَأَبَى عَلَيْنَا فَأَتَاهُ فَقَالَ يَا صَخْرُ إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا أَسْلَمُوا أَحْرَزُوا أَمْوَالَهُمْ وَدِمَاءَهُمْ فَادْفَعْ إِلَى الْقَوْمِ مَاءَهُمْ قَالَ نَعَمْ يَا نَبِيَّ اللهِ فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَتَغَيَّرُ عِنْدَ ذَلِكَ حُمْرَةً حَيَاءً مِنْ أَخْذِهِ الْجَارِيَةَ وَأَخْذِهِ الْمَاءَ

عثمان بن ابی حازم نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا صخر سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بنی ثقیف کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے تشریف لے گئے۔ پس جب صخر نے اس کے بارے میں سنا، تو صخر گھڑ سواروں کے دستہ کے ساتھ حضور نبی کریم ﷺ کی مدد کو آنے لگا۔ لیکن اس نے حضور نبی کریم ﷺ کو اس حال میں پایا کہ آپ واپس جا چکے تھے اور وہ (قلعہ) فتح نہیں ہوا۔ تو اس دن صخر نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ عہد کیا اور اس کی ذمہ داری اٹھائی کہ وہ اس قلعہ کو چھوڑ کر واپس نہیں جائیں گے یہاں تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے حکم پر قلعہ سے نیچے اتر آئیں۔ چنانچہ وہ ان سے جدا نہ ہوا (بلکہ مسلسل محاصرہ جاری رکھا) یہاں تک کہ وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے حکم پر نیچے اتر آئے۔ تو صخر نے آپ ﷺ کی طرف لکھ بھیجا: اما بعد! یا رسول اللہ ﷺ بنی ثقیف آپ کے حکم پر اتر آئے ہیں میں ان کی طرف جاتا ہوں اور وہ گھوڑے پالتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے با جماعت نماز کا حکم ارشاد فرمایا اور احمس کے لیے دس دعائیں ارشاد فرمائیں (یا معنی یہ ہے کہ دس بار احمس کے لیے دعا مانگی) اے اللہ! احمس (صخر کے قبیلے کا نام ہے) کے گھڑ سواروں اور اس کے پیادوں میں برکت رکھ دے۔ اور پھر ایک قوم آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی اور عرض کی: یا نبی اللہ! ﷺ بے شک صخر

1۔ دیگر نسخوں میں یومئذ کے بجائے حینئذ ہے۔

نے میری پھوپھی کو پکڑ لیا ہے حالانکہ وہ اس (دین اسلام) میں داخل ہو چکی ہے جس میں مسلمان داخل ہیں۔ تو آپ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا: اے صخر! بے شک جب کوئی قوم اسلام قبول کر لے تو گویا انہوں نے اپنے خون اور اپنے اموال بھی محفوظ کر لیے۔ لہٰذا تو حضرت مغیرہ کو ان کی پھوپھی واپس دے دے۔ پس انہوں نے اس کو ان کے حوالے کر دیا۔ اور پھر صخر نے حضور نبی کریم ﷺ سے بنی سلیم کے پانی کے بارے میں پوچھا کہ وہ دین اسلام سے بھاگ گئے ہیں اور انہوں نے وہ پانی چھوڑا ہے۔ پھر عرض کی: یا نبی اللہ! ﷺ آپ مجھے اور میری قوم کو اس پانی پر اتار دیجئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ پھر آپ نے اسے وہاں پانی پر اتار دیا اور پھر بنی سلیم نے اسلام قبول کر لیا۔ پھر وہ صخر کے پاس آئے اور ان سے آکر کہا کہ وہ ان کا پانی ان کے حوالے کر دے لیکن اس نے ہم سے انکار کر دیا ہے۔ پس آپ ﷺ اس کے پاس آئے اور فرمایا: اے صخر! بلاشبہ جب کوئی قوم اسلام قبول کر لے تو گویا انہوں نے اپنے اموال اور اپنے خون محفوظ کر لیے۔ پس تو اس قوم کو ان کا پانی دے دے۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! یا نبی اللہ! ﷺ۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک حیا کے سبب سرخی میں بدل رہا ہے کہ آپ نے صخر سے لونڈی اور پانی دونوں چیزیں واپس لے لی ہیں (حالانکہ اس کا کارنامہ عظیم تھا)۔

2666۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي سَبْرَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الرَّبِيعِ الْجُهَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَزَلَ فِي مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ تَحْتَ دَوْمَةٍ فَأَقَامَ ثَلَاثًا ثُمَّ خَرَجَ إِلَى تَبُوكَ وَإِنَّ جُهَيْنَةَ لَحِقُوهُ بِالرَّحْبَةِ فَقَالَ لَهُمْ مَنْ أَهْلُ ذِي الْمَرْوَةِ فَقَالُوا بَنُو رِفَاعَةَ مِنْ جُهَيْنَةَ فَقَالَ قَدْ أَقْطَعْتُهَا لِبَنِي رِفَاعَةَ فَاقْتَسَمُوهَا فَمِنْهُمْ مَنْ بَاعَ وَمِنْهُمْ مَنْ أَمْسَكَ فَعَمِلَ ثُمَّ سَأَلْتُ أَبَاهُ عَبْدَ الْعَزِيزِ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي بِبَعْضِهِ وَلَمْ يُحَدِّثْنِي بِهِ كُلِّهِ

سبرہ بن عبدالعزیز بن ربیع جہنی نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ مسجد کی جگہ پر بہت موٹے اور بڑے درخت کے نیچے اترے اور آپ تین دن تک وہاں قیام فرما رہے۔ پھر آپ ﷺ تبوک تشریف لے گئے اور اہل جہینہ ایک وسیع زمین میں آپ ﷺ کے ساتھ آملے۔ تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: ذی المروہ (وادی القریٰ کا ایک گاؤں ہے) کے باسی کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے عرض کی: یہاں بنو رفاعہ رہ رہے ہیں جو قبیلہ جہینہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے یہ زمین بنی رفاعہ کو بطور جاگیر دے دی ہے۔ چنانچہ انہوں نے اسے تقسیم کر لیا۔ پس ان میں سے بعض نے اسے بیچ دیا اور بعض نے اسے روک کے رکھا اور اس میں کام کرتے رہے پھر جب میں نے اپنے باپ عبدالعزیز سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا: تو انہوں نے بعض حدیث مجھے بتائی اور ساری کا ذکر نہ کیا۔

2667۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ آدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقْطَعَ الزُّبَيْرَ نَخْلًا

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو کچھ کھجور کے درخت بطور جاگیر عطا فرمائے۔

Marfat.com

2668- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَتْنِي جَدَّتَايَ صَفِيَّةُ وَدُحَيْبَةُ ابْنَتَا عُلَيْبَةَ وَكَانَتَا رَبِيبَتَيْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ وَكَانَتْ جَدَّةَ أَبِيهِمَا أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُمَا قَالَتْ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ تَقَدَّمَ صَاحِبِي تَعْنِي حُرَيْثَ بْنَ حَسَّانَ وَافِدَ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ فَبَايَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ عَلَيْهِ وَعَلَى قَوْمِهِ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اكْتُبْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ بَنِي تَمِيمٍ بِالدَّهْنَاءِ أَنْ لَا يُجَاوِزَهَا إِلَيْنَا مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا مُسَافِرٌ أَوْ مُجَاوِرٌ فَقَالَ اكْتُبْ لَهُ يَا غُلَامُ بِالدَّهْنَاءِ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ قَدْ أَمَرَ لَهُ بِهَا شُخِصَ بِي وَهِيَ وَطَنِي وَدَارِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ لَمْ يَسْأَلْكَ السَّوِيَّةَ مِنَ الْأَرْضِ إِذْ سَأَلَكَ إِنَّمَا هِيَ هَذِهِ الدَّهْنَاءُ عِنْدَكَ مُقَيَّدُ الْجَمَلِ وَمَرْعَى الْغَنَمِ وَنِسَاءُ بَنِي تَمِيمٍ وَأَبْنَاؤُهَا وَرَاءَ ذَلِكَ فَقَالَ أَمْسِكْ يَا غُلَامُ صَدَقَتِ الْمِسْكِينَةُ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ يَسَعُهُمَا[1] الْمَاءُ وَالشَّجَرُ وَيَتَعَاوَنَانِ[2] عَلَى الْفُتَّانِ

عبداللہ بن حسان عنبری نے بیان کیا ہے کہ میری دادی اور نانی صفیہ اور دحیبہ نے جو علیبہ کی بیٹیاں تھیں اور وہ دونوں قیلہ بنت مخرمہ کی زیر پرورش رہیں اور وہ ان دونوں کے باپ کی دادی تھی، مجھے بتایا کہ ان دونوں کو ان کے باپ کی دادی نے خبر دی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اس (قیلہ) نے بیان کیا کہ میرا ساتھی حریث بن حسان جو بکر بن وائل کا پیامبر تھا وہ آگے بڑھا اور اس نے اپنی طرف سے اور اپنی قوم کی طرف سے اسلام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔ پھر اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اور بنی تمیم کے درمیان دہناء (بنی تمیم کا معروف شہر تھا) کو سرحد مقرر فرما دیجئے (اور لکھ دیجئے) کہ ان میں سے کوئی ہماری طرف اسے عبور کر کے نہیں آئے گا سوائے کسی مسافر کے یا جو آگے نکلنے والا ہو۔ تو حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے غلام! اسے دہناء کے بارے میں لکھ دے۔ پس جب میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں اسے لکھنے کا حکم دے دیا ہے تو مجھے بہت قلق ہوا کیونکہ وہ میرا وطن اور میرا گھر تھا۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم بلا شبہ اس نے انصاف کے ساتھ آپ سے زمین کا سوال نہیں کیا۔ جب اس نے آپ سے سوال کیا (کہ جو بکر اور تمیم دونوں کے درمیان مساوی ہو اور دونوں کا حق اس پر برابر ہو) بے شک یہ دہناء جو آپ کے پاس ہے یہ اونٹوں کے باندھنے کی جگہ ہے، بکریوں کی چراگاہ ہے اور بنی تمیم کی عورتیں اور اس کے بچے اس کے پیچھے ہیں۔ تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے غلام! ٹھہر جا اس مسکین اور ضعیف عورت نے سچ کہا ہے۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، پانی اور درخت دونوں کی وسعت رکھتے ہیں (یعنی دونوں اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں) اور انہیں چاہیے کہ وہ تکلف اور مشقت کی حالت میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں۔

2669- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَتْنِي أُمُّ جَنُوبٍ بِنْتُ نُمَيْلَةَ عَنْ أُمِّهَا سُوَيْدَةَ بِنْتِ جَابِرٍ عَنْ أُمِّهَا عَقِيلَةَ بِنْتِ أَسْمَرَ بْنِ مُضَرِّسٍ عَنْ أَبِيهَا أَسْمَرَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَبَايَعْتُهُ فَقَالَ مَنْ سَبَقَ إِلَى مَاءٍ لَمْ يَسْبِقْهُ إِلَيْهِ مُسْلِمٌ فَهُوَ لَهُ قَالَ فَخَرَجَ النَّاسُ يَتَعَادَوْنَ يَتَخَاطُّونَ

1- ایک نسخہ میں يَسَعُهُمْ ہے۔ 2- ایک نسخہ میں يَتَعَاوَنُونَ ہے۔

Marfat.com

اسمر بن مضرس نے بیان کیا ہے کہ میں حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کی بیعت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو کسی پانی کی جانب اتنا آگے بڑھ گیا جس کی جانب سے اس سے پہلے کوئی مسلمان آگے نہ بڑھا ہو تو وہ اسی کا ہو جائے گا۔ اسمر بن مضرس نے بیان کیا کہ پھر لوگ دوڑتے ہوئے اور خط کھینچتے ہوئے ادھر ادھر کی طرف نکل پڑے (تا کہ یہ علامت بن جائے کہ وہ اس اس مقام تک پہنچے ہیں)۔

2670۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقْطَعَ الزُّبَيْرَ حُضْرَ فَرَسِهِ فَأَجْرَى فَرَسَهُ حَتَّى قَامَ ثُمَّ رَمَى بِسَوْطِهِ فَقَالَ أَعْطُوهُ مِنْ حَيْثُ بَلَغَ السَّوْطُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو ان کے گھوڑے کے دوڑنے کی مقدار جگہ بطور جاگیر عطا فرمائی۔ پس انہوں نے اپنا گھوڑا دوڑایا یہاں تک کہ وہ (تھک کر) کھڑا ہو گیا۔ پھر آپ نے اپنا کوڑا پھینکا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: انہیں اتنی مقدار زمین دے دو جہاں تک کوڑا پہنچا ہے۔

بَابٌ فِي إِحْيَاءِ الْمَوَاتِ (بنجر (غیر آباد) زمین کو آباد کرنے کا بیان)

2671۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ وَذَكَرَ مِثْلَهُ قَالَ فَلَقَدْ خَبَّرَنِي الَّذِي حَدَّثَنِي هَذَا الْحَدِيثَ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ غَرَسَ أَحَدُهُمَا نَخْلًا فِي أَرْضِ الْآخَرِ فَقَضَى لِصَاحِبِ الْأَرْضِ بِأَرْضِهِ وَأَمَرَ صَاحِبَ النَّخْلِ أَنْ يُخْرِجَ نَخْلَهُ مِنْهَا قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهَا وَإِنَّهَا لَتُضْرَبُ أُصُولُهَا بِالْفُؤُوسِ وَإِنَّهَا لَنَخْلٌ عُمٌّ حَتَّى أُخْرِجَتْ مِنْهَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ عِنْدَ قَوْلِهِ مَكَانَ الَّذِي حَدَّثَنِي هَذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَكْثَرُ ظَنِّي أَنَّهُ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَأَنَا رَأَيْتُ الرَّجُلَ يَضْرِبُ فِي أُصُولِ النَّخْلِ

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے بنجر زمین کو آباد کیا تو وہ زمین اسی کے لیے ہوگی اور ظالم رگ کا کوئی حق نہیں۔ (ظالم رگ سے مراد ایسا آدمی ہے کہ ایک آدمی نے غیر آباد بنجر زمین آباد کی اور اس آدمی نے جا کر زبردستی اس میں فصل کاشت کر لی۔ تو یہ ظالم ہے اس کا اس پر کوئی حق نہیں ہوگا اور اگر پہلے آدمی نے اس کی فصل اکھیڑ کر پھینک بھی دی تب بھی اس پر کوئی تاوان اور جرمانہ نہ ہوگا)۔

یحییٰ بن عروہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے بنجر، غیر آباد زمین کو آباد کیا تو وہ اسی کے لیے ہوگی اور پھر اس کی مثل ذکر کیا۔ فرمایا: مجھے اس نے اطلاع دی جس نے مجھے حدیث بیان کی کہ دو آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس جھگڑا لے کر آئے۔ ان میں سے ایک نے دوسرے کی زمین میں کھجور کے درخت گاڑ لیے تھے۔ تو آپ ﷺ نے زمین کے مالک کے لیے زمین کا فیصلہ فرمایا اور درختوں کے مالک کو حکم فرمایا کہ وہ اپنے کھجور کے درخت اس زمین سے

Marfat.com

اکھیڑ لے۔ راوی نے بیان کیا کہ میں نے ان درختوں کو اس حال میں دیکھا کہ ان کی جڑیں کلہاڑیوں سے کاٹی جا رہی تھیں حالانکہ وہ بڑے طویل القامت درخت تھے یہاں تک کہ انہیں اس زمین سے نکال لیا گیا۔

احمد بن سعید دارمی، وہب نے اپنے باپ سے اور انہوں نے ابن اسحاق سے اسی اسناد کے ساتھ اور اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی ہے۔ مگر یہ کہ اس نے حدثنی هذا کی جگہ عنده قوله بیان کیا۔ پس حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی نے بیان کیا اور میرا زیادہ گمان یہ ہے کہ وہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ہیں۔ سو میں نے اس آدمی کو دیکھا جو درختوں کی جڑوں میں مار رہا تھا۔

2672۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْآمُلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَى أَنَّ الْأَرْضَ أَرْضُ اللهِ وَالْعِبَادَ عِبَادُ اللهِ وَمَنْ أَحْيَا مَوَاتًا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا جَاءَنَا بِهَذَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِينَ جَاءُوا بِالصَّلَوَاتِ عَنْهُ

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں یہ شہادت دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ زمین ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کی ہے اور بندے بھی سارے کے سارے اللہ تعالیٰ کے ہیں اور جس کسی نے بنجر زمین کو آباد کیا تو وہی اس کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ اور حضور نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث ہمارے پاس لانے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے آپ ﷺ سے نماز سے متعلقہ روایات ذکر کی ہیں۔

2673۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَحَاطَ حَائِطًا عَلَى أَرْضٍ فَهِيَ لَهُ

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے (غیر آباد اور غیر مملوکہ) زمین پر دیوار بنالی (یعنی اس پر قبضہ کرلیا) تو وہ زمین اسی کے لیے ہوگی۔

2674۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ قَالَ هِشَامٌ الْعِرْقُ الظَّالِمُ أَنْ يَغْرِسَ الرَّجُلُ فِي أَرْضِ غَيْرِهِ فَيَسْتَحِقَّهَا بِذَلِكَ قَالَ مَالِكٌ وَالْعِرْقُ الظَّالِمُ كُلُّ مَا أُخِذَ وَاحْتُفِرَ وَغُرِسَ بِغَيْرِ حَقٍّ

ہشام نے بیان کیا ہے کہ العرق الظالم سے مراد یہ ہے کہ کوئی آدمی کسی دوسرے کی زمین میں درخت گاڑ لے اور پھر اس کے سبب اس کی ملکیت کا استحقاق ثابت کرے۔ مالک نے کہا ہے کہ العرق الظالم سے مراد ہر وہ (غیر آباد) زمین ہے جس کا کچھ حصہ بغیر حق کے لے لیا جائے اور پھر اس میں گڑھا کھود دیا جائے اور اس میں درخت لگا دیے جائیں۔

2675۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعَبَّاسِ السَّاعِدِيِّ يَعْنِي ابْنَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ تَبُوكَ فَلَمَّا أَتَى وَادِيَ الْقُرَى إِذَا امْرَأَةٌ فِي حَدِيقَةٍ لَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ اخْرُصُوا فَخَرَصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ فَقَالَ لِلْمَرْأَةِ أَحْصِي مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَيْنَا تَبُوكَ فَأَهْدَى مَلِكُ أَيْلَةَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بُرْدَةً وَكَتَبَ لَهُ

Marfat.com

يَعْنِي بِبَحْرِهِ قَالَ فَلَمَّا أَتَيْنَا وَادِي الْقُرَى قَالَ لِلْمَرْأَةِ كَمْ كَانَ فِي حَدِيقَتِكِ قَالَتْ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ خَرْصَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنِّي مُتَعَجِّلٌ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِي فَلْيَتَعَجَّلْ

ابو حمید الساعدی نے بیان کیا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک کے لیے گیا۔ پس جب آپ ﷺ وادی القریٰ میں آئے تو وہاں ایک عورت اپنے باغ میں موجود تھی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو فرمایا: تم اندازہ لگاؤ (اس باغ میں کتنا پھل ہوگا؟) اور رسول اللہ ﷺ نے دس وسق (ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے) کا اندازہ لگایا۔ پھر آپ ﷺ نے اس عورت کو فرمایا: جو پھل اس سے نکلے گا تو اسے شمار کرنا۔ پھر ہم تبوک میں آئے وہاں ایلہ کے بادشاہ نے رسول اللہ ﷺ کو ایک سفید رنگ کا خچر بطور تحفہ دیا اور آپ ﷺ نے انہیں ایک چادر عطا فرمائی اور آپ ﷺ نے اسے زمین اور شہروں کی ملکیت پر سند لکھ دی۔ (چونکہ وہ لوگ زیادہ تر ساحل سمندر پر آباد تھے اس لیے انہیں "بحرہ" کے الفاظ سے تعبیر کیا ہے) پھر آپ ﷺ نے اس عورت سے پوچھا: تیرے باغ سے کتنی پیداوار حاصل ہوئی ہے؟ اس نے جواب دیا: دس وسق جن کا اندازہ رسول اللہ ﷺ نے لگایا تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں مدینہ طیبہ جلدی جانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ پس تم میں سے جو کوئی میری ساتھ جلدی جانا چاہے تو اسے جلدی کرنا چاہیے۔

2676- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ كُلْثُومٍ عَنْ زَيْنَبَ أَنَّهَا كَانَتْ تَفْلِي رَأْسَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعِنْدَهُ امْرَأَةُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَنِسَاءٌ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ وَهُنَّ يَشْتَكِينَ مَنَازِلَهُنَّ أَنَّهَا تَضِيقُ عَلَيْهِنَّ وَيُخْرَجْنَ مِنْهَا فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تُوَرَّثَ دُورَ الْمُهَاجِرِينَ النِّسَاءُ فَمَاتَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَوُرِّثَتْهُ امْرَأَتُهُ دَارًا بِالْمَدِينَةِ

حضرت زینب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے سر سے جوئیں تلاش کر رہی تھیں اور اس وقت آپ ﷺ کے پاس حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی بیوی اور دیگر مہاجر عورتیں بھی تھیں اور وہ اپنے گھروں کی شکایت کر رہی تھیں کہ وہ گھر ان پر تنگ ہیں اور انہیں ان سے نکال دیا جائے گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ مہاجرین کے گھروں کا ان کی عورتوں کو وارث بنایا جائے۔ پس حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو ان کی بیوی مدینہ طیبہ میں ان کے گھر کی وارث بنی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّخُولِ فِي أَرْضِ الْخَرَاجِ (خراج والی زمین لینے کا بیان)

2677- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عِيسَى يَعْنِي ابْنَ سُمَيْعٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّهُ قَالَ مَنْ عَقَدَ الْجِزْيَةَ فِي عُنُقِهِ فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: جس نے جزیہ اپنے اوپر ڈال دیا تحقیق وہ اس طریقہ سے بری ہو گیا جس پر رسول اللہ ﷺ تھے (مراد یہ ہے کہ اگر کسی مسلمان نے کسی کافر سے خراجی زمین خرید لی یا اس کا پانی وغیرہ تو اس کا خراج اس

Marfat.com

کے ذمہ لازم ہو جائے گا۔ چونکہ خراج جزیہ کی ہی ایک قسم ہے اس لیے فرمایا: وہ اس طریقہ سے ہی بری ہو گیا جس پر رسول اللہ ﷺ تھے۔ گویا اسے انتہائی تشدید وتغلیظ پر محمول کیا گیا ہے)۔ (بذل المجہود ص 37 ج 14)

2678۔ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ ابْنُ أَبِي الشَّعْثَاءِ حَدَّثَنِي سِنَانُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنِي شَبِيبُ بْنُ نُعَيْمٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ خُمَيْرٍ حَدَّثَنِي أَبُو الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَخَذَ أَرْضًا بِجِزْيَتِهَا فَقَدِ اسْتَقَالَ هِجْرَتَهُ وَمَنْ نَزَعَ صَغَارَ كَافِرٍ مِنْ عُنُقِهِ فَجَعَلَهُ فِي عُنُقِهِ فَقَدْ وَلَّى الْإِسْلَامَ ظَهْرَهُ قَالَ فَسَمِعَ مِنِّي خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ لِي أَشُبَيْبٌ حَدَّثَكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِذَا قَدِمْتَ فَسَلْهُ فَلْيَكْتُبْ إِلَيَّ بِالْحَدِيثِ قَالَ فَكَتَبَهُ لَهُ فَلَمَّا قَدِمْتُ سَأَلَنِي خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ الْقِرْطَاسَ فَأَعْطَيْتُهُ فَلَمَّا قَرَأَهُ تَرَكَ مَا فِي يَدِهِ مِنَ الْأَرَضِينَ حِينَ سَمِعَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا يَزِيدُ بْنُ خُمَيْرٍ الْيَزَنِيُّ لَيْسَ هُوَ صَاحِبَ شُعْبَةَ

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے زمین کو اس کے خراج سمیت لے لیا تو تحقیق اس نے اپنی ہجرت کو باطل کر دیا اور جس نے کسی کافر کی ذلت کو اس کی گردن سے اتار دیا اور اسے اپنے اوپر ڈال لیا (یعنی کافر سے خراجی زمین خرید کر اس کا خراج اپنے اوپر لازم کر لیا) تو اس نے اسلام سے اپنی پیٹھ کو پھیر لیا۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھ سے یہ حدیث خالد بن معدان نے سنی تو اس نے مجھے کہا: کیا شبیب نے تجھے حدیث بیان کی ہے۔ میں نے کہا: ہاں۔ پھر اس نے کہا: جب تو اس کے پاس آئے تو اسے کہنا کہ وہ حدیث میرے لیے لکھ دے۔ راوی کہتا ہے: انہوں نے وہ حدیث اس کے لیے لکھ دی۔ جب میں آیا تو خالد بن معدان نے اس کاغذ کے بارے میں مجھ سے پوچھا تو میں نے وہ کاغذ اسے دیا۔ پس جب اس نے اسے پڑھا تو اس نے اس زمین کو چھوڑ دیا جو اس کے قبضے میں تھی۔ جب اس نے یہ حدیث سنی۔ ابوداؤد نے کہا: یہ یزید بن خمیر یزنی وہ نہیں ہیں جو شعبہ کے شاگرد ہیں۔

بَابٌ فِي الْأَرْضِ يَحْمِيهَا الْإِمَامُ أَوِ الرَّجُلُ

اس زمین کا بیان جسے امام یا کوئی آدمی اپنی حفاظت میں روک لے

2679۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا حِمَى إِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَمَى النَّقِيعَ

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمین کو اپنی حفاظت میں روکنا صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم ﷺ کے لیے ہے (یعنی جہاد اور زکوۃ وغیرہ کے جانوروں کے لیے زمین کے گھاس اور پانی کو روکنا جائز ہے)۔

ابن شہاب نے کہا ہے کہ مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نقیع کی جگہ کو اپنی حفاظت میں روک لیا۔

Marfat.com

2680۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَمَى النَّقِيعَ وَقَالَ لَا حِمَى إِلَّا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے نقیع کو روک لیا (محفوظ کرلیا) اور فرمایا: زمین کو روکنا نہیں ہے مگر صرف اللہ کے لیے (یعنی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا کے لیے زمین کے گھاس اور پانی کو روکنا جائز ہے)۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّكَازِ وَمَا فِيهِ (زمین میں دفن شدہ خزانے اور اس کے احکام کا بیان)

2681۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

حضرت سعید بن مسیب اور حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہما دونوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رکاز یعنی زمین میں دفن شدہ خزانے میں خمس ہے۔

2682۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ الرِّكَازُ الْكَنْزُ الْعَادِيُّ

ہشام نے حسن سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ رکاز سے مراد پرانا خزانہ ہے۔

2683۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا الزَّمْعِيُّ عَنْ عَمَّتِهِ قُرَيْبَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أُمِّهَا كَرِيمَةَ بِنْتِ الْمِقْدَادِ عَنْ ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهَا قَالَتْ ذَهَبَ الْمِقْدَادُ لِحَاجَتِهِ بِبَقِيعِ الْخَبْخَبَةِ فَإِذَا جُرَذٌ يُخْرِجُ مِنْ جُحْرٍ دِينَارًا ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُخْرِجُ دِينَارًا دِينَارًا حَتَّى أَخْرَجَ سَبْعَةَ عَشَرَ دِينَارًا ثُمَّ أَخْرَجَ خِرْقَةً حَمْرَاءَ يَعْنِي فِيهَا دِينَارٌ فَكَانَتْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ دِينَارًا فَذَهَبَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ وَقَالَ لَهُ خُذْ صَدَقَتَهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ هَلْ هَوَيْتَ إِلَى الْجُحْرِ قَالَ لَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا

ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب بن ہاشم نے بیان کیا ہے کہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ اپنے کسی کام کی غرض سے بقیع خنجبہ (نواح مدینہ میں ایک جگہ کا نام ہے) گئے۔ وہاں ایک چوہے نے ایک بل سے ایک دینار نکالا۔ پھر وہ ایک ایک دینار کر کے نکالتا رہا یہاں تک کہ اس نے سترہ دینار نکالے۔ پھر اس نے سرخ رنگ کا ایک کپڑا سا نکالا، اس میں بھی ایک دینار تھا۔ پس اس طرح اٹھارہ دینار ہو گئے۔ پھر حضرت مقداد رضی اللہ عنہ وہ لے کر حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور ان کے بارے میں آپ ﷺ کو اطلاع دی اور آپ سے عرض کی: ان کی زکوٰۃ لے لیجیے۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے ان سے پوچھا: کیا تم بل کی طرف خود گئے تھے؟ عرض کی: نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں ان میں برکت فرمائے (یعنی یہ لقطہ کے حکم میں ہے، رکاز نہیں اور خمس رکاز میں ہوتا ہے)۔

Marfat.com

بَابُ نَبْشِ الْقُبُوْرِ الْعَادِيَّةِ يَكُوْنُ فِيْهَا الْمَالُ

(پرانی قبروں کو کھولنے کا بیان جس میں مال دفن ہو)

2684- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ بُجَيْرِ بْنِ أَبِي بُجَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ حِيْنَ خَرَجْنَا مَعَهُ إِلَى الطَّائِفِ فَمَرَرْنَا بِقَبْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ هٰذَا قَبْرُ أَبِي رِغَالٍ وَكَانَ بِهٰذَا الْحَرَمِ يَدْفَعُ عَنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ أَصَابَتْهُ النِّقْمَةُ الَّتِي أَصَابَتْ قَوْمَهُ بِهٰذَا الْمَكَانِ فَدُفِنَ فِيْهِ وَآيَةُ ذٰلِكَ أَنَّهُ دُفِنَ مَعَهُ غُصْنٌ مِنْ ذَهَبٍ إِنْ أَنْتُمْ نَبَشْتُمْ عَنْهُ أَصَبْتُمُوْهُ مَعَهُ فَابْتَدَرَهُ النَّاسُ فَاسْتَخْرَجُوا الْغُصْنَ

بجیر بن ابی بجیر نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے جب کہ ہم آپ ﷺ کے ساتھ طائف کی طرف گئے۔ ہم ایک قبر کے پاس سے گزرے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ابو رغال کی قبر ہے (یہ قوم ثمود کا آدمی تھا) اور اس سے اس حرم کے سبب عذاب دور رہتا تھا (مراد یہ ہے کہ وہ حرم پاک سے اسی ارادہ سے باہر نہ نکلتا تھا کہ اندر میں عذاب سے محفوظ رہوں گا کیونکہ سرزمین حرم میں عذاب نازل نہیں ہوتا۔ چنانچہ وہ اندر ہی رہتا رہا) لیکن جب ایک بار وہ باہر نکلا تو اسے وہیں عذاب آ پہنچا جو اس جگہ اس کی قوم پر آیا تھا اور اسے اس قبر میں دفن کیا گیا اور اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے ساتھ سونے کی ایک سلاخ ہے۔ اگر تم چاہو تو اسے کھول لو۔ تم اسے اس کے پاس پالو گے۔ پس لوگ تیزی سے اس کی طرف بڑھے اور انہوں نے وہ سلاخ نکال لی۔

فائدہ: رب کریم نے اپنے محبوب کریم ﷺ کو جو قوت بصارت و بصیرت عطا فرمائی تھی یہ اس کا کمال ہے کہ سینکڑوں ہزاروں برس پہلے ہونے والے واقعہ کا مشاہدہ کیا اور اتنی قدیمی قبر کے اندر پائی جانے والی سونے کی سلاخ کو دیکھ لیا۔ کوئی شے آپ کے سامنے حجاب نہ بنی اور کون ہے جو اس شان میں آپ کی مثلیت کا دعویٰ کر سکے؟ آپ ﷺ رب کریم کی جانب سے عطا کردہ جملہ شانوں میں بے مثل اور بے مثال ہیں۔

Marfat.com

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

كِتَاب الْجَنَائِز (جنائز کا بیان)

بَاب الْأَمْرَاضِ الْمُكَفِّرَةِ لِلذُّنُوبِ (گناہوں کا کفارہ بننے والی بیماریوں کا بیان)

2685- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ يُقَالُ لَهُ أَبُو مَنْظُورٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي عَنْ عَامِرٍ الرَّامِ أَخِي الْخَضِرِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ النُّفَيْلِيُّ هُوَ الْخُضْرُ وَلٰكِنْ كَذَا قَالَ قَالَ إِنِّي لَبِبِلَادِنَا إِذْ رُفِعَتْ لَنَا رَايَاتٌ وَأَلْوِيَةٌ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالُوا هٰذَا لِوَاءُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ تَحْتَ شَجَرَةٍ قَدْ بُسِطَ لَهُ كِسَاءٌ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَيْهِ وَقَدِ اجْتَمَعَ إِلَيْهِ أَصْحَابُهُ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ فَذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْأَسْقَامَ فَقَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَصَابَهُ السَّقَمُ ثُمَّ أَعْفَاهُ اللهُ مِنْهُ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضَى مِنْ ذُنُوبِهِ وَمَوْعِظَةً لَهُ فِيمَا يَسْتَقْبِلُ وَإِنَّ الْمُنَافِقَ إِذَا مَرِضَ ثُمَّ أُعْفِيَ كَانَ كَالْبَعِيرِ عَقَلَهُ أَهْلُهُ ثُمَّ أَرْسَلُوهُ فَلَمْ يَدْرِ لِمَ عَقَلُوهُ وَلَمْ يَدْرِ لِمَ أَرْسَلُوهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ حَوْلَهُ يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا الْأَسْقَامُ وَاللهِ مَا مَرِضْتُ قَطُّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قُمْ عَنَّا فَلَسْتَ مِنَّا فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ كِسَاءٌ وَفِي يَدِهِ شَيْءٌ قَدِ الْتَفَّ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي لَمَّا رَأَيْتُكَ أَقْبَلْتُ إِلَيْكَ فَمَرَرْتُ بِغَيْضَةِ شَجَرٍ فَسَمِعْتُ فِيهَا أَصْوَاتَ فِرَاخِ طَائِرٍ فَأَخَذْتُهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ فِي كِسَائِي فَجَاءَتْ أُمُّهُنَّ فَاسْتَدَارَتْ عَلَى رَأْسِي فَكَشَفْتُ لَهَا عَنْهُنَّ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِنَّ مَعَهُنَّ فَلَفَفْتُهُنَّ بِكِسَائِي فَهُنَّ أُولَاءِ مَعِي قَالَ ضَعْهُنَّ عَنْكَ فَوَضَعْتُهُنَّ وَأَبَتْ أُمُّهُنَّ إِلَّا لُزُومَهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ أَتَعْجَبُونَ لِرُحْمِ أُمِّ الْأَفْرَاخِ فِرَاخَهَا قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَلّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ أُمِّ الْأَفْرَاخِ بِفِرَاخِهَا ارْجِعْ بِهِنَّ حَتَّى تَضَعَهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُنَّ وَأُمُّهُنَّ مَعَهُنَّ فَرَجَعَ بِهِنَّ

ابوداود نے بیان کیا کہ نفیلی جو کہ خضر قبیلے سے متعلق تھا، نے کہا کہ میں اپنے شہروں میں تھا کہ اچانک ہمارے سامنے جھنڈے اور نشان بلند ہوئے۔ تو میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ کے پاس آیا، درآنحالیکہ آپ ﷺ درخت کے نیچے ایک چادر پر تشریف فرما تھے جو آپ ﷺ کے لیے بچھائی گئی تھی اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کی طرف متوجہ ہو کر جمع تھے۔ پس میں بھی ان کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے بیماریوں کا ذکر فرمایا اور ارشاد فرمایا: بلاشبہ مومن کو جب کوئی بیماری آ لگتی ہے پھر اللہ تعالیٰ اسے اس سے صحت عطا فرما دیتا ہے۔ تو وہ بیماری اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے اور اس کے لیے آنے والے زمانہ میں باعث نصیحت ہوتی ہے (یعنی وہ مستقبل میں ان گناہوں کے ارتکاب سے اجتناب کرتا ہے) اور منافق جب بیمار ہوتا ہے پھر اسے اس سے صحت عطا کی جاتی ہے تو وہ ایسے اونٹ کی مانند ہوتا ہے جسے اس کے گھر والے (مالک) باندھ دیں اور پھر اسے چھوڑ دیں، پس وہ نہیں جانتا کہ

Marfat.com

انہوں نے اسے کیوں باندھا تھا اور نہ وہ یہ جانتا ہے کہ انہوں نے اسے کیوں چھوڑ دیا۔ پھر آپ کے اردگرد بیٹھنے والوں میں سے ایک آدمی نے کہا: یارسول اللہ! علیہ بیماری کیا ہوتی ہے؟ قسم بخدا! میں کبھی بھی بیمار نہیں ہوا۔ تو رسول اللہ علیہ نے فرمایا: تو ہم سے اٹھ جا، تو ہم میں سے نہیں ہے۔ پس اسی اثناء میں کہ ہم آپ علیہ کے پاس ہی تھے کہ اچانک ایک آدمی آیا۔ اس پر چادر تھی اور اس کے ہاتھ میں کوئی شے تھی۔ وہ اس پر چادر لپیٹے ہوئے تھا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! علیہ میں نے جب آپ کو دیکھا تو میں آپ کی طرف آ گیا۔ پس میں درختوں کے ایک جھنڈ کے پاس سے گزرا تو میں نے اس میں کسی پرندے کے بچوں کی آواز سنی۔ پس میں نے انہیں پکڑ لیا اور میں نے انہیں اپنی چادر میں رکھ لیا۔ پھر ان کی ماں آ گئی اور وہ سر پر چکر لگانے لگی۔ پس میں نے اس کے لیے انہیں ظاہر کیا تو وہ ان پر گر پڑی اور میں نے اس کے ساتھ اسے بھی چادر میں لپیٹ لیا اور اب وہ میرے پاس ہیں۔ تو آپ علیہ نے فرمایا: انہیں زمین پر رکھ دے۔ میں نے انہیں رکھ دیا لیکن ان کی ماں پھر بھی ان کے ساتھ ہی پڑی رہی (یعنی اس نے بھی قطعاً اڑنے کی کوشش نہ کی)۔ تب رسول اللہ علیہ نے اپنے اصحاب کو ارشاد فرمایا: کیا تم ان بچوں کی ماں کی اپنے بچوں کے ساتھ شفقت اور رحمت کو دیکھ کر تعجب کر رہے ہو؟ انہوں نے عرض کی: ہاں، یارسول اللہ! علیہ۔ آپ علیہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے! اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ رحم فرماتا ہے جتنا کہ ان بچوں کی ماں کو اپنے بچوں کے ساتھ پیار ہے۔ تو انہیں واپس لوٹا دے یہاں تک کہ تو انہیں اسی جگہ رکھ دے جہاں سے تو نے انہیں اٹھایا ہے اور ان کی ماں بھی ان کے ساتھ ہو۔ پس وہ آدمی انہیں لے کر واپس لوٹ گیا۔

2686۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْمِصِّيصِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ السُّلَمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللهِ مَنْزِلَةٌ لَمْ يَبْلُغْهَا بِعَمَلِهِ ابْتَلَاهُ اللهُ فِي جَسَدِهِ أَوْ فِي مَالِهِ أَوْ فِي وَلَدِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد زَادَ ابْنُ نُفَيْلٍ ثُمَّ صَبَّرَهُ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ اتَّفَقَا حَتَّى يُبْلِغَهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِي سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللهِ تَعَالَى

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ ابراہیم بن مہدی سلمی نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کیا ہے اور انہیں رسول اللہ علیہ سے شرف صحبت حاصل تھا۔ انہوں نے بیان کیا: میں نے رسول اللہ علیہ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب کسی بندے کا اللہ تعالیٰ کی جانب سے رتبہ بلند ہوتا ہے جس تک وہ اپنے عمل سے نہیں پہنچتا تو اللہ تعالیٰ اسے جسمانی یا مالی یا اس کی اولاد کی جانب سے کسی آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ابوداؤد نے کہا کہ ابن نفیل نے یہ زائد لفظ ذکر کیے پھر اسے اس آزمائش پر صبر عطا فرما دیتا ہے۔ پھر آگے دونوں راوی متفق ہیں۔ یہاں تک کہ وہ اسے اس مقام اور رتبہ تک پہنچا دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس کے لیے بلند ہوا۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء و رسل، اولیاء کاملین اور صالحین کا کسی بیماری یا کسی اور آزمائش میں مبتلا ہونا اور ان کا اسی حال پر صابر و شاکر رہنا اللہ تعالیٰ کی جانب سے ان کے لیے درجات کی بلندی کا سبب ہوتا ہے۔

Marfat.com

بَابٌ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ يَعْمَلُ عَمَلًا صَالِحًا فَشَغَلَهُ عَنْهُ مَرَضٌ أَوْ سَفَرٌ

اس کا بیان کہ جب کوئی بندہ نیک عمل کرتا ہو اور پھر کہیں بیماری یا سفر کی وجہ سے وہ اسے نہ کر سکے

2687۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّكْسَكِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ يَقُولُ إِذَا كَانَ الْعَبْدُ يَعْمَلُ عَمَلًا صَالِحًا فَشَغَلَهُ عَنْهُ مَرَضٌ أَوْ سَفَرٌ كُتِبَ لَهُ كَصَالِحِ مَا كَانَ يَعْمَلُ وَهُوَ صَحِيحٌ مُقِيمٌ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے ایک اور دو بار نہیں بلکہ کئی بار حضور نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب بندہ کوئی نیک عمل کرتا ہے پھر کبھی بیماری یا سفر (یعنی عذر) کی وجہ سے اسے نہ کر سکا تو اس کے لیے وہ عمل اسی طرح لکھا جاتا ہے جیسا کہ وہ اپنی حالت صحت اور اقامت میں وہ نیک عمل کیا کرتا تھا (یعنی اس عمل کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں اسی طرح لکھا جاتا ہے جس طرح کہ جب وہ عمل کرتا تھا تو لکھا جاتا تھا)۔

بَابُ عِيَادَةِ النِّسَاءِ (عورتوں کی بیمار پرسی کا بیان)

2688۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ قَالَتْ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا مَرِيضَةٌ فَقَالَ أَبْشِرِي يَا أُمَّ الْعَلَاءِ فَإِنَّ مَرَضَ الْمُسْلِمِ يُذْهِبُ اللَّهُ بِهِ خَطَايَاهُ كَمَا تُذْهِبُ النَّارُ خَبَثَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

حضرت ام علاء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے میری تیمارداری فرمائی اور میں بیمار تھی۔ سو ارشاد فرمایا: اے ام علاء! تجھے بشارت ہو کیونکہ مسلمان کی بیماری کے سبب اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو دور فرما دیتا ہے، جس طرح آگ سونے اور چاندی کی میل کچیل کو دور کر دیتی ہے (یعنی بیماری گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے سبب اسی طرح گناہوں کو ختم کر دیتا ہے جس طرح آگ سونے اور چاندی کو میل سے صاف کر دیتی ہے)۔

2689۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ بَشَّارٍ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْخَزَّازِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَشَدَّ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَالَ أَيَّةُ آيَةٍ يَا عَائِشَةُ قَالَتْ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ قَالَ أَمَا عَلِمْتِ يَا عَائِشَةُ أَنَّ الْمُسْلِمَ تُصِيبُهُ النَّكْبَةُ أَوِ الشَّوْكَةُ فَيُكَافَأُ بِأَسْوَإِ عَمَلِهِ وَمَنْ حُوسِبَ عُذِّبَ قَالَتْ أَلَيْسَ اللَّهُ يَقُولُ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا قَالَ ذَاكُمُ الْعَرْضُ يَا عَائِشَةُ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بلاشبہ میں قرآن کریم کی شدید ترین آیت کو جانتی ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! وہ کون سی آیت ہے؟ تو عرض کی:

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی: (ترجمہ) ''جو کوئی برا عمل کرے گا اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا''۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تو نہیں جانتی کہ مسلمان کو جب کوئی مصیبت یا تکلیف پہنچتی ہے تو اسے اس کے برے عمل کا بدل بنا دیا جاتا ہے (یعنی مصیبت کے وقت جب مومن صبر کرتا ہے تو اس کی وجہ سے رب کریم اس کے برے اعمال ختم کر دیتا ہے) اور جس کا حساب لیا جائے گا اسے عذاب دیا جائے گا۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا: (ترجمہ) ''تو اس سے حساب آسانی سے لیا جائے گا''۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حساب یسیر فقط تمہیں اللہ تعالیٰ کے پاس پیش کرنا ہے۔ اے عائشہ! اور جس کا حساب میں مناقشہ کیا جائے گا تو اسے عذاب دیا جائے گا۔

ابوداؤد نے کہا: یہ ابن بشار کے الفاظ ہیں۔ اس نے کہا: حدثنا ابن ابی ملیکہ۔

بَابٌ فِي الْعِيَادَةِ (بیمار پرسی کرنے کا بیان)

2690۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعُودُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ عَرَفَ فِيهِ الْمَوْتَ قَالَ قَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ عَنْ حُبِّ يَهُودَ قَالَ فَقَدْ أَبْغَضَهُمْ أَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ فَمَهْ فَلَمَّا مَاتَ أَتَاهُ ابْنُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ قَدْ مَاتَ فَأَعْطِنِي قَمِيصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيهِ فَنَزَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَمِيصَهُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ (راس المنافقین) عبداللہ بن ابی کی اس بیماری میں عیادت کے لیے تشریف لے گئے جس میں وہ فوت ہو گیا۔ تو جب آپ ﷺ اس کے پاس گئے تو آپ نے اس میں موت کے آثار پہچان لیے اور فرمایا: میں تجھے یہود کی دوستی اور محبت سے منع کیا کرتا تھا۔ تو اس نے کہا: حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے جو ان کے ساتھ بغض رکھا تو کیا ہوا؟ (یعنی وہ بھی فوت ہو گئے ان کا بغض انہیں موت سے نہ بچا سکا) پھر جب وہ مر گیا تو اس کا بیٹا آپ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: یا رسول اللہ! عبداللہ بن ابی فوت ہو گیا ہے۔ آپ مجھے اپنی قمیص عطا فرمایئے میں اس میں اسے کفن دوں گا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی قمیص اتاری اور اسے عطا فرما دی۔

فائدہ: چونکہ اس کا بیٹا مسلمان تھا اس لیے آپ ﷺ نے اس کی دلجوئی کے لیے اپنی قمیص عطا فرما دی۔ اور یہ بھی ہے کہ عبداللہ بن ابی نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے لیے اپنی قمیص دی تھی، لہٰذا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا میں ہی اس کا بدلہ چکانے کے لیے اسے اپنی قمیص عطا فرما دی۔ ورنہ یہ تو آپ جانتے تھے کہ چونکہ یہ منافق ہے اس لیے میری قمیص اس کے لیے باعث نفع نہیں ہو سکتی (واللہ اعلم) لیکن اپنے اخلاق کریمانہ کے سبب دینے سے انکار نہیں کیا۔

بَابٌ فِي عِيَادَةِ الذِّمِّيِّ (ذمی کی عیادت کرنے کا بیان)

2691۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ غُلَامًا مِنَ الْيَهُودِ كَانَ مَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ أَسْلِمْ فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ أَبُوهُ أَطِعْ

Marfat.com

أَبَا الْقَاسِمِ فَأَسْلَمَ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ بِي مِنَ النَّارِ

حضرت ثابت بن انس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہودی کا ایک بچہ بیمار تھا۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ اس کی بیمار پرسی کے لیے تشریف لائے اور اس کے سر کے پاس تشریف فرما ہوئے اور اسے فرمایا: تو اسلام قبول کر لے۔ پس اس بچے نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اس کے سر کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ تو اس کے باپ نے اسے کہا: تو ابو القاسم ﷺ کی اطاعت و پیروی کر پس اس نے اسلام قبول کر لیا۔ پس حضور نبی کریم ﷺ وہاں سے اٹھے تو آپ فرما رہے تھے: سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے اسے میرے وسیلہ سے آتش جہنم سے بچا لیا۔

فائدہ: حضور رحمت عالم ﷺ کی ذات کتنی کریم اور شفیق ہے اور آداب معاشرت کے ساتھ کس طرح مزین اور آراستہ ہے کہ اپنے تو رہے اپنے، یہودی کے گھر بھی بچے کی تیمارداری کے لیے تشریف لے جاتے ہیں اور اپنے اخلاق کریمانہ سے ان کے دل جیت کر بچے کو نور ایمان سے منور فرما دیتے ہیں۔ یہی وہ حسین و جمیل تعلیم اور ادب ہے جس سے آپ نے اپنے غلاموں کو آراستہ فرمایا۔

بَابُ الْمَشْيِ فِي الْعِيَادَةِ (عیادت کے لیے پیدل چل کر جانے کا بیان)

2692۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُنِي لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَلَا بِرْذَوْنٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لاتے تھے تو آپ ﷺ نہ خچر پر سوار ہوتے تھے اور نہ ہی ترکی گھوڑے پر (یعنی آپ ﷺ پیدل چل کر تشریف لاتے تھے)۔

بَابٌ فِي فَضْلِ الْعِيَادَةِ عَلَى وُضُوءٍ (باوضو عیادت کرنے کی فضیلت کا بیان)

2693۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ رَوْحِ بْنِ خُلَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دَلْهَمٍ الْوَاسِطِيُّ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ وَعَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ مَسِيرَةَ سَبْعِينَ خَرِيفًا قُلْتُ يَا أَبَا حَمْزَةَ وَمَا الْخَرِيفُ قَالَ الْعَامُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَالَّذِي تَفَرَّدَ بِهِ الْبَصْرِيُّونَ مِنْهُ الْعِيَادَةُ وَهُوَ مُتَوَضِّئٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے وضو کیا اور خوب اچھی طرح وضو کیا اور پھر ثواب اور اجر کی نیت سے اپنے مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کی، تو وہ جہنم سے ستر خریف کی مسافت پر دور کر دیا جاتا ہے۔ میں نے کہا: اے ابو حمزہ! خریف کیا ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ اس سے مراد سال ہے (یعنی وہ جہنم سے ستر برس کی مسافت پر دور کر دیا جاتا ہے)۔ ابو داود نے کہا ہے کہ وہ قول جس میں بصری منفرد ہیں وہ "حالت وضو میں عیادت کرنا" ہے۔

2694۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَعُودُ

Marfat.com

مَرِيضًا مُمْسِيًا إِلَّا خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ أَتَاهُ مُصْبِحًا خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ حَتَّى يُمْسِيَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ لَمْ يَذْكُرِ الْخَرِيفَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ مَنْصُورٌ عَنِ الْحَكَمِ كَمَا رَوَاهُ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ وَكَانَ نَافِعٌ غُلَامَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَ أَبُو مُوسَى إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ يَعُودُهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَسَاقَ مَعْنَى حَدِيثِ شُعْبَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد أُسْنِدَ هَذَا عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ صَحِيحٍ[1]

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: جو آدمی شام کے وقت کسی مریض کی عیادت کرتا ہے تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں۔ وہ اس کے لیے مغفرت طلب کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ معین ہو جاتا ہے۔ اور جو کوئی صبح کے وقت آتا ہے اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں، وہ اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ شام ہو جاتی ہے اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ مختص ہو جاتا ہے۔

عثمان بن ابی شیبہ، ابو معاویہ نے کہا: ہمیں اعمش نے حکم عن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ عن علی رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ کی سند سے اس کی مثل روایت بیان کی ہے اور اس میں خریف (باغ) کا ذکر نہیں کیا۔ ابو داود نے کہا ہے: اسے منصور نے حکم سے اسی طرح روایت کیا ہے جیسے اسے شعبہ نے روایت کیا ہے۔

عثمان بن ابی شیبہ، جریر نے منصور عن الحکم عن ابی جعفر عبد اللہ بن نافع کی سند سے بیان کیا ہے اور نافع حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا غلام تھا۔ اس نے بیان کیا کہ حضرت ابو موسیٰ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی تیمارداری کے لیے تشریف لائے۔ ابو داود نے کہا: آگے شعبہ کی حدیث کی مثل بیان کی۔

ابو داود نے کہا: اس کے لیے کئی صحیح اسناد میں سے یہ سند بھی بیان کی گئی ہے: عن علی رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ۔

بَابٌ فِي الْعِيَادَةِ مِرَارًا (بار بار عیادت کرنے کا بیان)

2695۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُصِيبَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ فِي الْأَكْحَلِ فَضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ غزوہ خندق کے دن زخمی ہوئے۔ انہیں ایک آدمی (حبان بن قیس) نے ہاتھ کی رگ میں تیر مارا (اور پھر اس سے خون بند نہ ہو سکا) تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے مسجد میں ایک خیمہ لگوایا تا کہ آپ قریب سے ان کی عیادت کر سکیں۔

1۔ قال ابو داود تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

Marfat.com

فائدہ: اکحل ہاتھ کے درمیان ایک رگ ہے اور خلیل نے کہا ہے کہ یہ رگِ حیات ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ہر عضو میں اس کا شعبہ ہوتا ہے۔ پس ہاتھ میں وہ شعبہ اکحل ہے، پیٹھ میں ابہرا ہے اور ران میں نساء ہے۔ جب یہ کٹ جائے تو پھر اس کا خون رکتا نہیں۔ واللہ اعلم (بذل المجہود ص 62 ج 14)

بَاب فِي الْعِيَادَةِ مِنَ الرَّمَدِ (آشوب چشم کی صورت میں عیادت کرنے کا بیان)

2696۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ عَادَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِعَيْنِي

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے میری آنکھوں میں درد ہونے کے سبب میری عیادت فرمائی۔

بَاب الْخُرُوجِ مِنَ الطَّاعُونِ (طاعون زدہ علاقے سے نکلنے کا بیان)

2697۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ يَعْنِي الطَّاعُونَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جب تم کسی علاقے میں طاعون پائے جانے کے بارے سنو، تو تم اس کی طرف آگے نہ بڑھو (یعنی وہاں نہ جاؤ) اور جب کسی علاقے میں طاعون پھیل جائے درآنحالیکہ تم اسی علاقے میں ہو تو پھر طاعون سے بھاگتے ہوئے وہاں سے نہ نکلو۔

فائدہ: اس میں احتیاط اور توکل دونوں کا درس دیا گیا ہے۔ پہلے حصہ میں احتیاط کا ذکر ہے کہ اگر تمہیں کسی علاقے میں طاعون پائے جانے کی خبر موصول ہو تو پھر احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ تم اس میں داخل نہ ہو۔ اور دوسرے حصہ میں توکل کا درس دیا کہ جہاں تم رہ رہے ہو اگر وہاں طاعون آ جائے تو پھر تمہیں اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کرتے ہوئے وہیں رہنا چاہیے کیونکہ رب کریم کی منشا کے بغیر کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔

بَاب الدُّعَاءِ لِلْمَرِيضِ بِالشِّفَاءِ عِنْدَ الْعِيَادَةِ

عیادت کے وقت مریض کے لیے شفاء کی دعا کرنے کا بیان

2698۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَاهَا قَالَ اشْتَكَيْتُ بِمَكَّةَ فَجَاءَنِي النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُنِي وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِي ثُمَّ مَسَحَ صَدْرِي وَبَطْنِي ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ

Marfat.com

اشْفِ سَعْدًا وَأَتْمِمْ لَهُ هِجْرَتَهُ

حضرت عائشہ بنت سعد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے باپ نے بیان کیا: میں مکہ مکرمہ میں بیمار ہو گیا تو حضور نبی رحمت علیہ میری تیمارداری کے لیے تشریف لائے اور آپ علیہ نے اپنا دست (شفا) میری پیشانی پر رکھا۔ پھر میرے سینے اور میرے پیٹ پر ہاتھ پھیرا۔ پھر یہ دعا فرمائی: اے اللہ! تو سعد کو شفا عطا فرما اور اس کے لیے اس کی ہجرت کو مکمل فرما (یعنی اسے موت عطا فرمانا تو مدینہ طیبہ میں)۔

2699۔ حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ قَالَ سُفْيَانُ وَالْعَانِي الْأَسِيرُ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ نے فرمایا: بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور مریض کی عیادت کرو اور قیدی کو رہائی دلاؤ۔

سفیان نے کہا ہے کہ العانی سے مراد اسیر ہے (یعنی ایسا مسلمان جو کسی کافر کے پاس محبوس ہو یا جسے ظلماً قید و بند میں رکھا گیا ہو تو مسلمانوں پر اسے آزاد کرانا واجب ہے)۔

بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمَرِيضِ عِنْدَ الْعِيَادَةِ (عیادت کے وقت مریض کے لیے دعا کرنے کا بیان)

2700۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَبُو خَالِدٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَحْضُرْ أَجَلُهُ فَقَالَ عِنْدَهُ سَبْعَ مِرَارٍ أَسْأَلُ اللهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ إِلَّا عَافَاهُ اللهُ مِنْ ذَلِكَ الْمَرَضِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مریض کی عیادت کی، جو قریب الموت نہ تھا اور اس نے اس کے پاس سات بار یہ دعا کی: میں اللہ سے جو عظمت و شان والا ہے اور عرش عظیم کا مالک ہے، یہ التجا کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفا عطا فرمائے۔ تو یقیناً اللہ تعالیٰ اسے اس بیماری سے نجات عطا فرما دے گا۔

فائدہ: الا عافاہ اللہ میں یا تو تقدیر عبارت اس طرح ہے: فلم یقل ذلک الا عافاہ اللہ یا پھر مَنْ کا لفظ برائے استفہام انکار ہے اور معنی نفی کی طرح راجع ہے جیسا کہ هَلْ جَزَآءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ اور مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ میں ہے۔

2701۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حُيَيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ يَعُودُ مَرِيضًا فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا أَوْ يَمْشِي لَكَ إِلَى جَنَازَةٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ ابْنُ السَّرْحِ إِلَى صَلَاةٍ [1]

حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضور نبی مکرم علیہ نے فرمایا: جب کوئی آدمی مریض کی عیادت کے لیے

1۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

Marfat.com

آئے تو اسے چاہیے کہ وہ یہ کہے: اے اللہ! اپنے بندے کو شفا عطا فرما کہ یہ تیری رضا کے لیے دشمن کو زخمی کرے (یعنی جہاد کرتا رہے) یا تیری رضا کے لیے جنازہ پڑھنے کے لیے چل کر جائے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابن سرح نے الی جنازۃ کی بجائے الی صلاۃ ذکر کیا ہے (یعنی جو نماز کے لیے چل کر جائے)۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ تَمَنِّي الْمَوْتِ (اس کا بیان کہ موت کی تمنا کرنا مکروہ ہے)

2702۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَدْعُوَنَّ أَحَدُكُمْ بِالْمَوْتِ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ وَلَكِنْ لِيَقُلْ اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي الطَّيَالِسِيَّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی موت کی دعا نہ مانگے ایسی مصیبت کی وجہ سے جو اس پر اتری۔ البتہ اسے یہ کہنا چاہیے: اے اللہ! مجھے زندہ رکھ جب تک میرے لیے زندہ رہنا باعث خیر و برکت ہو اور مجھے موت دے دے جب وفات میرے لیے باعث خیر و بھلائی ہو۔

محمد بن بشار، ابوداؤد طیالسی، شعبہ نے حضرت قتادہ سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام نے فرمایا: تم میں سے کسی کو موت کی تمنا نہیں کرنی چاہیے۔ پھر آگے اسی طرح حدیث ذکر کی۔

فائدہ: مراد یہ ہے کہ جب تک میری طاعت و ریاضت اور اعمال صالحہ معصیت و گناہ پر غالب رہے اور زمانہ فتن اور طرح طرح کی آزمائشوں سے خالی ہو، تب تک مجھے زندہ رکھ اور جب حالات اس کے برعکس ہو جائیں تو مجھے موت دے دے)

بَابُ مَوْتِ الْفَجْأَةِ (اچانک آنے والی موت کا بیان)

2703۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ أَوْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَرَّةً عَنْ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ قَالَ مَرَّةً عَنْ عُبَيْدٍ قَالَ مَوْتُ الْفَجْأَةِ أَخْذَةُ أَسِفٍ

حضرت عبید بن خالد سلمی رضی اللہ عنہ جو کہ حضور نبی کریم علیہ السلام کے اصحاب میں سے تھے، ان سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام نے فرمایا: اچانک آنے والی موت غضب کی گرفت ہے (اس طرح کہ اس میں اپنے گناہوں سے توبہ کرنے اور دیگر حقوق و فرائض کے بارے وصیت کی فرصت نہیں ملتی۔ تو یہی علامت غضب ہے)۔ راوی نے اس روایت کے ایک بار مرفوع اور ایک بار موقوف ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔

بَابٌ فِي فَضْلِ مَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونِ (طاعون سے مرنے والے کی فضیلت کا بیان)

2704۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ عَنْ عَتِيكِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ

Marfat.com

عَتِيكٍ وَهُوَ جَدُّ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَبُو أُمِّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمَّهُ جَابِرَ بْنَ عَتِيكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم جَاءَ يَعُودُ عَبْدَ اللهِ بْنَ ثَابِتٍ فَوَجَدَهُ قَدْ غُلِبَ فَصَاحَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَلَمْ يُجِبْهُ فَاسْتَرْجَعَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَقَالَ غُلِبْنَا عَلَيْكَ يَا أَبَا الرَّبِيعِ فَصَاحَ النِّسْوَةُ وَبَكَيْنَ فَجَعَلَ ابْنُ عَتِيكٍ يُسَكِّتُهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم دَعْهُنَّ فَإِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْكِيَنَّ بَاكِيَةٌ قَالُوا وَمَا الْوُجُوبُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْمَوْتُ قَالَتِ ابْنَتُهُ وَاللهِ إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ شَهِيدًا فَإِنَّكَ كُنْتَ قَدْ قَضَيْتَ جِهَازَكَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَوْقَعَ أَجْرَهُ عَلَى قَدْرِ نِيَّتِهِ وَمَا تَعُدُّونَ الشَّهَادَةَ قَالُوا الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالَى قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللهِ الْمَطْعُونُ شَهِيدٌ وَالْغَرِقُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ الْحَرِيقِ شَهِيدٌ وَالَّذِي يَمُوتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيدٌ وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجُمْعٍ شَهِيدٌ

عتیک بن حارث بن عتیک جو کہ عبداللہ بن عبداللہ کے نانا ہیں، انہوں نے انہیں خبر دی ہے کہ ان کے چچا جابر بن عتیک نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لیے تشریف لائے۔ تو آپ ﷺ نے انہیں اس حال میں پایا کہ ان پر غشی طاری تھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں زور سے آواز دی لیکن انہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ پڑھا اور فرمایا: اے ابوالربیع! ہم تیرے بارے میں مغلوب ہو گئے (یعنی ہماری چاہت اور کوشش پر اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آ گئی)۔ پس عورتوں نے شور مچایا اور رونے لگیں۔ تو ابن عتیک انہیں خاموش کرانے لگے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم انہیں چھوڑ دو۔ جب واجب ہو جائے تو کوئی رونے والی نہ روئے۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ واجب ہونے سے کیا مراد ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: موت۔ ان کی بیٹی نے کہا: قسم بخدا! میں امید رکھتی ہوں کہ تم شہید ہو، کیونکہ تم نے اپنے جہاد کا ساز و سامان تیار کر رکھا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی نیت کے مطابق اجر عطا فرماتا ہے، تم کس شے کو شہادت شمار کرتے ہو۔ لوگوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ کی راہ میں (لڑتے ہوئے) قتل ہو جانا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہونے کے سوا شہادت کی سات قسمیں ہیں: وہ آدمی جو طاعون کے سبب فوت ہو جائے وہ شہید ہے، جو پانی میں ڈوب کر مر جائے وہ شہید ہے، ذات الجنب کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے، جو پیٹ کی بیماری (یعنی دست وغیرہ) میں مبتلا ہو کر مر جائے وہ شہید ہے، جل کر فوت ہونے والا شہید ہے اور وہ آدمی جو کسی گرنے والی دیوار یا چھت کے نیچے آ کر فوت ہو جائے وہ شہید ہے اور وہ عورت جو اپنے اندر موجود شے کو ساتھ لے کر مر جاتی ہے وہ بھی شہید ہے (اس سے مراد یا تو حاملہ عورت ہے جو اپنے حمل کے ساتھ ہی فوت ہو جاتی ہے یا پھر اس سے مراد باکرہ عورت ہے جو اپنی بکارت سمیت فوت ہو جاتی ہے۔ یہاں جمع بمعنی مجموع ہے)۔

بَابُ الْمَرِيضِ يُؤْخَذُ مِنْ أَظْفَارِهِ وَعَانَتِهِ (مریض کے ناخن اور زیر ناف بال کاٹنے کا بیان)

2705 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ابْتَاعَ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلٍ خُبَيْبًا وَكَانَ

Marfat.com

خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ بْنَ عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَبِثَ [1] خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا حَتَّى أَجْمَعُوا لِقَتْلِهِ فَاسْتَعَارَ مِنِ ابْنَةِ الْحَارِثِ مُوسًى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ فَدَرَجَ بُنَيٌّ لَهَا وَهِيَ غَافِلَةٌ حَتَّى أَتَتْهُ فَوَجَدَتْهُ مُخْلِيًا وَهُوَ عَلَى فَخِذِهِ وَالْمُوسَى بِيَدِهِ فَفَزِعَتْ فَزْعَةً عَرَفَهَا فِيهَا فَقَالَ أَتَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذِهِ الْقِصَّةَ شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عِيَاضٍ أَنَّ ابْنَةَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُمْ حِينَ اجْتَمَعُوا يَعْنِي لِقَتْلِهِ اسْتَعَارَ مِنْهَا مُوسًى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حارث بن عامر بن نوفل کے بیٹوں نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو خریدا (تا کہ وہ ان سے بدلہ لے سکیں) کیونکہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے غزوۂ بدر میں حارث بن عامر کو قتل کیا تھا۔ پس حضرت خبیب رضی اللہ عنہ ان کے پاس قیدی بن کر ٹھہرے رہے۔ یہاں تک کہ ان تمام نے آپ کے قتل پر اتفاق کر لیا۔ تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے حارث کی بیٹی سے استرا عاریۃً طلب کیا کہ اس کے ساتھ آپ زیر ناف بال اتار لیں۔ پس اس نے آپ کو وہ عاریۃً دے دیا۔ پھر اس کا چھوٹا سا بچہ ان کے پاس چلا گیا اور اسے اس کے بارے علم نہ ہوا۔ یہاں تک کہ جب وہ ان کی جانب آئی تو اس نے آپ کو تنہا پایا اور اس کا بیٹا اس کی ران پر بیٹھا تھا اور استرا ان کے ہاتھ میں تھا۔ پس وہ سخت گھبرا گئی اور آپ نے اس گھبراہٹ کو اس کے چہرے میں پہچان لیا اور فرمایا: کیا تو خوفزدہ ہو رہی ہے کہ میں اسے قتل کر دوں گا۔ میں اس طرح نہیں کروں گا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ واقعہ شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا: مجھے عبید اللہ بن عیاض نے خبر دی ہے کہ حارث کی بیٹی نے انہیں بتایا کہ وہ سب کے سب حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے لیے جمع ہوئے۔ تو انہوں نے مجھ سے زیر ناف بال اتارنے کے لیے استرا مانگا تو میں نے اسے استرہ دے دیا۔

فائدہ: یہ دین اسلام کا امتیاز ہے کہ یہ اپنے ماننے والوں کو کسی کا ناحق خون بہانے کی اجازت نہیں دیتا۔ حالانکہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک سنہری موقع تھا کہ آپ اپنی جان دینے سے پہلے ان کا ایک بچہ بڑی آسانی سے قتل کر سکتے تھے مگر چونکہ دین اسلام بچوں، بوڑھوں اور عورتوں وغیرہ کو قتل کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اس لیے آپ نے اپنے قتل کا یقین ہونے کے باوجود بچے کو کوئی تکلیف نہیں پہنچائی۔

بَاب مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ حُسْنِ الظَّنِّ بِاللَّهِ عِنْدَ الْمَوْتِ

اس کا بیان کہ موت کے وقت اللہ تعالیٰ کے بارے میں حسن ظن رکھنا چاہیے

2706۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثٍ قَالَ لَا يَمُوتُ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللَّهِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے وصال سے تین دن قبل یہ فرماتے سنا

1۔ ایک نسخہ میں فَلَبِثَ کے بجائے فَجَلَسَ ہے۔

Marfat.com

ہے کہ تم میں سے کوئی فوت نہ ہو مگر اس حال میں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں حسن ظن رکھتا ہو (یعنی اللہ تعالیٰ سے عفو و درگزر اور مغفرت و بخشش کی امید رکھتا ہو۔ کیونکہ اس کی رحمت ہر شے پر غالب ہے)۔

بَاب مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَطْهِيرِ ثِيَابِ الْمَيِّتِ عِنْدَ الْمَوْتِ

اس کا بیان کہ موت کے وقت میت کو پاک صاف کپڑے پہنانا مستحب ہے

2707۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ دَعَا بِثِيَابٍ جُدُدٍ فَلَبِسَهَا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ يُبْعَثُ فِي ثِيَابِهِ الَّتِي يَمُوتُ فِيهَا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے وصال کا وقت قریب آیا تو انہوں نے نئے کپڑے طلب کیے اور وہ پہن لیے۔ پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: بے شک میت کو انہیں کپڑوں میں اٹھایا جائے گا جن میں وہ فوت ہوتا ہے۔

فائدہ: بعض نے حدیث طیبہ کو اپنے ظاہر پر رکھتے ہوئے کہا ہے کہ ان کپڑوں سے مراد وہی کپڑے ہیں جن میں آدمی کو موت آتی ہے۔ لیکن محققین محدثین نے یہ کہا ہے کہ کپڑوں سے مراد اعمال ہیں۔ یعنی آدمی اپنے انہی نیک و بد اعمال پر اٹھایا جائے گا جن پر اس کی موت واقع ہوئی اور عرب کلام میں ثیاب سے اعمال مراد لینا معروف ہے۔ (بذل المجہود ص 78 ج 14)

بَاب مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يُقَالَ عِنْدَ الْمَيِّتِ مِنَ الْكَلَامِ

اس کا بیان کہ میت کے پاس کون سا کلام کرنا مستحب ہے

2708۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَيِّتَ فَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَقُولُ قَالَ قُولِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَأَعْقِبْنَا عُقْبَى صَالِحَةً قَالَتْ فَأَعْقَبَنِي اللَّهُ تَعَالَى بِهِ مُحَمَّدًا ﷺ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی میت کے پاس حاضر ہو تو تم خیر و بھلائی کی گفتگو کرو۔ کیونکہ جو کچھ تم کہتے ہو ملائکہ اس پر آمین کہتے ہیں۔ پھر جب حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں کیا کہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس طرح کہہ: اے اللہ! اس کی مغفرت فرما اور ہمیں صالح اور اچھا بدل عطا فرما۔ وہ فرماتی ہیں: مجھے اللہ تعالیٰ نے ان کے بدلے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ عطا فرمائے۔

بَاب فِي التَّلْقِينِ (میت کو تلقین کرنے کا بیان)

2709۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ

Marfat.com

حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ أَبِي عَرِيبٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی زندگی کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہوا وہ جنت میں داخل ہوگا (یعنی مرتے وقت جسے کلمہ طیبہ پڑھنے کی سعادت نصیب ہوگئی وہ جنت کی ابدی نعمتوں کا مستحق بن گیا)۔

2710۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ قَوْلَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ

یحییٰ بن عمارہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے قریب الموت لوگوں کو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تلقین کرو (یعنی تم ان کے پاس بیٹھ کر کلمہ پڑھتے رہو۔ مناسب انداز میں اسے پڑھنے کی تلقین بھی کرتے رہو۔ رب کریم نے چاہا تو اسے بھی کلمہ پڑھنے کی توفیق نصیب ہو جائے گی اور اسی سبب سے اس کی آخرت سنور جائے گی۔ اور تلقین سے مراد اس کا معروف معنی بھی ہو سکتا ہے کہ میت کو دفن کرنے کے بعد اسے کلمہ شہادت کی تلقین کرنا۔ یہاں یہ معنی بھی مراد لیے جا سکتے ہیں۔ بہر حال تلقین کرنا امر مستحب ہے)۔

بَابُ تَغْمِيضِ الْمَيِّتِ (میت کی آنکھیں بند کرنے کا بیان)

2711۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيبٍ أَبُو مَرْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ فَأَغْمَضَهُ فَصَيَّحَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالَ لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ رَبَّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ افْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَتَغْمِيضُ الْمَيِّتِ بَعْدَ خُرُوجِ الرُّوحِ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ الْمُقْرِئَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَيْسَرَةَ رَجُلًا عَابِدًا يَقُولُ غَمَّضْتُ جَعْفَرًا الْمُعَلِّمَ وَكَانَ رَجُلًا عَابِدًا فِي حَالَةِ الْمَوْتِ فَرَأَيْتُهُ فِي مَنَامِي لَيْلَةَ مَاتَ يَقُولُ أَعْظَمُ مَا كَانَ عَلَيَّ تَغْمِيضُكَ لِي قَبْلَ أَنْ أَمُوتَ[1]

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے تو دیکھا کہ ان کی آنکھیں کھلی ہیں۔ تو آپ ﷺ نے انہیں بند کر دیا۔ تو ان کے افراد خانہ چیخ و پکار کرنے لگے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے بارے میں سوائے خیر اور بھلائی کے کچھ نہ پکارو۔ کیونکہ جو کچھ تم کہہ رہے ہو ملائکہ اس پر آمین کہتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی: اے اللہ! ابوسلمہ کی مغفرت فرما، ہدایت پانے والے لوگوں میں اس کا درجہ بلند فرما اور اس کے

1۔ قال ابو داؤد الخ کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

Marfat.com

پیچھے باقی رہنے والوں میں سے اسے خلیفہ عطا فرما اور ہماری اور اس کی مغفرت فرما۔ اے تمام جہانوں کے پروردگار! اے اللہ! اس کے لیے اس کی قبر میں وسعت فرما اور اس کی قبر کو منور و روشن فرما۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ میت کی آنکھیں روح نکلنے کے بعد بند کی جائیں گی۔ میں نے محمد بن محمد بن نعمان المقری سے سنا ہے انہوں نے کہا: میں نے ابو میسرہ جو کہ ایک عبادت گزار آدمی تھا اس کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے جعفر المعلم کی آنکھیں موت کی حالت میں بند کیں۔ وہ بہت عبادت گزار آدمی تھا۔ پھر میں نے اسے اسی موت والی رات حالت خواب میں دیکھا کہ وہ کہہ رہا ہے کہ میرے مرنے سے پہلے تیرا میری آنکھوں کو بند کرنا مجھ پر سب سے زیادہ گراں گزرا ہے (یعنی مقصود یہ اشارہ دینا ہے کہ آنکھیں اس وقت بند کرنی چاہئیں جب روح نکل جائے)۔

بَابٌ فِي الِاسْتِرْجَاعِ (إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھنے کا بیان)

2712۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَصَابَتْ أَحَدَكُمْ مُصِيبَةٌ فَلْيَقُلْ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اللّٰهُمَّ عِنْدَكَ أَحْتَسِبُ مُصِيبَتِي فَأْجُرْنِي فِيهَا وَأَبْدِلْ لِي بِهَا خَيْرًا مِنْهَا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو کوئی مصیبت آ پہنچے تو اسے چاہیے کہ وہ یہ کہے: بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! میں اپنی مصیبت کو تیری جانب سے ہی شمار کرتا ہوں۔ پس تو ہی مجھے اس میں اجر و ثواب عطا فرما اور اس کے عوض میرے لیے اس سے بہتر بدل عطا فرما۔

بَابٌ فِي الْمَيِّتِ يُسَجّٰى (میت کو کپڑے سے ڈھانپ دیے جانے کا بیان)

2713۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُجِّيَ فِي ثَوْبٍ حِبَرَةٍ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کو یمنی کپڑے سے ڈھانپا گیا۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ عِنْدَ الْمَيِّتِ (میت کے پاس قرآن کریم پڑھنے کا بیان)

2714۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَكِّيٍّ الْمَرْوَزِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ وَلَيْسَ بِالنَّهْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اقْرَءُوا يس عَلَى مَوْتَاكُمْ وَهٰذَا لَفْظُ ابْنِ الْعَلَاءِ

حضرت معقل بن یسار نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنے مرنے والوں پر سورۂ یٰسین پڑھو۔ یہ ابن العلاء کے الفاظ ہیں۔

Marfat.com

فائدہ: اس میں موتاکم سے مراد یا تو قریب الموت لوگ ہیں کہ اس حالت میں ان کے پاس سورۂ یٰسین پڑھو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر، احوال قیامت اور بعث بعد الموت وغیرہ سے آگاہ اور مانوس ہو جائیں گو زبان کی قوت کمزور ہو چکی ہے لیکن دل تو اس کی طرف متوجہ ہے، لہٰذا وہ ان لمحات میں پوری قوت کے ساتھ ان امور کی تصدیق کرے۔ تاکہ آخرت کی منزل اس کے لیے آسان ہو جائے۔ جیسا کہ ابن ابی الدنیا اور دیلمی نے حضرت ابو الدرداء سے حدیث نقل کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ما من میت یقرء عند رأسه سورة یس الا هون الله علیه اور ایک دوسری صحیح روایت میں ہے: یٰس قلب القرآن لا یقرء ها عبد یرید لدار الآخرة الا غفر الله له ما تقدم من ذنبه فاقرء وه علی موتاکم۔ اور بعض متاخرین محققین نے اس حدیث کو اپنے ظاہر پر رکھتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے مراد آدمی کے مرنے کے بعد اس کے پاس بیٹھ کر یا اسے دفن کرنے کے بعد قبر کے پاس بیٹھ کر پڑھنا ہے: اور اس کی تائید ابن عدی وغیرہ کی روایت سے ہوتی ہے: من زار قبر والدیه او احدهما فی کل جمعة فقرأ عندهما یٰس غفر له بعدد کل حرف منها۔ اور ابن عابدین نے اس طرح بیان کیا: من دخل المقابر فقرأ سورة یٰس خفف الله عنهم یومئذ و کان له بعدد من کان فیها حسنات (بذل المجہود حاشیہ ص84,85ج14)۔

بَابُ الْجُلُوسِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ (مصیبت کے وقت اظہار غم کے لیے ایک جگہ بیٹھنے کا بیان)

2715۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قُتِلَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٌ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ جَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ الْحُزْنُ وَذَكَرَ الْقِصَّةَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: جب (جنگ موتہ میں) حضرت زید بن حارثہ، حضرت جعفر (طیار) اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم شہید ہوئے تو رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما ہوئے اور آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک پر حزن و غم کے آثار نمایاں تھے۔ آگے پورا واقعہ بیان کیا۔

بَابٌ فِي التَّعْزِيَةِ (تعزیت کرنے کا بیان)

2716۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ سَيْفٍ الْمَعَافِرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَبَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَعْنِي مَيِّتًا فَلَمَّا فَرَغْنَا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَانْصَرَفْنَا مَعَهُ فَلَمَّا حَاذَى بَابَهُ وَقَفَ فَإِذَا نَحْنُ بِامْرَأَةٍ مُقْبِلَةٍ قَالَ أَظُنُّهُ عَرَفَهَا فَلَمَّا ذَهَبَتْ إِذَا هِيَ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا أَخْرَجَكِ يَا فَاطِمَةُ مِنْ بَيْتِكِ فَقَالَتْ أَتَيْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَهْلَ هَذَا الْبَيْتِ فَرَحَّمْتُ إِلَيْهِمْ مَيِّتَهُمْ أَوْ عَزَّيْتُهُمْ بِهِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَعَلَّكِ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدَى قَالَتْ مَعَاذَ اللهِ وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَذْكُرُ فِيهَا مَا تَذْكُرُ قَالَ لَوْ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدَى

Marfat.com

فَذَكَرَ تَشْدِيدًا فِي ذَلِكَ فَسَأَلْتُ رَبِيعَةَ عَنِ الْكُدَى فَقَالَ الْقُبُورُ فِيمَا أَحْسَبُ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ایک میت کو قبر میں دفن کیا۔ جب ہم فارغ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ واپس لوٹے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ واپس مڑے۔ پس آپ ﷺ اس مرنے والے کے دروازے کے سامنے آئے تو آپ ٹھہر گئے۔ تو اچانک ہم نے ایک عورت کو آتے ہوئے دیکھا۔ راوی کہتا ہے کہ میرا خیال ہے آپ ﷺ نے اسے پہچان لیا تھا۔ پس جب وہ گزر گئی تو دیکھا وہ تو حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا تھیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: اے فاطمہ! تجھے اپنے گھر سے کس چیز نے نکالا ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میں اس گھر والوں کے پاس آئی تھی اور میں نے ان کی میت پر اظہار دردمندی کیا ہے اور میں نے ان سے تعزیت کی ہے (انہیں صبر اور حوصلہ دلایا ہے)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: پھر شاید تم ان کے ساتھ قبرستان بھی گئی ہوگی؟ انہوں نے عرض کی: معاذ اللہ! میں نے اس کے بارے آپ سے وہ سن رکھا ہے جو آپ اس کے بارے ذکر کرتے ہیں (یعنی آپ اس سے منع فرماتے ہیں)۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اگر تو ان کے ساتھ قبرستان جاتی، پھر اس بارے میں سخت وعید ذکر فرمائی۔ سو میں نے ربیعہ سے کدی کے بارے پوچھا تو اس نے کہا: اس سے مراد قبرستان ہے (چونکہ قبرستان کی جگہ سخت اور پتھریلی تھی اس لیے اسے کدی سے تعبیر کیا گیا)

فائدہ: اس حدیث طیبہ سے معلوم ہوا کہ میت کے گھر والوں کے پاس اظہار افسوس اور تعزیت کے لیے جانا چاہیے اور دوسرا یہ کہ عورتوں کو جنازہ کے ساتھ چل کر قبرستان نہیں جانا چاہیے۔

بَابُ الصَّبْرِ عِنْدَ الصَّدْمَةِ (صدمہ اور تکلیف کے وقت صبر کرنے کا بیان)

2717۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَى نَبِيُّ اللهِ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ تَبْكِي عَلَى صَبِيٍّ لَهَا فَقَالَ لَهَا اتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي فَقَالَتْ وَمَا تُبَالِي أَنْتَ بِمُصِيبَتِي فَقِيلَ لَهَا هَذَا النَّبِيُّ ﷺ فَأَتَتْهُ فَلَمْ تَجِدْ عَلَى بَابِهِ بَوَّابِينَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ لَمْ أَعْرِفْكَ فَقَالَ إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى أَوْ عِنْدَ أَوَّلِ صَدْمَةٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک عورت کے پاس آئے جو اپنے بچے کے فوت ہونے پر رو رہی تھی۔ تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ سے ڈر اور صبر کر۔ تو اس نے کہا: تمہیں میری مصیبت اور تکلیف کی کیا پرواہ ہو سکتی ہے (یعنی اس کی شدت اور غم سے تو میں واقف ہوں) تو اسے بتایا گیا: یہ حضور نبی رحمت ﷺ ہیں (یعنی اس نے آپ ﷺ کو پہچانے بغیر وہ جواب دے دیا۔ جب معلوم ہوا تو خوب شرمندہ ہوئی)۔ چنانچہ آپ ﷺ کے پاس آئی اور آپ کے دروازے پر دربان نہ پائے (جیسا کہ عام شہنشاہوں کے دروازوں پر ہوتے ہیں)۔ تو عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میں نے آپ کو پہچانا نہیں (اس لیے میں اپنے قول پر معذرت پیش کرتی ہوں)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک صبر پہلے صدمہ میں ہوتا ہے یا صدمہ کے شروع میں ہوتا ہے (یعنی جب مصیبت آئے تو اس وقت صبر کیا جائے تو وہ باعث اجر ہوتا ہے)۔

Marfat.com

بَابٌ فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ (میت پر رونے کا بیان)

2718۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ ابْنَةً لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِ وَأَنَا مَعَهُ وَسَعْدٌ وَأَحْسَبُ أُبَيًّا أَنَّ ابْنِي أَوْ بِنْتِي قَدْ حُضِرَ فَاشْهَدْنَا فَأَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ فَقَالَ قُلْ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ إِلَى أَجَلٍ فَأَرْسَلَتْ تُقْسِمُ عَلَيْهِ فَأَتَاهَا فَوُضِعَ الصَّبِيُّ فِي حِجْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ مَا هَذَا قَالَ إِنَّهَا رَحْمَةٌ يَضَعُهَا اللهُ فِي قُلُوبِ مَنْ يَشَاءُ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) نے آپ ﷺ کی طرف آدمی بھیجا اور میں اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ بھی اس کے ساتھ تھے اور میرا گمان ہے کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ بھی تھے کہ میرا بیٹا یا میری بیٹی (یہ راوی کو شک ہے) قریب الموت ہے۔ پس ہم حاضر خدمت ہوئے تو آپ ﷺ نے سلام کہلا بھیجا اور (قاصد کو) فرمایا کہ جا کر یہ کہنا کہ سب اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو وہ لے لے اور جو وہ عطا کرے اور ہر شے کی اس کے پاس مدت مقرر ہے۔ انہوں نے دوبارہ قاصد بھیجا اور قسم دے کر بھیجا کہ آپ ضرور تشریف لائیں۔ چنانچہ آپ ﷺ تشریف لے گئے اور بچے کو رسول اللہ ﷺ کی گود میں رکھ دیا گیا اور اس وقت اس کی روح مضطرب اور پریشان تھی (یعنی اس پر نزع کی کیفیت طاری تھی)۔ تو رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسوؤں کے موتی بہنے لگے۔ تو (یہ دیکھ کر) حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یہ کیا ہے؟ (یعنی آپ نے تو رونے سے منع کیا ہے؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ یہ رحمت ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ان کے دلوں میں رکھ دیتا ہے جن کے لیے چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے رحم کرنے والوں پر ہی رحم فرماتا ہے۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ میت پر آنسو بہانا سنت ہے۔ البتہ نوحہ کرنا، گریبان چاک کرنا اور انہیں جیسے دیگر افعال کرنا ممنوع ہیں۔

2719۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وُلِدَ لِي اللَّيْلَةَ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ بِاسْمِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ أَنَسٌ لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَكِيدُ بِنَفْسِهِ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَدَمَعَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا إِنَّا بِكَ يَا إِبْرَاهِيمُ لَمَحْزُونُونَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج کی رات میرے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا ہے اور میں نے اس کا نام اپنے جد امجد کے نام پر ابراہیم رکھا ہے۔ اور آگے حدیث بیان کی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں میں اس بچے کی روح نکلتے دیکھی۔ تو رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: آنکھیں آنسو بہاتی ہیں، دل مغموم ہوتا ہے اور ہم (زبان سے) نہیں کہتے مگر

Marfat.com

وہی جو ہمارے رب کو پسند ہوتا ہے (یعنی اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ) اے ابراہیم! بلاشبہ ہم (تیری جدائی اور موت کے) سبب مغموم اور غمزدہ ہیں۔

بَابٌ فِي النَّوْحِ (نوحہ کرنے کا بیان)

2720۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَانَا عَنِ النِّيَاحَةِ

ام عطیہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نوحہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ: نوحہ سے مراد میت کے محاسن اور خوبیاں بیان کر کے رونا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد بلند آواز کے ساتھ رونا ہے۔

2721۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے نوحہ کرنے والی اور (اپنی پسند کے ساتھ) نوحہ سننے والی پر لعنت کی ہے۔

2722۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدَةَ وَأَبِي مُعَاوِيَةَ الْمَعْنَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ وَهِلَ تَعْنِي ابْنَ عُمَرَ إِنَّمَا مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى قَبْرٍ فَقَالَ إِنَّ صَاحِبَ هَذَا لَيُعَذَّبُ وَأَهْلُهُ يَبْكُونَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَرَأَتْ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى قَالَ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَلَى قَبْرِ يَهُودِيٍّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کے سبب عذاب دیا جاتا ہے۔ پس اس کا ذکر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس کیا گیا۔ تو انہوں نے فرمایا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس بیان میں خطا کی ہے۔ (اصل واقعہ یہ ہے) کہ حضور نبی مکرم ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے اور فرمایا: اس قبر والے کو تو عذاب دیا جا رہا ہے اور اس کے گھر والے اس پر رو رہے ہیں۔ پھر آپ نے (یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) یہ آیت بھی پڑھی: "کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا"۔ اور ہناد نے ابو معاویہ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ ایک یہودی کی قبر کے پاس سے گزرے تھے۔

فائدہ: جمہور علماء کا موقف یہ ہے کہ اگر کسی میت نے اپنے گھر والوں کو اپنی موت پر نوحہ کے ساتھ رونے کی وصیت کر رکھی ہو تو اس کے رونے کے سبب اسے عذاب دیا جاتا ہے اور علامہ کرمانی نے کہا ہے کہ جب دنیا میں فعل غیر کے ساتھ عذاب دینا جائز ہے جیسا کہ رب کریم ارشاد فرماتا ہے: وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً (تم اس فتنہ سے بچو جو تم میں سے صرف انہیں کو نہ پہنچے گا جنہوں نے ظلم کیا) تو اس طرح برزخ میں بھی فعل غیر کے ساتھ عذاب ممکن ہے اور الواؤ رہا

Marfat.com

والی آیت قیامت کے دن کے لیے ہے۔ (عمدۃ القاری ص 79,80 ج 8)

2723۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَوْسٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ ثَقِيلٌ فَذَهَبَتْ امْرَأَتُهُ لِتَبْكِيَ أَوْ تَهُمَّ بِهِ فَقَالَ لَهَا أَبُو مُوسَى أَمَا سَمِعْتِ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَسَكَتَتْ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو مُوسَى قَالَ يَزِيدُ لَقِيتُ الْمَرْأَةَ فَقُلْتُ لَهَا مَا قَوْلُ أَبِي مُوسَى لَكِ أَمَا سَمِعْتِ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ سَكَتِّ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَمَنْ سَلَقَ وَمَنْ خَرَقَ

یزید بن اوس نے بیان کیا ہے کہ میں ابو موسیٰ کے پاس گیا اور وہ سخت بیمار تھے۔ تو ان کی بیوی رونے لگی، یا اس نے رونے کا قصد کیا۔ تو ابو موسیٰ نے اسے کہا: کیا تو نے وہ نہیں سنا جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: اس نے جواب دیا: کیوں نہیں، میں نے سنا ہے۔ یزید بن اوس کہتے ہیں: پس وہ بالکل خاموش ہو گئی۔ پس جب ابو موسیٰ فوت ہو گئے تو یزید کہتے ہیں: میں ان کی عورت سے ملا اور میں نے اس سے کہا: وہ کون سا قول ہے جو ابو موسیٰ نے تجھے کہا تھا، کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نہیں سنا اور پھر تو خاموش ہو گئی تھی۔ تو اس نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں ہے جس نے مصیبت کے وقت سر کا حلق کرا دیا اور وہ جو چیخ و پکار کرنے لگا (یعنی دھاڑیں مار کر رونے لگا) اور وہ جو اپنے کپڑے پھاڑنے لگا (یہ تمام زمانہ جاہلیت کی رسمیں ہیں، اسلام قطعاً ان کی اجازت نہیں دیتا)۔

2724۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَامِلٌ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَلَى الرَّبَذَةِ حَدَّثَنِي أَسِيدُ بْنُ أَبِي أَسِيدٍ عَنْ امْرَأَةٍ مِنْ الْمُبَايِعَاتِ قَالَتْ كَانَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَعْرُوفِ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ لَا نَعْصِيَهُ فِيهِ أَنْ لَا نَخْمُشَ وَجْهًا وَلَا نَدْعُوَ وَيْلًا وَلَا نَشُقَّ جَيْبًا وَلَا نَنْشُرَ شَعَرًا

حضرت اسید بن ابی اسید نے بیعت کرنے والی عورتوں میں سے ایک عورت سے روایت کیا ہے کہ اس نے بیان کیا کہ ان امور میں جن کے بارے رسول اللہ ﷺ نے ہم سے عہد لیا، یہ بھی تھا کہ آپ ﷺ نے ہم سے نیکی کے بارے عہد لیا کہ ہم اس میں آپ کی نافرمانی نہ کریں گے اور یہ کہ (مصیبت اور تکلیف کے وقت) ہم چہرے نہیں نوچیں گے اور نہ ہم ویل اور ہلاکت کو پکاریں گی اور نہ ہی ہم گریبان پھاڑیں گے اور یہ کہ ہم بال نہیں بکھیریں گی۔

فائدہ: نوحہ کرنا بالاجماع حرام ہے کیونکہ یہ دور جاہلیت کی رسم ہے۔ تب ہی رسول اللہ ﷺ عورتوں سے ان کے اسلام لانے کے وقت اس پر بیعت لیتے تھے کہ وہ نوحہ نہیں کریں گی۔ البتہ بغیر نوحہ کے رونا مباح ہے۔ (عمدۃ القاری ص 84 ج 8)

بَاب صَنْعَةِ الطَّعَامِ لِأَهْلِ الْمَيِّتِ (میت کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرنے کا بیان)

2725۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اصْنَعُوا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَإِنَّهُ قَدْ أَتَاهُمْ أَمْرٌ شَغَلَهُمْ

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آل جعفر کے لیے کھانا تیار کرو۔ کیونکہ انہیں ایک ایسی تکلیف اور غم آ پہنچا ہے جس نے انہیں کھانا تیار کرنے سے روک دیا ہے۔

Marfat.com

فائدہ: یہ حدیث طیبہ اس بارے میں صریح ہے کہ میت کے گھر والوں کے لیے کھانے کا انتظام کرنا ان کے لواحقین، رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے لیے لازم ہے اور پھر اس کھانے سے ان جملہ افراد کا کھانا مباح ہے جو اس غم میں اہل میت کے ساتھ برابر کے شامل ہیں اور اہل میت کے پاس آنے والے بیرونی افراد جنہیں کھانا کھلانا ان کی ذمہ داری ہے۔ البتہ کھانا تیار کرنے میں اس چیز کا لحاظ ضرور رکھنا چاہیے کہ وہ اسراف اور فضول خرچی کے زمرہ میں داخل نہ ہو اور ساتھ ہی خوشی اور غم کے کھانے کے درمیان امتیاز اور واضح فرق قائم رہے۔

بَابٌ فِي الشَّهِيدِ يُغَسَّلُ (اس کا بیان کہ کیا شہید کو غسل دیا جائے گا)

2726۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ح وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْجُشَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رُمِيَ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فِي صَدْرِهِ أَوْ فِي حَلْقِهِ فَمَاتَ فَأُدْرِجَ فِي ثِيَابِهِ كَمَا هُوَ قَالَ وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی کو اس کے سینے یا اس کے حلق میں تیر مارا گیا اور وہ مر گیا۔ تو اسے اس کے انہیں کپڑوں میں لپیٹ کر دفن کر دیا گیا جس حال میں وہ تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس وقت ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔

2727۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَا[1] حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقَتْلَى أُحُدٍ أَنْ يُنْزَعَ عَنْهُمُ الْحَدِيدُ وَالْجُلُودُ وَأَنْ يُدْفَنُوا بِدِمَائِهِمْ وَثِيَابِهِمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ احد کے شہداء کے لیے حکم ارشاد فرمایا: ان سے ہتھیار اور زرہیں وغیرہ اتار لی جائیں اور انہیں ان کے خون اور ان کے کپڑوں سمیت دفن کر دیا جائے۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ شہید کے بدن سے اضافی اشیاء اتار لی جائیں گی اور اس کے بدن کے کپڑے اس کے جسم پر باقی رکھے جائیں گے اور اسے بغیر غسل کے اور بغیر کوئی نیا کفن پہنائے دفن کر دیا جائے گا۔

2728۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح وحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ وَهَذَا لَفْظُهُ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ شُهَدَاءَ أُحُدٍ لَمْ يُغَسَّلُوا وَدُفِنُوا بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ شہدائے احد کو غسل نہیں دیا گیا اور انہیں خون آلود کپڑوں میں ہی دفن کیا گیا اور ان پر نماز جنازہ بھی نہ پڑھی گئی۔

1۔ وعیسی بن یونس قالا کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

Marfat.com

2729۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحُبَابِ ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ يَعْنِي الْمَرْوَانِيَّ عَنْ أُسَامَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْمَعْنَى أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَرَّ عَلَى حَمْزَةَ وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ تَجِدَ صَفِيَّةُ فِي نَفْسِهَا لَتَرَكْتُهُ حَتَّى تَأْكُلَهُ الْعَافِيَةُ حَتَّى يُحْشَرَ مِنْ بُطُونِهَا وَقَلَّتِ الثِّيَابُ وَكَثُرَتِ الْقَتْلَى فَكَانَ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ وَالثَّلَاثَةُ يُكَفَّنُونَ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ زَادَ قُتَيْبَةُ ثُمَّ يُدْفَنُونَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَسْأَلُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ قُرْآنًا فَيُقَدِّمُهُ إِلَى الْقِبْلَةِ

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (غزوۂ احد کے دن اپنے چچا) حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے۔ درآنحالیکہ ان کا مثلہ کیا گیا تھا (یعنی ان کے اعضائے بدن، کان، ناک وغیرہ کاٹ دیے گئے تھے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر ایسا نہ ہوتا کہ (حضرت حمزہ کی ہمشیرہ) حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اپنے دل میں رنج وغم محسوس کریں گی تو میں انہیں (بغیر دفن کے چھوڑ دیتا۔ یہاں تک کہ انہیں (مردوں پر جھپٹنے والے) درندے اور پرندے کھا جاتے۔ یہاں تک کہ پھر یہ انہی کے پیٹ سے اٹھائے جاتے۔ (اس وقت) کپڑے کم تھے اور شہداء کی تعداد زیادہ تھی اور ایک کپڑے میں ایک، دو اور تین تین آدمیوں کو کفن دیا جاتا۔ قتیبہ نے اپنی روایت میں یہ زائد ذکر کیا ہے: پھر انہیں ایک ہی قبر میں دفن کر دیا جاتا تھا اور رسول اللہ ﷺ یہ پوچھتے تھے: ان میں سے کون زیادہ قرآن کریم کو جاننے والا ہے۔ پس اسے قبلہ کی جانب سب سے آگے رکھا جاتا۔

2730۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم مَرَّ بِحَمْزَةَ وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنَ الشُّهَدَاءِ غَيْرِهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، درآنحالیکہ ان کا مثلہ کر دیا گیا تھا اور آپ ﷺ نے ان کے سوا شہدائے احد میں سے کسی پر نماز جنازہ نہیں پڑھی۔

فائدہ: امام شافعی، مالک، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ تعالیٰ کا موقف یہ ہے کہ شہید کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے گی جیسا کہ اسے غسل نہیں دیا جاتا اور اہل ظاہر نے بھی یہی کہا ہے جب کہ اس کے برعکس ابن ابی لیلیٰ، اوزاعی، ثوری، امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد، ایک روایت میں احمد اور ایک روایت میں اسحاق رحمہم اللہ تعالیٰ تمام نے یہ کہا ہے کہ شہید پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور یہی قول اہل حجاز کا ہے۔ اور استدلال عقبہ بن عامر کی حدیث سے کیا ہے: ان النبی صلى الله عليه وسلم خرج یوماً فصلی علی اہل احد صلاتہ علی المیت۔ الحدیث کہ حضور نبی کریم ﷺ تشریف لے گئے اور شہدائے احد پر نماز جنازہ پڑھی۔

(عمدۃ القاری ص 152 ج 8)

2731۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ وَيَقُولُ أَيُّهُمَا أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

Marfat.com

وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِمَعْنَاهُ قَالَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ شہدائے احد میں سے دو آدمیوں کو جمع کرتے تھے اور یہ پوچھتے تھے: ان میں سے کون قرآن کریم کو زیادہ یاد کرنے والا ہے۔ جب ان میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو آپ اسے لحد میں آگے رکھ دیتے اور فرماتے: میں قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں گا اور آپ ﷺ نے انہیں ان کی خون آلود حالت میں دفن کرنے کا حکم ارشاد فرمایا اور انہیں غسل نہ دیا گیا۔

سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب نے لیث سے اس حدیث کو اسی معنی میں بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ آپ ﷺ شہدائے احد میں سے دو آدمیوں کو ایک کپڑے میں جمع کرتے تھے۔

بَابٌ فِي سَتْرِ الْمَيِّتِ عِنْدَ غُسْلِهِ (میت کو غسل دیتے وقت اس کی ستر پوشی کا بیان)

2732۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أُخْبِرْتُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تُبْرِزْ فَخِذَكَ وَلَا تَنْظُرْ إِلَى فَخِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تو اپنی ران ظاہر نہ کر اور تو کسی زندہ اور کسی مردے کی ران کی طرف نہ دیکھ۔ (اس سے معلوم ہوا کہ میت کو غسل دیتے وقت کسی کپڑے کے ساتھ اس کی شرمگاہ کو ڈھانپ دینا چاہیے)۔

2733۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ لَمَّا أَرَادُوا غَسْلَ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا وَاللَّهِ مَا نَدْرِي أَنُجَرِّدُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْ ثِيَابِهِ كَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا أَمْ نَغْسِلُهُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ فَلَمَّا اخْتَلَفُوا أَلْقَى اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّوْمَ حَتَّى مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَذَقْنُهُ فِي صَدْرِهِ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ مُكَلِّمٌ مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ لَا يَدْرُونَ مَنْ هُوَ أَنِ اغْسِلُوا النَّبِيَّ ﷺ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ فَقَامُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَغَسَلُوهُ وَعَلَيْهِ قَمِيصُهُ يَصُبُّونَ الْمَاءَ فَوْقَ الْقَمِيصِ وَيُدَلِّكُونَهُ بِالْقَمِيصِ دُونَ أَيْدِيهِمْ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا غَسَلَهُ إِلَّا نِسَاؤُهُ

یحیٰی بن عباد نے اپنے باپ عباد بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور نبی مکرم ﷺ کو غسل دینے کا ارادہ کیا۔ تو انہوں نے کہا: قسم بخدا! ہم نہیں جانتے، کیا ہم رسول اللہ ﷺ کے کپڑے اتاریں گے جیسا کہ ہم اپنے مردوں کو کپڑے سے ننگا کر دیتے ہیں، یا ہم آپ کو غسل دیں گے اور کپڑے آپ ﷺ کے بدن پر ہی رہیں گے۔ پس جب ان میں اختلاف ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر نیند طاری کر دی، یہاں تک کہ ان میں سے کوئی آدمی نہیں تھا مگر اس کی ٹھوڑی اس کے سینے پر لگی تھی۔ پھر گھر کے ایک کونے سے کسی کلام کرنے والے نے ان سے کلام کیا (لیکن اس کے

Marfat.com

بارے میں) وہ نہیں جانتے تھے کہ وہ کون ہے؟ کہ تم نبی اکرم ﷺ کو اس طرح غسل دو کہ کپڑے ان کے بدن پر ہی رہیں۔ چنانچہ وہ اٹھے اور رسول اللہ ﷺ کی طرف گئے اور آپ ﷺ کو غسل دیا اور آپ کی قمیص آپ کے بدن پر ہی تھی۔ وہ قمیص کے اوپر ہی پانی انڈیلتے تھے اور قمیص کے ساتھ ہی آپ کے جسم کو رگڑتے تھے نہ کہ اپنے ہاتھوں کے ساتھ۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اگر مجھے اپنے معاملہ میں سے جس بات کا علم بعد میں ہوا اس کا علم پہلے ہو جاتا تو پھر آپ ﷺ کی ازواج مطہرات ہی آپ کو غسل دیتیں (یعنی اگر مجھے یہ پہلے معلوم ہوتا کہ آپ ﷺ کی ازواج کا نکاح منقطع نہیں ہوا کیونکہ رسول اللہ ﷺ زندہ ہیں۔ اس لیے آپ ﷺ کے وصال کے بعد کسی سے ان کا نکاح جائز نہیں یا یہ معلوم ہوتا کہ جب تک عدت باقی ہوتی ہے تو تعلق نکاح باقی رہتا ہے تو پھر ہم خود آپ کو غسل دیتیں) (بذل المجہود ص 109 ج 14)

بَاب كَيْفَ غُسْلُ الْمَيِّتِ (اس کا بیان کہ میت کو غسل کیسے دیا جائے گا)

2734۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ الْمَعْنَى عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَتْ ابْنَتُهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَعْطَانَا حَقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ قَالَ عَنْ مَالِكٍ يَعْنِي إِزَارَهُ وَلَمْ يَقُلْ مُسَدَّدٌ دَخَلَ عَلَيْنَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَأَبُو كَامِلٍ بِمَعْنَى الْإِسْنَادِ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ حَفْصَةَ أُخْتِهِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ مَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ وَضَفَرْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ ثُمَّ أَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا مُقَدَّمَ رَأْسِهَا وَقَرْنَيْهَا

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جب کہ آپ ﷺ کی صاحبزادی فوت ہوئی اور ارشاد فرمایا: تم اسے تین بار یا پانچ بار یا اگر مناسب خیال کرو تو اس سے بھی زیادہ بار پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل دو اور آخر میں کافور یا کافور کی طرح کی کوئی شے بھی استعمال کرنا اور جب تم فارغ ہو جاؤ تو تم مجھے اطلاع کرنا۔ پس جب ہم فارغ ہوئیں تو ہم نے آپ ﷺ کو اطلاع دی۔ تو آپ ﷺ نے ہمیں اپنا تہہ بند عطا فرمایا اور ارشاد فرمایا: اسے اس کے بدن کے ساتھ لپیٹ دو (یعنی اسے کفن کے اندر رکھو تا کہ یہ اس کے بدن کے ساتھ مس رہے، یہ اس کے لیے باعث نفع و برکت ہوگا) مالک سے روایت ہے کہ حقو سے مراد ازار یعنی تہہ بند ہے اور مسدد نے دخل علینا کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔ احمد بن عبدہ اور ابو کامل نے ہم معنی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے کہ یزید بن زریع نے ان کے سامنے بیان کیا کہ ایوب نے محمد بن سیرین سے انہوں نے اپنی بہن حفصہ سے اور انہوں نے ام عطیہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے بتایا: ہم نے کنگھی کے ساتھ ان کے بالوں کو تین مینڈھیوں میں تقسیم کر دیا۔

محمد بن مثنیٰ، عبدالاعلیٰ، ہشام نے حفصہ بنت سیرین سے اور انہوں نے ام عطیہ سے بیان کیا ہے اور ہم نے ان کی مینڈھیوں کو تین حصوں میں گوندھ دیا۔ پھر ہم نے انہیں ان کی پشت پر ڈال دیا۔ ایک مینڈھی سر کے سامنے والے حصہ کی تھی

Marfat.com

اور دونوں طرفوں کے بالوں کی تھیں۔

فائدہ: احناف کے نزدیک عورت کے بال دونوں طرفوں سے اس کے سینے پر اوڑھنی کے نیچے رکھے جاتے ہیں۔

2735۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهُنَّ فِي غُسْلِ ابْنَتِهِ ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ زَادَ فِي حَدِيثِ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ بِنَحْوِ هَذَا وَزَادَتْ فِيهِ أَوْ سَبْعًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ

حضرت ام عطیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی کو غسل دینے کے وقت انہیں فرمایا: تم اس کے دائیں جانب سے اور اس کے اعضائے وضو سے غسل کی ابتدا کرنا۔

محمد بن عبید، حماد نے ایوب عن محمد عن ام عطیہ کی سند سے حضرت مالک کی ہم معنی حدیث بیان کی ہے اور حفصہ عن ام عطیہ کی حدیث میں یہ زائد ہے یا سات بار یا اگر ضرورت محسوس کرو تو اسے زیادہ بار (غسل دو)۔

2736۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ الْغُسْلَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ يَغْسِلُ بِالسِّدْرِ مَرَّتَيْنِ وَالثَّالِثَةَ بِالْمَاءِ وَالْكَافُورِ

حضرت محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ وہ حضرت ام عطیہ سے میت کو غسل دینے کا طریقہ سیکھتے تھے۔ تو وہ دو بار بیری کے پتے ملے پانی سے غسل دیتے تھے اور تیسری بار کافور ملے پانی سے غسل دیتے تھے۔

بَابٌ فِي الْكَفَنِ (کفن کا بیان)

2737۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ خَطَبَ يَوْمًا فَذَكَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ قُبِضَ فَكُفِّنَ فِي كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ وَقُبِرَ لَيْلًا فَزَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُقْبَرَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِنْسَانٌ إِلَى ذَلِكَ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَفَّنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ

حضرت ابو الزبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو حضور نبی کریم ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے ایک دن خطبہ ارشاد فرمایا اور اپنے اصحاب میں سے ایک آدمی کا ذکر کیا جو فوت ہوا۔ تو اسے انتہائی ادنی اور گھٹیا قسم کے کفن میں کفن دیا گیا۔ اور پھر رات کے وقت ہی دفن کر دیا گیا۔ پس حضور نبی مکرم ﷺ نے رات کے وقت کسی آدمی کو دفن کرنے پر زجر و توبیخ فرمائی۔ یہاں تک کہ اس پر نماز جنازہ پڑھ لی جائے مگر جب کہ انسان ایسا کرنے کے لیے مجبور ہو (یعنی حاجت کے تحت دفن کرنے میں کوئی حرج نہیں) اور حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کفن پہنائے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے خوب اچھا کفن پہنائے۔ (مراد یہ ہے کہ وہ صاف، پاکیزہ، سفید اور میت کی شخصیت کے موافق ہو)۔

Marfat.com

2738۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُدْرِجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ثَوْبٍ حِبَرَةٍ ثُمَّ أُخِّرَ عَنْهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ کو ایک یمنی دھاری دار چادر میں لپیٹا گیا اور پھر اسے آپ سے علیحدہ کر لیا گیا۔

2739۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْكَرِيمِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَقِيلِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبٍ يَعْنِي ابْنَ مُنَبِّهٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا تُوُفِّيَ أَحَدُكُمْ فَوَجَدَ شَيْئًا فَلْيُكَفَّنْ فِي ثَوْبٍ حِبَرَةٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جب تم میں سے کوئی فوت ہو جائے اور وہ اپنے پاس کوئی شے پائے (یعنی مالی فراوانی وغیرہ) تو پھر چاہیے کہ اسے یمنی کپڑے میں کفن دیا جائے۔

2740۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ قَالَتْ كُفِّنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيضٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ زَادَ مِنْ كُرْسُفٍ قَالَ فَذُكِرَ لِعَائِشَةَ قَوْلُهُمْ فِي ثَوْبَيْنِ وَبُرْدِ حِبَرَةٍ فَقَالَتْ قَدْ أُتِيَ بِالْبُرْدِ وَلَكِنَّهُمْ رَدُّوهُ وَلَمْ يُكَفِّنُوهُ فِيهِ

• حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو تین سفید یمنی کپڑوں میں کفن دیا گیا ان میں نہ قمیص تھی اور نہ ہی عمامہ شریف۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ مرد کے لیے کفن سنت تین کپڑے ہیں۔

قتیبہ بن سعید، حفص نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔ اتنا اضافہ کیا ہے کہ وہ کپڑے روئی کے بنے ہوئے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سامنے یہ ذکر کیا گیا کہ کفن دو کپڑوں اور ایک یمنی دھاری دار چادر میں دیا گیا۔ تو انہوں نے فرمایا: یمنی چادر لائی گئی تھی لیکن صحابہ کرام نے اسے واپس لوٹا دیا اور انہوں نے اس میں آپ کو کفن نہ دیا۔

2741۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُفِّنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ نَجْرَانِيَّةٍ الْحُلَّةُ ثَوْبَانِ وَقَمِيصُهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ عُثْمَانُ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ وَقَمِيصِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو تین نجرانی کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ دو کپڑے یعنی ایک چادر اور ایک تہبند تھا اور ایک وہ قمیص تھی جو آپ وصال کے وقت پہنے ہوئے تھے۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ عثمان نے بیان کیا: تین کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ وہ کپڑے سرخ رنگ کے تھے اور ایک وہ قمیص تھی جس میں آپ ﷺ نے وصال فرمایا تھا۔

Marfat.com

بَاب كَرَاهِيَةِ الْمُغَالَاةِ فِي الْكَفَنِ

اس کا بیان کہ کفن میں بہت زیادہ قیمتی کپڑا استعمال کرنا مکروہ ہے

2742۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ أَبُو مَالِكٍ الْجَنْبِيُّ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ لَا تُغَالِ لِي فِي كَفَنٍ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَغَالَوْا فِي الْكَفَنِ فَإِنَّهُ يُسْلَبُهُ سَلْبًا سَرِيعًا

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میرے لیے کفن میں حد سے تجاوز نہ کرنا (یعنی بہت زیادہ قیمتی کپڑا استعمال نہ کرنا) کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ تم کفن میں حد سے تجاوز نہ کرنا کیونکہ اسے بہت جلد سلب کرلیا جاتا ہے (یعنی یہ مٹی میں پرانا اور بوسیدہ ہو جاتا ہے۔ اس لیے کفن میں بہت زیادہ قیمتی کپڑا استعمال کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس میں اسراف اور مال کا ضیاع ہے، البتہ مناسب اور باوقار کفن تیار کرنا لازم ہے)۔

2743۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ إِنَّ مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ إِلَّا نَمِرَةٌ كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِنَ الْإِذْخِرِ

ابو وائل نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ غزوۂ احد کے دن شہید ہوئے اور ان کے لیے سوائے ایک کمبل کے اور کچھ نہ تھا۔ جب ہم اس کے ساتھ ان کے سر کو ڈھانپتے تھے تو ان کے پاؤں باہر نکل جاتے اور جب ہم ان کے پاؤں ڈھانپتے تھے تو ان کا سر باہر نکل جاتا (یعنی ننگا ہو جاتا)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اس کے ساتھ ان کا سر ڈھانپ دو اور ان کے پاؤں پر کچھ اذخر گھاس رکھ دو۔

2744۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ خَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ وَخَيْرُ الْأُضْحِيَةِ الْكَبْشُ الْأَقْرَنُ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین کفن حلہ (یعنی دو چادریں) ہے اور بہترین قربانی سینگوں والا مینڈھا ہے۔

فائدہ: پہلے بیان ہو چکا ہے کہ مرد کا کفن سنت تین کپڑے ہیں۔ تو یہاں یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ دو چادریں ایک سے بہتر ہیں اور سینگوں والا مینڈھا اپنی طاقت اور موٹا تازہ ہونے کی وجہ سے بہترین قربانی ہے اور اپنے حسن اور خوبصورتی کی وجہ سے بھی مرغوب فیہ ہوتا ہے۔

Marfat.com

بَابٌ فِي كَفَنِ الْمَرْأَةِ (عورت کے کفن کا بیان)

2745۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي نُوحُ بْنُ حَكِيمٍ الثَّقَفِيُّ وَكَانَ قَارِئًا لِلْقُرْآنِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ يُقَالُ لَهُ دَاوُدُ قَدْ وَلَّدَتْهُ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ زَوْجُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَنَّ لَيْلَى بِنْتَ قَانِفٍ الثَّقَفِيَّةَ قَالَتْ كُنْتُ فِيمَنْ غَسَّلَ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم عِنْدَ وَفَاتِهَا فَكَانَ أَوَّلُ مَا أَعْطَانَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم الْحِقَاءَ ثُمَّ الدِّرْعَ ثُمَّ الْخِمَارَ ثُمَّ الْمِلْحَفَةَ ثُمَّ أُدْرِجَتْ بَعْدُ فِي الثَّوْبِ الْآخِرِ قَالَتْ وَرَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم جَالِسٌ عِنْدَ الْبَابِ مَعَهُ كَفَنُهَا يُنَاوِلُنَاهَا ثَوْبًا ثَوْبًا

لیلیٰ بنت قانف ثقفیہ نے کہا ہے کہ میں ان عورتوں میں شامل تھی جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی وفات پر انہیں غسل دیا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے جو سب سے پہلے کفن کا کپڑا عطا فرمایا تو وہ تہبند تھا، پھر قمیص، پھر اوڑھنی، پھر ایک چادر عطا فرمائی اور پھر ایک دوسرے کپڑے میں انہیں لپیٹا گیا۔ لیلیٰ بنت قانف نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ دروازے کے پاس تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ کے پاس ان کا کفن تھا اور آپ ﷺ ہمیں ایک ایک کپڑا کر کے عطا فرماتے رہے۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ عورت کا کفن سنت پانچ کپڑے ہیں، یعنی دو چادریں (ازار اور لفافہ) قمیص، اوڑھنی، صدری (سینہ بند)۔

بَابٌ فِي الْمِسْكِ لِلْمَيِّتِ (میت کو مشک لگانے کا بیان)

2746۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْمُسْتَمِرُّ بْنُ الرَّيَّانِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَطْيَبُ طِيبِكُمُ الْمِسْكُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری خوشبوؤں میں سے بہترین خوشبو مشک ہے (اس کا استعمال میت کے لیے زیادہ مناسب ہے)۔

بَابُ التَّعْجِيلِ بِالْجَنَازَةِ وَكَرَاهِيَةِ حَبْسِهَا

اس کا بیان کہ جنازہ میں جلدی کرنی چاہیے اور اس میں تاخیر مکروہ ہے

2747۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ الرُّؤَاسِيُّ أَبُو سُفْيَانَ وَأَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ قَالَا حَدَّثَنَا عِيسَى قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُثْمَانَ الْبَلَوِيِّ عَنْ عَزْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحُصَيْنِ بْنِ وَحْوَحٍ أَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ مَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَعُودُهُ فَقَالَ إِنِّي لَا أَرَى طَلْحَةَ إِلَّا قَدْ حَدَثَ فِيهِ الْمَوْتُ فَآذِنُونِي بِهِ وَعَجِّلُوا فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِجِيفَةِ مُسْلِمٍ أَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ أَهْلِهِ

Marfat.com

عزرہ بن سعید انصاری نے اپنے باپ سے اور انہوں نے حصین بن وحوح سے روایت کیا ہے کہ حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ ان کی تیمارداری کے لیے تشریف لائے اور فرمایا: میں طلحہ کو دیکھ رہا ہوں کہ اسے موت واقع ہو چکی ہے۔ پس تم اس کے بارے میں مجھے اطلاع کرنا اور اس کی (تجہیز وتکفین کے لیے) جلدی کرنا۔ کیونکہ کسی مسلمان میت کو اس کے گھر والوں کے سامنے روک کر نہیں رکھنا چاہیے۔ (معلوم ہوا کہ بغیر عذر کے تجہیز وتکفین میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے)۔

بَابٌ فِی الْغُسْلِ مِنْ غَسْلِ الْمَیِّتِ (میت کو غسل دینے کے سبب غسل کرنے کا بیان)

2748۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ أَرْبَعٍ مِنَ الْجَنَابَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمِنَ الْحِجَامَةِ وَغُسْلِ الْمَيِّتِ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ چار چیزوں کے سبب غسل کرتے تھے۔ جنابت کے سبب، جمعۃ المبارک کے دن، حجامت اور میت کو غسل دینے کے سبب۔

2749۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ غَسَّلَ الْمَيِّتَ فَلْيَغْتَسِلْ وَمَنْ حَمَلَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْحَاقَ مَوْلَى زَائِدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا مَنْسُوخٌ وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ وَسُئِلَ عَنِ الْغُسْلِ مِنْ غَسْلِ الْمَيِّتِ فَقَالَ يُجْزِيهِ الْوُضُوءُ قَالَ أَبُو دَاوُد أَدْخَلَ أَبُو صَالِحٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ يَعْنِي إِسْحَاقَ مَوْلَى زَائِدَةَ قَالَ وَحَدِيثُ مُصْعَبٍ ضَعِيفٌ[1] فِيهِ خِصَالٌ لَيْسَ الْعَمَلُ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میت کو غسل دیا تو اسے چاہیے کہ وہ غسل کرلے اور جس نے اسے اٹھایا اسے چاہیے کہ وضو کرے۔

حامد بن یحییٰ نے سفیان عن سہیل بن ابی صالح عن ابیہ عن اسحاق مولیٰ زائدہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ کی سند سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔ ابوداؤد نے کہا: یہ منسوخ ہے اور میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا ہے کہ ان سے میت کو غسل دینے کے سبب غسل کرنے کے بارے پوچھا گیا۔ تو انہوں نے فرمایا: وضو ہی اس کے لیے کافی ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابوصالح نے اس حدیث میں اپنے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان اسحاق مولیٰ زائدہ کو داخل کیا ہے اور کہا ہے کہ مصعب کی حدیث ضعیف ہے۔ اس میں کئی ایسی چیزیں مذکور ہیں جن پر عمل نہیں۔

فائدہ: میت کو غسل دینے والے کے لیے بعد میں غسل کرنے کے بارے مختلف اقوال موجود ہیں۔ بعض نے کہا:

1۔ ضعیف کا لفظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

Marfat.com

واجب ہے، بعض نے کہا: سنت ہے، بعض نے کہا: فقط وضو کافی ہے، غسل کی ضرورت نہیں۔ بہر حال اگر غسل دینے والے کے بدن پر غسل کے پانی کے چھینٹے پڑیں ہوں جن سے بدن کے نجس ہونے کا خدشہ ہو تو غسل ضرور کرنا چاہیے اور اگر ایسا احتمال نہ ہو تو پھر ضروری نہیں۔ (واللہ اعلم بالصواب)

بَابٌ فِي تَقْبِيلِ الْمَيِّتِ (میت کو بوسہ دینے کا بیان)

2750۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُقَبِّلُ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ حَتَّى رَأَيْتُ الدُّمُوعَ تَسِيلُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا، حالانکہ وہ فوت ہو چکے تھے یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہتے ہوئے بھی دیکھے۔

فائدہ: حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے رضاعی بھائی تھے۔ انہوں نے دو بار ہجرت کی، غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور ہجرت کے تیس ماہ بعد مدینہ طیبہ میں ان کا وصال ہوا اور جنت البقیع میں سب سے اول دفن کیے گئے۔

بَابٌ فِي الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ (رات کے وقت دفن کرنے کا بیان)

2751۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَوْ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَى نَاسٌ نَارًا فِي الْمَقْبَرَةِ فَأَتَوْهَا فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْقَبْرِ وَإِذَا هُوَ يَقُولُ نَاوِلُونِي صَاحِبَكُمْ فَإِذَا هُوَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالذِّكْرِ

حضرت عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے مجھے خبر دی یا میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ لوگوں نے قبرستان میں آگ دیکھی تو وہ اس کے پاس آئے (تو دیکھا) رسول اللہ ﷺ قبر میں اترے ہوئے ہیں اور آپ فرما رہے ہیں: اپنے ساتھی کو مجھے پکڑاؤ۔ پس یہ وہ آدمی ہے جو بلند آواز سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتا تھا۔

فائدہ: اس سے ایک تو یہ معلوم ہوا کہ رات کے وقت میت کو دفن کرنا جائز ہے اور دوسرا یہ کہ بلند آواز سے ذکر کرنا مباح اور پسندیدہ ہے۔ کیونکہ اس ذاکر کو یہ شرف حاصل ہوا کہ اسے حضور نبی رحمت ﷺ نے اپنے دست مبارک سے قبر میں اتارا۔ اس سے بڑھ کر اور سعادت کیا ہو سکتی ہے۔ تو اس میں یہ قرینہ موجود ہے کہ اس کا طرز ذکر آپ ﷺ کو پسند تھا۔ واللہ اعلم

بَابٌ فِي الْمَيِّتِ يُحْمَلُ مِنْ أَرْضٍ إِلَى أَرْضٍ وَكَرَاهَةِ ذَلِكَ

میت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے اور اس کے مکروہ ہونے کا بیان

2752۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا

Marfat.com

حَمَلْنَا الْقَتْلَى يَوْمَ أُحُدٍ لِنَدْفِنَهُمْ فَجَاءَ مُنَادِي النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَدْفِنُوا الْقَتْلَى فِي مَضَاجِعِهِمْ فَرَدَدْنَاهُمْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ہم نے غزوۂ احد کے دن شہداء کو اٹھایا تا کہ ہم انہیں دفن کریں۔ تو اتنے میں حضور نبی کریم ﷺ کا منادی آیا اور اس نے اعلان کیا کہ رسول اللہ ﷺ تمہیں حکم ارشاد فرما رہے ہیں کہ تم شہداء کو ان کے شہید ہونے کی جگہ میں ہی دفن کرو۔ تو پھر ہم نے انہیں واپس لوٹا دیا۔ (یعنی جہاں سے اٹھایا تھا وہیں واپس لے گئے۔ بعض نے اس حدیث کے ظاہر سے استدلال کرتے ہوئے کہا ہے کہ میت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا قطعاً جائز نہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ ارشاد شہداء کے ساتھ خاص ہے کیونکہ حضرت ابن ابی وقاص کو ان کے محل سے مدینہ طیبہ میں صحابہ کرام کی ایک جماعت کے ہمراہ منتقل کیا گیا تو کسی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا۔ بعض نے کہا ہے: دفن کے بعد بغیر عذر کے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ حضرت عمرو بن الجموح اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی میتیں غزوۂ احد کے چھیالیس سال بعد سیلاب کی وجہ سے نکالی گئیں تو ایسے محسوس ہوا گویا انہیں کل ہی دفن کیا گیا ہے۔ الختصر اتنے فاصلے سے میت کو منتقل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جس میں میت میں کسی نوعیت کے تغیر اور فساد کا اندیشہ اور احتمال نہ ہو۔ (ملخص بذل المجہود ص 34 ج 14)

بَابٌ فِي الصُّفُوفِ عَلَى الْجَنَازَةِ (جنازہ کی صفوں کا بیان)

2753۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدٍ الْيَزَنِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ[1] يَمُوتُ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوفٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا أَوْجَبَ قَالَ فَكَانَ مَالِكٌ إِذَا اسْتَقَلَّ أَهْلَ الْجَنَازَةِ جَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ صُفُوفٍ لِلْحَدِيثِ

حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان فوت ہوتا ہے اور اس پر مسلمانوں کی تین صفیں نماز جنازہ پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت واجب کر دیتا ہے (یعنی اس فعل کے سبب اس کی مغفرت فرما دیتا ہے اور یہی وجوب جنت کا سبب ہے)۔ مرثد کہتے ہیں کہ حضرت مالک جب جنازہ پڑھنے والوں کی تعداد کم محسوس کرتے تو آپ انہیں اس حدیث طیبہ کی وجہ سے تین صفوں میں تقسیم کر دیتے۔

بَابُ اتِّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَائِزَ (عورتوں کے لیے جنازہ کے پیچھے چلنے کا بیان)

2754۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ نُهِينَا أَنْ نَتْبَعَ الْجَنَائِزَ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ ہمیں جنازوں کے پیچھے چلنے سے منع کیا گیا ہے اور اس بارے میں ہمیں تاکید نہیں کی گئی (یعنی عورتوں کا جنازہ کے پیچھے چلنا مکروہ تنزیہی ہے، حرام نہیں ہے۔ لیکن احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ عورتیں

1۔ ایک نسخہ میں مسلم کے بجائے میت ہے۔

Marfat.com

جنازہ کے پیچھے نہ چلیں)۔

بَاب فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ وَتَشْيِيعِهَا

جنازوں پر نماز پڑھنے کی فضیلت اور ان کے ساتھ چلنے کا بیان

2755۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْوِيهِ قَالَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَصَلَّى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ تَبِعَهَا حَتَّى يُفْرَغَ مِنْهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أُحُدٍ أَوْ أَحَدُهُمَا مِثْلُ أُحُدٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُسَيْنٍ الْهَرَوِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ وَهُوَ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ حَدَّثَهُ أَنَّ دَاوُدَ بْنَ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِذْ طَلَعَ خَبَّابٌ صَاحِبُ الْمَقْصُورَةِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ خَرَجَ مَعَ جَنَازَةٍ مِنْ بَيْتِهَا وَصَلَّى عَلَيْهَا فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ فَأَرْسَلَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ صَدَقَ أَبُو هُرَيْرَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جو کوئی جنازہ کے ساتھ جائے اور پھر اس پر نماز جنازہ پڑھے تو اس کے لیے ایک قیراط کے برابر ثواب ہے اور جو کوئی اس کے ساتھ ساتھ رہے یہاں تک کہ اس کو دفنا کر فارغ ہو لیا جائے تو اس کے لیے دو قیراط کے برابر ثواب ہے اور ان میں سے چھوٹا قیراط احد پہاڑ کی مثل ہے یا ان میں سے ایک احد کی مثل ہے۔ (ان الفاظ کے بیان میں راوی کو شک ہے)

داؤد بن عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم نے اپنے باپ سے یہ بیان کیا ہے کہ وہ حضرت ابن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے پاس تھے کہ ان کے پاس حضرت خباب صاحب مقصورہ حاضر ہوئے اور کہا: اے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما! کیا تم وہ نہیں سن رہے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو کوئی میت کے گھر سے جنازہ کے ساتھ نکلا اور پھر اس پر نماز جنازہ پڑھی (تو اس کے لیے ایک قیراط برابر ثواب ہے، الحدیث) اور آگے حضرت سفیان کی حدیث کی مثل ذکر کی۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے (استفسار کے لیے) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف قاصد بھیجا تو انہوں نے فرمایا: ابو ہریرہ نے سچ کہا ہے۔

2756۔ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ السَّكُونِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللهِ شَيْئًا إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مسلمان بھی فوت ہوتا ہے اور چالیس ایسے آدمی اس کی نماز جنازہ میں شریک ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تو

Marfat.com

اس کے حق میں ان کی سفارش قبول کی جاتی ہے (یعنی ان کی دعا کی برکت سے رب کریم میت کی مغفرت فرما دیتا ہے)۔

بَابٌ فِي النَّارِ يُتْبَعُ بِهَا الْمَيِّتُ (میت کے پیچھے آگ لے جانے کا بیان)

2757۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنِي بَابُ بْنُ عُمَيْرٍ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُتْبَعُ الْجَنَازَةُ بِصَوْتٍ وَلَا نَارٍ زَادَ هَارُونُ وَلَا يُمْشَى بَيْنَ يَدَيْهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جنازہ کے پیچھے آواز بلند نہ کی جائے (چاہے وہ رونے کی ہو یا عام باتوں وغیرہ کی) اور نہ ہی آگ ساتھ لے جائی جائے۔ ہارون نے یہ اضافہ کیا ہے: اور نہ ہی جنازہ کے آگے چلا جائے۔

بَابُ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ (جنازہ کے لیے کھڑا ہونے کا بیان)

2758۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ

حضرت عامر بن ربیعہ حضور نبی کریم ﷺ سے مرفوع روایت بیان کرتے ہیں کہ جب تم جنازہ کو دیکھو تو اس کے لیے کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ تم سے آگے گزر جائے یا اسے رکھ دیا جائے (یعنی یا تو جنازہ آگے قبرستان یا جنازہ گاہ کی طرف چلا جائے یا پھر میت کو کندھوں سے زمین پر رکھ دیا جائے۔ کھڑا ہونے کی علت یا تو موت کا ڈر اور خوف ہے یا ان ملائکہ کی تعظیم ہے جو جنازہ کے ساتھ ہوتے ہیں یا یہ اس کی تعظیم کے لیے ہے جو ارواح کو قبض کرتا ہے)۔ (عمدۃ القاری ج 8 ص 108)

2759۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا تَبِعْتُمُ الْجَنَازَةَ فَلَا تَجْلِسُوا حَتَّى تُوضَعَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ الثَّوْرِيُّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ فِيهِ حَتَّى تُوضَعَ بِالْأَرْضِ وَرَوَاهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ حَتَّى تُوضَعَ فِي اللَّحْدِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَسُفْيَانُ أَحْفَظُ مِنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم جنازہ کے پیچھے پیچھے چلو تو تم میت کو نیچے رکھے جانے سے پہلے نہ بیٹھو۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اس حدیث کو ثوری نے سہیل عن ابیہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی سند سے بیان کیا ہے اور اس میں کہا ہے: یہاں تک کہ اسے زمین پر رکھ دیا جائے۔ اور ابو معاویہ نے سہیل سے روایت کیا ہے اور کہا ہے: یہاں تک کہ اسے لحد میں رکھ دیا جائے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ سفیان ابو معاویہ سے زیادہ حافظ ہیں۔

2760۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ

Marfat.com

بْنِ مِقْسَمٍ حَدَّثَنِي جَابِرٌ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ مَرَّتْ بِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا فَلَمَّا ذَهَبْنَا لِنَحْمِلَ إِذَا هِيَ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا هِيَ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ فَقَالَ إِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَإِذَا رَأَيْتُمْ جَنَازَةً فَقُومُوا

عبیداللہ بن مقسم سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے مجھے بیان کیا ہے کہ ہم حضور نبی مکرم ﷺ کے ساتھ تھے تو ہمارے پاس سے ایک جنازہ گزرا۔ تو آپ ﷺ اس کے لیے کھڑے ہوئے۔ جب ہم اسے اٹھانے کے لیے گئے تو معلوم ہوا یہ تو یہودی کا جنازہ ہے۔ تو ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ یہ تو یہودی کا جنازہ ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ موت گھبراہٹ اور خوف ہے۔ پس جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو۔

2761۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ قَعَدَ بَعْدُ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جنازہ میں کھڑے ہوئے پھر اس کے بعد آپ بیٹھ گئے۔

فائدہ: جمہور کا موقف یہ ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کا پہلا عمل یہ ہے کہ آپ جنازہ کے لیے قیام فرما ہوتے تھے اور آخری عمل یہ ہے کہ آپ کھڑے نہ ہوتے تھے۔ اس لیے یہ حدیث پہلے حکم کے لیے ناسخ ہے۔ لہٰذا اب کھڑا ہونا امر مستحب ہے اور بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ دعویٰ نسخ صحیح نہیں۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے عمدۃ القاری ص 108 ج 8)

2762۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ بَهْرَامَ الْمَدَائِنِيُّ أَخْبَرَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْبَاطِ الْحَارِثِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی الله عنه قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُومُ فِي الْجَنَازَةِ حَتَّى تُوضَعَ فِي اللَّحْدِ فَمَرَّ بِهِ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ هَكَذَا نَفْعَلُ فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ اجْلِسُوا خَالِفُوهُمْ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جنازہ کے پاس کھڑے رہتے تھے۔ یہاں تک کہ اسے لحد میں رکھ دیا جاتا۔ پس یہود کا ایک عالم آپ ﷺ کے پاس سے گزرا۔ تو اس نے کہا: اس طرح تو ہم کرتے ہیں۔ پس حضور نبی مکرم ﷺ تشریف فرما ہو گئے اور فرمایا: بیٹھ جاؤ تم ان کی (یہود کی) مخالفت کرو۔

بَابُ الرُّكُوبِ فِي الْجَنَازَةِ (جنازہ میں سوار ہونے کا بیان)

2763۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُتِيَ بِدَابَّةٍ وَهُوَ مَعَ الْجَنَازَةِ فَأَبَى أَنْ يَرْكَبَهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ أُتِيَ بِدَابَّةٍ فَرَكِبَ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَمْشِي فَلَمْ أَكُنْ لِأَرْكَبَ وَهُمْ يَمْشُونَ فَلَمَّا ذَهَبُوا رَكِبْتُ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے سواری کا جانور لایا گیا۔ درآنحالیکہ آپ ﷺ

Marfat.com

جنازہ کے ساتھ تھے تو آپ نے اس پر سوار ہونے سے انکار کر دیا۔ پس جب آپ فارغ ہو گئے تو پھر سواری پیش کی گئی۔ تو آپ سوار ہو گئے۔ تو اس کے بارے آپ سے پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک فرشتے چل رہے تھے تو میں نے مناسب نہ سمجھا کہ میں سوار ہوں اور وہ چل رہے ہوں اور جب وہ چلے گئے تو میں سوار ہو گیا (معلوم ہوا جنازے کے ساتھ فرشتے بھی ہوتے ہیں، لہٰذا ان کی تعظیم اور احترام کی خاطر جنازہ کے آداب کو ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہوتا ہے)۔

2764۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ عَلَى ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ شُهُودٌ ثُمَّ أُتِيَ بِفَرَسٍ فَعُقِلَ حَتَّى رَكِبَهُ فَجَعَلَ يَتَوَقَّصُ بِهِ وَنَحْنُ نَسْعَى حَوْلَهُ

حضرت سماک سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ابن دحداح کی نماز جنازہ پڑھائی اور ہم بھی حاضر تھے۔ پھر گھوڑا لایا گیا اور اسے باندھ دیا گیا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ اس پر سوار ہوئے اور وہ آپ ﷺ کے ساتھ اچھلنے کودنے لگا اور ہم آپ ﷺ کے ارد گرد دوڑنے لگے۔

بَاب الْمَشْيِ أَمَامَ الْجَنَازَةِ (جنازہ کے آگے چلنے کا بیان)

2765۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ

حضرت سالم نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے حضور نبی کریم ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو جنازہ کے آگے آگے چلتے ہوئے دیکھا ہے۔

فائدہ: جنازہ کے پیچھے چلنا افضل ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے جنازہ کے پیچھے چلے اور مزید فرمایا کہ جنازہ کے پیچھے چلنا آگے چلنے پر اتنا افضل ہے جتنی فرض کو نفل پر فضیلت حاصل ہے۔ اسی میں نصیحت کا پہلو زیادہ ہے۔ اور جو اس حدیث میں آگے چلنے کا ذکر ہے تو یہ لوگوں کے لیے آسانی پیدا کرنے کے لیے ہے کہ بھیڑ کی حالت میں ایسا کرنا مباح ہے (ملخص، بذل المجہود ص 146 ج 14)

2766۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَأَحْسَبُ أَنَّ أَهْلَ زِيَادٍ أَخْبَرُونِي أَنَّهُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الرَّاكِبُ يَسِيرُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي يَمْشِي خَلْفَهَا وَأَمَامَهَا وَعَنْ يَمِينِهَا وَعَنْ يَسَارِهَا قَرِيبًا مِنْهَا وَالسِّقْطُ يُصَلَّى عَلَيْهِ وَيُدْعَى لِوَالِدَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور میرا گمان ہے کہ اہل زیاد نے مجھے خبر دی ہے کہ زیاد نے اسے حضور نبی کریم ﷺ سے مرفوع بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سوار جنازہ کے پیچھے چلیں گے اور پیدل چلنے والے اس کے پیچھے، اس کے سامنے، اس کے دائیں جانب اور اس کی بائیں جانب اس سے قریب چل سکتے ہیں۔ اور قبل از وقت پیدا ہونے والے بچے کی موت کے سبب اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور اس کے والدین کے لیے مغفرت اور رحمت کی دعا کی جائے گی۔

Marfat.com

بَابُ الْإِسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ (جنازہ کو تیزی کے ساتھ لے کر جانے کا بیان)

2767۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا إِلَيْهِ وَإِنْ تَكُ سِوَى ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنازہ لے کر جلدی جلدی چلو۔ کیونکہ اگر میت نیک اور صالح ہے تو وہ خیر ہے کہ تم اسے جلدی اس کے نیک انجام تک (یعنی اجر و ثواب تک) پہنچاؤ اور اگر وہ اس کے سوا ہے تو وہ شر ہے، تم جلدی اسے اپنے کندھوں سے اتار دو۔

2768۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ فِي جَنَازَةِ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ وَكُنَّا نَمْشِي مَشْيًا خَفِيفًا فَلَحِقَنَا أَبُو بَكْرَةَ فَرَفَعَ سَوْطَهُ فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَرْمُلُ رَمَلًا حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ عُيَيْنَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَا فِي جَنَازَةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ وَقَالَ فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ بَغْلَتَهُ وَأَهْوَى بِالسَّوْطِ

عیینہ بن عبدالرحمن نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ وہ عثمان بن ابی العاص کے جنازہ میں تھے اور ہم آہستہ آہستہ چل رہے تھے۔ تو ہمیں ابوبکرہ آ ملے اور انہوں نے اپنا کوڑا بلند کیا اور فرمایا: تم نے ہمیں دیکھا ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتے تو ہم تیز چال میں چلتے تھے۔

حمید بن مسعدہ، خالد بن حارث، دوسری سند سے ابراہیم بن موسیٰ اور عیسیٰ بن یونس نے عیینہ سے یہ حدیث بیان کی ہے اور دونوں نے کہا ہے کہ وہ عبدالرحمن بن سمرہ کے جنازہ میں تھے اور کہا کہ حضرت ابوبکرہ اپنا خچر لے کر ان کے پاس آئے اور کوڑے کے ساتھ ان کی طرف مائل ہوئے (یعنی ترک سنت پر بطور تنبیہ انہیں مارنے کے لیے فقط کوڑا ان کی طرف جھکایا اور ساتھ اشارہ کیا کہ جنازہ لے کر جلدی جلدی چلو)۔

2769۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَحْيَى الْمُجَبِّرِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي مَاجِدَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْنَا نَبِيَّنَا ﷺ عَنِ الْمَشْيِ مَعَ الْجَنَازَةِ فَقَالَ مَا دُونَ الْخَبَبِ إِنْ يَكُنْ خَيْرًا تَعَجَّلْ إِلَيْهِ وَإِنْ يَكُنْ غَيْرَ ذَلِكَ فَبُعْدًا لِأَهْلِ النَّارِ وَالْجَنَازَةُ مَتْبُوعَةٌ وَلَا تُتْبَعُ لَيْسَ مَعَهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ ضَعِيفٌ هُوَ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ يَحْيَى الْجَابِرُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا كُوفِيٌّ وَأَبُو مَاجِدَةَ بَصْرِيٌّ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو مَاجِدَةَ هَذَا لَا يُعْرَفُ[1]

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم نے نبی مکرم ﷺ سے جنازہ کے ساتھ چلنے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایسی چال جو انکی چال سے کم ہو۔ اگر وہ بہتر ہے اور خیر ہے (یعنی اگر میت صالح ہے) تو وہ جلدی

1۔ قال ابو داؤد وھو ضعیف الخ کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

Marfat.com

جلدی اپنے انجام خیر تک پہنچ جائے۔ اور اگر وہ اس کے سوا ہے تو پھر اہل نار سے دوری بہتر ہے اور جنازہ کے پیچھے چلا جائے گا۔ اسے پیچھے نہیں رکھا جائے گا۔ اور جو جنازہ سے آگے چلا وہ اس کے ساتھ نہیں ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس میں راوی یحییٰ بن عبداللہ وہی یحییٰ الجابر ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ کوفی ہے اور ابو ماجدہ بصری ہے اور ابوداؤد نے مزید کہا کہ یہ ابو ماجدہ غیر معروف ہے۔

بَابُ الْإِمَامِ لَا يُصَلِّي عَلَى مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ

(خودکشی کرنے والے پر امام کے نماز نہ پڑھنے کا بیان)

2770۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ مَرِضَ رَجُلٌ فَصِيحَ عَلَيْهِ فَجَاءَ جَارُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ إِنَّهُ قَدْ مَاتَ قَالَ وَمَا يُدْرِيكَ قَالَ أَنَا رَأَيْتُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ قَالَ فَرَجَعَ فَصِيحَ عَلَيْهِ فَجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ مَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ فَرَجَعَ فَصِيحَ عَلَيْهِ فَقَالَتْ امْرَأَتُهُ انْطَلِقْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبِرْهُ فَقَالَ الرَّجُلُ اللَّهُمَّ الْعَنْهُ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ الرَّجُلُ فَرَآهُ قَدْ نَحَرَ نَفْسَهُ بِمِشْقَصٍ مَعَهُ فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ فَقَالَ وَمَا يُدْرِيكَ قَالَ رَأَيْتُهُ يَنْحَرُ نَفْسَهُ بِمَشَاقِصَ مَعَهُ قَالَ أَنْتَ رَأَيْتَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِذًا لَا أُصَلِّي عَلَيْهِ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی بیمار ہوا تو اس پر (اس کے گھر والوں کی طرف سے رونے کی) آوازیں بلند ہوئیں۔ پس اس کا پڑوسی رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور آپ سے عرض کی: وہ مر گیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے کس نے بتایا ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے اسے دیکھا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ وہ نہیں مرا۔ پس وہ واپس لوٹ آیا۔ تو اس پر چیخ و پکار کی گئی۔ پھر وہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: بلاشبہ وہ مر گیا ہے۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ وہ نہیں مرا۔ تو وہ آدمی لوٹ آیا پھر اس پر رونے کی آوازیں بلند ہوئیں۔ تو اس کی بیوی نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ اور آپ کو اطلاع کر دو۔ تو اس آدمی نے کہا: اے اللہ! اس پر لعنت کر۔ راوی کہتے ہیں: پھر وہ آدمی چلا اور اس نے اسے دیکھا کہ اس نے تیر کے ساتھ اپنے آپ کو ذبح کر دیا ہے۔ پھر وہ حضور نبی کریم ﷺ کی طرف گیا اور آپ ﷺ کو اطلاع دی کہ وہ مر چکا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے کس نے بتایا ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے اسے دیکھا ہے کہ اس نے تیروں کے ساتھ اپنے آپ کو ذبح کر دیا ہے۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: تو نے اسے دیکھا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تب میں اس پر نماز جنازہ نہ پڑھوں گا۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى مَنْ قَتَلَتْهُ الْحُدُودُ (اس کی نماز جنازہ کا بیان جسے حداً قتل کیا گیا)

2771۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ حَدَّثَنِي نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يُصَلِّ عَلَى مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ وَلَمْ يَنْهَ عَنِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ

Marfat.com

حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ماعز بن مالک کی نماز جنازہ نہیں پڑھی اور ان پر کسی کو نماز پڑھنے سے روکا بھی نہیں۔ (ماعز بن مالک کو زنا کی سزا رجم دی گئی اور اس کے ساتھ انہیں مار ڈالا گیا)۔

بَابٌ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الطِّفْلِ (بچے پر نماز جنازہ پڑھنے کا بیان)

2772۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ شَهْرًا فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم فوت ہوئے، اس وقت ان کی عمر اٹھارہ مہینے تھی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی۔

فائدہ: اس کی کئی تاویلیں کی گئی ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ نے خود نماز نہیں پڑھائی۔ بلکہ کسی دوسرے نے نماز پڑھائی یا یہ کہ آپ ﷺ نے جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ کیونکہ آپ اس دن صلوٰۃ کسوف میں مشغول رہے اور یہ مفہوم بھی بیان کیا گیا ہے کہ نبی کی نسبت کی وجہ سے نماز کی قربت کی ضرورت نہ تھی۔ اس لیے آپ نے نماز نہ پڑھی۔

2773۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَهِيَّ قَالَ لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ النَّبِيِّ ﷺ صَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَقَاعِدِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَرَأْتُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ يَعْقُوبَ الطَّالْقَانِيِّ قِيلَ لَهُ حَدَّثَكُمْ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى ابْنِهِ إِبْرَاهِيمَ وَهُوَ ابْنُ سَبْعِينَ لَيْلَةً

وائل بن داؤد نے بیان کیا ہے کہ میں نے بہی سے سنا کہ انہوں نے بیان کیا: جب حضور نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کا وصال ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے مقاعد (مسجد کے قریب بیٹھنے کی جگہیں) ان پر نماز جنازہ پڑھی۔ ابو داؤد نے کہا: میں نے سعید بن یعقوب طالقانی پر یہ حدیث پڑھی۔ انہیں کہا گیا: تمہیں ابن مبارک نے یعقوب بن قعقاع سے اور انہوں نے عطاء سے حدیث بیان کی کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے اپنے بیٹے ابراہیم کی نماز جنازہ پڑھی۔ اس وقت ان کی عمر ستر راتیں تھیں۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ (مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کا بیان)

2774۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ عَجْلَانَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ وَاللَّهِ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى سُهَيْلِ ابْنِ الْبَيْضَاءِ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: قسم بخدا! رسول اللہ ﷺ نے سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی۔

2775۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَاللهِ لَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَلَى ابْنَيْ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَأَخِيهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: قسم بخدا! رسول اللہ علیہ السلام نے بیضاء کے دونوں بیٹوں سہیل اور اس کے بھائی کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی۔

2776۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنِي صَالِحٌ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جس نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھی تو اس پر کوئی شے نہیں۔

فائدہ: احناف کے نزدیک مسجد میں بغیر عذر کے نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے۔ چاہے میت مسجد کے اندر ہو یا باہر۔ ہاں اگر باہر ایسا عذر ہو کہ نماز پڑھنا ممکن نہ ہو تو پھر مسجد میں نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ واللہ اعلم

بَابُ الدَّفْنِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا

سورج کے طلوع وغروب کے وقت میت کو دفن کرنے کا بیان

2777۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ قَالَ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَمِيلَ وَحِينَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ أَوْ كَمَا قَالَ

موسیٰ بن علی بن رباح نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے باپ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ انہوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا: تین اوقات ہیں جن میں رسول اللہ علیہ السلام ہمیں نماز پڑھنے یا ان میں اپنے مردوں کو دفن کرنے سے منع فرماتے تھے جب کہ سورج چمکتے ہوئے طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ خوب بلند ہو جائے اور جب کہ وہ نصف النہار پر کھڑا ہو یہاں تک کہ وہ ڈھل جائے اور جب کہ وہ غروب ہونے کی طرف مائل ہو یہاں تک کہ مکمل غروب ہو جائے یا جیسا کہ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

فائدہ: اکثر کی رائے یہی ہے کہ ان تین اوقات میں میت پر نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے۔ اگر وفات کے وقت ان میں سے کوئی وقت داخل ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔ البتہ عمداً ان اوقات میں دفن کرنے کا اہتمام کرنا مکروہ ہے۔

1۔ ایک نسخہ میں علیہ کے بجائے لہ ہے۔

Marfat.com

بَاب إِذَا حَضَرَ جَنَائِزُ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ مَنْ يُقَدَّمُ

اس کا بیان کہ جب مردوں اور عورتوں کے جنازے اکٹھے ہو جائیں تو پہلے کسے رکھا جائے گا

2778۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمَّارٌ مَوْلَى الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ أَنَّهُ شَهِدَ جَنَازَةَ أُمِّ كُلْثُومٍ وَابْنِهَا فَجُعِلَ الْغُلَامُ مِمَّا يَلِي الْإِمَامَ فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ وَفِي الْقَوْمِ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ وَأَبُو قَتَادَةَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالُوا هَذِهِ السُّنَّةُ

حارث بن نوفل کے آزاد کردہ غلام عمار نے بیان کیا ہے کہ وہ ام کلثوم (جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی تھیں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ تھیں) اور ان کے بیٹے (حضرت زید بن عمر رضی اللہ عنہما) کے جنازے میں حاضر تھے۔ پس بیٹے کی میت کو پہلے اس جانب رکھا گیا جو امام سے متصل تھی۔ تو میرے دل نے اس کا انکار کیا اور ان حاضرین میں حضرت ابن عباس، حضرت ابوسعید خدری، حضرت ابوقتادہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سب موجود تھے (میں نے ان سے پوچھا) تو انہوں نے کہا: یہی سنت ہے (یعنی جنازہ پڑھتے وقت امام کے ساتھ متصل سامنے مردوں کو اور پھر ان کے بعد قبلہ کی جانب عورتوں کو رکھا جائے گا)۔

بَاب أَيْنَ يَقُومُ الْإِمَامُ مِنَ الْمَيِّتِ إِذَا صَلَّى عَلَيْهِ

اس کا بیان کہ میت پر نماز جنازہ پڑھتے وقت امام کہاں کھڑا ہو؟

2779۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ نَافِعٍ أَبِي غَالِبٍ قَالَ كُنْتُ فِي سِكَّةِ الْمِرْبَدِ فَمَرَّتْ جَنَازَةٌ مَعَهَا نَاسٌ كَثِيرٌ قَالُوا جَنَازَةُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَيْرٍ فَتَبِعْتُهَا فَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ عَلَيْهِ كِسَاءٌ رَقِيقٌ عَلَى بُرَيْذِينَتِهِ وَعَلَى رَأْسِهِ خِرْقَةٌ تَقِيهِ مِنَ الشَّمْسِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا الدِّهْقَانُ قَالُوا هَذَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ قَامَ أَنَسٌ فَصَلَّى عَلَيْهَا وَأَنَا خَلْفَهُ لَا يَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَقَامَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ لَمْ يُطِلْ وَلَمْ يُسْرِعْ ثُمَّ ذَهَبَ يَقْعُدُ فَقَالُوا يَا أَبَا حَمْزَةَ الْمَرْأَةُ الْأَنْصَارِيَّةُ فَقَرَّبُوهَا وَعَلَيْهَا نَعْشٌ أَخْضَرُ فَقَامَ عِنْدَ عَجِيزَتِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا نَحْوَ صَلَاتِهِ عَلَى الرَّجُلِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ يَا أَبَا حَمْزَةَ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ كَصَلَاتِكَ يُكَبِّرُ عَلَيْهَا أَرْبَعًا وَيَقُومُ عِنْدَ رَأْسِ الرَّجُلِ وَعَجِيزَةِ الْمَرْأَةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا أَبَا حَمْزَةَ غَزَوْتَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ نَعَمْ غَزَوْتُ مَعَهُ حُنَيْنًا فَخَرَجَ الْمُشْرِكُونَ فَحَمَلُوا عَلَيْنَا حَتَّى رَأَيْنَا خَيْلَنَا وَرَاءَ ظُهُورِنَا وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ يَحْمِلُ عَلَيْنَا فَيَدُقُّنَا وَيَحْطِمُنَا فَهَزَمَهُمُ اللهُ وَجَعَلَ يُجَاءُ بِهِمْ فَيُبَايِعُونَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم إِنَّ عَلَيَّ نَذْرًا إِنْ جَاءَ اللهُ بِالرَّجُلِ الَّذِي كَانَ مُنْذُ الْيَوْمِ يَحْطِمُنَا لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَهُ فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَجِيءَ بِالرَّجُلِ فَلَمَّا رَأَى رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ تُبْتُ إِلَى اللهِ فَأَمْسَكَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَا يُبَايِعُهُ لِيَفِيَ الْآخَرُ بِنَذْرِهِ قَالَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَتَصَدَّى لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم لِيَأْمُرَهُ بِقَتْلِهِ وَجَعَلَ

Marfat.com

يَهَابُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَّهُ لَا يَصْنَعُ شَيْئًا بَايَعَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللهِ نَذْرِي فَقَالَ إِنِّي لَمْ أُمْسِكْ عَنْهُ مُنْذُ الْيَوْمَ إِلَّا لِتُوفِيَ بِنَذْرِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا أَوْمَضْتَ إِلَيَّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّهُ لَيْسَ لِنَبِيٍّ أَنْ يُومِضَ قَالَ أَبُو غَالِبٍ فَسَأَلْتُ عَنْ صَنِيعِ أَنَسٍ فِي قِيَامِهِ عَلَى الْمَرْأَةِ عِنْدَ عَجِيزَتِهَا فَحَدَّثُونِي أَنَّهُ إِنَّمَا كَانَ لِأَنَّهُ لَمْ تَكُنِ النُّعُوشُ فَكَانَ الْإِمَامُ يَقُومُ حِيَالَ عَجِيزَتِهَا يَسْتُرُهَا مِنَ الْقَوْمِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ نُسِخَ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ الْوَفَاءُ بِالنَّذْرِ فِي قَتْلِهِ بِقَوْلِهِ إِنِّي قَدْ تُبْتُ[1]،

عبدالوارث نے نافع ابی غالب سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں سکۃ المربد (جگہ کا نام ہے) میں تھا تو ایک جنازہ گزرا۔ اس کے ساتھ بہت سے لوگ تھے۔ انہوں نے کہا: یہ عبداللہ بن عمیر کا جنازہ ہے۔ چنانچہ میں بھی اس کے ساتھ ہو گیا۔ تو میں نے ایک آدمی کو دیکھا، وہ ایک باریک کمبل اپنے اوپر لیے ہوئے ہے اور غیر عربی گھوڑے پر سوار ہے اور اس نے دھوپ سے محفوظ رکھنے کے لیے اپنے سر پر کپڑے کا ایک ٹکڑا لے رکھا ہے۔ تو میں نے پوچھا: یہ کسان کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں۔ پس جب جنازہ رکھ دیا گیا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اس پر نماز جنازہ پڑھائی اور میں ان کے پیچھے تھا۔ میرے اور ان کے درمیان کوئی شے حائل نہ تھی۔ تو وہ میت کے سر کے قریب کھڑے ہوئے اور چار تکبیریں کہیں۔ نہ زیادہ دیر کی اور نہ ہی جلدی (یعنی اک مناسب وقت میں نماز پڑھادی)۔ پھر آپ بیٹھنے کے لیے جانے لگے تو لوگوں نے کہا: اے ابوحمزہ (یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) یہ انصاریہ عورت کا جنازہ ہے (یہ بھی پڑھادیجئے) پھر انہوں نے اسے قریب کیا اور اس پر سبز رنگ کا تابوت تھا۔ تو آپ اس کے کولہے کے قریب کھڑے ہوئے اور اس پر اسی طرح نماز پڑھائی جیسے آپ نے مرد پر پڑھائی تھی۔ پھر آپ بیٹھ گئے۔ تو علاء بن زیاد نے پوچھا: اے ابوحمزہ! کیا اسی طرح رسول اللہ ﷺ جنازے پر نماز پڑھا کرتے تھے جیسا کہ تم نے پڑھی ہے، یعنی آپ اس پر چار تکبیریں کہا کرتے تھے اور مرد کے سر کے قریب اور عورت کے کولہے کے قریب کھڑے ہوتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ پھر اس نے پوچھا: اے ابوحمزہ! کیا تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی غزوہ میں شریک ہوئے ہو۔ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ میں غزوہ حنین میں آپ ﷺ کے ساتھ شریک تھا۔ پس مشرکین (اپنی کمین گاہوں سے) نکلے اور انہوں نے ہم پر حملہ کر دیا۔ یہاں تک کہ ہم نے اپنے گھوڑوں کو اپنی پشتوں کے پیچھے دیکھا۔ اس قوم میں ایک آدمی تھا۔ وہ ہم پر حملہ کرتا تھا اور وہ ہمیں مارتا اور زخمی کرتا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست سے دوچار کیا اور انہیں (پکڑ کر) لایا جانے لگا اور وہ آپ ﷺ کی دین اسلام پر بیعت کرنے لگے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی نے کہا: مجھ پر یہ نذر ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اس آدمی کو لائے جو اس دن ہمیں زخمی کرتا رہا تو میں یقیناً اس کی گردن ماردوں گا (یعنی اسے قتل کردوں گا)۔ رسول اللہ ﷺ (یہ سن کر) خاموش رہے اور پھر وہ آدمی لایا گیا۔ جب اس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو کہنے لگا: یا رسول اللہ! ﷺ میں نے

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا ہے (میں نے توبہ کی ہے)۔ لیکن رسول اللہ ﷺ اسے بیعت کرنے سے تھوڑی دیر رکے رہے تا کہ وہ دوسرا آدمی اپنی نذر پوری کر لے۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ آدمی رسول اللہ ﷺ کا انتظار کرتا رہا کہ آپ ﷺ اسے اس کے قتل کا حکم دیں گے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے ڈرتا رہا کہ اسے قتل کرنے سے آپ ناراض نہ ہو جائیں۔ پس جب رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ وہ کچھ نہیں کرے گا تو آپ ﷺ نے اسے بیعت کر لیا۔ پھر اس آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میری نذر (کا کیا بنے گا)؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں اتنی دیر تک اسی لیے اسے بیعت کرنے سے رکا رہا تا کہ تو اپنی نذر پوری کر لے۔ تو اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ مجھے اشارہ فرما دیتے۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک کسی نبی کے لیے شایان شان نہیں کہ وہ اشارہ کرے۔ پھر ابو غالب نے کہا: پھر میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے عورت کے کولہے کے قریب کھڑے ہونے کے بارے پوچھا تو لوگوں نے مجھے بتایا: یہ اس لیے تھا کیونکہ اس وقت تابوت نہ تھے۔ پس امام عورت کے کولہے کے سامنے کھڑا ہو جاتا تھا اور اسے قوم سے ڈھانپ لیتا تھا۔

ابو داود نے کہا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کا ارشاد ہے: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ کہنے لگیں: لا الہ الا اللہ۔ یہ اس حدیث سے منسوخ ہے: الوفاء بالنذر فی قتلہ بقولہ ان قد تبت۔

2780۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا لِلصَّلَاةِ وَسَطَهَا

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضور نبی مکرم ﷺ کے پیچھے ایک عورت کی نماز جنازہ پڑھی جو کہ حالت نفاس میں فوت ہوئی تھی تو آپ ﷺ نماز کے لیے اس کے درمیان کھڑے ہوئے۔

بَابُ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ (جنازہ کی تکبیروں کا بیان)

2781۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِقَبْرٍ رَطْبٍ فَصَفُّوا عَلَيْهِ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا فَقُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ الثِّقَةُ مَنْ شَهِدَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ

حضرت شعبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک تازہ قبر کے پاس سے گزرے تو صحابہ کرام نے وہاں صفیں بنائیں اور آپ ﷺ نے اس پر چار تکبیریں کہہ کر (نماز جنازہ) پڑھائی۔ تو ابو اسحاق نے شعبی سے پوچھا: تمہیں یہ حدیث کس نے بیان کی ہے؟ تو انہوں نے کہا: اس ثقہ آدمی نے جو وہاں حاضر تھا یعنی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما۔

2782۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ أَرْقَمَ يُكَبِّرُ عَلَى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا وَإِنَّهُ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُكَبِّرُهَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَأَنَا لِحَدِيثِ ابْنِ الْمُثَنَّى أَتْقَنُ

حضرت شعبہ نے عمرو بن مرہ سے اور انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: حضرت زید ابن

Marfat.com

ارقم رضی اللہ عنہ ہمارے جنازوں پر چار تکبیریں کہتے تھے اور انہوں نے ایک جنازے پر پانچ تکبیریں کہیں۔ تو میں نے ان سے پوچھا: (پہلے آپ چار تکبیریں کہا کرتے تھے، آج پانچ کہی ہیں) تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ یہ بھی کہا کرتے تھے (یعنی پہلے آپ پانچ کہا کرتے تھے پھر چار پر اکتفاء کیا۔ پس اگر پانچویں زائد ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ آپ ﷺ نے ان کے ساتھ بھی نماز پڑھائی ہے۔ لیکن اس میں ہمارا مذہب یہ ہے کہ اگر امام پانچویں تکبیر کہہ دے تو مقتدی اس کی متابعت نہ کریں۔ کیونکہ یہ عمل منسوخ ہو چکا ہے۔ (بذل المجہود ص168 ج14)

ابوداؤد نے کہا ہے کہ مجھے ابن مثنیٰ کی حدیث زیادہ یاد ہے۔

بَاب مَا يَقْرَأُ عَلَى الْجَنَازَةِ (اس کا بیان کہ وہ جنازہ پر کیا پڑھے)

2783۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَقَالَ إِنَّهَا مِنَ السُّنَّةِ

حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوف نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک میت کی نماز جنازہ پڑھی۔ تو انہوں نے اس میں سورۂ فاتحہ پڑھی اور فرمایا: بے شک یہ سنت ہے۔

فائدہ: جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنے میں علماء کا اختلاف ہے۔ امام شافعی نے کہا: پہلی تکبیر میں پڑھی جائے گی۔ ابن حزم نے کہا: ہر تکبیر میں اس کی قراءت ہوگی اور امام اعظم ابوحنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جنازہ میں سورۂ فاتحہ کی قراءت نہیں ہے۔ امام مالک نے فرمایا: ہمارے شہر میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کا معمول نہیں ہے۔ امام طحاوی نے کہا: جن صحابہ کرام نے سورۂ فاتحہ پڑھی ہے وہ بطور دعا پڑھی ہے نہ کہ بطور قراءت۔ ابن ہمام نے کہا ہے: سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی جائے گی مگر ثناء کی نیت سے اور رسول اللہ ﷺ سے اس کی قراءت ثابت نہیں۔ اسی طرح حضرت ملا علی قاری نے بھی کہا ہے۔

(بذل المجہود ص169 ج14)

بَاب الدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ (میت کے لیے دعا کرنے کا بیان)

2784۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْلِصُوا لَهُ الدُّعَاءَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم میت پر نماز جنازہ پڑھو تو پورے اخلاص کے ساتھ اس کے لیے دعا کرو۔

فائدہ: یہ حدیث نماز جنازہ کے بعد میت کے لیے دعا کرنے میں صریح ہے۔ علاوہ ازیں بدائع الصنائع میں ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک میت پر نماز جنازہ پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو اتنے میں حضرت عمر فاروق اعظم اور ان کے ساتھ ایک جماعت آپہنچی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ نماز جنازہ پڑھنے کا ارادہ کیا، تو آپ ﷺ نے ارشاد

Marfat.com

فرمایا کہ میت پر دوبارہ نماز نہیں پڑھی جاسکتی، البتہ تم میت کے لیے دعا مانگو اور اس کے لیے مغفرت طلب کرو۔

2785۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو الْجُلَاسِ عُقْبَةُ بْنُ سَيَّارٍ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ شَمَّاخٍ قَالَ شَهِدْتُ مَرْوَانَ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ أَمَعَ الَّذِي قُلْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ كَلَامٌ كَانَ بَيْنَهُمَا قَبْلَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبُّهَا وَأَنْتَ خَلَقْتَهَا وَأَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْإِسْلَامِ وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَهَا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَاكَ شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَخْطَأَ شُعْبَةُ فِي اسْمِ عَلِيِّ بْنِ شَمَّاخٍ قَالَ فِيهِ عُثْمَانُ بْنُ شَمَّاسٍ وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ الْمَوْصِلِيَّ يُحَدِّثُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ قَالَ مَا أَعْلَمُ أَنِّي جَلَسْتُ مِنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ مَجْلِسًا إِلَّا نَهَى فِيهِ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ وَجَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ[1]

علی بن شماخ نے بیان کیا ہے کہ میں مروان کے پاس حاضر تھا۔ اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم نے رسول اللہ ﷺ سے کیسے سنا ہے جو آپ نماز جنازہ میں پڑھتے تھے۔ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تو انہیں کے بارے پوچھتا ہے جو تو خود کہہ چکا ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ علی بن شماخ کہتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور مروان کے مابین اس سے پہلے گفتگو ہو چکی تھی (اور آپ نے اسی کی طرف اشارہ کیا) پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: اے اللہ! تو اس کا رب ہے اور تو نے ہی اسے پیدا کیا ہے اور تو نے ہی اسے اسلام کی طرف ہدایت دی ہے اور تو نے ہی اس کی روح قبض کی ہے اور تو اس کے خفیہ اور اعلانیہ (سب اعمال کو) بہتر جانتا ہے۔ ہم تیرے پاس سفارشی بن کر حاضر ہوئے ہیں۔ پس تو اس کی مغفرت فرمادے۔ ابوداود نے کہا: شعبہ نے علی بن شماخ کے نام میں خطا کی ہے اور اس نے اس میں عثمان بن شماس کہا ہے اور میں نے احمد بن ابراہیم موصلی سے سنا، وہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کو بیان کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا: میں تو یہ جانتا ہوں کہ جب بھی میں حماد بن زید کے پاس بیٹھا تو انہوں نے اس دوران مجھے عبدالوارث اور جعفر بن سلیمان سے منع کیا۔

2786۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَقَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى جَنَازَةٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا اللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِيمَانِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِسْلَامِ اللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جنازہ پر نماز پڑھی اور اس طرح دعا کی: اے اللہ! تو مغفرت فرما ہمارے زندوں کی اور ہمارے مرنے والوں کی، ہمارے چھوٹوں کی اور ہمارے بڑوں کی، ہمارے مردوں کی اور ہماری عورتوں کی، ہمارے حاضر لوگوں کی اور ہمارے غائب لوگوں کی۔ اے اللہ! جسے تو ہم میں سے زندہ رکھے تو اسے ایمان پر زندہ رکھنا اور جسے تو ہم میں سے موت دے تو اسے اسلام پر موت دینا۔ اے اللہ! تو ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ رکھنا اور اس کے بعد تو ہمیں گمراہ نہ کردینا۔

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

Marfat.com

2787۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ ح وحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ وَحَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَتَمُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ جَنَاحٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِكَ فَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ مِنْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ اللّٰهُمَّ فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ جَنَاحٍ

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ مسلمانوں میں سے ایک آدمی کی نماز جنازہ پڑھی تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا: اے اللہ! بے شک فلاں بن فلاں تیرے ذمہ اور حفاظت میں ہے۔ تو اسے عذاب قبر سے محفوظ رکھ۔ عبدالرحمن نے یہ الفاظ کہے ہیں: یہ تیرے ذمہ میں ہے اور تیرے قرآن کو مضبوطی سے تھامنے والا ہے، تو اسے قبر کی آزمائش سے اور آتش جہنم کے عذاب سے محفوظ فرما اور تو اپنے عہد کو پورا کرنے والا ہے تو ہی لائق حمد وثناء ہے۔ اے اللہ! تو اس کی مغفرت فرما اور تو اس پر رحم کر۔ بلاشبہ تو بہت زیادہ مغفرت فرمانے والا، رحم فرمانے والا ہے۔ عبدالرحمن نے مروان بن جناح سے روایت کیا ہے۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ (قبر پر نماز جنازہ پڑھنے کا بیان)

2788۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ أَوْ رَجُلًا كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَأَلَ عَنْهُ فَقِيلَ مَاتَ فَقَالَ أَلَا آذَنْتُمُونِي بِهِ قَالَ دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ فَدَلُّوهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ رنگ کی عورت تھی یا مرد، وہ مسجد میں جھاڑو دیا کرتا تھا۔ تو (ایک دن) حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مفقود پایا۔ اور پھر اس کے بارے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کی گئی: وہ فوت ہو گیا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیونکر تم نے مجھے اس کے بارے اطلاع نہیں دی؟ فرمایا: تم اس کی قبر پر میری رہنمائی کرو۔ چنانچہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی قبر پر لے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز ادا فرمائی۔

فائدہ: یہ رحیم وکریم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی مسجد کے جاروب کش اور معاشرے کے ایک ادنیٰ اور حقیر فرد کے ساتھ رافت و شفقت اور حسن سلوک اور اس کے ساتھ بندہ نوازی کی زریں مثال ہے اور آپ کی امت کے مقتدر افراد کے لیے اس میں بہترین نمونہ ہے کہ انہیں اپنے زیر اثر رہنے والے افراد اور اپنے معاشرے کے فقراء اور افلاس زدہ لوگوں سے کس طرح پیش آنا چاہیے۔

بَابٌ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمُسْلِمِ يَمُوتُ فِي بِلَادِ الشِّرْكِ

کفار کے علاقے میں فوت ہونے والے مسلمان کی نماز جنازہ پڑھنے کا بیان

2789۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

Marfat.com

رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو اس دن نجاشی (شاہ حبشہ جس کا نام اصحمہ تھا) کے فوت ہونے کی خبر دی جس دن وہ فوت ہوا۔ اور آپ ﷺ لوگوں کو ساتھ لے کر عید گاہ تشریف لے گئے۔ وہاں ان کی صفیں باندھیں اور آپ ﷺ نے چار تکبیریں کہہ کر نماز جنازہ پڑھائی۔

فائدہ: احناف کا موقف یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے سے تمام حجابات اٹھا دیے گئے تھے یہاں تک کہ آپ اس کی میت کو دیکھنے لگے تھے۔ تو گویا ایسی نماز تھی جس میں امام تو میت کو دیکھ رہا تھا مگر مقتدی نہیں۔ جیسا کہ واحدی نے اسباب میں حضرت ابن عباس سے اسی طرح روایت کیا۔ ابن حبان نے حدیث عمران بن حصین سے اور ابو عوانہ نے بھی ذکر کیا کہ ہم آپ ﷺ کے پیچھے صفیں بنائے کھڑے تھے اور یہ محسوس کر رہے تھے کہ میت آپ کے سامنے ہے۔ لہٰذا اس حدیث سے یہ استدلال کرنا کہ غائبانہ نماز جنازہ صحیح ہے، یہ درست نہیں اور اس طرح بھی کہ آپ ﷺ نے نجاشی کے سوا کسی غائب میت پر نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ (بذل المجہود ص 176 ج 14، عمدۃ القاری ص 119 ج 8)

2790۔ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نَنْطَلِقَ إِلَى أَرْضِ النَّجَاشِيِّ فَذَكَرَ حَدِيثَهُ قَالَ النَّجَاشِيُّ أَشْهَدُ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَّهُ الَّذِي بَشَّرَ بِهِ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَلَوْلَا مَا أَنَا فِيهِ مِنَ الْمُلْكِ لَأَتَيْتُهُ حَتَّى أَحْمِلَ نَعْلَيْهِ

حضرت ابو بردہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم ارشاد فرمایا کہ ہم نجاشی کی سرزمین کی طرف چلے جائیں۔ پھر آگے حدیث ذکر کی۔ پس نجاشی نے کہا: میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور یہ وہی ہیں جن کے بارے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے بھی بشارت دی ہے اور اگر میں امور سلطنت میں مشغول نہ ہوتا تو میں ضرور آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوتا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کے نعلین مبارک اٹھاتا۔ (یہ حدیث اس کی دلیل ہے کہ اس نے اسلام قبول کر لیا تھا تب ہی رسول اللہ ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھ کر اسے اس اعزاز سے نوازا)۔

بَابٌ فِي جَمْعِ الْمَوْتَى فِي قَبْرٍ وَالْقَبْرُ يُعَلَّمُ

ایک قبر میں کئی مردے دفن کرنے اور قبر پر کوئی نشانی لگانے کا بیان

2791۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ ح وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ السِّجِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ بِمَعْنَاهُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ الْمَدَنِيِّ عَنِ الْمُطَّلِبِ قَالَ لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ أُخْرِجَ بِجَنَازَتِهِ فَدُفِنَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا أَنْ يَأْتِيَهُ بِحَجَرٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ حَمْلَهُ فَقَامَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ قَالَ كَثِيرٌ قَالَ الْمُطَّلِبُ قَالَ الَّذِي يُخْبِرُنِي ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى

Marfat.com

بَيَاضِ ذِرَاعَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ حِينَ حَسَرَ عَنْهُمَا ثُمَّ حَمَلَهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَأْسِهِ وَقَالَ أَتَعَلَّمُ بِهَا قَبْرَ أَخِي وَأَدْفِنُ إِلَيْهِ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِي

کثیر بن زید مدنی نے مطلب سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: جب حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ فوت ہوئے اور ان کا جنازہ لے جایا گیا اور پھر انہیں دفن کر دیا گیا تو حضور نبی مکرم ﷺ نے ایک آدمی کو حکم ارشاد فرمایا کہ وہ آپ کے پاس پتھر اٹھا کر لائے۔ لیکن اس نے اس پتھر کو اٹھانے کی طاقت نہ رکھی۔ تو پھر رسول اللہ ﷺ اس پتھر کو اٹھانے کے لیے اٹھے اور اپنے بازوؤں سے آستینیں اوپر چڑھائیں۔ کثیر نے کہا: مطلب نے بیان کیا کہ جس نے مجھے اس کے بارے رسول اللہ ﷺ سے خبر دی ہے اس نے بیان کیا: گویا میں رسول اللہ ﷺ کے بازوؤں کی سفیدی دیکھ رہا ہوں جب کہ آپ نے ان سے کپڑا اوپر چڑھایا۔ پھر آپ ﷺ نے اس پتھر کو اٹھایا اور اسے ان کے سر کی جانب رکھ دیا اور فرمایا: میں اس پتھر کے سبب اپنے بھائی کی قبر کو پہچان لوں گا اور اپنے اہل میں سے جو فوت ہوگا اسے اس کے پاس دفن کروں گا۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ قبر کی شناخت اور پہچان کے لیے اس پر کوئی کتبہ یا علامت لگانا حضور نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔

بَابٌ فِي الْحَفَّارِ يَجِدُ الْعَظْمَ هَلْ يَتَنَكَّبُ ذَلِكَ الْمَكَانَ

اس کا بیان کہ اگر قبر کھودنے والا کسی میت کی ہڈی پائے تو کیا وہ اس جگہ کو چھوڑ دے

2792۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعْدٍ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهِ حَيًّا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میت کی ہڈی توڑنا (گناہ میں) زندہ آدمی کی ہڈی توڑنے کی مثل ہے۔

فائدہ: علامہ طیبی نے کہا ہے کہ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ میت کی تذلیل نہیں کی جائے گی جس طرح کہ زندہ کی تذلیل نہیں کی جاتی۔ ابن ملک نے کہا ہے کہ یہ اس طرف اشارہ ہے کہ میت درد محسوس کرتی ہے اور علامہ ابن حجر نے کہا ہے: اس کے لوازم میں سے یہ ہے کہ میت بھی ان چیزوں سے لطف اندوز ہوتی ہے جن سے زندہ لذت حاصل کرتا ہے۔ تو اگر مرنے والے میں زندگی نہیں ہے تو پھر اس کی ہڈی توڑنے کو زندہ کے ساتھ مماثلت کیسی؟ تو یہ اس کی دلیل ہے کہ مرنے والے میں زندگی ہے لیکن ہم اپنے ناقص علم اور اپنی ناقص عقل سے اس کی حقیقت کا ادراک نہیں کر سکتے۔ تو جب عام میت کی شان یہ ہے تو انبیاء، شہداء اور صالحین کے بارے کیا خیال ہے؟ واللہ اعلم بالصواب (بذل ج 14 ص 178)

بَابٌ فِي اللَّحْدِ (لحد کا بیان)

2793۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

Marfat.com

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ علیہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لحد ہمارے لیے ہے اور شق ہمارے سوا دوسروں کے لیے ہے۔ (لحد قبر کی دائیں جانب اندر کھود کر بنائی جاتی ہے اور شق قبر کو درمیان سے کھود کر بنائی جاتی ہے۔ دونوں نوع کی قبریں درست ہیں۔ البتہ لحد والی قبر اولیٰ اور افضل ہے)۔

بَابٌ كَمْ يَدْخُلُ الْقَبْرَ

اس کا بیان کہ کتنے آدمی میت کو قبر میں اتارنے کے لیے قبر میں داخل ہوں گے

2794۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ غَسَّلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ وَالْفَضْلُ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَهُمْ أَدْخَلُوهُ قَبْرَهُ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْحَبٌ أَوْ أَبُو مَرْحَبٍ أَنَّهُمْ أَدْخَلُوا مَعَهُمْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَلَمَّا فَرَغَ عَلِيٌّ قَالَ إِنَّمَا يَلِي الرَّجُلَ أَهْلُهُ

اسماعیل بن ابی خالد نے عامر سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت علی، حضرت فضل (بن عباس) اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ علیہ ﷺ کو غسل دیا اور انہوں نے ہی آپ علیہ ﷺ کو اپنی قبر مبارک میں اتارا۔ مرحب یا ابو مرحب نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اپنے ساتھ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو بھی شامل کر لیا تھا۔ اور جب حضرت علی رضی اللہ عنہ (اس عمل سے) فارغ ہوئے تو کہا کہ کسی آدمی کو دفن کرنے کی ذمہ داری اس کے گھر والوں ہی کی ہوتی ہے (شاید آپ نے یہ جملہ بطور اعتذار ان مقتدر اور جید صحابہ کرام کے لیے کہا جنہیں وہاں موجود ہونے کے باوجود تدفین کے عمل میں شریک نہیں کیا گیا، تا کہ کسی کے دل میں شکوے کا وہم وگمان بھی پیدا نہ ہوا۔ واللہ اعلم

2795۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي مَرْحَبٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ نَزَلَ فِي قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ أَرْبَعَةً

حضرت شعبی نے ابو مرحب سے بیان کیا ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ حضور نبی مکرم علیہ ﷺ کی قبر میں اترے۔ مزید کہا: گویا میں ان کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ یہ چار ہیں (یعنی چاروں نے مل کر آپ علیہ ﷺ کو قبر شریف میں اتارا)۔

بَابٌ فِي الْمَيِّتِ يُدْخَلُ مِنْ رِجْلَيْهِ

میت کو پاؤں کی جانب سے قبر میں داخل کیے جانے کا بیان

2796۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ أَوْصَى الْحَارِثُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَهُ الْقَبْرَ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ الْقَبْرِ وَقَالَ هٰذَا مِنَ السُّنَّةِ

شعبہ نے ابو اسحاق سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: حارث نے یہ وصیت کی کہ ان کی نماز جنازہ عبداللہ بن یزید پڑھائیں۔ پس انہوں نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور پھر انہیں قبر کی پائنتی کی جانب سے قبر میں داخل کیا اور فرمایا: یہی سنت ہے۔

Marfat.com

فائدہ: احناف کا موقف یہ ہے کہ میت کو قبلہ کی جانب سے قبر میں داخل کیا جائے گا اور اس مسئلہ میں اختلاف فقط افضلیت میں ہے۔ اور ان کی دلیل ترمذی شریف کی حدیث ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل قبراً لیلا فاسرج له فاخذہ من قبل القبلة (بذل المجہود ص 181 ج 14)۔

بَابُ الْجُلُوسِ عِنْدَ الْقَبْرِ (قبر کے پاس بیٹھنے کا بیان)

2797۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَاذَانَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمْ يُلْحَدْ بَعْدُ فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَجَلَسْنَا مَعَهُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں انصار میں سے ایک آدمی کے جنازے کے لیے نکلے۔ پس ہم قبر کے پاس پہنچے تو ابھی تک قبر کی کھدائی مکمل نہ ہوئی تھی۔ تو حضور نبی کریم ﷺ قبلہ رو ہو کر تشریف فرما ہوئے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ بیٹھ گئے۔

بَابٌ فِي الدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ

میت کے لیے دعا کا بیان جب اسے قبر میں رکھا جائے

2798۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا وَضَعَ الْمَيِّتَ فِي الْقَبْرِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب کسی میت کو قبر میں رکھتے تھے تو یہ الفاظ کہتے: بسم اللہ وعلی سنة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ الفاظ مسلم بن ابراہیم کے ہیں۔

بَابُ الرَّجُلِ يَمُوتُ لَهُ قَرَابَةٌ مُشْرِكٌ

ایسے آدمی کا بیان جس کا کوئی مشرک رشتہ دار فوت ہو جائے

2799۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ الضَّالَّ قَدْ مَاتَ قَالَ اذْهَبْ فَوَارِ أَبَاكَ ثُمَّ لَا تُحْدِثَنَّ شَيْئًا حَتّٰى تَأْتِيَنِي فَذَهَبْتُ فَوَارَيْتُهُ وَجِئْتُهُ فَأَمَرَنِي فَاغْتَسَلْتُ وَدَعَا لِي

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ آپ ﷺ کے بوڑھے اور گم گشتہ راہ چچا فوت ہو گئے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو جا اور اپنے باپ کو دفن کر دے۔ پھر تو کوئی کام بھی نہ کرنا یہاں تک کہ تو میرے پاس آ جائے۔ تو میں گیا اور اپنے باپ کو دفن کیا اور آپ ﷺ کے پاس حاضر ہو گیا۔ تو آپ ﷺ نے مجھے (غسل

Marfat.com

کرنے کا) حکم ارشاد فرمایا، چنانچہ میں نے غسل کیا اور آپ علیہ نے مجھے دعا دی۔

بَابٌ فِي تَعْمِيقِ الْقَبْرِ (قبر کی گہرائی کا بیان)

2800۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَهُمْ عَنْ حُمَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ جَاءَتِ الْأَنْصَارُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالُوا أَصَابَنَا قَرْحٌ وَجَهْدٌ فَكَيْفَ تَأْمُرُنَا قَالَ احْفِرُوا وَأَوْسِعُوا وَاجْعَلُوا الرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي الْقَبْرِ قِيلَ فَأَيُّهُمْ يُقَدَّمُ قَالَ أَكْثَرُهُمْ قُرْآنًا قَالَ أُصِيبَ أَبِي يَوْمَئِذٍ عَامِرٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ أَوْ قَالَ وَاحِدٌ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ يَعْنِي الْأَنْطَاكِيَّ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ زَادَ فِيهِ وَأَعْمِقُوا حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ

ہشام بن عامر نے بیان کیا ہے کہ غزوۂ احد کے دن انصار رسول اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کی: ہمیں تو زخموں اور مشقت و تھکاوٹ نے آلیا ہے۔ تو آپ ہمیں (قبریں کھودنے کے بارے میں) کیا حکم ارشاد فرماتے ہیں؟ (یعنی ہر ایک کے لیے تو علیحدہ قبر کھودنا انتہائی مشقت آمیز عمل ہے اور اب تھکاوٹ ہم پر غالب آرہی ہے) تو آپ علیہ نے فرمایا: تم قبریں کھودو اور انہیں وسیع اور کھلا بناؤ اور ایک قبر میں دو دو اور تین تین آدمیوں کو دفن کرو۔ پھر عرض کی گئی: کون سے آدمی کو آگے (قبلہ سمت) رکھا جائے؟ تو آپ علیہ نے فرمایا: اسے جو ان میں سے قرآن کریم زیادہ جانتا ہو۔

ہشام نے بیان کیا: اسی دن میرا باپ عامر بھی شہید ہوا اور اسے دو آدمیوں یا ایک آدمی کے ساتھ دفن کیا گیا۔

ابوصالح انطاکی، ابواسحاق فزاری نے ثوری عن ایوب عن حمید بن ہلال کی سند سے اسی طرح روایت بیان کی ہے اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے: اور تم قبر کو گہرا کھودو۔

موسیٰ بن اسماعیل، جریر، حمید بن ہلال نے سعد بن ہشام بن عامر سے یہی حدیث بیان کی ہے۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ عند الضرورۃ ایک سے زیادہ افراد کو ایک قبر میں دفن کرنا جائز ہے لیکن بغیر عذر اور ضرورت کے ایسا کرنا مکروہ ہے۔ اور جہاں تک قبر کی گہرائی کا تعلق ہے تو وہ بہتر اور افضل یہ ہے کہ سینے تک گہری ہو ورنہ ناف تک ضروری ہونی چاہیے۔ (بذل ص185 ج14)

بَابٌ فِي تَسْوِيَةِ الْقَبْرِ (قبر کو ہموار کرنے کا بیان)

2801۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي هَيَّاجٍ الْأَسَدِيِّ قَالَ بَعَثَنِي عَلِيٌّ قَالَ لِي أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَنْ لَا أَدَعَ قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتُهُ وَلَا تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتُهُ

ابووائل نے ابوہیاج اسدی سے بیان کیا ہے کہ اس نے کہا: مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھیجا اور فرمایا: میں تجھے اسی

Marfat.com

کام کے لیے بھیج رہا ہوں جس کام پر مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا تھا۔ وہ یہ کہ میں کسی بلند قبر کو نہ چھوڑوں مگر میں اسے ہموار کر دوں اور نہ کسی (ذی روح کی) تصویر کو چھوڑوں مگر یہ کہ میں اسے مٹا دوں۔

فائدہ: مجمع میں ہے کہ جمہور نے کہا ہے کہ وہ بلندی جسے زائل کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہ قبر کی کوہان کی شکل نہیں ہے نہ ہی اس سے مراد اتنی بلندی ہے جس سے قبر کی پہچان ہوتا کہ اس کا احترام کیا جائے۔ کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک کوہان کی شکل میں ہی بنائی گئی ہے۔ البتہ اس بلندی سے مراد وہ بہت زیادہ بلندی ہے جس کا رواج زمانہ جاہلیت میں تھا۔

(بذل المجہود ص 187 ج 14)

2802۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ كُنَّا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِرُودِسَ مِنْ أَرْضِ الرُّومِ فَتُوُفِّيَ صَاحِبٌ لَنَا فَأَمَرَ فَضَالَةُ بِقَبْرِهِ فَسُوِّيَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُ بِتَسْوِيَتِهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رُودِسُ جَزِيرَةٌ فِي الْبَحْرِ

ابو علی ہمدانی نے بیان کیا ہے کہ ہم فضالہ بن عبید کے ساتھ روم کی سرزمین پر جزیرہ رودس میں تھے تو ہمارا ایک ساتھی فوت ہو گیا۔ تو فضالہ نے اس کے لیے قبر کا حکم دیا اور وہ ہموار کر دی گئی۔ پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو قبر کو پست اور برابر کرنے کا حکم دیتے ہوئے سنا ہے۔ ابوداود نے کہا ہے: رودس سمندر میں ایک جزیرہ ہے۔

2803۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ هَانِئٍ عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمَّهْ اكْشِفِي لِي عَنْ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَصَاحِبَيْهِ فَكَشَفَتْ لِي عَنْ ثَلَاثَةِ قُبُورٍ لَا مُشْرِفَةٍ وَلَا لَاطِئَةٍ مَبْطُوحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ يُقَالُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مُقَدَّمٌ وَأَبُو بَكْرٍ عِنْدَ رَأْسِهِ وَعُمَرُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ رَأْسُهُ عِنْدَ رِجْلَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

حضرت قاسم نے بیان کیا ہے کہ میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: اے ماں! حضور نبی مکرم ﷺ اور آپ کے صاحبین یعنی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی قبور میرے لیے کھولیے (اور دکھایئے)۔ چنانچہ انہوں نے میرے لیے تینوں قبریں کھولیں (ظاہر کیں) ان میں نہ کوئی زیادہ بلند تھی اور نہ بالکل زمین کے ساتھ چپکی ہوئی تھی۔ ان پر وہاں کی زمین کے سرخ سنگریزے بچھے ہوئے تھے۔ ابوعلی نے بیان کیا: کہا جاتا ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ کا جسد اطہر آگے ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا جسد خاکی آپ ﷺ کے سر کے قریب ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاؤں کے نزدیک ہیں ان کا سر رسول اللہ ﷺ کے پاؤں مبارک کے قریب ہے۔

بَابُ الِاسْتِغْفَارِ عِنْدَ الْقَبْرِ لِلْمَيِّتِ فِي وَقْتِ الِانْصِرَافِ

میت کو دفن کرنے کے بعد قبر کے پاس اس کے لیے استغفار کرنے کا بیان

2804۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَحِيرٍ عَنْ هَانِئٍ مَوْلَى عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ

Marfat.com

بْنِ عَفَّانَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ وَسَلُوا لَهُ بِالتَّثْبِيتِ فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ قَالَ أَبُو دَاوُد بَحِيرٌ ابْنُ رَيْسَانَ

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ جب میت کو دفن کرنے سے فارغ ہو جاتے تو آپ ﷺ قبر کے پاس ٹھہرتے اور فرماتے اپنے بھائی کے لیے مغفرت طلب کرو اور اس کے لیے ثابت قدم رہنے کی دعا کرو (کہ رب کریم اسے نکیرین کے سوالات کے جوابات دینے کی توفیق عطا فرمائے) کیونکہ ابھی اس سے سوالات کیے جائیں گے۔ابوداود نے کہا ہے: بحیر، ریسان کے بیٹے ہیں۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ دفن کے بعد قبر کے پاس کھڑے ہو کر میت کی مغفرت وبخش کی دعا کرنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔تو کیا خیال ہے یہ دعا میت کے لیے نفع بخش ہوتی ہے یا نہیں۔حالانکہ نبی تو نہ عبث کام کرتا ہے اور نہ اس کا حکم دیتا ہے۔تو معلوم ہوا بالیقین میت کے لیے باعث نفع ہوتی ہے۔تو اگر بعد میں اس کے لیے کبھی دعا کر دی جائے یا اسے ایصال ثواب کیا جائے یا فاتحہ خوانی کی صورت میں اس کے لیے مغفرت وبخشش کی دعا بار بار کی جائے تو پھر کون سی رکاوٹ حائل ہو جاتی ہے؟اللھم اھدنا الی صراط مستقیم۔

بَاب كَرَاهِيَةِ الذَّبْحِ عِنْدَ الْقَبْرِ (اس کا بیان کہ قبر کے پاس جانور ذبح کرنا مکروہ ہے)

2805۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا عَقْرَ فِي الْإِسْلَامِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَانُوا يَعْقِرُونَ عِنْدَ الْقَبْرِ بَقَرَةً أَوْ شَاةً[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام میں عقر نہیں ہے۔عبدالرزاق نے کہا ہے۔(زمانہ جاہلیت میں لوگ) قبر کے پاس گائے یا بکری ذبح کرتے تھے (اس سے منع کرتے ہوئے حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: اسلام میں جانور ذبح کرنے کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔علامہ خطابی نے کہا ہے کہ عہد جاہلیت میں جو آدمی اپنی زندگی میں مہمان نوازی کرتا اور لوگوں کو کھانا وغیرہ کھلاتا تھا۔تو جب وہ مرجاتا تو اس کی قبر کے پاس وہ اونٹ یا کوئی جانور ذبح کرتے تاکہ اسے درندے اور پرندے وغیرہ بھی کھائیں۔اور وہ یہ کہا کرتے تھے کہ جو عمل وہ زندگی میں کرتا رہا ہے ہم اس کی موت کے بعد بھی وہی کر رہے ہیں۔تاکہ اس کی سخاوت وغیرہ کا اظہار ہو) (بذل المجھود ص 191 ج 14)

بَاب الْمَيِّتِ يُصَلَّى عَلَى قَبْرِهِ بَعْدَ حِينٍ

ایسی میت کا بیان جس کی قبر پر کچھ وقت کے بعد نماز پڑھی جائے

2806۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا

1۔ ایک نسخہ میں بِبَقَرَةٍ أَوْ بِشَاةٍ کے الفاظ ہیں۔

Marfat.com

يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِي سِنِينَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے اور شہدائے احد پر اسی طرح نماز پڑھی جیسے میت پر پڑھی جاتی ہے۔ پھر آپ واپس لوٹ آئے۔ حسن بن علی، یحییٰ بن آدم، ابن مبارک نے حیوہ بن شریح عن یزید بن ابی حبیب کی سند سے یہ حدیث بیان کی اور کہا: حضور نبی مکرم ﷺ نے آٹھ سال کے بعد شہدائے احد پر نماز پڑھی جیسا کہ زندوں اور مردوں کو الوداع کہا جاتا ہے۔

بَابٌ فِي الْبِنَاءِ عَلَى الْقَبْرِ (قبر پر کوئی عمارت بنانے کا بیان)

2807۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُقْعَدَ عَلَى الْقَبْرِ وَأَنْ يُقَصَّصَ وَيُبْنَى عَلَيْهِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ عُثْمَانُ أَوْ يُزَادَ عَلَيْهِ وَزَادَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى أَوْ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَذْكُرْ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيثِهِ أَوْ يُزَادَ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد خَفِيَ عَلَيَّ مِنْ حَدِيثِ مُسَدَّدٍ حَرْفُ وَأَنْ

ابوالزبیر نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی قبر پر بیٹھے اور قبر کو پختہ کیا جائے اور اس سے کہ اس پر کوئی عمارت بنائی جائے۔ مسدد اور عثمان بن ابی شیبہ دونوں نے بیان کیا کہ حفص بن غیاث نے ابن جریج عن سلیمان بن موسیٰ اور ابوالزبیر جابر کی سند سے یہ حدیث بیان کی ہے۔ ابوداؤد نے کہا کہ عثمان نے کہا: یا اس پر کچھ اضافہ کیا گیا ہے اور سلمان بن موسیٰ نے یہ زائد بیان کیا ہے یا اس سے کہ اس پر کچھ لکھا جائے۔ اور مسدد نے اپنی روایت میں أَوْ يُزَادَ عَلَيْهِ کے الفاظ ذکر نہیں کیے اور ابوداؤد نے کہا ہے کہ مجھ پر مسدد کی حدیث میں حرف وَأَنْ بھی مخفی ہے (یعنی اس میں موجود نہیں)۔

2808۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود کو تباہ و برباد کرے، انہوں نے اپنے انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات کی قبور کو مساجد بنالیا۔

فائدہ: یہود و نصاریٰ کا طریقہ یہ تھا کہ وہ اپنے انبیاء علیہم السلام کی قبور پر مساجد بناتے اور ان قبروں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے۔ اس لیے ان پر لعنت کی گئی۔ لہٰذا وہ مساجد جو صالحین اور اولیاء اللہ کے مزار کے قرب و جوار میں بارادہ تبرک بنائی جاتی ہیں اور قبروں کی طرف منہ کر کے نماز نہیں پڑھی جاتی تو وہ اس وعید میں داخل نہیں۔ واما من اتخذ فی جوار صالح لقصد التبرك لا للتعظيم ولا للتوجه اليه فلا يدخل فی ذلك الوعيد (بذل المجہود ص 205 ج 14)۔

Marfat.com

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ الْقُعُودِ عَلَى الْقَبْرِ (اس کا بیان کہ قبر پر بیٹھنا مکروہ ہے)

2809۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهُ حَتَّى تَخْلُصَ إِلَى جِلْدِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی آگ کے انگارے پر بیٹھے اور وہ اس کے کپڑوں کو جلانے لگے حتی کہ وہ اس کی جلد تک پہنچ جائے، اس کے لیے ایسا کرنا قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔

فائدہ: اس میں یہ تنبیہ کی جا رہی ہے کہ قبر پر اس کی بے حرمتی کے لیے بیٹھنا یعنی اسے پاؤں سے روندنا، اس پر پیشاب کرنا وغیرہ سب ممنوع ہے۔

2810۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا

بسر بن عبید اللہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے واثلہ بن اسقع کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے ابو مرثد غنوی کو یہ بیان کرتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ ہی ان کی طرف متوجہ ہو کر نماز پڑھو۔

فائدہ: اس میں دونوں طرفوں کا ذکر کیا گیا ہے کہ نہ قبروں پر ان کی بے حرمتی کی نیت اور ارادہ سے بیٹھو اور نہ تم ان کی اتنی تعظیم بجا لاؤ کہ ان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے لگو۔ یہ دونوں عمل ممنوع ہیں۔ تو اس سے قطعاً یہ ثابت نہیں ہوتا کہ قبروں کے پاس بیٹھنا ممنوع ہے۔ بلکہ پورے آداب کے ساتھ حاضری دینا، وہاں بیٹھ کر قرآن کریم اور دیگر اوراد و وظائف پڑھنا اور انہیں ایصال ثواب کرنا سب جائز ہے۔

بَابُ الْمَشْيِ فِي النَّعْلِ بَيْنَ الْقُبُورِ (قبرستان میں جوتے پہن کر چلنے کا بیان)

2811۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ سُمَيْرٍ السَّدُوسِيِّ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ بَشِيرٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ اسْمُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ زَحْمُ بْنُ مَعْبَدٍ فَهَاجَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ زَحْمٌ قَالَ بَلْ أَنْتَ بَشِيرٌ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أُمَاشِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ لَقَدْ سَبَقَ هَؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيرًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَرَّ بِقُبُورِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ لَقَدْ أَدْرَكَ هَؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيرًا وَحَانَتْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَظْرَةٌ فَإِذَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي الْقُبُورِ عَلَيْهِ نَعْلَانِ فَقَالَ يَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ وَيْحَكَ أَلْقِ سِبْتِيَّتَيْكَ فَنَظَرَ الرَّجُلُ فَلَمَّا عَرَفَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَلَعَهُمَا فَرَمَى بِهِمَا

بشیر بن نہیک نے رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام بشیر سے روایت بیان کی ہے کہ عہد جاہلیت میں اس کا نام زحم بن معبد تھا۔ وہ ہجرت کر کے رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: تیرا نام کیا ہے؟ تو اس نے کہا: زحم۔ تو

Marfat.com

آپ علیہ السلام نے فرمایا: (نہیں) بلکہ تو بشیر ہے (یعنی آپ علیہ السلام نے نام بدل کر بشیر رکھ دیا)۔ اس نے بیان کیا: اس اثناء میں کہ میں رسول اللہ علیہ السلام کے ساتھ چل رہا تھا کہ آپ علیہ السلام کا گزر مشرکین کی قبروں کے پاس سے ہوا۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تحقیق یہ لوگ خیر کثیر سے پہلے چلے گئے (یعنی دین اسلام کے ظہور سے پہلے ہی یہ لوگ فوت ہو گئے)۔ آپ علیہ السلام نے یہی جملہ تین بار فرمایا پھر آپ علیہ السلام مسلمانوں کی قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا: تحقیق ان لوگوں نے خیر کثیر کو پایا (کیونکہ انہوں نے دین اسلام کو قبول کیا) اور پھر اچانک رسول اللہ علیہ السلام کی نظر ایک آدمی پر پڑی جو قبرستان میں جوتے پہن کر چل رہا تھا۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے سبتی جوتے پہننے والے! تجھ پر افسوس ہے، اپنے ان سبتی جوتوں کو اتار دے (سبتی جوتوں سے مراد ایسے چمڑے کے جوتے ہیں جس کے اوپر بال وغیرہ نہ ہوں۔ یہ جوتے خوشحال اور امیر لوگ بطور فخر پہنتے تھے) تو اس آدمی نے نظر اٹھا کر دیکھا، جب رسول اللہ علیہ السلام کو پہچان لیا تو اس نے جوتے اتارے اور انہیں پھینک دیا۔

فائدہ: فتح الودود میں ہے کہ آپ علیہ السلام نے مقابر کے احترام کے لیے یا جوتوں کے ساتھ غلاظت ہونے یا چال میں تکبر اور فخر ہونے کے سبب جوتے اتارنے کا حکم دیا۔

2812۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام نے فرمایا: جب بندے کو اس کی قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی وہاں سے واپس مڑتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز کو سنتا ہے۔

فائدہ: اس سے ایک تو یہ معلوم ہوا کہ مطلق جوتے پہن کر قبرستان میں جانا ممنوع نہیں ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ اگر میت میں اتنی حس موجود ہے کہ وہ جوتوں کی آواز سن سکتی ہے تو اپنے عزیز و اقارب اور دوست احباب کے سلام اور قرآن کریم پڑھنے کی آواز کو سننے میں کون سی شے مانع ہے اور اگر ایسا ہے تو پھر حیات کا انکار کیونکر کیا جا سکتا ہے جبکہ سننا اس کے لوازمات میں سے ہے؟

بَابٌ فِي تَحْوِيلِ الْمَيِّتِ مِنْ مَوْضِعِهِ لِلْأَمْرِ يَحْدُثُ

کسی حاجت کے تحت میت کو اپنی جگہ سے تبدیل کرنے کا بیان

2813۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دُفِنَ مَعَ أَبِي رَجُلٌ فَكَانَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ حَاجَةٌ فَأَخْرَجْتُهُ بَعْدَ سِتَّةِ أَشْهُرٍ فَمَا أَنْكَرْتُ مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا شُعَيْرَاتٍ كُنَّ فِي لِحْيَتِهِ مِمَّا يَلِي الْأَرْضَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میرے والد محترم کے ساتھ ایک اور آدمی بھی دفن تھا، اس وجہ سے میرے دل میں انہیں وہاں سے نکالنے کی حاجت محسوس ہوئی۔ چنانچہ میں نے انہیں چھ ماہ کے بعد قبر سے نکالا اور میں نے ان کے بدن کی

Marfat.com

کسی شے میں کوئی تبدیلی اور تغیر نہ پایا سوائے ان کی ریش مبارک کے چند بالوں کے جو زمین سے لگے ہوئے تھے (کہ ان کی رنگت تبدیل ہوئی)۔

بَابٌ فِي الثَّنَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ (میت کے بارے میں اچھے کلمات کہنے کا بیان)

2814۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَرُّوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ شَهِيدٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک جنازہ کے پاس سے گزرے۔ تو لوگوں نے اس کی تعریف کی (یعنی اس کے لیے کلمات خیر کہے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: (اس کے لیے) واجب ہوگئی (یعنی جنت یا مغفرت) پھر وہ دوسرے جنازہ کے پاس سے گزرے۔ تو اس کی برائیوں کا ذکر کیا (اور اس کے بارے میں کلمات شر کہے)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (اس کے لیے) واجب ہوگئی (جہنم یا سزا) پھر فرمایا: بے شک تم میں سے بعض بعض پر شاہد ہیں۔

بَابٌ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ (زیارت قبور کا بیان)

2815۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَبْرَ أُمِّهِ فَبَكَى وَأَبْكَى مَنْ حَوْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي تَعَالَى عَلَى أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَاسْتَأْذَنْتُ أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا فَأَذِنَ لِي فَزُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ بِالْمَوْتِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی والدہ کی قبر کے پاس آئے اور رونے لگے اور آپ ﷺ نے اپنے پاس والوں کو بھی رلا دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب کریم سے اجازت طلب کی کہ میں والدہ کے لیے مغفرت طلب کروں لیکن مجھے اجازت نہ دی گئی۔ پھر میں نے ان کی قبر کی زیارت کرنے کے لیے اجازت طلب کی تو میرے رب نے مجھے اجازت عطا فرما دی۔ پس تم قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ موت کی یاد دلاتی ہیں۔

2816۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مُعَرِّفُ بْنُ وَاصِلٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا فَإِنَّ فِي زِيَارَتِهَا تَذْكِرَةً

ابن بریدہ نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا۔ پس (اب) تم ان کی زیارت کرو کیونکہ ان کی زیارت میں (آخرت یا موت کی) یاد ہے۔

فائدہ: یہ دونوں حدیثیں اس معنی میں صریح ہیں کہ پہلے قبروں پر آنا جانا ممنوع تھا، اس لیے کہ زمانہ کفر و شرک نزدیک تھا اور یہ اندیشہ تھا کہ کہیں اہل قبور کی پرستش نہ شروع ہو جائے۔ لیکن جب دین اسلام پختہ اور راسخ ہو گیا اور شرک کا اندیشہ باقی نہ رہا تو زیارت قبور کی اجازت دے دی گئی۔ لہٰذا پہلے نہی عام تھی اسی طرح اب رخصت اور اجازت بھی عام ہے۔ تفصیل

Marfat.com

کے لیے دیکھیے (عمدۃ القاری ص 69 ج 8)۔

بَابٌ فِي زِيَارَةِ النِّسَاءِ الْقُبُورَ (عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت کرنے کا بیان)

2817۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم زَائِرَاتِ الْقُبُورِ وَالْمُتَّخِذِينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ علیہ السلام نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں اور قبروں پر مساجد بنانے اور چراغ جلانے والوں پر لعنت کی ہے۔

فائدہ: بعض اہل علم نے کہا ہے کہ یہ ارشاد زیارت قبور کی اجازت اور رخصت سے پہلے کا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ چونکہ عورتوں میں صبر کم ہوتا ہے اور جزع فزع زیادہ کرتی ہیں، اس لیے ان کا قبروں پر جانا مکروہ ہے۔ بہر حال عورتوں کے لیے مطلق ممنوع نہیں ہے کیونکہ حاکم نے روایت کیا ہے۔ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا ہر جمعہ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار پر حاضری دیتی تھیں۔ ہاں اگر فساد کا اندیشہ ہو مردوں کے ساتھ اختلاط عام ہو۔ تو پھر عورتوں کو پرہیز کرنی چاہیے بصورت دیگر عورتوں کے لیے زیارت قبور صحیح ہے۔ (بذل المجہود ص 205 ج 14)

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا زَارَ الْقُبُورَ أَوْ مَرَّ بِهَا

اس کا بیان کہ جب آدمی قبر پر جائے یا اس کے پاس سے گزرے تو کیا کہے

2818۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَرَجَ إِلَى الْمَقْبَرَةِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام قبرستان کی طرف تشریف لے گئے اور فرمایا: تم پر سلام ہو اے مومن قوم کے گھر والو! بے شک اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔

بَابُ الْمُحْرِمِ يَمُوتُ كَيْفَ يُصْنَعُ بِهِ

اس کا بیان کہ اگر حالت احرام میں کوئی فوت ہو تو اس کے ساتھ کیا کیا جائے گا

2819۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِرَجُلٍ وَقَصَتْهُ رَاحِلَتُهُ فَمَاتَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ كَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَاغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلَبِّي قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ خَمْسُ سُنَنٍ كَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ أَيْ يُكَفَّنُ الْمَيِّتُ فِي ثَوْبَيْنِ وَاغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ أَيْ إِنَّ فِي الْغَسَلَاتِ كُلِّهَا سِدْرًا وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ وَلَا تُقَرِّبُوهُ طِيبًا وَكَانَ الْكَفَنُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا

Marfat.com

حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو وَأَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ قَالَ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ سُلَيْمَانُ قَالَ أَيُّوبُ ثَوْبَيْهِ وَقَالَ عَمْرٌو ثَوْبَيْنِ وَقَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ قَالَ أَيُّوبُ فِي ثَوْبَيْنِ وَقَالَ عَمْرٌو فِي ثَوْبَيْهِ زَادَ سُلَيْمَانُ وَحْدَهُ وَلَا تُحَنِّطُوهُ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَى سُلَيْمَانَ فِي ثَوْبَيْنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا۔ اس کی سواری (اونٹ) نے اس کی گردن توڑ ڈالی اور وہ مر گیا درآنحالیکہ وہ محرم تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے اس کے دو کپڑوں میں کفن دو اور اسے بیری کے پتے ملے پانی سے غسل دو اور اس کے سر کو نہ ڈھانپو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اٹھائے گا اس حال میں کہ یہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔ ابوداؤد نے کہا: میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اس حدیث میں پانچ سنتیں (بیان کی گئی ہیں) یعنی تم اسے اس کے دو کپڑوں میں کفن دو، یعنی میت کو دو کپڑوں میں کفن دیا جائے گا اور اسے بیری کے پتے ملے پانی سے غسل دو۔ یعنی ہر غسل میں بیری کے پتے شامل ہوں اور تم اس کے سر کو نہ ڈھانپو اور تم اسے خوشبو نہ لگاؤ اور کفن کل مال میں سے ہوگا (یعنی کل مال سے پہلے کفن بنایا جائے پھر اس کے قرض ادا کیے جائیں۔ بعد از اں جو بچے وہ ورثاء میں تقسیم کیا جائے)۔

سلمان بن حرب محمد بن عبید دونوں کی روایت ہم معنی ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ حماد نے عمرو نے اور ایوب نے سعید بن جبیر سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح بیان کیا ہے اور اس میں یہ الفاظ ذکر کیے ہیں: وکفنوہ فی ثوبین۔ ابوداؤد نے کہا کہ سلیمان نے بیان کیا کہ ایوب نے ثوبیہ ذکر کیا ہے اور عمرو نے ثوبین کہا ہے۔ اور عمرو نے فی ثوبیہ کہا ہے۔ اور صرف سلیمان نے یہ الفاظ زیادہ کیے ہیں: ولا تحنطوہ اور تم اسے خوشبو نہ لگاؤ۔

مسدد، حماد نے ایوب عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند سے سلیمان کی ہم معنی روایت فی ثوبین ذکر کی ہے۔

2820۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَصَتْ بِرَجُلٍ مُحْرِمٍ نَاقَتُهُ فَقَتَلَتْهُ فَأُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ اغْسِلُوهُ وَكَفِّنُوهُ وَلَا تُغَطُّوا رَأْسَهُ وَلَا تُقَرِّبُوهُ طِيبًا فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يُهِلُّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ایک محرم آدمی کی گردن اس کی اونٹنی نے توڑ دی اور اسے مار ڈالا۔ پس اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے غسل دو اور اسے کفن پہناؤ اور تم اس کے سر کو نہ ڈھانپو اور تم اسے خوشبو نہ لگاؤ۔ کیونکہ اسے اٹھایا جائے گا جب کہ یہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔

Marfat.com

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَاب الْأَيْمَانِ وَالنُّذُورِ (قسم اور نذر کے احکام کا بیان)

بَاب التَّغْلِيظِ فِي الْأَيْمَانِ الْفَاجِرَةِ (جھوٹی قسم کے بارے میں وعید اور شدت کا بیان)

2821۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ مَصْبُورَةٍ كَاذِبًا فَلْيَتَبَوَّأْ بِوَجْهِهِ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے قید اور محبوس ہونے کی حالت میں (مجبوراً) جھوٹی قسم کھائی تو اس نے اس وجہ سے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالیا۔

فائدہ: یہ تنبیہ فرمائی کہ جھوٹی قسم ایسا گناہ کبیرہ ہے جس کی سزا آتش جہنم ہے۔ اس لیے ایسی قسم کھانے سے قبل یہ ضرور تصور آنا چاہیے کہ اس کا خالق جو علیم بذات الصدور ہے وہ اس کی حقیقت سے واقف و آگاہ ہے۔ اس لیے کبھی بھی جھوٹی قسم کے ذریعے کسی کا حق چھیننے کی مکروہ جرأت نہیں کرنی چاہیے۔

بَاب فِيمَنْ حَلَفَ يَمِينًا لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالًا لِأَحَدٍ
اس کا بیان جس نے کسی کا مال لینے کے لیے قسم کھائی

2822۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَقَالَ الْأَشْعَثُ فِيَّ وَاللهِ كَانَ ذَلِكَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِي فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ لِلْيَهُودِيِّ احْلِفْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِذًا يَحْلِفُ وَيَذْهَبُ بِمَالِي فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے قسم کھائی درآنحالیکہ وہ اس میں جھوٹا ہوتا کہ اس کے ذریعہ کسی مسلمان آدمی کا مال چھین لے (یعنی اپنی ملکیت میں لے لے) تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر ناراض اور انتہائی غضب میں ہوگا۔ اشعث نے بیان کیا: قسم بخدا! یہ حدیث میرے بارے میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمائی (وہ اس طرح کہ) میرے اور ایک یہودی آدمی کے درمیان زمین کا جھگڑا تھا۔ اس نے (وہ زمین) مجھے دینے سے انکار کر دیا۔ میں نے یہ مقدمہ حضور نبی مکرم ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا تو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

Marfat.com

مجھے فرمایا: کیا تیرے پاس گواہ ہیں؟ میں نے عرض کی: نہیں۔ پھر آپ نے یہودی کو فرمایا: تو قسم اٹھا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ یہ تو قسم کھا جائے گا اور میرا مال (زمین) لے جائے گا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ) ''بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنی قسموں کے عوض تھوڑا سا مال خریدتے ہیں۔ الخ''

فائدہ: اس حدیث طیبہ میں جہاں جھوٹی قسم کھانے پر وعید مذکور ہے ساتھ ہی یہ بھی بیان کیا ہے کہ کسی بھی دعویٰ میں مدعی کے ذمہ گواہ پیش کرنا ہے۔ اس کے پاس گواہ نہ ہونے کی صورت میں مدعیٰ علیہ سے قسم لی جائے گی۔

2823۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي كُرْدُوسٌ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ كِنْدَةَ وَرَجُلًا مِنْ حَضْرَمَوْتَ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي أَرْضٍ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَرْضِي اغْتَصَبَنِيهَا أَبُو هَذَا وَهِيَ فِي يَدِهِ قَالَ هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا وَلَكِنْ أُحَلِّفُهُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّهَا أَرْضِي اغْتَصَبَنِيهَا أَبُوهُ فَتَهَيَّأَ الْكِنْدِيُّ لِلْيَمِينِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقْتَطِعُ أَحَدٌ مَالًا بِيَمِينٍ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ أَجْذَمُ فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضُهُ

اشعث بن قیس بنی کندہ کے ایک آدمی اور حضرموت کے رہنے والے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ ان دونوں نے یمن کی ایک زمین کے بارے میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس مقدمہ پیش کیا۔ حضرمی نے کہا: یارسول اللہ! ﷺ میری زمین اس آدمی کے باپ نے مجھ سے غصب کی ہے اور وہ اس کے قبضے میں ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تیرے پاس گواہ ہے؟ عرض کی: نہیں۔ لیکن میں اسے قسم دے سکتا ہوں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ زمین میری ہے اور اسے اس کے باپ نے مجھ سے غصب کیا ہے۔ پس کندی قسم کھانے کے لیے تیار ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی قسم کے ذریعے کسی کا مال اپنی ملکیت میں نہ لے ورنہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے اعضاء کٹے ہوں گے۔ پس (یہ سن کر) کندی نے کہا: وہ زمین اسی کی ہے (یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد نے اس پر اتنا گہرا اثر کیا کہ اس نے جھوٹی قسم کھانے سے احتراز برتا اور زمین اس کے حوالے کر دی)۔

2824۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّ هَذَا غَلَبَنِي عَلَى أَرْضٍ كَانَتْ[1] لِأَبِي فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضِي فِي يَدِي أَزْرَعُهَا لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْحَضْرَمِيِّ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَكَ يَمِينُهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ فَاجِرٌ لَا يُبَالِي مَا حَلَفَ عَلَيْهِ لَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذَاكَ فَانْطَلَقَ لِيَحْلِفَ لَهُ فَلَمَّا أَدْبَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَا لَئِنْ حَلَفَ عَلَى مَالٍ لِيَأْكُلَهُ ظَالِمًا لَيَلْقَيَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ

حضرت علقمہ بن وائل بن حجر حضرمی نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: حضرموت کا ایک

1۔ ایک نسخہ میں کانت نہیں ہے۔

Marfat.com

آدمی اور بنی کندہ کا ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور حضرمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بے شک اس نے میری اس زمین پر قبضہ کرلیا ہے جو میرے باپ کی تھی۔ اور کندی نے کہا: وہ زمین میری ہے، میرے قبضے میں ہے، میں اسے کاشت کرتا ہوں، اس کا اس میں کوئی حق نہیں ہے۔ راوی کہتا ہے کہ پھر حضور نبی مکرم ﷺ نے حضرمی سے کہا: کیا تیرے پاس گواہ ہیں؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تیرے لیے اس کی جانب سے قسم ہوگی (یعنی کندی قسم اٹھائے گا) حضرمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بے شک یہ فاجر (جھوٹا) آدمی ہے اسے اس پر قسم کھانے میں کوئی پرواہ نہیں ہوگی۔ یہ کسی شے (گناہ وغیرہ) سے اجتناب نہیں کرے گا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تیرے لیے اس کی جانب سے سوائے قسم کے کچھ نہیں۔ پس وہ چلا تاکہ اس کے لیے قسم کھائے۔ پس جب اس نے (قسم کھانے کے لیے جاتے وقت) پیٹھ پھیری، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یاد رکھو اگر اس نے مال پر اسے ظلماً کھانے کے لیے قسم کھائی تو وہ یقیناً اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے اعراض فرمانے والا ہوگا (یعنی اس کی جانب نظر التفات نہیں فرمائے گا تو اس سے بڑھ کر اور کیا سزا ہوسکتی ہے کہ رب کریم ہی نظر رحمت پھیر لے)۔

بَاب مَا جَاءَ فِي تَعْظِيمِ الْيَمِينِ عِنْدَ مِنْبَرِ النَّبِيِّ

حضور نبی کریم ﷺ کے منبر کے پاس قسم کو عظیم بنانے کا بیان

2825۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نِسْطَاسٍ مِنْ آلِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَحْلِفُ أَحَدٌ عِنْدَ مِنْبَرِي هَذَا عَلَى يَمِينٍ آثِمَةٍ وَلَوْ عَلَى سِوَاكٍ أَخْضَرَ إِلَّا تَبَوَّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ أَوْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ

عبداللہ بن نسطاس جو کہ کثیر بن صلت کی آل میں سے تھا، نے بتایا کہ اس نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی میرے اس منبر کے پاس جھوٹی قسم نہیں اٹھائے گا۔ اگرچہ وہ سبز مسواک پر ہی ہو مگر یہ کہ اس نے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالیا یا اس کے لیے جہنم واجب ہوگئی (یعنی ہر جگہ جھوٹی قسم گناہ کبیرہ ہے لیکن منبر رسول اللہ ﷺ کے پاس اس کی حرمت وعظمت کا لحاظ نہ رکھتے ہوئے جھوٹی قسم کھانا اس سے بھی بدتر فعل ہے)۔

بَاب الْحَلِفِ بِالْأَنْدَادِ (شرکاء (بت وغیرہ) کے ساتھ قسم کھانے کا بیان)

2826۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ وَاللَّاتِ فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ بِشَيْءٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے قسم کھائی اور اس نے اپنی قسم میں کہا "لات کی قسم" تو اسے چاہیے کہ وہ لا الہ الا اللہ (یعنی کلمہ) پڑھے۔ اور جس نے اپنے ساتھی کو کہا: تو آ، میں تجھ سے

Marfat.com

جوا کھیلوں تو اسے چاہیے کہ وہ کوئی شے صدقہ کرے۔

فائدہ: اگر کسی نے لات یا کسی بت کی قسم بالارادہ کھائی تو وہ دائرۂ ایمان سے نکل جائے گا اور اگر یہ لفظ سبقت لسانی سے نکل گیا تو پھر ظاہراً کفر سے مشابہت لازم آئی اور اس میں ایمان فاسد ہونے کا اندیشہ اور احتمال ہے۔ اس لیے ہر دو صورت میں تجدید ایمان کر لینی چاہیے۔ لہٰذا ضرور کلمہ طیبہ پڑھنا چاہیے تا کہ اس نحوست کا ازالہ ہو سکے۔ اور جوا چونکہ فعل حرام ہے لہٰذا اپنا کچھ مال صدقہ کر کے اس تصور سے نجات حاصل کرنی چاہیے۔ یہ امر مستحب ہے۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَلِفِ بِالْآبَاءِ (آباء کے ساتھ قسم کھانے کے مکروہ ہونے کا بیان)

2827۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ وَلَا بِأُمَّهَاتِكُمْ وَلَا بِالْأَنْدَادِ وَلَا تَحْلِفُوا إِلَّا بِاللهِ وَلَا تَحْلِفُوا بِاللهِ إِلَّا وَأَنْتُمْ صَادِقُونَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے باپوں کی قسمیں نہ کھاؤ اور نہ اپنی ماؤں کی اور نہ ہی بتوں کی۔ اور تم اللہ تعالیٰ کے (نام کے) سوا کسی کی قسمیں نہ کھاؤ اور اللہ تعالیٰ کی قسم بھی نہ کھاؤ مگر اس حال میں کہ تم (اپنی قسم میں) سچے ہو۔

2828۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَدْرَكَهُ وَهُوَ فِي رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَقَالَ إِنَّ اللهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللهِ أَوْ لِيَسْكُتْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ رضی الله عنه قَالَ سَمِعَنِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم نَحْوَ مَعْنَاهُ إِلَى بِآبَائِكُمْ زَادَ قَالَ عُمَرُ فَوَاللهِ مَا حَلَفْتُ بِهَذَا ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس حال میں پایا کہ وہ سواروں کی ایک جماعت میں تھے اور وہ اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے باپوں کی قسمیں کھانے سے منع فرماتا ہے۔ پس جو کوئی قسم اٹھانا چاہے تو اسے اللہ تعالیٰ کی قسم کھانی چاہیے یا پھر وہ خاموش رہے۔

احمد بن حنبل، عبد الرزاق، معمر نے زہری عن سالم عن ابیہ عن عمر رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے باپ کی قسم کھاتے ہوئے سنا۔ آگے بآبائکم کی حدیث مذکورہ بالا کی مثل ہے۔ پھر یہ زائد کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم بخدا! پھر میں نے اس طرح کی قسم نہیں کھائی نہ اپنی جانب سے اور نہ کسی غیر کے کلام سے نقل کرتے ہوئے (یعنی نہ اصالۃً اور نہ حکایۃً)۔

2829۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ[1] بْنَ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ[2] قَالَ سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ رَجُلًا يَحْلِفُ لَا وَالْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ مَنْ

1۔ ایک نسخہ میں الحسین ہے۔

2۔ ایک نسخہ میں عن سعید بن أبی عبیدۃ ہے۔

Marfat.com

حَلَفَ بِغَيْرِ اللهِ فَقَدْ أَشْرَكَ

حضرت سعد بن عبیدہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کسی آدمی کو کعبہ کی قسم کھاتے ہوئے سنا۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے فرمایا: میں نے رسول اللہ علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کسی نے غیر اللہ کی قسم کھائی تو اس نے شرک کیا (یعنی اس نے غیر اللہ کو تعظیم میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کیا)۔

2830۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ[1] عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ يَعْنِي فِي حَدِيثِ قِصَّةِ الْأَعْرَابِيِّ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم أَفْلَحَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ

ابو سہیل نافع بن مالک بن ابی عامر نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے اعرابی کے واقعہ والی حدیث میں سنا کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام نے فرمایا: فلاح پا گیا، اس کے باپ کی قسم! اگر اس نے سچ کہا ہے۔ جنت میں داخل ہو گیا، اس کے باپ کی قسم! اگر اس نے سچ کہا ہے۔

بَاب كَرَاهِيَةِ الْحَلِفِ بِالْأَمَانَةِ (اس کا بیان کہ (لفظ) امانت کے ساتھ قسم کھانا مکروہ ہے)

2831۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الطَّائِيُّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ حَلَفَ بِالْأَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا

حضرت ابن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: جس نے امانت کے ساتھ قسم کھائی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

فائدہ: خطابی نے کہا: اس میں وجہ کراہت یہ ہے کہ حکم یہ دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات کے ساتھ قسم کھائی جائے اور امانت اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے نہیں ہے بلکہ یہ تو اس کے امور میں سے ایک امر اور فرائض میں سے ایک فرض ہے۔ لہٰذا اس سے منع کر دیا گیا۔ لہٰذا اگر کسی نے امانۃ اللہ تعالیٰ کے ساتھ قسم کھائی تو قسم نہ ہوگی اور نہ توڑنے پر کفارہ لازم ہو گا۔ امام شافعی اور امام طحاوی کا یہی قول ہے اور ابن سماعہ نے امام ابو یوسف سے بھی یہی نقل کیا ہے اور امام اعظم ابو حنیفہ نے فرمایا ہے کہ امانۃ اللہ کے ساتھ قسم واقع ہوگی اور توڑنے کی صورت میں کفارہ بھی لازم ہوگا۔ البدائع میں المبسوط کے حوالہ سے اسی طرح مذکور ہے۔ وجہ یہ ہے کہ قسم کے وقت امانت اللہ کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے اس سے مراد اس کی صفت ہوتی ہے۔ کیونکہ الامین اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ہے اور وہ الامانۃ سے ہی مشتق ہے۔ لہٰذا بالخصوص قسم کے محل میں اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی صفت ہوتی ہے۔ (بذل ص 223 ج 14)

بَاب لَغْوِ الْيَمِينِ (یمین لغو کا بیان)

2832۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ السَّامِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي الصَّائِغَ عَنْ

1۔ ایک نسخہ میں نافع بن مالک بن عامر ہے۔

Marfat.com

عَطَاءٍ فِي اللَّغْوِ فِي الْيَمِينِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ هُوَ كَلَامُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ كَلَّا وَاللَّهِ وَبَلَى وَاللَّهِ قَالَ أَبُو دَاوُد كَانَ إِبْرَاهِيمُ الصَّائِغُ رَجُلًا صَالِحًا قَتَلَهُ أَبُو مُسْلِمٍ بِعَرَنْدَسَ قَالَ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ الْمِطْرَقَةَ فَسَمِعَ النِّدَاءَ سَيَّبَهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ مَوْقُوفًا عَلَى عَائِشَةَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ وَمَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ وَكُلُّهُمْ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ مَوْقُوفًا

حضرت عطاء سے یمین لغو کے بارے میں روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یمین لغو سے مراد آدمی کا اپنے گھر میں یہ کلام کرنا ہے "ہرگز نہیں قسم بخدا!" اور "ہاں قسم بخدا"۔ ابوداؤد نے بیان کیا کہ ابراہیم سنار ایک صالح اور نیک آدمی تھا۔ اسے ابومسلم نے عرندس میں قتل کیا۔ جب ہتھوڑی اٹھاتا تھا اور پھر اذان کی آواز سن لیتا تو اسے (مارنے سے پہلے ہی) رکھ دیتا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث کو داؤد بن ابی فرات نے ابراہیم سنار سے اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے موقوف ذکر کیا ہے اور اسی طرح اسے زہری اور عبدالملک بن ابی سلیمان اور مالک بن مغول نے روایت کیا ہے اور ان تمام نے حضرت عطاء سے اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے موقوف روایت کیا ہے۔

فائدہ: احناف کے نزدیک یمین لغو سے مراد یہ ہے ماضی یا حال کے کسی واقعہ پر اسے سچ گمان کرتے ہوئے خطایا غلطاً جھوٹی قسم کھانا۔ یعنی گمان یہ ہوتا ہے کہ واقعہ اسی طرح ہے جیسے میں بیان کر رہا ہوں حالانکہ وہ حقیقتاً اس کے برعکس ہوتا ہے جیسے کوئی کہے واللہ ما کلمت زیدا_ قسم بخدا! میں نے زید سے کلام نہیں کی۔ گمان یہی ہے کہ یہ قول سچا ہے۔ حالانکہ صورت حال اس کے خلاف ہے اور امام شافعی کے نزدیک یمین لغو وہ ہے جس کا قسم کھانے والا قصد نہ کرے بلکہ بلاقصد تکیہ کلام کے طور پر زبان سے نکلتا ہے: لا واللہ اور بلی واللہ۔ یمین لغو پر دنیوی اور اخری کوئی مؤاخذہ نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔ ھکذا فی البدائع (بذل ص 275 ج 14)

بَابُ الْمَعَارِيضِ فِي الْيَمِينِ (قسم میں تعریض کرنے کا بیان)

2833۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبَّادِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمِينُكَ عَلَى مَا يُصَدِّقُكَ عَلَيْهَا صَاحِبُكَ قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي صَالِحٍ قَالَ أَبُو دَاوُد هُمَا وَاحِدٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي صَالِحٍ وَعَبَّادُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیری قسم اس پر ہوتی ہے جس پر تیرا ساتھی تصدیق کرتا ہے۔ مسدد نے بیان کیا کہ مجھے عبداللہ بن ابی صالح نے خبر دی۔ ابوداؤد نے کہا کہ عبداللہ بن ابی صالح اور عباد بن ابی صالح دونوں سے مراد ایک ہی ہے۔

2834۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ جَدَّتِهِ عَنْ أَبِيهَا سُوَيْدِ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ خَرَجْنَا نُرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَمَعَنَا وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ فَأَخَذَهُ عَدُوٌّ لَهُ

Marfat.com

فَتَحَرَّجَ الْقَوْمُ أَنْ يَحْلِفُوا وَحَلَفْتُ أَنَّهُ أَخِي فَخَلَّى سَبِيلَهُ فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّ الْقَوْمَ تَحَرَّجُوا أَنْ يَحْلِفُوا وَحَلَفْتُ أَنَّهُ أَخِي قَالَ صَدَقْتَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ

ابراہیم بن عبدالاعلیٰ سے انہوں نے اپنی دادی سے اور انہوں نے اپنے باپ سوید بن حنظلہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس جانے کے ارادہ سے نکلے اور ہمارے ساتھ وائل بن حجر بھی تھے تو دشمن نے انہیں پکڑلیا۔ پس قوم نے تو قسم اٹھانے کو گناہ قرار دیا اور میں نے قسم کھائی کہ یہ میرا بھائی ہے تو انہوں نے انہیں چھوڑ دیا۔ پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے۔ میں نے آپ ﷺ کو عرض کیا کہ ساتھیوں نے تو قسم کھانے کو گناہ سمجھا لیکن میں نے قسم کھائی کہ یہ میرا بھائی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے سچ کہا ہے (کیونکہ) مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔

فائدہ: ان کی اس قسم میں دشمن نے یہ سمجھا کہ یہ ان کا حقیقی بھائی ہے، لہٰذا یہ وائل بن حجر نہیں ہے۔ اس لیے انہوں نے چھوڑ دیا حالانکہ ان کی مراد اسلامی اخوت تھی۔ یہی تعریض ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَلِفِ بِالْبَرَاءَةِ وَبِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ

اسلام سے براءت اور اسلام کے سوا کسی دوسرے دین سے ہونے کے بارے میں قسم کھانے کا بیان

2835۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو قِلَابَةَ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَحْتَ الشَّجَرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ مِلَّةِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ عَلَى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُهُ

حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے درخت کے نیچے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی (مراد بیعت رضوان ہے) کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دین اسلام کے سوا کسی اور دین کے ساتھ جھوٹی قسم کھائی تو وہ ایسے ہی ہو گیا جیسے اس نے کہا (مثلاً یوں کہا ان فعل کذا فھو یہودی او نصرانی او برئ من الاسلام) اور جس نے اپنے آپ کو کسی شے سے قتل کیا تو قیامت کے دن اسے اسی کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔ اور آدمی پر اس شے کے بارے میں کوئی نذر نہیں جس کا وہ مالک نہیں۔

2836۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنَ الْإِسْلَامِ فَإِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَإِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْإِسْلَامِ سَالِمًا

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے قسم کھائی اور کہا: میں اسلام سے بری ہوں۔ اگر وہ جھوٹا ہوا تو وہ ایسے ہی ہو گا جیسے اس نے کہا (یعنی قسم جھوٹی

Marfat.com

ہونے کے سبب وہ اسلام سے نکل جائے گا) اور اگر وہ (اپنے قول میں) سچا ہوا تو پھر بھی اسلام کی طرف صحیح سالم نہیں لوٹے گا (یعنی اسلام سے براءت کا اظہار کرنے کی وجہ سے وہ کسی حرج اور خلل میں واقع ہو جائے گا)۔

بَاب الرَّجُلِ يَحْلِفُ أَنْ لَا يَتَأَدَّمَ (ایسے آدمی کا بیان جو سالن نہ کھانے کی قسم کھاتا ہے)

2837۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ تَمْرَةً عَلَى كِسْرَةٍ فَقَالَ هَذِهِ إِدَامُ هَذِهِ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ الْأَعْوَرِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ مِثْلَهُ

یوسف بن عبداللہ بن سلام نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی رحمت ﷺ کو دیکھا آپ نے ایک کھجور روٹی کے ٹکڑے پر رکھی اور فرمایا: یہ اس کے لیے سالن ہے۔

ہارون بن عبداللہ، عمر بن حفص، حفص نے محمد بن ابی یحییٰ عن یزید الاعور عن یوسف بن عبداللہ بن سلام کی سند سے اسی کی مثل حدیث بیان کی ہے۔

بَاب الِاسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِينِ (قسم میں ان شاء اللہ کہنے کا بیان)

2838۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَدْ اسْتَثْنَى

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضور نبی کریم ﷺ سے حدیث بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی شے کی قسم کھائی اور ساتھ ان شاء اللہ کہہ دیا تو اس نے اس کی استثناء کر دی (یعنی اس نے اسے اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ساتھ معلق کر دیا لہٰذا وہ اس کا پابند نہیں رہا۔ لیکن اس میں ان شاء اللہ متصل کہنا شرط ہے)

2839۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَمُسَدَّدٌ وَهَذَا حَدِيثُهُ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ فَاسْتَثْنَى فَإِنْ شَاءَ رَجَعَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ غَيْرَ حَنِثٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے قسم کھائی اور ساتھ ان شاء اللہ کہہ دیا۔ پھر اگر چاہے تو اس کی طرف رجوع کرے (قسم پوری کرے) اور اگر چاہے تو اسے بغیر توڑے چھوڑ دے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي يَمِينِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَتْ

اس کا بیان کہ حضور نبی کریم ﷺ کی قسم کیا ہوتی تھی؟

2840۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَكْثَرُ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ بِهَذِهِ الْيَمِينِ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ

Marfat.com

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ اکثر اوقات رسول اللہ علیہ اس طرح قسم کھاتے تھے: لا ومقلب القلوب یعنی قسم ہے دلوں کو پلٹنے والے کی۔

2841۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ شُمَيْخٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا اجْتَهَدَ فِي الْيَمِينِ قَالَ[1] وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ جب قسم میں بہت زیادہ تاکید کرتے تھے تو اس طرح فرماتے: والذی نفس ابی القاسم بیدہ یعنی اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں ابوالقاسم (آپ علیہ کی کنیت) کی جان ہے!۔

2842۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَتْ يَمِينُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا حَلَفَ يَقُولُ لَا وَأَسْتَغْفِرُ اللهَ

محمد بن ہلال نے بیان کیا ہے کہ مجھے میرے والد نے بتایا کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جب رسول اللہ علیہ قسم کھاتے تو آپ کی قسم یہ ہوتی: لا واستغفر اللہ قسم بخدا! میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

فائدہ: بظاہر یہ کلام قسم نہیں ہے بلکہ اس کی صورت قسم کی طرح ہے اور اس میں یہ کہنا ممکن ہے کہ واؤ قسمیہ ہو اور مقسم بہ محذوف ہو اور پھر استغفر اللہ سے کلام کا آغاز ہو اور تقدیر عبارت اس طرح ہو: لا واللہ استغفر اللہ قسم بخدا! میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ واللہ اعلم (بذل ص231 ج14)

2843۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَيَّاشٍ السَّمَعِيُّ الْأَنْصَارِيُّ[2] عَنْ دَلْهَمِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَاجِبِ بْنِ عَامِرِ بْنِ الْمُنْتَفِقِ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ لَقِيطِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ دَلْهَمٌ وَحَدَّثَنِيهِ أَيْضًا الْأَسْوَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطٍ أَنَّ لَقِيطَ بْنَ عَامِرٍ خَرَجَ وَافِدًا إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَقِيطٌ فَقَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَذَكَرَ حَدِيثًا فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم لَعَمْرُ إِلَهِكَ

عاصم بن لقیط سے روایت ہے کہ لقیط بن عامر وفد کی صورت میں حضور نبی مکرم علیہ کی جانب نکلے۔ لقیط نے بیان کیا: ہم رسول اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ پھر آگے حدیث بیان کی۔ اس میں ہے کہ رسول اللہ علیہ نے فرمایا: قسم ہے تیرے معبود کی!

بَابٌ فِي الْقَسَمِ هَلْ يَكُونُ يَمِينًا (اس کا بیان کہ کیا لفظ قسم سے یمین واقع ہو جاتی ہے؟)

2844۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَقْسَمَ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم لَا تُقْسِمْ

1۔ ایک نسخہ میں یہاں لا کا لفظ ہے۔

2۔ ایک نسخہ میں سند یوں ہے: حدثنا ابراہیم بن المغیرۃ الحزامی حدثنا عبد الرحمن بن عیاش السمعی الانصاری۔

Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی مکرم علیہ السلام کے پاس قسم کھائی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں فرمایا: تم قسم نہ کھاؤ۔

2845۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ ابْنُ يَحْيَى كَتَبْتُهُ مِنْ كِتَابِهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ إِنِّي أَرَى اللَّيْلَةَ فَذَكَرَ رُؤْيَا فَعَبَّرَهَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا فَقَالَ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ لَتُحَدِّثَنِّي مَا الَّذِي أَخْطَأْتُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تُقْسِمْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِهَذَا الْحَدِيثِ لَمْ يَذْكُرِ الْقَسَمَ زَادَ فِيهِ وَلَمْ يُخْبِرْهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ ایک آدمی رسول اللہ علیہ السلام کے پاس آیا اور اس نے عرض کی: میں نے آج رات ایک خواب دیکھا ہے پھر اس نے خواب کا ذکر کیا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کی تعبیر بیان کی۔ تو حضور نبی رحمت علیہ السلام نے فرمایا: تم نے کچھ (تعبیر) صحیح بیان کی ہے اور کچھ کے بیان میں خطا کی ہے۔ تو انہوں عرض کی: یارسول اللہ! علیہ السلام میں آپ کے پاس قسم کھاتا ہوں میرے ماں باپ آپ پر نثار ہوں آپ یقیناً وہ مجھے بیان کریں گے جو میں نے خطا کی ہے۔ تو حضور نبی کریم علیہ السلام نے انہیں فرمایا: تم قسم نہ کھاؤ۔ محمد بن یحییٰ بن فارس، محمد بن کثیر، سلیمان بن کثیر نے زہری عن عبید اللہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی علیہ السلام کی سند سے یہ حدیث بیان کی ہے، اس میں قسم کا ذکر نہیں کیا۔ اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ آپ علیہ السلام نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ان کی خطا سے آگاہ نہ کیا۔ (یہ اس چیز کا قرینہ ہے کہ اس تعبیر کو مخفی رکھنا ہی بہتر اور باعث نفع ہوگا ورنہ آپ علیہ السلام اسے صراحۃً ضرور بیان فرما دیتے۔ واللہ اعلم)

بَابٌ فِيمَنْ حَلَفَ عَلَى طَعَامٍ لَا يَأْكُلُهُ

ایسے آدمی کا بیان جس نے کھانا نہ کھانے کی قسم کھائی

2846۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ أَوْ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ عَنْهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ نَزَلَ بِنَا أَضْيَافٌ لَنَا قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَتَحَدَّثُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِاللَّيْلِ فَقَالَ لَا أَرْجِعَنَّ إِلَيْكَ حَتَّى تَفْرُغَ مِنْ ضِيَافَةِ هَؤُلَاءِ وَمِنْ قِرَاهُمْ فَأَتَاهُمْ بِقِرَاهُمْ فَقَالُوا لَا نَطْعَمُهُ حَتَّى يَأْتِيَ أَبُو بَكْرٍ فَجَاءَ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَضْيَافُكُمْ أَفَرَغْتُمْ مِنْ قِرَاهُمْ قَالُوا لَا قُلْتُ قَدْ أَتَيْتُهُمْ بِقِرَاهُمْ فَأَبَوْا وَقَالُوا وَاللهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتَّى يَجِيءَ فَقَالُوا صَدَقَ قَدْ أَتَانَا بِهِ فَأَبَيْنَا حَتَّى تَجِيءَ قَالَ فَمَا مَنَعَكُمْ قَالُوا مَكَانَكَ قَالَ وَاللهِ لَا أَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ قَالَ فَقَالُوا وَنَحْنُ وَاللهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتَّى تَطْعَمَهُ قَالَ مَا رَأَيْتُ فِي الشَّرِّ كَاللَّيْلَةِ قَطُّ قَالَ قَرِّبُوا طَعَامَكُمْ قَالَ فَقَرَّبَ طَعَامَهُمْ فَقَالَ

Marfat.com

بِسْمِ اللهِ فَطَعِمَ وَطَعِمُوا فَأُخْبِرْتُ أَنَّهُ أَصْبَحَ فَغَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي صَنَعَ وَصَنَعُوا قَالَ بَلْ أَنْتَ أَبَرُّهُمْ وَأَصْدَقُهُمْ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ وَعَبْدُ الْأَعْلَى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ نَحْوَهُ زَادَ عَنْ سَالِمٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ وَلَمْ يَبْلُغْنِي كَفَّارَةٌ

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: ہمارے پاس کچھ مہمان آگئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رات کے وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا کرتے تھے۔ تو انہوں نے فرمایا: میں تیری طرف لوٹ کر نہیں آؤں گا یہاں تک کہ تو ان مہمانوں کی ضیافت اور ان کی مہمان نوازی سے فارغ ہو چکا ہوگا۔ پس میں ان کے پاس ان کا کھانا لایا تو انہوں نے کہا: ہم کھانا نہیں کھائیں گے یہاں تک کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آلیں۔ پس آپ آئے تو پوچھا: تمہارے مہمانوں کا کیا ہوا؟ کیا انہیں کھانا کھلانے سے فارغ ہو گئے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ میں نے بتایا میں تو ان کے پاس ان کا کھانا لے کر آیا اور انہوں نے انکار کر دیا اور انہوں نے کہا: قسم بخدا! ہم آپ کے آنے سے پہلے کھانا نہیں کھائیں گے۔ تو مہمانوں نے بھی کہا: اس نے سچ کہا ہے۔ یہ ہمارے پاس کھانا لے کر آیا تو ہم نے آپ کے آنے تک کھانے سے انکار کر دیا۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کس شے نے تمہیں روکا تھا؟ انہوں نے کہا: آپ کے مکان نے (یعنی چونکہ آپ اس گھر کے مالک تھے، لہٰذا احترام کا تقاضا یہی تھا کہ آپ کھانے میں موجود ہوتے) تو آپ نے فرمایا: قسم بخدا! میں آج رات کھانا نہیں کھاؤں گا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر مہمانوں نے بھی کہہ دیا: قسم بخدا! ہم بھی کھانا نہیں کھائیں گے یہاں تک کہ آپ کھانا کھائیں گے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے آج رات کی طرح شر کبھی نہیں دیکھا۔ پھر فرمایا: تم اپنا کھانا قریب لاؤ اور آپ بھی ان کے کھانے کے قریب ہوئے اور بسم اللہ شریف پڑھی اور خود بھی کھایا اور انہوں نے بھی کھالیا۔ مجھے بتایا گیا کہ جب صبح ہوئی تو آپ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو اس کے بارے میں عرض کی جو کچھ آپ نے کیا تھا اور ان مہمانوں نے کیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم بہت زیادہ احسان کرنے والے نیک ہو اور بہت زیادہ سچ بولنے والے ہو۔ ابن المثنی، سالم بن نوح اور عبدالاعلیٰ نے جریری عن ابن عثمان عن عبدالرحمن بن ابی بکر کی سند سے اسی طرح یہ حدیث بیان کی اور سالم نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے مجھے کفارہ کے بارے میں کوئی خبر نہیں پہنچی۔

بَابُ الْيَمِينِ فِي قَطِيعَةِ الرَّحِمِ (قطع رحمی کے بارے میں قسم کھانے کا بیان)

2847۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَخَوَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ بَيْنَهُمَا مِيرَاثٌ فَسَأَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ الْقِسْمَةَ فَقَالَ إِنْ عُدْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْقِسْمَةِ فَكُلُّ مَالٍ لِي فِي رِتَاجِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ إِنَّ الْكَعْبَةَ غَنِيَّةٌ عَنْ مَالِكَ كَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَكَلِّمْ أَخَاكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَمِينَ عَلَيْكَ وَلَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ الرَّبِّ وَ[1] فِي قَطِيعَةِ الرَّحِمِ وَفِيمَا لَا تَمْلِكُ

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے دو بھائیوں کے مابین میراث (مشترک) تھی۔ تو

1۔ ایک نسخہ میں یہاں لا کا لفظ ہے۔

Marfat.com

ان میں سے ایک نے دوسرے کو اس کی تقسیم کے بارے میں کہا۔ تو اس نے جواب دیا: اگر تو نے دوبارہ مجھ سے تقسیم میراث کے بارے میں کہا تو میرا سارا مال کعبہ معظمہ کے لیے ہدیہ اور وقف ہے۔ تو اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک کعبہ تو تیرے مال سے غنی ہے (یعنی اسے تیرے مال کی ضرورت نہیں) تو اپنی قسم کی جانب سے کفارہ ادا کر اور اپنے بھائی (کے ساتھ تقسیم میراث) کی بات کر۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ رب کریم کی نافرمانی، قطع رحمی اور ان چیزوں میں جن کا تو مالک نہیں، کے بارے میں نہ تجھ پر قسم ہے اور نہ ہی کوئی نذر۔

2848۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ إِلَّا فِيمَا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللَّهِ وَلَا يَمِينَ فِي قَطِيعَةِ رَحِمٍ[1]

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نذر نہیں ہے مگر انہیں میں جن سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کا قصد کیا جائے اور رشتہ داری ختم کرنے کے بارے میں کوئی قسم نہیں ہے۔

2849۔ حَدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نَذْرَ وَلَا يَمِينَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ وَلَا فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا فِي قَطِيعَةِ رَحِمٍ وَمَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَدَعْهَا وَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ فَإِنَّ تَرْكَهَا كَفَّارَتُهَا قَالَ أَبُو دَاوُد الْأَحَادِيثُ كُلُّهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ إِلَّا فِيمَا لَا يُعْبَأُ بِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد قُلْتُ لِأَحْمَدَ رَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ فَقَالَ تَرَكَهُ بَعْدَ ذَلِكَ وَكَانَ أَهْلًا لِذَلِكَ قَالَ أَحْمَدُ أَحَادِيثُهُ مَنَاكِيرُ وَأَبُوهُ لَا يُعْرَفُ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان چیزوں میں نہ نذر ہے اور نہ ہی قسم جن کا انسان مالک نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے بارے میں اور نہ ہی قطع رحمی کے بارے میں (کوئی نذر اور قسم ہے) اور جس نے کسی کام پر قسم اٹھائی پھر اس نے اس کے سوا دوسرے کو اس سے بہتر اور افضل دیکھا تو اسے چاہیے کہ وہ قسم کو چھوڑ دے اور وہ کام کرے جو زیادہ بہتر اور فائدہ مند ہو۔ بے شک قسم کو ترک کرنا ہی اس کا کفارہ ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ تمام احادیث حضور نبی کریم ﷺ سے مروی ہیں (ان میں ہے) اور اسے چاہیے کہ وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے، مگر ان چیزوں میں جن کی وہ پرواہ نہ کرے۔ ابوداؤد نے بیان کیا: میں نے احمد کو کہا کہ یحییٰ بن سعید نے یحییٰ بن عبید اللہ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ وہ اس کے بعد اسے چھوڑ دے اور وہ اس کے اہل ہے۔ احمد نے کہا: یحییٰ کی احادیث منکر ہیں اور ان کا باپ معروف نہیں ہے۔

بَابُ فِيمَنْ يَحْلِفُ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا (اس کا بیان جو جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھاتا ہے)

2850۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ

1۔ یہ حدیث صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

Marfat.com

رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ الطَّالِبَ الْبَيِّنَةَ فَلَمْ تَكُنْ لَهُ بَيِّنَةٌ فَاسْتَحْلَفَ الْمَطْلُوبَ فَحَلَفَ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَلَى قَدْ فَعَلْتَ وَلَكِنْ قَدْ غُفِرَ لَكَ بِإِخْلَاصِ قَوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يُرَادُ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ لَمْ يَأْمُرْهُ بِالْكَفَّارَةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے حضور نبی کریم ﷺ کے پاس جھگڑا پیش کیا تو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے مدعی سے گواہ طلب کیے لیکن اس کے پاس گواہ موجود نہ تھے۔ تو پھر آپ ﷺ نے مطلوب (مدعیٰ علیہ) کو قسم کھانے کے لیے کہا تو اس نے اس طرح قسم کھائی: اس اللہ تعالیٰ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (تو نے جس کام کے نہ کرنے کی قسم کھائی ہے) تو نے وہ کیا تو ہے لیکن لا الہ الا اللہ اخلاص کے ساتھ کہنے کے سبب تیری مغفرت فرما دی گئی ہے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: اس حدیث سے مراد یہ لی جا رہی ہے کہ آپ ﷺ نے اسے کفارہ کا حکم نہیں دیا، کیونکہ یہ یمین غموس ہے اور یمین غموس میں کفارہ نہیں ہوتا اور یمین غموس یہ ہی ہوتی ہے کہ کسی گزرے ہوئے واقعہ پر جھوٹی قسم کھائی جائے۔ اس میں انسان گنہگار ہوتا ہے اور آخرت میں مستوجب سزا ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

بَابُ الرَّجُلِ يُكَفِّرُ قَبْلَ أَنْ يَحْنَثَ

ایسے آدمی کا بیان جو حانث ہونے سے پہلے کفارہ ادا کرے

2851- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ أَوْ قَالَ إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرْتُ يَمِينِي

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: قسم بخدا! اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا میں نے کسی شے پر قسم کھائی۔ پھر میں نے بھلائی اور خیر اس کے سوا دوسری شے میں دیکھ لی تو میں اپنی قسم کا کفارہ ادا کروں گا اور میں کام وہ کروں گا جو بہتر اور افضل ہو گا یا اس طرح فرمایا: میں وہ کروں گا جو بہتر ہو گا اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دوں گا (ان الفاظ کی ادائیگی میں راوی کو شک ہے کہ آیا کفارہ کا ذکر پہلے کیا یا بعد میں)۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ اگر آدمی کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھالے لیکن بہتری اور خیر کا پہلو اس کے برعکس حالت میں ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اس صورت کو اپنائے جس میں خیر اور بھلائی زیادہ ہو اور اپنی قسم کی جانب سے کفارہ ادا کر دے۔

2852- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَمَنْصُورٌ يَعْنِي ابْنَ زَاذَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ إِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ يَمِينَكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ يُرَخِّصُ فِيهَا الْكَفَّارَةَ قَبْلَ الْحِنْثِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ نَحْوَهُ قَالَ فَكَفِّرْ عَنْ

Marfat.com

يَمِينِكَ ثُمَّ ائْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ قَالَ أَبُو دَاوُد أَحَادِيثُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَعَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ رُوِيَ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِي بَعْضِ الرِّوَايَةِ الْحِنْثُ قَبْلَ الْكَفَّارَةِ وَفِي بَعْضِ الرِّوَايَةِ الْكَفَّارَةُ قَبْلَ الْحِنْثِ

حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے عبدالرحمن بن سمرہ! جب تو کسی کام کی قسم کھالے پھر تو خیر اور بھلائی اس کے سوا دوسرے میں دیکھے تو تو وہ کام کرلے جس میں خیر اور بہتری ہو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: میں نے احمد سے سنا: وہ ایسی حالت میں حانث ہونے سے پہلے بھی کفارہ ادا کرنے کی رخصت دیتے ہیں۔

یحییٰ بن خلف، عبدالاعلیٰ، سعید نے قتادہ عن الحسن عن عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے اور کہا ہے: تو اپنی قسم کی جانب سے کفارہ ادا کر پھر وہ کام کر جو زیادہ بہتر ہو۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابوموسیٰ اشعری، عدی بن حاتم اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایات جو اس کے بارے میں ہیں ان میں سے ہر ایک سے مروی ہے ان میں سے بعض کی روایت میں کفارہ سے پہلے حانث ہونے کا ذکر ہے اور بعض کی روایت میں حانث ہونے سے پہلے کفارہ کا ذکر ہے۔

فائدہ: احناف کے نزدیک جب تک آدمی قسم کو توڑ نہ دے اس وقت تک اس پر کفارہ لازم نہیں ہوتا۔ اگر حانث ہونے سے قبل کفارہ ادا بھی کر دیا تو حانث ہونے کے بعد اس کا اعادہ لازم ہوگا۔ جب کہ دیگر ائمہ کے نزدیک حنث سے پہلے بھی جائز ہے۔

بَاب كَمِ الصَّاعُ فِي الْكَفَّارَةِ (اس کا بیان کہ کفارہ میں کتنے صاع ہوتے ہیں)

2853۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَرْمَلَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبٍ بِنْتِ ذُؤَيْبِ بْنِ قَيْسٍ الْمُزَنِيَّةِ وَكَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْهُمْ مِنْ أَسْلَمَ ثُمَّ كَانَتْ تَحْتَ ابْنِ أَخٍ لِصَفِيَّةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ابْنُ حَرْمَلَةَ فَوَهَبَتْ لَنَا أُمُّ حَبِيبٍ صَاعًا حَدَّثَتْنَا عَنِ ابْنِ أَخِي صَفِيَّةَ عَنْ صَفِيَّةَ أَنَّهُ صَاعُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَنَسٌ فَجَرَّبْتُهُ أَوْ قَالَ فَحَزَرْتُهُ فَوَجَدْتُهُ مُدَّيْنِ وَنِصْفًا بِمُدِّ هِشَامٍ

عبدالرحمن بن حرملہ نے ام حبیب بنت ذؤیب بن قیس مزنیہ سے روایت کیا ہے اور یہ بنی اسلم کے ایک آدمی کے نکاح میں تھیں اور پھر انہوں نے ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے سے نکاح کیا۔ ابن حرملہ نے کہا ہے کہ ام حبیب نے ہمیں ایک صاع ہبہ کیا اور انہوں نے ہمیں صفیہ کے بھتیجے سے اور انہوں نے ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ یہ حضور نبی کریم ﷺ کا صاع ہے۔ حضرت انس نے بیان کیا: پس میں نے اس کا تخمینہ لگایا تو میں نے اسے ہشام (بن عبدالملک) کے مد میں سے دو مد اور نصف مد (اڑھائی مد) پایا۔ (ایک مد دو رطل کا ہوتا ہے تو گویا ایک صاع میں پانچ رطل ہوئے۔ یہ صاع حجازی ہے جب کہ صاع عراقی میں آٹھ رطل ہوتے ہیں۔ یعنی چار مد کا ایک صاع ہوتا ہے)۔

2854۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَّادٍ أَبُو عُمَرَ قَالَ كَانَ عِنْدَنَا مَكُّوكٌ يُقَالُ لَهُ مَكُّوكُ خَالِدٍ وَكَانَ كَيْلَجَتَيْنِ

Marfat.com

بِكَيْلَجَةِ هَارُونَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَاعُ خَالِدٍ صَاعُ هِشَامٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ[1]

محمد بن محمد بن خلاد ابو عمر نے کہا: ہمارے پاس مکوک (ڈیڑھ صاع کا پیمانہ) تھا۔ اسے مکوک خالد کہا جاتا تھا اور اس کی مقدار کیلجہ ہارون کے مطابق دو کیلجے تھی اور محمد نے کہا ہے کہ خالد کا صاع ہشام ابن عبد الملک کا صاع تھا۔

2855۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَّادٍ أَبُو عُمَرَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ لَمَّا وَلِيَ خَالِدٌ الْقَسْرِيُّ أَضْعَفَ الصَّاعَ فَصَارَ الصَّاعُ سِتَّةَ عَشَرَ رِطْلًا قَالَ أَبُو دَاوُد مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَّادٍ قَتَلَهُ الزَّنْجُ صَبْرًا فَقَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا وَمَدَّ أَبُو دَاوُد يَدَهُ وَجَعَلَ بُطُونَ كَفَّيْهِ إِلَى الْأَرْضِ قَالَ وَرَأَيْتُهُ فِي النَّوْمِ فَقُلْتُ مَا فَعَلَ اللَّهُ بِكَ قَالَ أَدْخَلَنِي الْجَنَّةَ فَقُلْتُ فَلَمْ يَضُرَّكَ الْوَقْفُ[2]

امیہ بن خالد نے بیان کیا ہے کہ خالد القسری کو والی بنایا گیا تو اس نے صاع کو دوگنا کر دیا۔ پس صاع سولہ رطل کا ہو گیا۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ محمد بن محمد بن خلاد کو زنج (حبشیوں کی ایک قوم) نے پکڑ کر قتل کر دیا اور بیان کیا کہ اس کے ہاتھ اس طرح تھے اور ابو داؤد نے اپنا ہاتھ پھیلایا اور اپنی ہتھیلیوں کے باطن کو زمین پر رکھا۔ اور کہا: میں نے اسے خواب میں دیکھا تو میں نے پوچھا: اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے مجھے جنت میں داخل فرما دیا ہے۔ تو میں نے کہا: پس وقف نے تجھے کوئی ضرر نہیں دیا۔

بَابٌ فِي الرَّقَبَةِ الْمُؤْمِنَةِ ((کفارہ کے لیے) مومنہ کنیز کا بیان)

2856۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَارِيَةٌ لِي صَكَكْتُهَا صَكَّةً فَعَظَّمَ ذَلِكَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَفَلَا أُعْتِقُهَا قَالَ ائْتِنِي بِهَا قَالَ فَجِئْتُ بِهَا قَالَ أَيْنَ اللَّهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ مَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ الشَّرِيدِ أَنَّ أُمَّهُ أَوْصَتْهُ أَنْ يَعْتِقَ عَنْهَا رَقَبَةً مُؤْمِنَةً فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي أَوْصَتْ أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا رَقَبَةً مُؤْمِنَةً وَعِنْدِي جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ نُوبِيَّةٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَرْسَلَهُ لَمْ يَذْكُرْ الشَّرِيدَ

معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم میری ایک کنیز ہے۔ میں نے اسے سخت تھپڑ مارا ہے۔ پس (میرا یہ عمل) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر شاق گزرا۔ پھر میں نے عرض کی: کیا میں اسے آزاد نہیں کر سکتا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اسے میرے پاس لے آ۔ پس میں اسے لے کر حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اس نے عرض کی: آسمان میں۔ پھر آپ نے پوچھا: میں کون ہوں؟ اس نے عرض کی: آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اسے آزاد کر دے کیونکہ یہ مومنہ ہے (اور کفارہ قسم کے لیے مومن غلام کو آزاد کرنا

1۔ یہ حدیث صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔ 2۔ یہ حدیث بھی صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

Marfat.com

ہی درکار ہے)۔

موسیٰ بن اسماعیل، حماد نے محمد بن عمرو عن ابی سلمہ کی سند سے شرید رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ان کی ماں نے انہیں وصیت کی کہ وہ اس کی جانب سے مومن غلام آزاد کرے۔ پس وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ بے شک میری ماں نے وصیت کی ہے کہ میں اس کی جانب سے مومن غلام آزاد کروں۔ پس وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ بے شک میری ماں نے وصیت کی ہے کہ میں اس کی جانب سے مومن غلام آزاد کروں اور میرے پاس سیاہ رنگ کی لونڈی ہے جونوبہ (سوڈان میں وسیع شہر ہے) کی رہنے والی ہے۔ آگے اسی کی مثل روایت ذکر کی۔ ابوداؤد نے کہا: خالد بن عبداللہ نے اسے مرسل ذکر کیا ہے اور شرید کا ذکر نہیں کیا۔

2857۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجُوزَجَانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنِي الْمَسْعُودِيُّ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِجَارِيَةٍ سَوْدَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ عَلَيَّ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً فَقَالَ لَهَا أَيْنَ اللهُ فَأَشَارَتْ إِلَى السَّمَاءِ بِأُصْبُعِهَا فَقَالَ لَهَا فَمَنْ أَنَا فَأَشَارَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَإِلَى السَّمَاءِ يَعْنِي أَنْتَ رَسُولُ اللهِ فَقَالَ أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی سیاہ رنگ کی لونڈی لے کر حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ بے شک مجھ پر ایک مومن غلام کو آزاد کرنا (لازم ہے) تو آپ ﷺ نے اسے (لونڈی کو) فرمایا: اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ تو اس نے اپنی انگلی کے ساتھ آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: میں کون ہوں؟ تو اس نے حضور نبی کریم ﷺ اور آسمان کی طرف اشارہ کیا یعنی آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے آزاد کردے کیونکہ یہ مومنہ ہے۔

بَابُ الِاسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِينِ بَعْدَ السُّكُوتِ

قسم کھا کر خاموش ہو جانے کے بعد ان شاء اللہ کہنے کا بیان

2858۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ وَاللهِ[1] لَأَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا وَاللهِ لَأَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا وَاللهِ لَأَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا ثُمَّ قَالَ إِنْ شَاءَ اللهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَدْ أَسْنَدَ هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْنَدَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ شَرِيكٍ ثُمَّ لَمْ يَغْزُهُمْ[2]

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم بخدا! میں قریش سے ضرور جہاد کروں گا، قسم بخدا! میں قریش سے ضرور جہاد کروں گا، قسم بخدا! میں قریش سے ضرور جہاد کروں گا۔ پھر کہا: ان شاء اللہ (اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا)

1۔ ایک نسخہ میں واللہ نہیں ہے۔ 2۔ عن ابن عباس اسندہ الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

Marfat.com

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کو کئی ایک نے شریک عن سماک عن عکرمہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند سے مسند ذکر کیا ہے کہ آپ نے اسے حضور نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا ہے اور ولید بن مسلم نے شریک سے یہ بیان کیا کہ پھر آپ ﷺ نے ان سے جہاد نہیں کیا۔

فائدہ: اس حدیث سے بعض نے استدلال کیا ہے کہ استثناء منفصل بھی قابل عمل ہے حالانکہ جمہور کے نزدیک صرف استثناء متصل معتبر ہے۔

2859۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ وَاللَّهِ لَأَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا ثُمَّ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَأَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَأَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا ثُمَّ سَكَتَ ثُمَّ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ أَبُو دَاوُد زَادَ فِيهِ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ شَرِيكٍ قَالَ ثُمَّ لَمْ يَغْزُهُمْ

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے مرفوع روایت ذکر کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم بخدا! میں قریش سے ضرور جنگ کروں گا، پھر کہا: اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر کہا: قسم بخدا! میں ضرور قریش سے جنگ لڑوں گا ان شاء اللہ۔ پھر کہا: قسم بخدا! میں ضرور قریش سے جنگ کروں گا۔ پھر آپ خاموش ہو گئے۔ پھر کہا: اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اس روایت میں مسلم بن مسلم نے شریک سے یہ اضافہ نقل کیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ان سے جنگ نہ کی۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ النُّذُورِ (نذر ماننے سے نہی کا بیان)

2860۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ قَالَ عُثْمَانُ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ النَّذْرِ ثُمَّ اتَّفَقَا وَيَقُولُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّذْرُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نذر ماننے سے منع فرماتے رہتے تھے اور آپ فرماتے: نذر (تقدیر میں سے) کسی شے کو رد نہیں کرتی۔ البتہ اس کے سبب بخیل سے کچھ (مال) نکلوا لیا جاتا ہے۔ مسدد نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نذر کسی شے کو رد نہیں کرتی۔

2861۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُد قَالَ قُرِئَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ وَأَنَا شَاهِدٌ أَخْبَرَكُمُ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَأْتِي ابْنَ آدَمَ

1۔ ایک نسخہ میں حدیث 2859 کے بعد یہ حدیث بھی ہے: حَدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نَذْرَ وَلَا يَمِينَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ وَلَا فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا فِي قَطِيعَةِ رَحِمٍ وَمَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَدَعْهَا وَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ فَإِنَّ تَرْكَهَا كَفَّارَتُهَا

"حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان چیزوں میں کوئی نذر اور قسم نہیں ہے جن کا انسان مالک نہیں ہوتا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی معصیت اور قطع رحمی میں کوئی نذر و قسم ہے، اور جس کسی نے کوئی قسم کھائی پھر اس کے غیر کو اس سے بہتر اور اچھا دیکھا تو اسے چاہیے کہ وہ اسے چھوڑ دے اور وہ کام کرے جو بہتر ہے اور اسے چھوڑنے کے سبب کفارہ قسم ادا کر دے"۔

Marfat.com

النَّذْرُ الْقَدَرَ بِشَيْءٍ لَمْ أَكُنْ قَدَّرْتُهُ لَهُ وَلٰكِنْ يُلْقِيهِ النَّذْرُ الْقَدَرَ قَدَّرْتُهُ يُسْتَخْرَجُ مِنَ الْبَخِيلِ يُؤْتِي عَلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ يُؤْتِي مِنْ قَبْلُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نذر انسان کے لیے کوئی ایسی مقدر شے نہیں لاتی جو میں نے اس کے لیے مقدر نہیں کی۔ بلکہ نذر اس پر اس تقدیر کو ڈال دیتی ہے جو میں نے اس کی تقدیر بنائی ہے (کہ) بخیل سے (کچھ مال) نکال لیا جاتا ہے، وہ اس پر اتنا وہ کچھ خرچ کر دیتا ہے جو اس سے پہلے خرچ نہ کرتا تھا۔

بَاب مَا جَاءَ فِي النَّذْرِ فِي الْمَعْصِيَةِ (معصیت کی نذر ماننے کا بیان)

2862۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَيْلِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری کی نذر مانی تو اسے چاہیے کہ وہ اطاعت کرے اور جس نے اللہ تعالیٰ کی معصیت و نافرمانی کی نذر مانی تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔

بَاب مَنْ رَأَى عَلَيْهِ كَفَّارَةً إِذَا كَانَ فِي مَعْصِيَةٍ

اس کا بیان کہ بعض نے کہا: جس نے معصیت کی نذر توڑی اس پر کفارہ ہے

2863۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِمَعْنَاهُ وَإِسْنَادِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ يَقُولُ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يَعْنِي فِي هٰذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَ أَبُو سَلَمَةَ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّ الزُّهْرِيَّ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَتَصْدِيقُ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَيُّوبُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ أَفْسَدُوا عَلَيْنَا هٰذَا الْحَدِيثَ قِيلَ لَهُ وَصَحَّ إِفْسَادُهُ عِنْدَكَ وَهَلْ رَوَاهُ غَيْرُ ابْنِ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ أَيُّوبُ كَانَ أَمْثَلَ مِنْهُ يَعْنِي أَيُّوبَ بْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ وَقَدْ رَوَاهُ أَيُّوبُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: معصیت کے بارے میں کوئی نذر نہیں ہے اور نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔ ابن سرح نے بیان کیا کہ ابن وہب نے یونس سے اور انہوں نے ابن شہاب سے اسی اسناد اور معنی کے ساتھ حدیث بیان کی ہے۔

ابوداؤد نے کہا: میں نے احمد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ابن مبارک نے اس حدیث کے بارے میں کہا کہ ابوسلمہ نے بیان کیا۔ تو یہ اس پر دلیل ہے کہ زہری نے ابوسلمہ سے سماع نہیں کیا۔ اور احمد بن محمد نے کہا: اور اس کی تصدیق وہ ہے جو ایوب

Marfat.com

یعنی ابن سلیمان نے ہمیں بیان کی ہے۔

ابوداؤد نے کہا کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ انہوں نے ہم پر اس حدیث کو فاسد کر دیا۔ تو آپ سے کہا گیا: کیا آپ کے نزدیک اسے فاسد کرنا صحیح ہے اور کیا ابن ابی اویس کے سوا بھی کسی نے اسے روایت کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: ہاں ایوب بن سلیمان بن بلال نے انہی کی مثل اسے روایت کیا ہے۔

2864۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ وَمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ إِنَّمَا الْحَدِيثُ حَدِيثُ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَرَادَ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ أَرْقَمَ وَهِمَ فِيهِ وَحَمَلَهُ عَنْهُ الزُّهْرِيُّ وَأَرْسَلَهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللَّهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى بَقِيَّةُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِإِسْنَادِ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ مِثْلَهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ معصیت کے بارے کوئی نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہی ہے۔ احمد بن محمد المروزی نے کہا: یہ وہی حدیث ہے جو علی بن مبارک عن یحییٰ بن ابی کثیر عن محمد بن الزبیر عن ابیہ عن عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سند سے مروی ہے۔ مراد یہ ہے کہ سلیمان بن ارقم نے اس میں وہم پیدا کر دیا ہے اور ان سے زہری نے اسے لیا ہے اور اسے ابوسلمہ عن عائشہ رحمہا اللہ کی سند سے مرسل ذکر کیا ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ بقیہ نے اوزاعی عن یحییٰ عن محمد بن الزبیر سے علی بن مبارک کی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل بیان کیا ہے۔

2865۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زَحْرٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ أُخْتٍ لَهُ نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ مُرُوهَا فَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَرْكَبْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زَحْرٍ مَوْلَى لِبَنِي ضَمْرَةَ وَكَانَ أَيَّمَا رَجُلٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الرُّعَيْنِيَّ أَخْبَرَهُ بِإِسْنَادِ يَحْيَى وَمَعْنَاهُ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بہن کے بارے میں پوچھا کہ اس نے ننگے پاؤں اور سر پر اوڑھنی کیے بغیر (ننگے سر) حج کرنے کی نذر مانی ہے، (اس کے لیے کیا حکم ہے؟) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے حکم دو کہ وہ اپنے سر پر دوپٹہ رکھے (یعنی اسے ڈھانپے) اور وہ سوار ہو اور اسے چاہیے کہ تین روزے رکھ لے (یعنی نذر باعث مشقت و گناہ ہے اس لیے اسے پورا نہ کرے بلکہ تین روزے رکھ کر کفارا ادا کر دے)۔

مخلد بن خالد، عبدالرزاق، ابن جریج نے بیان کیا ہے کہ میری طرف یحییٰ بن سعید نے لکھا کہ عبید اللہ بن زحر بنی ضمرہ کے

Marfat.com

آزاد کردہ غلام نے مجھے خبر دی اور وہ وہ آدمی تھا جسے ابوسعید یعنی نے یحییٰ کی اسناد کے ساتھ اسی کی ہم معنی روایت کی خبر دی ہے۔

2866۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ يَعْنِي أَنْ تَحُجَّ مَاشِيَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِنَّ اللَّهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ أُخْتِكَ شَيْئًا فَلْتَحُجَّ رَاكِبَةً وَلْتُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی کریم علیہ السلام کے پاس آیا اور عرض کی: یا رسول اللہ! علیہ السلام میری بہن نے نذر مانی ہے یعنی یہ کہ وہ پیدل حج کرے گی۔ تو حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تیری بہن کی مشقت کے سبب کوئی شے نہیں بنائے گا (یعنی اسے اس کی کوئی پرواہ نہیں اور نہ ہی اسے اس کی حاجت ہے)۔ پس اسے چاہیے کہ وہ سوار ہو کر حج کے لیے جائے اور اپنی قسم کی جانب سے کفارہ ادا کرے۔

2867۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُخْتَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى الْبَيْتِ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم أَنْ تَرْكَبَ وَتُهْدِيَ هَدْيًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی بہن نے نذر مانی کہ وہ بیت اللہ شریف کی طرف پیدل چل کر جائے گی۔ تو حضور نبی مکرم علیہ السلام نے اسے حکم دیا کہ سوار ہو اور قربانی کا جانور (بطور ہدی) ذبح کرے۔

2868۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم لَمَّا بَلَغَهُ أَنَّ أُخْتَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ مَاشِيَةً قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ نَذْرِهَا مُرْهَا فَلْتَرْكَبْ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ نَحْوَهُ وَخَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم نَحْوَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ أُخْتَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ بِمَعْنَى هِشَامٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الْهَدْيَ وَقَالَ فِيهِ مُرْ أُخْتَكَ فَلْتَرْكَبْ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ بِمَعْنَى هِشَامٍ[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام کے پاس جب یہ خبر پہنچی کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی بہن نے نذر مانی ہے کہ وہ پیدل حج کرے گی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس کی نذر سے مستغنی ہے (یعنی اسے اس کی کوئی حاجت نہیں) لہٰذا تو اسے حکم دے کہ وہ سوار ہو جائے۔

ابوداؤد نے کہا: اسے سعید بن ابی عروبہ سے اسی طرح روایت کیا ہے اور خالد نے عکرمہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم علیہ السلام سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی نے سعید عن قتادہ عن عکرمہ کی سند سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی بہن کا واقعہ ہشام کی مثل بیان کیا ہے اور ہدی (قربانی) کا ذکر نہیں کیا۔ اور اس میں کہا: تم اپنی بہن کو حکم دو کہ وہ سوار ہو جائے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسے

1۔ حدثنا محمد بن المثنى تا آخر صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

Marfat.com

خالد نے عکرمہ سے ہشام کی روایت کی مثل روایت کیا ہے۔

2869۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ نَذَرَتْ أُخْتِي أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللهِ فَأَمَرَتْنِي أَنْ أَسْتَفْتِيَ لَهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَاسْتَفْتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میری بہن نے نذر مانی کہ وہ بیت اللہ شریف کی طرف پیدل جائے گی اور اس نے مجھے کہا ہے کہ میں اس کے لیے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کروں۔ چنانچہ میں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے استفسار کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چاہیے کہ وہ چلے اور سوار ہو (یعنی جس قدر چلنے کی قدرت رکھتی ہے چلتی رہے اور جب تھک جائے چلنے پر قادر نہ رہے تو پھر سوار ہو جائے)۔

2870۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فِي الشَّمْسِ فَسَأَلَ عَنْهُ قَالُوا هَذَا أَبُو إِسْرَائِيلَ نَذَرَ أَنْ يَقُومَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُومَ قَالَ مُرُوهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: اس اثناء میں کہ حضور نبی مکرم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اچانک آپ ﷺ نے ایک آدمی کو دھوپ میں کھڑے ہوئے دیکھا۔ تو آپ ﷺ نے اس کے بارے میں پوچھا تو لوگوں نے عرض کی: یہ ابو اسرائیل ہے اس نے کھڑے ہونے کی نذر مانی ہوئی ہے کہ نہ وہ بیٹھے گا، نہ سایہ حاصل کرے گا، نہ کلام کرے گا اور روزہ رکھے گا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے حکم دو کہ اسے چاہیے کہ وہ کلام کرے، سایہ میں جائے اور چاہیے کہ بیٹھے اور وہ اپنا روزہ مکمل کرے۔

2871۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيبِ هَذَا نَفْسَهُ وَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اسے اس کے دو بیٹوں کے درمیان چلایا جا رہا ہے (یعنی وہ ان دونوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر ان کے سہارے چل رہا ہے)۔ تو آپ ﷺ نے اس کے بارے میں پوچھا۔ تو لوگوں نے بتایا: اس نے پیدل چلنے کی نذر مان رکھی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس کی حاجت نہیں کہ وہ اپنے آپ کو عذاب میں ڈالے اور پھر آپ ﷺ نے اسے سوار ہونے کا حکم ارشاد فرمایا۔ ابو داؤد نے کہا ہے: اسے عمرو بن ابی عمرو نے اعرج سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

1۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

Marfat.com

2872۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ يَقُودُهُ بِخِزَامَةٍ فِي أَنْفِهِ فَقَطَعَهَا النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ وَأَمَرَهُ أَنْ يَقُودَهُ بِيَدِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کعبہ معظمہ کا طواف کرتے ہوئے ایک آدمی کے پاس سے گزرے جسے اس کی ناک میں رسی ڈال کر کوئی کھینچ رہا تھا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اس رسی کو کاٹ دیا اور چلانے والے کو حکم دیا کہ وہ اسے اس کے ہاتھ سے پکڑ کر چلائے۔

2873۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللهِ السُّلَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ طَهْمَانَ عَنْ مَطَرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُخْتَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ مَاشِيَةً وَأَنَّهَا لَا تُطِيقُ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ اللهَ لَغَنِيٌّ عَنْ مَشْيِ أُخْتِكَ فَلْتَرْكَبْ وَلْتُهْدِ بَدَنَةً[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی بہن نے نذر مانی کہ وہ پیدل حج کرے گی اور بے شک وہ اس کی طاقت نہ رکھتی تھی۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس سے مستغنی ہے کہ تیری بہن چلے (یعنی اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی حاجت نہیں)۔ پس اسے چاہیے کہ وہ سوار ہو اور وہ ایک اونٹ (بدنہ) بطور قربانی ذبح کرے۔

2874۔ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى الْبَيْتِ فَقَالَ إِنَّ اللهَ لَا يَصْنَعُ بِمَشْيِ أُخْتِكَ إِلَى الْبَيْتِ شَيْئًا

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کی: میری بہن نے بیت اللہ شریف کی طرف پیدل چل کر جانے کی نذر مانی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تیری بہن کے بیت اللہ شریف تک پیدل جانے کے سبب کوئی شے نہیں بنائے گا (یعنی اسے اس کی قطعاً کوئی پرواہ نہیں)۔

بَابُ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ

اس کا بیان جس نے بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی نذر مانی

2875۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَجُلًا قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي نَذَرْتُ لِلّٰهِ إِنْ فَتَحَ اللهُ عَلَيْكَ مَكَّةَ أَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ صَلِّ هَاهُنَا ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ صَلِّ هَاهُنَا ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ شَأْنَكَ إِذَنْ قَالَ أَبُو دَاوُد رُوِيَ نَحْوُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ[2] حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ح و حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ

1۔ حدیث نمبر 2872 اور 2873 صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں اور مطبوعہ دہلی کے حاشیہ میں درج ہیں۔

2۔ قال ابو داؤد تا عن النبی ﷺ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

Marfat.com

الْعَنْبَرِيُّ الْمَعْنَى حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ سَمِعَ حَفْصَ بْنَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَمْرٍو وَقَالَ عَبَّاسٌ ابْنُ حَنَّةَ أَخْبَرَاهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِهَذَا الْخَبَرِ زَادَ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم وَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ لَوْ صَلَّيْتَ هَاهُنَا لَأَجْزَأَ عَنْكَ صَلَاةً فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ حَيَّةَ وَقَالَ أَخْبَرَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَنْ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! علیہ السلام بے شک میں نے اللہ تعالیٰ کے لیے یہ نذر مانی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے مکہ مکرمہ فتح فرما دیا تو میں بیت المقدس میں دو رکعتیں نماز پڑھوں گا۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہاں ہی نماز پڑھ لے۔ پھر اس نے دوبارہ عرض کی: تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہیں نماز پڑھ لے۔ اس نے تیسری بار عرض کی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اب تجھے اختیار ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسی طرح یہ روایت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ عن النبی علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے۔

مخلد بن خالد، ابو عاصم، دوسری سند عباس العنبری اسی کے ہم معنی روح نے ابن جریج سے بیان کیا ہے کہ یوسف بن حکم بن ابی سفیان نے مجھے خبر دی ہے کہ اس نے حفص بن عمر بن عبدالرحمن بن عوف وعمرو رضی اللہ عنہما سے سنا اور عباس بن حنہ نے بیان کیا کہ ان دونوں نے اسے عمر بن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور انہوں نے حضور نبی مکرم علیہ السلام کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں سے اس خبر کے بارے میں خبر دی ہے۔ اس میں یہ زائد ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد علیہ السلام کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! اگر تو یہاں ہی نماز پڑھ لے تو وہ بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی جانب سے کافی ہو جائے۔

ابوداؤد نے کہا: اسے انصاری نے ابن جریج سے روایت کیا ہے۔ پس جعفر بن عمر نے کہا: اور عمرو بن حیہ سے بیان کیا کہ ان دونوں نے اسے عبدالرحمن بن عوف سے اور انہوں نے حضور نبی کریم علیہ السلام کے اصحاب میں سے کئی افراد سے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي قَضَاءِ النَّذْرِ عَنِ الْمَيِّتِ (میت کی جانب سے نذر پوری کرنے کا بیان)

2876- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ لَمْ تَقْضِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم اقْضِهِ عَنْهَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ علیہ السلام سے فتویٰ طلب کیا اور عرض کی: میری ماں فوت ہو گئی ہے اس حال میں کہ اس پر نذر تھی، اس نے اسے پورا نہ کیا۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: تم اس کی جانب سے پورا کر دو۔

2877- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً رَكِبَتْ

Marfat.com

الْبَحْرَ فَنَذَرَتْ إِنْ نَجَّاهَا اللهُ أَنْ تَصُومَ شَهْرًا فَنَجَّاهَا اللهُ فَلَمْ تَصُمْ حَتّٰى مَاتَتْ فَجَاءَتْ ابْنَتُهَا أَوْ أُخْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَمَرَهَا أَنْ تَصُومَ عَنْهَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ بُرَيْدَةَ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ كُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِوَلِيدَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ وَتَرَكَتْ تِلْكَ الْوَلِيدَةَ قَالَ قَدْ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَجَعَتْ إِلَيْكِ فِي الْمِيرَاثِ قَالَتْ وَإِنَّهَا مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَمْرٍو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت نے سمندر کا سفر کیا اور اس نے نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے سلامتی کے ساتھ اس کے سفر کو پایہ تکمیل تک پہنچایا تو وہ ایک مہینہ روزے رکھے گی۔ پس اللہ تعالیٰ نے خیر و عافیت کے ساتھ اسے منزل پر پہنچا دیا اور اس نے روزے نہ رکھے یہاں تک کہ وہ فوت ہوگئی۔ تو اس کی بیٹی یا اس کی بہن رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے اسے اس کی جانب سے روزے رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

احمد بن یونس، زہیر، عبداللہ بن عطاء نے حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے اپنے باپ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی: میں نے اپنی ماں کو ایک باندی بطور ہدیہ دی اور اب وہ فوت ہوگئی ہے اور اس نے وہی باندی چھوڑی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تحقیق تیرا اجر و ثواب تو ثابت ہو چکا اور وہ باندی تیری طرف میراث میں لوٹ آئی۔ پھر عرض کی: میری ماں فوت ہوئی اس حال میں کہ اس پر مہینے کے روزے بھی تھے۔ آگے حضرت عمرو کی حدیث کی مثل بیان کی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ

اس کا بیان کہ جو فوت ہوا اس حال میں کہ اس پر روزے ہوں تو اس کا ولی اس کی جانب سے روزے رکھ لے

2878۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ الْمَعْنَى عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّهُ كَانَ عَلَى أُمِّهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَقْضِيهِ عَنْهَا فَقَالَ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَتَهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَدَيْنُ اللهِ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَى

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی: بے شک اس کی ماں پر ایک مہینے کے روزے تھے، کیا میں انہیں اس کی طرف سے رکھ سکتی ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو کیا تو اسے ادا کر دیتی؟ اس نے عرض کی: ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا قرض زیادہ حق رکھتا ہے کہ اسے ادا کیا جائے۔

Marfat.com

2879۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اس حال میں ہو کہ اس پر روزے ہوں تو اس کی جانب سے اس کا ولی روزے رکھ لے۔ (1)

بَاب مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ الْوَفَاءِ بِالنَّذْرِ

اس کا بیان جس کے سبب نذر پوری کرنے کا حکم دیا جاتا ہے

2880۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ أَبُو قُدَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَضْرِبَ عَلَى رَأْسِكَ بِالدُّفِّ قَالَ أَوْفِي بِنَذْرِكِ قَالَتْ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَذْبَحَ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا مَكَانٌ كَانَ يَذْبَحُ فِيهِ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ لِصَنَمٍ قَالَتْ لَا قَالَ لِوَثَنٍ قَالَتْ لَا قَالَ أَوْفِي بِنَذْرِكِ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ ایک عورت حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں نے نذر مانی ہے کہ میں آپ کے سر پر (یعنی آپ ﷺ کے سامنے) دف بجاؤں گی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنی نذر پوری کر لے۔ پھر اس نے عرض کی: میں نے نذر مانی ہے کہ میں فلاں فلاں جگہ پر ذبح کروں گی جہاں عہد جاہلیت میں لوگ ذبح کرتے تھے۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: (کیا تو نے) صنم (ایسی تصویر جو بغیر بدن کے ہو۔ مراد بت ہے) کے لیے ذبح کرنے کی نذر مانی ہے اس نے عرض کی: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (کیا تو نے) وثن (ایسی صورت جس کا جثہ مٹی، لکڑی اور پتھر سے آدمی کی صورت کی مثل بنا ہوا ہو۔ مراد بت کے لیے (ذبح کرنے کی نذر مانی ہے؟) اس نے عرض کی: نہیں۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنی نذر پوری کر لے۔

2881۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ قَالَ نَذَرَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَنْ يَنْحَرَ إِبِلًا بِبُوَانَةَ فَأَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَنْحَرَ إِبِلًا بِبُوَانَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم هَلْ كَانَ فِيهَا وَثَنٌ مِنْ أَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ قَالُوا لَا قَالَ هَلْ كَانَ فِيهَا عِيدٌ مِنْ أَعْيَادِهِمْ قَالُوا لَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَوْفِ بِنَذْرِكَ فَإِنَّهُ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ایک آدمی نے بوانہ کے مقام پر اونٹ ذبح کرنے کی نذر مانی۔ پھر وہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: میں نے بوانہ کے مقام پر اونٹ

1۔ حدیث نمبر 2878 اور 2879 صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں اور مطبوعہ دہلی کے حاشیہ میں درج ہیں۔

Marfat.com

ذبح کرنے کی نذر مانی ہے۔تو حضور نبی مکرم علیہ السلام نے پوچھا: کیا اس میں زمانہ جاہلیت کے بتوں میں سے کوئی بت تھا جس کی عبادت کی جاتی تھی؟ صحابہ کرام نے عرض کی: نہیں۔ پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا اس میں عہد جاہلیت کی عیدوں میں سے کوئی عید تھی؟ (عید سے مراد میلہ وغیرہ ہے) صحابہ کرام نے عرض کی: نہیں۔تو رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: تو اپنی نذر پوری کرلے کیونکہ ایسی نذر کو پورا کرنا جائز نہیں جو اللہ تعالیٰ کی معصیت میں ہو اور نہ ایسی شے کے بارے میں نذر ہوتی ہے جس کا انسان مالک نہ ہو۔

2882۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ مِقْسَمٍ الثَّقَفِيُّ مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ قَالَ حَدَّثَتْنِي سَارَةُ بِنْتُ مِقْسَمٍ الثَّقَفِيِّ أَنَّهَا سَمِعَتْ مَيْمُونَةَ بِنْتَ كَرْدَمٍ قَالَتْ خَرَجْتُ مَعَ أَبِي فِي حَجَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَسَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَجَعَلْتُ أُبِدُّهُ بَصَرِي فَدَنَا إِلَيْهِ أَبِي وَهُوَ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ مَعَهُ دِرَّةٌ كَدِرَّةِ الْكُتَّابِ فَسَمِعْتُ الْأَعْرَابَ وَالنَّاسَ يَقُولُونَ الطَّبْطَبِيَّةَ الطَّبْطَبِيَّةَ فَدَنَا إِلَيْهِ أَبِي فَأَخَذَ بِقَدَمِهِ قَالَتْ فَأَقَرَّ لَهُ وَوَقَفَ فَاسْتَمَعَ مِنْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي نَذَرْتُ إِنْ وُلِدَ لِي وَلَدٌ ذَكَرٌ أَنْ أَنْحَرَ عَلَى رَأْسِ بُوَانَةَ فِي عَقَبَةٍ مِنَ الثَّنَايَا عِدَّةً مِنَ الْغَنَمِ قَالَ لَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهَا قَالَتْ خَمْسِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَلْ بِهَا مِنَ الْأَوْثَانِ شَيْءٌ قَالَ لَا قَالَ فَأَوْفِ بِمَا نَذَرْتَ بِهِ لِلّٰهِ قَالَتْ فَجَمَعَهَا فَجَعَلَ يَذْبَحُهَا فَانْفَلَتَتْ مِنْهَا شَاةٌ فَطَلَبَهَا وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَوْفِ عَنِّي نَذْرِي فَظَفِرَهَا فَذَبَحَهَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ كَرْدَمِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهَا نَحْوَهُ مُخْتَصَرٌ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ هَلْ بِهَا وَثَنٌ أَوْ عِيدٌ مِنْ أَعْيَادِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ لَا قُلْتُ إِنَّ أُمِّي هَذِهِ عَلَيْهَا نَذْرٌ وَمَشْيٌ أَفَأَقْضِيهِ عَنْهَا وَرُبَّمَا قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ أَنَقْضِيهِ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ[1]

سارہ بنت مقسم ثقفی نے بیان کیا ہے کہ اس نے میمونہ بنت کردم کو سنا کہ اس نے بیان کیا: میں اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ علیہ السلام کے حجۃ الوداع کے وقت نکلی اور میں نے رسول اللہ علیہ السلام کی زیارت کی اور میں نے لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ یہ رسول اللہ علیہ السلام ہیں۔پس میں آپ کو اپنی نگاہ لگا کر دیکھنے لگی (یعنی ٹکٹکی باندھے دیکھنے لگی)۔پس میرا باپ آپ علیہ السلام کے قریب ہوا درآنحالیکہ آپ علیہ السلام اپنی ناقہ پر سوار تھے اور آپ کے پاس کتاب کے درہ کی مثل درہ تھا اور میں نے اعرابیوں اور لوگوں سے سنا وہ کہہ رہے تھے کوڑے سے بچو (جس کے پڑنے سے طب طب آواز نکلتی ہے)۔پس میرا باپ آپ کے قریب ہوا اور آپ علیہ السلام کے قدم مبارک پکڑ لیے اور آپ کی رسالت کا اقرار کیا اور ٹھہر گیا۔پھر انہوں نے آپ کے ارشادات سنے اور عرض کی: یارسول اللہ! علیہ السلام میں نے نذر مانی ہے کہ اگر میرے ہاں بچہ پیدا ہوا تو میں بوانہ کے کنارے ثنایا کی گھاٹی میں کئی بکریاں ذبح کروں گا۔عبداللہ بن یزید نے کہا: ہے میں نہیں جانتا مگر یہ کہ میمونہ نے پچاس بکریوں کا ذکر کیا ہے۔تو رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: کیا وہاں پر بتوں میں سے کوئی بت نصب ہے؟ عرض کی: نہیں۔تو پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: تو اسے

1۔حدیث نمبر 2882 صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

Marfat.com

پورا کر جو تو نے اللہ تعالیٰ کے لیے نذر مانی ہے۔ میمونہ نے بیان کیا: پھر میرے باپ نے بکریوں کو جمع کیا اور انہیں ذبح کرنا شروع کر دیا اور ان میں سے ایک بکری بھاگ گئی اور انہوں نے اسے تلاش کیا۔ اور یہ کہنے لگے: اے اللہ! میری جانب سے میری نذر کو پورا فرمالے۔ چنانچہ وہ اسے پانے میں کامیاب ہو گئے اور پھر اسے ذبح کر دیا۔

محمد بن بشار، ابوبکر حنفی، عبدالحمید بن جعفر نے عمرو بن شعیب عن میمونہ بنت کردم بن سفیان عن ابیہا کی سند سے اسی طرح بیان کیا ہے اور اس سے کچھ مختصر ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا وہاں پر کوئی بت ہے یا زمانہ جاہلیت کے میلوں میں سے وہاں کوئی میلہ لگتا ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں۔ میں نے کہا: میری اس ماں پر نذر ہے اور پیدل چلنا ہے کیا میں اس کی طرف سے اسے پورا کر سکتی ہوں؟ اور بسا اوقات ابن بشار نے کہا: میں اسے اس کی جانب سے پورا کر دوں۔ تو آپ نے فرمایا: ہاں۔

بَابٌ فِي النَّذْرِ فِيمَا لَا يَمْلِكُ (ایسی چیزوں کے بارے میں نذر کا بیان جن کا وہ مالک نہ ہو)

2883۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَتِ الْعَضْبَاءُ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ وَكَانَتْ مِنْ سَوَابِقِ الْحَاجِّ قَالَ فَأُسِرَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي وَثَاقٍ وَالنَّبِيُّ ﷺ عَلَى حِمَارٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ عَلَامَ تَأْخُذُنِي وَتَأْخُذُ سَابِقَةَ الْحَاجِّ قَالَ نَأْخُذُكَ بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكَ ثَقِيفَ قَالَ وَكَانَ ثَقِيفُ قَدْ أَسَرُوا رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَقَدْ قَالَ فِيمَا قَالَ وَأَنَا مُسْلِمٌ أَوْ قَالَ وَقَدْ أَسْلَمْتُ فَلَمَّا مَضَى النَّبِيُّ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد فَهِمْتُ هَذَا مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى نَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ رَحِيمًا رَفِيقًا فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ قَالَ لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ قَالَ أَبُو دَاوُد ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى حَدِيثِ سُلَيْمَانَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي جَائِعٌ فَأَطْعِمْنِي إِنِّي ظَمْآنُ فَاسْقِنِي قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَذِهِ حَاجَتُكَ أَوْ قَالَ هَذِهِ حَاجَتُهُ فَفُودِيَ الرَّجُلُ بَعْدُ بِالرَّجُلَيْنِ قَالَ وَحَبَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعَضْبَاءَ لِرَحْلِهِ قَالَ فَأَغَارَ الْمُشْرِكُونَ عَلَى سَرْحِ الْمَدِينَةِ فَذَهَبُوا بِالْعَضْبَاءِ قَالَ فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهَا وَأَسَرُوا امْرَأَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ فَكَانُوا إِذَا كَانَ اللَّيْلُ يُرِيحُونَ إِبِلَهُمْ فِي أَفْنِيَتِهِمْ قَالَ فَنُوِّمُوا لَيْلَةً وَقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَجَعَلَتْ لَا تَضَعُ يَدَهَا عَلَى بَعِيرٍ إِلَّا رَغَا حَتَّى أَتَتْ عَلَى الْعَضْبَاءِ قَالَ فَأَتَتْ عَلَى نَاقَةٍ ذَلُولٍ مُجَرَّسَةٍ قَالَ فَرَكِبَتْهَا ثُمَّ جَعَلَتْ لِلَّهِ عَلَيْهَا إِنْ نَجَّاهَا اللَّهُ لَتَنْحَرَنَّهَا قَالَ فَلَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ عُرِفَتِ النَّاقَةُ نَاقَةُ النَّبِيِّ ﷺ فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ ﷺ بِذَلِكَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَجِيءَ بِهَا وَأُخْبِرَ بِنَذْرِهَا فَقَالَ بِئْسَ مَا جَزَيْتِيهَا أَوْ جَزَتْهَا إِنِ اللَّهُ أَنْجَاهَا عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَالْمَرْأَةُ هَذِهِ امْرَأَةُ أَبِي ذَرٍّ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ عضباء (اونٹنی) بنی عقیل کے ایک آدمی کی تھی اور وہ حاجیوں کے آگے آگے چلنے والی تھی۔ بیان کیا کہ اس آدمی کو قید کر لیا گیا اور بیڑیاں پہنا کر حضور نبی کریم ﷺ کے پاس لایا گیا۔ اور حضور

Marfat.com

نبی مکرم ﷺ ایک گدھے پر سوار تھے اور اپنے اوپر چادر لیے ہوئے تھے۔ تو اس نے کہا: اے محمد! (ﷺ) کیونکر تم مجھے پکڑتے ہو اور اسے پکڑ رہے ہو جو حاجیوں کے آگے چلتی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہم تجھے تیرے حلیف بنی ثقیف کے جرم کی وجہ سے پکڑ رہے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ بنی ثقیف نے حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے دو آدمی قید کر رکھے تھے۔ پس اسی دوران باتوں باتوں میں اس نے کہہ دیا میں مسلمان ہوں یا کہا: میں نے اسلام قبول کر لیا۔ لیکن حضور نبی کریم ﷺ آگے تشریف لے گئے۔

ابوداؤد نے کہا: میں نے محمد بن عیسیٰ سے یہ سنا ہے کہ اس نے آپ ﷺ کو بلانا شروع کیا۔ اے محمد! (ﷺ) اے محمد! (ﷺ) اور حضور نبی کریم ﷺ بڑے رحیم اور نرم دل تھے۔ آپ ﷺ اس کی طرف لوٹ آئے اور فرمایا: تیرا کیا کام ہے؟ اس نے کہا: میں مسلمان ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو یہ اس وقت کہتا جب تو اپنے معاملے کا خود مالک تھا (یعنی ہماری گرفت میں نہ آیا تھا) تو کلی طور پر نجات اور فلاح پا جاتا۔

ابوداؤد نے کہا: پھر میں سلیمان کی حدیث کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ اس نے کہا: اے محمد! ﷺ میں بھوکا ہوں تم مجھے کھانا کھلاؤ، میں پیاسا ہوں تم مجھے پانی پلاؤ۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پس یہی تیری حاجت ہے۔ یا فرمایا: یہی اس کی حاجت اور ضرورت ہے۔ پھر اس آدمی کو دو آدمیوں کا فدیہ بنایا گیا (یعنی ان دو کے بدلے اسے آزاد کر دیا گیا) اور رسول اللہ ﷺ نے عضباء کو اپنی سواری کے لیے روک لیا۔ پھر مشرکین نے مدینہ طیبہ کے جانوروں (مراد چرنے والے اونٹ) پر ڈاکہ ڈالا اور وہ عضباء کو لے گئے۔ جب وہ اونٹوں کو لے کر گئے تو ساتھ ہی انہوں نے مسلمانوں کی ایک عورت کو بھی قیدی بنا لیا اور جب رات ہوتی تو وہ اپنے اونٹ اپنے میدانوں میں راحت و آرام کے لیے چھوڑ دیتے تھے۔ پس ایک رات انہیں سلا دیا گیا اور وہ عورت اٹھی اور اس نے اپنا ہاتھ جس اونٹ پر بھی رکھا وہ ڈکارنے لگا (یعنی آواز نکالنے لگا) یہاں تک کہ وہ عورت عضباء کے پاس آگئی۔ پس وہ مطیع اور سواری کے لیے انتہائی مناسب اور تجربہ کار اونٹنی کے پاس آئی اور اس پر سوار ہوگئی۔ پھر اس نے اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے اوپر یہ نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اسے (دشمن کی قید اور گرفت سے) نجات عطا فرمائی تو وہ اس اونٹنی کو ضرور ذبح کرے گی۔ پس جب وہ عورت مدینہ طیبہ آئی تو اونٹنی کو پہچان لیا گیا کہ یہ تو حضور نبی مکرم ﷺ کی اونٹنی ہے۔ چنانچہ حضور نبی مکرم ﷺ کو اس کی خبر دی گئی تو آپ ﷺ نے اس کی طرف پیغام بھیجا اور اسے لایا گیا اور اس کی نذر کے بارے آپ کو مطلع کیا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے اسے کتنی بری جزا دی ہے۔ یا فرمایا: اس نے اسے بری جزا دی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اسے اس پر نجات دی تو وہ اسے ضرور ذبح کرے گی۔ اللہ تعالیٰ کی معصیت اور گناہ میں کسی نذر کو پورا کرنا جائز نہیں اور نہ ہی ایسی شے جس کا انسان مالک نہیں ہوتا۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ وہ عورت حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی بیوی تھی۔

بَاب فِيمَنْ نَذَرَ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِمَالِهِ (اس کا بیان جس نے اپنا مال صدقہ کرنے کی نذر مانی)

2884۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي

Marfat.com

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ فَقُلْتُ إِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حِينَ تِيبَ عَلَيْهِ إِنِّي أَنْخَلِعُ مِنْ مَالِي فَذَكَرَ نَحْوَهُ إِلَى خَيْرٌ لَكَ (1)

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن کعب اور یہی حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے بیٹوں میں سے ان کے قائد تھے جب کہ وہ نابینا ہو گئے، نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بے شک میری توبہ کا تقاضا ہے کہ میں اپنے مال سے فارغ ہو جاؤں اور وہ مال اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم ﷺ کے لیے صدقہ کر دوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے لیے کچھ مال روک لے اور یہ تیرے لیے بہتر ہے۔ تو پھر میں نے عرض کی: میں اپنا وہ حصہ روک لیتا ہوں جو خیبر میں ہے۔

احمد بن صالح، ابن وہب، یونس نے ابن شہاب سے عبداللہ بن کعب بن مالک نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ جس وقت ان کی توجہ قبول ہوئی تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ میں اپنے مال سے فارغ ہونا چاہتا ہوں پھر آگے خیرلک تک اسی طرح حدیث ذکر کی۔

2885۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَوْ أَبُو لُبَابَةَ أَوْ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَهْجُرَ دَارَ قَوْمِي الَّتِي أَصَبْتُ فِيهَا الذَّنْبَ وَأَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي كُلِّهِ صَدَقَةً قَالَ يُجْزِءُ عَنْكَ الثُّلُثُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَبُو لُبَابَةَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ وَالْقِصَّةُ لِأَبِي لُبَابَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ بَعْضِ بَنِي السَّائِبِ ابْنِ أَبِي لُبَابَةَ وَرَوَاهُ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ مِثْلَهُ (2)

حضرت ابن کعب بن مالک نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کی، یا ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے یا اس نے جسے اللہ تعالیٰ نے چاہا: بے شک میری توبہ کا تقاضا ہے کہ میں اپنی قوم کا وہ گھر چھوڑ دوں جس گھر میں میں اس گناہ میں واقع ہوا ہوں اور میں اپنے تمام مال سے فارغ ہو کر اسے صدقہ کر دوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیری جانب سے تہائی مال کا صدقہ کافی ہو گا۔

محمد بن متوکل، عبدالرزاق، معمر نے زہری سے ابن کعب بن مالک نے بیان کیا ہے کہ (وہ) حضرت ابولبابہ تھے۔ آگے

1۔ حدثنا احمد بن صالح الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

2۔ حدیث نمبر 2885 صرف مطبوعہ بیروت میں ہے اور مطبوعہ دہلی کے حاشیہ میں درج ہے۔

Marfat.com

ان کا سارا واقعہ بیان کیا۔

ابو داؤد نے کہا ہے: اسے یونس نے ابن شہاب عن بعض بنی سائب ابن ابی لبابہ کی سند سے روایت کیا ہے اور اسے زبیدی نے زہری عن حسین بن السائب بن ابی لبابہ کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

2886۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ قَالَ ابْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ فِي قِصَّتِهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي إِلَى اللَّهِ أَنْ أَخْرُجَ مِنْ مَالِي كُلِّهِ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَدَقَةً قَالَ لَا قُلْتُ فَنِصْفُهُ قَالَ لَا قُلْتُ فَثُلُثُهُ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَإِنِّي سَأُمْسِكُ سَهْمِي مِنْ خَيْبَرَ

عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے ان کے قصہ میں بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ بے شک اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میری توبہ کا تقاضا یہ ہے کہ میں اپنے سارے مال سے اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کے لیے صدقہ کرتے ہوئے نکل جاؤں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ پھر میں نے عرض کی: کیا نصف مال صدقہ کر دوں؟ تو آپ نے فرمایا: نہیں۔ پھر میں نے عرض کی: کیا تہائی مال صدقہ کر دوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ تو میں نے عرض کی: میں اپنے مال میں سے خیبر کا حصہ روک لوں گا۔

فائدہ: یہ جملہ روایات اس پر دلالت کرتی ہیں کہ صدقہ و خیرات کرتے وقت اس امر کا لحاظ ضرور رکھنا چاہیے کہ اس کے نتیجہ میں انسان اپنی بنیادی حاجات کے لیے کسی کا محتاج نہ ہو جائے اور افراد خانہ بھیک مانگنے پر مجبور نہ ہو جائیں۔ اسی لیے آپ ﷺ نے تہائی مال سے صدقہ کی اجازت عطا فرمائی۔

بَابُ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا يُطِيقُهُ (اس کا بیان جس نے ایسی نذر مانی جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا)

2887۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى الْأَنْصَارِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهِ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِي مَعْصِيَةٍ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا يُطِيقُهُ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا أَطَاقَهُ فَلْيَفِ بِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ وَكِيعٌ وَغَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْهِنْدِ أَوْقَفُوهُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ایسی نذر مانی جسے اس نے معین نہ کیا تو اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے اور جس نے معصیت و نافرمانی میں کوئی نذر مانی تو اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے اور جس نے ایسی نذر مانی جسے وہ پورا کرنے کی طاقت نہ رکھتا تو اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے اور جس نے ایسی نذر مانی جسے پورا کرنے کی طاقت وہ رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے پورا کرے۔

ابو داؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث کو وکیع وغیرہ نے عبداللہ بن سعید بن ابی ہند سے موقوف علی ابن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

ذکر کیا ہے۔

بَاب مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهِ (اس کا بیان جس نے ایسی نذر مانی جسے اس نے معین نہیں کیا)

2888۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبَّادٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ شِمَاسَةَ عَنْ عُقْبَةَ[1] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَهُمْ أَخْبَرَنَا يَحْيَى يَعْنِي بْنَ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ شِمَاسَةَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے: اسے عمرو بن حارث نے کعب بن علقمہ عن ابن شماسہ عن عقبہ رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کیا ہے۔
محمد بن عوف نے بیان کیا ہے کہ سعید بن حکم نے انہیں بتایا کہ ہمیں یحییٰ بن ایوب نے خبر دی کہ مجھے کعب بن علقمہ نے بیان کیا کہ انہوں نے ابن شماسہ عن ابی الخیر عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ کی سند سے اسی کی مثل سنا ہے۔

بَاب مَنْ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَدْرَكَ الْإِسْلَامَ

جس نے زمانہ جاہلیت میں نذر مانی پھر اسلام قبول کر لیا اس کے حکم کا بیان

2889۔ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رضی الله عنه أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ لَيْلَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَوْفِ بِنَذْرِكَ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بے شک میں نے زمانہ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ میں رات کے وقت مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا۔ تو اب میرے لیے کیا حکم ہے؟ تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: تم اپنی نذر پوری کرو۔

1۔ قال ابوداؤد تا عن عقبہ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْبُيُوعِ (خرید وفروخت کے احکام کا بیان)

بَابٌ فِي التِّجَارَةِ يُخَالِطُهَا الْحَلِفُ وَاللَّغْوُ

اس کا بیان کہ تجارت (خرید وفروخت) میں قسم اور لایعنی گفتگو کی آمیزش ہوتی ہے

2890۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ فَمَرَّ بِنَا رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ إِنَّ الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ اللَّغْوُ وَالْحَلِفُ فَشُوبُوهُ بِالصَّدَقَةِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْبِسْطَامِيُّ وَحَامِدُ بْنُ يَحْيَى وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ وَعَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ بِمَعْنَاهُ قَالَ يَحْضُرُهُ الْكَذِبُ وَالْحَلِفُ وَقَالَ عَبْدُ اللهِ الزُّهْرِيُّ اللَّغْوُ وَالْكَذِبُ

قیس بن ابی غرزہ نے بیان کیا ہے کہ ہم (خرید وفروخت (سوداگری) کرنے والے لوگ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سماسرہ (سمسار کی جمع ہے، اس کا معنی دلال ہے) کہلاتے تھے۔ پس ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا ایسا نام رکھا جو اس سے زیادہ خوبصورت ہے۔ سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے گروہ تجار! بے شک خرید و فروخت میں فضول گفتگو اور قسم بھی شامل ہو جاتی ہے۔ پس تم اسے صدقہ کے ساتھ ملا دو (یعنی ان لغویات اور قسموں کے کفارہ کے طور پر مال تجارت سے صدقہ دیا کرو)

حسین بن عیسیٰ البسطامی، حامد بن یحییٰ، عبداللہ بن محمد الزہری ان تمام نے کہا ہے کہ ہمیں سفیان نے جامع بن ابی راشد اور عبدالملک بن اعین اور عاصم سے اور انہوں نے ابووائل عن قیس بن ابی غرزہ کی سند سے اسی کے ہم معنی بیان کیا ہے۔ اور اس میں یہ بیان کیا ہے کہ بیع میں جھوٹ اور قسم شامل ہو جاتے ہیں۔ اور عبداللہ زہری نے لغو اور جھوٹ کا ذکر کیا ہے۔

فائدہ: عام طور پر کاروباری افراد کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ اپنا مال فروخت کرنے کے لیے اور اس کی کوالٹی پر مشتری کو مطمئن کرنے کے لیے ایسی گفتگو بھی کرتے ہیں جس کا اصل بیع سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اور بار بار قسم بھی اٹھاتے ہیں۔ یہ دونوں امر ناپسندیدہ ہیں اور مال سے برکت کو ختم کرنے کا سبب ہیں۔ اس لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ عادۃً جو غلطیاں صادر ہو جاتی ہیں اور مال میں ان کی وجہ سے جو بے برکتی پیدا ہو جاتی ہے اس نحوست کو ختم کرنے کے لیے مال سے صدقہ وخیرات کیا کرو۔ لیکن اس سے قطعاً یہ ثابت نہیں ہوتا کہ مال تجارت پر اس کے سوا اور کوئی زکوٰۃ نہیں۔ اس کے احکام کتاب الزکوٰۃ میں گزر چکے ہیں۔

Marfat.com

بَابٌ فِي اسْتِخْرَاجِ الْمَعَادِنِ (معادن نکالنے کا بیان)

2891- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا لَزِمَ غَرِيمًا لَهُ بِعَشَرَةِ دَنَانِيرَ فَقَالَ وَاللهِ مَا أُفَارِقُكَ حَتَّى تَقْضِيَنِي أَوْ تَأْتِيَنِي بِحَمِيلٍ فَتَحَمَّلَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ فَأَتَاهُ بِقَدْرِ مَا وَعَدَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ أَيْنَ أَصَبْتَ هَذَا الذَّهَبَ قَالَ مِنْ مَعْدِنٍ قَالَ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيهَا لَيْسَ فِيهَا خَيْرٌ فَقَضَاهَا عَنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اپنے مقروض کو پکڑ لیا۔ اس کے دس دینار اس کے ذمہ قرض تھے اور اس نے کہا: قسم بخدا! میں تجھے نہیں چھوڑوں گا یہاں تک کہ تو میرا قرض ادا کر دے یا مجھے کوئی کفیل اور ضامن دے دے۔ چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ نے اس کی کفالت اٹھالی۔ پھر وہ آپ ﷺ کے پاس اس وقت میں لے کر حاضر ہو گیا جس کا اس نے آپ ﷺ سے وعدہ کیا تھا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے اس سے پوچھا: تو نے یہ سونا کہاں سے حاصل کیا ہے؟ اس نے کہا: معدن (کان) سے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہمیں اس کی کوئی حاجت نہیں ہے اور نہ اس میں کوئی خیر اور بھلائی ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کی جانب سے قرض خود ادا فرما دیا۔

بَابٌ فِي اجْتِنَابِ الشُّبُهَاتِ (شبہات سے اجتناب کرنے کا بیان)

2892- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ وَلَا أَسْمَعُ أَحَدًا بَعْدَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا أُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ وَأَحْيَانًا يَقُولُ مُشْتَبِهَةٌ وَسَأَضْرِبُ لَكُمْ(1) فِي ذَلِكَ مَثَلًا إِنَّ اللهَ حَمَى حِمًى وَإِنَّ حِمَى اللهِ مَا حَرَّمَ(2) وَإِنَّهُ مَنْ يَرْعَ حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يُخَالِطَهُ وَإِنَّهُ مَنْ يُخَالِطُ الرِّيبَةَ يُوشِكُ أَنْ يَجْسُرَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ وَبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ عِرْضَهُ وَدِينَهُ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ

حضرت شعبی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا اور ان کے بعد کسی سے نہیں سنا۔ وہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے بلاشبہ حلال واضح اور بین ہے اور بے شک حرام بھی بین ہے اور ان دونوں کے درمیان امور مشتبہات ہیں اور کبھی کبھی مشتبہۃ کہتے تھے (یہ شیخ کے کسی تلمیذ کے الفاظ ہیں) کہ میں آپ کے لیے حدیث بیان کرتا ہوں: بے شک اللہ تعالیٰ نے کچھ حدیں مقرر کر رکھی ہیں (جیسا کہ محفوظ چراگاہ ہوتی ہے) اور بے شک اللہ تعالیٰ کی محفوظ چراگاہ وہ چیزیں ہیں جو اس نے حرام قرار دی ہیں اور بے شک جو (جانور) چراگاہ کے اردگرد چرتا ہے قریب ہے

1۔ ایک نسخہ میں لکم نہیں ہے۔　2۔ ایک نسخہ میں ما حرم کے بجائے محارمُہ ہے۔

Marfat.com

کہ وہ اس کے اندر داخل ہو جائے۔ اور بے شک جو آدمی مشکوک اور مشتبہ (یعنی ایسا کام جس کے حرام یا حلال ہونے کا حکم واضح نہ ہو) کام کر لیتا ہے تو قریب ہے کہ وہ (حرام کے ارتکاب کی بھی) جرأت کرے۔

ابراہیم بن موسیٰ رازی، عیسیٰ، زکریا نے عامر شعبی سے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر سے سنا ہے۔ انہوں نے بیان کیا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ بیان فرمایا: ان دونوں کے درمیان مشتبہات امور ہیں۔ جنہیں لوگوں میں سے اکثر نہیں جانتے۔ پس جو کوئی شبہات سے بچتا رہا اس نے اپنی عزت اور اپنے دین کو بچالیا اور جو کوئی شبہات میں پڑ گیا وہ حرام میں واقع ہو گیا (یعنی جو کوئی شبہات سے اجتناب نہیں کرتا وہ فعل حرام کا بھی ارتکاب کر بیٹھتا ہے)۔

2893۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ أَبِي خَيْرَةَ يَقُولُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ح وحَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ دَاوُدَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي هِنْدٍ وَهَذَا لَفْظُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي خَيْرَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا أَكَلَ الرِّبَا فَإِنْ لَمْ يَأْكُلْهُ أَصَابَهُ مِنْ بُخَارِهِ قَالَ ابْنُ عِيسَى أَصَابَهُ مِنْ غُبَارِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ضرور ایک زمانہ آئے گا جس میں کوئی باقی نہیں رہے گا مگر یہ کہ وہ سود کھائے گا اور اگر اس نے سود نہ کھایا تو سود کا اثر اسے ضرور پہنچے گا۔ اور ابن عیسیٰ نے کہا ہے: اس کا غبار اسے پہنچے گا (یعنی اگر وہ حقیقی سود کھانے سے محفوظ بھی رہا تب بھی کسی عقد ربا کا شاہد ہونے یا سود کھانے والے کی دعوت طعام میں شریک ہونے یا اس کی جانب سے کوئی تحفہ یا ہدیہ پیش کرنے کی وجہ سے کچھ نہ کچھ یہ ضرور اس سے متاثر ہوگا)۔

2894۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ رضی الله عنه عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَنَازَةٍ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْقَبْرِ يُوصِي الْحَافِرَ أَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ أَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ فَلَمَّا رَجَعَ اسْتَقْبَلَهُ دَاعِي امْرَأَةٍ فَجَاءَ وَجِيءَ بِالطَّعَامِ فَوَضَعَ يَدَهُ ثُمَّ وَضَعَ الْقَوْمُ فَأَكَلُوا فَنَظَرَ آبَاؤُنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَلُوكُ لُقْمَةً فِي فَمِهِ ثُمَّ قَالَ أَجِدُ لَحْمَ شَاةٍ أُخِذَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهَا فَأَرْسَلَتِ الْمَرْأَةُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَرْسَلْتُ إِلَى الْبَقِيعِ يَشْتَرِي لِي شَاةً فَلَمْ أَجِدْ فَأَرْسَلْتُ إِلَى جَارٍ لِي قَدِ اشْتَرَى شَاةً أَنْ أَرْسِلْ إِلَيَّ بِهَا بِثَمَنِهَا فَلَمْ يُوجَدْ فَأَرْسَلْتُ إِلَى امْرَأَتِهِ فَأَرْسَلَتْ إِلَيَّ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَطْعِمِيهِ الْأُسَارَى

عاصم بن کلیب نے اپنے باپ سے اور انہوں نے انصار میں سے ایک آدمی سے روایت کیا ہے کہ اس نے بیان کیا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنازہ میں گئے تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ قبر پر تشریف فرما ہیں اور آپ قبر کھودنے والے کو نصیحت فرما رہے ہیں کہ تو قبر کو اس کے پاؤں کی جانب سے کھلا کر اور تو اسے سر کی جانب سے کھلا کر۔ پس جب آپ

Marfat.com

ﷺ واپس لوٹے تو ایک عورت کی جانب سے دعوت دینے والا آپ کو لینے کے لیے آگے بڑھا۔ پس آپ ﷺ اس کے ساتھ تشریف لائے اور (آپ کے سامنے) کھانا پیش کیا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے کھانے پر ہاتھ رکھا۔ پھر دوسرے لوگوں نے بھی ہاتھ بڑھائے اور انہوں نے کھانا تناول کیا۔ پس ہمارے آباء نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ اپنے منہ میں لقمہ چبا رہے ہیں اور پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں یہ ایسی بکری کا گوشت محسوس کر رہا ہوں جو اس کے مالک کی اجازت کے بغیر لی گئی ہے۔ پھر اس عورت نے پیغام بھیجا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں نے بقیع (اور بعض روایات میں نقیع ہے) کی طرف آدمی بھیجا ہے کہ وہاں سے میرے لیے بکری خرید لائے لیکن اسے وہاں سے بکری نہ ملی۔ پھر میں نے اپنے پڑوسی کی جانب آدمی بھیجا درآنحالیکہ اس نے بکری خریدی تھی وہ اس بکری کو اسی قیمت کے عوض میری طرف بھیج دے۔ لیکن وہ بھی (گھر پر) نہ پایا گیا۔ پھر میں نے اس کی بیوی کی طرف پیغام بھیجا اور اس نے وہ بکری میری طرف بھیج دی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو یہ کھانا قیدیوں کو کھلا دے۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ میں نبی مکرم ﷺ کی یہ شان واضح ہو رہی ہے کہ آپ ﷺ نے لقمہ منہ میں ڈالا تو کھانے کی حقیقت کھل کر سامنے آ گئی اور آپ نے یہ فرما دیا کہ گوشت ایسی بکری کا ہے جو مالک کی اجازت کے بغیر لی گئی ہے۔ حالانکہ عام انسان کی قوت ادراک سے بالاتر ہے۔ دوسری بات یہ کہ بکری دینے والی خاوند کی بیوی تھی جب کہ اسے خرید کر لانے والا خاوند تھا۔ تو اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مال خاوند کا ہو تو بیوی اس کی رضا اور اجازت کے بغیر اسے فروخت نہیں کر سکتی اور اس کے برعکس صورت بھی اسی طرح ہوگی۔ ورنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کھانے کو ناپسند نہ کرتے اور ضرور تناول فرماتے مگر آپ نے وہ لقمہ چبایا ضرور، لیکن اسے حلق سے نہیں اتارا بلکہ باہر پھینک دیا۔

بَابٌ فِي آكِلِ الرِّبَا وَمُوكِلِهِ (سود کھانے اور کھلانے والے کا بیان)

2895۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ آكِلَ الرِّبَا وَمُؤْكِلَهُ وَشَاهِدَهُ وَكَاتِبَهُ

حضرت عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، سود کھلانے والے، اس کی عقد پر شاہد بننے والے اور اسے لکھنے والے تمام پر لعنت کی ہے۔

بَابٌ فِي وَضْعِ الرِّبَا (سود معاف کرنے کا بیان)

2896۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا شَبِيبُ بْنُ غَرْقَدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُولُ أَلَا إِنَّ كُلَّ رِبًا مِنْ رِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ لَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ أَلَا وَإِنَّ كُلَّ دَمٍ مِنْ دَمِ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ دَمٍ أَضَعُ مِنْهَا دَمُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي لَيْثٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ قَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوا نَعَمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ اللَّهُمَّ

Marfat.com

اَشْهَدُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ(1)

حضرت سلیمان بن عمرو نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر یہ کہتے سنا ہے: خبردار! سن لو زمانہ جاہلیت کے تمام سود معاف کر دیے گئے ہیں۔ اب تمہارے لیے صرف تمہارے اصل مال ہیں (وہ لے لو) نہ تم کسی پر ظلم کرو گے اور نہ ہی تم پر ظلم کیا جائے گا (یعنی نہ تم کسی سے سود وصول کرو گے اور نہ ہی تم سے سود وصول کیا جائے گا) خبردار! آگاہ رہو، زمانہ جاہلیت کے خونوں میں سے ہر خون معاف کر دیا گیا ہے اور سب سے پہلے میں حارث بن عبدالمطلب کا خون معاف کرتا ہوں۔ وہ بنی لیث میں دودھ پیتے تھے اور بنی ہذیل نے انہیں قتل کر دیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: ہاں۔ تین بار آپ نے یہی پوچھا۔ پھر آپ نے تین بار یہ کہا: اے اللہ! گواہ رہنا (ان لوگوں نے اقرار کیا کہ میں نے ان تک تیرا پیغام پہنچا دیا ہے)۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ الْيَمِينِ فِي الْبَيْعِ (بیع میں قسم کے ناپسندیدہ اور مکروہ ہونے کا بیان)

2897۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ الْحَلِفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْبَرَكَةِ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ لِلْكَسْبِ وَقَالَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ مجھے ابن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قسم سازوسامان کو بیچنے کا ذریعہ اور سبب ہے اور برکت کو مٹا دینے والی اور ختم کر دینے والی ہے۔

ابن سرح نے کہا ہے کہ یہ قسم کمائی کو ختم کر دینے والی ہے اور انہوں نے اسے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

فائدہ: مقصود یہ بتانا ہے کہ بے شک خرید و فروخت کرتے وقت قسم کے سبب مال زیادہ بکتا ہے۔ لوگ قسم پر اعتماد کرتے ہوئے دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ لیکن قسم جھوٹی ہونے کی صورت میں اس مال اور کمائی سے برکت کو زائل کر دیتی ہے۔ نتیجۃً اس سے خاطر خواہ منافع حاصل نہیں ہوتے۔

بَابٌ فِي الرُّجْحَانِ فِي الْوَزْنِ وَالْوَزْنِ بِالْأَجْرِ

وزن میں جھکاؤ اور اجرت کے عوض وزن کرنے کا بیان

2898۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ فَأَتَيْنَا بِهِ مَكَّةَ فَجَاءَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْشِي فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيلَ

1۔ قال اللّٰھم ھل بلغت الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

Marfat.com

فَبِعْنَاهُ وَثَمَّ رَجُلٌ يَزِنُ بِالْأَجْرِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ زِنْ وَأَرْجِحْ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى قَرِيبٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِي صَفْوَانَ بْنِ عُمَيْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِمَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُهَاجِرَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَزِنُ بِأَجْرٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ قَيْسٌ كَمَا قَالَ سُفْيَانُ وَالْقَوْلُ قَوْلُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رِزْمَةَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ لِشُعْبَةَ خَالَفَكَ سُفْيَانُ قَالَ دَمَغْتَنِي وَبَلَغَنِي عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ قَالَ كُلُّ مَنْ خَالَفَ سُفْيَانَ فَالْقَوْلُ قَوْلُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ كَانَ سُفْيَانُ أَحْفَظَ مِنِّي

سوید بن قیس نے بیان کیا ہے کہ میں اور مخرفۃ العبدی مقام ہجر سے کچھ کپڑا لائے اور ہم اسے لے کر مکہ مکرمہ آگئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ پیدل چلتے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ہم سے ایک پاجامے کا سودا کیا اور ہم نے وہ آپ ﷺ کو فروخت کر دیا۔ وہیں ایک آدمی اجرت کے عوض وزن کر رہا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا تو وزن کر اور اس میں اڑان رکھ (یعنی ترازو کا وہ پلڑا جس میں بیچی جانے والی شے رکھی ہوئی ہے وہ وزن والے پلڑے کے مقابلہ میں جھکا ہوا ہو) حفص بن عمر اور مسلم بن ابراہیم دونوں نے قریب المعنی روایت بیان کی ہے۔ دونوں نے کہا: شعبہ نے سماک بن حرب اور انہوں نے ابوصفوان بن عمیرہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس مکہ مکرمہ میں آپ ﷺ کے ہاں سے ہجرت کرنے سے پہلے آیا۔ پھر آگے یہی حدیث ذکر کی اور اس میں یہ الفاظ ذکر نہ کیا: یزن باجر۔

ابوداؤد نے کہا ہے: اسے قیس نے اسی طرح روایت کیا ہے جیسے سفیان نے بیان کیا اور قول تو سفیان ہی کا قول ہے (یعنی یہ زیادہ صحیح اور ارجح ہے)۔

ابن ابی رزمہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے باپ کو یہ کہتے سنا ہے کہ ایک آدمی نے شعبہ کو کہا: سفیان نے تمہاری مخالفت کی ہے تو انہوں نے جواب دیا: تو نے میرا دماغ توڑ دیا ہے اور مجھ تک یحییٰ بن معین سے یہ خبر پہنچی ہے کہ انہوں نے کہا: ہر وہ جس نے سفیان کے خلاف قول کیا تو اس میں سفیان کا قول ہی معتبر ہوگا۔ احمد بن حنبل، وکیع نے شعبہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: سفیان مجھ سے زیادہ حافظ ہیں (یعنی ان کی قوت حفظ مجھ سے زیادہ تیز ہے)۔

بَابٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ الْمِكْيَالُ مِكْيَالُ الْمَدِينَةِ

اس کا بیان کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ماپ تو مدینہ طیبہ کا ماپ ہے

2899۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْوَزْنُ وَزْنُ أَهْلِ مَكَّةَ وَالْمِكْيَالُ مِكْيَالُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا رَوَاهُ الْفِرْيَابِيُّ وَأَبُو أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ وَافَقَهُمَا فِي الْمَتْنِ وَقَالَ أَبُو أَحْمَدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَكَانَ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَاهُ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ وَزْنُ الْمَدِينَةِ وَمِكْيَالُ مَكَّةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَاخْتُلِفَ فِي الْمَتْنِ فِي حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ

Marfat.com

النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي هٰذَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: وزن تو اہل مکہ کا وزن ہے اور ماپ تو اہل مدینہ کا ماپ ہے (یعنی وزن اہل مکہ اور ماپ اہل مدینہ کا معتبر ہے)۔

ابوداؤد نے کہا اور اسی طرح اسے فریابی اور ابواحمد نے سفیان سے روایت کیا ہے اور ابن دکین نے متن میں دونوں کی موافقت کی ہے۔ اور ابوداؤد نے ابن عمر کی جگہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کہا ہے اور اسے ولید بن مسلم نے حنظلہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ وزن مدینہ طیبہ کا اور ماپ مکہ مکرمہ کا ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ مالک بن دینار عن عطاء عن النبی علیہ السلام کی سند سے روایت کردہ حدیث کے متن میں اختلاف ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں مقصود یہ ہے کہ سونے چاندی کی زکوۃ میں چونکہ وزن کا اعتبار کیا جاتا ہے اور وزن اہل مکہ کا معتبر ہے یعنی دس درہم سات مثقال کے برابر ہوں اور کیل سے مراد صاع ہے۔ لہٰذا صدقات وخیرات میں مدینہ طیبہ کا صاع معتبر ہوگا۔ چونکہ اس وقت پیمانے مختلف تھے، لہٰذا انہیں معیار قرار دیا گیا۔ واللہ اعلم

بَابٌ فِي التَّشْدِيدِ فِي الدَّيْنِ (قرضے کی شدت اور اس کی ادائیگی کی تاکید کا بیان)

2900۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ سَمْعَانَ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنْ بَنِي فُلَانٍ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنْ بَنِي فُلَانٍ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنْ بَنِي فُلَانٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ صلی اللہ علیہ وسلم مَا مَنَعَكَ أَنْ تُجِيبَنِي فِي الْمَرَّتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ أَمَا إِنِّي لَمْ أُنَوِّهْ بِكُمْ إِلَّا خَيْرًا إِنَّ صَاحِبَكُمْ مَأْسُورٌ بِدَيْنِهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَدَّى عَنْهُ حَتَّى مَا بَقِيَ أَحَدٌ يَطْلُبُهُ بِشَيْءٍ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمْعَانُ بْنُ مُشَنَّجٍ[1]

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: کیا یہاں بنی فلاں کا کوئی آدمی ہے؟ تو کسی نے آپ علیہ السلام کو جواب نہ دیا۔ پھر فرمایا: کیا یہاں بنی فلاں کا کوئی آدمی ہے؟ تو آپ علیہ السلام کو کسی نے جواب نہ دیا۔ پھر تیسری بار فرمایا: کیا یہاں فلاں قبیلے کا کوئی آدمی ہے؟ تو ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی: میں ہوں یا رسول اللہ! علیہ السلام۔ تو پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: تجھے کس چیز نے پہلی دو بار مجھے جواب دینے سے روکا؟ بلاشبہ میں نے تو تمہارے بارے میں خیر اور بھلائی کے سوا کوئی نیت نہیں کی۔ بے شک تمہارا ساتھی اپنے قرض کے عوض قید ہے۔ حضرت سمرہ فرماتے ہیں کہ تحقیق میں نے اس آدمی کو دیکھا کہ اس نے اس (میت) کی جانب سے قرض ادا کر دیا۔ یہاں تک کہ اس سے کسی شے کا مطالبہ کرنے والا کوئی باقی نہ رہا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ سند میں سمعان سے مراد ابن مشنج ہے۔

فائدہ: یہ ایک نیک اور صالح آدمی کا واقعہ ہے کہ جو اچھے اور نیک اعمال کرتے ہوئے اس دنیا سے چل بسا لیکن اس کے ذمہ کچھ لوگوں کا قرض واجب الادا تھا۔ گو وہ اپنے اعمال صالحہ کی وجہ سے مستحق جنت تھا لیکن قرض کی وجہ سے اسے جنت

1۔ قال ابوداؤد سمعان بن مشنج صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

Marfat.com

میں جانے سے روک دیا گیا۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے قرض کی ادائیگی کا انتظار کر کے اس کی رکاوٹ کو زائل کرنے کا اہتمام بھی کیا اور ساتھ ہی اپنی امت کے افراد کو قرض کی ادائیگی کی تاکید بھی فرمائی۔

2901۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللهِ الْقُرَشِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ بْنَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ يَقُولُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَعْظَمَ الذُّنُوبِ عِنْدَ اللهِ أَنْ يَلْقَاهُ بِهَا عَبْدٌ بَعْدَ الْكَبَائِرِ الَّتِي نَهَى اللهُ عَنْهَا أَنْ يَمُوتَ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ لَا يَدَعُ لَهُ قَضَاءً

حضرت ابو بردہ بن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما اپنے باپ کے واسطہ سے رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ان گناہ کبیرہ کے بعد جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ جس کے ساتھ بندہ اس سے ملاقات کرے وہ یہ ہے کہ آدمی فوت ہو جائے اس حال میں کہ اس پر قرض ہو اور وہ اسے ادا کرنے کے لیے کوئی مال وغیرہ نہ چھوڑے۔

2902۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يُصَلِّي عَلَى رَجُلٍ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَأُتِيَ بِمَيِّتٍ فَقَالَ أَعَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا نَعَمْ دِينَارَانِ قَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ هُمَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ فَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ رَفَعَهُ قَالَ عُثْمَانُ وَحَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ قَالَ اشْتَرَى مِنْ عِيرٍ تَبِيعًا[1] وَلَيْسَ عِنْدَهُ ثَمَنُهُ فَأُرْبِحَ فِيهِ فَبَاعَهُ فَتَصَدَّقَ بِالرِّبْحِ عَلَى أَرَامِلِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَقَالَ لَا أَشْتَرِي بَعْدَهَا شَيْئًا إِلَّا وَعِنْدِي ثَمَنُهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایسے آدمی پر نماز جنازہ نہ پڑھتے تھے جو اس حال میں فوت ہوتا کہ اس پر قرض ہوتا۔ پس ایک دفعہ ایک میت کو لایا گیا تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا اس پر قرض ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی: ہاں دو دینار ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے ساتھی پر نماز جنازہ پڑھ لو۔ پھر حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ وہ دونوں میرے ذمہ ہیں (یعنی اس کی جانب سے میں دو دینار ادا کر دوں گا) راوی کہتے ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے فتوحات عطا فرمائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں ہر مومن کے لیے اس کی جان سے زیادہ قریب ہوں۔ پس جس کسی نے قرض چھوڑا تو اس کی ادائیگی میرے ذمہ ہے اور جس کسی نے مال چھوڑا تو وہ اس کے ورثاء کے لیے ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضور نبی مکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے اور اس میں یہ بیان کیا ہے کہ آپ

1۔ ایک نسخہ میں تبیعا کے بجائے بیعا ہے۔

Marfat.com

ﷺ نے ایک قافلے سے بچھڑا خریدا (اور بعض روایات میں لفظ بیعا ہے یعنی آپ ﷺ نے کوئی شے خریدی) اور آپ ﷺ کے پاس اس کے ثمن نہ تھے۔ پھر آپ ﷺ نے اس میں نفع لگایا اور اسے فروخت کر دیا اور حاصل ہونے والا نفع بنی عبدالمطلب کی بیوہ عورتوں پر صدقہ کر دیا اور پھر فرمایا: اس کے بعد میں کوئی شے نہیں خریدوں گا مگر تب ہی جب میرے پاس اس کے ثمن موجود ہوں گے۔

بَابٌ فِي الْمَطْلِ (قرض کی ادائیگی میں تاخیر کرنے کا بیان)

2903۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيءٍ فَلْيَتْبَعْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خوشحال اور غنی آدمی کا قرض کی ادائیگی میں تاخیر کرنا ظلم ہے اور جب تم میں سے کسی کا کسی خوشحال اور دولت مند آدمی پر حوالہ کیا جائے۔ تو اسے چاہیے کہ وہ حوالہ کو قبول کرلے۔

فائدہ: حوالہ سے مراد یہ ہے کہ ایک آدمی کا قرض دوسرے آدمی کے ذمہ ڈال دینا۔ بشرطیکہ قرض خواہ اور جس کے ذمہ قرض سپرد کیا جارہا ہے وہ دونوں اس پر راضی ہوں۔ مثلاً زید کا قرض بکر کے ذمہ ہو تو وہ اپنے سے اتار کر اسے خالد کے ذمہ ڈال دے اور زید اور خالد دونوں اسے قبول کرلیں۔ بعد ازاں بکر کے ذمہ سے یہ قرض ساقط ہو جائے گا۔ اس مثال میں زید محتال لہ ہے، بکر محیل ہے اور خالد محتال علیہ۔ اور جو عمل انہوں نے کیا ہے وہ حوالہ ہے۔

بَابٌ فِي حُسْنِ الْقَضَاءِ (قرض کی اچھی ادائیگی کا بیان)

2904۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَكْرًا فَجَاءَتْهُ إِبِلٌ مِنَ الصَّدَقَةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ فَقُلْتُ لَمْ أَجِدْ فِي الْإِبِلِ إِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رَبَاعِيًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَعْطِهِ إِيَّاهُ فَإِنَّ خِيَارَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک چھوٹی عمر کا اونٹ بطور قرض لیا۔ پھر آپ ﷺ کے پاس صدقے کے اونٹ آئے۔ تو آپ ﷺ نے مجھے حکم ارشاد فرمایا کہ میں اس آدمی کو اسی طرح کا چھوٹا اونٹ دے دوں۔ تو میں نے عرض کی: میں نے ان میں کوئی اونٹ نہیں پایا، مگر عمدہ اونٹ جس کی عمر چھ برس مکمل ہو چکی ہے (یعنی چھوٹی عمر کا کوئی اونٹ ان میں نہیں) تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے وہی عطا کر دو کیونکہ لوگوں میں سے اچھے وہ ہیں جن کی قرض کی ادائیگی کا انداز اچھا ہو۔

فائدہ: قرض کی ادائیگی کا حسن اسی میں ہے کہ ایک تو قرض بروقت ادا کیا جائے اور پھر جس طرح کی چیز لی ہو تو کوشش یہ ہو کہ اس سے اچھی اور عمدہ چیز واپس کی جائے، یا پھر بعینہ اسی طرح کی چیز دی جائے۔ لیکن اس سے ادنیٰ اور گھٹیا چیز دینا مناسب اور درست نہیں۔

Marfat.com

2905۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ لِي عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم دَيْنٌ فَقَضَانِي وَزَادَنِي

محارب بن دثار نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو سنا، انہوں نے بیان کیا: میرا حضور نبی کریم علیہ السلام پر قرض تھا۔ تو آپ علیہ السلام نے وہ مجھے ادا فرمایا اور پھر اس سے زائد بھی عطا فرمایا۔

بَابٌ فِي الصَّرْفِ (بیع صرف کا بیان)

2906۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ(1) رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: چاندی کے عوض سونا بیچنے میں ربا ہے مگر جبکہ یہ نقد ونقد ہو (هاء بمعنی خذ ہے یعنی بائع اور مشتری میں سے ہر ایک کہے یہ لو۔ یعنی ایک ہاتھ سے لے دوسرے سے دے) اور گندم کی بیع کرنا گندم کے عوض اس میں ربا ہے مگر جب کہ یہ نقد ونقد ہو اور کھجور کے عوض کھجور بیچنے میں ربا ہے مگر جب کہ یہ نقد و نقد ہو اور جو کی بیع کرنا جو کے عوض اس میں ربا ہے مگر جب کہ یہ نقد ونقد ہو۔

فائدہ: بیع صرف سے مراد سونے چاندی کے عوض سونے چاندی کی بیع کرنا ہے۔ بشرطیکہ متعاقدین مجلس عقد میں مبیع اور ثمن دونوں پر قبضہ کر لیں۔

2907۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ مُسْلِمٍ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ تِبْرُهَا وَعَيْنُهَا وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ تِبْرُهَا وَعَيْنُهَا وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ مُدْيٌ بِمُدْيٍ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ مُدْيٌ بِمُدْيٍ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مُدْيٌ بِمُدْيٍ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مُدْيٌ بِمُدْيٍ فَمَنْ زَادَ أَوْ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى وَلَا بَأْسَ بِبَيْعِ الذَّهَبِ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةُ أَكْثَرُهُمَا يَدًا بِيَدٍ وَأَمَّا نَسِيئَةً فَلَا وَلَا بَأْسَ بِبَيْعِ الْبُرِّ بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرُ أَكْثَرُهُمَا يَدًا بِيَدٍ وَأَمَّا نَسِيئَةً فَلَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ وَهِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ بِإِسْنَادِهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِهَذَا الْخَبَرِ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ وَزَادَ قَالَ فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هَذِهِ الْأَصْنَافُ فَبِيعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: سونے کے عوض سونے کی بیع جائز ہے چاہے سونے کی پتری ہو یا اس کا عین (خالص سونا جب کہ اسے گھڑا نہ گیا ہو تبر کہلاتا ہے اور سونا گھڑے جانے کے بعد

1۔ ایک نسخہ میں بِالْفِضَّةِ ہے۔

Marfat.com

عین کہلاتا ہے) اور چاندی کی بیع چاندی کے عوض جائز ہے اس کی پتریاں ہوں یا اس کا عین۔ اور گندم کی بیع گندم کے عوض جائز ہے یعنی ایک مُد کی بیع ایک مُد کے عوض۔ اور جو کی بیع جو کے عوض جائز ہے یعنی مُد کے بیع مُد کے عوض۔ اور کھجور کی بیع کھجور کے عوض جائز ہے یعنی مُد کی بیع مُد کے عوض۔ اور نمک کی بیع نمک کے عوض جائز ہے یعنی مُد کی بیع مُد کے عوض اور جس کسی نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو اس نے سود دیا یا سود لیا۔ اور چاندی کے عوض سونے کی بیع کرنے میں کوئی حرج نہیں درآنحالیکہ چاندی دونوں میں سے زیادہ ہو (بشرطیکہ) یہ بیع ہاتھوں ہاتھ ہو (یعنی ایک ہاتھ سے لے کر دوسرے سے دے) لیکن اگر یہ ادھار ہو، تو پھر یہ بیع جائز نہیں اور جو کے عوض گندم بیچنے میں کوئی حرج نہیں درآنحالیکہ جو کی مقدار زیادہ ہو بشرطیکہ نقد و نقد ہو اور اگر ادھار ہو تو پھر یہ بیع جائز نہیں۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث کو سعید بن ابی عروبہ اور ہشام دستوائی نے قتادہ عن مسلم بن یسار کی سند سے بیان کیا ہے۔

ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان نے خالد سے انہوں نے ابی قلابہ سے، انہوں نے ابوالاشعث صنعانی سے اور انہوں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے یہی خبر کچھ کمی وبیشی کے ساتھ بیان کی ہے اور اس میں اتنا زائد ہے کہ جب بیع میں یہ جملہ اصناف مختلف ہو جائیں تو پھر تم جس طرح چاہو بیع کرو، بشرطیکہ وہ نقد و نقد ہو۔

بَابٌ فِي حِلْيَةِ السَّيْفِ تُبَاعُ بِالدَّرَاهِمِ

اس کا بیان کہ تلوار کے دستے پر لگا ہوا زیور دراہم کے عوض بیچا جا سکتا ہے

2908۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ حَنَشٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ خَيْبَرَ بِقِلَادَةٍ فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ مَنِيعٍ فِيهَا خَرَزٌ مُعَلَّقَةٌ بِذَهَبٍ ابْتَاعَهَا رَجُلٌ بِتِسْعَةِ دَنَانِيرَ أَوْ بِسَبْعَةِ دَنَانِيرَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا حَتَّى تُمَيِّزَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَرَدْتُ الْحِجَارَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا حَتَّى تُمَيِّزَ بَيْنَهُمَا قَالَ فَرَدَّهُ حَتَّى مُيِّزَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ ابْنُ عِيسَى أَرَدْتُ التِّجَارَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَانَ فِي كِتَابِهِ الْحِجَارَةُ فَغَيَّرَهُ فَقَالَ التِّجَارَةُ

حضرت فضالہ بن عبید نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس فتح خیبر کے سال ایک ہار لایا گیا، اس میں سونا اور نگینے تھے۔ ابوبکر اور ابن منیع دونوں نے کہا ہے کہ اس میں نگینے سونے کے ساتھ ڈھانپے ہوئے تھے۔ ایک آدمی نے اسے نو یا سات دینار کا خریدا تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: یہ بیع درست نہیں، یہاں تک کہ تو سونا اور نگینے الگ الگ کردے۔ تو اس آدمی نے عرض کی: میں نے تو ارادہ ہی صرف پتھروں (نگینوں) کا کیا تھا۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: یہ بیع درست نہیں یہاں تک کہ تو ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ کردے۔ راوی فرماتے ہیں کہ آدمی نے وہ ہار واپس لوٹا دیا۔ یہاں تک کہ سونے اور نگینوں کو علیحدہ علیحدہ کر دیا گیا۔ ابن عیسیٰ نے یہ الفاظ ذکر کیے ہیں کہ میں نے تو تجارت کا ارادہ کیا تھا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ

Marfat.com

ابن عیسیٰ کی کتاب میں تو الحجارۃ کا لفظ ہے اور اسے تبدیل کر کے التجارۃ کیا۔

فائدہ: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سونے اور نگینوں کو علیحدہ علیحدہ کرنے کا حکم اس لیے دیا کہ اس میں یہ معلوم نہ تھا کہ ہار میں موجود سونا کیا نو یا سات دیناروں کے مساوی ہے یا کم وبیش ہے۔ جب کہ بیع کے صحیح ہونے کے لیے ان کا مساوی ہونا ضروری ہے۔

2909۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي شُجَاعٍ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ اثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتَّى تُفَصَّلَ

فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے فتح خیبر کے وقت بارہ دینار کے عوض ایک ہار خریدا، اس میں کچھ سونا بھی تھا اور نگینے بھی۔ پھر میں نے سونے کو علیحدہ کیا تو میں نے اسے بارہ دینار سے زیادہ پایا۔ میں نے اس کا ذکر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے نہیں بیچا جاسکتا یہاں تک کہ اسے علیحدہ کر دیا جائے۔

2910۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ الْجُلَاحِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي حَنَشٌ الصَّنْعَانِيُّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ خَيْبَرَ نُبَايِعُ الْيَهُودَ الْأُوقِيَّةَ مِنْ الذَّهَبِ بِالدِّينَارِ قَالَ غَيْرُ قُتَيْبَةَ بِالدِّينَارَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ ثُمَّ اتَّفَقَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم غزوۂ خیبر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ہم یہود سے ایک اوقیہ سونے کی ایک دینار کے عوض خرید وفروخت کرنے لگے۔ قتیبہ کے سوا دوسرے راوی نے کہا ہے: دو دینار اور تین دینار کے عوض۔ پھر دونوں راوی اس پر متفق ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سونے کی بیع سونے کے عوض نہ کرو مگر برابر برابر وزن کے ساتھ (یعنی یہ بیع صحیح تب ہوگی جب کہ دونوں جانب وزن برابر ہوگا ورنہ اس میں ربا آجائے گا)۔

بَابٌ فِي اقْتِضَاءِ الذَّهَبِ مِنْ الْوَرِقِ (چاندی کے عوض سونا خریدنے کا بیان)

2911۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيعِ[1] فَأَبِيعُ بِالدَّنَانِيرِ وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ وَأَبِيعُ بِالدَّرَاهِمِ وَآخُذُ الدَّنَانِيرَ آخُذُ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ وَأُعْطِي هَذِهِ مِنْ هَذِهِ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رُوَيْدَكَ أَسْأَلُكَ إِنِّي أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيعِ فَأَبِيعُ بِالدَّنَانِيرِ وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ وَأَبِيعُ بِالدَّرَاهِمِ وَآخُذُ الدَّنَانِيرَ آخُذُ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ وَأُعْطِي هَذِهِ مِنْ هَذِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَهَا بِسِعْرِ يَوْمِهَا مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ لَمْ يَذْكُرْ بِسِعْرِ يَوْمِهَا

1۔ ایک نسخہ میں بالنقیع ہے۔

Marfat.com

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں بقیع میں اونٹ بیچتا تھا۔ پس میں دنانیر کے بدلے بیچتا اور دراہم لیتا تھا اور دراہم کے عوض فروخت کرتا اور دنانیر لے لیتا تھا۔ یعنی میں دنانیر کے بدلے دراہم لے لیتا اور دراہم کے عوض دنانیر دیتا تھا۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ اس وقت ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر تھے اور میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ ذرا توجہ فرمائیے میں آپ سے یہ عرض کرتا ہوں کہ میں بقیع میں اونٹ فروخت کرتا ہوں۔ پس میں دنانیر کے عوض بیچتا ہوں اور دراہم لے لیتا ہوں اور دراہم کے عوض فروخت کرتا ہوں اور دنانیر لیتا ہوں (یعنی) دنانیر کے عوض دراہم لیتا ہوں اور دراہم کے بدلے دنانیر لیتا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں کہ تو وہ اس دن کے بھاؤ کے مطابق لے لے اور اس وقت تک تم دونوں (بائع اور مشتری) مجلس عقد سے جدا نہ ہو جب تک تم دونوں کے مابین کوئی شے باقی ہو (یعنی معاملہ طے کر کے مجلس سے اٹھو)۔

حسین بن اسود، عبید اللہ، اسرائیل نے سماک سے اسی اسناد اور اسی معنی کی روایت بیان کی ہے اور پہلی روایت زیادہ مکمل ہے۔ انہوں نے اس دن کے بھاؤ کا ذکر نہیں کیا۔

بَابٌ فِي الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً (حیوان کے عوض حیوان کی ادھار بیع کرنے کا بیان)

2912۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حیوان کے عوض حیوان کی ادھار بیع کرنے سے منع فرمایا ہے۔

بَابٌ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ (اسی بارے میں رخصت کا بیان)

2913۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرِيشٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُجَهِّزَ جَيْشًا فَنَفِدَتِ الْإِبِلُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ فِي قِلَاصِ الصَّدَقَةِ فَكَانَ يَأْخُذُ الْبَعِيرَ بِالْبَعِيرَيْنِ إِلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں لشکر تیار کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ پس اونٹ ختم ہو گئے (لیکن ابھی ضرورت باقی تھی) تو آپ ﷺ نے انہیں ارشاد فرمایا کہ وہ صدقہ کے اونٹوں کی شرط پر کچھ اونٹ (ادھار) لے لیں۔ (یعنی جب صدقہ کے اونٹ آئیں گے تو ان اونٹوں کے بدلے ان میں سے دے دیے جائیں گے) چنانچہ وہ صدقہ کے اونٹ آنے تک دو اونٹوں کے عوض ایک اونٹ لیتے رہے۔

بَابٌ فِي ذَلِكَ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ (اس کا بیان جب کہ یہ بیع نقد و نقد ہو)

2914۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الْهَمْدَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ

Marfat.com

النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرَى عَبْدًا بِعَبْدَيْنِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے دو غلاموں کے عوض ایک غلام خریدا۔

بَابٌ فِي التَّمْرِ بِالتَّمْرِ (کھجور کے عوض کھجور کی بیع کرنے کا بیان)

2915۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ زَيْدًا أَبَا عَيَّاشٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ أَيُّهُمَا أَفْضَلُ قَالَ الْبَيْضَاءُ فَنَهَاهُ عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُسْأَلُ عَنْ شِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَيَنْقُصُ الرُّطَبُ إِذَا يَبِسَ قَالُوا نَعَمْ فَنَهَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ نَحْوَ مَالِكٍ

عبداللہ بن یزید سے روایت ہے کہ زید ابوعیاش نے اسے خبر دی ہے کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سلت (چھلکے دار گندم) کے عوض سفید گندم (جس پر چھلکا نہ ہو) بیچنے کے بارے میں پوچھا۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: ان میں سے افضل اور اعلیٰ کون سی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: سفید گندم۔ تو پھر آپ نے اس طرح بیع کرنے سے منع کر دیا۔ اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ سے تر کھجوروں کے عوض پکی کھجوریں خریدنے کے بارے میں پوچھا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تر کھجوریں کم ہو جاتی ہیں جب خشک ہو جائیں؟ تو صحابہ کرام نے عرض کی: جی ہاں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس بیع سے منع فرما دیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسے اسماعیل بن امیہ نے مالک کی طرح روایت کیا ہے۔

2916۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَنَّ أَبَا عَيَّاشٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ نَسِيئَةً قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عِمْرَانُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ عَنْ مَوْلًى لِبَنِي مَخْزُومٍ عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ

عبداللہ نے بیان کیا ہے کہ ابوعیاش نے اسے خبر دی ہے کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پکی کھجور کے عوض تر کھجور کی ادھار بیع کرنے سے منع فرمایا ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسے عمران بن ابی انس نے بنی مخزوم کے آزاد کردہ غلام سے، انہوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي الْمُزَابَنَةِ (بیع مزابنہ یعنی فقط اندازے سے خرید و فروخت کرنے کا بیان)

2917۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ[1] كَيْلًا وَعَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ بِالزَّبِيبِ كَيْلًا وَعَنْ بَيْعِ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ كَيْلًا

1۔ ایک نسخہ میں بالتمر ہے۔

Marfat.com

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے کھجور کے عوض پھل کی بیع اندازے کے ساتھ کرنے، انگور کی بیع خشک انگور کے عوض اندازے کے ساتھ کرنے اور کھیتی کی بیع گندم کے عوض اندازے کے ساتھ کرنے سے منع فرمایا۔

فائدہ: چونکہ اس اندازے میں کمی بیشی کا امکان غالب ہے۔ لہٰذا ربا کا خدشہ ہے۔ اس لیے درخت کے اوپر موجود پھل کا اندازہ لگا کر اسی کی جنس کے پکے پھل سے بیع کرنا ممنوع ہے۔

بَابٌ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا (عرایا کی بیع کا بیان)

2918۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِالتَّمْرِ وَالرُّطَبِ

حضرت خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے پکی اور تر کھجوروں کے عوض عرایا کی بیع کرنے کی رخصت دی ہے۔

فائدہ: عرایا، عریہ کی جمع ہے اور امام مالک نے اس کا یہ مفہوم بیان فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنے باغ میں سے ایک یا دو درخت کا میوہ کسی محتاج کو دے پھر بار بار اس محتاج کے باغ میں آنے سے باغ کے مالک کو تکلیف ہو تو وہ اس درخت کا میوہ اندازہ کر کے اسی قدر خشک میوے کے بدلے اس سے خرید کر لے (یہی تعریف احناف کے نزدیک بھی معتبر ہے) (لغات الحدیث) اگرچہ یہ بھی بیع مزابنہ ہی ہے لیکن فقراء کے نفع کی خاطر اس کی رخصت دی گئی ہے۔

2919۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطَبًا

حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (درخت پر موجود) کھجوروں کی بیع کھجوروں کے عوض کرنے سے منع فرمایا ہے اور عرایا میں رخصت دی ہے کہ اندازے کے ساتھ انہیں بیچا جائے تاکہ ان کے مالک تر اور تازہ کھجوریں کھا لیں۔

فائدہ: یہ بھی عریہ کی ایک صورت ہے کہ آدمی کے پاس خشک کھجوریں ہوں لیکن کھانے کے لیے تازہ کھجوریں اسے میسر نہ ہوں تو وہ ان کھجوروں کے عوض کسی باغ والے سے ایک یا دو درخت کھجوروں کا اندازہ لگا کر لے لے تاکہ وہ اپنے اہل و عیال کو کھانے کے لیے تازہ کھجوریں مہیا کر سکے۔

بَابٌ فِي مِقْدَارِ الْعَرِيَّةِ (عریہ کی مقدار کا بیان)

2920۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ لَنَا الْقَعْنَبِيُّ فِيمَا قَرَأَ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَاسْمُهُ قُزْمَانُ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ شَكَّ دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد

Marfat.com

حَدِيثُ جَابِرٍ إِلَى أَرْبَعَةِ أَوْسُقٍ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اتنی مقدار میں عرایا کی بیع کی رخصت دی ہے جو پانچ وسق سے کم ہو یا پانچ وسق ہو۔ یہ داؤد بن حصین کو شک ہوا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں چار وسق کا ذکر ہے۔ (ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے)۔

بَاب تَفْسِيرِ الْعَرَايَا (عرایا کی تفسیر کا بیان)

2921۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ الْعَرِيَّةُ الرَّجُلُ يُعْرِي النَّخْلَةَ أَوِ الرَّجُلُ يَسْتَثْنِي مِنْ مَالِهِ النَّخْلَةَ أَوِ الِاثْنَتَيْنِ يَأْكُلُهَا فَيَبِيعُهَا بِتَمْرٍ

عمرو بن حارث بن عبد ربہ بن سعید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا: عریہ یہ ہے کہ ایک آدمی کھجور کا درخت کسی کو دے دیتا ہے یا کوئی آدمی اپنا باغ فروخت کرتے وقت اس میں سے ایک یا دو درخت مستثنیٰ کر لیتا ہے کہ وہ خود ان کا پھل پکائے گا اور پھر (درخت پر موجود) پھل کو اندازے کے ساتھ خشک کھجوروں کے عوض بیچ دیتا ہے (یہی عریہ کہلاتا ہے)۔

2922۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ قَالَ الْعَرَايَا أَنْ يَهَبَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ النَّخَلَاتِ فَيَشُقُّ عَلَيْهِ أَنْ يَقُومَ عَلَيْهَا فَيَبِيعُهَا بِمِثْلِ خَرْصِهَا

ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ عرایا یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کو چند درخت ہبہ کرتا ہے۔ پھر واہب پر موہوب لہ کا ان درختوں کے پاس آنا جانا شاق اور گراں گزرتا ہے تو وہ اس درخت کے پھل کا اندازہ لگا کر اس کی مثل عوض کے ساتھ فروخت کر سکتا ہے (اور یہی عریہ ہے)۔

بَاب فِي بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

پھلوں کو ان کے پکنے کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے بیچنے کا بیان

2923۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کی بیع کرنے سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ ان کے پکنے کی صلاحیت ظاہر ہو جائے۔ آپ ﷺ نے بائع اور مشتری دونوں کو منع فرمایا ہے (کیونکہ اس میں پھل کے ضائع اور تلف ہونے کا احتمال ہے۔ اگر بیع قرار پا جائے اور پھل تلف ہو جائے تو گویا بائع نے مشتری کا مال بلا عوض کھا لیا

1۔ قال ابو داؤد حدیث جابر الی اربعۃ اوسق صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

Marfat.com

جو کہ حلال نہیں اور مشتری نے اپنے ثمن ضائع کر دیئے اور مال کو اس طرح ضائع کرنا بھی قطعاً جائز نہیں۔ اس لیے آپ نے دونوں کو منع فرمایا کہ نہ بائع بیچے اور نہ ہی مشتری خریدے۔ واللہ اعلم)

2924۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَزْهُوَ[1]، وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتَّى يَبْيَضَّ وَيَأْمَنَ الْعَاهَةَ نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجوروں کی بیع کرنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ سرخ اور زرد رنگ پکڑ جائیں (یعنی ان کے پکنے کے آثار ظاہر ہو جائیں) اور بالی (سٹہ) کی بیع سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ پک کر سفید ہو جائے اور آفات سے محفوظ و مامون ہو جائے۔ آپ ﷺ نے بائع اور مشتری دونوں کو (اس طرح کی بیع سے) منع فرمایا۔

2925۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ عَنْ مَوْلًى لِقُرَيْشٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْغَنَائِمِ حَتَّى تُقْسَمَ وَعَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى تُحْرَزَ[2] مِنْ كُلِّ عَارِضٍ وَأَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ بِغَيْرِ حِزَامٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت کو بیچنے سے منع فرمایا: یہاں تک کہ اسے تقسیم کر دیا جائے اور کھجوریں (مراد پھل) بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ آنے والی ہر آفت سے محفوظ ہو جائیں۔ اور اس سے منع فرمایا کہ کوئی آدمی بغیر کمر بند باندھے نماز پڑھے (کیونکہ اس میں خدشہ ہے کہ اس کی چادر نماز کے دوران کھل جائے اس لیے کمر بند باندھ کر اسے مضبوط کر لینا چاہیے تاکہ نماز کے منافی کوئی صورت حال ظاہر نہ ہو)

2926۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتَّى تُشْقِحَ قِيلَ وَمَا تُشْقِحُ قَالَ تَحْمَارُّ وَتَصْفَارُّ وَيُؤْكَلُ مِنْهَا

سعید بن میناء نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی پھل کو تشقح ہونے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ عرض کی گئی: یہ تشقح کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ پھل سرخ ہو جائے یا وہ زرد ہو جائے اور اسے کھایا جا سکتا ہو (یعنی جب پھل اپنی رنگت پکڑ جائے اور اسے کھانا ممکن ہو تو پھر اسے بیچنا بھی جائز ہے۔ بصورت دیگر ممنوع ہے)۔

2927۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتَّى يَسْوَدَّ وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتَّى يَشْتَدَّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے انگور کی بیع کرنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ سیاہ

1۔ ایک نسخہ میں تزھو ہے۔　2۔ ایک نسخہ میں یُحْرَزَ ہے۔

Marfat.com

ہو جائے اور دانے کی بیع سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ پک کر سخت ہو جائے۔ (مقصود یہی ہے کہ جب ان میں پکنے کی علامات ظاہر ہو جائیں تب ان کی بیع جائز ہے)۔

2928۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الزِّنَادِ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَمَا ذُكِرَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنْ زَيْدِ رضی اللہ عنہ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ الثِّمَارَ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا فَإِذَا جَدَّ النَّاسُ وَحَضَرَ تَقَاضِيهِمْ قَالَ الْمُبْتَاعُ قَدْ أَصَابَ الثَّمَرَ الدُّمَانُ وَأَصَابَهُ قُشَامٌ وَأَصَابَهُ مُرَاضٌ عَاهَاتٌ يَحْتَجُّونَ بِهَا فَلَمَّا كَثُرَتْ خُصُومَتُهُمْ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَالْمَشُورَةِ يُشِيرُ بِهَا فَإِمَّا لَا فَلَا تَتَبَايَعُوا[1] الثَّمَرَةَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا لِكَثْرَةِ خُصُومَتِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ

یونس نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابوالزناد سے پھل پکنے کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے اس کی بیع کرنے کے بارے میں پوچھا اور جو کچھ اس کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سہل بن ابی حثمہ سے اور وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ لوگ پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے انہیں بیچنے کا کاروبار کرتے تھے۔ پس جب لوگ پھل توڑتے اور ان سے (ثمن کا) تقاضا کرنے والے آتے تو مشتری کہہ دیتا کہ پھل کو دمان (کیڑا لگ جانا) لگ گئی ہے اور قشام (پھل کا ناقص رہ جانا) آ گئی ہے اور اسے مراض (پھلوں کو لگنے والی بیماری) اور آفات آ پہنچی ہیں۔ اس کے سبب وہ پھلوں کی قیمت ادا کرنے سے انکار کر دیتے۔ جب ان کے جھگڑے حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس کثرت سے آنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں مشورہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اگر تم جھگڑے ترک نہیں کرتے تو پھر تم پھل کی بیع نہ کیا کرو یہاں تک کہ ان کے پکنے کی صلاحیت ظاہر ہو جائے (اور آپ ﷺ نے یہ) ان کے بہت زیادہ جھگڑوں اور اختلافات کے سبب فرمایا۔

2929۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ الطَّالْقَانِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا يُبَاعُ إِلَّا بِالدِّينَارِ أَوْ بِالدِّرْهَمِ[2] إِلَّا الْعَرَايَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے پھل کی بیع کرنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ اس کے پکنے کی صلاحیت ظاہر ہو جائے اور سوائے عرایا کے وہ صرف دینار یا درہم کے عوض بیچا جائے گا۔

بَابٌ فِي بَيْعِ السِّنِينَ (کئی سالوں کے لیے بیع کرنے کا بیان)

2930۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ السِّنِينَ وَوَضَعَ الْجَوَائِحَ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَصِحَّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الثُّلُثِ شَيْءٌ وَهُوَ رَأْيُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ[3]

1۔ ایک نسخہ میں فلا تبتاعوا ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں الا بالدینار او بالدراہم ہے۔ 3۔ قال ابو داود الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے

Marfat.com

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی سالوں کے لیے (پھل) کی بیع کرنے سے منع فرمایا ہے (کیونکہ یہ ایسی شے کی بیع ہے جو ابھی تک معدوم ہے اور معدوم کی بیع جائز نہیں) اور آپ نے آفات کو معاف کر دیا (یعنی اگر پھل کو بیچنے کے بعد اس پر کوئی آفت آجائے اور وہ پھل ضائع ہو جائے تو بائع مشتری کے نقصان کی تلافی میں معاون ہو) لیکن اکثر علماء محققین کے نزدیک یہ ہے کہ مشتری بیع پر قبضہ کر لیتا ہے۔ اس پر جو کچھ بھی وارد ہو گا وہ مشتری کی ضمان میں ہو گا۔ اور امام طحاوی نے کہا ہے کہ یہ ارشاد خراجی زمین کے بارے ہے اور آفات کے سبب نقصان کی تلافی کا حکم امام وقت کو ہے تا کہ ان زمینوں کی آبادی ممکن رہے۔ (بذل ص 34 ص 15)

ابوداؤد نے کہا ہے کہ تینوں کے بارے میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی شے صحیح مروی نہیں اور یہ اہل مدینہ کی رائے ہے۔

2931۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنِ الْمُعَاوَمَةِ وَقَالَ أَحَدُهُمَا بَيْعُ السِّنِينَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع معاومہ سے منع فرمایا اور زبیر اور سعید میں سے ایک نے کہا ہے کہ اس بیع سے مراد کئی سالوں کی بیع کرنا ہے۔

بَابٌ فِي بَيْعِ الْغَرَرِ (ایسی بیع کا بیان جس میں دھوکہ ہو)

2932۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُثْمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ زَادَ عُثْمَانُ وَالْحَصَاةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی بیع کرنے سے منع فرمایا ہے جس میں دھوکہ ہو (چاہے دھوکہ بائع کی جانب سے ہو یا مشتری کی جانب سے) اور عثمان نے اپنی روایت میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ آپ نے بیع الحصاۃ سے بھی منع فرمایا ہے (بیع الحصاۃ سے مراد یہ ہے کہ متعاقدین میں سے ایک دوسرے کو کہتا ہے کہ جب میں کنکر پھینکوں گا تو بیع مکمل ہو جائے گی۔ مزید بیع کو دیکھنے کی ضرورت نہیں۔ چونکہ اس میں دھوکہ کا امکان ہے اور اس کا انجام فساد ہے۔ تو ہر وہ بیع جس کا انجام جھگڑا اور فساد ہو وہ ممنوع ہے)۔

2933۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَهَذَا لَفْظُهُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ أَمَّا الْبَيْعَتَانِ فَالْمُلَامَسَةُ وَالْمُنَابَذَةُ وَأَمَّا اللِّبْسَتَانِ فَاشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهِ أَوْ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِهَذَا الْحَدِيثِ زَادَ وَاشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ أَنْ يَشْتَمِلَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ يَضَعُ طَرَفَيِ الثَّوْبِ عَلَى عَاتِقِهِ الْأَيْسَرِ وَيُبْرِزُ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَقُولَ إِذَا نَبَذْتُ إِلَيْكَ هَذَا الثَّوْبَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ وَالْمُلَامَسَةُ أَنْ يَمَسَّهُ بِيَدِهِ وَلَا يَنْشُرُهُ وَلَا يُقَلِّبُهُ فَإِذَا مَسَّهُ وَجَبَ الْبَيْعُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا

Marfat.com

عَنْبَسَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ وَعَبْدِ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام نے دو قسم کی بیع کرنے اور دو قسم کا کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے۔ دو بیعوں میں سے ایک بیع ملامسہ ہے اور دوسری بیع منابذہ ہے۔ (دونوں کی تعریف آگے حدیث طیبہ میں موجود ہے) اور ایسے دو کپڑے تو ان میں سے ایک اشتمال الصماء ہے (مراد ایک ہی کپڑا اس طرح بدن پر لپیٹنا ہے کہ اس کی دونوں طرفیں ایک کندھے پر ہوں اور ایک کندھا ننگا ہو) اور دوسرا یہ کہ ایک ہی کپڑے میں آدمی کا اپنے گھٹنے کھڑے کر کے اس طرح بیٹھنا کہ اس کی شرمگاہ ننگی رہے یا اس پر کپڑے میں سے کوئی شے نہ ہو (اس طرح کے دونوں کپڑے پہننے سے آپ علیہ السلام نے منع فرمایا)۔

حسن بن علی، عبدالرزاق، معمر نے زہری سے انہوں نے عطاء بن یزید لیثی سے اور انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم علیہ السلام سے حدیث بیان کی ہے اور اس میں یہ زائد ہے کہ اشتمال الصماء یہ ہے کہ آدمی ایک کپڑے میں لپٹا ہوا ہو اور وہ کپڑے کی دونوں طرفوں کو اپنے بائیں کندھے پر رکھے اور اپنے دائیں کندھے کو ظاہر اور ننگا رکھے۔

اور منابذہ یہ ہے کہ ایک کہے: جب میں تیری طرف یہ کپڑا پھینکوں گا تو بیع ثابت ہوگی اور ملامسہ یہ ہے کہ وہ (اس کپڑے کو) اپنے ہاتھ کے ساتھ مس کرے، نہ اسے پھیلائے اور نہ ہی اسے الٹ پلٹ کر کے دیکھے۔ پس جب اس نے اسے مس کیا تو بیع ثابت ہوگئی۔

احمد بن صالح، عنبسہ بن خالد، یونس نے ابن شہاب سے بیان کیا ہے کہ مجھے عامر بن سعد بن ابی وقاص نے خبر دی ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: آگے سفیان اور عبدالرزاق کی ہم معنی حدیث بیان کی۔

2934۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم نَحْوَهُ وَقَالَ وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ بَطْنَهَا ثُمَّ تَحْمِلُ الَّتِي نُتِجَتْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے حبل الحبلہ کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

احمد بن حنبل، یحییٰ نے عبیداللہ عن نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی علیہ السلام کی سند سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے اور بیان کیا کہ حبل الحبلہ کا مفہوم یہ ہے کہ ایک اونٹنی اپنے پیٹ سے بچے کو جنم دے پھر وہ پیدا ہونے والا بچہ حاملہ ہو۔ مراد یہ کہ کوئی اس طرح بیع کرے کہ اس اونٹنی کے حمل کا حمل یعنی اس اونٹنی کے پیٹ میں جو بچہ ہے جب وہ حاملہ ہوگا اور بچے کو جنم دے گا تو میں نے تجھے وہ فروخت کیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسی بیع سے منع فرمایا کیونکہ ابھی مبیع معدوم ہے اور معدوم کی بیع نہیں ہوتی۔ ہے۔ اور ایک مفہوم یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اس بیع سے مراد یہ ہے کہ مشتری نے ایک چیز خریدی اور کہا کہ

Marfat.com

اس اونٹنی کا حمل جب حاملہ ہوگا تو میں تجھے ثمن ادا کروں گا۔ یہ بھی ممنوع ہے۔

بَابٌ فِي بَيْعِ الْمُضْطَرِّ (مضطر اور مجبور کی بیع کا بیان)

2935۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ أَبُو دَاوُد كَذَا قَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا شَيْخٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَوْ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ ابْنُ عِيسَى هَكَذَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ عَضُوضٌ يَعَضُّ الْمُوسِرُ عَلَى مَا فِي يَدَيْهِ وَلَمْ يُؤْمَرْ بِذَلِكَ قَالَ اللهُ تَعَالَى وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ وَيُبَايِعُ الْمُضْطَرُّونَ وَقَدْ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّ وَبَيْعِ الْغَرَرِ وَبَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ أَنْ تُدْرِكَ

بنی تمیم کے ایک شیخ نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا، یا کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابن عیسیٰ نے اسی طرح کہا ہے۔ ہشیم نے ہمیں بیان کیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں وہ آپس میں ایک دوسرے کو کاٹنے لگیں گے (یعنی ایک دوسرے کو اذیتیں اور تکلیفیں دیں گے) اور خوشحال اور دولت مند آدمی کے قبضے میں جو کچھ ہوگا وہ اسے دانتوں سے پکڑ کر رکھے گا (یعنی حد درجہ اس پر بخیل ہو جائے گا) حالانکہ انہیں یہ حکم نہیں دیا گیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور تم آپس میں فضل و احسان کو نہ بھولو اور انتہائی اضطرار اور مجبوری کے سبب وہ بیع کریں گے۔ حالانکہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجبوری کی بیع، ایسی بیع جس میں دھوکہ ہو اور پھل کے پکنے سے پہلے اس کی بیع کرنے سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ: حالت اضطرار میں جو چیز خریدی یا بیچی جاتی ہے اس کے ثمن مقرر کرنے میں انصاف نہیں ہو سکتا ہے۔ اگر بائع مجبور ہے تو اس سے چیز سستے داموں خریدی جائے گی اور اگر مشتری مجبور ہے تو اسے چیز مہنگے داموں بیچی جائے گی۔

بَابٌ فِي الشَّرِكَةِ (شرکت کا بیان)

2936۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ قَالَ إِنَّ اللهَ يَقُولُ أَنَا ثَالِثُ الشَّرِيكَيْنِ مَا لَمْ يَخُنْ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَإِذَا خَانَهُ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مرفوع حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: دو شرکت کرنے والوں میں میں تیسرا ہوتا ہوں۔ جب تک ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے خیانت نہ کرے اور جب وہ خیانت کا ارتکاب کرتا ہے تو میں ان دونوں کے درمیان سے نکل جاتا ہوں۔

فائدہ: جب دو آدمی مل کر کاروبار کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ اخلاص اور دیانت سے پیش آتے ہیں تو انہیں رب کریم کی تائید حاصل رہتی ہے اور ان کے مال میں برکت ہوتی ہے اور جب کوئی ان میں سے خیانت کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ تائید ساتھ چھوڑ دیتی ہے اور مال سے برکت نکل جاتی ہے۔ رب کریم اخلاص اور امانت و دیانت کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ آمین

Marfat.com

بَابٌ فِي الْمُضَارِبِ يُخَالِفُ (مضارب کے لیے رب المال کی مخالفت کرنے کا بیان)

2937۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ حَدَّثَنِي الْحَيُّ عَنْ عُرْوَةَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيِّ قَالَ أَعْطَاهُ النَّبِيُّ ﷺ دِينَارًا يَشْتَرِي بِهِ أُضْحِيَّةً أَوْ شَاةً فَاشْتَرَى شَاتَيْنِ فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ فَأَتَاهُ بِشَاةٍ وَدِينَارٍ فَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ فِي بَيْعِهِ فَكَانَ لَوِ اشْتَرَى تُرَابًا لَرَبِحَ فِيهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ هُوَ أَخُو حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْخِرِّيتِ عَنْ أَبِي لَبِيدٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ الْبَارِقِيُّ بِهَذَا الْخَبَرِ وَلَفْظُهُ مُخْتَلِفٌ

حضرت عروہ بن ابی الجعد البارقی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک دینار عطا فرمایا کہ وہ اس کے عوض قربانی کا جانور یا بکری خرید کر لائے۔ پس انہوں نے دو بکریاں خریدیں اور ان میں سے ایک ایک دینار کے عوض بیچ دی اور وہ ایک دینار اور ایک بکری لے کر آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ تو آپ ﷺ نے ان کے لیے خرید وفروخت میں (یعنی کاروبار) میں برکت کی دعا فرمائی۔ پھر اگر وہ مٹی بھی خریدتے تھے تو اس میں بھی نفع کماتے تھے۔

حسن بن صباح، ابوالمنذر، سعید بن زید جو کہ حماد بن زید کے بھائی ہیں، زبیر بن خریت نے ابولبید سے بیان کیا ہے کہ مجھے عروہ البارقی نے اس خبر کے بارے میں بتایا اور اس کے الفاظ اس سے مختلف ہیں۔

2938۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي أَبُو حُصَيْنٍ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ مَعَهُ بِدِينَارٍ يَشْتَرِي لَهُ أُضْحِيَّةً فَاشْتَرَاهَا بِدِينَارٍ وَبَاعَهَا بِدِينَارَيْنِ فَرَجَعَ فَاشْتَرَى لَهُ أُضْحِيَّةً بِدِينَارٍ وَجَاءَ بِدِينَارٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَتَصَدَّقَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ وَدَعَا لَهُ أَنْ يُبَارَكَ لَهُ فِي تِجَارَتِهِ

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک دینار دے کر بھیجا جس کے ساتھ وہ آپ ﷺ کے لیے قربانی کا ایک جانور خریدیں گے۔ پس انہوں نے ایک دینار کے عوض اسے خریدا اور پھر دو دینار کے عوض اسے بیچ دیا اور جب لوٹنے لگے تو ایک دینار کے عوض آپ ﷺ کے لیے قربانی کا جانور خرید لیا اور ایک دینار بھی حضور نبی کریم ﷺ کے پاس لے آئے۔ تو آپ ﷺ نے اسے صدقہ کر دیا اور ان کے لیے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ان کی تجارت میں برکت فرمائے۔

فائدہ: چونکہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا ایک دینار قربانی کے لیے معین کر دیا تھا اور جو دینار آپ کو واپس ملا تھا وہ اسی دینار سے حاصل کیا ہوا منافع تھا۔ اس لیے آپ ﷺ نے اسے بھی صدقہ کر دیا۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَتَّجِرُ فِي مَالِ الرَّجُلِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ

ایسے آدمی کا بیان جو دوسرے کے مال میں اس کی اجازت کے بغیر تجارت کرتا ہے

2939۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

Marfat.com

سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ مِثْلَ صَاحِبِ فَرَقِ الْأَرُزِّ فَلْيَكُنْ مِثْلَهُ قَالُوا وَمَنْ صَاحِبُ فَرَقِ الْأَرُزِّ يَا رَسُولَ اللهِ فَذَكَرَ حَدِيثَ الْغَارِ حِينَ سَقَطَ عَلَيْهِمُ الْجَبَلُ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمُ اذْكُرُوا أَحْسَنَ عَمَلِكُمْ قَالَ وَقَالَ الثَّالِثُ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا أَمْسَيْتُ عَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَأَبَى أَنْ يَأْخُذَهُ وَذَهَبَ فَثَمَّرْتُهُ لَهُ حَتَّى جَمَعْتُ لَهُ بَقَرًا وَرِعَاءَهَا فَلَقِيَنِي فَقَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ اذْهَبْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرِعَائِهَا فَخُذْهَا فَذَهَبَ فَاسْتَاقَهَا

حضرت سالم بن عبداللہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے، تم میں سے جو استطاعت رکھتا ہے کہ وہ ایک فرق (سولہ رطل کا پیمانہ) چاولوں والے کی مثل ہو جائے۔ تو اسے چاہیے کہ وہ اس کی مثل ہو جائے۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ایک فرق چاولوں والا کون تھا؟ تو آپ ﷺ نے حدیث الغار بیان فرمائی جب کہ ان پر پہاڑ گر پڑا تھا۔ تو ان میں سے ہر ایک نے کہا تھا تم اپنے سب سے بہترین اور نیک عمل کو یاد کرو۔ آپ نے فرمایا: ان میں سے تیسرے آدمی نے یہ کہا تھا: اے اللہ! بلاشبہ تو جانتا ہے میں نے ایک فرق چاولوں کے عوض ایک مزدور سے کام لیا تھا اور جب شام ہوئی تو میں نے اسے اس کا حق پیش کیا تو اس نے اسے لینے سے انکار کر دیا اور چلا گیا۔ پس میں نے اسے زراعت میں لگا کر اس کے لیے خوب اضافہ کیا اور میں نے اس کے لیے بیل اور چرواہے اکٹھے کیے۔ پھر ایک دن وہ مجھے ملا اور اس نے کہا: میرا حق مجھے دے دو۔ تو میں نے کہا: ان بیلوں اور چرواہوں کی طرف جا اور انہیں لے جا۔ چنانچہ وہ گیا اور انہیں ہانک کر لے گیا۔

بَابٌ فِي الشَّرِكَةِ عَلَى غَيْرِ رَأْسِ مَالٍ (رأس المال کے بغیر شرکت کرنے کا بیان)

2940 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ اشْتَرَكْتُ أَنَا وَعَمَّارٌ وَسَعْدٌ فِيمَا نُصِيبُ يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ فَجَاءَ سَعْدٌ بِأَسِيرَيْنِ وَلَمْ أَجِئْ أَنَا وَعَمَّارٌ بِشَيْءٍ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں، عمار اور سعد رضی اللہ عنہم تینوں نے اس مال میں شرکت کی جو ہم غزوۂ بدر (کے مال غنیمت) سے حصہ پائیں گے۔ پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ دو قیدیوں کو لے کر آئے اور میں اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کوئی شے نہ لائے۔

بَابٌ فِي الْمُزَارَعَةِ (مزارعت کا بیان)

2941 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ مَا كُنَّا نَرَى بِالْمُزَارَعَةِ بَأْسًا حَتَّى سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم نَهَى عَنْهَا فَذَكَرْتُهُ لِطَاوُسٍ فَقَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَمْ يَنْهَ عَنْهَا وَلَكِنْ قَالَ لَأَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَرْضَهُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا خَرَاجًا مَعْلُومًا

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے سنا ہے کہ ہم مزارعت

Marfat.com

میں کوئی حرج نہ دیکھتے تھے۔ یہاں تک کہ میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ پھر میں نے اس کا ذکر طاؤس سے کیا۔ تو انہوں نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع نہیں فرمایا۔ البتہ یہ کہا ہے کہ تم میں سے کسی کا اپنی زمین زراعت کے لیے کسی کو عطا کرنا بہتر ہے اس سے کہ وہ اس پر معینہ خراج (کرایہ) وصول کرے۔ (یعنی اپنی فارغ زمین زراعت کے لیے کسی کو دے دینا بہتر ہے بمقابلہ اس کے کہ وہ مزارع سے ایک مخصوص اور معین مال وصول کرے)

2942۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ الْمَعْنَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَا وَاللَّهِ أَعْلَمُ بِالْحَدِيثِ مِنْهُ إِنَّمَا أَتَاهُ رَجُلَانِ قَالَ مُسَدَّدٌ مِنَ الْأَنْصَارِ ثُمَّ اتَّفَقَا قَدِ اقْتَتَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ كَانَ هَذَا شَأْنَكُمْ فَلَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ زَادَ مُسَدَّدٌ فَسَمِعَ قَوْلَهُ لَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: اللہ تعالیٰ رافع بن خدیج (رضی اللہ عنہ) کی مغفرت فرمائے۔ قسم بخدا! میں حدیث کے بارے میں ان سے زیادہ جانتا ہوں۔ بے شک دو آدمی آئے۔ مسدد نے کہا: وہ دونوں انصار میں سے تھے۔ پھر آگے دونوں راوی متفق ہیں۔ تحقیق وہ دونوں لڑے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہارا یہ حال ہے تو تم زمین کرایہ پر نہ دیا کرو۔ مسدد نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: پس رافع نے آپ کا یہی قول سنا کہ تم زمین کرایہ پر نہ دیا کرو۔

2943۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِكْرِمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَبِيبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ بِمَا عَلَى السَّوَاقِي مِنَ الزَّرْعِ وَمَا سَعِدَ بِالْمَاءِ مِنْهَا فَنَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ وَأَمَرَنَا أَنْ نُكْرِيَهَا بِذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہم زمین کرائے پر دیا کرتے تھے اس پیداوار کے عوض جو نالیوں پر ہوتی تھی اور جس تک پانی خود بخود پہنچ جاتا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس سے منع فرما دیا اور آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم سونے اور چاندی کے عوض زمین کرایہ پر دیں۔

2944۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ كِلَاهُمَا عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَاللَّفْظُ لِلْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي حَنْظَلَةُ بْنُ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَأَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهَا إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يُؤَاجِرُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَا عَلَى الْمَاذِيَانَاتِ وَأَقْبَالِ الْجَدَاوِلِ وَأَشْيَاءَ مِنَ الزَّرْعِ فَيَهْلِكُ هَذَا وَيَسْلَمُ هَذَا وَيَسْلَمُ هَذَا وَيَهْلِكُ

Marfat.com

هَذَا وَلَمْ يَكُنْ لِلنَّاسِ كِرَاءٌ إِلَّا هَذَا فَلِذَلِكَ زَجَرَ عَنْهُ فَأَمَّا شَيْءٌ مَضْمُونٌ مَعْلُومٌ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَحَدِيثُ إِبْرَاهِيمَ أَتَمُّ وَ قَالَ قُتَيْبَةُ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ رَافِعٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رِوَايَةُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ نَحْوَهُ

حضرت حنظلہ بن قیس انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سونے اور چاندی کے عوض زمین کرائے پر دینے کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں۔ بلاشبہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زمین اجارہ پر دیتے تھے اس پیداوار کے عوض جو نالیوں کے کنارے ہوتی اور کھالوں کے سروں پر ہوتی اور پیداوار میں سے معین حصہ کے عوض (بھی زمین کرایہ پر دیتے تھے۔) پس کبھی یہ ہلاک ہو جاتی اور دوسری سلامت رہتی۔ کبھی یہ سلامت رہتی اور وہ ہلاک ہو جاتی (یعنی کبھی ایسا ہوتا کہ کرایہ والا حصہ ضائع ہو جاتا اور دوسرا بچ جاتا اور کبھی صورتحال اس کے برعکس ہوتی) اور لوگوں کے لیے اس کے سوا اور کوئی کرایہ نہ ہوتا۔ تو اسی لیے وہ مزارع سے جھگڑ پڑتے۔ لہٰذا وہ شے جو محفوظ اور معلوم ہو اس کے عوض (زمین اجرت پر دینا) کوئی حرج نہیں ہے۔

ابراہیم کی حدیث زیادہ مکمل ہے اور قتیبہ نے حنظلہ عن رافع کہا ہے۔ ابو داود نے کہا ہے: حنظلہ سے یحییٰ بن سعید کی روایت اسی طرح ہے۔

2945۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ أَبِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ أَمَّا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَلَا بَأْسَ بِهِ

حنظلہ بن قیس سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے زمین کے کرایہ کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع کیا ہے۔ پھر پوچھا: کیا سونے اور چاندی کے عوض بھی؟ تو انہوں نے فرمایا: البتہ سونے اور چاندی کے عوض اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابٌ فِي التَّشْدِيدِ فِي ذَلِكَ (مزارعت کے بارے میں شدت اور سختی کا بیان)

2946۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي اللَّيْثِ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي أَرْضَهُ حَتَّى بَلَغَهُ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَنْهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللهِ فَقَالَ يَا ابْنَ خَدِيجٍ مَاذَا تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ رَافِعٌ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ سَمِعْتُ عَمَّيَّ وَكَانَا قَدْ شَهِدَا بَدْرًا يُحَدِّثَانِ أَهْلَ الدَّارِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ عَبْدُ اللهِ وَاللهِ لَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَنَّ الْأَرْضَ تُكْرَى ثُمَّ خَشِيَ عَبْدُ اللهِ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَحْدَثَ فِي ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ عَلِمَهُ فَتَرَكَ كِرَاءَ الْأَرْضِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ أَيُّوبُ وَعُبَيْدُ اللهِ وَكَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ وَمَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَفْصِ بْنِ عِنَانٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَكَذَلِكَ رَوَاهُ زَيْدُ بْنُ

Marfat.com

أَبِي أُنَيْسَةَ 1 عَنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَتَى رَافِعًا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ نَعَمْ وَكَذَا قَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي النَّجَاشِيِّ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي النَّجَاشِيِّ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ عَمِّهِ ظُهَيْرِ بْنِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو النَّجَاشِيِّ عَطَاءُ بْنُ صُهَيْبٍ 2

حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی زمین کرائے اور اجرت پر دیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ان کے پاس یہ خبر پہنچی کہ حضرت رافع بن خدیج انصاری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ زمین کرائے پر دینے سے منع فرماتے تھے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ان سے ملے اور کہا: اے ابن جریج! زمین کرائے پر دینے کے بارے میں تم رسول اللہ ﷺ سے کون سی حدیث بیان کرتے ہو؟ تو رافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بتایا کہ میں نے اپنے دو چچوں سے سنا ہے اور وہ دونوں غزوۂ بدر میں حاضر تھے۔ وہ دونوں گھر والوں کو حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین کرائے پر دینے سے منع کیا ہے۔ حضرت عبداللہ رضی عنہ نے کہا: قسم بخدا! میں یہ جانتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں زمین کرائے پر دی جاتی تھی۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ خوفزدہ ہو گئے کہ (شاید) رسول اللہ ﷺ نے اس بارے میں کوئی ارشاد فرمایا ہو اور وہ ان کے علم میں نہ ہو، لہٰذا زمین کرائے پر دینا ترک کر دی۔

ابوداؤد نے کہا: اسے ایوب، عبیداللہ، کثیر بن فرقد اور مالک نے نافع سے انہوں نے رافع سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

اسے اوزاعی نے حصین بن عثان حنفی سے، انہوں نے نافع سے اور انہوں نے رافع سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے اور اسی طرح اسے زید بن ابی انیسہ نے حکم سے، انہوں نے نافع سے اور انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ حضرت رافع کے پاس آئے اور ان سے کہا: کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔ اور اسی طرح عکرمہ بن عمار نے ابی النجاشی سے اور انہوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے سماع کیا ہے۔

اسے اوزاعی نے ابی النجاشی عن رافع بن خدیج عن عمہ ظہیر بن رافع عن النبی ﷺ کی سند سے روایت کیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ النجاشی سے مراد عطاء بن صہیب ہے۔

2947۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُخَابِرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَنَّ بَعْضَ عُمُومَتِهِ أَتَاهُ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَوَاعِيَةُ اللهِ وَرَسُولِهِ أَنْفَعُ لَنَا وَأَنْفَعُ قَالَ قُلْنَا وَمَا ذَاكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ فَلْيُزْرِعْهَا أَخَاهُ وَلَا يُكَارِيهَا بِثُلُثٍ وَلَا بِرُبُعٍ وَلَا بِطَعَامٍ

1۔ ایک نسخہ میں زید بن أبی بردۃ ہے۔ 2۔ قال ابوداؤد ابو النجاشی الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

Marfat.com

مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ أَنِّي سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ بِمَعْنَى إِسْنَادِ عُبَيْدِ اللهِ وَحَدِيثِهِ

حضرت سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں مزارعت کرتے تھے اور یہ ذکر کیا کہ ایک دن ان کا ایک چچا آیا اور اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اس کام سے منع کر دیا ہے جو ہمارے لیے نفع بخش تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری ہمارے لیے زیادہ نفع بخش ہے اور بہت زیادہ نفع آور ہے۔ تو ہم نے کہا: وہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ آدمی جس کے پاس زمین ہے چاہیے کہ وہ اسے خود کاشت کرے یا وہ کاشت کے لیے اپنے بھائی کو دے دے لیکن وہ اسے تہائی پیداوار، یا چوتھائی یا ایک معین پیداوار کے عوض کرائے پر (اجرت پر) نہ دے۔

محمد بن عبید، حماد بن زید نے ایوب سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میری طرف یعلیٰ بن حکیم نے لکھا ہے کہ میں نے سلیمان بن یسار سے عبید اللہ کی اسناد اور ان کی حدیث کی مثل سنی ہے۔

2948۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَنَا أَبُو رَافِعٍ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَمْرٍ كَانَ يَرْفُقُ بِنَا وَطَاعَةُ اللهِ وَطَاعَةُ رَسُولِهِ أَرْفَقُ بِنَا نَهَانَا أَنْ يَزْرَعَ أَحَدُنَا إِلَّا أَرْضًا يَمْلِكُ رَقَبَتَهَا أَوْ مَنِيحَةً يَمْنَحُهَا رَجُلٌ

ابن رافع بن خدیج نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ہمارے پاس ابو رافع آئے۔ اور انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس کام سے منع کر دیا ہے جو ہمیں نفع دیتا تھا (لیکن) اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت ہمارے لیے اس سے زیادہ نفع بخش ہے۔ آپ ﷺ نے ہمیں منع فرمایا ہے کہ ہم میں سے کوئی بھی سوائے اس زمین کے زراعت کرے جس کی اصل کا وہ خود مالک ہے یا اسے آدمی نے بطور عطا دے رکھی ہے۔

2949۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ ظُهَيْرٍ قَالَ جَاءَنَا رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهَاكُمْ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَكُمْ نَافِعًا وَطَاعَةُ اللهِ وَطَاعَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنْفَعُ لَكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهَاكُمْ عَنِ الْحَقْلِ وَقَالَ مَنِ اسْتَغْنَى عَنْ أَرْضِهِ فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ أَوْ لِيَدَعْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَكَذَا رَوَاهُ شُعْبَةُ وَمُفَضَّلُ بْنُ مُهَلْهَلٍ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ شُعْبَةُ أُسَيْدٌ ابْنُ أَخِي رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ

حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ اسید بن ظہیر نے کہا کہ ہمارے پاس حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے بتایا: بے شک رسول اللہ ﷺ تمہیں اس کام سے منع کر رہے ہیں جو تمہارے لیے نفع بخش ہے (لیکن) اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری تمہارے لیے اس سے بھی زیادہ نفع دینے والی ہے۔ بے شک رسول اللہ ﷺ تمہیں کرائے پر زمین کاشت کرنے سے منع فرما رہے ہیں اور آپ ﷺ نے فرمایا ہے: جو اپنی زمین سے مستغنی ہے (یعنی جسے اپنی زمین میں خود کاشت کرنے کی حاجت اور ضرورت نہیں) تو اسے چاہیے کہ وہ (عاریۃً کاشت کے لیے) اپنے بھائی

Marfat.com

کو دے دے یا پھر چھوڑ دے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسی طرح اسے شعبہ اور مفضل بن مہلہل نے منصور سے روایت کیا ہے۔
شعبہ نے کہا ہے کہ اسید میرے بھائی رافع بن خدیج کا بیٹا ہے۔

2950۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ قَالَ بَعَثَنِي عَمِّي أَنَا وَغُلَامًا لَهُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَقُلْنَا لَهُ شَيْءٌ بَلَغَنَا عَنْكَ فِي الْمُزَارَعَةِ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَرَى بِهَا بَأْسًا حَتَّى بَلَغَهُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ حَدِيثٌ فَأَتَاهُ فَأَخْبَرَهُ رَافِعٌ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَتَى بَنِي حَارِثَةَ فَرَأَى زَرْعًا فِي أَرْضِ ظُهَيْرٍ فَقَالَ مَا أَحْسَنَ زَرْعُ ظُهَيْرٍ قَالُوا لَيْسَ لِظُهَيْرٍ قَالَ أَلَيْسَ أَرْضُ ظُهَيْرٍ قَالُوا بَلَى وَلَكِنَّهُ زَرْعُ فُلَانٍ قَالَ فَخُذُوا زَرْعَكُمْ وَرُدُّوا عَلَيْهِ النَّفَقَةَ قَالَ رَافِعٌ فَأَخَذْنَا زَرْعَنَا وَرَدَدْنَا إِلَيْهِ النَّفَقَةَ قَالَ سَعِيدٌ أَفْقِرْ أَخَاكَ أَوْ أَكْرِهِ بِالدَّرَاهِمِ

ابوجعفر خطمی نے بیان کیا ہے کہ میرے چچا نے مجھے اور اپنے ایک غلام کو حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔ تو ہم نے ان سے کہا: ہمیں آپ کی جانب سے مزارعت کے بارے میں ایک خبر پہنچی ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مزارعت کے بارے میں کوئی حرج نہ دیکھتے تھے۔ یہاں تک کہ انہیں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی جانب سے ایک حدیث پہنچی۔ وہ ان کے پاس آئے تو حضرت رافع نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ بنی حارثہ کی طرف تشریف لائے۔ تو آپ ﷺ نے ظہیر کی زمین میں ایک کھیت دیکھا، تو فرمایا: ظہیر کا کھیت کتنا خوبصورت اور اچھا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یہ ظہیر کا نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا یہ ظہیر کی زمین نہیں ہے؟ لوگوں نے عرض کی: کیوں نہیں (زمین تو ظہیر کی ہے) البتہ یہ کھیت فلاں کا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنا کھیت لے لو اور اخراجات (مزارع کو) ادا کر دو۔ رافع نے بیان کیا: پس ہم نے اپنا کھیت لے لیا اور اس کے اخراجات اسے لوٹا دیے۔ سعید نے کہا ہے: اب تو اپنے بھائی کے فقر کو دور کر (یعنی اپنی زمین عاریۃً کھیتی باڑی کے لیے اسے دے) یا پھر دراہم کے عوض کرائے پر دے (یعنی بجائے زمین کی معین پیداوار لینے کے نقد رقم وصول کرلے)۔

2951۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا طَارِقُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَقَالَ إِنَّمَا يَزْرَعُ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ لَهُ أَرْضٌ فَهُوَ يَزْرَعُهَا وَرَجُلٌ مُنِحَ أَرْضًا فَهُوَ يَزْرَعُ مَا مُنِحَ وَرَجُلٌ اسْتَكْرَى أَرْضًا بِذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے اور فرمایا: تین قسم کے آدمی زراعت کر سکتے ہیں۔ ایک وہ آدمی جس کی زمین اپنی ہو پس وہ اسے کاشت کر سکتا ہے اور ایک وہ آدمی جسے زمین عطا کر دی گئی ہو (یعنی عاریۃً کاشتکاری کے لیے دی گئی) تو وہ اسے کاشت کر سکتا ہے اور تیسرا وہ آدمی جس نے زمین سونے یا چاندی (مراد دراہم و دنانیر) کے عوض کرائے پر لی ہو۔

فائدہ: محاقلہ سے مراد یہ ہے کہ زمین میں لگی ہوئی فصل سے پیداوار کا اندازہ لگا کر خشک گندم کے عوض اسے فروخت کر دینا۔ دیگر اجناس کا بھی یہی حال ہے اور ایسا کرنا ممنوع ہے۔

Marfat.com

2952۔ قَالَ أَبُو دَاوُد قَرَأْتُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ يَعْقُوبَ الطَّالَقَانِيِّ قُلْتُ لَهُ حَدَّثَكُمُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدٍ أَبِي شُجَاعٍ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ سَهْلِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ إِنِّي لَيَتِيمٌ فِي حِجْرِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَحَجَجْتُ مَعَهُ فَجَاءَهُ أَخِي عِمْرَانُ بْنُ سَهْلٍ فَقَالَ أَكْرَيْنَا أَرْضَنَا فُلَانَةَ بِمِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَقَالَ دَعْهُ فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ

حضرت عثمان بن سہل بن رافع بن خدیج نے بیان کیا ہے: میں یتیم تھا اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے زیر پرورش تھا اور میں نے ان کے ساتھ حج کیا۔ تو میرا بھائی عمران بن سہل ان کے پاس آیا اور اس نے کہا: ہم نے اپنی فلاں زمین دو سو درہم کے عوض کرایہ پر دے رکھی ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: تو اسے چھوڑ دے کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ نے زمین کرائے پر دینے سے منع کیا ہے (یعنی زیادہ موزوں یہ ہے کہ اپنی فارغ زمین اپنے کسی بھائی کی حاجت وضرورت کو پورا کرنے کے لیے بغیر کسی اجرت وغیرہ کے کھیتی باڑی کے لیے دے دے۔ واللہ اعلم) (بذل ص69 ج15)

2953۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا بُكَيْرٌ يَعْنِي ابْنَ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّهُ زَرَعَ أَرْضًا فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَسْقِيهَا فَسَأَلَهُ لِمَنِ الزَّرْعُ وَلِمَنِ الْأَرْضُ فَقَالَ زَرْعِي بِبَذْرِي وَعَمَلِي لِي الشَّطْرُ وَلِبَنِي فُلَانٍ الشَّطْرُ فَقَالَ أَرْبَيْتُمَا فَرُدَّ الْأَرْضَ عَلَى أَهْلِهَا وَخُذْ نَفَقَتَكَ

ابن ابی نعیم سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ انہوں نے زمین مزارعت پر لی۔ تو ایک دفعہ حضور نبی کریم ﷺ پاس سے گزرے اور وہ اس زمین کو پانی لگا رہے تھے۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کھیتی کس کی ہے اور زمین کس کی ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: بیج سمیت کھیتی میری ہے اور اس میں کام اور محنت بھی میری ہے اور پیداوار نصف میرے لیے ہوگی اور نصف بنی فلاں کے لیے (جو کہ اس زمین کے مالک ہیں)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم دونوں نے ربا کیا ہے (اس لیے کہ یہ عقد فاسد ہے)۔ پس تو زمین کو اس کے مالک کے پاس لوٹا دے اور اپنا خرچہ لے لے (یعنی تو نے جو اس میں بیج ڈالا ہے اور جو اس میں محنت ومشقت کی ہے اس کا معاوضہ وصول کر لے)۔

بَابٌ فِي زَرْعِ الْأَرْضِ بِغَيْرِ إِذْنِ صَاحِبِهَا

مالک کی اجازت کے بغیر زمین میں کاشت کرنے کا بیان

2954۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ وَلَهُ نَفَقَتُهُ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی نے کسی قوم کی زمین میں ان کی اجازت کے بغیر کاشت کی تو اس کے لیے کھیتی میں سے کوئی شے نہ ہوگی۔ البتہ اس کے لیے نفقہ ہوگا۔

فائدہ: چونکہ یہ زمین مغصوبہ ہے اس لیے اس کی پیداوار میں اس کا کوئی حق نہیں۔ البتہ اس پر اس نے جو محنت ومشقت اٹھائی ہے اس کا معاوضہ اسے ضرور دیا جائے گا۔

Marfat.com

بَابٌ فِي الْمُخَابَرَةِ (مزارعت کا بیان)

2955۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ حَمَّادًا وَعَبْدَ الْوَارِثِ حَدَّثَاهُمْ كُلُّهُمْ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ عَنْ حَمَّادٍ وَسَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ ثُمَّ اتَّفَقُوا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ قَالَ عَنْ حَمَّادٍ وَقَالَ أَحَدُهُمَا وَالْمُعَاوَمَةِ وَقَالَ الْآخَرُ بَيْعُ السِّنِينَ ثُمَّ اتَّفَقُوا وَعَنِ الثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ، مزابنہ، مخابرہ اور معاومہ سے منع فرمایا ہے۔ مسدد نے حماد سے نقل کیا ہے اور ابوالزبیر اور سعید بن میناء میں سے کسی ایک نے معاومہ کا ذکر کیا ہے اور ان کے سوا ایک دوسرے نے بیع السنین کا ذکر کیا ہے۔ پھر تمام راوی اس پر متفق ہیں کہ آپ ﷺ نے استثناء کرنے سے بھی منع فرمایا (یعنی باغ یا کھیت کے فروخت کرتے وقت اس کی مخصوص مبہم پیداوار یا درختوں کو مستثنیٰ کر لینا) البتہ عرایا میں اس کی رخصت ہے۔

فائدہ: مخابرہ سے مراد ایک معینہ حصہ یعنی تہائی، چوتھائی وغیرہ کی شرط پر زمین مزارعت پر دینا ہے۔ اس باب کی روایت کے سبب ہی حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، حضرت امام مالک اور امام شافعی رحمہم اللہ تعالیٰ نے مزارعت کو عقد فاسد قرار دیا ہے۔ لیکن صاحبین نے عقد مزارعت کو جائز قرار دیا ہے اور دلائل میں باب المساقاۃ کی روایات ہیں اور لوگوں کی احتیاج کی خاطر فتویٰ صاحبین کے قول کے مطابق ہی ہے۔ (حاشیہ کنز)

2956۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ يَزِيدَ السَّيَّارِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا إِلَّا أَنْ يُعْلَمَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ اور محاقلہ سے استثناء سے منع فرمایا ہے مگر یہ کہ مستثنیٰ شے معلوم ہو (یعنی جس مخصوص پیداوار یا درختوں کی استثناء کی گئی ہے وہ معین اور معلوم ہوں تو پھر استثناء صحیح ہے)۔

2957۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا ابْنُ رَجَاءٍ يَعْنِي الْمَكِّيَّ قَالَ ابْنُ خُثَيْمٍ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ لَمْ يَذَرِ الْمُخَابَرَةَ فَلْيَأْذَنْ بِحَرْبٍ مِنَ اللهِ وَرَسُولِهِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے: جس نے مخابرہ (مزارعت) کو نہ چھوڑا تو اسے آگاہ رہنا چاہیے کہ اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کے ساتھ اعلان جنگ کیا (کیونکہ مخابرہ عقد فاسد ہے اور یہ ربا کے حکم میں ہے اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللهِ وَرَسُولِهِ۔

2958۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمُخَابَرَةِ قُلْتُ وَمَا الْمُخَابَرَةُ قَالَ أَنْ تَأْخُذَ الْأَرْضَ بِنِصْفٍ أَوْ ثُلُثٍ أَوْ رُبُعٍ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مخابرہ سے منع فرمایا۔ میں نے پوچھا: مخابرہ کیا

Marfat.com

ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: تیرا زمین (مزارعت کے لیے) نصف یا تہائی یا چوتھائی پیداوار کی شرط پر لے لینا (یعنی پیداوار کا نصف یا تہائی وغیرہ مالک زمین کے لیے ہوگا)۔

بَابٌ فِي الْمُسَاقَاةِ (مساقاۃ یعنی درختوں کو پانی لگانے کی بیع کا بیان)

2959۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اہل خیبر کے ساتھ اس پیداوار کی نصف کی شرط پر معاملات کیے جو پھلوں اور دیگر پیداوار کی صورت میں حاصل ہوگی (یعنی کل پیداوار کا نصف ان کے لیے ہوگا اور نصف آپ ﷺ کے حوالے کریں گے)۔ مساقاۃ اور مخابرہ میں فرق صرف اس قدر ہے۔ پھلوں کے بارے میں جو عقد اور معاہدہ کیا جاتا ہے اسے مساقاۃ کہتے ہیں اور کھیتی اور پیداوار کے بارے میں جو معاہدہ ہوتا ہے اسے مخابرہ کہا جاتا ہے)۔

2960۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ غَنَجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَفَعَ إِلَى يَهُودِ خَيْبَرَ نَخْلَ خَيْبَرَ وَأَرْضَهَا عَلَى أَنْ يَعْتَمِلُوهَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَأَنَّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَطْرَ ثَمَرَتِهَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کو خیبر کے نخلستان اور وہاں کی زمین اس شرط پر دی کہ وہ اس میں اپنے اموال سے کام کریں گے اور رسول اللہ ﷺ کے لیے اس کے پھلوں میں سے نصف حصہ ہوگا۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ سے معلوم ہوا کہ مزارعت اور مساقاۃ دونوں صحیح ہیں۔ اسی بناء پر بعض نے کہا ہے کہ سابقہ باب میں جو مزارعت کے ممنوع ہونے کا حکم ہے وہ اس سے منسوخ ہے۔ لہٰذا مزارعت درست ہے لیکن اس کی اپنی شرائط ہیں جن کے لیے کتب فقہ کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے۔

2961۔ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ افْتَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْبَرَ وَاشْتَرَطَ أَنَّ لَهُ الْأَرْضَ وَكُلَّ صَفْرَاءَ وَبَيْضَاءَ قَالَ أَهْلُ خَيْبَرَ نَحْنُ أَعْلَمُ بِالْأَرْضِ مِنْكُمْ فَأَعْطِنَاهَا عَلَى أَنَّ لَكُمْ نِصْفَ الثَّمَرَةِ وَلَنَا نِصْفٌ فَزَعَمَ أَنَّهُ أَعْطَاهُمْ عَلَى ذَلِكَ فَلَمَّا كَانَ حِينَ يُصْرَمُ النَّخْلُ بَعَثَ إِلَيْهِمْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَحَزَرَ عَلَيْهِمُ النَّخْلَ وَهُوَ الَّذِي يُسَمِّيهِ أَهْلُ الْمَدِينَةِ الْخَرْصَ فَقَالَ فِي ذِهْ كَذَا وَكَذَا قَالُوا أَكْثَرْتَ عَلَيْنَا يَا ابْنَ رَوَاحَةَ فَقَالَ فَأَنَا أَلِي حَزْرَ النَّخْلِ وَأُعْطِيكُمْ نِصْفَ الَّذِي قُلْتُ قَالُوا هَذَا الْحَقُّ وَبِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ قَدْ رَضِينَا أَنْ نَأْخُذَهُ بِالَّذِي قُلْتَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي الزَّرْقَاءِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فَحَزَرَ وَقَالَ عِنْدَ قَوْلِهِ وَكُلَّ صَفْرَاءَ وَبَيْضَاءَ يَعْنِي الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا كَثِيرٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ

Marfat.com

بُرْقَانَ حَدَّثَنَا مَيْمُونٌ عَنْ مِقْسَمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ زَيْدٍ قَالَ فَحَزَرَ النَّخْلَ وَقَالَ فَأَنَا أَلِي جُذَاذَ النَّخْلِ وَأُعْطِيكُمْ نِصْفَ الَّذِي قُلْتُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر فتح کیا اور یہ شرط لگائی کہ زمین اور تمام سونا اور چاندی وہ آپ ﷺ کے لیے ہوگا۔ تو خیبر کے باسیوں نے کہا: ہم اس زمین کے بارے میں تمہاری نسبت زیادہ جانتے ہیں۔ اس لیے آپ یہ زمین اس شرط پر ہمیں عطا فرمادیں کہ اس کے پھلوں (اور دیگر پیداوار) میں سے نصف تمہارے لیے ہوں گے اور نصف ہمارے لیے ہوں گے۔ پس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے اس شرط پر انہیں زمین عطا فرمادی۔ پھر جب کھجوریں توڑنے کا وقت آتا تھا تو آپ ﷺ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو ان کی طرف بھیجتے اور آپ ان کے لیے کھجوروں کا اندازہ لگاتے اور حزر سے مراد وہی ہے جسے اہل مدینہ خرص (اندازہ لگانا) کا نام دیتے ہیں۔ تو آپ کہتے: اس درخت پر اتنی اتنی کھجوریں ہیں (یعنی آپ ایک مخصوص مقدار بیان کرتے)۔ تو وہ کہتے: اے ابن رواحہ! تم نے ہم پر اندازہ بڑھا کر بیان کیا ہے۔ تو آپ فرماتے: پس میں کھجوروں کا اندازہ لگانے کا متولی ہوں اور میں (پہلے) تمہیں اپنے اس اندازے کا نصف دوں گا جو میں نے لگایا ہے۔ تو پھر وہ کہتے: یہ اندازہ درست اور صحیح ہے۔ اسی (عدل وانصاف) کے سبب زمین وآسمان قائم ہیں۔ تحقیق ہم اس کے لینے کے ساتھ راضی ہیں جو کچھ آپ نے کیا ہے۔

علی بن سہل رملی، زید بن ابی زرقا نے جعفر بن برقان سے اسی اسناد اور معنی کے ساتھ روایت بیان کی ہے اور اس میں یہ کہا ہے: فحزر (پس وہ اندازہ لگاتے) اور آپ ﷺ کے ارشاد وکل صفراء و بیضاء کے بارے میں کہا۔ یعنی الذهب والفضة له یعنی سونا اور چاندی آپ کے لیے ہوگا۔

محمد بن سلیمان انباری، کثیر بن ہشام نے جعفر بن برقان سے، میمون نے مقسم سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے جب خیبر فتح کیا۔ آگے زید کی روایت کی مثل بیان کی اور کہا: پس حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اندازہ لگایا اور کہا: سو میں کھجوریں توڑنے کا والی اور ذمہ دار ہوں اور میں تمہیں اس اندازے کا نصف دوں گا جو میں نے لگایا ہے۔

بَابٌ فِي الْخَرْصِ (درختوں پر پھل کا اندازہ لگانے کا بیان)

2962۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أُخْبِرْتُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَبْعَثُ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَيَخْرُصُ النَّخْلَ حِينَ يَطِيبُ قَبْلَ أَنْ يُؤْكَلَ مِنْهُ ثُمَّ يُخَيِّرُ يَهُودَ يَأْخُذُونَهُ بِذَلِكَ الْخَرْصِ أَوْ يَدْفَعُونَهُ إِلَيْهِمْ بِذَلِكَ الْخَرْصِ لِكَيْ تُحْصَى الزَّكَاةُ قَبْلَ أَنْ تُؤْكَلَ الثِّمَارُ وَتُفَرَّقَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجتے تھے اور وہ کھجوروں کا اندازہ لگاتے تھے جب کہ وہ پکنے کے قریب ہوتیں، اس سے قبل کہ ان میں سے کچھ کھائی جائیں۔ پھر آپ یہودیوں کو اختیار دے دیتے کہ وہ اس اندازے کے مطابق کھجوریں لے لیں یا وہ اسی اندازے کے مطابق ان کے حوالے کر دیں تاکہ پھلوں کو کھائے جانے اور انہیں تقسیم کیے جانے سے قبل زکوٰۃ صحیح طور پر ادا کی جاسکے۔

Marfat.com

2963۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ خَيْبَرَ فَأَقَرَّهُمْ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَمَا كَانُوا وَجَعَلَهَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَبَعَثَ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَخَرَصَهَا عَلَيْهِمْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ خَرَصَهَا ابْنُ رَوَاحَةَ أَرْبَعِينَ أَلْفَ وَسْقٍ وَزَعَمَ أَنَّ الْيَهُودَ لَمَّا خَيَّرَهُمُ ابْنُ رَوَاحَةَ أَخَذُوا الثَّمَرَ وَعَلَيْهِمْ عِشْرُونَ أَلْفَ وَسْقٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا: اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول مکرم علیہ السلام کو خیبر کا مال عطا فرمایا۔ پھر رسول اللہ علیہ السلام نے انہیں ہی اس زمین پر برقرار رکھا جیسے وہ پہلے تھے اور آپ علیہ السلام نے اپنے اور ان کے درمیان حصہ مقرر کر دیا۔ پھر آپ علیہ السلام حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجتے اور آپ ان پر وہاں کی پیداوار کا اندازہ لگاتے۔

احمد بن حنبل، عبدالرزاق اور محمد بن بکر دونوں نے کہا کہ ابن جریج نے بتایا کہ ابوالزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے سنا ہے کہ حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے چالیس ہزار وسق کا اندازہ لگایا اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہودیوں کو جب ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اختیار دیا تو انہوں نے پھل لے لیے اور ان پر بیس ہزار وسق دینا لازم ہوئے۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

أَبْوَابُ الْإِجَارَةِ (اجارہ کے ابواب)

فِي كَسْبِ الْمُعَلِّمِ (معلم کی کمائی اور اجرت کا بیان)

2964۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرُّؤَاسِيُّ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ عَلَّمْتُ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ الْكِتَابَ وَالْقُرْآنَ فَأَهْدَى إِلَيَّ رَجُلٌ مِنْهُمْ قَوْسًا فَقُلْتُ لَيْسَتْ بِمَالٍ وَأَرْمِي عَنْهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَآتِيَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَلَأَسْأَلَنَّهُ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَجُلٌ أَهْدَى إِلَيَّ قَوْسًا مِمَّنْ كُنْتُ أُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْقُرْآنَ وَلَيْسَتْ بِمَالٍ وَأَرْمِي عَنْهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ إِنْ كُنْتَ تُحِبُّ أَنْ تُطَوَّقَ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَاقْبَلْهَا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ نُسَيٍّ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ نَحْوَ هَذَا الْخَبَرِ وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ فَقُلْتُ مَا تَرَى فِيهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ جَمْرَةٌ بَيْنَ كَتِفَيْكَ تَقَلَّدْتَهَا أَوْ تَعَلَّقْتَهَا

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے اصحاب صفہ میں سے کچھ لوگوں کو لکھنا سکھایا اور انہیں قرآن کریم کی تعلیم دی۔ تو ان میں سے ایک آدمی نے مجھے کمان بطور ہدیہ پیش کی۔ تو میں نے کہا: یہ مال تو نہیں ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں (دوران جہاد) اس سے تیر برساؤں گا۔ (لیکن) میں ضرور رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوں گا اور اس کے بارے استفسار کروں گا۔ چنانچہ میں آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ان افراد میں سے ایک آدمی نے میری طرف بطور ہدیہ کمان بھیجی ہے جنہیں میں لکھنے اور قرآن کریم کی تعلیم دیتا تھا اور وہ مال نہیں ہے اور میں اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر اندازی کروں گا (میرے لیے اس کے بارے کیا حکم ہے؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو پسند کرتا ہے کہ تجھے آتش جہنم کا طوق پہنایا جائے تو تو اسے قبول کر لے۔

عمرو بن عثمان اور کثیر بن عبید دونوں نے کہا ہے کہ بقیہ، بشر بن عبداللہ بن یسار نے بیان کیا کہ عمرو نے کہا: مجھے عبادہ بن نسی نے جنادہ بن ابی امیہ سے اور انہوں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے اسی حدیث کی طرح حدیث بیان کی ہے اور پہلی روایت زیادہ مکمل ہے۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ اس بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک آگ کا انگارہ ہے جسے تو نے اپنے کندھوں کے درمیان لٹکا لیا ہے۔

فائدہ: تعلیم قرآن پر اجرت لینے کے بارے میں علماء کے مختلف اقوال ہیں: امام ابوحنیفہ اور امام زہری نے کہا ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم پر اجرت اور معاوضہ لینا مباح نہیں ہے۔ اسحاق بن راہویہ نے بھی یہی کہا ہے اور امام حسن بصری، ابن

Marfat.com

سیرین اور شعبی وغیرہ نے کہا ہے: اجرت لینے میں کوئی حرج نہیں ہے اگر اس کی شرط نہ لگائی جائے۔ اور متاخرین فقہاء نے اسے مباح قرار دیا ہے اور یہی مذہب عطاء بن مالک، امام شافعی اور ابوثور کا ہے اور یہی مفتیٰ بہ ہے۔ (بذل المجہود ص 82 ج 15)

بَابٌ فِي كَسْبِ الْأَطِبَّاءِ (اطباء کے اجرت لینے کا بیان)

2965۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ انْطَلَقُوا فِي سَفْرَةٍ سَافَرُوهَا فَنَزَلُوا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ[1] الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمْ قَالَ فَلُدِغَ سَيِّدُ ذَلِكَ الْحَيِّ فَشَفَوْا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ أَتَيْتُمْ هَؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ نَزَلُوا بِكُمْ لَعَلَّ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ يَنْفَعُ صَاحِبَكُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ فَشَفَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ فَلَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ شَيْءٌ يَشْفِي صَاحِبَنَا يَعْنِي رُقْيَةً فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِنِّي لَأَرْقِي وَلَكِنِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَأَبَيْتُمْ أَنْ تُضَيِّفُونَا مَا أَنَا بِرَاقٍ حَتَّى تَجْعَلُوا لِي جُعْلًا فَجَعَلُوا لَهُ قَطِيعًا مِنَ الشَّاءِ فَأَتَاهُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَيَتْفِلُ حَتَّى بَرِءَ كَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَأَوْفَاهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُ عَلَيْهِ فَقَالُوا اقْتَسِمُوا فَقَالَ الَّذِي رَقَى لَا تَفْعَلُوا حَتَّى نَأْتِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَنَسْتَأْمِرَهُ فَغَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَيْنَ عَلِمْتُمْ أَنَّهَا رُقْيَةٌ أَحْسَنْتُمْ وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَخِيهِ مَعْبَدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی ایک جماعت سفر پر چلی۔ وہ سفر کرتے رہے اور قبائل عرب میں سے ایک قبیلے میں جا کر قیام کیا اور ان سے ضیافت کا مطالبہ کیا۔ لیکن انہوں نے ان کی مہمان نوازی سے انکار کر دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر اس قبیلے کے سردار کو کسی شے نے ڈس لیا۔ انہوں نے ہر شے سے اس کا علاج کیا لیکن کوئی شے اس کے لیے باعث نفع نہ بنی۔ پھر ان میں سے بعض نے کہا: اگر تم اس جماعت کے لوگوں کے پاس جاؤ جو تمہارے پاس اترے ہوئے ہیں، شاید ان میں سے کسی کے پاس کوئی شے ہو جو تمہارے سردار کو نفع پہنچا سکتی ہو۔ (چنانچہ وہ ان کے پاس گئے) اور ان میں سے بعض نے کہا: بے شک ہمارے سردار کو ڈس لیا گیا ہے اور ہم نے ہر شے سے اس کا علاج کیا ہے لیکن کسی شے نے اسے فائدہ نہیں دیا، کیا تم میں سے کسی کے پاس کوئی شے یعنی دم ہے جو ہمارے سردار کو شفایاب کر سکتا ہو۔ تو ان افراد میں سے ایک آدمی نے کہا: بلاشبہ میں دم کر سکتا ہوں لیکن ہم نے تم سے ضیافت کا مطالبہ کیا اور تم نے ہمیں مہمان بنانے سے انکار کر دیا، لہٰذا میں دم نہیں کروں گا یہاں تک کہ تم میرے لیے اس کی اجرت مقرر کرو۔ چنانچہ انہوں نے اس کے لیے بکریوں کا ایک گلہ مقرر کر دیا۔ تو وہ اس کے پاس آیا اور اس پر سورۂ فاتحہ پڑھ کر تھوکنے لگا یہاں تک کہ وہ صحت

1۔ ایک نسخہ میں أحیاء کا لفظ نہیں ہے۔

Marfat.com

یاب ہوگیا۔ گویا کہ اسے قید سے آزاد کردیا گیا۔ پھرانہوں نے ان کی وہ اجرت ادا کردی جس کا ان سے معاہدہ کیا تھا۔ پھر اس جماعت کے افراد نے کہا: تم اسے تقسیم کرلو لیکن وہ آدمی جس نے دم کیا تھا۔ اس نے کہا: تم ایسا نہ کرو یہاں تک کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوں اور اس کے بارے آپ ﷺ سے حکم پوچھ لیں۔ چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے کہاں سے جان لیا کہ سورۂ فاتحہ دم ہے؟ تم نے بہت اچھا کیا اور میرے لیے بھی اپنے ساتھ ایک حصہ رکھ لو۔

حسن بن علی، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان نے محمد بن سیرین عن اخیہ معبد بن سیرین عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ کی سند سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

2966۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ فَأَتَوْهُ فَقَالُوا إِنَّكَ جِئْتَ مِنْ عِنْدِ هَذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ فَارْقِ لَنَا هَذَا الرَّجُلَ فَأَتَوْهُ بِرَجُلٍ مَعْتُوهٍ فِي الْقُيُودِ فَرَقَاهُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً وَكُلَّمَا خَتَمَهَا جَمَعَ بُزَاقَهُ ثُمَّ تَفَلَ فَكَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَأَعْطَوْهُ شَيْئًا فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَهُ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ كُلْ فَلَعَمْرِي لَمَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةٍ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلْتَ بِرُقْيَةٍ حَقٍّ

حضرت شعبی نے خارجہ بن صلت سے اور انہوں نے اپنے چچا سے بیان کیا ہے کہ وہ ایک قوم کے پاس سے گزرے۔ تو وہ لوگ آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے: بے شک تم اس آدمی (یعنی رسول اللہ ﷺ) کے پاس سے خیر و برکت کے ساتھ آئے ہو تو ہمارے ایک آدمی کو دم کرو۔ پھر وہ لوگ اس کے پاس ایک دیوانے آدمی کو لائے جو بندھا ہوا تھا۔ پس انہوں نے اسے تین دن تک صبح و شام سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا اور جب بھی اسے ختم کرتے تو اپنا لعاب منہ میں جمع کرتے اور پھر اس پر تھوک دیتے (تو وہ صحت یاب ہوگیا) گویا کہ اسے قید سے آزاد کردیا گیا ہے۔ پس ان لوگوں نے انہیں کوئی شے (بطور اجرت) دی۔ پھر وہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور اس کا ذکر آپ سے کیا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (جو کچھ تجھے اجرت میں دیا گیا ہے اسے) کھاؤ۔ پس مجھے قسم ہے میری عمر کی! لوگوں نے باطل دم کے ذریعے کھایا ہے اور تو تو حق اور صحیح دم کے عوض کھا رہا ہے۔

فائدہ: مذکورہ بالا روایات سے یہ معلوم ہوا کہ دم کرنا حضور نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کی سنت ہے اور دم کرنے پر اجرت لینا دینا سب مباح ہے۔ لیکن اتنی احتیاط ضرور ہونی چاہیے کہ دم کرنے والے شریعت کے دائرہ سے باہر نہ نکلیں اور اتنی اجرت نہ وصول کریں کہ مریض اپنی بنیادی حاجات سے محروم ہو جائے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ ہر بیماری کا علاج ہے بشرطیکہ اعتقاد اور عمل درست ہو۔

بَابٌ فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ (پچھنے لگانے کی اجرت کا بیان)

2967۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ أَخْبَرَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ قَارِظٍ عَنِ السَّائِبِ

Marfat.com

بْنِ يَزِيدَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ وَثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پچھنے لگانے والے کی کمائی بری اور مکروہ ہے، کتے کی قیمت ناپاک اور پلید ہے اور فاحشہ (زنا کرنے والی عورت) کی اجرت پلید اور حرام ہے۔

2968۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ مُحَيِّصَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي إِجَارَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ عَنْهَا فَلَمْ يَزَلْ يَسْأَلُهُ وَيَسْتَأْذِنُهُ حَتَّى أَمَرَهُ أَنْ أَعْلِفْهُ نَاضِحَكَ وَرَقِيقَكَ

ابن محیصہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پچھنے لگانے کی اجرت لینے کے بارے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے انہیں اس سے منع کر دیا۔ پس وہ مسلسل آپ ﷺ سے پوچھتے رہے اور اجازت طلب کرتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اس کے ساتھ اپنے اونٹ کو چارہ خرید کر کھلا دے اور اپنے غلام کو کھلا دے۔ (چونکہ آپ ﷺ نے اس پیشہ کو بھی گھٹیا اور حقیر جانا اس لیے آپ ﷺ نے اس کی اجرت کے بارے بھی احتیاط برتنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ ورنہ اجرت لینا دینا مباح ہے۔ جیسا کہ آگے (روایات میں موجود ہے)۔

2969۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَلَوْ عَلِمَهُ خَبِيثًا لَمْ يُعْطِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگوائے اور پچھنے لگانے والے کو اس کی اجرت عطا فرمائی اور اگر آپ اسے ناپاک اور پلید جانتے تو آپ اسے نہ عطا فرماتے۔

2970۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ[1]، قَالَ حَجَمَ أَبُو طَيْبَةَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا: ابوطیبہ نے رسول اللہ ﷺ کو پچھنے لگائے تو آپ ﷺ نے اس کے لیے ایک صاع کھجوروں کا حکم دیا اور اس کے مالکوں کو حکم دیا کہ وہ اس سے اس کی کمائی میں سے جو کچھ وصول کرتے ہیں اس میں کچھ تخفیف کر دیں۔

فائدہ: ان دونوں روایتوں سے یہ معلوم ہوا کہ پچھنے لگانے کی اجرت وصول کرنا مباح ہے۔

بَابٌ فِي كَسْبِ الْإِمَاءِ (لونڈیوں کی کمائی کا بیان)

2971۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ كَسْبِ الْإِمَاءِ

1۔ ایک نسخہ میں انہ نہیں ہے۔

Marfat.com

محمد بن جحادہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابوحازم کو سنا کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے لونڈیوں کی کمائی سے منع فرمایا ہے (چونکہ لونڈیاں مختلف حلال وحرام ذرائع سے مال کماتی تھیں اس لیے آپ ﷺ نے اس سے منع فرما دیا۔ ہاں اگر یہ یقین ہو جائے کہ اس نے حلال اور طیب ذرائع سے مال حاصل کیا ہے تو پھر کوئی حرج نہیں)۔

2972۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنِي طَارِقُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ قَالَ جَاءَ رَافِعُ بْنُ رِفَاعَةَ إِلَى مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَقَدْ نَهَانَا نَبِيُّ اللهِ ﷺ الْيَوْمَ فَذَكَرَ أَشْيَاءَ وَنَهَى عَنْ كَسْبِ الْأَمَةِ إِلَّا مَا عَمِلَتْ بِيَدِهَا وَقَالَ هٰكَذَا بِأَصَابِعِهِ نَحْوَ الْخَبْزِ وَالْغَزْلِ وَالنَّفْشِ

حضرت رافع بن رفاعہ رضی اللہ عنہ انصار کی مجلس میں آئے اور فرمایا: تحقیق نبی کریم ﷺ نے آج ہمیں منع فرمایا ہے اور پھر چند چیزوں کا ذکر کیا اور آپ ﷺ نے لونڈی کی کمائی سے بھی منع کیا ہے مگر وہ جس کے لیے اس نے اپنے ہاتھ سے کام کیا ہو اور اپنی انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اس طرح جیسا کہ روٹی پکانا، سوت کاتنا اور روئی دھنا وغیرہ۔

2973۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ هُرَيْرٍ[1] عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَافِعٍ هُوَ ابْنُ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ كَسْبِ الْأَمَةِ حَتّٰى يُعْلَمَ مِنْ أَيْنَ هُوَ

عبیداللہ ابن ہریر نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے لونڈی کی کمائی سے منع فرمایا ہے، یہاں تک کہ یہ معلوم ہو جائے کہ وہ کہاں سے لائی ہے۔

بَابٌ فِي حُلْوَانِ الْكَاهِنِ (کاہن کی اجرت کا بیان)

2974۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے کتے کے ثمن لینے سے، فاحشہ عورت کی کمائی سے اور کاہن کی شیرینی (یعنی جو اسے اجرت کی صورت میں ملے) سے منع فرمایا ہے۔

بَابٌ فِي عَسْبِ الْفَحْلِ (نر کو مادہ پر ڈالنے کی اجرت کا بیان)

2975۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے نر کو مادہ پر ڈالنے کی اجرت لینے سے منع فرمایا ہے۔

1۔ ایک نسخہ میں ابن ہریرۃ ہے۔

Marfat.com

بَابٌ فِي الصَّائِغِ (سنار کا بیان)

2976۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَاجِدَةَ قَالَ قَطَعْتُ مِنْ أُذُنِ غُلَامٍ أَوْ قُطِعَ مِنْ أُذُنِي فَقَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ حَاجًّا فَاجْتَمَعْنَا إِلَيْهِ فَرَفَعَنَا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ هَذَا قَدْ بَلَغَ الْقِصَاصَ ادْعُوا لِي حَجَّامًا لِيَقْتَصَّ مِنْهُ فَلَمَّا دُعِيَ الْحَجَّامُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنِّي وَهَبْتُ لِخَالَتِي غُلَامًا وَأَنَا أَرْجُو أَنْ يُبَارَكَ لَهَا فِيهِ فَقُلْتُ لَهَا لَا تُسَلِّمِيهِ حَجَّامًا وَلَا صَائِغًا وَلَا قَصَّابًا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى عَبْدُ الْأَعْلَى عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ قَالَ ابْنُ مَاجِدَةَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَهْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ(1) حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَقَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُرَقِيِّ عَنِ ابْنِ مَاجِدَةَ السَّهْمِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُرَقِيُّ عَنِ ابْنِ مَاجِدَةَ السَّهْمِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

ابو ماجدہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے کسی غلام کا کان کاٹ ڈالا یا میرا کان کاٹ دیا گیا (یہ راوی کو شک ہے کہ ابو ماجدہ نے کیا کہا) پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہمارے پاس حج کرنے کے لیے تشریف لائے، تو ہم لوگ آپ کے پاس جمع ہو گئے۔ تو آپ نے ہمارا معاملہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (صورت حال کا جائزہ لینے کے بعد) فرمایا: یہ تو قصاص کی حد تک پہنچ چکا ہے۔ تم میرے پاس حجام کو بلاؤ تا کہ وہ (اس کا کان کاٹ کر) اس سے قصاص لے۔ پس جب حجام کو بلایا گیا تو انہوں نے بیان کیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے ایک غلام اپنی خالہ (فاختہ بنت عمر) کو ہبہ کیا اور میں امید رکھتا ہوں کہ اس کے لیے اس میں برکت رکھی جائے گی اور میں نے اسے کہا ہے: تو اسے حجام، سنار اور قصاب میں سے کسی کے حوالے نہ کرنا۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ عبدالاعلیٰ نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہے کہ بنی سہم کے ایک آدمی ابن ماجدہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

یوسف بن موسیٰ، سلمہ بن فضل، ابن اسحاق نے علاء بن عبدالرحمن حرقی عن ابن ماجدہ السہمی عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ کی سند سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

فضل بن یعقوب، عبدالاعلیٰ نے محمد بن اسحاق سے، علاء بن عبدالرحمن حرقی عن ابن ماجدہ السہمی عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ کی سند سے اسی کی مثل روایت بیان کی ہے۔

فائدہ: حجام اور قصاب سے تو آپ نے اس لیے منع فرمایا کہ یہ دونوں نجاست سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔ اس لیے آپ ان کے پیشوں کو ناپسند فرماتے ہیں اور سنار سے اس لیے منع فرمایا کہ ایک تو وہ سونے چاندی میں ملاوٹ کا مرتکب ہوتا ہے۔

1۔ قال ابو داؤد تا عمر بن الخطاب صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

Marfat.com

اور بسا اوقات ان کے پاس لوگوں کا ایسا زیور اور برتن ہوتے ہیں جو حرام ہوتے ہیں۔ یا پھر اس وجہ سے کہ اس کے کلام میں کثرت سے وعدہ اور جھوٹ پایا جاتا ہے۔ (بذل المجہود ص 98 ج 15)

بَابٌ فِي الْعَبْدِ يُبَاعُ وَلَهُ مَالٌ (ایسے غلام کا بیان جسے بیچا جائے اور اس کے پاس مال ہو)

2977۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ بَاعَ نَخْلًا مُؤَبَّرًا فَالثَّمَرَةُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِقِصَّةِ الْعَبْدِ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِقِصَّةِ النَّخْلِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَاخْتَلَفَ الزُّهْرِيُّ وَنَافِعٌ فِي أَرْبَعَةِ أَحَادِيثَ هَذَا أَحَدُهَا[1]

حضرت سالم نے اپنے باپ کے واسطے سے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے غلام بیچا درآنحالیکہ اس کا کچھ مال تھا تو اس کا مال بائع کے لیے ہوگا مگر یہ کہ مشتری اس کی شرط لگالے اور جس کسی نے پیوند کاری کیا ہوا کھجور کا درخت بیچا تو پھل بائع کے لیے ہوگا مگر یہ کہ مشتری اس کی شرط لگالے (تو پھر وہ مشتری کے لیے ہوگا)۔

قعنبی نے مالک سے انہوں نے نافع سے، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے غلام کا قصہ اور نافع عن ابن عمر عن النبی ﷺ کی سند سے کھجور کے درخت کا قصہ بیان کیا ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ زہری اور نافع نے چار حدیثوں میں اختلاف کیا ہے۔ یہ ان میں سے ایک ہے۔

2978۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی نے غلام بیچا اور اس کا کچھ مال ہو، تو اس کا مال بائع کے لیے ہوگا مگر یہ کہ مشتری شرط لگالے۔

بَابٌ فِي التَّلَقِّي (قافلہ تجار سے شہر سے باہر جا کر ملاقات کرنے کا بیان)

2979۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتَّى يُهْبَطَ بِهَا الْأَسْوَاقَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بعض بعض کی بیع پر بیع نہ کریں اور نہ تم سازوسامان کو آگے جا کر ملو، یہاں تک کہ اسے بازار میں اتار دیا جائے۔

2980۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو الرَّقِّيَّ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ تَلَقِّي الْجَلَبِ فَإِنْ تَلَقَّاهُ مُتَلَقٍّ مُشْتَرٍ فَاشْتَرَاهُ فَصَاحِبُ السِّلْعَةِ بِالْخِيَارِ إِذَا

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

Marfat.com

وَرَدَتِ السُّوقَ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ يَقُولُ قَالَ سُفْيَانُ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ أَنْ يَقُولَ إِنَّ عِنْدِي خَيْرًا مِنْهُ بِعَشَرَةٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے تلقی جلب (یعنی نفع کمانے کے لیے شہر سے باہر نکل کر تاجروں سے مال خرید لینے) سے منع فرمایا ہے۔ پس اگر کوئی باہر نکل کر ملنے والا مشتری کسی تاجر سے آگے بڑھ کر ملاقات کرے اور اس سے سامان خرید لے تو جب وہ سامان بازار میں پہنچے گا تو سامان لانے والے مالک کو اختیار ہوگا (یعنی اگر وہ مشتری بازار میں مہنگے داموں سامان بیچ رہا ہے تو بائع کو اختیار ہے کہ وہ اس سے سامان واپس لے لے۔ کیونکہ مشتری نے دھوکے سے سستے داموں اس سے سامان خریدا ہے)۔

ابوعلی نے کہا ہے کہ میں نے ابوداؤد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ سفیان نے کہا کہ تم میں سے بعض بعض کی بیع پر بیع نہ کریں کہ وہ یہ کہے: بے شک میرے پاس اس سے بہتر سامان دس درہم کے عوض ہے (یعنی اس کا مفہوم یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کو کوئی گیارہ درہم میں بیچنے کی کوشش کر رہا ہو اور مشتری اس پر رضامند ہو چکا ہو تو اتنے میں کوئی تیسرا آدمی مشتری کو یہ کہہ دے کہ میرے پاس اسی کی مثل یا اس سے بہتر سامان ہے اور اس کی قیمت دس درہم ہے۔ تو مشتری نے پہلے بائع کو چھوڑ کر اس سے سامان خرید لیا)۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ النَّجْشِ (نجش (دھوکہ دہی) سے روکنے کا بیان)

2981۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَنَاجَشُوا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: تم آپس میں ایک دوسرے کو دھوکہ نہ دو۔ (مراد یہ ہے کہ آدمی خود خریدنے کا ارادہ نہیں رکھتا مگر سامان کی قیمت بڑھانے کے لیے اور کسی دوسرے سے خریدار کو دھوکہ دینے کے لیے منڈی میں اس کی بولی بڑھا چڑھا کر دیتا ہے۔ تو ایسا کرنا ممنوع ہے)۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ
(شہری کی دیہاتی کیلئے بیع کرنے سے نہی کا بیان)

2982۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ[1] عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ فَقُلْتُ مَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی شہری دیہاتی کے لیے بیع کرے۔ تو میں نے پوچھا: شہری کا دیہاتی کے لیے بیع کرنا کیا ہوتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ وہ دیہات سے آنے کے لیے

1۔ ایک نسخہ میں محمد بن ثور کے بجائے ابوثور ہے۔

Marfat.com

دلال نہ بنے (یعنی دیہات سے آنے والا اپنے سامان کی خرید وفروخت خود کرے)۔

2983۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الزِّبْرِقَانِ أَبَا هَمَّامٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ زُهَيْرٌ وَكَانَ ثِقَةً عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ أَوْ أَبَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ يُقَالُ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَهِيَ كَلِمَةٌ جَامِعَةٌ لَا يَبِيعُ لَهُ شَيْئًا وَلَا يَبْتَاعُ لَهُ شَيْئًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: شہر میں رہنے والا دیہات میں رہنے والے کے لیے خرید وفروخت نہ کرے اگرچہ وہ اس کا بھائی ہو یا اس کا باپ ہو۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ میں نے حفص بن عمر کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ابو ہلال، محمد نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: کہا جاتا ہے: لا یبیع حاضر لباد۔ یہ ایک جامع سا کلمہ ہے۔ معنی یہ ہے کہ شہری دیہاتی کے لیے نہ کوئی شے بیچے گا اور نہ اس کے لیے کوئی شے خریدے گا۔

2984۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ سَالِمٍ الْمَكِّيِّ أَنَّ أَعْرَابِيًّا حَدَّثَهُ أَنَّهُ قَدِمَ بِحَلُوبَةٍ لَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَنَزَلَ عَلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَكِنِ اذْهَبْ إِلَى السُّوقِ فَانْظُرْ مَنْ يُبَايِعُكَ فَشَاوِرْنِي حَتَّى آمُرَكَ أَوْ أَنْهَاكَ

سالم مکی سے روایت ہے کہ ایک اعرابی (جنگل میں رہنے والے) نے انہیں بتایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اپنی دودھ والی اونٹنی پر سوار ہو کر آیا اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس اترا۔ تو انہوں نے فرمایا: بے شک حضور نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرما رکھا ہے کہ کوئی شہر کا باسی دیہاتی کے لیے خرید وفروخت کرے۔ لہٰذا تو خود بازار کی طرف جا اور دیکھ کہ کون تیرے ساتھ بیع کرتا ہے۔ پھر مجھ سے مشاورت کر لینا یہاں تک کہ میں تجھے حکم دوں (کہ تو ایسے کرے) یا تجھے منع کر دوں (کہ تو ایسا نہ کر)۔

2985۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَذَرُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ

ابو الزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شہر میں رہنے والا دیہات میں رہنے والے کے لیے خرید وفروخت نہ کرے اور تم لوگوں کو چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ بعض کو بعض کے سبب رزق دیتا ہے۔

بَابُ مَنِ اشْتَرَى مُصَرَّاةً فَكَرِهَهَا

اس کا بیان جس نے ایسی بکری خریدی جس کے تھنوں میں دودھ جمع تھا اور پھر اسے ناپسند کیا

2986۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ

Marfat.com

قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ لِلْبَيْعِ وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلُبَهَا فَإِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم خرید وفروخت کے لیے قافلے کو آگے جا کر نہ ملو اور نہ تم میں سے کوئی دوسرے کی خرید وفروخت کے درمیان بیع کرے اور نہ ہی تم اونٹنیوں اور بکریوں کے تھنوں میں دودھ جمع کرو۔ پس جس کسی نے اسے اس کے بعد خریدا تو اسے دوہنے کے بعد اس کے لیے دونوں طرح کا اختیار ہوگا۔ اگر وہ اس پر راضی ہو تو اسے روک لے اور اگر اسے پسند نہ ہو تو اسے واپس لوٹا دے اور ساتھ ایک صاع کھجوریں بھی دے (تا کہ یہ اس دودھ کا عوض ہو جائے)۔

2987- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَهِشَامٍ وَحَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنِ اشْتَرَى شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے ایسی بکری خریدی جس کے تھنوں میں دو، تین دن کا دودھ جمع کیا گیا تھا تو اسے تین دنوں کا خیار ہے۔ اگر چاہے تو وہ اسے واپس لوٹا دے اور ساتھ ایک صاع اناج بھی دے نہ کہ گندم (یعنی گندم ہونا ضروری نہیں)۔

2988- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَخْلَدٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي زِيَادٌ أَنَّ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنِ اشْتَرَى غَنَمًا مُصَرَّاةً احْتَلَبَهَا فَإِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا فَفِي حَلْبَتِهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ

زیاد نے بیان کیا ہے کہ اسے ثابت مولیٰ عبدالرحمن بن زید نے خبر دی ہے کہ اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی نے ایسی بکری بیچی جس کے تھنوں میں دو، تین دنوں سے دودھ روکا گیا تھا۔ پھر اس نے اسے دوہا تو اگر وہ اسے پسند کرے تو اسے اپنے پاس روک لے اور اگر اسے پسند نہ ہو (تو اسے واپس کر دے) اور اس کے دودھ کے عوض ایک صاع کھجوریں بھی ہیں۔

فائدہ: چونکہ یہ بائع کی جانب سے مشتری کے ساتھ ایک دھوکہ اور فریب ہے کہ وہ جانور کا ایک دو دنوں کا دودھ روک کر یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ یہ اتنا زیادہ دودھ دینے والا ہے۔ لہٰذا اس کی قیمت اتنی ہے جب کہ حقیقی صورت حال اس طرح نہیں۔ لہٰذا اس دھوکہ اور نقصان سے مشتری کو بچانے کے لیے اسے اختیار دیا گیا ہے کہ اسے جانور پسند نہ ہو تو اسے واپس کر دے کیونکہ دین اسلام تو اپنے ماننے والوں کو دھوکہ دہی کی تعلیم اور اجازت نہیں دیتا۔ البتہ فقہی اعتبار سے اس مسئلہ میں کثیر اختلافات ہیں ان کے لیے شروحات اور کتب فقہ کی طرف رجوع کیا جائے۔

2989- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنِ ابْتَاعَ مُحَفَّلَةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا

Marfat.com

مِثْلَ أَوْ مِثْلَيْ لَبَنِهَا قَمْحًا

حضرت جمیع بن عمیر تیمی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی نے مصراۃ (بکری یا گائے وغیرہ) خریدی تو اسے تین دنوں کا خیار حاصل ہے۔ پس اگر وہ اسے واپس لوٹائے تو اس کے ساتھ اس کے دودھ کی ایک مثل یا دو مثل گندم بھی لوٹائے۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الْحُكْرَةِ (خوراک کی ذخیرہ اندوزی کی ممانعت کا بیان)

2990۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى[1] عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِي مَعْمَرٍ أَحَدِ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَحْتَكِرُ إِلَّا خَاطِئٌ فَقُلْتُ لِسَعِيدٍ فَإِنَّكَ تَحْتَكِرُ قَالَ وَمَعْمَرٌ كَانَ يَحْتَكِرُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَسَأَلْتُ أَحْمَدَ مَا الْحُكْرَةُ قَالَ مَا فِيهِ عَيْشُ النَّاسِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ الْمُحْتَكِرُ مَنْ يَعْتَرِضُ السُّوقَ

حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ نے معمر بن ابی معمر جو بنی عدی بن کعب کا ایک فرد تھا، سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ذخیرہ اندوزی نہیں کرتا مگر وہی جو گناہ اور نافرمانی کرنے والا ہو۔ تو میں نے حضرت سعید رضی اللہ عنہ کو کہا: بے شک آپ بھی ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا: اور معمر بھی ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں۔ ابوداؤد نے کہا: میں نے احمد سے پوچھا: حکرہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: ہر اس شے کو روکنا اور جمع کرنا جس میں لوگوں کا سامان زیست ہو (یعنی وہ لوگوں یا جانوروں کی خوراک ہو)۔ ابوداؤد نے کہا کہ امام اوزاعی نے کہا: ذخیرہ اندوز وہ ہوتا ہے جو منڈی اور بازار میں رکاوٹ ڈالتا ہے۔

2991۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَيَّاضٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَيَّاضِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ لَيْسَ فِي التَّمْرِ حُكْرَةٌ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ عَنِ الْحَسَنِ فَقُلْنَا لَهُ لَا تَقُلْ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْحَدِيثُ عِنْدَنَا بَاطِلٌ قَالَ أَبُو دَاوُد كَانَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ يَحْتَكِرُ النَّوَى وَالْخَبَطَ وَالْبِزْرَ وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ يُونُسَ يَقُولُ سَأَلْتُ سُفْيَانَ عَنْ كَبْسِ الْقَتِّ فَقَالَ كَانُوا يَكْرَهُونَ الْحُكْرَةَ وَسَأَلْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَيَّاشٍ فَقَالَ اكْبِسْهُ

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کھجوروں میں ذخیرہ اندوزی (حکرہ) نہیں ہے۔ ابن مثنی نے بیان کیا: قال عن الحسن تو ہم نے انہیں کہا: عن الحسن نہ کہو۔ ابوداؤد نے کہا: یہ حدیث ہمارے نزدیک باطل ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ حضرت سعید بن المسیب کھجوروں کی گٹھلیاں، جانوروں کا چارہ اور ان بیجوں کو روک کر رکھتے تھے جن سے تیل نکلتا تھا۔

اور میں نے احمد بن یونس کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے سفیان سے جانوروں کے چارہ کو روکنے کے بارے پوچھا تو انہوں نے کہا: وہ (علماء محققین) حکرہ (ذخیرہ اندوزی) کو ناپسند کرتے تھے اور پھر میں نے ابوبکر بن عیاش سے پوچھا۔ تو

1۔ ایک نسخہ میں معمر بن یحیٰ ہے۔

Marfat.com

انہوں نے کہا: تو اسے روک لے، اکٹھا کر لے۔

فائدہ: حکرہ سے مراد سامان خوراک کی اس ارادہ سے ذخیرہ اندوزی ہے کہ اس کی قیمت چڑھ جائے اور مہنگا ہو جائے اور پھر زیادہ منافع کے ساتھ لوگوں کو فروخت کیا جائے۔ اسلام میں ایسا کرنے کی قطعاً اجازت نہیں اور نہ ہی اہل ایمان میں سے کسی کے شایان شان ہے کہ وہ اپنے کاروبار تجارت کے ذریعے اپنے ہی مسلمان بھائیوں پر زندگی اجیرن بنا دے۔

بَابٌ فِي كَسْرِ الدَّرَاهِمِ (دراہم کو توڑنے کا بیان)

2992۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ فَضَاءٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تُكْسَرَ سِكَّةُ الْمُسْلِمِينَ الْجَائِزَةُ بَيْنَهُمْ إِلَّا مِنْ بَأْسٍ

حضرت علقمہ بن عبداللہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے اس سے کہ مسلمانوں کے درمیان رائج سکہ بغیر ضرورت کے توڑا جائے۔

فائدہ: اس میں سکہ سے مراد دراہم و دنانیر ہیں، تو انہیں توڑنا ناپسند کیا گیا ہے۔ ایک تو اس لیے کہ اس وقت ان پر اللہ تعالیٰ کا نام درج تھا یا اس لیے کہ اس میں مال کا ضیاع ہے۔ اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ یہ نہی انہیں پتریوں میں تبدیل کرنے کے لیے ہے۔ اور ایک قول یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب ان کے ساتھ معاملات ان کے وزن کے بجائے عدد سے ہونے لگے، تو بعض لوگ ان کے کناروں کو کاٹ دیتے تھے تو اس سے لوگوں کو منع کیا گیا۔ واللہ اعلم (بذل ص 122 ج 15)

بَابٌ فِي التَّسْعِيرِ (نرخ مقرر کرنے کا بیان)

2993۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ بِلَالٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ سَعِّرْ فَقَالَ بَلْ أَدْعُو ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ سَعِّرْ فَقَالَ بَلِ اللهُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَلْقَى اللهَ وَلَيْسَ لِأَحَدٍ عِنْدِي مَظْلَمَةٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ نرخ (بھاؤ، ریٹ) مقرر فرما دیجئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ میں (اللہ تعالیٰ سے نرخ کم ہونے کے بارے) دعا کروں گا۔ پھر ایک دوسرا آدمی حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ نرخ مقرر کر دیجئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں) بلکہ اللہ تعالیٰ نرخ کم کرتا ہے اور انہیں بڑھاتا ہے اور میں یہ آرزو اور امید رکھتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملوں کہ میری طرف کسی پر ظلم کرنے کی نسبت نہ ہو۔

2994۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَقَتَادَةُ وَحُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ النَّاسُ يَا رَسُولَ اللهِ غَلَا السِّعْرُ فَسَعِّرْ لَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَلْقَى اللهَ وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يُطَالِبُنِي بِمَظْلَمَةٍ فِي دَمٍ وَلَا مَالٍ

Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ نرخ مہنگا ہو گیا ہے، پس آپ ہمارے لیے نرخ مقرر فرما دیجئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نرخ مقرر فرماتا ہے، تنگی خوشحالی عطا فرماتا ہے اور رزق دیتا ہے۔ اور میں یہ امید رکھتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملوں گا کہ تم میں سے کوئی بھی جان و مال کے بارے میں مجھ سے ظلم کا مطالبہ کرنے والا نہ ہوگا۔

فائدہ: ان احادیث سے استدلال کرتے ہوئے فقہائے احناف نے کہا ہے کہ تاجروں کو کسی نرخ کا پابند نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن یہ جبھی ہوگا جب حالات معمول کے مطابق ہوں اور ان کی جانب سے کسی ناروا سلوک اور زیادتی کا اندیشہ نہ ہو۔ لیکن ظلم و زیادتی کی صورت میں حکومت وقت نرخ مقرر کردے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْغِشِّ (غش (ملاوٹ) سے ممانعت کا بیان)

2995۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِرَجُلٍ يَبِيعُ طَعَامًا فَسَأَلَهُ كَيْفَ تَبِيعُ فَأَخْبَرَهُ فَأُوحِيَ إِلَيْهِ أَنْ أَدْخِلْ يَدَكَ فِيهِ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ فَإِذَا هُوَ مَبْلُولٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ يَحْيَى قَالَ كَانَ سُفْيَانُ يَكْرَهُ هَذَا التَّفْسِيرَ لَيْسَ مِنَّا لَيْسَ مِثْلَنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو اناج بیچ رہا تھا۔ تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: تو کیسے بیچ رہا ہے؟ تو اس نے آپ ﷺ کو بتایا۔ ساتھ ہی آپ کی طرف وحی کی گئی کہ اپنا دست مبارک اس میں داخل کیجئے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس (ڈھیر) میں داخل کیا۔ تو دیکھا وہ اندر سے تر ہے۔ تو (اس وقت) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں ہے جس نے ملاوٹ کی (یعنی جس نے گھٹیا اور ادنیٰ شے کو اعلیٰ اور اچھی شے میں ملا کر بیچا)۔ حسن بن صباح نے علی سے اور انہوں نے یحییٰ سے روایت کیا ہے کہ سفیان اس حدیث کی اس تفسیر کو ناپسند کرتے تھے کہ لیس منا سے مراد لیس مثلنا ہے (یعنی وہ ہماری مثل نہیں ہے)۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ میں ان لوگوں کے لیے انتہائی نصیحت اور شدید عبرت ہے جو اپنی اشیاء فروخت کرتے وقت ملاوٹ کے مرتکب ہوتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان سے قطع تعلقی کا اعلان فرما رہے ہیں۔ تو اس سے بڑھ کر اور کیا سزا ہو سکتی ہے۔

بَابٌ فِي خِيَارِ الْمُتَبَايِعَيْنِ (متعاقدین کے خیار کا بیان)

2996۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَوْ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اخْتَرْ

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: متعاقدین (بائع اور مشتری) میں سے ہر ایک کو اپنے ساتھی پر خیار حاصل ہے جب تک کہ وہ (مجلس عقد سے) جدا نہ ہوں سوائے خیار کی بیع کے (کہ اس صورت میں علیحدہ علیحدہ ہو جانے کے بعد بھی خیار باقی رہتا ہے جس کی مدت تین دن ہے)

موسیٰ بن اسماعیل، حماد نے ایوب عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی ﷺ کی سند سے اسی کی مثل روایت بیان کی ہے۔ اس میں ہے کہ دونوں میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کو کہے: تجھے اختیار ہے (چاہے تو بیع کو قبول کرے چاہے تو رد کر دے)۔

2997۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَفْقَةَ خِيَارٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يُفَارِقَ صَاحِبَهُ خَشْيَةَ أَنْ يَسْتَقِيلَهُ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: متعاقدین کو خیار حاصل ہوتا ہے جب تک وہ (مجلس عقد سے) جدا نہ ہوں۔ مگر جب کہ بیع خیار ہو (تو وہ جدا ہونے کے بعد بھی خیار باقی رہتا ہے) اور کسی کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے ساتھی کو اس خوف سے مجلس عقد سے جدا کر دے کہ وہ اقالہ یعنی بیع کو واپس لوٹانے کا مطالبہ کرے گا۔

2998۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ جَمِيلِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْوَضِيءِ قَالَ غَزَوْنَا غَزْوَةً لَنَا فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَبَاعَ صَاحِبٌ لَنَا فَرَسًا بِغُلَامٍ ثُمَّ أَقَامَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتِهِمَا فَلَمَّا أَصْبَحَا مِنَ الْغَدِ حَضَرَ الرَّحِيلُ فَقَامَ إِلَى فَرَسِهِ يُسْرِجُهُ فَنَدِمَ فَأَتَى الرَّجُلَ وَأَخَذَهُ بِالْبَيْعِ فَأَبَى الرَّجُلُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَيْهِ فَقَالَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ أَبُو بَرْزَةَ صَاحِبُ النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَيَا أَبَا بَرْزَةَ فِي نَاحِيَةِ الْعَسْكَرِ فَقَالَا لَهُ هَذِهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ أَتَرْضَيَانِ أَنْ أَقْضِيَ بَيْنَكُمَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا قَالَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَ جَمِيلٌ أَنَّهُ قَالَ مَا أُرَاكُمَا افْتَرَقْتُمَا

ابوالوضیء نے بیان کیا ہے کہ ہم ایک غزوہ (جہاد) پر گئے اور ہم ایک منزل میں اترے تو ہمارے ایک ساتھی نے ایک غلام کے پاس گھوڑا فروخت کیا۔ پھر وہ دونوں اپنے دن اور رات کا بقیہ وقت وہیں مقیم رہے۔ جب دونوں نے آنے والے دن کی صبح کی اور وہاں سے کوچ کرنے کا وقت ہو گیا۔ تو وہ (بیچنے والا) اپنے گھوڑے کی طرف اٹھ کر گیا اور اس پر زین ڈالنے لگا اور بہت نادم ہوا۔ اتنے میں وہ آدمی آ گیا جس نے اس گھوڑے کو خرید لیا تھا۔ لیکن اس نے اسے دینے سے انکار کر دیا اور یہ کہہ دیا کہ میرے اور تیرے درمیان حضور نبی کریم ﷺ کے صحابی حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ فیصلہ فرمائیں گے۔ پس وہ دونوں لشکر کی طرف حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے اپنا واقعہ عرض کیا۔ تو انہوں نے فرمایا: کیا تم دونوں راضی ہو کہ میں تم دونوں کے درمیان رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بائع اور مشتری دونوں کو خیار حاصل ہوتا ہے جب تک وہ دونوں جدا نہ ہوں۔

Marfat.com

ہشام بن حسان نے کہا ہے کہ جمیل نے بیان کیا کہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم دونوں کو نہیں دیکھتا کہ تم جدا ہوئے ہو (لہٰذا اسے خیار حاصل ہے)۔

2999۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْجَرْجَرَائِيُّ قَالَ مَرْوَانُ الْفَزَارِيُّ أَخْبَرَنَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ قَالَ كَانَ أَبُو زُرْعَةَ إِذَا بَايَعَ رَجُلًا خَيَّرَهُ قَالَ ثُمَّ يَقُولُ خَيِّرْنِي وَيَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَفْتَرِقَنَّ اثْنَانِ إِلَّا عَنْ تَرَاضٍ

یحییٰ بن ایوب نے بیان کیا ہے کہ ابوزرعہ جب کسی آدمی سے بیع کرتے تھے تو اسے خیار دیتے تھے۔ پھر اسے کہتے: تو مجھے خیار دے۔ اور کہتے: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو آدمی (یعنی بائع اور مشتری) باہم رضامندی کے سوا جدا نہ ہوں۔

3000۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتِ الْبَرَكَةُ مِنْ بَيْعِهِمَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ وَحَمَّادٌ وَأَمَّا هَمَّامٌ فَقَالَ حَتَّى يَتَفَرَّقَا أَوْ يَخْتَارَ ثَلَاثَ مِرَارٍ

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بائع اور مشتری دونوں کو خیار حاصل ہوتا ہے جب تک وہ دونوں جدا نہ ہوں۔ پس اگر وہ دونوں سچ بولیں اور دونوں (عیب وغیرہ) بیان کردیں تو دونوں کے لیے ان کی بیع باعث برکت ہوگی۔ اور اگر دونوں نے (عیوب) چھپائے اور دونوں نے جھوٹ بولا تو ان کی بیع سے برکت اٹھالی جاتی ہے (مٹادی جاتی ہے)۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسی طرح اسے سعید بن ابی عروبہ اور حماد نے روایت کیا ہے اور رہے حماد تو انہوں نے کہا: یہاں تک کہ وہ جدا ہوجائیں یا دونوں تین مرتبہ اختیار کی شرط لگالیں۔

فائدہ: اس باب میں امام شافعی کا موقف یہی ہے کہ متعاقدین ایجاب وقبول کرنے کے بعد جب تک مجلس عقد میں باقی رہیں گے انہیں فسخ کا اختیار حاصل ہوگا کہ چاہیں تو بیع کو برقرار رکھیں اور چاہیں تو فسخ کریں۔ لیکن احناف کے نزدیک ایجاب وقبول کے ساتھ بیع مکمل ہوجاتی ہے اور کسی کے لیے فسخ کرنے کا اختیار باقی نہیں رہتا۔ ہاں اگر خیار شرط یا خیار عیب وغیرہ کی صورت ہو تو خیار باقی ہوتا ہے۔ (بذل ص 132 ج 15)

بَابٌ فِي فَضْلِ الْإِقَالَةِ (اقالہ کی فضیلت کا بیان)

3001۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَقَالَ مُسْلِمًا أَقَالَهُ اللهُ عَثْرَتَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان سے اقالہ کیا تو اللہ تعالیٰ

Marfat.com

اس کی ذلت اور قصور مٹا دے گا (معاف فرما دے گا)۔

فائدہ: اقالہ سے مراد بیع کی تکمیل کے بعد اسے فسخ کرنا ہے۔ چاہے یہ بائع کی جانب سے ہو یا مشتری کی جانب سے۔ تو اگر دوسرا ساتھی اسے قبول کرلے اور اقالہ کرنے والے کی حاجت کو پورا کر دے تو یہ اس کے لیے انتہائی اجر و ثواب ہے۔

بَابٌ فِيمَنْ بَاعَ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ (اس کا بیان جس نے ایک بیع میں دو بیعیں کیں)

3002۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ بَاعَ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ فَلَهُ أَوْكَسُهُمَا أَوِ الرِّبَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ آدمی جس نے ایک بیع میں دو بیعیں کیں تو اس کے لیے ان دو میں سے اوکس (ادنیٰ) ہوگا یا پھر ربا ہوگا (یعنی بائع یا تو ادنیٰ اور کم ثمن وصول کرے گا یا پھر بیع فاسد ہونے کی صورت میں ربا ہوگا۔ علامہ خطابی نے یہ مثال بیان کی ہے کہ کوئی کہے: میں نے تجھے یہ کپڑا بیچا نقد دس روپے کے عوض اور ادھار پندرہ روپے کے عوض، تو یہ جائز نہیں۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ مشتری ان دونوں میں سے کون سے ثمن اختیار کرے گا جن کے ساتھ عقد واقع ہوگا۔ اور جب ثمن مجہول ہیں تو عقد باطل ہے اور ایک صورت یہ ہے: میں نے تجھے یہ غلام بیس دینار کے عوض بیچا بشرطیکہ تو اپنی لونڈی دس دینار کے عوض مجھے فروخت کرے، تو یہ بھی فاسد ہے۔ واللہ اعلم)

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الْعِينَةِ (بیع العینہ سے ممانعت کا بیان)

3003۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ ح وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى الْبُرُلُّسِيُّ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ إِسْحَقَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخُرَاسَانِيِّ أَنَّ عَطَاءً الْخُرَاسَانِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا تَبَايَعْتُمْ بِالْعِينَةِ وَأَخَذْتُمْ أَذْنَابَ الْبَقَرِ وَرَضِيتُمْ بِالزَّرْعِ وَتَرَكْتُمُ الْجِهَادَ سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ ذُلًّا لَا يَنْزِعُهُ حَتَّى تَرْجِعُوا إِلَى دِينِكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد الْإِخْبَارُ لِجَعْفَرٍ وَهَذَا لَفْظُهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب تم بیع عینہ کرو گے اور تم بیلوں کی دمیں پکڑو گے اور تم زراعت سے خوش رہو گے اور تم جہاد چھوڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت مسلط کر دے گا۔ اور پھر وہ تم سے اسے دور نہیں کرے گا یہاں تک کہ تم اپنے دین کی طرف لوٹ آؤ۔ ابوداؤد نے کہا: یہ جعفر سے مروی ہے اور یہ اسی کے الفاظ ہیں۔

فائدہ: بیع العینہ سے مراد یہ ہے کہ ایک آدمی اپنا سامان معین ثمن کے عوض مقررہ مدت تک ایک آدمی کو فروخت کرے اور پھر اس سے ثمن اول سے کم کے عوض خریدے۔ یہ مکروہ ہے مثلاً ایک آدمی اپنی گائے بیس ہزار کے عوض ایک مہینہ کی مہلت پر بیچ دے اور اسی دوران پندرہ ہزار نقد ادا کر کے اس سے وہ گائے خرید لے۔ تو اسے بعینہ اپنی گائے بھی ہاتھ آگئی اور پانچ ہزار منافع بھی حاصل ہوگا تو ایسا کرنا مکروہ ہے۔

Marfat.com

بَابٌ فِي السَّلَفِ (بیع سلم کا بیان)

3004- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي التَّمْرِ[1] السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ أَسْلَفَ فِي تَمْرٍ[2] فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو وہاں کے باسی کھجوروں میں ایک سال، دو سال اور تین سال تک بیع سلم کرتے تھے۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: جو کوئی کھجوروں میں بیع سلم کرے تو اسے چاہیے کہ وہ کیل (ماپ) معین، وزن معین کے ساتھ معین مدت تک بیع سلم کرے۔ (یعنی ان کی تعیین پہلے کرے تا کہ بعد میں فساد کا باعث نہ ہو)۔

فائدہ: بیع سلم سے مراد یہ ہے کہ آدمی کس چیز کے ثمن پہلے ادا کرے اور بائع اپنی معین مبیع اس کے حوالے کرنے کے لیے مدت مقرر کر دے اور پھر وہ مقررہ مدت پر اس کے حوالے کر دے۔

3005- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ أَوْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُجَالِدٍ قَالَ اخْتَلَفَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ وَأَبُو بُرْدَةَ فِي السَّلَفِ فَبَعَثُونِي إِلَى ابْنِ أَبِي أَوْفَى فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِنْ كُنَّا نُسْلِفُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ زَادَ ابْنُ كَثِيرٍ إِلَى قَوْمٍ مَا هُوَ عِنْدَهُمْ ثُمَّ اتَّفَقَا وَسَأَلْتُ ابْنَ أَبْزَى فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ عِنْدَ قَوْمٍ مَا هُوَ عِنْدَهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الصَّوَابُ ابْنُ أَبِي الْمُجَالِدِ وَشُعْبَةُ أَخْطَأَ فِيهِ

محمد یا عبداللہ بن مجالد نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن شداد اور ابو بردہ نے بیع سلم میں اختلاف کیا تو انہوں نے مجھے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا۔ میں نے ان سے اس کے بارے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: بے شک ہم رسول اللہ علیہ السلام اور حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے عہد میں گندم، جو، کھجور اور کشمش میں بیع سلم کرتے تھے۔ ابن کثیر نے یہ زائد کہا ہے: ایسی قوم کے ساتھ جن کے پاس یہ اشیاء نہ ہوتی تھیں۔ پھر آگے دونوں راوی متفق ہیں اور پھر میں نے ابن ابزیٰ سے پوچھا تو انہوں نے بھی اسی طرح بیان کیا۔

محمد بن بشار، یحییٰ اور ابن مہدی دونوں نے بیان کیا کہ شعبہ نے عبداللہ بن ابی مجالد سے اور عبدالرحمن نے کہا: عن ابن ابی مجالد یہ حدیث بیان کی۔ اس میں کہا: اس قوم کے ساتھ جن کے پاس یہ اشیاء نہ تھیں (ہم بیع سلم کرتے تھے)۔ ابوداؤد نے کہا: صحیح ابن ابی مجالد ہے۔ شعبہ سے اس بارے میں سہو ہوئی ہے۔

3006- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي غَنِيَّةَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ عَنْ

1- ایک نسخہ میں فِي الثَّمَرِ ہے۔ 2- ایک نسخہ میں فِي ثَمَرٍ ہے۔

Marfat.com

عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى الْأَسْلَمِيِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الشَّامَ فَكَانَ يَأْتِينَا أَنْبَاطٌ مِنْ أَنْبَاطِ الشَّامِ فَنُسْلِفُهُمْ فِي الْبُرِّ وَالزَّيْتِ سِعْرًا مَعْلُومًا وَأَجَلًا مَعْلُومًا فَقِيلَ لَهُ مِمَّنْ لَهُ ذَلِكَ قَالَ مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ اسلمی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں شام کے جہاد پر تھے تو ہمارے پاس ملک شام کے انباط میں سے کئی نبطی لوگ آتے تھے اور ہم ان سے گندم اور تیل میں نرخ معین اور مدت معینہ پر بیع سلم کرتے تھے۔ تو ان سے پوچھا گیا: ان سے بیع کرتے ہوگے جن کے پاس یہ مال ہوتا ہوگا۔ تو انہوں نے جواب دیا: ہم اس بارے میں ان سے پوچھتے نہ تھے۔

فائدہ: انباط، نبیط کی جمع ہے۔ یہ وہاں کی معروف قوم ہے۔ جوہری نے کہا ہے: یہ اصل میں عرب قوم تھے اور پھر عجم میں داخل ہو گئے اور ان کے انساب خلط ملط ہو گئے اور ان کی زبانیں فاسد ہو گئیں اور یہ اکثر کھیتی باڑی کا کام کرتے تھے۔ مذکورہ ارشادات میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بیع سلم ان چیزوں میں ہوتی ہے جو عقد کے وقت اگرچہ موجود نہ ہوں لیکن مقررہ مدت تک ان کے پائے جانے کا یقین ہو۔ یہی جمہور کا قول ہے اور امام اعظم ابوحنیفہ نے فرمایا ہے کہ بیع سلم ان چیزوں میں درست نہیں ہوتی جن کے مدت مقررہ سے پہلے ختم ہونے کا خدشہ ہو۔ واللہ اعلم (بذل ص 145 ج 15)

بَابٌ فِي السَّلَمِ فِي ثَمَرَةٍ بِعَيْنِهَا (معینہ پھل میں بیع سلم کرنے کا بیان)

3007۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ رَجُلٍ نَجْرَانِيٍّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا أَسْلَفَ رَجُلًا فِي نَخْلٍ فَلَمْ تُخْرِجْ تِلْكَ السَّنَةَ شَيْئًا فَاخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ بِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَهُ ارْدُدْ عَلَيْهِ مَالَهُ ثُمَّ قَالَ لَا تُسْلِفُوا فِي النَّخْلِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے کسی سے کھجور کے ایک درخت میں بیع سلم کی تو اس سال اس نے کوئی پھل نہ دیا۔ پس دونوں نے اپنا جھگڑا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں پیش کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس کا مال کیونکر اپنے لیے حلال سمجھتا ہے تو اس پر اس کا مال واپس کر دے۔ بعد ازاں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کھجور کے درخت میں بیع سلم نہ کرو یہاں تک کہ ان کے پھل پکنے کی صلاحیت ظاہر ہو جائے۔

بَابُ السَّلَفِ لَا يُحَوَّلُ (اس کا بیان کہ سلم کو پھیرا نہیں جائے گا)

3008۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ خَيْثَمَةَ عَنْ سَعْدٍ يَعْنِي الطَّائِيَّ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَلَا يَصْرِفْهُ إِلَى غَيْرِهِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی شے میں بیع سلم کی۔ تو اسے چاہیے کہ پھر وہ اسے کسی اور شے کی طرف نہ پھیرے (یعنی اس بیع کے ذریعے جو شے خریدی ہے اس کے بجائے کسی دوسری شے کا تقاضا نہ کرے)۔

Marfat.com

بَابٌ فِي وَضْعِ الْجَائِحَةِ

(کھیت یا باغ وغیرہ پر) آفت آجانے کی صورت میں نقصان کی تلافی کرنے کا بیان

3009۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ أُصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذَلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ایک آدمی کے اس پھل میں آفت آ پڑی جو اس نے خریدا تھا تو اس پر بہت زیادہ قرض ہو گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اس کے لیے صدقہ وخیرات کرو۔ پس لوگوں نے اس کے لیے صدقہ وخیرات کیا لیکن وہ مال اس کے قرض کی ادائیگی کے لیے کافی نہ ہوا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لے لو جو پاؤ اور تمہارے لیے اس کے سوا کچھ نہیں۔ (یعنی آپ ﷺ نے قرض خواہوں کو تلقین فرمائی کہ جو کچھ تمہیں میسر آئے وہ لے لو۔ تو گویا اول آپ ﷺ نے اپنے غلاموں کو فرمایا کہ تمہارا بھائی آفت آجانے کے سبب قرض میں ڈوب گیا ہے۔ لہٰذا اس مشکل وقت میں تم اس کے لیے تعاون کا ہاتھ بڑھاؤ اور جب اس طرح بھی قرض کی ادائیگی مکمل نہ ہو سکی تو آپ نے قرض خواہوں کو نرمی برتنے کی تلقین فرمائی۔ تو یہی بندہ نوازی اور تربیت کے وہ سلیقے ہیں جو آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام اور پھر ان کی وساطت سے ساری امت کو سکھلائے)۔

3010۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ الْمَعْنَى أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ أَخْبَرَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنْ بِعْتَ مِنْ أَخِيكَ تَمْرًا فَأَصَابَتْهَا جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَأْخُذُ مَالَ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تو اپنے بھائی سے کھجوریں بیچے۔ پھر ان پر کوئی آفت آ پڑے تو تیرے لیے اس سے کوئی شے لینا حلال نہیں ہے، کیونکر تو اپنے بھائی کا مال بغیر حق کے لے سکتا ہے۔

بَابٌ فِي تَفْسِيرِ الْجَائِحَةِ (آفت کی تفسیر کا بیان)

3011۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ الْجَوَائِحُ كُلُّ ظَاهِرٍ مُفْسِدٍ مِنْ مَطَرٍ أَوْ بَرَدٍ أَوْ جَرَادٍ أَوْ رِيحٍ أَوْ حَرِيقٍ

حضرت عطاء نے بیان کیا ہے: آفات وہ ہوتی ہیں جو مکمل طور پر ظاہر اور واضح ہوں اور فساد پھیلانے والی ہوں چاہے وہ بارش ہو یا اولے (ژالہ باری) ہوں، یا ٹڈی دل ہو، یا ہوا ہو یا جلانے والی آگ ہو۔

3012۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ قَالَ لَا

Marfat.com

جَائِحَةً فِيمَا أُصِيبَ دُونَ ثُلُثِ رَأْسِ الْمَالِ قَالَ يَحْيَى وَذٰلِكَ فِي سُنَّةِ الْمُسْلِمِينَ

حضرت یحییٰ بن سعید نے بیان کیا ہے: وہ آفت نہیں ہے جو اصل مال کے تہائی حصہ سے کم میں اثر انداز ہو (یعنی نقصان تہائی سے کم میں ہو)۔ یحییٰ نے کہا: یہی مسلمانوں کا طریقہ ہے۔

بَابٌ فِي مَنْعِ الْمَاءِ (پانی روکنے کا بیان)

3013۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَأُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فالتو پانی سے نہیں روکا جائے گا (اس غرض سے) کہ اس کے سبب گھاس کو روکا جائے۔

فائدہ: مفہوم یہ ہے کہ کوئی آدمی الارض الموات (بنجر زمین) میں کنواں کھود کر اسے آباد کرے اور اس کا مالک بن جائے۔ تو پھر اس کے اردگرد اگنے والی گھاس تب ہی عام لوگ اپنے جانوروں کو چرا سکتے ہیں جب وہ انہیں اپنے کنوئیں کا پانی پلانے کی اجازت دے۔ تو وہ اس غرض سے پانی کے استعمال کی اجازت نہ دے کہ اس طرح وہ گھاس بچ جائے گی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔

3014۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ مَنَعَ ابْنَ السَّبِيلِ فَضْلَ مَاءٍ عِنْدَهُ وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ يَعْنِي كَاذِبًا وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا فَإِنْ أَعْطَاهُ وَفَى لَهُ وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ لَمْ يَفِ لَهُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَقَالَ فِي السِّلْعَةِ بِاللهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ الْآخَرُ فَأَخَذَهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے آدمی ہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان سے کلام نہیں فرمائے گا: ایک وہ آدمی جس نے مسافر کو اپنے پاس موجود فالتو پانی دینے سے انکار کیا، ایک وہ آدمی جس نے عصر کے بعد سامان بیچنے کے لیے جھوٹی قسم کھائی اور ایک وہ آدمی جس نے امام کی بیعت کی، پس اگر وہ اسے کچھ (مال ومتاع) عطا کرے تو یہ اس کا وعدہ پورا کرے اور اگر وہ اسے کچھ نہ دے تو وہ اس کا وعدہ پورا نہ کرے۔

عثمان بن ابی شیبہ، جریر نے اعمش سے اسی اسناد اور معنی کے ساتھ حدیث روایت کی ہے۔ اس میں فرمایا ہے: اور اللہ تعالیٰ انہیں پاک نہیں کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ اور سامان کے بارے قسم کھانا یہ ہے کہ قسم بخدا! اس کی اتنی اتنی قیمت دی جاتی تھی (لیکن میں نے اسے نہیں بیچا) تو خریدنے والا اسے سچ گمان کرے اور وہ سامان لے لے۔

3015۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنْ سَيَّارِ بْنِ مَنْظُورٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا بُهَيْسَةُ عَنْ أَبِيهَا قَالَتِ اسْتَأْذَنَ أَبِي النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَدَخَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَمِيصِهِ فَجَعَلَ يُقَبِّلُ

Marfat.com

وَيَلْتَزِمُهُ ثُمَّ قَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمَاءُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمِلْحُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ أَنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَكَ

بہیسہ نامی عورت نے اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ میرے باپ نے حضور نبی مکرم ﷺ سے ملاقات کی اجازت طلب کی اور اپنا منہ آپ ﷺ کی قمیص کے اندر داخل کیا اور آپ ﷺ کو بوسے دینے لگا اور آپ کے ساتھ لپٹ گیا۔ پھر عرض کی: یا نبی اللہ! ﷺ کون سی شے ہے جسے روک کر رکھنا حلال نہیں ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پانی۔ اس نے پھر عرض کی: یا نبی اللہ! ﷺ کون سی شے ہے جسے روکنا حلال نہیں ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نمک۔ اس نے پھر عرض کی: یا نبی اللہ! ﷺ کون سی شے ہے جسے روکنا حلال نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا خیر اور بھلائی کا کام کرنا تیرے لیے باعث خیر و برکت ہے۔

فائدہ: روزمرہ استعمال میں آنے والی عام اشیاء جو سستے داموں اور وافر مقدار میں میسر ہوں تو وہ کسی کی ضرورت اور حاجت پوری کرنے کے لیے دینے سے انکار نہ کرنا چاہیے۔ ایک دوسرے کے کام آنا اور ایک دوسرے کی ضرورت کو پورا کرنا دلوں کو ایک دوسرے کے قریب کرنے کا ذریعہ ہوتا ہے جس سے باہمی اعتماد اور محبت کی فضا پیدا ہوتی ہے اور معاشرہ امن و سکون اور بہتری کی جانب بڑھتا ہے۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام آپ سے کیسی لاجواب محبت کا اظہار کرتے تھے کہ آپ کے جسم اطہر کو بوسہ دینا، اس کی بلائیں لینا اپنے لیے باعث ہزار سعادت اور ذریعہ یمن و برکت سمجھتے تھے اور آپ ﷺ بھی اس والہانہ محبت کے اظہار میں انہیں منع نہ فرماتے تھے۔

3016۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ اللُّؤْلُؤِيُّ أَخْبَرَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ حِبَّانَ بْنِ زَيْدٍ الشَّرْعَبِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَرْنٍ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو خِدَاشٍ وَهَذَا لَفْظُ عَلِيٍّ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثًا أَسْمَعُهُ يَقُولُ الْمُسْلِمُونَ شُرَكَاءُ فِي ثَلَاثٍ فِي الْكَلَإِ وَالْمَاءِ وَالنَّارِ

ابوخداش نے بیان کیا ہے اور یہ علی کے الفاظ ہیں: مہاجرین میں سے ایک آدمی سے جو کہ حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے تھے۔ انہوں نے بیان کیا: میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ تین بار جہاد میں شریک ہوا اور میں آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنتا رہا: مسلمان تین چیزوں میں باہم شریک ہیں: (یعنی) گھاس، پانی اور آگ میں۔

فائدہ: گھاس سے مراد ایسی گھاس ہے جو جنگل میں اگے یا بغیر کسی کی محنت و مشقت کے اگے اور کسی فرد معین کی ملکیت نہ ہو اور آگ کا اشارہ غالباً عام جنگل سے حاصل ہونے والی ایندھن کی لکڑی ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مراد آگ کی روشنی ہو کہ جب یہ جل رہی ہو تو اس کی روشنی سے ہر کوئی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ واللہ اعلم

Marfat.com

بَابٌ فِي بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ (اضافی پانی کو بیچنے کا بیان)

3017- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم نَهَى عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ

ایاس بن عبد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اضافی پانی کی بیع سے منع فرمایا۔

فائدہ: اگر آدمی کے پاس اپنی ضرورت سے زائد پانی ہو اور ساتھی کو پیاس لگ جائے لیکن اس کے پاس پانی موجود نہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ بطور احسان اور نیکی اسے پانی عطا کرے نہ کہ فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے۔ حدیث طیبہ میں اسی طرف اشارہ ہے۔

بَابٌ فِي ثَمَنِ السِّنَّوْرِ (بلی بیچ کر ثمن لینے کا بیان)

3018- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ ح وحَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عِيسَى وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے کتے اور بلی کی قیمت وصول کرنے سے منع فرمایا ہے۔

3019- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ زَيْدٍ الصَّنْعَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْهِرَّةِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے بلی کے ثمن لینے سے منع فرمایا ہے۔

بَابٌ فِي أَثْمَانِ الْكِلَابِ (کتوں کو بیچ کر ثمن وصول کرنے کا بیان)

3020- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ

حضرت ابو مسعود نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے کتے کے ثمن، فاحشہ زانیہ کی اجرت اور کاہن کی شیرینی (مراد اجرت) سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ: حضرت ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ یہ نہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ پر محمول ہے جب کہ آپ نے کتوں کو مار دینے کا حکم فرمایا تھا۔ اس وقت ان سے نفع اٹھانا حرام تھا پھر ان سے انتفاع کی رخصت دی گئی۔ یہاں تک کہ یہ روایت ہے کہ ایک آدمی نے شکاری کتا مار ڈالا تو اس کے خلاف چالیس درہم کا فیصلہ فرمایا اور ابن ملک نے ذکر کیا ہے اور علامہ طیبی نے کہا کہ جمہور کے نزدیک کتے کی بیع صحیح نہیں ہے اور اسے ضائع کرنے والے پر قیمت نہیں ہوگی، چاہے وہ کتا سکھلایا ہوا

Marfat.com

ہو یا نہ ہو۔ اور امام ابوحنیفہ نے بیع اور منفعت کو جائز قرار دیا ہے اور ضائع کرنے والے پر قیمت واجب ہوگی۔

3021۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَإِنْ جَاءَ يَطْلُبُ ثَمَنَ الْكَلْبِ فَامْلَأْ كَفَّهُ تُرَابًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کے ثمن لینے سے منع فرمایا اور اگر کوئی کتے کے ثمن کا مطالبہ کرنے کے لیے آئے تو اس کی ہتھیلی مٹی سے بھر دے۔

فائدہ: علامہ خطابی نے کہا ہے کہ یہاں مٹی سے مراد محروم ہونا اور خائب و خاسر ہونا ہے۔

3022۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَوْنُ ابْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ

عون بن ابی جحیفہ نے بیان کیا ہے کہ ان کے باپ نے بیان کیا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کے ثمن سے منع فرمایا ہے۔

3023۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَعْرُوفُ بْنُ سُوَيْدٍ الْجُذَامِيُّ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ رَبَاحٍ اللَّخْمِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَا يَحِلُّ ثَمَنُ الْكَلْبِ وَلَا حُلْوَانُ الْكَاهِنِ وَلَا مَهْرُ الْبَغِيِّ

علی بن رباح لخمی نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کتے کے ثمن، کاہن کی شیرینی اور فاحشہ بدکارہ عورت کی اجرت میں سے کوئی شے حلال نہیں ہے۔

بَابٌ فِي ثَمَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ (شراب اور مردار کے ثمن کا بیان)

3024۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ بُخْتٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ إِنَّ اللهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَثَمَنَهَا وَحَرَّمَ الْمَيْتَةَ وَثَمَنَهَا وَحَرَّمَ الْخِنْزِيرَ وَثَمَنَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب اور اس کے ثمن کو حرام قرار دیا ہے اور مردار اور اس کے ثمن کو حرام قرار دیا ہے اور خنزیر اور اس کے ثمن کو حرام قرار دیا ہے۔

فائدہ: چونکہ یہ تینوں چیزیں انتہائی نجس اور حرام ہیں اس لیے انہیں بیچ کر ان کی قیمت لینا اور پھر اسے کھانا بھی حرام ہے۔

3025۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللهَ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عِنْدَ ذَلِكَ قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ إِنَّ اللهَ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شُحُومَهَا أَجْمَلُوهُ ثُمَّ

Marfat.com

بَاعُوهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ نَحْوَهُ لَمْ يَقُلْ هُوَ حَرَامٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب کی بیع، مردار، خنزیر اور بتوں کو حرام قرار دیا ہے۔ تو عرض کی گئی: یا رسول اللہ! ﷺ مردار کی چربی کے بارے آپ کی رائے کیا ہے؟ کیونکہ اس کے ساتھ کشتیوں کو طلاء کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ چمڑوں کو تر اور نرم کیا جاتا ہے اور لوگ اس کے ساتھ روشنی حاصل کرتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، وہ حرام ہے۔ پھر اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہودیوں کو ہلاک کرے، جب اللہ تعالیٰ نے ان پر مردار کی چربی کو حرام قرار دیا تو انہوں نے اسے پگھلالیا اور پھر اسے بیچنا شروع کر دیا اور اس کے ثمن کھانے لگے۔

محمد بن بشار، ابو عاصم نے عبدالحمید بن جعفر عن یزید بن ابی حبیب کی سند سے بیان کیا ہے کہ عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت میری طرف اس طرح لکھی ہے اور اس میں ھو حرام کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

فائدہ: علامہ خطابی نے کہا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر وہ حیلہ جو کسی حرام تک پہنچنے کا وسیلہ اور ذریعہ ہو وہ باطل ہے۔ ہیئت اور نام بدلنے سے اس کا حکم تبدیل نہیں ہوتا۔

3026۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ بِشْرَ بْنَ الْمُفَضَّلِ وَخَالِدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَاهُمُ الْمَعْنَى عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ بَرَكَةَ قَالَ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ بَرَكَةَ أَبِي الْوَلِيدِ ثُمَّ اتَّفَقَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَالِسًا عِنْدَ الرُّكْنِ قَالَ فَرَفَعَ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَضَحِكَ فَقَالَ لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ ثَلَاثًا إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ فَبَاعُوهَا وَأَكَلُوا أَثْمَانَهَا وَإِنَّ اللهَ إِذَا حَرَّمَ عَلَى قَوْمٍ أَكْلَ شَيْءٍ حَرَّمَ عَلَيْهِمْ ثَمَنَهُ وَلَمْ يَقُلْ فِي حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الطَّحَّانِ رَأَيْتُ وَقَالَ قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو رکن کے پاس بیٹھے ہوئے دیکھا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی اور مسکرادیے۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت کرے، آپ نے یہی جملہ تین بار فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کو حرام قرار دیا۔ لیکن انہوں نے اسے بیچا اور اس کے ثمن کھائے۔ بلاشبہ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر کسی شے کو کھانا حرام کر دیتا ہے تو وہ ان پر اس کی قیمت بھی حرام کر دیتا ہے۔

اور خالد بن عبداللہ الطحان کی حدیث میں یہ نہیں ہے: رایت رسول اللہ ﷺ جالسا عند الرکن اور مسدد نے خالد کی حدیث میں قاتل اللہ الیہود کے الفاظ ذکر کیے ہیں (یعنی اللہ تعالیٰ یہود کو تباہ و برباد کرے)۔

3027۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ وَوَكِيعٌ عَنْ طُعْمَةَ بْنِ عَمْرٍو الْجَعْفَرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ بَيَانٍ التَّغْلِبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ بَاعَ الْخَمْرَ فَلْيُشَقِّصِ الْخَنَازِيرَ

Marfat.com

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے شراب فروخت کی تو اسے چاہیے کہ وہ خنزیر کو بھی حلال سمجھے (چونکہ یہ دونوں چیزیں حرمت اور نجاست میں برابر ہیں۔ اس لیے جو شراب کو بیچنا اور اس کے ثمن کھانا حلال سمجھتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ خنزیر کو بھی حلال سمجھے اور ایک معنی یہ بھی کیا گیا ہے کہ اسے چاہیے کہ وہ خنزیر کے اعضاء کھانے کے لیے صاف کرے)۔

3028۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَاتُ الْأَوَاخِرُ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَرَأَهُنَّ عَلَيْنَا وَقَالَ حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ فِي الْخَمْرِ

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ الْآيَاتُ الْأَوَاخِرُ فِي الرِّبَا

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا ہے کہ جب سورہ بقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ نے انہیں ہم پر پڑھا اور فرمایا: شراب کی تجارت (خرید و فروخت) حرام کر دی گئی ہے۔

عثمان بن ابی شیبہ، ابو معاویہ نے اعمش سے اسی اسناد اور معنی کے ساتھ حدیث بیان کی ہے اور فرمایا کہ آخری آیات ربا کے بارے میں ہیں۔

بَابٌ فِي بَيْعِ الطَّعَامِ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوْفِيَ (اناج کو پورا کرنے سے پہلے اسے بیچ ڈالنے کا بیان)

3029۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے اناج خرید ا تو اسے چاہیے کہ وہ اسے نہ بیچے یہاں تک کہ اسے پورا کر لے۔

فائدہ: علامہ خطابی نے کہا ہے کہ اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ طعام کی بیع اس پر قبضہ کرنے سے پہلے جائز نہیں ہے۔ البتہ اس کے سوا دیگر اشیاء میں اختلاف ہے اور شیخین کا موقف یہ ہے کہ گھروں اور زمین کے سوا دیگر چیزیں طعام کی مثل ہیں یعنی ان کی بیع قبضے سے پہلے جائز نہیں۔ البتہ زمین اور گھروں کی بیع قبضہ سے پہلے جائز ہے اور امام شافعی اور امام محمد بن حسن نے تمام کو طعام کے حکم میں کیا ہے۔ یعنی کسی کی بیع بھی قبل از قبضہ جائز نہیں۔ واللہ اعلم (بذل ص 167، ج 15)۔

3030۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا فِي زَمَنِ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَبْتَاعُ الطَّعَامَ فَيَبْعَثُ عَلَيْنَا مَنْ يَأْمُرُنَا بِانْتِقَالِهِ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي ابْتَعْنَاهُ فِيهِ إِلَى مَكَانٍ سِوَاهُ قَبْلَ أَنْ نَبِيعَهُ يَعْنِي جُزَافًا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اناج خریدتے تھے۔ اور آپ ہم پر ایک ایسا آدمی مقرر کرتے تھے جو ہمیں اس جگہ سے سامان اس کے سوا دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیتا جہاں ہم سامان خریدتے۔ اس سے پہلے کہ ہم اسے اندازے کے ساتھ فروخت کریں۔

Marfat.com

3031- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ (1) أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانُوا يَتَبَايَعُونَ (2) الطَّعَامَ جُزَافًا بِأَعْلَى السُّوقِ فَنَهَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَنْ يَبِيعُوهُ حَتَّى يَنْقُلُوهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ لوگ اناج ڈھیروں کے ڈھیر بغیر ناپ تول کے بازار کی اوپر والی جانب خرید لیتے تھے۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے منع فرمایا کہ وہ اسے وہاں سے منتقل کرنے سے پہلے بیچیں۔

3032- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ عُبَيْدٍ الْمَدِينِيِّ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رضی الله عنهما حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم نَهَى أَنْ يَبِيعَ أَحَدٌ طَعَامًا اشْتَرَاهُ بِكَيْلٍ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ

منذر بن عبید مدینی سے روایت ہے کہ قاسم بن محمد نے انہیں بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی وہ اناج قبضہ سے پہلے بیچے جس نے اسے کیل (ماپ) کے ساتھ خریدا ہے۔

3033- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُثْمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَكْتَالَهُ زَادَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لِمَ قَالَ أَلَا تَرَى أَنَّهُمْ يَتَبَايَعُونَ (3) بِالذَّهَبِ وَالطَّعَامُ مُرْجًى

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی اناج خریدا تو وہ اسے آگے فروخت نہ کرے یہاں تک کہ اس کا ماپ کر لے۔ ابوبکر نے یہ زائد کہا ہے کہ طاؤس نے بیان کیا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: رسول اللہ علیہ السلام نے ایسا کیوں ارشاد فرمایا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: کیا تو دیکھ نہیں رہا کہ وہ خرید رہے ہوتے ہیں سونے کے عوض۔ حالانکہ اناج ابھی مؤخر ہوتا ہے۔ (تو یہ بیع سلم کی صورت بنتی ہے اور مسلم فیہ کی بیع قبل از قبضہ جائز نہیں ہوتی۔ مثلاً بیع سلم میں اس کی قیمت خرید ایک دینار تھی اور جب قبل از قبضہ اسے دو دینار کا فروخت کیا۔ تو یہ ایک دینار کی بیع دو دینار کے عوض ہوئی جب کہ اناج ابھی موجود ہی نہیں۔ تو یہ بیع جائز نہیں عدم مساوات کی وجہ سے۔ (بذل ص170 ج15)

3034- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ وَهَذَا لَفْظُ مُسَدَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا اشْتَرَى أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ زَادَ مُسَدَّدٌ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَحْسِبُ أَنَّ كُلَّ شَيْءٍ مِثْلَ الطَّعَامِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اناج خریدے تو

1۔ ایک نسخہ میں عبداللہ ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں یبتاعون ہے۔ 3۔ ایک نسخہ میں یبتاعون ہے۔

Marfat.com

وہ اسے نہ بیچے یہاں تک کہ اس پر قبضہ کر لے۔ سلمان بن حرب نے کہا: یہاں تک کہ وہ اس کا ناپ تول پورا کرے۔ مسدد نے یہ زائد کہا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میرا خیال تو یہ ہے کہ ہر شے طعام کی مثل ہے (یعنی جس طرح طعام کی بیع قبضہ سے پہلے نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح کوئی شے بھی خریدی جائے تو اس پر قبضہ سے پہلے اسے بیچنا جائز نہیں)۔

3035۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ النَّاسَ يُضْرَبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذَا اشْتَرَوُا الطَّعَامَ جِزَافًا أَنْ يَبِيعُوهُ حَتَّى يُبْلِغَهُ إِلَى رَحْلِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: میں نے لوگوں کو دیکھا انہیں رسول اللہ ﷺ کے عہد میں مار پڑ رہی ہوتی تھی۔ جب وہ اناج بغیر ناپ تول کے خریدتے کہ وہ اسے جائے مقصود تک پہنچانے سے پہلے بیچ دیں (یعنی جو کوئی اس حکم کی خلاف ورزی کرتا تھا تو اسے باقاعدہ سزا دی جاتی تھی)۔

3036۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ابْتَعْتُ زَيْتًا فِي السُّوقِ فَلَمَّا اسْتَوْجَبْتُهُ لِنَفْسِي[1] لَقِيَنِي رَجُلٌ فَأَعْطَانِي بِهِ رِبْحًا حَسَنًا فَأَرَدْتُ أَنْ أَضْرِبَ عَلَى يَدِهِ فَأَخَذَ رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي بِذِرَاعِي فَالْتَفَتُّ فَإِذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَقَالَ لَا تَبِعْهُ حَيْثُ ابْتَعْتَهُ حَتَّى تَحُوزَهُ إِلَى رَحْلِكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى أَنْ تُبَاعَ السِّلَعُ حَيْثُ تُبْتَاعُ حَتَّى يَحُوزَهَا التُّجَّارُ إِلَى رِحَالِهِمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: میں نے بازار میں تیل خریدا۔ جب میں نے اپنے لیے اس پر حق ثابت کر لیا (یعنی بیع مکمل کر لی) تو مجھے ایک آدمی ملا اور اس نے مجھے خاطر خواہ نفع پہنچایا۔ تو میں نے چاہا کہ میں اس کے ساتھ عقد کر لوں۔ تو ایک آدمی نے میرے پیچھے سے میرے بازوؤں کو پکڑ لیا۔ پس میں اس کی طرف متوجہ ہوا تو وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے۔ تو انہوں نے فرمایا: تو اسے نہ بیچ اسی جگہ جہاں تو نے اسے خریدا ہے۔ یہاں تک کہ تو اسے اپنی جائے مقصود تک پہنچا دے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ سامان اسی جگہ بیچا جائے جہاں اسے خریدا جاتا ہے یہاں تک کہ تجار اسے اپنے اپنے مقصود تک پہنچا لیں۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ فِي الْبَيْعِ لَا خِلَابَةَ

ایسے آدمی کا بیان جو بیع کے دوران کہہ دیتا ہے کہ دھوکہ نہیں ہے

3037۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا بَايَعَ يَقُولُ لَا خِلَابَةَ

1۔ ایک نسخہ میں لنفسی نہیں ہے۔

Marfat.com

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا کہ اس کے ساتھ خرید و فروخت میں دھوکہ کیا جاتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: جب تو کسی سے بیع کرے تو یہ کہہ دیا کر: دھوکہ نہیں ہے (یعنی اگر اس میں دھوکہ ہوا تو مجھے بیع فسخ کرنے کا اختیار ہوگا)۔ پھر وہ آدمی جب بیع کرتا تھا تو کہہ دیتا تھا: دھوکہ (قبول) نہیں ہے۔

فائدہ: اس مسئلہ میں احناف اور شوافع کا مسلک یہ ہے کہ خرید و فروخت میں دھوکہ لازم نہیں ہے۔ اس لیے دھوکہ کھانے والے آدمی کو (چاہے وہ بائع ہو یا مشتری) خیار حاصل نہ ہوگا، غبن زیادہ ہو یا کم اور حدیث طیبہ کے بارے میں ابن عربی نے کہا ہے کہ یہ اس ایک آدمی کے ساتھ مخصوص ہے، کسی دوسرے کی طرف یہ حکم متعدی نہیں ہو سکتا۔ گویا یہ ایک واقعہ ہے جو بیان ہو رہا ہے۔ واللہ اعلم (بذل ص 173 ج 15)

3038۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَرُزِّيُّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو ثَوْرٍ الْكَلْبِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ مُحَمَّدٌ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَانَ يَبْتَاعُ وَفِي عُقْدَتِهِ ضَعْفٌ فَأَتَى أَهْلُهُ نَبِيَّ اللهِ ﷺ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللهِ احْجُرْ عَلَى فُلَانٍ فَإِنَّهُ يَبْتَاعُ وَفِي عُقْدَتِهِ ضَعْفٌ فَدَعَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَنَهَاهُ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنِّي لَا أَصْبِرُ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنْ كُنْتَ غَيْرَ تَارِكٍ الْبَيْعَ[1] فَقُلْ هَاءَ وَهَاءَ وَلَا خِلَابَةَ قَالَ أَبُو ثَوْرٍ عَنْ سَعِيدٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں خرید و فروخت کرتا تھا۔ اس کی عقل میں ضعف اور کمزوری تھی (لہٰذا وہ دھوکہ کھا جاتا) تو اس کے گھر والے حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: یا نبی اللہ! ﷺ فلاں کو روک دیجئے کیونکہ وہ خرید و فروخت کرتا ہے اور اس کی عقل میں ضعف و کمزوری ہے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے اسے بلایا اور اسے بیع سے منع فرمایا۔ تو اس نے عرض کی: یا نبی اللہ! ﷺ میں بیع کرنے سے صبر نہیں کر سکتا (یعنی میں خرید و فروخت سے رک نہیں سکتا) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تو بیع کو چھوڑ نہیں سکتا تو پھر یہ کہہ دیا کر کہ آگاہ رہو (اس بیع میں) دھوکہ اور فریب (قبول) نہیں ہے۔ ابو ثور نے سعید سے بیان کیا ہے۔

بَابٌ فِي الْعُرْبَانِ (عربان (بیانہ) کا بیان)

3039۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْعُرْبَانِ قَالَ مَالِكٌ وَذَلِكَ فِيمَا نَرَى وَاللهُ أَعْلَمُ أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ الْعَبْدَ أَوْ يَتَكَارَى الدَّابَّةَ ثُمَّ يَقُولُ أُعْطِيكَ دِينَارًا عَلَى أَنِّي إِنْ تَرَكْتُ السِّلْعَةَ أَوِ الْكِرَاءَ فَمَا أَعْطَيْتُكَ لَكَ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع العربان سے منع فرمایا ہے۔ مالک نے بیان کیا ہے: واللہ اعلم اس کی صورت کے بارے جو ہم نظریہ رکھتے ہیں وہ یہ ہے

1۔ ایک نسخہ میں لِلْبَيْعِ ہے۔

Marfat.com

کہ کوئی آدمی ایک غلام خریدے یا کوئی جانور کرایہ پر لے۔ پھر یہ کہے میں تجھے ایک دینار اس شرط پر دیتا ہوں کہ اگر میں نے سامان یا کرایہ چھوڑ دیا تو جو میں نے تجھے دیا ہوگا وہ تیرا ہی ہوگا (یعنی غلام خریدتے وقت اور سواری کا جانور کرایہ پر لیتے وقت یہ بات کر لی کہ ایک دینار رکھ لو۔ اگر میں نے تم سے غلام خرید لیا اور جانور سواری کے لیے لے لیا تو یہ ایک دینار اس کی قیمت یا کرایہ میں شامل ہو جائے گا اور اگر میں نے یہ سودا نہ کیا یعنی غلام اور جانور نہ لیے تو یہ ایک دینار بلا عوض تمہارا ہوگا۔ واللہ اعلم)

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ

(ایسے آدمی کا بیان جو ایسی شے بیچتا ہے جو اس کے پاس نہ ہو)

3040۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ يَأْتِينِي الرَّجُلُ فَيُرِيدُ مِنِّي الْبَيْعَ لَيْسَ عِنْدِي أَفَأَبْتَاعُهُ لَهُ مِنَ السُّوقِ فَقَالَ لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میرے پاس ایک آدمی آتا ہے اور وہ مجھ سے ایسی شے خریدنا چاہتا ہے جو میرے پاس نہیں ہے تو کیا میں اسے بازار سے خرید کر دے سکتا ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس شے کی بیع نہ کر جو تیرے پاس نہیں ہے۔

3041۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ حَتَّى ذَكَرَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَلَا رِبْحُ مَا لَمْ تَضْمَنْ وَلَا بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ

حضرت عمرو بن شعیب نے بیان کیا ہے کہ میرے باپ نے اپنے باپ سے مجھے بیان کیا ہے یہاں تک کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا ذکر کیا۔ انہوں نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرض کی شرط پر بیع کرنا حلال نہیں اور ایک بیع میں دو شرطیں لگانا حلال نہیں ہے اور اس شے کا منافع حلال نہیں ہے جس کا تو ضامن نہ ہو اور اس شے کی بیع حلال نہیں جو تیرے پاس نہ ہو۔

فائدہ: قرض کی شرط پر بیع کا مفہوم یہ ہے کہ بائع کہے: میں تجھے یہ چیز فروخت کرتا ہوں بشرطیکہ اتنی رقم تو مجھے قرض کے طور پر دے۔ بیع میں دو شرطیں لگانے کا مطلب یہ ہے کہ بائع کہے: میں نے تجھے یہ کپڑا بیچا نقد ایک دینار کے عوض اور ادھار دو دینار کے عوض۔ اور تیسری صورت کی وضاحت یہ ہے کہ اس مبیع کے منافع کو فروخت کرنا جس کو اس نے خریدا اور بائع کی ضمان سے اپنے قبضے میں لینے سے پہلے اسے فروخت کر دے۔ (بذل المجهود ص 170 ج 15)

بَابٌ فِي شَرْطٍ فِي بَيْعٍ (بیع میں شرط لگانے کا بیان)

3042۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ بِعْتُهُ يَعْنِي بَعِيرَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَاشْتَرَطْتُ حُمْلَانَهُ إِلَى أَهْلِي قَالَ فِي آخِرِهِ تُرَانِي إِنَّمَا مَاكَسْتُكَ لِأَذْهَبَ بِجَمَلِكَ خُذْ

Marfat.com

جَمَلَكَ وَثَمَنَهُ فَهُمَا لَكَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو اپنا اونٹ فروخت کیا اور میں نے اپنے گھر تک اس پر سوار ہونے اور اپنا سامان لانے کی شرط لگائی۔ آپ ﷺ نے آخر میں فرمایا: تو میرے بارے میں یہ گمان کر رہا ہے کہ میں تیرے ساتھ عقد کرنے میں اس لیے تامل کر رہا ہوں کہ میں تیرا اونٹ لے جاؤں (نہیں) تو اپنا اونٹ بھی پکڑ اور اس کے ثمن بھی لے لے اور یہ دونوں تیرے لیے ہیں۔

فائدہ: تو یہ آقائے دو جہاں ﷺ کا اپنے غلاموں کو نوازنے کا خاص انداز ہے۔ ایک بار شے خرید لی اور پھر اس کے ثمن ادا کیے اور پھر ساتھ ہی وہ شے بھی حوالے کر دی۔ بندہ پروری کے اس انداز میں اپنی امت کے غنی اور خوشحال لوگوں کو یہ درس دیا کہ اگر کوئی ایسا فقیر اور مسکین ہو جو کسی کے سامنے دست سوال دراز کرنا اپنے وقار کے منافی سمجھتا ہو تو اس کے ساتھ تعاون کا انداز یہ ہے اور یہ انتہائی حسین اور خوبصورت انداز ہے۔

بَابٌ فِي عُهْدَةِ الرَّقِيقِ (غلام کی ذمہ داری کا بیان)

3043۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ عُهْدَةُ الرَّقِيقِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ زَادَ إِنْ وَجَدَ دَاءً فِي الثَّلَاثِ لَيَالِي رُدَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ وَإِنْ وَجَدَ دَاءً بَعْدَ الثَّلَاثِ كُلِّفَ الْبَيِّنَةَ أَنَّهُ اشْتَرَاهُ وَبِهِ هَذَا الدَّاءُ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا التَّفْسِيرُ مِنْ كَلَامِ قَتَادَةَ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غلام کی ذمہ داری تین دن ہے (یعنی اگر بائع نے غلام بیچا اور تین دن کے اندر اندر اس میں کوئی عیب اور نقص ظاہر ہو گیا تو اس کی ذمہ داری بائع پر ہوگی اور مشتری کو اسے واپس کرنے کا اختیار ہوگا)۔

ہارون بن عبداللہ، عبدالصمد، ہمام نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اسی اسناد اور معنی کے ساتھ حدیث بیان کی ہے اور اس میں یہ زائد ہے کہ اگر مشتری نے تین دنوں میں کوئی عیب پالیا تو اسے بغیر گواہوں کے واپس لوٹا دیا جائے گا اور اگر تین دنوں کے بعد کوئی عیب پایا تو پھر اسے گواہ لانے کا پابند کیا جائے گا (اس پر) کہ اس نے یہ غلام خریدا تو اس وقت اس میں یہ عیب تھا۔ ابوداؤد نے کہا: یہ تفسیر حضرت قتادہ کے کلام سے ہے۔

بَابٌ فِيمَنِ اشْتَرَى عَبْدًا فَاسْتَعْمَلَهُ ثُمَّ وَجَدَ بِهِ عَيْبًا

اس کا بیان کہ کسی نے غلام خریدا اور اسے کام پر لگا دیا پھر اس میں عیب پایا

3044۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ

Marfat.com

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: منافع ضمان کے ساتھ ہوتے ہیں (یعنی جس پر غلام کی ضمان ہوگی وہی اس کے منافع کا مستحق ہوگا۔ چونکہ اس دوران ضمانت مشتری پر ہے لہٰذا اس کے کام کی اجرت اسی کے لیے ہوگی۔ اگرچہ وہ اسے عیب کے سبب واپس کردے)۔

3045۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ أُنَاسٍ شَرِكَةٌ فِي عَبْدٍ فَاقْتَوَيْتُهُ وَبَعْضُنَا غَائِبٌ فَأَغَلَّ عَلَيَّ غَلَّةً فَخَاصَمَنِي فِي نَصِيبِهِ إِلَى بَعْضِ الْقُضَاةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَرُدَّ الْغَلَّةَ فَأَتَيْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَحَدَّثْتُهُ فَأَتَاهُ عُرْوَةُ فَحَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ

مخلد بن خفاف غفاری نے بیان کیا ہے کہ میرے اور لوگوں کے درمیان ایک غلام میں شرکت تھی۔ پس میں نے اس غلام سے خدمت لی اور ہمارے بعض شرکاء غائب تھے (یعنی ان کی اطلاع اور اجازت کے بغیر اسے کام پر لگادیا)۔ پس اس نے مجھے کچھ مال کما کر دیا۔ تو پھر (میرے غائب شریک نے) میرے ساتھ اپنے حصے کے لیے ایک قاضی کے پاس جھگڑا دائر کر دیا۔ تو اس نے مجھے حکم دیا کہ میں اس کمائی میں سے اس کا حصہ اسے دوں۔ پھر میں حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا۔ میں نے ان سے بات کی۔ تو حضرت عروہ قاضی کے پاس آئے اور اسے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ منافع (اور کمائی) ضمان کے ساتھ ہیں (یعنی جو ضامن ہے وہی کمائی کا مستحق ہے)۔

3046۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَجُلًا ابْتَاعَ غُلَامًا فَأَقَامَ عِنْدَهُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يُقِيمَ ثُمَّ وَجَدَ بِهِ عَيْبًا فَخَاصَمَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدِ اسْتَغَلَّ غُلَامِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا إِسْنَادٌ لَيْسَ بِذَاكَ[1]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے ایک غلام خریدا اور اسے اپنے پاس رکھا جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ وہ اسے اپنے پاس رکھے پھر اس نے اس میں عیب پایا۔ تو اس نے حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہو کر جھگڑا پیش کردیا۔ تو آپ ﷺ نے اسے بائع پر واپس لوٹا دیا۔ تو اس آدمی (بائع) نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ اس نے میرے غلام سے کام لیا ہے اور مال کمایا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافع ضمان کے ساتھ ہوتے ہیں (یعنی چونکہ یہی اب تک اس غلام کا ضامن تھا اس لیے اس کی کمائی اسی کے لیے ہوگی)۔ ابوداؤد نے کہا: یہ سند معتبر نہیں۔

بَابٌ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَالْمَبِيعُ قَائِمٌ

اس کا بیان کہ جب بائع اور مشتری کا اختلاف ہوجائے اور مبیع موجود ہو

3047۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ

1۔ ایک نسخہ میں بِذٰلِکَ ہے۔

Marfat.com

الرَّحْمَنِ بْنُ قَيْسِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ اشْتَرَى الْأَشْعَثُ رَقِيقًا مِنْ رَقِيقِ الْخُمُسِ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بِعِشْرِينَ أَلْفًا فَأَرْسَلَ عَبْدُ اللَّهِ إِلَيْهِ فِي ثَمَنِهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَخَذْتُهُمْ بِعَشَرَةِ آلَافٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَاخْتَرْ رَجُلًا يَكُونُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ قَالَ الْأَشْعَثُ أَنْتَ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِكَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَهُوَ مَا يَقُولُ رَبُّ السِّلْعَةِ أَوْ يَتَتَارَكَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ بَاعَ مِنَ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ رَقِيقًا فَذَكَرَ مَعْنَاهُ وَالْكَلَامُ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ

عبدالرحمن بن قیس بن محمد بن اشعث نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: اشعث نے خمس کے غلاموں میں سے کچھ غلام حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیس ہزار کے عوض خریدے۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان کے ثمن وصول کرنے کے لیے اس کی طرف قاصد بھیجا۔ تو اشعث نے کہا: میں نے تو وہ غلام دس ہزار کے عوض لیے ہیں۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو ایک آدمی کو چن لے جو میرے اور تیرے درمیان فیصلہ کرے گا۔ اشعث نے کہا: تم ہی میرے اور اپنے درمیان ہو (جو فیصلہ کرو گے مجھے قبول ہوگا)۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب بائع اور مشتری کے درمیان (قیمت) میں اختلاف ہو جائے اور ان کے درمیان کوئی گواہ نہ ہو تو قول وہ معتبر ہوگا جو صاحب مال کہے گا یا پھر دونوں بیع کو فسخ کر دیں گے۔

عبداللہ بن محمد نفیلی، ہشیم، ابن ابی لیلیٰ نے قاسم بن عبدالرحمن سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اشعث بن قیس کو کچھ غلام بیچے۔ آگے سابقہ حدیث کی مثل حدیث بیان کی اور کلام میں زیادتی اور کمی ہو سکتی ہے۔

بَابٌ فِي الشُّفْعَةِ (شفعہ کا بیان)

3048۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شِرْكٍ رَبْعَةٍ أَوْ حَائِطٍ لَا يَصْلُحُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يُؤْذِنَ شَرِيكَهُ فَإِنْ بَاعَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ حَتَّى يُؤْذِنَهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شفعہ ہر مشترک مکان، زمین یا باغ میں ثابت ہے، اسے کوئی شریک بیچنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے شریک ساتھی کو اس کے بارے آگاہ کرے۔ اور اگر اس نے بیچ دیا تو اس کا شریک ساتھی اس کا زیادہ حق رکھتا ہے یہاں تک کہ وہ اسے اس کی اجازت دے دے۔

فائدہ: شفعہ وہ حق ہے جو مشترک زمین یا مکان کے جملہ مالکان کو اس کا کوئی ایک حصہ فروخت ہونے کی صورت میں حاصل ہوتا ہے۔ تفصیل یہ ہے کہ اگر ایک شریک نے اپنا حصہ کسی اجنبی کو فروخت کر دیا تو دوسرے شریک کو اس پر شفعہ کا حق حاصل ہے۔ اب چاہے تو مشتری رضامندی سے وہ حصہ اس کے حوالے کر دے اور اپنے ثمن لے لے۔ بصورت دیگر یہ

Marfat.com

شریک بذریعہ عدالت وہ حصہ بالجبر بھی انہی ثمن کے عوض لے سکتا ہے (ہاں اگر اس نے اپنے ساتھی کو بیچنے کی اجازت دی ہو تو پھر شفعہ کا حق حاصل نہ ہوگا)۔

3049۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّمَا جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شے (زمین) میں شفعہ رکھا جو تقسیم نہ کی گئی ہو اور جب حدود قائم ہو جائیں اور راستے نکال لیے جائیں تو پھر اس میں شفعہ نہیں ہے (کیونکہ حدود قائم ہونے اور راستے علیحدہ ہونے کی وجہ سے اشتراک باقی نہیں رہا اور شفعہ کے لیے نفس مبیع یا حق مبیع میں شریک ہونا ضروری ہے)۔

3050۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَوْ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَوْ عَنْهُمَا جَمِيعًا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا قُسِمَتِ الْأَرْضُ وَحُدَّتْ فَلَا شُفْعَةَ فِيهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب زمین تقسیم کردی جائے اور اس کی حدود قائم کردی جائیں تو پھر اس میں شفعہ نہیں ہے۔

3051۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ الشَّرِيدِ سَمِعَ أَبَا رَافِعٍ سَمِعَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ

ابراہیم بن میسرہ نے عمرو بن شرید سے سنا انہوں نے حضرت ابو رافع سے سنا اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ فرماتے ہیں: پڑوسی اپنے قرب کی وجہ سے زیادہ حق رکھتا ہے (یعنی اسے حق جوار کی وجہ سے شفعہ کا حق حاصل ہے)۔

3052۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ جَارُ الدَّارِ أَحَقُّ بِدَارِ الْجَارِ أَوِ الْأَرْضِ

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: گھر کا پڑوسی پڑوسی کے گھر یا زمین کا زیادہ حق دار ہوتا ہے (کہ اگر وہ بیچے تو یہ اسے خرید لے)۔

3053۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم الْجَارُ أَحَقُّ بِشُفْعَةِ جَارِهِ يُنْتَظَرُ بِهَا وَإِنْ كَانَ غَائِبًا إِذَا كَانَ طَرِيقُهُمَا وَاحِدًا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پڑوسی اپنے پڑوسی پر شفعہ کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ اس کا انتظار کیا جائے اگر وہ غائب ہو جب کہ دونوں کا راستہ ایک ہو۔

Marfat.com

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُفْلِسُ فَيَجِدُ الرَّجُلُ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَهُ

ایسے آدمی کا بیان جو مفلس ہو جائے اور بائع بعینہٖ اپنا ساز و سامان اس کے پاس پا لے

3054۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ ح وحَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ الْمَعْنَى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَفْلَسَ فَأَدْرَكَ الرَّجُلُ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی آدمی مفلس ہو جائے اور بائع اس کے پاس بعینہٖ اپنا سامان پالے تو وہ کسی دوسرے کی نسبت اس کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ (یعنی کسی آدمی نے کوئی سامان خریدا۔ پھر اس کی قیمت ادا کرنے سے پہلے وہ مفلس اور کنگال ہو گیا اور بائع نے اپنا سامان اپنی اصلی صورت میں اس کے پاس پالیا تو یہی اس سامان کا زیادہ حق دار ہے کہ یہ اسے لے لے)۔

3055۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ مَتَاعًا فَأَفْلَسَ الَّذِي ابْتَاعَهُ وَلَمْ يَقْبِضِ الَّذِي بَاعَهُ مِنْ ثَمَنِهِ شَيْئًا فَوَجَدَ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَإِنْ مَاتَ الْمُشْتَرِي فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ زَادَ وَإِنْ كَانَ قَدْ قَضَى مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ فِيهَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ يَعْنِي الْخَبَائِرِيَّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَبُو الْهُذَيْلِ الْحِمْصِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ قَالَ فَإِنْ كَانَ قَضَاهُ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ وَأَيُّمَا امْرِئٍ هَلَكَ وَعِنْدَهُ مَتَاعُ امْرِئٍ بِعَيْنِهِ اقْتَضَى مِنْهُ شَيْئًا أَوْ لَمْ يَقْتَضِ فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ قَالَ أَبُو دَاوُد حَدِيثُ مَالِكٍ أَصَحُّ[1]

ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی آدمی نے کوئی سامان بیچا پھر وہ مفلس ہو گیا جس نے اسے خریدا اور ابھی تک اسے بیچنے والے نے اس کے ثمن میں سے کچھ بھی وصول نہ کیا تھا اور اس نے اپنا سامان بعینہٖ پالیا تو وہی اس سامان کا زیادہ حق دار ہے اور اگر مشتری مر گیا تو سامان کا مالک دیگر قرض خواہوں کے ساتھ برابر کا شریک ہوگا۔

سلیمان بن داود، عبداللہ بن وہب، یونس نے ابن شہاب سے بیان کیا ہے کہ ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام

1۔ قال ابو داود حدیث مالک أصح کے الفاظ صرف نسخہ ہذا میں ہیں۔

Marfat.com

نے مجھے خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا۔ اور پھر حدیث مالک کی طرح حدیث ذکر کی اور اس میں یہ زائد ہے: اور اگر خریدنے والا اس شے کے ثمن میں سے کچھ ادا کر چکا ہے تو پھر بائع اس میں دیگر قرض خواہوں کے ساتھ برابر ہوگا۔

محمد بن عوف طائی، عبداللہ بن عبدالجبار خبایری، اسماعیل بن عیاش نے زبیدی سے روایت کیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ محمد بن ولید ابو ہذیل حمصی ہیں۔ انہوں نے زہری سے، انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمن سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے اور اس میں کہا ہے کہ اگر وہ اس سامان کے ثمن میں سے کچھ ادا کر چکا ہے تو جو ثمن باقی ہیں ان میں وہ دیگر قرض خواہوں کے ساتھ برابر ہوگا۔ اور جو آدمی فوت ہو گیا اور اس کے پاس کسی آدمی کا سامان بعینہٖ موجود ہو چاہے سامان بیچنے والے نے ثمن میں سے کچھ وصول کیا ہو یا وصول نہ کیا ہو، تو وہ قرض خواہوں کے ساتھ برابر ہوگا۔ ابوداؤد نے کہا: حضرت مالک کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

3056۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ هُوَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ عَنْ عُمَرَ بْنِ خَلْدَةَ قَالَ أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي صَاحِبٍ لَنَا أَفْلَسَ فَقَالَ لَأَقْضِيَنَّ فِيكُمْ بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَفْلَسَ أَوْ مَاتَ فَوَجَدَ رَجُلٌ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ

حضرت عمر بن خلدہ نے بیان کیا ہے کہ ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس اپنے ایک ساتھی کے معاملہ میں آئے جو کہ مفلس ہو چکا تھا۔ تو آپ نے فرمایا: میں یقیناً تم میں وہ فیصلہ کروں گا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ جو آدمی مفلس ہو جائے یا فوت ہو جائے اور بیچنے والا آدمی اپنا سامان بعینہٖ اس کے پاس پالے تو وہی اس کا زیادہ حق دار ہوگا۔

بَاب فِيمَنْ أَحْيَا حَسِيرًا (ایسے آدمی کا بیان جس نے بیکار جانور کو پکڑ کر طاقتور بنالیا)

3057۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وحَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ الشَّعْبِيِّ وَقَالَ عَنْ أَبَانَ أَنَّ عَامِرًا الشَّعْبِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ وَجَدَ دَابَّةً قَدْ عَجَزَ عَنْهَا أَهْلُهَا أَنْ يَعْلِفُوهَا فَسَيَّبُوهَا فَأَخَذَهَا فَأَحْيَاهَا فَهِيَ لَهُ قَالَ فِي حَدِيثِ أَبَانَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَقُلْتُ عَمَّنْ قَالَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا حَدِيثُ حَمَّادٍ وَهُوَ أَبْيَنُ وَأَتَمُّ

ابان سے روایت ہے کہ عامر شعبی نے انہیں حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کوئی جانور پایا درآنحالیکہ اس کے گھر والے (مالک) اسے چارہ وغیرہ کھلانے پلانے سے عاجز آ چکے ہوں اور انہوں نے اسے آوارہ چھوڑ دیا ہو اور اس نے اسے پکڑ لیا اور اسے کھلا پلا کر زندہ کر دیا تو وہ جانور اسی کا ہوگا۔ ابان کی حدیث میں ہے کہ عبید اللہ نے کہا: میں نے پوچھا: کس نے یہ حدیث سنی ہے؟ تو انہوں نے کہا: میں نے حضور نبی کریم ﷺ کے کئی صحابہ کرام سے اسے سنا ہے۔ ابو داؤد نے کہا: یہ حماد کی حدیث ہے اور وہی زیادہ واضح اور مکمل ہے۔

3058۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ حَمَّادٍ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ الشَّعْبِيِّ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَرَكَ دَابَّةً بِمَهْلَكٍ فَأَحْيَاهَا رَجُلٌ فَهِيَ لِمَنْ

Marfat.com

أَحْيَاهَا

عبید اللہ بن حمید بن عبد الرحمن نے شعبی سے حضور نبی مکرم ﷺ تک مرفوع حدیث بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے کوئی جانور ہلاکت کے لیے چھوڑا۔ پھر کسی آدمی نے اسے زندہ کر دیا (یعنی اسے چارہ اور دوا وغیرہ مہیا کی) تو یہ جانور اسی کے لیے ہوگا جس نے اسے چارہ وغیرہ مہیا کیا۔

بَابٌ فِي الرَّهْنِ (رہن (گروی رکھنے) کا بیان)

3059۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَبَنُ الدَّرِّ يُحْلَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَالظَّهْرُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَحْلِبُ النَّفَقَةُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ عِنْدَنَا صَحِيحٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اونٹنی کا دودھ اس کے خرچے کے عوض دوہا جاسکتا ہے جب کہ وہ رہن رکھی ہوئی ہو اور اس کے خرچہ کے عوض اس پر سوار ہوا جاسکتا ہے جب کہ وہ رہن رکھی گئی ہو اور اس کا خرچہ (چادر وغیرہ) اسی پر ہوگا جو سوار ہوگا اور دودھ دوہے گا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ حدیث ہمارے نزدیک صحیح ہے۔

فائدہ: یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ مرتہن کے لیے رہن سے فائدہ اٹھانا جائز ہے۔ بشرطیکہ اسے اس کی ضرورت ہو، اگرچہ مالک نے اجازت نہ بھی دی ہو۔ یہ قول امام احمد، اسحاق، لیث اور حسن وغیرہ کا ہے جب کہ امام شافعی، امام ابوحنیفہ، امام مالک اور جمہور علماء رحمہم اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ مرتہن رہن سے کسی قسم کے منافع حاصل نہیں کرسکتا۔ بلکہ فوائد اور منافع بھی راہن کے لیے ہیں اور اس کی مشقت یعنی اخراجات بھی اسی پر ہیں۔ ابن عبد البر نے کہا ہے کہ یہ حدیث جمہور علماء کے نزدیک مجمع علیہ اصول اور وہ آثار جو ثابت ہیں اور ان کے صحیح ہونے میں کوئی اختلاف نہیں، کے سبب قابل عمل نہیں۔ اور اس کے نسخ پر بخاری شریف کی حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما دلالت کرتی ہے۔ اس میں الفاظ ہیں: لا تحلب ماشية امرئ بغير اذنه کہ بغیر اجازت کے کسی آدمی کا جانور نہیں دوہا جائے گا۔ واللہ اعلم۔ (بذل المجہود ص 209 ج 15)

3060۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ لَأُنَاسًا مَا هُمْ بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللهِ تَعَالَى قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ تُخْبِرُنَا مَنْ هُمْ قَالَ هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوا بِرُوحِ اللهِ عَلَى غَيْرِ أَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ وَلَا أَمْوَالٍ يَتَعَاطَوْنَهَا فَوَاللهِ إِنَّ وُجُوهَهُمْ لَنُورٌ وَإِنَّهُمْ عَلَى نُورٍ لَا يَخَافُونَ إِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا يَحْزَنُونَ إِذَا حَزِنَ النَّاسُ وَقَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ[1]

ابو زرعہ بن عمرو بن جریر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کچھ ایسے لوگ ہیں جو نہ تو انبیاء ہیں اور نہ ہی شہداء ہیں (لیکن) قیامت کے دن

1۔ یہ حدیث صرف مطبوعہ بیروت میں ہے اور مطبوعہ دہلی کے حاشیہ میں درج ہے۔

Marfat.com

انبیاء اور شہداء بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کے مراتب پر رشک کریں گے۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ آپ ہمیں بتائیں وہ کون ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سبب باہم محبت کرتے ہیں اس کے باوجود کہ ان کے درمیان کوئی رشتہ داری نہیں ہوتی اور نہ ایسے مال ہوتے ہیں جو وہ ایک دوسرے کو عطا کرتے ہیں۔ قسم بخدا! بلاشبہ ان کے چہرے نور سے منور ہوں گے اور وہ نور پر ہوں گے (یعنی وہ ہر جانب سے نور میں گھرے ہوں گے)۔ وہ خوف زدہ نہیں ہوں گے جب لوگ خوفزدہ ہوں گے اور وہ غمگین نہیں ہوں گے جب لوگ غمزدہ ہوں گے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی:

أَوْلِيَاءَ اللهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

فائدہ: وہ عالی بخت اور خوش نصیب لوگ جو اپنی حیات مستعار کو اپنے رب کریم کے سپرد کر دیتے ہیں اور اس کے احکام کے تابع ہو کر گزارتے ہیں اور اپنے دل میں عشق مصطفیٰ کریم ﷺ کی شمع روشن کرتے ہیں، یہ رب کریم کی طرف سے ان کے لیے انعام ہے کہ ان کے مقام و مرتبہ پر انبیاء و شہداء بھی رشک کریں گے۔ رب کریم ہمیں بھی ان کی معیت و سنگت نصیب فرمائے۔ آمین

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَأْكُلُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ (اس کا بیان کہ آدمی اپنے بیٹے کا مال کھا سکتا ہے)

3061۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمَّتِهِ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فِي حِجْرِي يَتِيمٌ أَفَآكُلُ مِنْ مَالِهِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ مِنْ أَطْيَبِ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَوَلَدُهُ مِنْ كَسْبِهِ

عمارہ بن عمیر نے اپنی پھوپھی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: میرے زیر پرورش ایک یتیم ہے، کیا میں اس کے مال میں سے کھا سکتا ہوں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک سب سے پاکیزہ اور اچھی خوراک وہ ہے جو آدمی اپنی کمائی سے کھائے اور اس کا بیٹا بھی اس کی کمائی میں سے ہے (لہٰذا اس کے مال میں سے کھانا اس کے لیے بالکل جائز ہے)۔

3062۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ وَلَدُ الرَّجُلِ مِنْ كَسْبِهِ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِهِ فَكُلُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ قَالَ أَبُو دَاوُد حَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ زَادَ فِيهِ إِذَا احْتَجْتُمْ وَهُوَ مُنْكَرٌ

عمارہ بن عمیر نے اپنی ماں سے، انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کی اولاد اس کی کمائی میں سے ہے اور انتہائی اچھی اور خوب کمائی میں سے ہے۔ پس تم ان کے مالوں میں سے کھاؤ۔ ابوداؤد نے کہا ہے: حماد بن ابی سلیمان نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے: اذا احتجتم (جب تم محتاج ہو) اور یہ الفاظ منکر ہیں۔

Marfat.com

3063۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي مَالًا وَوَلَدًا وَإِنَّ وَالِدِي يَحْتَاجُ مَالِي قَالَ أَنْتَ وَمَالُكَ لِوَالِدِكَ إِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِكُمْ فَكُلُوا مِنْ كَسْبِ أَوْلَادِكُمْ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بے شک میرا مال بھی ہے اور اولاد بھی اور بلاشبہ میرا والد میرے مال کا محتاج اور ضرورت مند ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اور تیرا مال تیرے والد کے لیے ہے۔ بے شک تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی ہے، پس تم اپنی اولاد کی کمائی سے کھاؤ۔

فائدہ: چونکہ اولاد والدین کی کمائی ہے تو پھر اولاد کا مال بالواسطہ والدین کی ہی کمائی ہے۔ اس لیے اپنی احتیاج اور ضرورت کے مطابق اپنی اولاد کے مال میں تصرف کرنے کا پورا حق رکھتے ہیں۔ حتیٰ کہ اگر سوائے سامان کے اور کوئی شے نہ ہو تو وہ اسے فروخت کر کے بھی اپنے روزمرہ کے اخراجات پورے کر سکتے ہیں۔ چاہے اولاد کی طرف سے اجازت ہو یا نہ ہو اور پھر اولاد کو اپنے والدین سے خرچ کیے ہوئے مال کا مطالبہ کرنے کا حق حاصل نہیں۔ البتہ زمین وغیرہ جائیداد کو بغیر اولاد کے مشورہ کے اپنے اخراجات کے لیے فروخت کرنے کی اجازت نہیں۔ واللہ اعلم

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَجِدُ عَيْنَ مَالِهِ عِنْدَ رَجُلٍ

ایسے آدمی کا بیان جو کسی آدمی کے پاس بعینہٖ اپنا مال پالے

3064۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُوسَى بْنِ السَّائِبِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ وَجَدَ عَيْنَ مَالِهِ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَيَتَّبِعُ الْبَيِّعُ مَنْ بَاعَهُ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس آدمی نے کسی آدمی کے پاس بعینہٖ اپنا مال پالیا تو وہی اس کا زیادہ حق دار ہے اور خریدنے والا اسے تلاش کرے جس نے اسے وہ مال بیچا ہے (اور اس کے خلاف مال کی قیمت واپس کرنے کا دعویٰ کرے)۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَأْخُذُ حَقَّهُ مِنْ تَحْتِ يَدِهِ

ایسے آدمی کا بیان جو اپنا حق اس مال میں سے لے لے جو اس کے پاس امانت ہے

3065۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هِنْدًا أُمَّ مُعَاوِيَةَ جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ وَإِنَّهُ لَا يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَبَنِيَّ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ آخُذَ مِنْ مَالِهِ شَيْئًا قَالَ خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَبَنِيكِ بِالْمَعْرُوفِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ھند جو کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ماں ہے، وہ

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی: بے شک ابوسفیان انتہائی بخیل آدمی ہے وہ مجھے اتنا مال بھی نہیں دیتا جو میری اور میرے بیٹوں کی حاجات کے لیے کافی ہو۔ تو کیا مجھ پر کوئی حرج ہے کہ میں اس کے مال میں سے کچھ لے لیا کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اتنا لے لے جو تیرے لیے اور تیری اولاد کی حاجات کو پورا کرنے کے لیے کافی ہو۔ اتنی مقدار میں جو عرف اور عادات کے مطابق تمہارے لیے کافی ہو۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ سے استدلال کیا گیا ہے کہ اگر کسی آدمی کا کوئی حق دوسرے کے ذمہ واجب الادا ہو اور وہ اسے پورا کرنے سے عاجز ہو تو اس کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنے حق کی مقدار اس کے مال سے بغیر اجازت لے لے۔ یہ امام شافعی اور ایک جماعت کا قول ہے اور ان کے نزدیک راجح ہے کہ وہ اپنے حق کی جنس کے سوا مال نہیں لے سکتا مگر اس صورت میں جب کہ اس کے حق کی جنس متعذر رہو۔ اور امام اعظم ابوحنیفہ سے ایک روایت ہے کہ وہ اپنے حق کی جنس سے لے سکتا ہے اور غیر جنس سے نہیں لے سکتا۔ البتہ نقدی کو ایک دوسرے سے بدلا جا سکتا ہے۔ (بذل المجہود ص 214 ج 15)

3066۔ حَدَّثَنَا خُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مُمْسِكٌ فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ حَرَجٍ أَنْ أُنْفِقَ عَلَى عِيَالِهِ مِنْ مَالِهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا حَرَجَ عَلَيْكِ أَنْ تُنْفِقِي (1) بِالْمَعْرُوفِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہند حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آئی اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! بے شک ابوسفیان بخیل آدمی ہے، کیا مجھ پر کوئی حرج ہے کہ میں اس کی اجازت کے بغیر اس کے مال میں سے اس کے بچوں پر کچھ خرچ کروں؟ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تجھ پر کوئی حرج نہیں ہے کہ تو مروجہ طریقے سے خرچ کرے۔

3067۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ يَعْنِي الطَّوِيلَ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ الْمَكِّيِّ قَالَ كُنْتُ أَكْتُبُ لِفُلَانٍ نَفَقَةَ أَيْتَامٍ كَانَ وَلِيَّهُمْ فَغَالَطُوهُ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ فَأَدَّاهَا إِلَيْهِمْ فَأَدْرَكْتُ لَهُمْ مِنْ مَالِهِمْ مِثْلَيْهَا قَالَ قُلْتُ أَقْبِضُ الْأَلْفَ الَّذِي ذَهَبُوا بِهِ مِنْكَ قَالَ لَا حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ

یوسف بن ماہک مکی نے بیان کیا ہے کہ میں فلاں آدمی کے لیے یتیموں کا خرچہ لکھا کرتا تھا۔ وہ ان کا ولی اور سرپرست تھا۔ پس ان یتیموں نے اسے ایک ہزار درہم کا مغالطہ دے دیا اور اس نے انہیں وہ ادا کر دیا۔ پھر میں نے ان (یتیموں) کے مال میں سے اس کی دو مثل پالیا تو میں نے اسے کہا: تو اس سے وہ ہزار لے لے جو وہ تجھ سے لے گئے ہیں۔ تو اس آدمی نے کہا: نہیں، کیونکہ میرے باپ نے مجھے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: تو اسے امانت ادا کر جو تجھے امین بنائے اور تو اس سے خیانت نہ کر جو تیرے ساتھ خیانت کرے۔

3068۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَأَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ عَنْ شَرِيكٍ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ

1۔ ایک نسخہ میں یہاں عَلَيْهِمْ ہے۔

Marfat.com

وَقَيْسٌ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو اس کی امانت ادا کر جس نے تیرے پاس امانت رکھی اور تو اس کے ساتھ خیانت نہ کر جس نے تیرے ساتھ خیانت کی۔

بَابٌ فِي قَبُولِ الْهَدَايَا (ہدایا اور تحائف کو قبول کرنے کا بیان)

3069۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ الرُّؤَاسِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عِيسَى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَقَ السَّبِيعِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ ہدیہ قبول فرماتے تھے اور آپ ﷺ اس پر بدلہ بھی عطا فرماتے تھے۔

3070۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَايْمُ اللهِ لَا أَقْبَلُ بَعْدَ يَوْمِي هَذَا مِنْ أَحَدٍ هَدِيَّةً إِلَّا أَنْ يَكُونَ مُهَاجِرًا قُرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا أَوْ دَوْسِيًّا أَوْ ثَقَفِيًّا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں آج کے دن کے بعد کسی سے ہدیہ قبول نہیں کروں گا سوائے ایسے آدمی کے جو مہاجر قریشی ہو یا انصار میں سے ہو یا قبیلہ دوس یا قبیلہ ثقیف سے تعلق رکھنے والا ہو۔

فائدہ: علامہ خطابی نے بیان کیا ہے کہ ہدیہ لینے دینے کے اعتبار سے لوگوں کے تین طبقات ہیں: ایک یہ کہ آدمی کا اپنے سے ادنیٰ آدمی کو کوئی شے تحفہ دینا، اس میں اس کی عزت افزائی اور اس کی مہربانی کرنا مقصود ہوتا ہے، لہٰذا اس میں عوض کا تقاضا نہیں ہوتا، دوسرا چھوٹے کا بڑے کو تحفہ دینا طلب منفعت اور فائدہ کے لیے، اس میں بدلہ واجب ہوتا ہے اور تیسرا اپنی مثل کو تحفہ دینا۔ تو اس میں باہمی محبت اور قرب مقصود ہوتا ہے اور اس میں بھی کہا گیا ہے کہ عوض اور بدلہ دیا جائے گا۔ اور مذکورہ بالا حدیث میں جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہدیہ کو چند افراد کے ساتھ مخصوص کیا ہے اس کا سبب یہ بنا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کو ایک اونٹ ہدیہ پیش کیا تو آپ ﷺ نے اس کے عوض میں اسے چھ اونٹ دیے اور وہ پھر بھی ناراض ہی رہا۔ جب آپ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور پھر یہ مذکورہ ارشاد فرمایا۔ (بذل ص 219 ج 15)

بَابُ الرُّجُوعِ فِي الْهِبَةِ (ہبہ واپس لوٹانے کا بیان)

3071۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ وَهَمَّامٌ وَشُعْبَةُ قَالُوا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ

Marfat.com

ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ قَالَ هَمَّامٌ وَقَالَ قَتَادَةُ وَلَا نَعْلَمُ الْقَيْءَ إِلَّا حَرَامًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہبہ کو واپس لوٹانے والا اپنی قے کھانے والے کی طرح ہے۔ ہمام نے بیان کیا اور قتادہ نے بیان کیا: ہم تو قے کھانے کو حرام جانتے ہیں (تو اس میں بھی مقصود شدت اور سختی ہے اور سخت ناپسندیدگی کا اظہار ہے اس پر کہ ایک چیز پہلے ہبہ کی جائے اور پھر اسے واپس لوٹا لیا جائے)۔

3072۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً أَوْ يَهَبَ هِبَةً فَيَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ وَمَثَلُ الَّذِي يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَأْكُلُ فَإِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِي قَيْئِهِ

حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی آدمی کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ کسی کو کوئی چیز عطا کرے یا اسے ہبہ کرے تو پھر اسے لوٹا لے۔ سوائے والد کے کہ وہ اس شے سے رجوع کر سکتا ہے جو وہ اپنے بیٹے کو عطا کرے۔ اور جو عطیہ دیتا ہے پھر اسے لوٹا لیتا ہے اس کی مثال اس کتے کی مثل ہے جو کھاتا رہتا ہے اور جب خوب سیر ہو جائے تو قے کرلے اور پھر اپنی قے کو چاٹنے لگ جائے۔ (یہ مثال بیان کر کے اس عمل کی انتہائی کراہت اور قباحت کو بیان کرنا مقصود ہے)۔

3073۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يَسْتَرِدُّ مَا وَهَبَ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِيءُ فَيَأْكُلُ قَيْئَهُ فَإِذَا اسْتَرَدَّ الْوَاهِبُ فَلْيُوَقَّفْ فَلْيُعَرَّفْ بِمَا اسْتَرَدَّ ثُمَّ لِيُدْفَعْ إِلَيْهِ مَا وَهَبَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ آدمی جو اپنی ہبہ کی ہوئی شے واپس لوٹا لیتا ہے اس کی مثال اس کتے کی مثل ہے جو قے کرتا ہے اور پھر اپنی قے کو کھانے لگ جاتا ہے۔ اور ہبہ کرنے والا واپس لوٹانے کا مطالبہ کرے تو اسے روکا جائے اور اس سے واپس لوٹانے کا سبب معلوم کیا جائے۔ بعد ازاں اسے وہ شے دے دی جائے جو اس نے ہبہ کی ہے۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ ناپسندیدہ اور مکروہ ہونے کے باوجود واہب کو اپنی موہوبہ شے واپس لوٹانے کا حق حاصل ہے، چاہے واہب اور موہوب لہ دونوں کی رضامندی کے ساتھ ہو یا قضائے قاضی کی شرط پر ہو۔ یہی احناف کا مذہب ہے۔ (بذل المجہود ص 222 ج 15)

بَابٌ فِي الْهَدِيَّةِ لِقَضَاءِ الْحَاجَةِ (کسی کام کی غرض سے ہدیہ لینے کا بیان)

3074۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ

Marfat.com

خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ شَفَعَ لِأَخِيهِ بِشَفَاعَةٍ[1] فَأَهْدَى لَهُ هَدِيَّةً عَلَيْهَا فَقَبِلَهَا فَقَدْ أَتَى بَابًا عَظِيمًا مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے بھائی کے لیے کسی کام کی سفارش کی اور اس نے اس پر اسے ہدیہ پیش کیا اور اس نے اسے قبول کر لیا تو وہ ربا (سود) کے دروازوں میں سے بہت بڑے دروازے پر آ گیا۔

فائدہ: چونکہ اچھے کام کے لیے سفارش کرنا مستحب ہے اور کبھی کبھار واجب ہو جاتی ہے اور یہ عمل سفارش کرنے والے کے لیے باعث اجر و ثواب ہے، اب اگر وہ اس کے عوض ہدیہ اور تحفہ وغیرہ قبول کرتا ہے تو وہ اس کے اجر کو اسی طرح ضائع کر دے گا جس طرح کہ ربا حلال کو ضائع کر دیتا ہے۔ واللہ اعلم (بذل ص 223 ج 15)

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُفَضِّلُ بَعْضَ وَلَدِهِ فِي النُّحْلِ

ایسے آدمی کا بیان جو عطا میں اپنے ایک بیٹے کو فضیلت اور ترجیح دیتا ہے

3075۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ وَأَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ وَأَخْبَرَنَا دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَأَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَنْحَلَنِي أَبِي نُحْلًا قَالَ إِسْمَعِيلُ بْنُ سَالِمٍ مِنْ بَيْنِ الْقَوْمِ نِحْلَةً غُلَامًا لَهُ قَالَ فَقَالَتْ لَهُ أُمِّي عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ ائْتِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَشْهِدْهُ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَشْهَدَهُ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي النُّعْمَانَ نُحْلًا وَإِنَّ عَمْرَةَ سَأَلَتْنِي أَنْ أُشْهِدَكَ عَلَى ذَلِكَ قَالَ فَقَالَ أَلَكَ وَلَدٌ سِوَاهُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكُلَّهُمْ أَعْطَيْتَ مِثْلَ مَا أَعْطَيْتَ النُّعْمَانَ قَالَ لَا قَالَ فَقَالَ بَعْضُ هَؤُلَاءِ الْمُحَدِّثِينَ هَذَا جَوْرٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ هَذَا تَلْجِئَةٌ فَأَشْهِدْ عَلَى هَذَا غَيْرِي قَالَ مُغِيرَةُ فِي حَدِيثِهِ أَلَيْسَ يَسُرُّكَ أَنْ يَكُونُوا لَكَ فِي الْبِرِّ وَاللُّطْفِ سَوَاءً قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَشْهِدْ عَلَى هَذَا غَيْرِي وَذَكَرَ مُجَالِدٌ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ لَهُمْ عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ أَنْ تَعْدِلَ بَيْنَهُمْ كَمَا أَنَّ لَكَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ أَنْ يَبَرُّوكَ قَالَ أَبُو دَاوُد فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ قَالَ بَعْضُهُمْ أَكُلَّ بَنِيكَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ وَلَدِكَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِيهِ أَلَكَ بَنُونَ سِوَاهُ وَقَالَ أَبُو الضُّحَى عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَلَكَ وَلَدٌ غَيْرُهُ

مجالد اور اسماعیل بن سالم نے شعبی سے اور انہوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میرے باپ نے مجھے کچھ عطا فرمایا اور اس حدیث کے راویوں میں سے اسماعیل بن سالم نے کہا کہ وہ عطاء ایک غلام تھا (جو کہ نعمان بن بشیر کو ان کے والد نے دیا) تو میری ماں عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہا نے میرے باپ سے کہا: تم رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ اور آپ کو اس پر گواہ بنا لو۔ چنانچہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تا کہ آپ کو گواہ بنائیں

1۔ دیگر نسخوں میں شَفَاعَةً ہے۔

Marfat.com

اور آپ ﷺ کے پاس اس کا ذکر کرتے ہوئے عرض کی: میں نے اپنے بیٹے نعمان کو کچھ مال عطا کیا ہے اور عمرہ نے مجھے کہا ہے کہ میں اس معاملہ پر آپ کو شاہد بناؤں (اس لیے میں حاضر ہوا ہوں)۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تیرا اس کے سوا کوئی بیٹا ہے؟ تو میں نے عرض کی: ہاں (اور بیٹے بھی ہیں)۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تو نے تمام کو اتنا دیا ہے جتنا نعمان کو دیا ہے؟ عرض کی: نہیں۔ بعض محدثین نے اس مقام پر بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو زیادتی ہے۔ اور بعض نے کہا: یہ تو مجبوری کا عمل ہے، پس تو اس پر میرے سوا کسی اور کو گواہ بنا لے۔ حضرت مغیرہ نے اپنی حدیث میں یہ بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: کیا تیرے لیے یہ امر باعث مسرت نہیں ہے کہ وہ تیرے لیے نیکی اور حسن سلوک کرنے میں سب برابر ہوں۔ اس نے عرض کی: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس پر میرے سوا کسی اور کو گواہ بنا لے۔ اور مجالد نے اپنی حدیث میں یہ ذکر کیا ہے: بے شک ان کا تجھ پر یہ حق ہے کہ تو ان کے درمیان عدل و انصاف کرے جیسا کہ تیرا ان پر یہ حق ہے کہ وہ تیرے ساتھ احسان اور نیکی سے پیش آئیں۔ ابو داؤد نے زہری کی حدیث میں کہا ہے کہ بعض راویوں نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: اکل بنیک اور بعض نے کہا ہے اکل ولدک۔ ابن ابی خالد نے شعبی سے یہ بیان کیا ہے: الک بنون سواہ، کیا تیرے اس کے سوا بیٹے ہیں؟ اور ابوالضحیٰ نے نعمان بن بشیر سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: الک ولد غیرہ (کیا تیرا اس کے سوا کوئی بیٹا ہے؟)۔

3076۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ أَعْطَاهُ أَبُوهُ غُلَامًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا هَذَا الْغُلَامُ قَالَ غُلَامِي أَعْطَانِيهِ أَبِي قَالَ فَكُلَّ[1] إِخْوَتِكَ أَعْطَى كَمَا أَعْطَاكَ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ان کے باپ نے انہیں ایک غلام عطا فرمایا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: یہ غلام کون ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: یہ میرا غلام ہے جو میرے باپ نے مجھے عطا فرمایا ہے۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تیرے ہر بھائی کو تیرے باپ نے اسی طرح دیا ہے جیسے تجھے دیا ہے؟ عرض کی: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پس تو اسے واپس لوٹا دے۔

3077۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَاجِبِ بْنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ الْمُهَلَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ اعْدِلُوا بَيْنَ أَبْنَائِكُمْ

حاجب بن مفضل بن مہلب نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو، اپنے بیٹوں کے مابین انصاف اور مساوات برتو۔

3078۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَتْ امْرَأَةُ بَشِيرٍ انْحَلْ ابْنِي غُلَامَكَ وَأَشْهِدْ لِي رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ ابْنَةَ فُلَانٍ سَأَلَتْنِي أَنْ أَنْحَلَ ابْنَهَا غُلَامًا وَقَالَتْ لِي أَشْهِدْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ إِخْوَةٌ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَكُلَّهُمْ أَعْطَيْتَ مِثْلَ[2] مَا

1۔ ایک نسخہ میں أَكُلَّ ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں مِثْلَ نہیں ہے۔

Marfat.com

أَعْطَيْتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَلَيْسَ يَصْلُحُ هٰذَا وَإِنِّي لَا أَشْهَدُ إِلَّا عَلَى حَقٍّ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کی بیوی نے کہا: تو میرے بیٹے کو اپنا غلام عطا کر اور میرے لیے رسول اللہ ﷺ کو گواہ بنا۔ چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: بے شک فلاں کی بیٹی نے مجھے کہا ہے کہ میں اس کے بیٹے کو ایک غلام دوں اور اس نے مجھے یہ بھی کہا ہے کہ تو میرے لیے رسول اللہ ﷺ کو گواہ بنا۔ تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: کیا اس کے اور بھائی ہیں؟ تو انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا ہر ایک کو تو نے اتنا دیا ہے جتنا تو نے اسے دیا ہے۔ عرض کی: نہیں۔ تو آپ نے فرمایا: یہ درست نہیں اور میں حق کے سوا کسی پر شاہد نہیں بنتا۔ (یعنی اس میں انصاف کا پہلو مفقود ہے، لہٰذا میں اس پر گواہ نہیں ہو سکتا۔ یہ عدل و انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے انتہائی اہم تنبیہ ہے۔ واللہ اعلم)۔

بَابٌ فِي عَطِيَّةِ الْمَرْأَةِ بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا

اس کا بیان کہ کیا عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر کچھ دے سکتی ہے؟

3079۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ وَحَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَجُوزُ لِامْرَأَةٍ أَمْرٌ فِي مَالِهَا إِذَا مَلَكَ زَوْجُهَا عِصْمَتَهَا

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی عورت کے لیے اپنے مال میں سے کچھ دینا جائز نہیں ہے جب کہ اس کا خاوند اس کی عزت وعصمت کا مالک ہے۔

فائدہ: حسن معاشرت اور باہمی اعتماد کا تقاضا یہی ہے کہ عورت اگر کسی کو کوئی چیز دینا چاہے تو اس کے بارے مرد سے مشاورت کرے اور اس کی وضاحت حاصل کرے۔ نتیجۃً دونوں کے مابین اعتماد قائم رہے گا اور گھریلو فضا پرامن اور راحت بخش ہوگی۔ بصورت دیگر عدم اعتماد پیدا ہوگا اور گھر کا امن وسکون غارت ہو کر رہ جائے گا۔ واللہ اعلم

3080۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَجُوزُ لِامْرَأَةٍ عَطِيَّةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی عورت کے لیے اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر عطیہ دینا جائز نہیں ہے۔

بَابٌ فِي الْعُمْرَى (عمریٰ کا بیان)

3081۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعُمْرَى جَائِزَةٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

Marfat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عمریٰ جائز ہے۔ ابوالولید، ہمام نے قتادہ عن الحسن عن سمرۃ عن النبی ﷺ کی سند سے اسی کی مثل بیان کیا ہے (عمریٰ سے مراد یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کو کہے: میں نے یہ مکان یا زمین تجھے تیری عمر تک دی۔ یہ ہبہ کی مثل ہے، جس کو یہ دی جائے وہ اس کا مالک بن جاتا ہے اور اس کے فوت ہو جانے کے بعد اس کے ورثاء اس کے مالک بنتے ہیں)۔

3082۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ الْعُمْرَى لِمَنْ وُهِبَتْ لَهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ فرماتے تھے: عمریٰ اسی کے لیے ہے جسے وہ عطا کر دی گئی۔ (یعنی جسے کوئی شے عمر بھر کے لیے دی جائے تو وہ اس کی ملکیت ہو جاتی ہے)۔

3083۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنِي الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ أُعْمِرَ عُمْرَى فَهِيَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ يَرِثُهَا مَنْ يَرِثُهُ مِنْ عَقِبِهِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْحَوَارِيِّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعُرْوَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَكَذَا رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: وہ آدمی جسے عمر بھر کے لیے کوئی شے دی گئی تو وہ اس کے لیے ہوگی اور اس کے وارثوں کے لیے اور اس کے وارث وہ ہوں گے جو اس آدمی کے فوت ہو جانے کے بعد اس کے وارث بنیں گے۔

احمد بن الحواری، ولید نے اوزاعی عن الزہری عن ابی سلمۃ وعروۃ عن جابر عن النبی ﷺ کی سند سے اس کی مثل روایت بیان کی ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے: اسی طرح اسے لیث بن سعد نے زہری عن ابی سلمۃ عن جابر رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

فائدہ: مذکورہ جملہ روایات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ جس کو عمر بھر کے لیے کوئی شے دی گئی تو اس کے فوت ہو جانے کے بعد اس کے مالک اس کے ورثاء ہوں گے۔ وہ شے ہبہ کرنے والے کی طرف واپس نہیں لوٹے گی۔ واللہ اعلم

بَاب مَنْ قَالَ فِيهِ وَلِعَقِبِهِ

اس کا بیان کہ کوئی عمر بھر کے لیے دیتے وقت اس کے ورثاء کا بھی ذکر کرے

3084۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ يَعْنِي ابْنَ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَإِنَّهَا لِلَّذِي يُعْطَاهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أَعْطَاهَا لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي

Marfat.com

يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَاخْتُلِفَ عَلَى الْأَوْزَاعِيِّ فِي لَفْظِهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَرَوَاهُ فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ مِثْلَ حَدِيثِ مَالِكٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ آدمی جسے عمر بھر کے لیے کوئی شے دی گئی اور یہ کہا گیا: عمریٰ له ولعقبه یہ عمریٰ اس کے لیے ہے اور اس کے وارثوں کے لیے ہے۔ تو بے شک وہ شے اس کے لیے ہوگی جسے وہ عطا کی جارہی ہے۔ وہ اس کی طرف قطعاً لوٹ کر نہیں آئے گی جس نے اسے وہ عطا کی ہے، کیونکہ دینے والے نے یہ اس طرح دے دی ہے کہ اس میں میراث کے احکام جاری ہو چکے ہیں۔

حجاج بن ابی یعقوب، یعقوب نے بیان کیا ہے کہ میرے باپ (ابراہیم بن سعد) نے صالح عن ابن شہاب کی سند سے اسی کی ہم معنی روایت بیان کی ہے۔ ابوداؤد نے کہا: اور اسی طرح اسے عقیل نے ابن شہاب اور یزید بن ابی حبیب سے اور انہوں نے ابن شہاب سے روایت کیا ہے اور اوزاعی عن ابی شہاب کی روایت میں الفاظ مختلف ہیں اور اسے فلیح بن سلیمان نے مالک کی حدیث کی مثل روایت کیا ہے۔

3085۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّمَا الْعُمْرَى الَّتِي أَجَازَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَقُولَ هِيَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ فَأَمَّا إِذَا قَالَ هِيَ لَكَ مَا عِشْتَ فَإِنَّهَا تَرْجِعُ إِلَى صَاحِبِهَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: بے شک عمریٰ وہ ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے جائز قرار دیا ہے کہ دینے والا اس طرح کہے: یہ تیرے لیے ہے اور تیرے وارثوں کے لیے ہے۔ اور جب یہ کہا: یہ تیرے لیے ہے جب تک تو زندہ ہے تو پھر وہ اپنے مالک کی طرف لوٹ جائے گی۔ (یعنی جب معمرلہٗ فوت ہو جائے گا تو بجائے اس کے ورثاء کو ملنے کے یہ واپس پہلے مالک کی طرف لوٹ آئے گی۔ اور یہی حضرت امام مالک کی دلیل ہے کہ عمریٰ معمرلہٗ کے فوت ہونے کے بعد واپس لوٹ آئے گی۔ لیکن فتح الودود میں ہے کہ یہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا اجتہاد ہے۔ جسے شاید ایسا رجل اعمر عمریٰ له ولعقبه کے مفہوم سے اخذ کیا گیا ہے اور یہ اجتہاد حجت نہیں اور نہ ہی یہ احادیث مطلقہ کا مخصص ہے۔ واللہ اعلم

(بذل المجہود ص 235 ج 15)

3086۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تُرْقِبُوا وَلَا تُعْمِرُوا فَمَنْ أُرْقِبَ شَيْئًا أَوْ أُعْمِرَهُ فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم نہ رقبیٰ کرو اور نہ عمریٰ کرو۔ پس وہ آدمی جسے رقبیٰ کے طور پر کوئی شے دی گئی یا عمریٰ کے طور پر تو وہ شے اس کے وارثوں کے لیے ہو جائے گی۔

فائدہ: رقبیٰ کا مفہوم یہ ہے کہ ایک آدمی مکان دوسرے کو دیتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ اگر میں تجھ سے پہلے فوت ہو گیا تو یہ

Marfat.com

مکان تیرا ہے، اگر تو مجھ سے پہلے فوت ہوا تو یہ مکان میرا ہے۔ تو چونکہ اس میں مکان کی ملکیت کو دوسرے کی موت کے ساتھ معلق کیا گیا ہے اور ہر ایک دوسرے کی موت کا منتظر ہوتا ہے۔ لہٰذا یہ امام اعظم ابوحنیفہ اور امام احمد رحمہما اللہ تعالی کے نزدیک باطل ہے اور امام ابو یوسف کے نزدیک جائز ہے کہ داری لک سے تملیک ثابت ہے اور رقبی کی شرط فاسد ہے۔

3087۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ طَارِقٍ الْمَكِّيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَعْطَاهَا ابْنُهَا حَدِيقَةً مِنْ نَخْلٍ فَمَاتَتْ فَقَالَ ابْنُهَا إِنَّمَا أَعْطَيْتُهَا حَيَاتَهَا وَلَهُ إِخْوَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هِيَ لَهَا حَيَاتَهَا وَمَوْتَهَا قَالَ كُنْتُ تَصَدَّقْتُ بِهَا عَلَيْهَا قَالَ ذَلِكَ أَبْعَدُ لَكَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی ایک عورت کے بارے میں فیصلہ فرمایا: اسے اس کے بیٹے نے کھجوروں کا ایک باغ عطا کیا تھا پھر وہ فوت ہوگئی تو اس کے بیٹے نے کہا: میں نے اسے اس کی زندگی بھر کے لیے یہ دیا تھا اور اس کے بھائی بھی ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ اسی کے لیے ہے اس کی زندگی میں بھی اور موت کے بعد بھی۔ تو اس نے عرض کی: میں نے تو اسے یہ بطور صدقہ دیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو تیرے لیے اس سے بھی بعید اور عجیب ہے (کہ تو صدقہ کو واپس لوٹانے کا مطالبہ کر رہا ہے)۔

بَابٌ فِي الرُّقْبَى (رقبیٰ کا بیان)

3088۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْعُمْرَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا وَالرُّقْبَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمریٰ اپنے اہل کے لیے جائز ہے اور رقبیٰ اپنے اہل کے لیے جائز ہے (یعنی اگر کوئی مکان وغیرہ بطور عمریٰ یا رقبیٰ کسی کو دیا۔ تو جس کو دیا ہے وہ اس کا مالک بن جائے گا اور دینے والے کی طرف واپس لوٹ کر نہیں آئے گا)۔

3089۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَعْقِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ حُجْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لِمُعْمَرِهِ مَحْيَاهُ وَمَمَاتَهُ وَلَا تُرْقِبُوا فَمَنْ أَرْقَبَ شَيْئًا فَهُوَ سَبِيلُهُ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے عمر بھر کے لیے کوئی شے دی تو وہ شے معمرلہ کے لیے ہی ہوگی اس کی زندگی میں بھی اور اس کی موت کے بعد بھی۔ اور تم رقبیٰ نہ کرو، پس جس نے کسی شے کا رقبیٰ کیا تو وہ شے اسی کے لیے ہوگی جس کے لیے اس نے رقبیٰ کیا۔

3090۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مُوسَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ مُجَاهِدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ الْعُمْرَى أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ هُوَ لَكَ مَا عِشْتَ فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ فَهُوَ لَهُ وَلِوَرَثَتِهِ وَالرُّقْبَى هُوَ أَنْ يَقُولَ

Marfat.com

الْإِنْسَانُ هُوَ لِلْآخِرِ مِنِّي وَمِنْكَ

عثمان بن اسود نے حضرت مجاہد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: عمریٰ یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کو کہے: یہ شے تیرے لیے ہے جب تک تو زندہ ہے۔ پس جب اس نے یہ کہہ دیا تو وہ شے اس کے لیے اور اس کے وارثوں کے لیے ہو گی۔ اور رقبیٰ یہ ہے کہ ایک انسان دوسرے کو کہے کہ اگر تو مجھ سے پہلے فوت ہو گیا تو یہ شے میری ہو گی اور اگر میں تجھ سے پہلے فوت ہو گیا تو یہ شے تیری ہو گی۔

بَابٌ فِي تَضْمِينِ الْعَوَرِ (عاریۃً لی ہوئی شے کی ضمانت کا بیان)

3091۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذَتْ حَتَّى تُؤَدِّيَ ثُمَّ إِنَّ الْحَسَنَ نَسِيَ فَقَالَ هُوَ أَمِينُكَ لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہاتھ جو شے لے وہ اس کے ذمہ واجب الاداء ہے یہاں تک کہ وہ اسے ادا کر دے۔ (حضرت قتادہ بیان کرتے ہیں) کہ حضرت حسن بھول گئے اور انہوں نے کہا: وہ (یعنی عاریۃً لینے والا) تیرا امین ہے، اس پر کوئی ضمانت نہیں (حالانکہ حکم یہ ہے کہ اگر کوئی شے کسی سے مانگ کر لی جائے تو اس کی واپسی واجب ہوتی ہے اور ضائع ہو جانے کی صورت میں اس کی قیمت دینا لازم ہوتا ہے)۔

3092۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَسَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَعَارَ مِنْهُ أَدْرَاعًا يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ أَغَصْبٌ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ لَا بَلْ عَمَقٌ(1) مَضْمُونَةٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذِهِ رِوَايَةُ يَزِيدَ بِبَغْدَادَ وَفِي رِوَايَتِهِ بِوَاسِطٍ تَغَيَّرَ عَلَى غَيْرِ هَذَا

امیہ بن صفوان بن امیہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ حنین کے وقت اس سے کچھ زرہیں ادھار لیں۔ تو اس نے کہا: اے محمد! ﷺ کیا آپ یہ بطور غصب (جبراً) لے رہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ ایسے حق کی بناء پر جو قابل ضمانت ہے (یعنی اگر ضائع ہو گئیں تو ہم ان کی ضمانت ادا کریں گے)۔

ابو داؤد نے کہا: یزید کی یہ روایت بغداد میں ہے اور ان کی ایک روایت واسط میں ہے، اس میں اس کے سوا کچھ تبدیلی ہے۔

3093۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أُنَاسٍ مِنْ آلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَا صَفْوَانُ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ سِلَاحٍ قَالَ عَوَرٌ(2) أَمْ غَصْبًا قَالَ لَا بَلْ عَوَرٌ(3) فَأَعَارَهُ مَا بَيْنَ الثَّلَاثِينَ إِلَى الْأَرْبَعِينَ دِرْعًا وَغَزَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حُنَيْنًا فَلَمَّا هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ جُمِعَتْ دُرُوعُ صَفْوَانَ فَفَقَدَ مِنْهَا أَدْرَاعًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِصَفْوَانَ إِنَّا قَدْ فَقَدْنَا مِنْ أَدْرَاعِكَ أَدْرَاعًا فَهَلْ نَغْرَمُ لَكَ قَالَ لَا يَا رَسُولَ

1۔ دیگر نسخوں میں عمق کے بجائے عاریۃ ہے۔ 2۔ دیگر نسخوں میں عور کے بجائے عاریۃ ہے۔ 3۔ ایضاً

Marfat.com

اللهِ لِأَنَّ فِي قَلْبِي الْيَوْمَ مَا لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَانَ أَعَارَهُ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ ثُمَّ أَسْلَمَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ نَاسٍ مِنْ آلِ صَفْوَانَ قَالَ اسْتَعَارَ النَّبِيُّ ﷺ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ

عبدالعزیز بن رفیع نے آل عبداللہ بن صفوان کے کچھ لوگوں سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے صفوان! کیا تیرے پاس کچھ ہتھیار ہیں؟ اس نے عرض کی: کیا عاریۃً یا جبراً؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ بلکہ عاریۃً (ہم لیں گے) تو اس نے آپ ﷺ کو تیس سے چالیس تک زرہیں عاریۃً دیں اور رسول اللہ ﷺ نے حنین کی جنگ لڑی اور جب مشرکین شکست خوردہ ہو گئے تو صفوان کی زرہیں جمع کی گئیں۔ تو آپ نے ان میں سے چند زرہیں گم پائیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے صفوان کو فرمایا: ہم نے تیری زرہوں میں سے چند زرہیں گم کر دی ہیں، کیا ہم تجھے اس کا تاوان ادا کر دیں؟ اس نے کہا: نہیں، یا رسول اللہ! ﷺ کیونکہ دل میں آج وہ ہے جو اس دن نہیں تھا۔ ابوداود نے کہا ہے کہ اس نے اسلام قبول کرنے سے پہلے آپ ﷺ کو یہ زرہیں عاریۃً دی تھیں پھر بعد میں وہ مشرف باسلام ہو گیا۔

مسدد، ابوالاحواص، عبدالعزیز بن رفیع نے عطاء سے اور انہوں نے آل صفوان کے کچھ لوگوں سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے مستعار لیں۔ آگے اسی کی مثل روایت ذکر کی۔

3094۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ الْحَوْطِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ وَلَا تُنْفِقُ الْمَرْأَةُ شَيْئًا مِنْ بَيْتِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذَلِكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا ثُمَّ قَالَ الْعَوَرُ (2) مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُودَةٌ وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ

شرحبیل بن مسلم نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے، انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر صاحب حق کو اس کا حق عطا فرما دیا ہے۔ لہٰذا وارث کے لیے کوئی وصیت نہیں (کیونکہ اس کا حصہ میراث میں مقرر کر دیا گیا ہے) اور عورت اپنے گھر کی کوئی شے اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر خرچ نہیں کر سکتی۔ تو عرض کی گئی: یا رسول اللہ! ﷺ اناج بھی نہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تو ہمارے اموال میں سے افضل ترین مال ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: عاریۃً لی ہوئی شے واپس پہنچائی جائے گی اور (عارضی منافع کے لیے) کسی کی عطا کردہ کوئی شے (زمین، درخت یا دودھ دینے والا جانور وغیرہ سب) واپس لوٹائی جائے گی اور قرض ادا کیا جائے گا اور کفیل ضامن ہوگا (یعنی اگر اصیل نہ دے تو پھر اس کے ذمہ واجب الاداء شے کی ادائیگی کفیل پر لازم ہوگی)۔

3095۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ الْعُصْفُرِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَتَتْكَ رُسُلِي فَأَعْطِهِمْ ثَلَاثِينَ دِرْعًا

1۔ قال ابوداود تا ثم اسلم کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

2۔ دیگر نسخوں میں العور کے بجائے العاریۃ ہے۔

Marfat.com

وَثَلَاثِينَ بَعِيرًا قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَعَوَرٌ(1) مَضْمُونَةٌ أَوْ عَوَرٌ(2) مُؤَدَّاةٌ قَالَ بَلْ مُؤَدَّاةٌ قَالَ أَبُو دَاوُد حَبَّانُ خَالُ هِلَالٍ الرَّائِيِّ

صفوان بن یعلیٰ نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ اس نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میرے بھیجے ہوئے آدمی تیرے پاس آئیں تو انہیں تیس زرہیں اور تیس اونٹ دے دینا۔ اس نے بیان کیا: تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! (ﷺ) کیا یہ عاریۃ ایسا ہے جس کی ضمانت لازم ہوتی ہے یا وہ عاریہ ہے جس میں لی ہوئی شے واپس پہنچائی جاتی ہے (یعنی آپ ان دونوں میں سے کس طور پر لیں گے؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ ایسا عاریہ جس میں شے واپس پہنچائی جاتی ہے (یعنی ہم اس طور پر لیں گے کہ زرہیں اور اونٹ سب واپس کر دیں گے)۔ ابوداؤد نے کہا: حبان، ہلال الرائی کا ماموں ہے۔

بَاب فِيمَنْ أَفْسَدَ شَيْئًا يَغْرَمُ مِثْلَهُ

اس کا بیان کہ جس نے کسی کی کوئی شے برباد کی تو وہ اس کی مثل کا ضامن ہوگا

3096۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ فَأَرْسَلَتْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ مَعَ خَادِمِهَا قَصْعَةً(3) فِيهَا طَعَامٌ قَالَ فَضَرَبَتْ بِيَدِهَا فَكَسَرَتْ الْقَصْعَةَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ الْكِسْرَتَيْنِ فَضَمَّ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرَى فَجَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ وَيَقُولُ غَارَتْ أُمُّكُمْ زَادَ ابْنُ الْمُثَنَّى كُلُوا فَأَكَلُوا حَتَّى جَاءَتْ قَصْعَتُهَا الَّتِي فِي بَيْتِهَا ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى لَفْظِ حَدِيثِ مُسَدَّدٍ قَالَ كُلُوا وَحَبَسَ الرَّسُولَ وَالْقَصْعَةَ حَتَّى فَرَغُوا فَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الصَّحِيحَةَ إِلَى الرَّسُولِ وَحَبَسَ الْمَكْسُورَةَ فِي بَيْتِهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج مطہرات میں سے ایک زوجہ محترمہ کے پاس تھے کہ ایک دوسری زوجہ محترمہ نے اپنے خادم کے ذریعہ آپ کی طرف ایک پیالہ بھیجا جس میں کھانا تھا۔ پس (آپ ﷺ جس زوجہ کے گھر تھے) اس نے اپنا ہاتھ مارا اور پیالہ توڑ دیا (یعنی آپ غیرت کے سبب یہ برداشت نہ کر سکیں کہ حضور میرے گھر تشریف فرما ہوں اور کھانا کوئی اور پیش کرے)۔ ابن مثنیٰ نے بیان کیا ہے: پس حضور نبی مکرم ﷺ نے ٹوٹے ہوئے دونوں ٹکڑوں کو اٹھایا اور ان دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملایا اور پھر آپ ان میں کھانا جمع کرنے لگے اور فرمانے لگے: (وہاں موجود صحابہ کرام کو) تمہاری ماں کو غیرت آگئی۔ اس نے اسے اچھا نہیں سمجھا۔ ابن مثنیٰ نے یہ زائد ذکر کیا ہے: تم کھاؤ۔ پس وہاں موجود سب نے کھایا یہاں تک کہ ان کی جانب سے پیالہ آگیا جن کے گھر میں آپ تھے۔ پھر ہم حدیث مسدد کے الفاظ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: کھاؤ۔ اور آپ نے قاصد اور پیالہ دونوں کو روکے رکھا یہاں تک کہ جب لوگ کھانے سے فارغ ہو گئے تو آپ ﷺ نے صحیح سالم پیالہ اس خادم کو دے دیا اور ٹوٹا ہوا پیالہ اپنے گھر میں رکھ لیا۔ (یعنی

1۔ دیگر نسخوں میں عاریۃ ہے۔　2۔ ایضاً　3۔ ایک نسخہ میں مع خادم بقصعة کے الفاظ ہیں۔

Marfat.com

اس گھر میں جس میں آپ اس دن قیام فرما تھے)۔

3097۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي فُلَيْتٌ الْعَامِرِيُّ عَنْ جَسْرَةَ بِنْتِ دَجَاجَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا مَا رَأَيْتُ صَانِعًا طَعَامًا مِثْلَ صَفِيَّةَ صَنَعَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ طَعَامًا فَبَعَثَتْ بِهِ فَأَخَذَنِي أَفْكَلٌ فَكَسَرْتُ الْإِنَاءَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا كَفَّارَةُ مَا صَنَعْتُ قَالَ إِنَاءٌ مِثْلُ إِنَاءٍ وَطَعَامٌ مِثْلُ طَعَامٍ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: میں نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی مثل کسی کو کھانا بنانے والا نہیں دیکھا۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے کھانا بنایا اور آپ ﷺ کی طرف بھیجا۔ تو مجھے شدید غصہ آیا (کہ میری باری میں انہوں نے کھانا پکا کر بھیجا ہے) تو میں نے وہ برتن ہی توڑ دیا۔ پھر میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ جو کچھ میں نے کیا ہے اس کا کفارہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: برتن کی مثل برتن اور کھانے کی مثل کھانا۔

بَابُ الْمَوَاشِي تُفْسِدُ زَرْعَ قَوْمٍ (قوم کی کھیتی برباد کرنے والے جانوروں کا بیان)

3098۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطَ رَجُلٍ فَأَفْسَدَتْهُ عَلَيْهِمْ فَقَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى أَهْلِ الْأَمْوَالِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَعَلَى أَهْلِ الْمَوَاشِي حِفْظَهَا بِاللَّيْلِ

حرام بن محیصہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی اونٹنی ایک آدمی کے باغ میں داخل ہوگئی اور اسے برباد کر دیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان کا فیصلہ اس طرح فرمایا کہ مال والوں پر دن کے وقت اس کی حفاظت کرنا لازم ہے اور جانوروں کے مالکوں پر رات کے وقت ان کی حفاظت کرنا لازم ہے۔ (یعنی اگر رات کے وقت کوئی جانور کسی کا نقصان کرے گا تو اس کا تاوان اس کے مالک پر ہوگا)۔

3099۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَتْ لَهُ نَاقَةٌ ضَارِيَةٌ فَدَخَلَتْ حَائِطًا فَأَفْسَدَتْ فِيهِ فَكُلِّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِيهَا فَقَضَى أَنَّ حِفْظَ الْحَوَائِطِ بِالنَّهَارِ عَلَى أَهْلِهَا وَأَنَّ حِفْظَ الْمَاشِيَةِ بِاللَّيْلِ عَلَى أَهْلِهَا وَأَنَّ عَلَى أَهْلِ الْمَاشِيَةِ مَا أَصَابَتْ مَاشِيَتُهُمْ بِاللَّيْلِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ان کی ایک اونٹنی تھی جو بہت زیادہ نقصان کرنے والی تھی۔ پس وہ ایک باغ میں داخل ہوگئی اور اسے برباد کر دیا۔ تو اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے عرض کی گئی تو آپ ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ دن کے وقت باغات کی حفاظت کرنا ان کے مالکوں پر لازم ہے اور رات کے وقت جانوروں کی حفاظت کرنا ان کے مالکوں پر لازم ہے اور جانوروں کے مالکوں پر (اس نقصان کی تلافی لازمی ہوگی) جو نقصان رات کے وقت ان کے جانوروں نے کسی کو پہنچایا۔

Marfat.com



Marfat.com